GOVERNMENT OF TAMIL NADU

HIGHER SECONDARY FIRST YEAR

ہائرسکنڈری سالِ اوّل

HISTORY

تاریخ

(URDU MEDIUM)

Department of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:15 AM

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2021

Revised Edition - 2022, 2023

Reprint - 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational
Research and Training

© SCERT 2021

Printing & Publishing

Tamil NaduTextbook and
Educational Services Corporation
www.textbooksonline.tn.nic.in

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:15 AM

HOW TO USE THE BOOK?

Learning Objectives	The scope of the lesson is presented
Introduction	The subject to be discussed in the lesson is introduced
	Leads the students to animated audio, video aids for getting experiential learning
	Provides additional information related to the subject in boxes to stir up the curiosity of students
Infographs	Visual representations intended to make the complex simple and make the students grasp difficult concepts easily
Activities	Activities for 'learning by doing' individually or in groups
Summary	Describe the main points briefly in bullets for recapitulation
Exercise	For self-study and self evaluation
Glossary	Key words and technical terms explained at the end of the lesson for clarity
References	List of books and net sources for further reading
ICT Corner	Using technology for learning activities, which enables the students to access digital sources relevant to their lessons.

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:16 AM

مضامین کی جدول

اکائی	مضامین	صفحہ نمبر	مہینہ
1	قدیم ہندوستان : ابتداء سے سندھ کی تہذیب تک	01	جون
2	قدیم ہندوستان : کانسی، پتھر کا دور، لوہے کا دور اور ویدک تہذیبیں	17	جون
3	علاقائی ریاستوں اور نئے مذہبی فرقوں کا عروج	33	جون
4	ریاست اور سلطنت کا ظہور	46	جولائی
5	جنوبی ہندوستان میں سماج کا ارتقاء	63	جولائی
6	موریا دور کے بعد سیاسی نظام اور سماج	77	جولائی
7	گپتاؤں کا دور	89	جولائی اور اگست
8	ہرش اور علاقائی ریاستوں کا عروج	104	اگست
9	جنوبی ہندوستان میں ثقافتی ترقی	117	اگست
10	عربوں اور ترکوں کی آمد	135	اگست
11	بعد کے چولا اور پانڈیا	155	ستمبر
12	بہمنی اور وجیانگر سلطنتیں	175	اکتوبر
13	ثقافتی ہم آہنگی: ہندوستان میں بھکتی تحریک	190	اکتوبر
14	مغل سلطنت	199	اکتوبر
15	مرہٹے	225	اکتوبر اور نومبر
16	یورپیوں کی آمد	243	نومبر
17	برطانوی حکومت کے اثرات	264	نومبر
18	برطانوی دورِ حکومت کی ابتدائی مزاحمتیں	279	نومبر اور دسمبر
19	جدیدیت کی طرف	298	دسمبر
	ٹائم لائن (دَوری خط)	310	
	فرہنگ الفاظ	314	

K80JV

E-book

628BE

Assessment

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:16 AM

اکائی 1

قدیم ہندوستان : ابتداء سے سندھ کی تہذیب تک

Early India: From the Beginnings to the Indus Civilisation

8ZYAO

سیکھنے کے مقاصد

- ہندوستان کے پتھر کے زمانے کے انسانوں کو جاننا
- ہندوستان کے حجری دور اور میان حجری سماج کو سمجھنا
- آخری حجری دور انقلاب سمجھنا
- سندھ کی ثقافت کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا

تعارف

ہندوستان نے ثقافتوں اور تہذیبوں کی ابتدائی نشو ونما کا تجربہ کیا۔ قدیم پتھر کے دور سے، ہندوستان میں متعدد گروہوں نے متعدد بار ہجرت کی اور متنوع ماحولیاتی حلقوں میں ثقافتی موافقت اختیار کی۔ ہر ایک گروہ نے اپنی اپنی ثقافت کو ہر جگہ باقی رہنے کے تجربات کا جواب دیتے ہوئے تیار کیا،، جس کی وجہ سے وہ کثرت پسندانہ عقائد کا نظام پیدا ہوا۔ دیہات کی بدوشوں کی زندگی سے گزر کر سندھ خطے میں آباد افراد پیتل کے دور میں زندگی گزارنے کے پختہ مراحل پر پہنچ گئے۔

اس باب میں ہندوستان کی تاریخ پر ہندوستان کی تہذیب کے زوال تک، پتھر کے زمانے میں انسانوں کی پہلی آبادکاری سے لے کر زوال تک توجہ دی گئی ہے۔ یہ بھی آخری حجری دور کی ثقافتوں پر رہتا بستا ہے۔

ذرائع

ہندوستانی تاریخ اس طویل عرصے کو سمجھنے کے لئے ہمارے پاس پتھروں کی تہہ سے آثار قدیمہ کے ذرائع موجود ہیں۔ ان میں آثار قدیمہ کے مقامات، ارضیاتی تلچھٹوں، جانوروں کی ہڈیوں اور زمین سے نکلے ہوئے، پتھر کے آلے، ہڈیوں کے آلے، چٹانوں کے آلے، چٹانوں کی نقاشی، اور نوادرات شامل ہیں۔ اس مدت کے لئے کوئی تحریری ثبوت موجود نہیں ہے۔ اگر چہ کہ ہڑپہ نے رسم الخط کا استعمال کیا، لیکن ابھی اس کی وضاحت باقی ہے۔

حیوانی (جانوروں) اور نباتاتی (پودوں کے) ذرائع اپنے ماحول کے ذریعہ پتھر کے زمانے کے لوگوں کے تعلقات کو سمجھنے کے لئے اہم ہیں۔ پودوں کے شواہد جل کر سیاہ ہونے والے بیجوں، پھولوں کے زیرے اور (پودوں کے پتھر) شکل میں پائے گئے ہیں وہ پتھر کے زمانے کے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی کاشتکاری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

قبل از تاریخ کی نقل مکانی سمجھنے کے لئے انسانی جین یا تبھی ایک اہم وسیلہ ہیں۔ خبطی ذرے ڈی این اے کے (mt) کے مطالعہ سے تاریخ سے پہلے کی ہجرت کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سائنسدان انسانی نشر و انتشار کو سمجھنے کے لئے قدیم تاریخی دور کی ہڈیوں سے قدیم ڈی این اے کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

زبان تاریخ کا ایک اور اہم ماخذ ہے۔ ہند، آریائی، دراوڈین، آسٹرو ایشیائی اور تبتی برمائی زبان کے خاندان ہندوستان میں ترقی کر چکے ہیں۔ ہندوستانی تاریخ میں تارکین وطن کے مختلف مراحل کے دوران ان زبانوں کی نشو ونما اور ارتقا ہوئی۔

1.1 ہندوستان میں قبل از تاریخ کا دور (Pre-hisotric India)

رسم الخط کی ترقی سے پہلے کے دور کو قبل از تاریخ کا دور کہا جاتا ہے۔ اسے پتھر کا زمانہ بھی کہا جاتا ہے۔ جب ہم پتھر کے دور کی بات کرتے ہیں تو، ہم پورے جنوبی ایشیاء کے اس خطے کو مجموعی طور پر ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، نیپال اور بنگلہ دیش کو شامل کرتے ہیں۔

امکان ہے کہ انسانی اجداد پہلے افریقہ میں تیار ہوئے اور بعد میں دنیا کے مختلف حصوں میں ہجرت کر گئے۔ افریقہ سے ہجرت کرنے والے ابتدائی انسانی اجداد کا مصالحہ نا پید انسان جیسی مخلوق سے تھا۔ اس کے تعلق سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بیسویں صدی کے آخر تک، ہندوستان

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:17 AM

کی تاریخ سے پہلے دس لاکھ سال پہلے کے عرصے میں ہی اس کا آغاز ہوا لیکن حالیہ تحقیقات نے ہندوستان میں دس لاکھ سال سے بیس لاکھ سال پہلے کے درمیان انسانی اجداد کی موجودگی کے ثبوت پیش کئے ہیں۔

عام طور پر رسم الخط کی ایجاد سے پہلے کا عرصہ بڑے پیمانے پر پتھر کے دور، پیتل کے زمانے اور آہنی دور میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں جانوروں اور پودوں اور پالتو جانورں کی نشوونما ہوتی ہے، (مثال کے طور پر، سرمئی سامان ثقافت یا لوہے کے دور کی نقاشی یا جغرافیائی خطہ (سندھ) یا پہلا مقام جس کی شناخت کی جاسکتی ہے (مثال کے طور پر، ہڑپہ) کی ثقافتوں کے نام کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

تاریخ کے قدیم دور کو قدیم پتھر کا دور یا قدیم حجری دور کہا جاتا ہے۔ اس دور کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

- نچلی قدیم حجری ثقافت
- درمیانی قدیم حجری ثقافت
- اعلیٰ قدیم حجری ثقافت

قدیم پتھر کے دور (قدیم حجری دور) کے بعد کی مدت کو عمر کہا جاتا ہے۔ اس دور کو جس نے میان حجری کی پیروی کی اس کو جدید پتھر کا دور کہا جاتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں جانوروں، پودوں اور پالتو جانوروں کی نشوونما ہوتی ہے، جس کی وجہ سے خوراک پیدا ہوتی ہے۔ ان ثقافتوں کی درجہ بندی زمین کے پرتوں کی ترتیب، تاریخی اور لیتھک (پتھر کے آلے) کے ثبوت کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

نچلی قدیم حجری ثقافت

ابتدائی لیتھک نوادرات برصغیر پاک و ہند کے مختلف حصوں سے آتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پیلولیتھک ثقافتی مرحلے کے دوران، ہوموناپید انسان جیسی مخلوق کی نسل ہندوستان میں رہتی تھی۔ 1883 میں رابرٹ بروس فوٹ کے ذریعہ چنئی کے قریب پلاورم کے مقام پر پہلے قدیم حجری اوزار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جب اس نے جنوبی ہند کے مختلف حصوں کا بڑے پیمانے پر سروے کیا تو اسے بہت سے تاریخی مقامات مل گئے۔ جب سے، قدیم حجری، پورے ہندوستان میں متعدد قدیم حجری دور کی کے مقامات کی نشاندہی اور کھدائی کی جارہی ہے۔

پتھر کے اوزار (Lithic tools)

قبل از تاریخ کا مطالعہ بنیادی طور پر لیتھک اوزار پر منحصر ہوتا ہے۔ ماقبل تاریخی دور کے مقامات پتھر کے اوزاروں کی موجودگی کی بنیاد پر قابل شناخت ہیں۔

> **جنگلی اور گھریلو:**
> جنگلی پودے اور جانور قدرتی اور آزادانہ طور پر اگتے ہیں۔ جب وہ پالنے والے ہوتے ہیں تو، ان کا طرز زندگی اور جسمانی خصوصیات (جیسے خود کی شکل) تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں گھریلو پودوں کے بیج جسامت میں چھوٹے ہوجاتے ہیں۔ پالتو جانوروں کے معاملے میں، وہ اپنی درندگی کھودیتے ہیں۔

انسانوں کے اجداد نے ایک اور مضبوط پتھر استعمال کرتے ہوئے بڑے پتھر کے بلاکس اور کنکریاں بنائیں اور ان میں سے چپکے ہوئے اوزار بنائے۔ ہاتھ کے کلہاڑیاں، پچر، کاٹنیدار، شیشہ اور اس طرح کے سامان کو اس طرح سے ٹکڑے اتار کر تیار کیا گیا تھا۔ اوزار اچھی سوچ کے مطابق ڈیزائن اور جسمانی توازن دکھاتے ہیں، اور تاریخ سے پہلے کے انسانوں کے اعلیٰ معیار کے (ادراک) کی مہارت اور صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے جانوروں کا کرنے، ان کو کاٹنے اور جانوروں کی چمڑی، ہڈیوں کے گودے کے لئے ہڈیوں کو توڑنے، اور پودوں کے خوراک کی بازیافت اور کھانے کی تیاری کے لئے اوزار استعمال کئے۔

قدیم ثقافتوں کی صنعتیں ابتدئی، درمیانی اور دیر سے حجری صنعتوں میں تقسیم ہوتی ہیں۔ ابتدائی حجری اوزار میں کثیر السطوح، کرہ نما کے ہاتھ کے کلہاڑی کلیئورز اور ملائم اوزار شامل ہیں۔

مغربی گھاٹ، شمال مشرقی ہندوستان اور ساحلی علاقوں میں حجری روایت غائب ہے۔ اس کی عدم موجودگی کی وجہ موسلا دھار بارش ہے۔ غیر پیداواری حالات اور خام مال کی کمی نے ان علاقوں پر آبادی کو روکا ہو۔ شاید پہلے سے تاریخی لوگوں کو ان علاقوں میں جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ علاقے وسطی ہندوستان اور ہندوستان کے جنوب مشرقی حصے میں (چنئی کے قریب) زیادہ پائے جاتے ہیں۔ ان علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے اور اس وجہ سے وہ گہرے سبز رنگ کے احاطہ اور بھرپور وسائل سے مالا مال ہیں۔

تقسیم

گنگا وادی، جنوبی ٹملناڈو کے کچھ علاقوں اور مغربی گھاٹ کے پہاڑی علاقوں میں سوائے ہندوستان کے بیشتر حصوں میں، قدیم اوزار پائے گئے ہیں۔ چنئی کے قریب ادرام پاکم، پلاورم اور گڈیم، کرناٹک

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:17 AM

اچھیولین اور سوہانیان

تحقیق کی بنیاد پر، ہندوستان میں ہاتھ کی کلہاڑی (اچھیولین) اور کنکر۔کے ٹکڑے لسوہانیا کی صنعتوں کی دو آزاد ثقافتی روایات کی تصدیق ہوئی ہے۔اچھیولین صنعت میں بنیادی طور پر ہاتھ کی کلہاڑیاں اور اوزار ہوتے تھے۔سمجھا جاتا ہے کہ سوہان صنعت صرف پیبل اور کاٹنے دار اوزار استعمال کرتے ہیں۔سوہان صنعت کا نام پاکستان کی وادیٔ سوہان پڑا ہے۔اب ان دونوں ثقافتی روایات کو الگ الگ نہیں سمجھا جاتا ہے۔حالیہ مطالعات میں کہا گیا کہ سوہان کی کوئی آزاد روایت نہیں تھی کیونکہ اچھولین کے اوزار سوہان کی صنعت میں بھی پائے گئے ہیں۔

میں وادی ہنسگی اور ایسام پور اور مدھیہ پردیش کے بھیم بیٹکا میں کچھ اہم قدیم مقامات ہیں جہاں پتھر کے اوزار پائے گئے ہیں۔

تاریخ نگاری یا واقع نگاری (Chronology)

حالیہ تحقیق میں کم وبیش دو ملین سال پہلے سے کم قدیم حجری دور کا آغاز ہوتا ہے۔یہ ثقافت 60 ہزار سال پہلے تک جاری رہی۔

ہومینن اور جانوروں کے زمینی رکاز (Hominin and Animal Fossils)

افریقہ کے برعکس، بھارت میں شاذ و نادر ہی ہومینن (ہوموسیپی انس کی فوری طور پر کھا جانے) زمینی رکاز کا ثبوت ہے۔ادھیرام پاکم سے رابرٹ بروس فوٹ کے ذریعہ دریافت کردہ رکازی اشیاء کے ایک ٹکڑے سے اطلاع ہے۔اب اس کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔مدھیہ پردیش میں ہوشنگ آباد کے قریب ہتنورہ میں ہندوستان کا واحد معروف ہومینن ملا تھا۔کرانیم (Cranium) کا نام نرمدا ہیومن ہے۔یہ قدیم ہوموسیپی ئن کی نمائندگی کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔یہ ہندوستان میں انسانی آباؤ اجداد کی واحد رکازی کی تلاش ہے۔

جانوروں کے رکاز جیسی ماحولیاتی سیاق وسباق کو سمجھنے کے لئے کارآمد ہیں جس میں لوگ رہتے تھے۔وادی نرمدا میں، ***Elephas namadicus*** (دیوہیکل نما ماقبل تاریخی ہاتھی) سے پہلے، اسٹیگو ڈان گنیسا ***Stegodon ganesa*** (جنگلی مویشی) اور باس نامادیکس (عظیم گھوڑے کی طرح ایک معدوم جانور) کے فوسل برآمد ہوئے ہیں۔ادراتھیرام باکم میں ایقووس کے دانت، آبی بھینس کے ثبوت حاصل ہوئے ہیں۔وہ تاریخی دور میں چنئی کے علاقے کے قریب کھلی اور گیلی زمین کی اطلاع تجویز کرتے ہیں۔

ایقووس سے مراد سے مراد جانوروں کی وہ نسل ہے جس میں گھوڑے، گدھے اور زیبرا شامل ہیں۔

طرزِ زندگی

قدیم حجری ثقافت کے لوگ جانوروں کا شکار کرتے اور جڑیں، گری دار میوے اور پھل جمع کرتے تھے۔انہوں نے شکاریوں کے ہاتھوں مارے گئے جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں کو کھانا بنایا۔وہ کھلی ہوا، ندی کی وادیوں، غاروں اور چٹانوں کی پناہ گاہوں میں رہتے آرہے ہیں، جیسا کہ مدھیہ پردیش کے بھیم بیکٹا اور چنئی کے قریب گڈیم میں ثبوت سے ملتا ہے۔قبل از تاریخ کے انسانی آباء واجداد، جن کا تعلق ناپید انسان جیسی مخلوق کی ذات سے تھا، وہ ہمارے جیسے ہوموسیپی انس زبان کی ایک پیچیدہ ثقافت نہیں رکھتے تھے۔ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کچھ آواز یا الفاظ کا اظہار کیا ہو اور اشارے کی زبان استعمال کی ہو۔وہ پتھروں کو خام مال کے طور پر منتخب کرنے کے لئے کافی ذہین تھے اور پتھر کے ہتھوڑوں کے کو احتیاط سے چٹانوں اور ڈیزائن کے اوزاروں کو منتخب کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔



Hathnora archaic *Homo sapiens* fossil skull fragment



Elephas namadicus



Bos Namadicus

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:19 AM

وسطی قدیم حجری ثقافت
(Middle Palaeolithic culture)

تقریباً 4,00,000 سال بعد زمانہ حال سے پہلے پتھر کی ٹکنالوجی میں تبدلیاں رونما ہوگئیں اور انسانی آباء واجداد کی ذاتین مڑگئیں۔انسان جیسی مخلوق کی ذات اس دور میں موجود تھی۔ درمیانی قدیم اوزار میں سے کچھ رویے منسوب ہیں۔کہا جاتا ہے کہ جدید انسان تقریباً 3,00,000 سال پہلے ابھرے ہیں۔ ہندوستان میں درمیانی حجری دور کے مرحلے کی شناخت سب سے پہلے ہچ ڈی سنکالیہ کے ذریعہ نواسا میں دریائے پروارا پر کی گئی تھی۔اس دریافت کے بعد، اس دور کے متعدد مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ حال ہی میں، ادرام باکم کا درمیانی پالیولیتھک اعداد وشمار تقریباً 1.72 - 3.85 لاکھ سال BP کا ہے۔ممکن ہے کہ ہندوتانی درمیانی قدیم حجری دور افریقہ وسطی پالیولیتھک ثقافت کی طرح پرانا ہوسکتا ہے۔

صنعتوں اور آلوں کے اقسام

درمیانی پالیولیتھک مدت کے اوزار کی اقسام ہاتھ کے محور، کانٹے دار اوزار، شیشے،، کھرچنے ، بورکرنے والے اور تیز نوک دار اوزار شامل ہیں۔آگے بڑھنے والا نقطہ یا کندھے کے نشانات اور چھریوں اور فلیکس پر درمیانی دور میں نرم ٹکڑوں کی صنعت غالب تھی اور کھرچنے ، نکیلے اور بوریس جیسے اوزار بنائے گئے تھے۔لکڑی اور چمڑی چھیلنے کے کام کرنے کے لئے کھرچنے والے آلات استعمال ہوتے تھے۔

تاریخ نگاری

ہندوسان میں درمیانی قدیم حجری ثقافت کی تاریخ 3,85,000 اور 40,000 قبل مسیح (BCE) کے درمیان ہے۔جبکہ افریقی درمیانی پتھر کا زمانہ ہوموسیپی انس سے وابستہ ہے، اس کا تعلق یورپ میں نینڈرتھالس سے ہے۔ بھارت میں اس نوع کی کوئی رکازی ہڈی نہیں ملی ہے۔

تقسیم

درمیانی قدیم حجری مقامات نرمدا، گوداوری، کرشنا، جمنا اور دیگر ندی کی وادیوں میں پائی گئیں۔

طرز زندگی اور اس کی نمایاں خصوصیات

درمیانی قدیم حجری دور کے لوگوں نے کھلی ہوا، غار اور چٹانوں کی پناہ گاہوں پر قبضہ کیا۔ وہ شکار اور غذا جمع کرنے والے تھے۔ ہندوستانی درمیانی قدیمی دور کی اہم خصوصیات میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں۔

- اوزار چھوٹے ہوگئے۔
- دوسرے اوزاروں کی بہ نسبت ہاتھ کی کلہاڑیوں کے استعمال میں کمی ہوئی۔
- پتھر کے آلے کی تیاری میں بنیادی تکنیک کا استعمال۔
- چقمقاق کا بور، زبرجد، سنگ یمانی اور کوارٹز کا خام مال کے طور پر ہوا ہے۔

بالائی قدیم حجری ثقافت (Upper Palaeolithic Culture)

درمیانی قدیم حجری ثقافت کے مرحلے کو بالائی قدیم حجری ثقافت کہا جاتا ہے۔اس دور کو اوزار کی ٹکنالوجی میں جدت اور انسانوں کی علمی صلاحیت میں اضافہ کا دور کہا گیا ہے۔ جدید انسان، جنہوں نے 3,00,000 سال سے کچھ عرصہ قبل افریقہ کے سہارا کے علاقہ میں ترقی کی تھی، ہجرت کی تھی اور 60,000 سال قبل ایشیاء کے مختلف حصوں پر آباد ہوئے تھے، انھوں نے غالباً پہلے والی آبادیوں کی جگہ لے لی۔اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ نئے گروہ ہندوستان کی اعلیٰ قدیم ثقافت کے ذمہ دار تھے۔

لیتھک اوزار اور صنعتیں (Lithic Tools and Industries)

بالائی پالیولیتھک ادوار کی لیتھک صنعت بلیڈ ہڈی کے اوزار کی ٹکنالوجی پر مبنی ہے تراشے ہوئے پتھر (پتھر کے چھوٹے اوزار) بالائی پالیولیتھک دور میں متعارف کروائے گئے تھے اور یہ اوزار مختلف قسم کے سلیکا (ریت) سے بھرپور خام مال کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے تھے۔آندھرا پردیش میں کرنول کے غاروں میں ہڈیوں کے اوزار اور جسمانی باقیات پائے گئے ہیں۔

تاریخ نگاری (Chronology)

اعلیٰ پالیولیتھک ثقافت کی نمائندگی ہندوستان میں کئی مقامات پر کی جاتی ہے۔اس مدت کے لئے 40,000 سال سے 10,000 سال BP کی تجویز کی جاتی ہے۔

تقسیم (Distribution)

اس زمانے کے لوگوں نے غاروں کے ساتھ ساتھ رہائش کے لئے کھلی ہوائی جگہ کو بھی استعمال کیا ہے۔کرناٹک میں میرال بھوی، آندھر پردیش میں کرنول کی غاریں، تلنگانہ میں گوداوری کھانی، مدھیہ پردیش باگور I اور باگور III، سن وادی کا اور مہاراٹرا میں پٹنہ کے کچھ بالائی قدیم حجری مقامات ہیں۔سری لنکا کے پاس مائکرولیتھس

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:19 AM

ایک اوپری قدیم حجری دور سے متعلق مزار

ایک دلچسپ تلاش ایک ممکنہ زیارت گاہ ہے، جو ہم عصر مزارات کی طرح ملبے کے دائرے میں گھرے ہوئے ریت کے پتھر کے ایک بلاک سے ظاہر ہوتا ہے۔ اتر پردیش کے باگور میں پایا گیا، یہ ہندوستان کے ایک قدیم ترین زیارت گاہ ہونے کا ثبوت رکھتا ہے۔

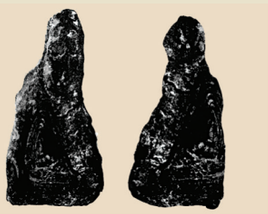

Triangular stone from upper palaeolithic shrine



Similar stone in a contemporary shrine

(تراشے ہوئے پتھر) اور ہومونن رکازوں کے شواہد ملے ہیں۔ آندھرا پردیش کے جوالاپورم، مہاراشٹرا کے پٹنے اور سری لنکا میں بتادومبالینا اور فاہیان غار میں شترمرغ کے انڈوں کے چھلکے اور پتھر کے موتی ملے ہیں۔

شترمرغ کے انڈوں کے خول

شترمرغ کے ثبوت ہندوستان کے کچھ تاریخی مقامات پر پائے گئے ہیں۔ اس پرندے کے انڈے کے خول کو زیورات کی طرح استعمال کیا جاتا تھا اور پٹنے سے آنے والوں کی تاریخ 25,000 BP ہے۔ وہ بھیم بیٹکا اور پٹنے (Patne) میں پائے جاتے ہیں۔

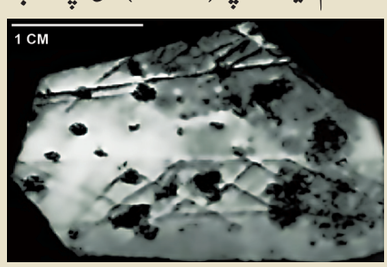

مہاراشٹرا کے پٹنے میں بالائی قدیم حجری دور کے مقامات سے شترمرغ کے سجے ہوئے خول پائے گئے ہیں۔

طرزِ ہائے زندگی اور اہم خصوصیات (Way f oLife and Main Characteristics)

اوپری قدیم حجری دور میں آرٹ کا ثبوت نقاشی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس دور کی موتیوں کے مالا اور زیور بھی ملے ہیں۔ اس عرصے میں حجری بلیڈ صنعت نے ترقی کی۔ بھیم بیٹکا کے کچھ سبز رنگ کی نقاشی کے اسٹائل اور آثار قدیمہ کے ثبوتوں پر مبنی بالائی قدیم دور سے تاریخی ہیں۔

میان حجری ثقافت (Mesolithic Culture)

ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں میان حجری ثقافت والے مقامات پائے جاتے ہیں۔ یہ ساحل سے پہاڑوں تک کے تمام ماحولیاتی حلقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ریت کے ٹیلوں، چٹانوں کی پناہ گاہوں، ڈیلٹائی علاقوں، جھیل کے علاقوں، جنگلاتی علاقوں، پہاڑی اور پہاڑی علاقوں، چٹانی خطوں اور ساحلی ماحول۔

ہندوستان میں درمیانی پتھر کے دور ثقافت مقامات پیسرا (بہار)، لنگناج (گجرات)، باغور دوم، چوپنی منڈو، سرائے نہرائے، مہادھا اور دمدمہ (اتر پردیش میں)، سنگانکلو (آندھرا) اور کبنا ہلی (کرناٹک) میں پائے جاتے ہیں۔ آدم گڑھ اور بھیم بٹکا میں چٹانوں کی پناہ گاہیں پائی جاتی ہیں۔

ساحلی مقامات ممبئی، تو تو کڑی ضلع (ٹملناڈو) اور وشا کا پٹنم (آندھرا پردیش) کے تیری مقامات دیکھنے کو ملتے ہیں، ان مقامات پر مائکرولیتھک ثبوت بھی ہیں۔

ٹیری: ساحلی زمین ریت کے ٹیلے کی وجہ سے بنتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس سرزمین کی ابتدا چوتھائی مدت پلائسٹوسن (Pleistocene) کے چوتھائی دور میں ہوئی ہو۔

آب وہوا (Claimate)

برفانی دور کے بعد، عالمی گرماؤ کی آمد کے ساتھ ہی، انسانی گروہ انتہائی حرکت پذیر بن گیا اور مختلف ماحولیاتی علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ مانسون کا نمونہ پہلے ہی سے ابھرا تھا۔ کچھ علاقوں میں زیادہ بارش ہوئی۔ مغربی راجستھان کے ڈیڈوانا میں تازہ پانی کی جھیلوں کو 10,000 اور BP 3500 کے درمیان سے جانا جاتا ہے۔ اس عرصے کے جانوروں کی ہڈیاں میان حجری ادوار کے دوران خشک جنگل کی ایک قسم کی تجویز کرتی ہے۔

تاریخ نگاری : (Chronology)

میان حجری ثقافت کی تاریخ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف پائی گئی ہے۔ یہ ثقافت بعض علاقوں میں قبل از زرعی اوقات کے لئے مختص کی گئی ہے۔ لیونٹ (مشرقی بحیرہ روم) میں، ان کا پتہ 20000 اور BCE 8500 کے درمیان پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں میان حجری 100,00 قبل مسیح کے ارد گرد نمودار ہوئی۔ کیرلا اور ٹملناڈو سمیت ہندوستان کے کچھ حصوں میں، یہ لوہے کے دور کے آغاز تک، 1000 قبل مسیح تک جاری رہا۔ سری لنکا میں، مائکرو لیتھ تقریباً 28,500 سال BP قبل میں نمودار ہوئے۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:20 AM

معیشت (Economy)

اس دور میں (Economy) جنگلی جانوروں کا شکار کرنا اور پودوں کی غذا جمع کرنا، مچھلی پکڑنا لوگوں کا اہم پیشہ تھا۔ابتدائی مرحلے میں زراعت پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔میان حجری دور کے اختتام پر، انسانوں نے جانوروں کو پالنا شروع کیا اور نو آبادیاتی طرز زندگی کے لئے راہ ہموار کی۔ وسطی ہندوستان کی چٹان کی نقاشی میں شکار، ماہی گیری، جنگلی گھوڑوں کا اصطبل اور پودوں کی غذائیں جمع کرنے کو دکھایا گیا ہے۔

اس دور سے ملنے والے اہم شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور سے تعلق رکھنے والے افراد مویشی، جنگلی بیل، بھینس، بارہ سنگھا، جنگلی سور، ہرن (سامبر)، ہرن، نیل گائے، مچھلی، جنگلی خرگوش، چھپکلی، لومڑی اور مانٹر چھپکلی کا شکار کرتے تھے۔گینڈے اور ہاتھی کی ہڈیاں بھی ملی ہیں۔انہوں نے نیزہ، غلیل اور کمان اور پھندے استعمال کئے ہیں۔ بھیم بٹکا کی نقاشی سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف جانوروں کا شکار کیا گیا تھا، اور اس کے لئے مرد اور خواتین اکٹھے ہوئے تھے۔

لوگوں نے آگ سے شاید بُھنا ہوکھانا استعمال کیا ہے۔مویشیوں، بھیڑوں، بکریوں، سور، کتے اور پالتو جانوروں کی ہڈیاں کانیوال، لوٹیشور اور رتن پور، اور مدھیہ پردیش کے مقامات میں آدم گڑھ اور بھیم بٹکا سے ملی ہیں۔کانیوال سے اونٹ کی ہڈیاں ملی ہیں۔

کیمپ اور مکانات (Camps and Houses)

میان حجری لوگ انتہائی حرکت پذیر تھے۔ وہ جانوروں اور پودوں کی غذا کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔ انہوں نے عارضی جھونپڑیاں اور چھپر بنائے۔ چٹانوں کی پناہ گاہوں کو بھی استعمال کیا۔ دائرہ نما جھونپڑیوں کے ساتھ پوسٹ ہولز اور جلی ہوئی چکنی مٹی کے ڈھیلوں کے تاثرات پائے گئے۔ بہت سے غاروں اور پناہ گاہ کی خصوصیات کی نقاشی۔دائرہ نما جھونپڑیوں کو چٹان کے پینٹنگز میں دیکھا جاتا ہے۔ عارضی جھونپڑیاں بے کار سامان کے استعمال سے تعمیر کی گئیں۔ بیضوی اور دائرہ نما جھونپڑیوں کے نشانات اور ممکنہ چھپر اتر پردیش کے چوپانی منڈو، دمدمہ اور راجستھان میں باگور اور تلوارہ میں پائے جاتے ہیں۔

تدفین (Burials)

میان حجری لوگوں نے مردے کو دفن کیا، جو ان کے عقائد اور انسانی تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ اتر پردیش کے مہدھا، دمدمہ اور سرائے نہار رائے میں انسانی ڈھانچے پائے گئے ہیں۔مہدھا مین ایک مرد اور عورت کو ایک ساتھ دفن کیا گیا۔ ایک تدفین میں ہاتھی دانت آویزاں تھا جس کی وجہ سے قبر اچھی ہے۔

فن (Art)

کاریگری فن انسان کا لازمی جز ہے۔اگر چہ یورپ میں کاریگری کے ثبوت بڑے پیمانے پر پائے جاتے ہیں، وہ ہندوستان میں صرف چند مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ لازمی طور پر استعمال ہونے والے چقمقاق پتھر راجستھان کے چندروتی سے ہندسی نقاشی، بھیم بٹکا سے ہڈیوں کی چیزیں اور ہندسی ڈیزائن کے ساتھ انسانی دانت کندہ تھے۔ مدھیہ پردیش اور وسطی ہندوستان کے چٹانی پناہ گاہوں میں چٹان کی نقاشی پائی جاتی ہے۔ وہ لوگوں کا شکار کرنا، جانوروں کو پھنسانے اور مچھلی پکڑنے اور ناچ دکھاتے ہیں۔مدھیہ پردیش میں بھوپال رائی سن اور پچمڑھی کے قریب بھیم بٹکا اور اتر پردیش میں جنوبی مرزاپور۔ سرخ آہنی پتھر (ایک لوہے سے مالا مال پتھر) ملا ہوا ہے، جس کے آثار ملتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو شاید پھولوں اور پتوں سے سجائے تھے۔

1.2 تاریخی دور کے شکاری اور خوراک جمع کرنے والے (Hunter and gatherers of the Historical Period)

پتھر کا دور، آہنی دور اور تاریخی ادوار کی ترقی کے بعد بھی سنگ ریزوں سے بنے ہوئے اوزار استعمال کرنے والے شکار اور خوراک جمع کرنے والے بعد کے دور تک زندہ رہے۔شاید وہ پسماندہ برادریوں کا حصہ بن گئے، جب شہروں میں رہنے والے لوگوں نے زیادہ دولت حاصل کی۔آج بھی جنگل میں رہنے والے لوگ کچھ دور دراز علاقوں اور انڈومان علاقوں میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں جو شکار کرتا اور اکٹھے ہوکر رہنا پسند کرتے ہیں۔اس طرح کے بہت سارے گروہ انیسویں اور بیسویں صدی میں رہتے تھے، جیسا کہ جنوبی ہندوستان کے ایڈگر تھرسٹن کی ذاتوں اور قبائل میں درج ہیں۔ان کو ابتدائی حیثیت سے بیان کرنا غلط ہے۔انہیں ایسے لوگوں کے طور پر سمجھا جانا چاہئے جو شکار اور اکٹھے ہوکر رہنا پسند کرتے ہیں۔جب سندھ کی تہذیب عروج پر تھی، اس وقت ٹملناڈو میں سنگ ریزوں سے شکاری جمع تھے۔آندھرا اور کرناٹک کے علاقوں میں پتھر دور کے زرعی گلہ بان تھے۔

میان حجری ثقافتوں کی خصوصیات (Characteristics of the Mesolithic Cutlure)

- میان حجری دور کے لوگ نیم مستقل اور عارضی بستیوں میں رہتے تھے۔
- وہ غاروں اور کھلے میدانوں میں رہتے تھے۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:21 AM

- وہ مردوں کو دفن کرتے تھے۔
- ان میں فنی مہارت تھی۔
- وہ وسیع جغرافیائی علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔
- اس دور میں ہندوستان کے بہت سارے حصوں میں ثقافتی تسلسل دیکھنے کو ملتا ہے۔
- ان کے سنگ ریزوں کے اوزار نے انہیں چھوٹے جانوروں اور پرندوں کا شکار کرنے میں مدد فراہم کی۔

1.3 آخری حجری دور کی ثقافتیں اور زراعت کا آغاز (Early Neolithic Cultures and the Beginning of Agriculture)

حجری دور میں زراعت اور جانوروں کے پالنے کا آغاز ہوا۔ یہ ہندوستانی تاریخ کا اہم مرحلہ ہے۔ پتھر کے دور ثقافت کے ابتدائی شواہد مصر کے ہلال زرخیز خطے میسوپوٹومیا، دریائے سندھ، ہندوستان کی وادی گنگا اور چین میں بھی پائے جاتے ہیں۔ 10,000 قبل مسیح اور 5000 ق م کے درمیان، ان خطوں میں زراعت نمودار ہوئی، جس کی وجہ سے متعدد ثقافتی ترقیاں ہوئیں۔

جانوروں اور پودوں کے پالنے کے عمل کے نتیجے میں جانوروں کے کھانے کی ایک بڑی مقدار کی پیداوار اور اناج کی پیداوار اور فراہمی ہوئی۔ دریاؤں کے ذریعہ جمع کی گئی زرخیز مٹی نے زراعت کی نمو میں اضافہ کیا، اس سے زیادہ اناج پیدا ہو۔ ابتدائی تہذیبوں کے عروج میں اضافی خوراک کی پیداوار نے اہم کردار ادا کیا۔ بڑے دیہات وجود میں آئے اور مٹی کے برتن تیار ہوئے۔ مستقل رہائش گاہیں تعمیر کی گئیں۔ لہٰذا اس دور کی ثقافتی ترقی کو پتھر کا دورِ انقلاب کہا جاتا ہے۔

ہندوستان کی نو آبادیاتی ثقافتیں مختلف علاقائی ثقافتوں میں تقسیم ہوئیں اور وہ مختلف اوقات میں ترقی کرتی رہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے شمال مغربی حصے میں، اس کی شروعات بہت ہی ابتدائی تاریخی دور میں ہوئی۔ شمال مشرقی ہندوستان میں، نو آبادیاتی ثقافتیں ابتدائی تاریخی وقت کے اواخر میں، بہت دیر سے تاریخ میں نمودار ہوئی تھیں۔

شمال مغربی ہندوستان کی آخری حجری دور کی ثقافت

شمال مغربی ہندوستان کی آخری حجری دور کی ثقافت ہندوستان میں پودوں اور جانوروں کے پالنے کے بارے میں ابتدائی ثبوت ہے۔ مہر گڑھ، رانا غنڈائی، سرائے کالا اور جلیل پور میں کچھ آخری حجری دور کے علاقے ہیں۔ یہ علاقے اب پاکستان میں واقع ہیں۔

مہر گڑھ کی علاقے نے ابتدائی حجری زمانے کا ثبوت پیش کیا ہے، جس کا آغاز 7000 قبل مسیح سے ہے۔ گیہوں اور جو کی کاشت کی گئی اور بھیڑ، بکری مویشی پالے گئے۔ یہ تہذیب وادی سندھ کی تہذیب سے پہلے کی تھی۔

مہر گڑھ میں حجری دور کا پہلا ثقافتی دور (I) 7000 سے 5500 قبل مسیح میں ہے۔ اس زمانے سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے مٹی کے برتنوں کا استعمال نہیں کیا، بلکہ جو، مکئی اور گندم، بیر اور کھجور اور بھی گھریلو بھیڑ، بکری اور مویشی پالتے تھے۔ وہ نیم خانہ بدوش گلہ بان گروپ تھے۔ انہوں نے اپنے گھروں کو مٹی سے بنایا اور وہ مردوں کو دفن کرتے تھے۔ وہ سیپی، چونا پتھر، فیروزی، لاپیس لازولی اور سنگ ریگ کے زیورات استعمال کرتے تھے۔

پتھر کے دور کے مہر گڑھ میں ابتدائی دندان سازی

انسانی آباواجداد کو دواؤں کی جڑی بوٹیوں کا علم تھا اور وہ تاریخی دور سے ہی بقا و تحفظ سے بچنے کے لئے صحت کا خیال رکھنے کے قابل تھے۔ جب ان کی زندگی کے طریقے بدل گئے تو نئی بیماریاں نمودار ہوگئیں اور انہیں علاج تلاش کرنا پڑا۔

پتھر کے دور سے، لوگوں نے زمینی اناج اور پکا ہوا کھانا کھانا شروع کیا، جس کی وجہ سے دانتوں اور دیگر صحت کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مہر گڑھ میں انسانی دانت (کسی زندہ شخص کا) کھودنے کا ابتدائی ثبوت مل گیا ہے۔ اسے دندان سازی کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔



Mehrgarh Neolithic mud houses

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:22 AM



ہندوستان کے آخری حجری دور کے مقامات

مہر گڑھ میں دوسرا دور c. 5500 سے 4800 قبل مسیح اور تیسری مدت 4800 سے 3500 قبل مسیح تک ہے۔ان ادوار میں برتنوں کے ثبوت موجود ہیں۔ٹیرا کوٹا کے مجسمے اور چمکتے ہوئے ظروف (برتن) پائے گئے ہیں۔ خواتین کے جسم پر زیورات کے ثبوت بے نقاب کردئے گئے ہیں۔لیپس لازوالی کے ذریعہ انکشاف ہوا کہ طویل فاصلے پر تجارت کی جارہی تھی ، جو صرف بدخشان میں دستیاب ہے۔یہ شہر سندھ کی تہذیب کے پختہ مرحلے کے عروج کے بعد ترک کردیا گیا تھا۔

کشمیر کی آخری حجری دور کی ثقافت

(The Neolithic Culture of Kashmir)

خطہ کشمیر میں آخری حجری دور کی ثقافت ہڑپہ تہذیب کے ہم عصر ثقافت تھی۔ برزہوم، جو اس ثقافت کا ایک اہم مقام ہے، کلاں سنگی اور ابتدائی تاریخی ادوار کے لئے ثبوت فراہم کرتا ہے۔اس جگہ پر لوگ سردی کے موسم سے بچنے کے لئے گڑھے کے مکانات (تقریباً چار میٹر کی گہرائی) میں رہتے تھے۔مکانات انڈے کی شکل میں ہوتے تھے، نیچے چوڑے اور چوٹی پر تنگ۔گڑھے والے مکانات کے آس پاس چھت والے ڈھانچے کی تعمیر کے لئے استعمال ہونے والے پوسٹ ہولز پائے گئے۔آخری حجری دور میں کشمیر میں گھریلو بھیڑ، بکری اور کاشت والے پودے تھے۔ برزہوم کے آخری حجری دور کے لوگوں نے ہڑپہ کی تہذیب کے لوگوں کے ساتھ تجارت کی۔وہ ہاتھ سے تیار مٹی کے برتنوں کا استعمال کرتے تھے۔انہوں نے پتھر کے محور، کلہاڑی، چھینی، تیشے، کوٹنی، گدا ہیڈز، نوکدار آلہ اور کدال جیسے اوزار استعمال کئے۔ جوتے سینے کے اوزار کپڑوں میں سلائی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کھالوں میں کام کرنے کے لئے کھرچنے والے آلے استعمال کئے جاتے تھے۔

حجری دور کی ثقافت کے دو مراحل کی نشاندہی کی گئی ہے۔انہیں غیر برتن سازی اور برتن سازی مراحل قرار دیا جاتا ہے۔غیر برتن سازی مرحلے میں برتن سازی کا ثبوت نہیں تھا۔ برتن سازی کا مرحلہ مٹی کے برتنوں کے وجود کے ثبوت پیش کرتا ہے۔ برتن سازی کے مرحلے میں، لوگوں نے مٹی کے مکانات بنائے۔انہوں نے تانبے کے تیر کے نوک کا کا استعمال کیا۔وہ سیاہ مٹی کے برتنوں، عقیق اور رقیق احمر کے موتیوں کے مالا اور پینٹ کردہ برتنوں کو بھی استعمال کرتے تھے۔ان مقامات پر تدفین سے جنگلی کتے کے ہڈی اور شاخ دار سینگ سے پتہ چلا کہ شکار کے منظر کی نقاشی کو یہاں پھرکتے پر کے اور سورج کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

کھدائی سے گندم، جو عام مٹر، مسور کی دال کے بیج برآمد ہوئے ہیں۔ پالتو جانوروں میں مویشی ، بھیڑ ، بکری، سور، کتا اور چڑیا شامل ہیں۔جنگلی جانوروں کی ہڈیاں جیسے سرخ ہرن ، کشمیری بارہ سنگھا ، پہاڑی بکری، ریچھ اور بھیڑیا جیسے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔

کلاں سنگی ثقافت میں لاٹھے اور سرخ مٹی کے برتنوں اور دھاتی اشیاء کے استعمال کا ثبوت موجود ہے دال کے استعمال سے پتہ چلتا ہے کہ وسطی ایشیا کے ساتھ رابطے قائم ہوگئے تھے۔ ان لوگوں کو ہڑپہ تہذیب کے ساتھ باہمی روابط تھے۔

وادیٔ گنگا اور وسطی ہندوستان کی جدید حجری ثقافت

(The Neoilthic Culture of Ganges valley and Central India)

گنگا وادی اور وسطی ہندوستان میں جدید حجری مقامات لیہورادیوا اور چوپانی منڈا میں پائے جاتے ہیں۔ لیہورادیوا کے مقام میں چاول کی کاشت کے ابتدائی شواہد پیش کئے ہیں جو 6500 قبل مسیح۔

یہ مقامات ہڈیوں سے نشان زدہ برتنوں کی خصوصیات ہیں۔اس خطے میں کولڈیووا، چرند، سونوار اور مہاگرہ اہم جدید حجری مقامات ہیں۔ ان مقامات میں برتنوں اور پودوں اور جانوروں کے پالنے کے ثبوت بھی موجود ہیں۔

وسطی اور چھ صفر والی جو کی کاشت کے ثبوت ، متعدد اقسام ، گندم، چاول، مٹر، ہری مونگ اور چنے / مٹر، سرسوں (کٹھل) / روغن اور پھنس کو وسط ہندوستان کے مقامات پر پایا گیا ہے۔جنگلی جانوروں کی ہڈیوں کے علاوہ بھیڑ، بکری اور مویشیوں کی ہڈیاں بھی ملی ہیں۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:23 AM

نوآبادیاتی لوگوں نے سطحوں پر ہڈیوں کے تاثرات کے ساتھ ایک قسم کے برتنوں کا استعمال کیا۔انہوں نے میان حجری، ہڈی اور شاخ دار سینگ کے اوزار اور ٹیرا کوٹہ اشیاء استعمال کئے۔یہ مقامات شاید دوسرے ہزارہ صدی قبل مسیح کے وسط میں پھل پھول رہی ہیں۔

مشرقی ہندوستان کی جدید حجری ثقافت
(The Neolithic Culture of Eastern India)

جدید حجری دور کے مقامات بہار اور مغربی بنگال میں بہت سارے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔برہان پور اور چرند اس علاقے میں کوچائی، گول بائیسسن اور سنکار جنگ کے ساتھ ساتھ کچھ نمایاں جدید حجری دور کے مقامات ہیں۔یہ ثقافتیں مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے نوآبادیاتی احاطے سے مماثلت رکھتی ہیں۔پتھر کے دور کے نوکدار بٹ سیلٹ، دھات کے اوزار، چھینی اور کندھوں والی کلہاڑی اس خطے میں ملے ہیں۔

جنوبی ہندوستان کی حجری جدید دور کی ثقافت

جنوبی ہندوستان کی جدید حجری دور کی ثقافتیں بنیادی طور پر آندھرا پردیش اور کرناٹک اور ٹملناڈو کے شمال مغربی حصے میں پائی گئی ہیں۔ان مقامات کے آس پاس بستیوں کے ساتھ مرکز میں راکھ کے ٹیلے ہیں۔ 200 سے زائد جدید حجری دور کامپلکس کے حصے کے طور پر کی گئی ہیں۔یہ مقامات گرینائٹ پہاڑیوں کے قریب پانی کے ذرائع کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ان مقامات کو گوداوری، کرشنا، پینّار، تنگا بھدرا اور کاویری کی ندیوں کی وادیوں میں دیکھا گیا ہے۔ سینگا کلّو، ٹیکالاکوٹہ، برہما گری، ماسکی، پیکلی ہل، واٹکل، ہیمیج اور کرناٹکا میں ہالور، آندھرا پردیش میں ناگرجنا کنڑا، رامپورم اور ویرام پورم اور ٹملناڈو کے پائم پلی میں جنوبی ہند کے تمام بڑے بڑے جدید حجری دور کے مقامات ہیں۔



حجری جدید دور کے پتھر کی کلہاڑی

بعض ابتدائی جدید حجری دور کے مقامات میں راکھ کے ٹیلے ہوتے ہیں۔آندھرا پردیش میں اتنور اور پل وائے اور کرناٹک میں کوڈکل، کپگل، بدھیال ٹیلے سائٹوں کی حیثیت سے ہیں۔اس جگہ پر نرم راکھ اور گائے کے بوسیدہ کے گوبر کی پرتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ راکھ کے ٹیلے کے آس پاس مکانات اور تدفین کی شکل میں رہائش کے ثبوت ملتے ہیں۔

شمال مشرقی ہندوستان کی جدید حجری دور کی ثقافت
(Neolithic Culture of North-eastern India)

شمال مشرقی ہندوستان میں، جدید حجری دور کی ثقافت بہت دیر سے ہوتی ہے۔شمال مشرقی ہند کے جدید حجری دور کی ثقافتیں عموماً 2500 تا 1500 قبل مسیح یا اس سے بھی بعد کی تاریخ میں ہیں۔آسام میگھالیہ، ناگالینڈ اور اروناچل پردیش کے مقامات پر کندھے سے کلہاڑی اور چھلکے ہوئے سلیٹ ملے ہیں۔آسام کے علاقے میں ڈوجالی ہینڈنگ اور ساروتارو جدید حجری دور کے مقامات ہیں۔اس خطے میں کاشت کو تبدیل کرنے کا ثبوت ہے۔یامس ترکاری اور تارو کی کاشت، مرنے والوں کے لئے پتھر اور لکڑی کی یادگار بنانا، اور آسٹرو ایشیاٹک زبانوں کی موجودگی اس خطے کی نمایاں خصوصیات ہیں، جو جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ ثقافتی مماثلت ظاہر کرتی ہیں۔

1.4 سندھ کی تہذیب (The Indus Civilisation)

سندھ کی تہذیب ہندوستان میں تنظیم کے پہلے مرحلے کی نمائندگی کرتی ہے۔جب تہذیب اپنے عروج پر تھی، متعدد ثقافتیں، یعنی میان حجری اور نوحجری ثقافتیں جن کے بارے میں تفصیلات ہم پہلے باب میں زیر بحث آئی تھیں، ہندوستان کے دوسرے حصوں میں غالب تھے۔

فرہنگ الفاظ، مراحل اور تاریخ نگاری
(Nomenciature, Phases and Chronology)

تہذیب جو ہندوستان اور پاکستان کے شمال مغربی حصے میں تیسری ہزرایہ قبل مسیح میں شائع ہوئی تھی اسے اجتماعی طور پر سند کی تہذیب کہا جاتا ہے۔چونکہ اس تہذیب میں پہچانی جانے والی پہلی ہڑپہ تہذیب تھی، لہٰذا اسے ہڑپہ تہذیب کے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ تہذیب اچانک ظاہر نہیں ہوئی۔اس علاقے کے نوآبادیاتی دیہات کا آغاز مہر گڑھ کے نوآبادیت مقام پر تقریباً 7000 قبل مسیح میں چلا گیا۔ہڑپہ کی ثقافت کو دو مختلف مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے :

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:24 AM

- ابتدائی ہڑپہ 3000 تا قبل مسیح
- بالغ ہڑپہ 2600 تا 1900 قبل مسیح
- بعد کا ہڑپہ 1900 تا 1900 قبل مسیح

بالغ ہڑپہ دور میں شہری مرحلے غالب تھے اور اس کے بعد اس میں کمی آنا شروع ہوگئی۔

ہڑپہ کی وادی سندھ کے مقام کا پہلا دورہ پہلی بار 1826 میں چارلس میسن نے کیا تھا، اور 1831 میں برنز کے ذریعہ امری کا دورہ کیا گیا تھا۔ لاہور سے ملتان تک ریلوے لائن بچھانے کے لئے ہڑپہ کا مقام تباہ کردیا گیا۔ اس مقام سے ہندوستان کے آثار قدیمہ کا پہلا سرویر، سکندر کننگھم کے سروے سے مہر حاصل ہوا۔ سکندر کننگھم نے 1853 , 1856 اور 1875 میں اس مقام کا دورہ کیا۔ لیکن اس مقام اور اس سے وابستہ تہذیب کی اہمیت کا ادراک اس وقت تک نہیں ہوسکا جب تک سرجان مارشل نے ASI کے ڈایریکٹر جنرل کا عہدہ نہیں لیا اور اس جگہ پر تحقیق کا یہ آغاز نہ ہوا۔ سر جان مارشل نے ہندوستان میں آثار قدیمہ کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

بعد ازاں 1940 کی دہائی میں، مورٹیمر ویلر نے ہڑپہ کے مقامات کی کھدائی کی۔ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے بعد ہڑپہ کے بہت سے مقامات پاکستان میں چلے گئے اور یوں ہندوستان کی طرف کے ہڑپہ کے مقامات کا پتہ لگانے کے لئے آثار قدیمہ کے ماہرین تحقیقات میں لگ گئے۔ کالی گنجان، لوتھل، راکھی گڑھی اور دھولا ویرا وہ ہندوستانی مقامات ہیں جو کھدائی کے بعد سے جاری ہیں۔ 1950 کی دہائی کے بعد کی جانے والی تحقیقات اور کھدائیوں نے ہڑپہ کی تہذیب اور اس کی نوعیت کو سمجھنے میں مدد کی ہے۔

جغرافیائی علاقہ اور آبادیاں
(Geographical Area and the Settlements)

ہندوستان کی تہذیب اور عصری ثقافتوں نے ہندوستان اور پاکستان میں تقریباً 1.5 ملین لاکھ مربع کلومیٹر رقبہ کا احاطہ کیا۔ پاک ایران سرحد پر مغرب میں سٹلگن ڈور کی بستیاں؛ شارتگوئی (افغانستان) شمال میں؛ مشرق میں عالمگیر پور (اتر پردیش، ہندوستان) اور جنوب میں دائم آباد (مہاراشٹر، ہندوستان) اس تہذیب کے حدود ہیں۔ اس کا بنیادی علاقہ پاکستان، گجرات، راجستھان اور ہریانہ کے علاقوں میں تھا۔

ابتدائی آغاز (The Early Beginnings)

سندھ خطہ (مہرگڑھ) دنیا کے ان علاقوں میں سے ایک ہے جہاں زراعت اور جانوروں کی آبیاری کا آغاز بہت پہلے ہوا تھا۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا سندھ کے خطے کی نو آبادیاتی ثقافتوں اور بعد کی شہری تہذیب کے مابین کوئی تسلسل ہے۔ ابتدائی ہڑپہ مرحلے میں پورے خطے میں دیہات اور قصبوں کی ترقی دیکھنے میں آئی۔ بالغ ہڑپہ کے مرحلے میں شہری مراکز تیار ہوئے۔

منصوبہ بند شہر (Planned Towns)

ہڑپہ (پنجاب، پاکستان)، موہنجوداڑو (سندھ، پاکستان)، دھولویرا، لوتھل، کالی گنجان (راجستھان، ہندوستان)، بنولی اور راکھی گڑھی (ہریانہ، بھارت) کے ہڑپہ دور کے بڑے شہر ہیں۔ مضبوط منصوبہ بند گلیاں اور کوچے اور نالیاں ہڑپہ شہروں میں پائی جاتی ہیں۔ ایک شہری اقتدار شاید شہروں کی منصوبہ بندی کو کنٹرول کرتا تھا۔ ہڑپہ والے جلے اور کچے اینٹوں، اور پتھروں کو تعمیر کے لئے استعمال کرتے تھے۔ قصبے میں ایک جنگلہ (تاروں کے جال) کا نمونہ تھا اور نالیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ مکانات کیچڑ کے اینٹوں سے بنے تھے جبکہ نالیوں کو پکی ہوئی اینٹوں سے بنائے گئے تھے۔ گھروں میں ایک سے زیادہ منزلیں تھیں۔

موہنجوداڑو ایک منصوبہ بند شہر تھا، جو ایک پلیٹ فارم پر بنایا گیا تھا۔ اس کے دو الگ الگ علاقے ہیں۔ ایک کی شناخت قلعہ اور دوسرا نچلے شہر کے طور پر کی جاتی ہے۔ مکانات میں اینٹوں سے بنے ہوئے غسل خانے کے اینٹوں اور وہاں مناسب نالیوں کا سلسلہ تھا۔ بعض مکانات میں سیڑھیاں تھیں جو اوپر کی منزل کے وجود کی نشاندہی کرتی ہیں۔ گھروں میں متعدد کمرے تھے۔ بہت سے مکانات کے مرکزی صحن تھے جن کے چاروں طرف کمرے تھے۔

قلعے کے علاقے میں رہائشی اہم ڈھانچے تھے جو یا تو عوام استعمال کرتے تھے یا منتخب رہائش کرنے والے موہنجوداڑو میں، ایک عمارت کو گودام کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

عظیم غسل خانہ ایک صحن کے اندر واقع ایک ٹینک ہے۔ اس کی یہ راہداری چاروں طرف موجود تھی اور شمالی اور جنوبی اطراف میں سیڑھیاں نظر آتی ہیں۔ اس سے متعدد کمروں سے ساتھ اچھی طرح سے

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:25 AM

ہموار کیا گیا تھا۔ کچھ ڈھانچوں کو دانے دار کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔ اینٹوں کو جپسم مارٹر کے ساتھ واٹر ٹائٹ بچھایا گیا تھا۔ اس میں نکاسی آب تھی۔ اس کا تعلق رسم غسل سے ہے۔



عظیم حمام خانہ

روزی اور معاشی پیداوار (Subsistence and Economic Production)

زراعت کرنا ہڑپہ والوں کے لئے معاش کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ ہڑپانوں نے مختلف فصلوں جیسے گندم، جو، دال، مرچ اور تل اور مختلف جوار کی کاشت کی۔ زراعت کا پیشہ متعدد پیشرفتوں کے لئے ایک اہم محرک تھا۔ انہوں نے فصل کاٹنے کا ایک دوگنا نظام اپنایا۔

ہڑپوں نے ہل چلایا۔ انہوں نے شاید زمین پر ہل چلائی اور پھر بیج بوئے۔ کالی بنگن میں جوتے ہوئے کھیت مل گئے ہیں استعمال شدہ نہر سے اور اچھی طرح سے آبپاشی کی۔

> آثار قدیمہ کے ماہرین قدیم زراعت، اور انسانی اور ماحولیاتی تعلقات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

جانور کو پالنا (Animal Domestication)

ہڑپوں کے ذریعہ بھی۔ ہڑپوں نے جانوروں کو چرانے کا بھی تجربہ کیا ہے۔ وہ بھیڑوں اور بکریوں کو اور چڑیوں کو پالا کرتے تھے۔ انہیں بھینس، سور اور ہاتھی سمیت متعدد دوسرے جانوروں کا علم تھا۔ لیکن گھوڑا ان کو معلوم نہیں تھا۔ ہڑپن مویشیوں کو زیبو کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑی نسل ہے، جس کی نمائندگی اکثر ان کے مہروں میں ہوتی ہے۔ وہ مچھلی اور پرندے بھی کھاتے تھے۔ ہڑپن کے مقامات پر سور، ہرن اور گھڑیال کے ثبوت ملے ہیں۔

دستکاری کی صنعت (Craft Poduction)

دستکاری کی صنعت ہڑپن کی معیشت کا ایک اہم حصہ تھا۔ مالا اور زیور سازی، سیپی جوڑی بنانے اور دھات کا کام کرنا اہم دستکاری تھی۔ انہوں نے عقیق احمر، زبرجد، بلور، ابرق، تانبے، پیتل اور سونے خول اور سرخ رنگ کے ظروف اور ٹیراکوٹا یا جلی ہوئی مٹی سے مالا اور زیورات بنائے موتیوں کے مالے ان گنت ڈیزائن اور سجاوٹ میں بنائے تھے۔ وہ مسوپٹومیا کو برآمد کیا کرتے تھے اور مسوپٹومیا مقامات کی کھدائی سے اس طرح کے برآمد شدہ نوادرات کے ثبوت مل گئے ہیں۔

ہڑپن کے کچھ مخصوص مقامات جو دستکاری معدنیات کی تیاری میں مہارت حاصل کرتی ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول میں دستکاری کی صنعت کے بڑے مراکز پیش کئے گئے ہیں۔

مواد	مقام یا ذریعہ
سیپی	ناگیشور اور بالاکوٹ
لاپس لازولی	شارٹوگھئی
عقیق احمر	لوتھل
ابرق	راجستھان
تانبا	راجستھان اور عمان

برتن سازی (مٹی کے برتن بنانا) (Pottery)

ہڑپن روزانہ استعمال کے لئے مختلف مقسم کے مٹی کے برتنوں کا استعمال کرتے تھے۔ وہ اچھے جلے ہوئے برتنوں کا استعمال کرتے تھے۔ ان کے برتنوں میں گہرے سرخ رنگ کیاور کالی نقاشی (Painting) ہوتی ہے۔ مٹی کے برتنوں کی شکل تھال، اسٹوریج جارس، سوراخ شدہ جار، آبخورے، لیس شکل کی جار، پلیٹس، برتنوں کے پیالوں اور برتنوں کی طرح ہے۔ عام طور پر مٹی کے برتنوں پر پائے جانے والے پینٹ نقشے، پیپل کے پتے، مچھلی کے پیمانوں پر

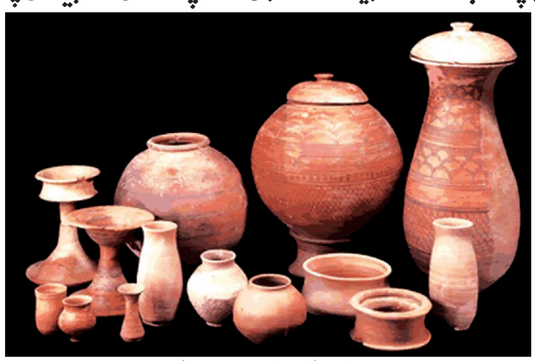

ہڑپن کے رنگ کئے ہوئے مٹی برتن

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:26 AM

ڈیزائن، ایک دوسرے کو جوڑنے والے دائرے، زگ زاگ لائنز، افقی بینڈ اور پھولوں اور جسمانی نمونوں والے ہندسی نقوش ہیں۔ ہڑپن کے برتن اچھی طرح ہوئے اور سجے ہوئے ہیں۔

دھاتیں، اوزار اور ہتھیار
(Metals, Tools and Weapons)

ہڑپن تہذیب کا تعلق پیتل کے دور کی تہذیب سے ہے اور ہڑپن تانبے اور کانسی کے اوزار بنانے کا طریقہ جانتے تھے۔ انہوں نے کانسی کے آلے تیار کئے، انہیں زراعت اور دستکاری کی تیاری کے لئے طرح طرح کے اوزاروں کی ضرورت تھی۔ ہڑپنوں میں چقماق نما بلیڈ، تانبے کی اشیاء اور ہڈی اور ہاتھی دانت کے اوزار استعمال کئے گئے تھے۔ پوائنٹس، چھینی، سوئی، مچھلی پکڑنے کا کانٹا استرا، وزن والے کڑھائی، آئینے اور سرمے کی سلائی کے اوزار تانبے سے بنے تھے۔ روہڑیچیرٹ کے بنے ہوئے چقماق نما بلید ہڑپن استعمال کرتے تھے۔ ان کے ہتھیاروں میں تیر کے سر، نیزہ کے ہیڈ، سیلٹ اور کلہاڑی شامل ہیں۔ انہیں لوہے کا علم نہیں تھا۔

روہری چیرٹ: چیرٹ ایک عمدہ دانے دار تلچھٹ کی چٹان، پاکستان کے علاقے روہری میں پائی گئی۔ اس کا استعمال ہڑپوں نے پتھر کے بلیڈ اور اوزار بنانے میں کیا تھا۔

کپڑے اور زیور
(Textiles and Ornaments)

ہڑپن کپڑے پہنتے تھے اور دھات اور پتھر کے زیور استعمال کرتے تھے۔ انہیں روئی اور ریشم کا علم تھا۔ ایک پجاری کے طور پر شناخت کی گئی تصویر میں پھولوں کی سجاوٹ کے ساتھ شامل جیسے کپڑے پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ خواتین کی ٹیراکوٹہ کی تصاویر مختلف قسم کے زیور پہن کر دکھائی گئی ہیں۔ موہنجوداڑو کے مقام پر ملنے والی ناچنے والی لڑکی کی شبیہہ کو اوپر کے بازو تک بڑی تعداد میں چوڑیاں پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے عقیق احمر، تانبے اور سونے کے زیورات بنائے۔ ان میں سے کچھ کے ڈیزائن نقش کاری کے تھے اور انہوں نے انہیں میسوپوٹومین دنیا میں برآمد کیا تھا۔ پتھر کے سامان اور سیپی، بادامی رنگ کے مٹی کے برتن، چوڑیاں بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ تجارتی سرگرمیوں کے ایک حصے کے طور پر تیار کردہ زیورات کو بیچ دیا گیا تھا اس کا تبادلہ کیا گیا تھا۔

تجارت اور تبادلہ
(Trade and Exchange)

ہڑپن کی معیشت کا ایک ذریعہ تجارت اور تبادلے کی سرگرمیاں تھیں۔ ہڑپنوں کے میسوپوٹومین اور ہندوستان کی مختلف ثقافتوں کے ساتھ گہری تجارتی رابطے تھے۔ عمان، بحرین اور عراق اور ایران سمیریائی مقامات پر ہڑپہ کے مہر اور مادے پائے گئے ہیں۔ تکولیا (Cuniform) لکھاوٹوں میں میسوپوٹومیان اور ہڑپن کے درمیان تجارتی رابطوں کا ذکر ہے۔ کیونیفارم شلالیھ میں ''میلوہ'' کا ذکر سندھ خطے سے ہے۔ عمان میں ایک ہڑپن کا برتن ملا ہے۔ میسوپوٹومیا میں ہڑپن کے مہر، وزن، نرد اور موتیوں کی مالا پائی جاتی ہے۔ عقیق احمر، لاپیس لازولی، تانبا، سونا اور لکڑی کی اقسام میسوپوٹومیا کو برآمد کی گئیں۔ ہڑپنوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بھی بات چیت کر کے خام مال حاصل کر کے ان پر کارروائی کی۔

وزن اور پیمائش
(Weight and Meaures)

ہڑپنوں نے مناسب وزن اور پیمائش کے آلات تیار کئے تھے۔ چونکہ وہ تجارتی لین دین میں مصروف تھے، لہٰذا انہیں معیاری پیمائش کی ضرورت تھی۔ ہڑپن مقامات سے کیوبکل چقماق نما بلوری وزن کا پتہ لگایا گیا ہے۔ وزن ایک بائنری سسٹم کی نمائش کرتا ہے۔ وزن کا تناسب 1.2:4:8:16:32. کو دگنا کر دیا ہے۔ 16 ویں کی چھوٹی وزن کی پیمائش 13.63 گرام ہے۔ وہ پیمائش پیمانے پر بھی استعمال ہوتے ہیں جس میں ایک انچ تقریباً 1.75 سنٹی میٹر تھا۔ چیرٹ سے بنے ہوئے وزن کے مکعب تھے۔ انہوں نے بائنری نمبرنگ نظام (وغیرہ 1,2,4,8,16,32) کا استعمال کیا۔ وہ زیورات اور دھات کے وزن کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

مہریں، مہر لگانا اور رسم الخط
(Seals, Sealing and Scripts)



مختلف ذرائع ابلاغ جیسے مہریں جیسے ابرق، تانبے، ٹیراکوٹا اور ہاتھی دانت ہڑپن کے مقامات پر اکثر سے پائے جاتے ہیں۔ ہڑپن رسم الخط کو ابھی تک یقین سے سمجھا نہیں گیا ہے۔ ہڑپہ کے مقامات سے تقریباً 5,000 ہزار تحریروں کی دستاویزات بنائی گئی۔ سب سے لمبے متن میں چھبیس نشانیاں ہیں۔ چند ماہرین کا خیال ہے کہ یہ دراوڈین ہیں۔ مہروں کو منتقل کرنے والے مواد پر شناختی نشان کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اس سے ملکیت کا اشارہ ہو سکتا ہے۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:27 AM

فن اور تفریح (Arts and Amusement)



پجاری بادشاہ

ٹیراکوٹا کے مجسمے مٹی کے برتنوں پر نقاشی اور ہڑپہ کے مقامات سے کانسی کی تصاویر ہڑپنوں کی فنی نوعیت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ابرق کا "پجاری بادشاہ" تانبے کی ناچنے والی لڑکی (موہنجو دڑو سے غسل خانہ)، اور ہڑپہ، موہنجودڑو اور دھولاویرا کے پتھروں کے مجسمے فن کی اہم چیزیں ہیں۔ کھلونا گاڑیاں، جھنڈیاں، پہیے، بہت اعلیٰ، سنگ مرمر اور بچوں کا ایک کھیل (hop scotch) ہڑپن کے لوگوں کی تفریحی نمائش کرتے ہیں۔

عقیدہ اور یقین کا نظام (Faith and Belief System)



ہڑپنوں کا قبرستان

سندھ کے لوگ فطرت کی پوجا کرتے تھے۔ انہوں نے پیپل کی درخت کی پوجا کی۔ کچھ ٹیراکوٹا کے اعداد وشمار ماں دیوی کے طور پر ظاہر ہوئے تھے۔ کالی بنگن میں آگ کی قربان گاہیں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ انہوں نے مردوں کو دفن کئے۔ تدفین وسیع پیمانے پر کی گئیں اور ان کی تدفین کے شواہد بھی ملتے ہیں۔ ہڑپنوں کی تدفین میں مٹی کے برتن، زیورات، تانبے کی عکس اور موتیوں کی مالا ہیں۔ ان کو اس بات کا یقین ہے کہ ان کے بعد زندگی ہے۔

نظم ونسق (Polity)

مٹی کے برتنوں، مہروں وزن اور اینٹوں میں یکسانیت ایک سیاست کا اظہار ہے (ظاہر ہوتی ہے) مزدور کا متحرک ہونا ایک سیاسی نظام کے وجود کی تجویز بھی کرسکتا ہے۔ (ہڑپہ اور موہنجودڑو کے پاس ہوسکتا ہے شہر جیسی ریاست تھی ہو)۔ ثقافتی مواد اور پیمائش کی اکائیوں میں یکسانیت ہڑپہ کے اوقات میں ایک مرکزی اقتدار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

تصنیف اور ہندوستانی ثقافت کی تشکیل (Authorship and the Making of Indian Culture)

ایک مکتبہ فکر کی دلیل ہے کہ ہڑپہ تہذیب کے مصنف دراوڈین زبانوں کی اسپیکر تھے۔ آثار قدیمہ کے شواہد میں ان کی تہذیب کے زوال کے بعد مشرق اور جنوب کی طرف ہڑپنوں کا نقل وحرکت دکھایا گیا ہے۔ ہڑپہ کے کچھ لوگ ہندوستان کے مختلف حصوں میں جاسکتے تھے۔ تاہم، رسم الخط کا صرف فیصلہ ہی ہمیں ایک قطعی جواب دے گا۔

سندھ کے شہر اور گاؤں



سندھ کی تہذیب اور ٹمل تہذیب

سندھ کی تہذیب ہندوستانی تاریخ کی پہلی شہری آبادی کی نمائندگی کرتی ہے۔ سندھ کی تہذیب کی ابتداء اور تصنیف پر مبنی تاریخی سوالات ہیں۔ ابھی تک سندھ کے رسم الخط کو حتمی طور پر سمجھنے والا عمل نہیں ہوسکا ہے اور اس وجہ سے تصنیف یقینی نہیں ہے۔ جنوبی ہندوستان کے تدفین برگ برتنوں پر پائے جانے والے اور پیش کردہ جگہ کے ناموں کے ذریعہ سندھ اور ٹمل ثقافتوں کے مابین تعلقات قائم کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

آثار قدیمہ کے ثبوت نے میان حجری دور سے مسلسل ٹملناڈ و اور جنوبی ہندوستان میں رہنے والے متعدد گروہوں کی نشاندہی کی ہے۔ کوئی شخص سندھ خطے سے چند گروہوں کی ہجرت کو مسترد نہیں کرسکتا ہے۔ کسی بھی حتمی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے مزید تحقیق ضروری ہے۔

قدیم ٹمل کے علاقہ جیسے کہ اریکامیڈو، کیزاڈی اور اوراریور جو پنپتے تھے وہ ہندوستان کے دوسرے شہری بنانے کا حصہ ہیں اور یہ شہر سندھ کے شہروں سے بالکل مختلف ہیں۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:28 AM

سندھ کی تہذیب کی عصری ثقافتیں

چرواہے، کسان، شکاری جمع کرنے والے سندھ کے خطے میں رہتے تھے۔ خطہ سندھ میں دیہات اور بڑے شہر تھے۔ اس وقت ملی جلی آبادی تھی۔ کنیا کماری سے کشمیر اور گجرات سے اروناچل پردیش تک شکار کے جمع کرنے والے، چرواہا لوگوں اور کسانوں کے ان گنت گروہوں اس عرصے کے دوران وجود رکھ سکتی تھیں۔ ان کی تاریخ بھی اتنی ہی اہم ہے، کیوں کہ ان تمام گروہوں کے ثقافتی اور ماحولیاتی علم نے ہندوستانی ثقافت میں اہم کردار ادا کیا۔

جب کہ ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں سندھ کی تہذیب پھل پھول رہی ہے، ہندوستان کے مختلف حصوں میں متعدد ثقافتیں ترقی کر رہی ہیں۔ برصغیر کے جنوبی حصے میں کیرلہ اور سری لنکا کو شکار اور جمع کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ پانی کی دستکاری کے بارے میں جاننے والے ہڑپنوں کا جنوبی ہند کے ساتھ روابط اور تعامل ہوسکتا تھا، لیکن اس بارے میں کوئی واضح آثار قدیمہ موجود نہیں ہیں۔ جنوبی ہند کے شمالی حصے، یعنی کرناٹک اور آندھرا کے خطے میں، نوآبادیاتی ثقافتیں تھیں، جو چرواہے زراعت میں مشغول تھے۔ اس طرح ماقبل پتھر اور کانسی کا دور ثقافتیں دکن اور مغربی ہندوستان میں مروجہ تھیں، جبکہ نوآبادیاتی ثقافتیں شمالی ہندوستان، جہاں کشمیری، وادی گنگا اور وسطی اور مشرقی ہندوستان سمیت مغلوب ہیں۔ اس طرح ہڑپن کے زمانے میں ہندوستان یہاں ثقافتیں پچی کاری کا درجہ رکھتا تھا۔

زوال (Decline)

وادی سندھ کی تہذیب تقریباً 1900 قبل مسیح میں ختم ہوگئی۔ آب و ہوا میں بدلاؤ، میسوپوٹومیا کے ساتھ تجارت میں کمی اور مسلسل خشک سالی کی وجہ سے ندی اور پانی کے وسائل کو خشک کرنا، اس طرح کی کچھ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مورخوں اس زوال کو قرار دیا ہے۔ یلغار، سیلاب اور دریائے راستہ کی تبدیلی نے سندھ کی تہذیب کی بربادی کی وجوہات بتائیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ سندھ خطے سے جنوبی اور مشرقی سمتوں میں منتقل ہوگئے۔

خلاصہ (Summary)

- ہندوستان کی تاریخ تقریباً 2 ملین سال پہلے کے تاریخی دور سے شروع ہوئی تھی۔
- تاریخ سے پہلے والے زمانے سے متعدد گروہ اس سرزمین میں چلے گئے۔ ان گروہوں نے اپنے ماحول کے مطابق ڈھال لیا اور ماحولیاتی نرخوں کے مطابق زندگی کے مخصوص طریقے پیدا کئے۔
- وہ لوگ جنہوں نے ہاتھ کی کلہاڑی بنائی تھی وہ 20 لاکھ سال پہلے سے ہندوستان میں رہتے تھے۔ مختلف برادریوں نے میان حجری زمانے سے ہی ملک کی پوری وسعت اور چوڑائی پر قبضہ کیا اور ہندوستان کی ثقافتی بنیاد رکھی۔
- ان تمام گروہوں کی مشترکہ شراکت نے آج ہندوستان کی تکثیری ثقافت میں حصہ لیا۔
- ہندوستان کے متنوع زبانیں اور ثقافتیں ہندوستان کی تاریخ سے وابستہ پیچیدہ اجتماعی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں۔
- پہلی شہریت 2600 قبل مسیح میں وادی سندھ کی تہذیب کے آس پاس میں نمودار ہوئی۔ جب کہ وادی سندھ کی تہذیب شمال مغربی ہندوستان کا ایک بڑا ثقافتی نظام تھا اور کئی ثقافتیں پورے ہندوستان میں موجود تھیں۔

F13SL

عملی مشق

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ رسم الخط کی ترقی سے پہلے کے دور کو _____ کہا جاتا ہے۔

(a) قبل از تاریخ (b) تاریخی

(c) قدیم حجری دور (d) جدید حجری دور

2۔ تاریخ کے قدیم ترین زمانے کو _____ کہا جاتا ہے۔

(a) قدیم پتھر کا زمانہ (b) جدید پتھر کا زمانہ

(c) تانبے کا زمانہ (d) لوہے کا زمانہ

3۔ پہلے قدیم حجری دور کے اوزار کی شناخت _____ میں کی گئی تھی۔

1860(a) 1863 (b)

1873 (c) 1883 (d)

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:28 AM

4۔ سن وادی کے باگوراول اور باگورسوم مدھیہ پردیش میں بھارت کے کچھ _____ مقامات ہیں۔

(a) نچلاقدیم حجری دور (b) درمیانی قدیم حجری دور

(c) اوپری قدیم حجری دور (d) جدید حجری دور

5۔ مہرگڑھ کامقام _____ ثقافت سے وابستہ ہے

(a) قدیم حجری دور (b) جدید حجری دور

(c) میان حجری دور (d) ماقبل پتھر اور کانسی کا دور

6۔ _____ کتبات میں میسوپوٹومیا اور ہڑپہ تہذیب کے مابین تجارتی رابطوں کا ذکر ہے۔

(a) تکولیا (b) ہائروگلیفکس

(c) دیونگری (d) خروشی

7۔ برزوم _____ کا ایک مقام ہے۔

(a) کشمیر کی جدید حجری ثقافت

(b) وادی گنگا کی جدید حجری ثقافت

(c) مشرقی ہندوستان کی جدید حجری ثقافت

(d) جنوبی ہندوستان کی جدید حجری ثقافت

8۔ _____ ابتدائی ہڑپہ کا دور تھا۔

(a) 3000 تا 2600 قبل مسیح

(b) 2600 تا 1900 قبل مسیح

(c) 1900 تا 1700 قبل مسیح

(d) 1700 تا 1500 قبل مسیح

9۔ _____ ہڑپوں کے بقا کا ایک اہم ذریعہ تھا۔

(a) زراعت (b) مٹی کے برتن بنانا

(c) دستکاری کی صنعت (d) ماہی گیری

10۔ سندھ کی تہذیب کا زوال تقریباً _____ میں ہوا۔

(a) 1800 قبل مسیح (b) 1900 قبل مسیح

(c) 1950 قبل مسیح (d) 1955 قبل مسیح

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1۔ قبل از تاریخ کے دور کے مطالعہ کے لئے کیا ذرائع ہیں؟

2۔ قدیم پتھر کا زمانہ یا قدیم حجری دور کو کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے؟

3۔ ہومینین پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

4۔ میان حجری ثقافت کی وضاحت کریں۔

5۔ ہڑپن کی ثقافت کو مختلف مراحل میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے؟

6۔ عظیم غسل خانے پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

7۔ سندھ کی تہذیب کے زوال کی وجوہات کا ذکر کریں۔

III۔ مختصر جواب لکھیں۔

1. اچولی اور سوہانی صنعتوں پر ایک نوٹ لکھیں۔
2. ہندوستانی درمیانی قدیم حجری دور کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟
3. ہندوستان میں میان حجری مقامات کا ذکر کریں۔
4. میان حجری ثقافتوں کی الگ الگ خصوصیات کی وضاحت کریں۔
5. سندھ کی تہذیب کی سرحدی بستیاں کیا ہیں؟
6. ہڑپن کی معیشت کے دستکاری صنعتوں پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
7. آپ ہڑپوں کے عقیدے اور یقین کے نظام کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

IV۔ مندرجہ ذیل کے تفصیلی جواب لکھیں۔

1. قبل از تاریخ کے ہندوستان کی وضاحت کریں۔
2. نچلے اور درمیانی قدیم حجری ثقافتوں کا موازنہ کریں۔
3. " خطے کشمیر میں جدید حجری ثقافت ہڑپہ تہذیب کا ہم عصر تھا" بیان کا جواز پیش کریں۔
4. حجری دور کی جنوبی ہند میں جدید حجری دور کی ثقافتیں کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟ اس کی اہم خصوصیات کا ذکر کریں۔
5. دریائے سندھ کی تہذیب کو ہڑپہ تہذیب بھی کیوں کہا جاتا ہے؟
6. ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے منصوبہ بند شہروں کے بارے میں لکھیں۔

سرگرمی Activity

1. اس وقت کے لوگوں کے ذریعہ استعمال ہونے والی اشیاء کو جاننے کے لئے قریبی میوزیم کو دیکھیں۔
2. قدیم حجری اوزار کی اقسام کے بارے میں تحریر کریں۔
3. انسانی ارتقاء میں مختلف مراحل پر ایک چارٹ تیار کریں۔
4. اب تک دریافت ہونے والے مقامات میں سندھ تہذیب کی حد کو تحریر کریں۔

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:29 AM

اساتذہ کی رہنمائی کے ساتھ تفویض

1. ہندوستان کے پتھر کے زمانے پر پاؤر پوائنٹ پر معلومات پیش کریں۔
2. وادی سندھ کی تہذیب کے بارے میں پاؤر پوائنٹ پریزنٹیشن تیار کریں۔
3. ہندوستان کے نوحجری ثقافتوں پر ایک پاؤر پوائنٹ تیار کریں۔
4. ہندوستان کے تاریخی فن کے متعلق ایک پاؤر پوائنٹ تیار کریں۔

REFERENCE BOOKS : کتب حواجات

1. Irfan Habib.*The Indus Civilization. The People's History of India series.* Tulika, 2002.
2. Jonathan Mark Kenoyer*Ancient Cities of the Indus Valley Civilization.* Oxford University Press, 1998.
3. L.Gregory Possehl,*The Indus Age: The Beginnings.* New Delhi. Oxford & IBH, 1999.
4. R.S.Sharma, *India's Ancient Past.* Oxford University Press, 2005.
5. Romila Thapar. *From Lineage to State: Social Formations in mid First Millennium BC in the Ganga Valley.* Oxford University Press, 1984.
6. Romila Thapar. *Early India from the Origins to 1300 AD.* Penguin, 2015.
7. Upinder Singh. *A History of Ancient and Early Medieval India.* Pearson, 2008.

INTERNET RESOURCES : انٹرنیٹ کے ذرائع

1. http://www.paleophilatelie.eu
2. http://www.homepages.ucl.ac.uk/~tcrndfu/web_project/arch_back.html

GLOSSARY لغت

Nilgai	نیل گائے
Jasper	پیلے، سرخ اور بھوری رنگ کا ایک قیمتی پتھر
quartz	مختلف رنگوں کے ساتھ نیم قیمتی پتھر
Levant	مشرقی بحیرہ روم کا علاقہ
gazelle	ایک قسم کا ہرن (غزالہ)
adzes	چینی جیسے آلے کو لکڑی کے ہینڈل میں جکڑا ہوا
agate	ایک قسم کا سخت قیمتی پتھر
carnelian	زیورات میں استعمال پتھر کی سرخ رنگ کی قسم
legume	بوٹینیکل فیملی کی ایک قسم جس میں بیج پھلیوں میں پائے جاتے ہیں
nomenclature	نظام نام
lentil	دال کی ایک قسم
goblet	اڈے پر ہینڈل والا کپ
adduced	ثبوت کے طور پر دکھایا
conglomerate	پتھر جس پر بجری یا کنکرے ہوتے ہیں

ICT کارنر

قدیم ہندوستان : ابتداء سے سندھ کی تہذیب تک

MZ92G

Virtual Museum URL:

https://naturalhistory.si.edu/VT3/

11 his unit 1 Set 22-23
Monday, May 16, 2022 11:21:29 AM

اکائی 2

قدیم ہندوستان : کانسی، پتھر کا دور، لوہے کا دور اور ویدک تہذیبیں

Early India: The Chalcolithic, Megalithic, Iron Age and Vedic Cultures

UDMBP

سیکھنے کے مقاصد

- ہندوستان میں کانسی کے دور کی خصوصیات کو سمجھنا
- ہندوستان کے کلاں سنگی اور لوہے کے دور کی ثقافتوں کو سمجھنا
- آریائی اور غیر آریائی اور ویدک ثقافت سے واقف ہونا
- ابتدائی ویدک اور بعد کے ویدک سماجوں کے مابین امتیازات کو واضح کرنا

تعارف : (Introduction)

ہندوستانی تاریخ کے دوری خاکہ کا روایتی نظریہ صرف ویدی ثقافت کے ذریعہ اپنے موضوعات کو مہاجنا پداس کے زمانے میں بدل سکتا ہے۔لیکن، اگر ہم سندھ تہذیب کے زوال کے بعد کے وقت پر غور کریں، تو 2000 قبل مسیح سے 600 قبل مسیح اور کشمیر سے کنیا کماری اور اروناچل پردیش سے گجرات تک کی جگہ میں غور کریں تو یہاں مختلف ثقافتیں تھیں اور لوگ مختلف زبانیں بولنے والے تھے جو قدیم ہندوستان میں رہتے تھے۔

اس باب میں بعد کے ہڑپہ، کانسی اور پتھر، لوہے کے دور اور ویدی ثقافت اور آریاؤں کی تہذیب کو واضح بیان کیا گیا ہے۔صرف سندھ تہذیب کے، جو پچھلے اسباق میں سیکھے تھے۔اس باب میں بنیادی طور پر ہم ہندوستان کی تاریخ کے بارے میں 3000 قبل مسیح سے لے کر، مہاجنا پداس کے ظہور تک، سماجی اور معاشی تبدیلیوں کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کریں گے۔

ذرائع:

ہندوستان کی تاریخ، 1900 قبل مسیح میں سندھ کی تہذیب کے زوال کے بعد، خانہ بدوش آثاریات کا استعمال کرتے ہوئے شکار جمع کرنے والے نیم سست اور سست زرعی چرواہوں کی قومیں تھیں جو آخری حجری دور، کانسی کا دور، لوہے کے دور اور ویدی تہذیبوں سے تعلق رکھتی ہیں ہندوستانی تاریخ میں ہمارے اس لمبے عرصے (سن 3000 سے 600 قبل مسیح) کے لئے دو اہم قسم کے ذرائع ہیں۔ایک ذریعہ آثار قدیمہ کے مقامات اور مادی تہذیب ہے۔جس میں مٹی کے برتن، پودوں کے بقایا جات اور دھاتی اشیاء شامل ہیں۔دوسرا ویدی ادب ہے۔اس مدت کیلئے کوئی تحریری دستاویز موجود نہیں ہے۔چونکہ ویدی دور کو زبانی طور پر منتقل کیا گیا تھا۔اس وقت، لوگوں نے ہندوستان میں دستی تحریریں تیار نہیں کی تھیں، سوائے سندھ کے رسم الخط کے مشکل علامتوں کے جو ابھی باقی ہیں۔آثار قدیمہ کی ثقافتوں اور ویدی متن سے لوگوں کے مختلف گروہوں سے متعلق معلومات کو درست کرنا آسان کام نہیں ہے۔سندھ تہذیب کے شروع کرنے والوں کی شناخت اور اس کے سلسلہ میں مختلف نظریات موجود ہیں۔ہم اس وقت کے پائے جانے والے خلا کے تسلسل میں رہنے کے مختلف طریقوں کے ساتھ مختلف ثقافتوں اور برادریوں کے ساتھ معاملات کر رہے ہیں۔

ابتدائی ویدی ثقافت کا تعلق ہندوستان کے کچھ پتھر اور کانسی ثقافتوں سے لازمی ہے، جبکہ بعد میں ویدی ثقافت کا تعلق شمالی ہندوستان میں لوہے کے دور کے مصوری سرمئی سامان ثقافت سے ہے۔ سندھ کی تہذیب کے زمانے کے برعکس، جب شہری مقامات اور کاشتکاری کی ثقافتیں ایک محدود علاقے میں تھیں، ہم اس دور میں ہندوستانی کے بہت سارے حصوں میں ثقافتی، زرعی اور تکنیکی وسعت اور پیش رفت دیکھتے ہیں، جس کے ساتھ دستکاری کی پیداوار اور آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔اس عرصے میں پورے ہندوستان میں ایک مضبوط

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:10 PM

ثقافتی بنیاد رکھی گئی، جو بالآخر ابتدائی تاریخی دور میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس دور میں ہندوستان کے گاؤں بستیوں کے لئے وسیع بنیادیں رکھی گئیں۔

ویدی دور کا ادب: (Literature of the Vedic Age)

وید (ابتدائیہ = جاننے کیلئے ودیا) ہندوستان میں ابتدائی قدیم تحریروں میں سے ایک ہے جن کی تشکیل کی گئی ہے۔ ویدوں کی زبان کو ویدی سنسکرت کہا جاتا ہے۔ وید چار ہیں: رگ وید سب سے قدیم ہے، دوسرا یجر وید، تیسرا سام وید، اور چوتھا آتھر وید ہے۔ برہمنوں نے ویدک متن کو نسل اور درنسل حفظ اور زبانی طور پر منتقل کیا تھا۔ تحریر کے تعارف کے بعد، بعد کے دور میں وہ لکھ دیا گیا تھا۔ ویدوں کے قدیم ترین تحریری نسخے جو 10-11ویں صدی عیسوی میں ہے۔ ان میں سیاست، معاشرے، مذہب اور فلسفہ کے بارے میں معلومات موجودہ ہیں، اور اسی وجہ سے وہ تاریخ لکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

ویدی بھجن کے ذخیرے کو سمہتیا کہتے ہیں۔ رگ وید سمہتیا قدیم ترین متن ہے۔ رگ وید 1500 اور 1000 قبل مسیح کے درمیان ہے۔ رگ وید میں 10 کتابیں ہیں۔ کتابیں 2 سے 7 ابتدائی کتابیں ہیں اور 1، 8، 9 اور 10 بعد کی مدت کے لئے تفویض کی گئی ہیں۔

سمہتیا رسمی متون ہیں، اور وہ رسومات کی معاشرتی اور مذہبی اہمیت کی وضاحت کرتے ہیں۔ ہر سمہتیا نے برہمناس نامی متون کو شامل کیا ہے، جس میں بھجن اور رسومات پر تبصرہ ہے۔ ہر برہمنا میں ایک ارنیاک (جنگل متن) اور ایک اپنشد ہوتا ہے۔ ارنائیکوں میں صوفیانہ رسمی ہدایات موجود ہیں۔ جو جنگل میں رہنے والے بابا کے ذریعہ چھپ چھپ کر کی جائیں۔ اپنشد فلسفیانہ پوچھ تاچھ کا معاملہ کرتے ہیں۔

یجر، سام، اور اتھر وید تھوڑا بعد کی تاریخ میں ہیں۔ یجر، سام، اور اتھر وید کے سمہتیا، اور ویدوں سے منسلک برہمن، ارنیاک اور اپنشد بعد کے ویدک نصوص ہیں۔ سام وید میوزیکل نوٹ میں تشکیل دیا گیا تھا۔ یجور وید میں رسومات اور تسبیح ہوتی ہے۔ اتھر وید میں دلکش اور جادوئی منتر ہوتے ہیں۔

زینڈ اویستا (Zend Avesta)

زینڈ اویستا زرتشت پسندی کا فارسی/ایرانی متن ہے۔ اس کتاب میں ہند۔ایرانی زبانیں بولنے والے لوگوں کی زمینوں اور دیوتاؤں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس میں ہندوستان کے شمالی اور شمال مغربی حصوں کے خطوں کا حوالہ ہے۔ اس میں اصطلاحات ہیں جو ویدوں کے ساتھ لسانی مماثلت ظاہر کرتی ہیں۔ یہ عبارت ایک بالواسطہ ثبوت ہے کہ آریوں کا ابتدائی گھر برصغیر پاک و ہند سے باہر تھا۔

2.1 آریا سے قبل، بعد کے ہڑپہ اور ہندوستان کی کانسی کی ثقافتیں (Pre-Aryan, Late Harappan and Chalcolithic Cultures of India)

ابتدائی ہڑپا ثقافتیں ہندوستان کی ابتدائی پتھر، کانسی ثقافتیں ہیں، اور وہ ہڑپائی ثقافت کے پختہ مرحلہ کے آغاز سے پہلے کے زمانے میں پائے جاتے ہیں، اور بعد کے عہد میں بھی اس کا وجود برقرار تھا۔ ہڑپائی کی ثقافت کے اس مرحلے میں ہندوستان کی دیگر پتھر، کانسی ثقافتیں کم و بیش ہم عصر کے برعکس، پتھر، کانسی ثقافتیں کھیتوں والے تھے اور کھیتی باڑی پر مبنی تھے، عام طور پر دیہی فطرت میں تھے۔ انہوں نے تانبے اور پتھر کے چاقو اور مٹی کے برتنوں کا استعمال کیا اور بعد کے دور میں کم درجے کا لوہا بھی استعمال کیا۔ ان کی آبادکاری ست اور نیم ست تھیں۔ ہندوستان کے شمال مغربی اور مغربی علاقوں میں، ابتدائی کاشتکاری کی ثقافتیں بعد کے پتھر کی ثقافتوں کی بجائے قدیم ثقافتوں سے وابستہ ہیں۔

قدیم لوگوں نے زراعت کے علاوہ جانوروں کا پالنا بھی شروع کر دیا۔ ان کے پاس مویشی، بھیڑ، خنزیر، بکریاں اور بھینسیں تھیں۔ ان کی کچھوے اور پرندوں (چڑیوں) کے شواہد ملے ہیں۔ پتھروں کے مکانات، مٹی کی اینٹوں، اور فنا پذیر لکڑی کے سامان سے بنے تھے اور پتھر کی بنیادوں پر بنائے گئے تھے۔ دیواریں بانس کے فریموں سے بنی تھیں۔ اناج کے ذخیرہ کرنے کے لئے بنانے والے گوداموں (اچھی طرح سے تیار شدہ گڑھے) بھی مل گئے ہیں۔ لوگ لال رنگ کے برتنوں پر سیاہ اور سیاہ رنگ کا سامان رکھتے تھے۔ ان مقامات میں تانبے کی اشیاء کی ایک بڑی مقدار تیار کی گئی ہے۔ وہ تانبے کی چیزوں جیسے چپٹے کلہاڑی چوڑیوں، انگوٹھی، سرمئی سلاخوں، چھروں، چاقو، کم محور کے کلہاڑی، خاردار اور تیز، کاٹنے والے اور چھینی استعمال کرتے تھے۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:10 PM

گیروی رنگ کی مٹی کے کے سامان کی ثقافت:

(Ochre coloured pottery ware(OCP) culture)

شمالی ہندوستان میں گیرورنگ کی مٹی کے برتنوں کے گودام کی ثقافت پائی جاتی ہے جو قدیم پتھر کا ے دور سے ملتی ہے۔ رنگین مٹی کے برتنسرخی مائل ہوتے ہیں۔ گیرو رنگ ان میں ظاہر ہوتا ہے (جب مٹی کے برتنوں کو چھوا جا تا ہے تو اس کا گیرورنگ آ تا ہے) اور اسی وجہ سے اسے گیرو رنگ کی مٹی کے برتن کہا جا تا ہے۔ اس میں سیاہ رنگ کی مصوری ہوتی ہے۔ اس مٹی کے برتن یا جار، ذخیرہ کرنے کے ڈبے، پیالے، اور برتن کی شکل میں نظر آتے ہیں۔

OCP کے برتن کی ثقافت 2600-1200 قبل مسیح ہے اور یہ ہندگنگا کے میدان میں پائی جاتی ہے۔ اور جلد ویدی ثقافت کے ساتھ اسکی کچھ رفاقت ہوتی ہے۔ گیروے رنگ کی مٹی کے برتن ثقافت کو ایک غریب ہڑپہ ثقافت کے طور پر دیکھا جا تا ہے۔ اور کچھ عالم اس کو ہڑپہ ثقافت سے غیر متعلق سمجھتے ہیں۔ اس رنگ کی مٹی کے برتن کے ثقافت کے جگھوں میں تانبے کے بنی ہوئی اشیاء کی جس کو ''تانبے کے ذخیرے کی ثقافت'' کے نام سے بھی جانا جا تا ہے۔ یہ ایک دیہی ثقافت ہے اور اس میں چاول، جو اور پھلیوں کی کاشت کے ثبوت موجود ہیں۔ ان کے پاس مویشی، بھیڑ بکری، خنزیر، گھوڑے اور کتے بھی ہوتے تھے اس کے ثبوت ملتے ہیں۔ ان کے گاؤں میں درخت کی ٹہنیوں سے بنائے ہوئے اور مٹی سے لیپ کر بنائے مکانات ہوتے تھے۔ وہ تانبے اور ریت اور پکی ہوئی مٹی کے زیور استعمال کر تے تھے۔ جانوروں کی مورتیوں کے ثبوت بھی ملتے ہیں۔

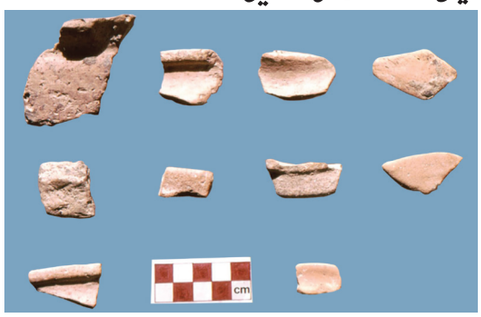

گیروی رنگ کے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے

جنوبی ہندوستان کی قدیم پتھر اور کانسی کی ثقافتیں:

(Chalcolithic cultures of south India)

ہندوستان کے جنوب میں مکمل قدیم کانسی ثقافت کے ثبوت پیش نہیں کئے گئے ہیں۔ کچھ جگھوں میں سوراخ دار اور تیز برتنوں کو پایا گیا ہے۔ تانبے کے اوزار جیسے چھلنی اور چپٹے کلہاڑی ان مقامات پر پائے گئے ہیں۔ اس علاقے میں پتھر کے اوزار استعمال ہو تے تھے۔ سرخ اور سیاہ رنگ کے برتن بھی پائے گئے۔ یہ لوگ جانوروں کی پرورش اور زراعت کے ذریعہ زندہ رہے۔ جوار، دالیں، اور گھوڑوں کے چنے کی کاشت کی جاتی تھیں۔ پھل، پتے اور پودوں کا زیر زمین بصلہ اکٹھے کئے گئے۔

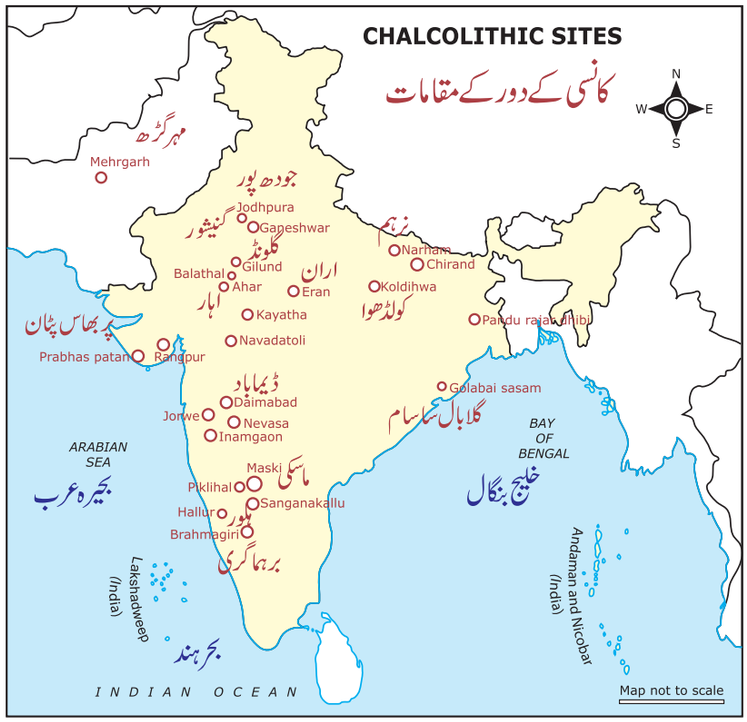

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:11 PM

2.2 شمالی ہندوستان میں آہنی دور: (Iron Age in North India)

شمالی ہندوستان میں لوہے کا دور سرمئی سامان ثقافت کی مصوری سے ہم آہنگ ہے۔1100 قبل مسیح سے 800 قبل مسیح تک بھورے رنگ کی مصوری ملتی ہے۔گنگا جمنا وادی میں ایک بڑی تعداد کے ساتھ، شمالی ہندوستان میں مصوری کردہ برتنوں کی 1000 سے زیادہ مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔مشرقی گنگا اور وسطی ہندوستان میں سرمئی سامانِ ثقافت، سیاہ اور سرخ سرمئی کلچر کو کامیاب کر دیا۔

مٹی کے برتنوں میں مصوری ہندسی نمونہ کے ساتھ بھوری رنگ کی تھی۔رنگے ہوئے سرمئی سامان نے ابتدائی سیاسی تشکیل کی بنیاد رکھی۔ یہ ویدک متن سے مشہور کرُو پنچالا بادشاہی سے منسلک ہے۔مصوری سرمئی سامان ثقافتی مرحلے کے بعد شمالی سیاہ پالش کردہ سامان ثقافت (NBPW) آتا ہے، جو مہاجنا پڈا اور موریا ادوار سے وابستہ ہے۔

سرمئی سامان کی مصوری کے جگہوں میں زراعت اور دیہات کی ترقی ظاہر ہوتی ہے، اور اس دور کی بستیوں میں طول وعرض میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔وہ ہندوستان کے شمالی حصے میں آبادی میں بڑے پیمانے پر اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔شمالی ہندوستان میں لوہے کے دور کی مصوری سرمئی سامانِ ثقافت کے ساتھ ہم آہنگ تھی، اور جنوبی ہندوستان میں اس کا تعلق کلاں سنگی تدفین کے ٹیلے سے تھا۔

2.3 کلاں سنگی/تمل ناڈو میں لوہے کا دور: (Megalithic / Iron Age in Tamil Nadu)

تدفین کا نظام جو پتھر کے زمانے عہد کے لوگوں سے کلاں سنگی دور تک جاری رہا ہے۔دفن کی جگہ پر تعمیر ہونے والے بڑے پتھر کے تختوں کا استعمال کرتے ہوئے اس پر ایک گول گنبد ہوتا تھا، اس کو کلاں سنگی کہا جاتا ہے۔تملناڈو کے بہت سے علاقوں میں اس طرح کے مقبرے پائے گئے ہیں۔خاکہان میں تدفین کا عمل ایک اور طرح کا عمل تھا اور اس کا ثبوت اڈیچنالور (موجودہ توتوکڑی ضلع) میں ہے۔تملناڈو میں تدفین کے مقامات کے لئے سیاہ سامان زیادہ تر تدفین کے ٹیلے میں پایا جاتا ہے۔نہ کہ انسانی بستیوں میں تدفین کی اکثریت میں، پتھر کا استعمال تقریباً موجود نہیں ہے۔تاہم، دبی ہوئی مدفن کو کلاں سنگی کے تحت گروپ کیا گیا ہے۔کیونکہ مٹی کے برتن، لوہے کی اشیاء، ان میں رکھے موتیوں کی طرح پتھر کے مدفن میں پائے جانے والوں کی طرح ہیں۔

کلاں سنگی کے مدفن کا اختتام تیسری دوسری صدی کو تفویض کیا گیا ہے۔اس عرصے کے دوران برہمن کو اشوکن براہمی کی طرح لکھنے والے کوڈومنال (ضلع ایروڈ) میں دریافت کیا گیا ہے۔ بعد میں صدیوں تک بھی کلاں سنگی روایت کے تسلسل کے ثبوت موجود ہیں۔سنگم کے دور میں لوگوں کو آج بھی مدفن یاد ہیں۔ وادی ویگئی کے اوپری حصے میں پائے جانے والے تمل برہمی تحریر کے ساتھ چار قدیم یادگار پتھر (Hero-stones)، جو تیسری تا دوسری صدی قبل مسیح میں موزوں ہیں۔مویشیوں کے چھاپوں کے تناظر میں سنگم تمل ادب میں بیان کردہ یادگار پتھر کی روایت کی صداقت کی حمایت کرتے ہیں۔ایسے شواہد کی بنیاد پر عالم اس بات کا اندازہ کرتے ہیں کہ سنگم کی کچھ نظمیں پہلی صدی قبل مسیح کے قبل یا اس سے کچھ پہلے تفویض کی جا سکتی تھیں۔مشہور شخصیات کی یاد میں یادگار پتھر کھڑا کرنے کی روایت کو لاٹھ قسم کی کلاں سنگی روایت کی توسیع سمجھا جاتا ہے۔غیر تراشیدہ پتھر، سیدھے یادگار پتھر، اور بڑے چپٹے پتھروں سے بنی بے ڈول کلاں سنگی مقبرے ہیں۔

> جزوی انسانی باقیات اور لوہے کی اشیاء کے ساتھ، سیاہ اور سرخ رنگ کا سامان، حال ہی میں تملناڈو کے کرشنگری کے وڈاماکلونڈا میں نکالا گیا تھا۔اس جگہ پر پتھر کی کچھ سلّیں بھی ملی ہیں۔سنگاری پالیم میں میں صدیوں پرانے لاٹھ ضلع تریپور کے کُنڈاڈم کے قریب کھدائی کی ہے۔ جو دریائے اُوپر کے کنارے ایک قدیم بستی کے وجود کی نشاندہی کرتی ہے۔

2.4 تمل ناڈو کے کلاں سنگی کا حصہ : (Megalithic Sites in Tamilnadu)

اڈیچنالور :

اڈیچنالور، ترونل ویلی سے 22 کل میٹر دور، تُوتُوکوڈی ضلع میں واقع ہے۔1876 میں، ایک جرمنی کے ماہر معاشیات اور ماہر فطرت، اینڈریو جاگوار نے اڈیچنالور میں کھدائی کی۔ اس نے اپنے ساتھ حمایت حاصل کی مٹی کے برتن کے نمونے، تمام سائز اور شکلوں کے برتن، لوہے کے ہتھیاروں اور اوزاروں کی ایک بڑی تعداد، اور بڑی تعداد میں ہڈیاں اور کھوپڑی اپنے ساتھ رکھی۔اب یہ برلن کے میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:12 PM



دفنانے کی جگہ-اڈیچنالور

اس وقت ترونلویلی کے ضلعی کلکٹر۔اے۔جے۔اسٹاوٹ اور مشہور ماہرلسانیات بشپ رابرٹ کالڈویل نے بعد میں اڈیچنالور کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک سنگ مردہ کا حصہ ہے کھودنے پر فوری پابندی عائد کر دی گئی۔اور سکندریہ کی نگرانی میں آثار قدیمہ کی کھدائی کا کام شروع کیا گیا تھا۔ریّاح نے اپنے نتائج کا ایک جامع کھاتہ تیار کیا،جس کی تصویروں کے ذریعہ عکاسی کی گئی تھی۔اوراسے ہندوستان کے آثار قدیمہ کے سروے آف انڈیا(ASI) کی سالانہ رپورٹ،1902-03 میں شائع کیا گیا تھا۔قریب ایک کھدائی کی اور مزید معلومات سامنے لائی گئیں۔رپورٹ کو مؤخر کر دیا گیا۔

اڈیچنالور میں تدفین کے ٹیلے سے مندرجۂ ذیل نتائج برآمد ہوئے۔

- مختلف قسم کے کوزے اور مٹی کے برتن
- لوہے کے استعمالات اور ہتھیاروں (خنجروں،تلواروں، نیزوں اور تیروں) سمیت لوہے کے آلات، کچھ پتھر کی مالا اور کچھ سونے کے زیورات
- پیتل کی اشیاء جو گھریلو جانوروں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ جیسے بھینس،بکری یا بھیڑ اور مرغ اور شیر،ہرن اور ہاتھی جیسے جنگلی جانور۔
- کپڑے اور لکڑی کے نشانات

پیتل پر اور زیوروں پر جانوروں کی کندہ کاری ابتدائی کاریگری کی نشاندہی کرتی ہے۔(کالڈویل اپنے معائنے کے دوران تانبے کی چوڑی سے ٹھوکر کھایا تھا)۔ظاہر ہے کہ لوگ ڈھالنے والے مٹی کے برتنوں،معدنیات سے متعلق یا پیتل کی دھاتیں، بنائیں اور وہ پتھر اور لکڑی کا کام کرنے میں ہنرمند تھے۔چاول اور جوار کے بھوسے کی موجودگی ان اناجوں کے پیداوار کی نشاندہی کرتی ہے۔لوہے کے ہتھیار جنگ اور جانوروں کی قربانی دونوں کیلئے استعمال ہوتے تھے۔قربانیوں کے اوزاروں کی دریافت سے کالڈویل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اڈیچنالور کے لوگ ویدک مذہب کے پیروکار نہیں تھے۔

پیامپلی: (Paiyampalli)

پیامپلی،ضلع ویلور کے تعلقہ ترو پاتور کا ایک گاؤں ہے،ہندوستان کے آثار قدیمہ کے سروے نے 1960 کی دہائی میں کھدائی کی تھی اور اس میگلیتھک سائٹ میں سیاہ اور سرخ رنگ کے برتنوں کا پتہ لگایا تھا۔ اس خطے میں بڑی تعداد میں دفن شدہ خاکہ ان میں بھی پائے گئے۔ ریڈیو کاربن ڈیٹنگ پر مبنی اس ثقافت کی تاریخ 1000 قبلِ مسیح ہے۔

کوڈومنال: (Kodumanal)

کوڈومنال،ایروڈ سے 40 کلومیٹر دور،کاویری کی ایک معاون دریائے نوئیال ندی کے شمالی کنارے پر واقع ہے۔کھدائی کا ایک سلسلہ 1980 اور 1990 کے دہائیوں کے دوران کیا گیا تھا۔

تازہ ترین واقعہ 2012 میں تھا۔رہائش گاہ میں کوڈیمنال کے خندق اور کلاں سنگی اور مدفون اشیاء نکالی گئیں۔سامان میں برتن،ہتھیار، اوزار،زیور اور موتیوں کی مالا،خاص طور پر (سرخ رنگ کے قیمتی پتھر) عقیق احمر،موہنجوداڑو میں ملنے والے پتھروں کی طرح تھے۔چونکہ عقیق احمر قدیم زمانے میں اس خطے میں نہیں جانا جاتا تھا،اس لئے باہر سے کوڈومنال لایا گیا ہوگا۔



ڈولمین-ملاچندرام



مینہر-کمارا کل پالیم-ترو پور



ہیرو پتھر پر تمل براہمی نقش-پلی مان کمبئی

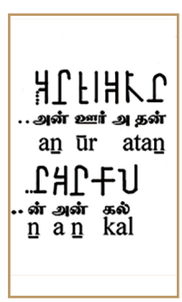

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:13 PM



تدفین کی جگہ-کودومنال

سنگم کے کام میں پاتنز و پاتو، چیرا بادشاہ سے تعلق رکھنے والے کو ڈومنال نامی ایک جگہ جواہرات کے پتھروں کی وجہ سے کچھ آثار قدیمہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کوڈیمانام کوڈومنال کا قدیم نام ہے۔ رومن سکوں کے ذخیرے دریافت ہو چکے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ رومن دنیا کو جواہرات کی برآمد کے نتیجہ میں یہاں سونے کی درآمد ہوئی ہے۔

اس جگہ پر گوز گا مچھلیاں اور چوڑیاں، بھٹیوں کی باقیات، بھٹی کا فرش اور راکھ کا دھواں بھرا ہوا ہے، اور تمل براہمی لکھاوٹوں سے برتنوں کی جگہیں مل رہی ہیں۔ کوڈومنل میں کھدائی کئے جانے والے گڑھے کے تدفین، ٹھنوں اور چیمبروں کے مقبرے اور برتنوں پر لکھے گئے نام کثیر نسلی گروہوں کی رہائش کا اشارہ کر سکتے ہیں۔ برتنوں پر مشتمل پتھروں میں بنائے گئے نقش ونگار لوگوں اور انکی سرگرمیوں کے بارے میں بہت سی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ تدفین کے مقام پر پائے جانے والے ایک لاٹھ کو کلاں سنگی دور کے لئے تفویض کیا گیا ہے۔ وئی۔ سبرایالو کے مطابق، کوڈومنال سنگم ادب کا ہم آہنگ ہے۔ (دوسری صدی قبل مسیح سے دوسری صدی عیسوی تک)۔

2.5 آریا اور رگ ویدکا معاشرہ : (The Aryans and Rig Vedic Society)

اب تک ہم قدیم ہڑپا ثقافتوں، پتھر اور کانسی اور سرمئی سامان کی مصوری پر غور کر چکے ہیں۔ آیئے اب ہم ویدک نصوص سے ملنے والے شواہد کی طرف رجوع کریں، جو آثار قدیمہ کے ثبوتوں کے برخلاف جو ہمیں صرف مادی ثقافت کے بارے میں بتاتے ہیں، لوگوں کی نسلی اور ثقافتی شناخت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ویدوں میں پائے جانے والے ثبوت کی وجہ سے، ہندوستان کی ابتدائی تاریخ سے متعلق آریائی سوال ایک اہم مسئلہ ہے۔

آریہ : (The Aryans)

ہندوستان کی تاریخ لکھنے کی کوشش کا آغاز اس وقت ہوا جب یورپی باشندوں نے ہندوستان کو نوآباد کیا۔ انھوں نے آثار قدیمہ اور ادبی وسائل کے ساتھ ساتھ زبانی روایات بھی مرتب کیں۔ کچھ خیالات، مثال کے طور پر آریائی نوآبادی تناظر میں تیار اور استعمال ہوئے تھے۔ جب ایشیاء اور افریقہ کے بہت سے حصے یورپی طاقتوں کے زیر اثر تھے۔ لوگوں کو درجہ بندی کرنے کیلئے اس وقت کا تصور وسیع پیمانے پر چل رہا تھا۔ کچھ خیالات نوآبادیاتی دور کے نسل پرست نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ آریائی نظریہ نیلی آنکھوں والی سفید دوڑ اور اسکا تعلق یوروپیوں سے تھا۔ نازیوں نے اپنے سیاسی ایجنڈے کیلئے تصور کا استعمال کیا۔ آخر کار ہولوکاسٹ (عالم گیر بربادی) کا باعث بنے۔ حالیہ مطالعات نے یہ ثابت کیا ہے کہ لفظ آریہ صرف ہند آریائی زبانوں کی اصلی زبان بولنے والوں کے لئے متعین ہے۔

> ماہر طبیعات تاریخی شواہد کی بنیاد پر زبانی اور تحریری شکلوں میں زبان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے مطالعے میں مابعد الطبیعات، تقابلی لسانیات، ادبی تنقید، تاریخ، اور لسانیات کا استعمال کرتے ہیں۔

اگرچہ رگ وید سنسکرت میں ہے، لیکن اس میں منڈا اور دراوڑی زبانوں کے 300 کے قریب الفاظ کی شناخت کی گئی ہے، جو پہلے کے باشندوں کے ساتھ ثقافتی امتزاج کا مشورہ دیتے ہیں۔

ویدوں سے یہ بات عیاں ہے کہ آریائی گھریلو گھوڑوں اور رتھ کا استعمال کرتے تھے۔ ان کے رتھوں کو پہیہ لگائے گئے تھے اور وہ ترکش اور تیر کمان استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے زراعت اور دیہات اور چرواہوں پر عمل کیا۔ دفن بھی کرتے تھے اور مردوں کو جلاتے بھی تھے۔ ہند آریائی زبانوں کے بولنے والوں میں آگ کا طریقہ اور سوما ڈرنک کا استعمال عام تھا۔

ہند یورپی اور انڈو آریائیوں کا گھر اب بھی ایک بحث کا موضوع ہے۔ بہت سارے عالموں کا خیال ہے کہ آریہ وسطی ایشیاء سے تارکین وطن بن کر ہندوستان آئے تھے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان آئے تھے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ہند آریائی ہجرت کی متعدد لہریں ہوئیں۔ بہت سے عوامل ہیں۔ جو اس مفروضے کی حمایت کرتے ہیں۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:14 PM

آریہ کی خوبیوں میں مشرقی یورپ اور وسطی ایشیاء کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جو جغرافیائی طور پر ہندوستان اور مغربی ایشیاء اور یورپ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ آریائی گھر کے قبول شدہ علاقوں میں سے ایک مشرقی یوروپ وسطی ایشیاء ہے۔ جو بحیرہ اسود کے شمال میں ہے۔ باختریا مارجینا آثار قدیمہ کمپلیکس کا تعلق BCE-1500BCE1900 قبل مسیح میں تاریخ آریائی ثقافت سے قریب ہے۔

جدید عراق میں پائے جانے والے 2200 قبل مسیح میں لکھے گئے ایک کتبہ میں ہند۔ یورپی زبانوں کے ناموں کے حوالے ملتے ہیں۔ B C E 1 7 0 0 - 1 9 0 0 کے انا طولیہ نوشتہ جات اور B C P 1 6 0 0 (عراق) کے کا سائٹ شلالیھ اور BCE1400 (شام) کے مٹٹانی کتبہ، بھگاز گوئی کے لکھے ہوئے جس میں ویدک دیوتاؤں (BCE 1400) کی طرح کے ناموں کا حوالہ دیا گیا ہے، ہند یوروپی کی مشترکہ خصوصیات ہیں۔ زبانیں ، لیکن ہندوستان میں ایسے کوئی کتبے نہیں ملتے ہیں۔

رگ وید میں آسوا کی اصطلاح اور کئی دیگر اصطلاحات کی ہند آریائی زبانوں میں مختلف جڑیں ہیں۔ رگ وید میں، اصطلاح آسوا (گھوڑا) 215 بار اور وشر بھا (بیل) 170 مرتبہ آیا ہے۔ شیر اور گینڈے ، جو منقہ حارہ کے جانور ہیں، کا ذکر رگ وید میں نہیں ہے۔ رگ وید میں شہری طرز زندگی کا کوئی سراغ نہیں ملتا ہے۔ لہذا، آریوں کی شناخت کا ہڑپا ثقافت کے ساتھ کوئی ارتباط نہیں ہے، جہاں گھوڑے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ آج کل، ڈی این اے اسٹڈیز کو قدیم ہجرتوں کو سمجھنے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے،

2.6 رگ ویدک ثقافت: (Rig Vedic Culture)

رگ ویدک سمہتیہ قدیم متن ہے جو ابتدائی ویدک عہد سے متعلق ہے۔ ابتدائی ویدک ثقافت کو 1500 قبل مسیح اور 1000 قبل مسیح کے

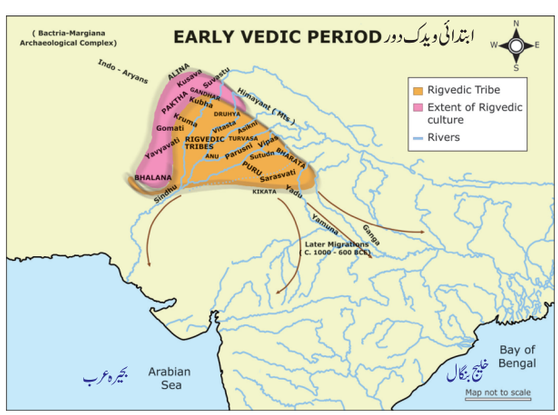

درمیان رکھا گیا ہے۔ اس دور کی زندگی کے سیاسی ، معاشرتی پہلو بہت ساری تعریفوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

جغرافیہ : (Geography)

برصغیر پاک و ہند میں، ابتدائی آریا مشرقی افغانستان، پاکستان، پنجاب اور مغربی اتر پردیش کے کنارے میں رہتے تھے۔

داسس اور داسیوس : (Dasas and Dasyus)

رگ وید صرف آریائیوں کے بارے میں ہی نہیں، بلکہ غیر آریائی لوگوں کے بارے میں بھی بولتے ہیں۔ جن کا سامنا آریوں نے ہندوستان میں کیا۔ جب رگ وید کے لوگ ہندوستان منتقل ہو گئے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ تنازعہ میں آ گئے جن کو انہوں نے داسیوس یا داسس کہا تھا۔ واضح طور پر آریوں نے اپنے آپ کو سیاہ مقامی لوگوں سے الگ کیا تھا جو مختلف ثقافتی رواج رکھتے تھے اور اپنا امتیاز برقرار رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

رگ وید میں کئی دوسرے گروہوں کے حوالے ہیں۔ سمیو اور کیکاٹا کو داس یوس کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ سمبارہ ولد کولیترا کا ذکر 90 قلعوں یا بستیوں کے ساتھ بطور چیف کیا جاتا ہے۔ ورچن ایک اور سردار تھا جس کے ساتھ بہت ساری فوج تھی۔ رگ وید میں بھارتا قبیلے کے دیوداس کے ذریعہ سمبرا نامی ایک سربراہ کی شکست کا ذکر ہے۔

سیاست اور سیاسی جھڑپیں: (Polity and Political Clashes)

رگ وید کے وقت میں سیاست کا تصور تیار ہوا۔ رہائش اور تقسیم کی مختلف اکائیوں جیسے جناس ، ویس، گانا، گراما اور کول کو رگ وید میں حوالہ دیا گیا ہے۔ وید آریاؤں اور انکے دشمنوں اور ان کے ساتھ لڑی جانے والی لڑائیوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ لڑائیاں مویشیوں اور مادی دولت کے لئے زیادہ لڑی گئیں اور جنگی مالوں کو حاصل کیا گیا تھا اس میں حصہ لیا گیا تھا۔ انہوں نے نہ صرف غیر آریوں کے ساتھ لڑائی لڑی ، بلکہ آپس میں لڑ پڑے۔ انہوں نے اپنی لڑائی میں خداؤں کی حمایت کی دعا کی۔ انہیں پختہ یقین تھا کہ دعائیں، قربانیاں اور رسومات ان کی دنیا بھر کی زندگی میں مدد فراہم کر سکتی ہیں۔ دیوتا اندرا کو پورندارا کہا جاتا ہے۔ جسکا مطلب ہے بستیوں کو ختم کرنے والا، جو شاید باڑیا منصوبہ بند بستیوں میں تھا۔

بھارتن اور ترتسو حکمران آریائی قبیلے تھے جن کی پادری واستا نے حمایت کی تھی۔ ہندوستان کے اس خطے کا نام بھارتاس قبیلے کے نام سے

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:15 PM

بھارت ورشا رکھا گیا تھا۔ قبیلے کے دس سرداروں نے مخالفت کی تھی۔ اور ان میں سے پانچ آریائی تھے۔ یہ جنگ دس بادشاہوں کی لڑائی کے نام سے مشہور تھی۔ یہ لڑائی دریائے راوی کے ساتھ پہچاننے والے دریائے پاؤرشنی کے کنارے ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں، سوڈاس کی جیت ہوئی۔ اور وہ بھارت قبیلے کی غلبہ کی راہ میں اہم شخص بن گیا۔ پورس شکست خوردہ قبیلوں میں سے ایک تھا۔ پورس اور بھرتوں نے اتحاد قائم کیا اور بعد میں انہوں نے کرُو قبیلہ تشکیل دیا۔ بعد میں کورس نے پنچالوں سے اتحاد کیا اور اُپر گنگا وادی پر اپنا قابو قائم کرلیا۔

سماجی تقسیم: (Social Divisions)

ویدک لوگوں نے غیر آریائی لوگوں سے خود کو ممتاز کیا۔ ورنا وہ اصطلاح ہے۔ جو آریا کے ذریعہ رنگ اور زمرے کے حوالہ کیلئے استعمال کی جاتی تھی۔ رگ وید سے مراد آریہ ورنا اور داس ورنا ہے۔ داس اور داسیوں کو فتح کیا گیا اور ان کے ساتھ غلاموں کی طرح سلوک کیا گیا۔ بعد کے ادوار میں وہ سدرس سمجھے جانے لگے۔ معاشرتی جماعتوں کو جنگجو، پجاری اور عام لوگوں کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا۔ رگ وید عہد کے اختتام پر سدرس لوگوں کے زمرے کے بطور نمودار ہوئے۔ غلامی عام تھی اور غلاموں کو کاہنوں کو بطور تحفہ دیا جاتا تھا۔ لیکن اجرت مزدوری کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ گھوڑوں سے تیار شدہ رتھوں اور کانسی کی اشیاء کو کچھ لوگ نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ جس میں معاشرتی تفریق کا مشورہ دیا گیا تھا۔ ابتداء میں ویدک معاشرہ بڑے پیمانے پر مساوات کا حامل تھا۔ اور بعد میں سماجی امتیازات سامنے آئے۔ رگ وید کے پوروشا سکتہ کے مطابق مختلف اقسام اس طرح نمودار ہوئے۔ منہ سے برہمن، بازوؤں سے کشتر یا، رانوں سے ویسیا اور شودر پوروشا کے پاؤں سے تھے۔ جب اس کی قربانی کی گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سماجی تقسیم ابتدائی ویدک عہد کے اختتام کے وقت پیدا ہوئے ہیں۔ مختلف پیشہ ور گروہوں جیسے جنگجو، پجاریوں، مویشیوں کے پالنے والے، کاشت کار، نائیوں (حجاموں) کا بھی ذکر ہے۔ پانس سفر کے تاجر یا شاید کارواں کے تاجر تھے۔ کچھ جملوں میں بھی پانس کو دشمن کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

قبیلہ اور کنبہ: (Tribe and Family)

رشتہ داری رگ وید معاشرے کے ڈھانچے کی اساس تھی۔ لوگوں کی شناخت مخصوص قبیلوں سے کی گئی اور قبیلوں نے قبیلہ یا جان تشکیل دیا۔ اصطلاح جان کا مطلب قبیلہ ہے۔ اس کی تشکیل دی۔ یہ رگ وید میں 21 بار ہوتا ہے۔ لیکن جنا پدا ایک بار بھی نہیں ہوتا ہے۔ اصطلاح، جو عام لوگوں سے مراد ہے۔ 170 مرتبہ آتی ہے۔ اور وہ گراموں (دیہاتوں) میں رہتے ہیں۔ خاندان (گریہا) قبیلے کے اندر ایک اہم سماجی اکائی تھی۔ اس کی سربراہی گرہاپتی کرتے تھے۔ اور ان کی اہلیہ کو سپنا کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اور اس وقت کا خاندان شاید ایک مشترکہ کنبہ تھا۔

خواتین : (Women)

خواتین کو ایک قابلِ احترام مقام حاصل تھا۔ لیکن اس بات کو عام کرنا ممکن نہیں ہے۔ معاشرے میں بنیادی طور پر مردانہ بچوں اور مویشیوں کو ترجیح تھی۔ مرد قوم کے سربراہ ہوتے تھے، بیٹے کی پیدائش کو شاید معاشرے کی جنگی نوعیت کی وجہ سے ترجیح دی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے مرد ممبران کو ان کی جھڑپوں کی وجہ سے علاقوں پر تسلط قائم کرنا پڑتا تھا۔ دس بیٹے ہونا ایک نعمت سمجھا جاتا تھا۔ خواتین نے اسمبلیوں میں شرکت کی اور قربانیاں پیش کیں۔ شادی عام تھی لیکن قدیم رواج بھی جاری رکھا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک سے زیادہ شوہروں کا وجود تھا اور بیواؤں کی دوبارہ شادی بھی معروف تھی۔ عالموں کے مطابق، لوگوں نے 16-17 سال کی عمر میں شادی کی، اور بچوں کی شادی کے بارے میں بہت کم ثبوت ملتے ہیں۔

معیشت: زراعت (Economy : Agriculture)

آثار قدیمہ کے ثبوت رگ وید لوگوں میں زراعت کی ترقی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ رگ ویدوں میں ہل کا بلیڈ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اور کرُوشی اصطلاح کو ہل چلانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لانگلا اور سورا کی اصطلاحیں ہل سے مراد ہیں اور سیتا کی اصطلاح کا مطلب ہل چلا کر پیدا کیا گیا تھا۔ آبپاشی کیلئے پانی مویشیوں سے چلنے والے پانی کے لفٹوں نے پلوں کے ذریعہ کنویں سے نکالا تھا۔ انہیں مختلف موسموں، بوائی، فصل کاٹنے اور چھڑکنے کا علم تھا۔ انہوں نے 'جو' (یاوم) اور 'گیہوں' (گودوما) کی کاشت کی۔

دیہات کے موضوع پر شاعری : (Pastoralism)

مویشی پالنا آریوں کیلئے اہم معاشی سرگرمی تھی۔ حالانکہ وہ زراعت پر عمل پیرا تھے۔ مویشی کو دولت کو سمجھا جاتا ہے۔ رگ وید میں جنگ کی اصطلاح گاوشتی تھی۔ جس کا مطلب ہے گایوں کی تلاش (جس

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:16 PM

میں دھڑوں کیلئے معاصر اصطلاح (گوشتی) بھی ہے۔ پجاریوں کو دئے جانے والے عطیات میں بنیادی طور پر گائے اور خواتین کی غلامی تھیں لیکن زمین نہیں۔ جو پسوا کی کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ زمین میں کوئی نجی ملکیت نہیں تھی۔

(دستکاری) کی تیاری : (Craft production)

رگ وید میں کاریگروں کا ذکر ہے جیسے، رتھ بنانے والے، بڑھئی اور چمڑے کے مزدورتانبے کی دھات کاری اس دور کی ایک اہم پیشرفت تھی۔ رگ وید میں ایاس کی اصطلاح سے مراد تانبے اور کانسی ہیں۔ کرمارا، سمت، کا ذکر رگ وید میں ہے۔ اسی طرح، سری یا یان کے حوالہ جات موجود ہیں۔ جو کٹائی کی نشاندہی کرتے ہیں جو خواتین اور بڑھئی، تکشن کے ذریعہ کرتے تھے۔ اون کے کپڑے بننے کا بھی حوالہ دیا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سرد موسم میں یہ ضروری تھا۔ دستکاری میں سے کچھ پوری مصروفیات کے علاوہ دستکاری تھیں، جن میں ماہرین شامل تھے۔

تجارت، تبادلہ اور دوبارہ تقسیم: (Trade, Exchange and Redistribution)

تجارتی سرگرمیاں محدود تھیں، حالانکہ ابتدائی ویدک دور کے دوران تاجر موجود تھے۔ پانیس کو بطور تاجر کہا جاتا ہے۔ اور پھر وہ شاید تاجروں کا قافلہ ہوتا تھا۔ لفظ پین کا مطلب بارٹر ہے، جو تبادلے کا ایک انداز تھا نیشکا سونے یا چاندی کا زیور تھا جو بارٹر میں استعمال ہوتا تھا۔ ایک پجاری کو قربانیوں کی فیس کے طور پر 100 گھوڑے اور 100 نیشکا ملتے تھے۔ لوگوں کو پیش کی جانے والی ڈینا اس اور جنوبیشنا س تقسیم کے وسائل کے ذرائع تھیں۔ دکشینا خاص خدمت کیلئے دونوں فیس تھی اور دولت تقسیم کرنے کا ایک ذریعہ بھی۔ گایوں کی تقسیم سے آس پاس کی سرگرمیاں اور معاشی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

نقل وحمل: (Transport)

بیل گاڑیوں، گھوڑوں اور گھوڑوں سے کھینچے جانے والے رتھوں کو نقل وحمل کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ سمندر کے بھی حوالے ہیں۔ (سمودرا) اور کشتیوں (ناؤ) کا بھی ذکر ہے 100 چپوؤں سے چلنے والی کشتیوں کا ذکر ہے۔

سیاست اور انتظامیہ (Polity and Administration)

رگ وید عہد کی سیاست قبائلی معاشرے کی تھی۔ قبیلے کا سردار مرکزی سیاسی سربراہ تھا اور اسے راجن کہا جاتا تھا۔ بادشاہ کشیر ستون والے محلات میں رہتے تھے۔ انہوں نے کاہنوں کو چوپایوں، رتھوں اور گھوڑوں کے زیورات اور سونے کے تحفے پیش کئے۔ راجن ایک موروثی چیف تھا۔ وہ شاید سمیتی نامی اسمبلی کے ذریعہ منتخب ہوتے تھے۔ بادشاہ کا بنیادی فرض قبیلے کی حفاظت کرنا تھا۔ اس نے دولت کی حفاظت کی، جنگیں لڑیں اور خداؤں کی طرف سے دعائیں کیں۔ بادشاہ کا علاقہوں اور لوگوں پر اختیار تھا۔

ویدک معاشرہ عسکریت پسند تھا۔ تیر، خنجر، کلہاڑی اور نیزے جنگ کا اہم ہتھیار تھے۔ جنگ سے خراج تحسین اور مال غنیمت بادشاہ تقسیم کرتا تھا۔ داسوں یا غلاموں کے تحفے کے حوالے بھی موجود ہیں۔ پرس کے سردار بادشاہ ٹراسا دسیو نے 50 خواتین کو بطور تحفہ دیا۔ چیف گوپا یا گوپتی کے نام سے جانا جاتا تھا جس کا مطلب مویشیوں کا سردار ہے۔

رگ وید میں سبھا، سمیتی، ودھت گنا نامی اسمبلیاں مذکور ہیں۔ سبھا بزرگوں یا اشرافیہ، سمیتی کی مجلس تھی اور لوگوں کی مجلس تھی، اور ودھا تا قبیلے کی مجلس تھی۔ انہوں نے فوجی اور مذہبی فرائض انجام دئے۔

خواتین سبھاؤں اور ودھاتوں میں شریک ہوتی تھیں۔ بادشاہ نے اپنی سرگرمیوں کے لئے سمیتی اور سبھا کی مدد لی۔ ان اسمبلیوں اور افعال کی صحیح نوعیت کے بارے میں بحث ہو رہی ہے۔ ویدک معاشرے کے حالات کے بارے میں ہماری زیادہ تر تفہیم مختلف اصطلاحات کی ترجمانی پر منحصر ہے۔ بعض اوقات اصلی معنی کی تشکیل نو کرنا مشکل ہے۔

پروہیتا یا پجاری بادشاہ کو مشورہ دیتے تھے۔ ویدک پجاریوں نے بادشاہوں کو نصیحت کی۔ انکو متاثر کیا اور انکے اعمال کی تعریف کی۔ انکی خدمات کے بدلے میں انہیں انعامات ملے۔ سینانی فوج کا بڑا افسر تھا۔ اس اکٹھا کرنے والے افسر کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ شاید لوگوں نے بادشاہ کو بلی نامی رضا کارانہ حصہ ڈالا۔ کچھ جانکار لوگ کہتے ہیں کہ بالی ٹیکس عائد تھا۔ اس نے جنگجو گروپوں کے سربراہوں کی مدد کی جس کو گرامنی کہتے ہیں۔ گرامنی اس گاؤں اور لڑائی یونٹ کا سربراہ تھا۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:17 PM

ویدک مذہب اور رسومات:
(Vedic Religion and Rituals)

ویدک معاشرے میں مذہب اور رسومات نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ رگ وید میں، قدرتی قوتوں نے سورج، چاند، ندیوں، پہاڑوں اور بارش کو الوہیت (خداداد) سے تعبیر کیا تھا۔ اندرا سب سے اہم دیوتا تھا۔ اور اسے پُرندندر کہا جاتا تھا۔ اگنی کو خدا اور لوگوں کے بیچ وسطی کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ سوریہ ایک دیوتا تھا جس نے اندھیرے کو دور کیا۔ عیش سحر کی دیوی تھی۔ ادیتی، پرتھوی اور سینوالی دوسری دیوماں ہیں۔

ورونا، پانی کے دیوتا کی اہمیت میں اگلا تھا یہ خدا فطری نظام کا حامی تھا۔ سوما پودوں کا دیوتا تھا اور مشروب کا نام اس کے نام پر رکھا گیا تھا۔ سوما مشروب رسم کا ایک حصہ تھا۔ اور اس نشہ اور مشروب کی تیاری کو رگ وید کے بہت سے حصوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ماروٹس طاقت کا دیوتا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ردرا یا سیوا کے بارے میں بہت کم حوالہ ملتا ہے۔

رسومات کو بہت سارے مسائل اور روزمرہ کی زندگی کے مسائل کے حل کے طور پر اپنایا گیا تھا۔ اور اس طرح معاشرے میں پجاریوں کا ایک اہم کردار تھا۔

معاشرے کی خصوصیات: (Characteristics of Society)

ابتدائی ویدک عہد میں قبیلوں اور قبائل نے معاشرے کا قیام کیا، اور بادشاہ کے پاس محدود طاقت تھی۔ آریاؤں اور غیر آریاؤں کے مختلف قبائلی گروہوں نے علاقوں کو کنٹرول کرنے کے لئے لڑائی لڑی۔ معاشرتی تقسیم نے گہری جڑیں نہیں پکڑی تھیں۔ حالانکہ ورنا اور آریائی شناختوں کا تصور موجود تھا۔ دیہانیت غالب تھا اور مویشیوں پر مبنی جھڑپیں عام تھیں، حالانکہ زراعت نے اس میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ آثار قدیمہ کے مقامات طرح طرح کے دستکاری کی تیاری کا مشورہ دیتے ہیں جن میں دھات، بڑھئی کا کام، مٹی کے برتن ساز کی اور کپڑے بننا شامل ہیں۔

2.7 بعد کی ویدک ثقافت: (The Late Vedic Texts)

بعد کی ویدک ثقافت 1000 قبل مسیح اور 700-600 قبل مسیح کے درمیان کی تاریخ تک ہے۔ لوہے کے دور کے سرمئی سامان مصوری، جسے بہت سے کھدائی کرنے والی جگہوں پر آثار قدیمہ کے ماہرین نے شناخت کیا ہے۔ بعد میں ویدک ثقافت سے وابستہ ہے۔ اس دور میں سیاسی۔ معاشرتی، معاشی پیچیدگی اور پیش رفت دیکھنے میں آئی۔

بعد میں ویدک متون : (The Lae Vedic Texts)

بعد میں ویدک متون کی تشکیل رگ وید سمتیہ کے بعد کی گئی تھی۔ یجور، سام، اور اتھارواوید رگ وید کے بعد میں تشکیل دئے گئے تھے۔

آریاؤں کی مشرق کی طرف توسیع:
(Eastward Expansion of the Aryans)

بعد کے ویدک ادوار میں گنگا جمنا دوآب آریائی بولنے والوں نے پنجاب سے مغربی اتر پردیش تک توسیع کی۔ اس طرح قدیم ہندوستان کی تاریخ ثقافتوں کی نقل وحرکت، اور مختلف گروہوں کے وسائل کے ما بین تعاملات اور لڑائیوں کی علامت ہے۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جب آریاؤں نے وادی گنگا کے مشرقی حصے کے خطے میں ہجرت کی تھی۔ ہند ایران کے علاقے سے وہ پنجاب کے خطے میں منتقل ہو گئے تھے۔ بعد میں ویدک متن میں کورپنچالہ کے اس خطے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جو ہند گنگا تقسیم اور وادی بالا گنگا میں آتا ہے۔ رگ وید میں آریاؤں کی جنوب مشرقی حدود کے طور پر ذکر کیا گیا علاقہ برہمنہ میں درمیانی زمین کے طور پر درج ہے۔ جو بعد کے ویدک دور میں وادی گنگا میں آریوں کی نقل وحرکت کی نشاندہی کرتا ہے۔ شاید اس توسیع کو پانی اور زمینی وسائل، تازہ، کم مقبوضہ علاقوں اور آبادی کے دباؤ کی ضرورت کی طرف راغب کیا گیا تھا۔

کروس، پنچالہ، واشاس اور اوشینا راس دور کے قبائل ہیں۔ ندیوں میں سرسوتی اور دلھستاوتی کے حوالے بعد کے ویدک متن میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تقریباً 1000 قبل مسیح میں، ویدک آریاؤں نے مشرقی اتر پردیش کے کوسالہ خطہ اور شمالی بہار کے ویدھا کی طرف بڑھا، جہاں کانسی ثقافت کے بعد ویدک لوگوں کو مقامی لوگوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بالائی گنگا وادی میں، ویدوں نے منڈا کے الفاظ حاصل کئے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منڈا بولنے والے لوگ وادی گنگا میں رہتے ہیں۔ کوسالہ اور ویدھا کا علاقہ اس عرصے میں آریائی توسیع کا مشرقی علاقہ تھا جو ویدک دور کے اختتام تک پہنچا اور ویدھا آریا تھے۔ مشرق میں اس خطے سے آگے کا علاقہ اجنبی علاقہ کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ اتھر وید میں، انگا مگدھا (بہار) کے عوام دشمن دیکھے گئے تھے۔ اسی طرح، ایٹریہ برہمنہ میں بنگال کے پندرس اور آندھرا کو آریائی شناخت سے باہر

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:18 PM

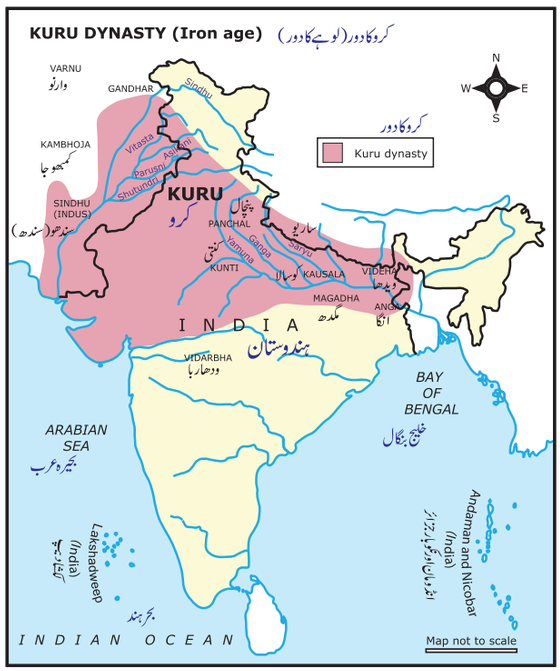

دیکھا گیا تھا۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خطہ آریائی ثقافت سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ہم جو جمع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ آرگنائزیشن کا عمل آہستہ آہستہ شمال مغرب سے جنوب مشرق میں بنیادی طور پر وادی گنگا میں پھیل گیا۔

بعد کے ویدک ثقافت اور لوہا :
(Later Vedic Culture and Iron)

لوہا اس دور میں اوزار کیلئے استعمال ہونے والا ایک اہم دھات تھا۔اسے سیام ایاس یا کرشنا ایاس یا تاریک دھات کہتے تھے۔خیال کیا جاتا ہے۔کہ وادی گنگا کے جنگلات کو زرعی زمینوں میں تبدیل کرنے میں لوہے نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ویدک عہد کے اختتام تک، لوہے کا علم مشرقی اتر پردیش اور ویدھا تک پہنچ گیا تھا۔اس سے پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ لوہے کا آغاز 700 قبل مسیح میں ہوا تھا۔لیکن حالیہ تحقیق میں لوہے کی شروعات 1200 قبل مسیح یا اس سے بھی پہلے ہے۔ابتدائی آریاؤں نے وادی گنگا کی نو آبادیات کو آہنی شمال پر زیادہ زور دیا تھا۔ لیکن نئی اسکالرشپ کا استدلال ہے کہ آبادی میں توسیع کے پیچھے صرف لوہا ہی نہیں تھا۔

بستیاں اور علاقے: (Settlement and Terrritories)

زراعت کی شدت کے ساتھ، بعد میں ویدک لوگوں نے ایک مستقل زندگی گزاردی جس کے نتیجے میں وہ علاقائی اکائیوں کے قیام کا باعث بنے۔اصطلاح جانپڈا، جو علاقے کا حوالہ دیتے ہیں،

وہ 800 قبل مسیح سے برہمنوں میں ملتی ہے۔اس علاقے میں سرمئی سامان کے مصوری کلچر کی 1000 سے زیادہ جگہیں موجود ہیں۔جن سے یہ تجویز ہوتا ہے کہ نئی بستیاں آئیں اور بالائی گنگا وادی گنجان آبادی والی ہے۔لوگ یا تو مٹی کے مکانوں میں رہتے تھے یا مکانات اور پلاستر کردہ دیواروں والے مکانات شہروں کے لئے بنیاد ہیں بعد کے ویدک عہد کے دوران ابھر کر سامنے آئی ہیں۔یہ شدید تعامل کا دور تھا۔اصطلاح نگارا، تجارتی حلقوں کا حوالہ دیتے ہوئے، بعد کے ویدک متن میں ملتا ہے۔ تاہم، بڑے شہر صرف ویدک عہد کے اختتام پر ظاہر ہوئے تھے۔ ہستینا پورہ اور کوسامبی کے مقامات کو پروٹو (شہر جیسی) بستی سمجھا جاتا ہے۔ اس دور کی مادی ثقافت زیادہ تنوع کو ظاہر کرتی ہے اور ابتدائی ویدک عہد کے دوران ایک بہتری ہے۔یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مختلف طبقات جیسے سرداری، شہزادوں اور کاہنوں کی حمایت کیلئے زائد پیداوار تھی۔

سیاسی تنظیم : (Political Organisation)

ابتدائی ویدک دور میں قبائلی سیاست غالب تھی۔بادشاہ اسمبلیوں کے ذریعہ منتخب ہوا تھا۔بعد کے ویدک ادوار میں اسمبلیاں کم اہم ہوگئیں اور بادشاہ کی طاقت میں اضافہ ہوا۔وحدت نامی اسمبلی کا اثر ورسوخ ختم ہوگیا، جبکہ سمیتی اور سبھا اس عرصے میں جاری رہے۔بڑی ریاستوں کی ترقی نے اسمبلیوں کی طاقت کو کم کردیا۔

راجن وہ لیڈر تھا جس نے جنگ میں فوج کی قیادت کی سامراٹھ/ سامراجیہ کے تصورات تیار ہوئے اور وہ بادشاہ کی طاقت اور خواہش میں اضافے کا مشورہ دیتے ہیں۔واجپیا اور راجا سویا جیسی متعدد قربانیوں کی کارکردگی سے بادشاہت کا جواز بننا اہم ہوگیا۔بادشاہ نے علاقے، لوگوں اور وسائل پر زیادہ کنٹرول تیار کیا۔پوروہیتا، جس کا مطلب ہے 'بادشاہ کو سب سے آگے رکھنا ہے'۔سیاست اور بادشاہت کے قیام میں اہم بن گیا۔بادشاہت نے ترقی کی۔راجن معاشرتی نظام کا کنٹرولر بن گیا۔وسائل پر قابو پانے کیلئے سراوٹا قربانیاں (کچھ فوائد حاصل کرنے کے لئے قربانیاں) دی گئیں۔بادشاہوں نے پادری کو گائے، گھوڑے، رتھ، سونا، کپڑے اور لڑکی غلام پیش کئے آیتریہ برہمنہ کا کہنا ہے کہ بادشاہ برہمن کو 1000 سونے اور مویشی فراہم کرتے ہیں۔جو اسے مسیح کرتا ہے۔اس طرح سیاست اور ربادشاہت کے قیام میں پجاری اہم بن گیا تھا۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:19 PM

کسی ریاست کی نمائندگی کرنے کے لئے راشٹر اجیسے اصلاحات، اور راجیہ، یعنی خودمختار اقتدار ظاہر ہوا۔ بادشاہ نے لوگوں سے رضا کارانہ یا لازمی حصہ بالی نامی وصول کیا۔ اس طرح کے رضا کارانہ اعانت خراج تحسین بن گئے۔ مہابھارت نے تاریخی ترقی کا اشارہ پیش کیا ہے۔ اور یہ علاقوں کو کنٹرول کرنے کے لئے طاقت کی جدوجہد کا اشارہ ہے۔ رامائن بھی آریائی توسیع اور جنگل میں مقامی لوگوں کے ساتھ ہونے کا انکشاف کرتا ہے۔

بعد کے ویدک ادوار کے دوران علاقائی تشکیلات اور نسبوں کے نشوونما مضبوط ہوتی گئیں۔ رومیلا تھاپر پہلی صدی قبل مسیح میں ہونے والی پیشرفت کے نسب سے ریاست تک کی تحریک کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ ریاستی سطح کی سیاسی تنظیم کی ترقی صرف 500 قبل مسیح کے بعد ہی سامنے آئی تھی، اور بعد میں ویدک معاشرے کا تبادلہ ہوا تھا۔ متعدد سلسلے زیادہ علاقائی ہوگئے اور بعد کے ویدک دور میں آباد ہوگئے۔

اس کا ثبوت جینڈا کی اصطلاح سے ملتا ہے، جیسا کہا ہم نے پہلے دیکھا تھا۔ پہلی صدی قبل مسیح میں راجیا اور چند لوگوں کی حکومت (Oligarchies) جیسی سیاسی تنظیمیں تھیں اور بعد میں ویدک عہد میں ان اداروں کی ترقی ہوئی۔

> نسب لوگوں کا ایک گروہ ہے جو ایک مشترکہ آباء واجداد سے بنتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا، بھارٹاس اور پوروس کے قبیلوں نے مل کر کرس تشکیل دئے، اور اس نے پنچالوں کے ساتھ مل کر گنگا جمنا دو آب کے وسطی حصے پر بھی قبضہ کرلیا۔ پنچالا کا علاقہ شمال مغربی اتر پردیش میں تھا، کورو پنچال ایک بڑا نسلی گروہ بن گیا اور باسٹن پور ان کا دارالحکومت بن گیا۔ کورواس اور پانڈواؤں کے مابین جنگ مہابھارت کا موضوع تھی۔ اور ان دونوں کا تعلق قوروس کے قبیلے سے تھا۔ روایات کا کہنا ہے کہ ہاستین پور میں سیلاب آیا۔ اور کرو قبیلہ الہ آباد کے قریب کئو سامبی چلا گیا۔

بعد کے ویدک معاشرے میں قربانیوں اور رسومات کو اہمیت حاصل ہوئی۔ بادشاہ زیادہ آزاد ہوا۔ رسومات بادشاہت پر غلبہ رکھتے تھے۔ اور اس سے راجنیاؤں اور برہمنوں کی طاقت اور اثر ورسوخ میں اضافہ ہوا۔ جبکہ بادشاہ کو اسوشیمہ یا گا سے دور گرتے ہوئے گھوڑے کو ان علاقوں میں چھوڑنے دیا گیا جہاں وہ آزادانہ طور پر منتقل ہوا تھا۔ اس سے یہ دعوی تھا کہ بادشاہ کے اختیار کو دوبارہ منظم کیا گیا تھا۔ اور گھوڑے کو للکارا گیا تو جنگ ہوئی۔ واجپیا رسم میں رتھ دوڑ شامل تھی۔ اس طرح کی جدید رسومات نے بادشاہ کی طاقت کو بڑھانے میں مدد فراہم کی۔

سماجی تنظیم : (Social Organisation)

بعد کے ویدک عہد میں معاشرتی تغیر ویدک متون کے حوالوں سے زیادہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ ورنا کی معاشرتی تقسیمیں زیادہ قائم ہو گئیں برہمنوں کا ہی حق سمجھا جاتا تھا۔ برہمنوں کی بیویوں اور گایوں کو اہم درجہ دیا گیا تھا۔ راجنیا کا مطلب کشتریوں سے ہے اور وہ جنگجو اور حکمران تھے۔ جنہوں نے بالی کو بطور ٹیکس وصول کیا۔

ورنا کے سسٹم میں تبدیلیاں کی گئیں۔ دو وائس طبقوں، برہمنوں اور کشتریوں کے وائسوں اور سودرا کی قیمت پر استحقاق میں اضافہ ہوا۔ پنچویمس برہمنہ میں، کھتریوں کو پہلے، برہمن سے اونچا رکھا گیا ہے۔ لیکن ستاپتھ برہمن میں، برہمن کو کشتریہ سے اونچا رکھا۔ بعد میں ویدک معاشرے میں پروہت (پجاری) کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ویدک نصوص میں ذکر کیا گیا ہے۔ کشتریوں نے برہمنیت کی بالادستی اور انکے آشرموں میں داخلے کے مخصوص استحقاق کو چیلنج کیا، ایک باقاعدہ چار مرحلے کی زندگی یعنی برہماچاریہ، گروہستا، وینپرستھا اور سنیاسہ تھی۔ اس کا نتیجہ جین مت، بدھ مت اور اجیوکم کی پیدائش تھا۔

چار ورنوں کے نظام نے گہری جڑ پکڑ لی تھی اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ سخت ہو چکا تھا۔ رسومات کی مقبولیت نے برہمنوں کو اقتدار حاصل کرنے میں مدد فراہم کی۔ براہمناس اہم بن گئے اور بادشاہوں نے ان کا ساتھ دیا۔ حالانکہ انکا مقابلہ جنگجو امراء، راجنیاس سے تھا۔ ڈویجا (دو بار پیدا ہونے والے) کا تصور تیار ہوا اور زنار (مقدس دھاگے) معاشرے کے بالائی طبقوں تک ہی محدود تھے۔ اس تقریب نے تعلیم کا آغاز کیا۔ چوتھی ورن کو اس استحقاق سے انکار کیا گیا تھا۔ اور سواترا کے ذریعہ گایتری منتر کی تلاوت نہیں کی جاسکتی تھیں خواتین کو اپنایا

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:20 PM

اور گایتری منتر سے بھی روکا گیا تھا۔ بادشاہ نے تینوں اقسام پر اپنا اختیار قائم کیا۔ آریہ برہمن نے برہمن کو حمایت کا متلاشی قرار دیا ہے۔ اور اسے بادشاہ کے ذریعہ انہیں عہدے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

کچھ مخصوص دستکاری والے گروپ اعلی درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مثال کے طور پر، رتھ بنانے والے، رتھا کرسی کو مقدس دھاگا پہننے کا حق تھا۔ ویسیا نے عام لوگوں کا حوالہ دیا۔ وہ زراعت سے وابستہ تھے۔ مویشی پالنے والے اور کاریگری کرنے والے بعد میں وہ تاجر بن گئے۔ ویسیاس نے بادشاہوں کو ٹیکس ادا کیا۔ کچھ سماجی گروہوں کو سدروں سے بھی نیچے درجہ بندی میں رکھا گیا تھا۔

گودرا کا خیال بعد کے ویدک عہد میں سامنے آیا تھا۔ گوترہ کا لغوی معنی کاؤ پین ہے اور اس نے ایک عام اجداد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ایک گروپ کا حوالہ دیا۔ ایک ہی گوترا کے افراد کو بھائی اور بہن سمجھا جاتا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ شادی نہیں کر سکتے تھے۔ عام آباؤ اجداد کے ساتھ متعدد غیر رسمی نیچے کے گروپ موجود تھے۔ متعدد متعلقہ خاندانوں نے قبیلہ تشکیل دیا۔

کنبہ : (Family)

گھر زیادہ منظّم ہوگیا تھا، جس کا مطلب ہے کہ یہ زیادہ منظّم ہوگیا ہے، کنبہ ایک اہم سماجی اکائی تھی یہ خاندان سرپرست نزاکت کا حامل تھا۔ کنبہ کے اندر تعلقات درجہ بندی کے تھے۔ کثیر الازدواجی (بہت ساری بیویاں لینا) مروج تھی۔ گھریلو رسومات بھی فیملی کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ شادی شدہ شخص یجامنا کہلاتا تھا۔

اسراماس کا تصور، زندگی کے مختلف مراحل کا حوالہ دیتے ہوئے، اس زمانے میں اچھی طرح قائم نہیں تھا۔ جب کہ برہما چاریہ، گریھستا اور وین پرستی کا ذکر ہے، سنیاس کی ترقی نہیں ہوئی تھی۔

خواتین : (Women)

خواتین کی حیثیت میں کمی آگئی تھی۔ کیونکہ سرداری معاشرہ زیادہ تشکیل پا رہا تھا۔ اور بزرگ خاندان زیادہ اہم بن گیا ہے۔ خاندان میں باپ سربراہ تھا۔ قدیم کا حق مضبوط تھا۔ اگرچہ خواتین نے رگ ویدک دور میں رسومات میں حصہ لیا تھا۔ لیکن بعد کے ویدک دور میں ان کو خارج کر دیا گیا تھا۔ بیٹیاں پریشانی اٹھاتی تھیں۔ ان کا کام مویشیوں کی دیکھ بھال، دودھ دینے والے جانوروں کی دیکھ بھالی کرنا تھا اور پانی لانا ہوتا تھا۔

معیشت: (Economy)

اس دور کی معاشی سرگرمیاں کافی مختلف تھیں۔ زراعت، مویشی پالنا، دستکاری کی پیداوار اور تجارت نے اقتصادی ترقی میں حصہ لیا۔

زراعت: (Agriculture)

ویدک عہد کے دوران زرعی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ ستیاپٹھ برہمنہ نے بادشاہوں کے ذریعہ ہل چلانے سے متعلق رسموں کا ذکر کیا ہے۔ اس سے حکمرانوں کی کاشت کو دی جانے والی اہمیت، اور بڑھ گئی۔ آبادی کی حمایت کے لئے زراعت کی طرف آگے ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ تھگڈ بالا راما کو ایک ہل کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ جو کاشت کو ظاہر کرتا ہے۔ ویدک لوگ جو، چاول، اور گندم کی کاشت کرتے تھے۔ گندم پنجاب کے علاقے کا بنیادی کھانا تھا۔ ویدک لوگوں نے گنگا، جمنا، دوآب میں چاول کا استعمال شروع کیا، چاول کا استعمال گندم کے بجائے ویدک رسومات میں پایا جاتا ہے۔

دیہات کے متعلق شاعری : (Pastoralism)

دیہات کے متعلق شاعری اہم ہے۔ مویشیوں کو مقدس سمجھا جاتا تھا۔ وہ تبادلہ اور اپنی تقسیم کا حصہ بن گئے۔ دکشینا کے حصے کے طور پر مویشوں کی پیش کش جاری ہے

دست کاری کی تیاری : (Craft Production)

بعد کے ویدک زمانے اور دستکاری کی تخصیص کے دوران پھیلے ہوئے فنون اور دستکاری نے گہری جڑیں پکڑی تھیں، جب ابتدائی ویدک عہد کے مقابلے میں، کیونکہ اس دور میں زیادہ پیشہ ور گروہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تقریباً 1200 قبل مسیح میں لوہے کے کام کا ثبوت ملا ہے۔ تانبے، ٹن، سونا، کانسی اور سیسہ جیسی دھاتوں کا ذکر ہے۔ ان دھاتوں پر ماہر گروہوں نے دست کاری کا کام کیا تھا۔ تانبے کی چیزوں کو جنگ اور شکار کے لئے، ہتھیار بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بنائی کا کام خواتین کرتی تھیں۔ چرمی کام، مٹی کے برتنوں کا کام اور کارپینٹری مشہور تھی۔ لفظ کولالا کمہاروں کو اور اور ناسوترا اونی کام کرنے والوں کو استعمال ہوتا تھا۔ نیزہ بنانے والے، رسی بنانے والے،

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:20 PM

تیر بنانے والے، کھال کے پوشاک بنانے والے، پتھر توڑنے والے، معالج، سنار اور نجومی کچھ خاص پیشہ ور گروہ ہیں۔ جن کا متون میں ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر، دھوبی، شکاری، کشتی چلانے والے، ماہر فلکیات، اور باورچی جیسے پیشوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہاتھی کے بارے میں حوالے ملتے ہیں۔ فیل بانوں کا تذکرہ ہے ایسے گروہوں کے حوالہ جات میں اضافہ معاشرے میں تبدیلی کی طرف اشارے کرتے ہیں۔

ویدک قربانیوں کے ادا کار بھی ایک قسم کی خدمت فراہم کرنے والے تھے۔ پادری نے مختلف رسومات کے ذریعہ بادشاہ کے کردار کو جائز قرار دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ مویشیوں اور جانوروں کے لحاظ سے دولت کی پیائش کی جاتی تھی۔ 20 اونٹوں، 100 سونے کے ہار، 300 گھوڑے اور 10,000 گایوں کو دکشینا کے طور پر پیش کرنے کا ذکر ہے۔

تجارت اور تبادلہ : (Trade and Exchange)

بعد میں ویدک عہد میں تجارت اور تبادلہ میں ترقی ہوئی تھی۔ آثار قدیمہ کے مقامات پر پائی جانے والی مادی ثقافت اجناس اور اشیاء کی نقل وحرکت کو ظاہر کرتی ہے۔ کارواں کے خصوصی تاجر موجود تھے۔ سکے کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا ہے اور اس وجہ سے بارٹر تبادلہ کا ذریعہ رہا ہوگا۔ سکے کا تعارف تقریباً 600 قبل مسیح کے بعد ہوا۔

مذہبی عقیدے اور اعتقاد کا نظام : (Religious Faith and Belief System)

بعد کے ویدک ادوار کے دوران بالائی گنگا دوآب آریائی ثقافت کا مرکز تھا۔ اس خطے کو کورو پنچالوں کی سرزمین کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ویدک دیوتاؤں اگنی اور اندرا نے اپنی اہمیت کھو دی۔ پرجاپتی مرکزی دیوتا بن گئے۔ رویوں کی، رسم کے دیوتا، کی شناخت سیوا کے ساتھ ہوئی، جو اہم ہوگ ستاپتھ برہمنہ میں رودر کے ناموں کو پسونمپتی، سرو، بھاوا اور بھائکاس درج کیا گیا ہے۔ وشنو کو لوگوں کے محافظ کے طور پر تصور کیا گیا تھا۔ وشنو کے اوتار کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ ہر ایک قسم کے اپنے دیوتا ہوتے تھے۔

رسومات : (Rituals)

معاشرے میں رسم رواج اہم بن گئے تھے۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ رسومات اور قربانیوں سے بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ رسمیں زیادہ پیچیدہ ہوگئیں۔ ان رسموں کو ادا کرنے کے لئے زیادہ وسائل درکار ہوتے تھے۔ اور زیادہ وقت لگتا تھا۔ اس سے بالواسطہ رسومات کے مطالعہ اور اشرافیہ کے گروپوں کے قیام کی عکاسی ہوتی ہے۔ جو رسومات اور قربانیوں پر زیادہ وسائل خرچ کر سکتے ہیں۔ رسومات کی صحیح کارکردگی پر زور دیا گیا۔ دکشینا ادا کرنے پر دباؤ ڈالا گیا۔ ہر دن کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بے شمار رسومات شروع کی گئیں۔ مسائل کے حل کے طور پر رسومات اور قربانیوں کا سہارا لینے سے یہ خیال پیدا ہوا کہ مادی دولت سے کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنیشد کے نظریات اس طرح کے نظریہ کے خلاف بحث کرتے ہیں۔ اور اتمان یا باطن کو محسوس کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ اس طرح کی رسومات کا انحطاط اور پجاریوں کی مادیت پسند فطرت نے اختلاف پیدا کیا اور بدھ مت اور جین مت جیسے ہیٹروڈوکس عقیدے کی ترقی کا باعث بنی۔ جس نے صحیح انسانی سلوک اور نظم وضبط پر زور دیا۔

فلسفہ اور تعلیم: (Philosophy and Education)

اس دور میں فلسفہ، ادب اور سائنسی مضامین تیار ہوئے۔ لٹریچر کے سیکھنے کی متعدد شاخیں گرائمر، ریاضی، اخلاقیات اور فلکیات کو ترقی دی گئی تھی، تعلیم صرف مردوں تک ہی محدود تھی۔ ویدک نصاب کی ترقی اور تلفظ، گرائمر اور زبانی ترسیل کو دی جانے والی اہمیت ویدک نظام تعلیم کے ایک حصہ کے طور پر، الفاظ اور حفظ کی تربیت کی تجویز کرتی ہے۔ متعدد قسم کی عبارتوں کی نشو ونما کو کچھ مخصوص معاملات اور علم کی جستجو کے حل کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ ارنائکاس کا تعلق ان کاہنوں سے ہے۔ جو جنگلات میں رہتے تھے۔

فلسفیانہ استفسارات کے ساتھ اپنیشد (جس کا مطلب قریب قریب بیٹھنا ہے۔) کی تحریریں اس دور میں تیار کی گئیں۔ انہیں ویدانت بھی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ ویدک متون کے آخری حصے کے طور پر منسلک تھے۔

ستیامیوا جیتا مڈا کا اپنیشد سے ہے

وہ علم اور نفس یا آتمان اور برہمن (بقاء) مراقبہ، پیدائش اور موت کے چکر پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ کرم، اور اچھے اخلاق، خود پر پابندی، رحمت اور سخاوت کے نظریات کو خوبیوں کے مطابق پہچانتے ہیں۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:21 PM

ویدک زندگی کے رسمی غلبہ دار پہلوؤں کے باوجود، کچھ لوگ علم اور نیک سلوک کے حصول میں تھے۔

کیا ہم جانتے ہو؟

مغل شہزادہ داراشکوہ نے 1657 میں اپنیشد کا فارسی میں ترجمہ کیا، اس سے بہت پہلے کے نو آبادیاتی اسکالروں نے قدیم ہندوستانی ادب میں کچھ دلچسپی پیدا کی تھی۔

زندگی کے دوسرے پہلو: (Other aspects of Life)

بعد کے ویدک ثقافت میں موسیقی اور فنون لطیفہ کے ثبوت موجود ہیں۔ موسیقی کے آلات جیسے: نصوص میں ستار، بانسری اور ڈھول جیسے موسیقی کے آلات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کاشت اور جانوروں کی ترقی کے ساتھ، اناج، دودھ اور گھی اور پودوں سے بنی مختلف قسم کے کھانے پینے کا سامان کھایا گیا۔ دھات، سونے اور تانبے کے ریشم اور زیورات کے استعمال کے ثبوت مل گئے ہیں۔ دھاتی آئینے بھی استعمال ہوتے تھے۔ آثار قدیمہ کے مقامات نے موتیوں اور زیوروں کا پردہ چاک کیا ہے اور شیشے کے مالا کی من گھڑت بھی ویدک عہد کے بعد کے حصے میں تیار کی گئی تھی۔

بعد کے ویدک معاشرے کی خصوصیات:

بعد کے ویدک مدت کو قبیلوں کے سلسلے سے نشان زد کیا گیا، اور وادی گنگا کے بہت سے حصوں میں چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں تیار ہوئیں، جس سے 600 قبل مسیح کے بعد ریاست کی ترقی کا باعث بنی۔ جینی پڈا اور راشٹر کا خیال چونکہ علاقائی اکائیوں نے تیار کیا تھا۔ راجہ نے بہت زیادہ طاقت حاصل کی اور معاشرتی تفرقوں نے گہری جڑوں پر حملہ شروع کر دیا۔ ورنا سسٹم اچھی طرح ترقی کر چکا تھا۔

خلاصہ : (Summary)

- سندھ تہذیب کے زوال کے بعد شمالی ہندوستان میں متعدد ثقافتیں تیار ہوئیں۔ لوہے کے بعد کا پر، بڑے پیمانے پر استعمال ہونے لگا۔ لوہے کی پیداوار نے کاشت کے علاقوں کو وسعت دینے میں مدد دی، جسکا نتیجہ زرعی ترقی ہے۔ چونکہ اس سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔ نقل مکانی اور آبائی میں اضافہ کی زیادہ سے زیادہ مثالیں موجود تھیں۔ بعد کے ہڑپہ کی ثقافتوں کا مشورہ ہے کہ سندھ کی تہذیب کے زوال کے بعد کچھ گروہ مشرقی سمت میں چلے گئے۔
- کلاں سنکی کلچر، بشمول OCP ثقافتیں ، ہندوستان کے مختلف حصوں میں فروغ پا رہی تھیں۔
- آریوں کی ہجرت اس دور کا ایک اہم وسیلہ تشکیل دینے کے لئے 1500 قبل مسیح کے قریب ویدک متن کو تیار کیا۔
- سنسکرت کا سب سے قدیم متن رگ وید میں سالانہ ویدک عہد کے معاشرے اور ثقافت کو پیش کیا گیا ہے۔
- بعد میں ویدک دور جس کے لئے یجر، سام، اور آتھر وید ماخذ ہیں، ایک پیچیدہ اور سخت معاشرے میں تیار ہوئے۔

EXERCISE عملی مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ویدک حمد کا اہم مجموعہ .....کہلاتا ہے۔

(a) برہمناس (b) سمہیتا

(c) آریا کاس (d) اپنیشد

2۔ بالائی گنگا دوآب خطے کی سرزمین کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔

(a) کرو۔پنچالاس (b) گنگا وادی

(c) سندھ وادی (d) ویدیہا

3۔ اڈیچنالور.....ضلع میں واقع ہے۔

(a) کوئمبتور (b) ترونل ویلی

(c) توتوکوڈی (d) ویلور

4۔ مندرجہ ذیل پر غور کریں۔

(i) سیناپتی ۔ چیف آف آرمی

(ii) گرامانی ۔ گاؤں کا سربراہ

(iii) بالی ۔ رضا کارانہ تعاون

(iv) پروہیتا ۔ گورنر

کون سا جوڑ صحیح نہیں ہے؟

i (a) ii (b) iii(c) iv (d)

5۔ دعوی: (A): ابتدائی ویدک مدت میں بچوں کی شادی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

وجہ : (R) : بعد کے ویدک ادوار میں خواتین کو رسومات سے خارج کر دیا گیا تھا۔

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:22 PM

(الف) (A)اور(R)درست ہیں اور(R)وضاحت کرتا ہے(A)کی
(ب) (A)اور(R)درست ہے مگر(R)وضاحت نہیں کرتا ہے(A)کی
(ج) (A)درست ہے اور(R)درست نہیں ہے۔
(د) (A)اور(R)دونوں درست ہے۔

II۔مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1۔ ویدک دور کے ادب (لٹریچر) کی فہرست بنائیں۔
2۔ زینڈ ایوستا کے بارے میں لکھیں۔
3۔ ابتدائی ویدک دور میں خواتین کی حیثیت کو اجاگر کریں؟
4۔ رگ وید کے خدا کون تھے؟
5۔آپ ہندوستان میں آہنی دور کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

III۔مختصر جواب لکھئے۔

1۔جنوبی ہندوستان میں کانسی اور پتھر کے دور کی ثقافت کے متعلق مختصر طور پر لکھئے۔
2۔ابتدائی ویدک دور کے جغرافیائی علاقوں کی فہرست بنایئے۔
3۔رگ وید کے دور میں معاشرتی تقسیم کو اجاگر کریں۔
4۔جانوروں کے معاشرے کی خصوصیات کا تجزیہ کریں۔
5۔ابتدائی ویدک معاشرے اور بعد میں ویدک معاشرے میں فرق کریں۔

IV۔تفصیلی جوابات لکھئے۔

1۔ہندوستان میں گیروے رنگ کے برتنوں (ochre coloured pottery) کی ثقافت کا ایک احاطہ کیجئے۔
2۔تملناڈو میں دریافت ہونے والے پتھر، اور کانسی کے دور کے بارے میں تبادلہ خیال کیجئے۔
3۔ویدک دور کی سیاست اور انتظامیہ پر مضمون لکھنے کی کوشش کریں۔

کارروائی (سرگرمی)

1۔ ٹملناڈو میں ہونے والی حالیہ کھدائی اور اس کی دریافتوں پر ایک اسکراپ بک بنائیں۔
2۔ آریاؤں اور دڑاویوں کے متعلق مختلف نظریات پر تبادلہ خیال کریں۔

REFERENCE BOOKS : کتب حوالہ جات

1. Irfan Habib and Vijay Kumar Thakur, *The Vedic Age and the Coming of Iron, c. 1500–700 BC, A People's History of India,* Vol. 3 (New Delhi: Aligarh Historians Society, Tulika Books).
2. R.S. Sharma, *India's Ancient Past* . Oxford University Press, 2005.
3. Romila Thapar. *From Lineage to State: Social Formations in Mid-First Millennium BC in the Ganga Valley* . Oxford University Press, 1984.
4. Romila Thapar. *Early India: From the Origins to 1300 AD*. Penguin, 2015.
5. Upinder Singh, *A History of Ancient and Early Medieval India.* Pearson, 2008.

INTERNET RESOURCES : انٹرنیٹ کے ذرائع

1. https://sol.du.ac.in/mod/book/view.php?id=1608&chapterid=1627&1628
2. https://holistichthought.com/the-later-vedic-period-in-india/
3. https://www.culturalindia.net/indian-history/ancient-india/vedic-civilization.html

GLOSSARY

ingots	خام لوہے کی پگھلی ہوئی سلاخیں
spouted vessel	کیتلی نما برتن
consensus	بڑا معاہدہ
oblation	نذر و نیاز
surmise	قیاس کرنا
proliferated	فوری طور پر نشو ونما پانا
mundane issue	عالمی مسئلہ

11 his unit 2 Set
Monday, May 16, 2022 2:51:22 PM

اکائی 3

علاقائی ریاستوں اور نئے مذہبی فرقوں کا عروج

Rise of Territorial Kingdoms and New Religious Sects

F9RKW

سیکھنے کے مقاصد:

اس سبق کے ذریعہ طالب علم درج ذیل سے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں

- گنگا کے میدانی علاقوں کی طرف آریاؤں کی ہجرت اور لوہے کی ٹکنالوجی کا استعمال
- دوسری شہریت کاری اور مہاجن اپیڈ اس کا ظہور
- سیاسی تبدیلی سے وابستہ سماجی اور اقتصادی تبدیلیاں
- بدھ مت، جین مت اور اجیوکم کے ذریعہ فکری رواج اور نئے شعور کی اٹھان
- ٹمل ناڈو میں شروع ہونے والے غیر مذہبی (ملحدانہ) عقائد کی تشکیل۔

تعارف: (Introduction)

آریوں نے تقریباً 1000 قبل مسیح سے مشرق کی طرف ہجرت شروع کی۔ جب وہ مشرق کی طرف بڑھے تو انہیں گھنے جنگلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لوہے کے استعمال نے جنگل صاف کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ گنگا کی وادی کی زرخیز مٹی اور لوہے کے ہل کے استعمال سے زرعی پیداواری میں بہتری آئی۔ لوہے کے استعمال سے مٹی کی برتن سازی، بڑھئی کے کام اور دھات کے کام جیسے دست کاری کو بہتر بنانے میں بھی بڑا کردار ادا کیا۔

اس کے نتیجہ میں شہریت کاری کی راہ ہموار ہوگئی۔ اسی اثناء میں شکوک شبہات کی ایک روح نے معاشرے میں غلط عقائد کے نظام اور قدامت پسندی پر سوالات اٹھانے شروع کردئے جس کے نتیجہ میں نئے خیالات اور رعقیدے جنم لینا شرع ہوگئے۔ متعدد مسابقتی متبادل عقائد میں سے صرف جین مت اور بدھ مت نے لوگوں کے دلوں کو چھویا۔ اس سبق میں ہم علاقائی شناختوں اور اس سلسلے میں سامنے آنے والے علاقائی شناخت اور ملحد فرقوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

ذرائع:

اس دور کے ادبی شواہد میں رامائن، مہابھارت جیسے ازم ناموں دھرماسٹرس، ترپیٹکاس اور جٹاکاس جیسے بدھ مت کے متن، جین مت کے متن اور آریائیوں کے بارے میں یونانیوں کے حوالہ جات شامل ہیں۔

لوہے کی ٹکنالوجی کے اثرات مختلف خیالات

- مشرق کی طرف ہند آریوں کی نقل وحرکت کا مقصد جنوبی بہار کے لوہے کا جائزہ لینا اور اس پر قریبی اجارہ داری حاصل کرنا تھا۔ لوہے کی کچ دھات۔ مگدھ کی ریاست کو حاصل ہونے والے سیاسی تسلط کے لئے ذمہ دار تھی - (D.D کوسمبی)
- وادی گنگا میں لوہے کی کلہاڑی اور آہنی ہلوں کے نتیجہ میں زیر کاشت رقبے میں توسیع ہوئی - S.R شرما
- یہ کہ لوہے کی کلہاڑی اور لوہے کے ہل کے استعمال سے جنگل کو صاف کرنے اور زائد زرعی پیداوار کرنا ایک (داستان) افسانہ ہے۔ کیونکہ سولہویں اور سترہویں صدی کے آخر میں بھی گنگا کے میدان میں بہت زیادہ جنگلات ہوتے تھے - مکھن لال
- گنگا کے علاقے کے جنگلات آگ کے ذریعہ صاف کئے جاتے تھے۔- A گھوش اور نہار رنجن رائے۔

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:00 PM

1۔ لوہے کی چیزیں جیسے کدالوں کی در اندازی، درانتی، چاقو کے نشان، تیر، برتن اور آئینے، لوہے کی ٹکنالوجی کے وسیع پیمانے پر استعمال کی تصدیق کرتے ہیں۔

2۔ پارچہ بافی، موتیوں کی مالا، مٹی کی برتن سازی، ہاتھی دانت کی چیزیں، فن کوزہ گری (Ceramies) اور شیشے کے برتن اور دیگر دھاتوں کی نوادرات ملی ہیں۔

3۔ بڑی تعداد میں ٹیراکوٹا کے نوادرات بھی ملے ہیں۔

مختلف شہروں کی کھدائی سے انکشاف کردہ شہری خصوصیات میں سے کچھ مندرجۂ ذیل ہیں۔

1۔ شمالی سیاہ پالش کردہ (NBPW) برتن، جو عیش و آرام کی اشیاء سمجھے جاتے تھے اور شہری مال مستند کھدائی کی گئی ہے

2۔ یہ شہر راجہ گیرا، کوسمبی، تھے، جو ایک خندق سے بند تھا اور بعض اوقات وہ قلعہ بند ہو گئے تھے۔

3۔ مکانات، چکنی مٹی کی اینٹوں سے اور بعض مقامات میں پکی اینٹوں سے بنائے گئے تھے۔

4۔ گنگا کے میدانی علاقوں میں نالیوں، گول شکل کے کنویں اور بھیگے ہوئے گڑھوں جیسی سہولیات پائی جاتی ہیں۔

3.1 گنگا کے میدانی علاقوں میں ترقی: (Developments in the Gangetic Plains)

وسطی گنگا کے میدانی علاقوں میں ترقی کے اس مرحلے کے دوران زراعت میں بہتری آئی ہے۔ چاول کی کاشت نے دوسری فصلوں کے مقابلے میں چاول کی زیادہ پیداوار حاصل کرنا شروع کر دی۔ اس طرح غیر ضروری زرعی زائد پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ چاول کی زائد پیداوار کے لئے صرف محفوظ آب پاشی ہی سبب نہیں تھی بلکہ لوہے کی ٹکنالوجی نے بھی اس میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ اگر چہ کہ یہ زیر بحث ہے کہ لوہے کی کلہاڑی کی مدد سے جنگلات کو صاف کرنے کا کام ہوا ہے اور لوہے کے ہل نے زرعی پیداوار میں اضافہ کیا ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی کہ اس نے نوادرات کی تیاری کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لوہے کی ٹکنالوجی کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی تکنیکی تبدیلیوں میں غور کرے۔ زرعی پیداوار میں اضافہ اور ٹکنالوجی کے ذریعہ فراہم کردہ خالی وقت کی وجہ سے دستکاری میں اضافہ ہوا، جس کے نتیجہ میں متحرک تجارت میں مدد ملی۔

دوسری شہر کاری : (Second Urbanisation)

زائد زرعی سرگرمیوں، دستکاری اور تجارت کی نمو اور بڑھتی ہوئی آبادی سے گنگا کے میدانی علاقوں میں قصبوں کا ظہور ہوا۔ یہ ہڑپہ تہذیب میں پہلی شہر کاری کے واضح ہونے کے بعد ہندوستانی تاریخ کی دوسری شہر کاری ہے۔ اس سے مختلف قسم کے قصبے وجود میں آئے۔

1۔ سیاسی اور انتظامی مراکز جیسے راجگیر یہا، شراوستی، کوسمبی اور چمپا

2۔ تجارتی مراکز جیسے اُجین اور ٹکسلا۔

3۔ ویشالی جیسے مقدس مراکز



وئی شالی

3.2 جناپڈاس سے مہاجناپڈاس تک

بعد کے ویدک دور (1000) تا 600 قبل مسیح نے قبائلی سیاست سے علاقائی ریاست کی طرف منتقلی کا مشاہدہ کیا۔ جناس جو مشرق کی طرف ہجرت کر چکے تھے۔ مختلف علاقوں میں آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لوگوں کی وفاداری جنا (قبیلے) سے جناپڈاس (علاقہ کی طرف) منتقل ہو گئی۔ جناپڈا (علاقہ) کا لفظی مطلب تھا وہ جگہ جہاں قبیلہ اپنے پاؤں رکھتا ہے'' جناپڈاس وسائل اور سیاسی تسلط کے لئے ایک دوسرے سے لڑنے لگے تھے۔ کچھ جناپڈاسوں نے اپنے علاقوں میں توسیع کی اور مختلف جناس کو اپنے دائرہ کار میں لے آئے۔

علاقہ، عوام، حکومت کی خود مختاری ریاست کے اہم عناصر ہیں۔ یہ سارے عناصر کچھ مہاجناپڈاس میں پائے گئے تھے۔ مہاجن پیڈس لوگوں پر حکومت کئے جانے والے علاقوں (سلطنتوں) کی نمائندگی کرتے تھے جو لوگوں پر حکومت کرتے تھے (جنا) بادشاہ ایک مرکزی انتظامیہ کی مدد سے حکومت کی سربراہی کرتا تھا۔ بادشاہ ایک خود مختار

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:01 PM

حکمران ہوتا تھا۔ بادشاہ نے زائد زرعی اشیاء پر ٹیکس عائد کیا اور اس کو دوبارہ تقسیم کیا اور طاقت اور جبر کے ذریعہ ایک درجہ بندی معاشرے میں امن وامان کو یقینی بنایا۔ ان خصوصیات نے گنگا کے میدانی علاقوں میں ریاست کی تشکیل کو نشان زد کیا۔

سولہ مہاجنا پداس : Sixteen Mahajanapadas

پرانوں اور جینی روایات کے مطابق وہاں سولہ مہاجنا پڈاس تھے

1۔ گندھارا	9۔ کورو
2 کمبوجا	10۔ پنچالا
3۔ اسما کا (آسا کا)	11۔ میٹسیا
4۔ واٹسا	12۔ واجی (وجیچی)
5۔ اونتی	13۔ انگا
6۔ سوراسینا	14۔ کاسی
7۔ چیڈی	15۔ کوسالا
8۔ ملا (Malla)	16۔ مگدھا

مہاجنا پڈاس کو ان کی سیاست کی نوعیت کی بنیاد پر گانا سنگھاس (Gana Sanghas) اور سرداری (Chiefdoms) کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔

گانا سنگھاس: Gana-Sanghas

گنگا کے خطے کی اولین ریاستیں چنا پداس کے نام سے جانی جاتی تھیں اور ان میں قبیلے کی سرداری جمہوریہ اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں شامل تھیں ۔ پہلے کے متن میں سولہ مہاجنا ایڈ پڈاس کا تذکرہ ملتا ہے ۔ یہاں گانا سنگھاس یا چند لوگوں کی حکومتیں بھی تھیں جو خاندان کی شاخوں (Clans) پر مرکوز تھیں۔ ورجی گانا سنگھاس کے سب سے مشہور شہروں میں سے ایک تھا اور مینتھلا (Mithila) خطے میں ویشالی ان کا دار الحکومت تھا۔ یہ ریاستیں کسی بادشاہ کے فیصلے سازی اور اختیار کے تحت نہیں تھیں، بلکہ مختلف قبیلوں کے سربراہان مل کر اجتماعی بنیادوں پر فیصلے کرتے تھے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی تھیں جیسے کوسالہ اور کاس۔ دلچسپ بات یہ کہ قبیلوں کے نام جیسے اکشوا کو اور ورشینی کے ساتھ ساتھ ان ابتدائی ریاستوں کے ناموں کا دو رزم ناموں (رامائن اور مہابھارت میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔

سلطنتیں یا بادشاہتیں: Monarchies or Kindgdoms

گنگا کے میدانی علاقوں پر مہاجن پڈاس سب بادشاہتیں تھیں۔ ان ریاستوں میں ویدک روایت پسندی کا ایک قائم شدہ رواج تھا۔ پجاری طبقے نے مہاجنا پڈاس میں گانا سنگھوں کے برعکس ایک اہم مقام حاصل کیا۔

بادشاہتوں پر بادشاہوں کا اختیار ہوتا تھا اور انتظامیہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی ۔ برہمن پجاریوں نے مختلف رسومات کے ذریعہ بادشاہ کو قانونی حیثیت دی۔ بادشاہت موروثی تھی اور جانشینی زیادہ تر قدیم قانون کے مطابق بڑے بیٹے کو ملتی۔ بادشاہ کی مدد کونسلوں سے ہوتی تھی جسے پریشد (Parishad) اور سبھا کہتے ہیں۔ یہ کونسلیں اپنی نوعیت کے لحاظ سے مشاورتی ہوتی تھیں ۔ بادشاہ نے کچھ دوسرے ٹیکسوں کے علاوہ زمینی محصول کے ذریعے زرعی زائد مقدار کو مختص کیا۔ بالی (Bali) کاشت کی جانے والی زمین کے رقبے پر مبنی ٹیکس تھا۔ بھاگا (Bhaga) پیداوار کے حصہ کے طور پر حاصل کیا جاتا تھا۔ کارا اور شنولکا اس عرصے کے دوران جمع کردہ دیگر ٹیکسوں میں سے کچھ تھے۔ چنانچہ بادشاہوں نے ٹیکسوں کے ذریعے حکومت کی آمدنی بڑھائی تاکہ انتظامی ڈھانچہ مضبوط ہو اور فوج برقرار رہے۔

امیر ترین زمینداروں کو کریہاپتیں کہا جاتا تھا۔ یہ زمین دار مزدوروں کو ملازمت کے لئے رکھتے تھے جسے داس یا کرمکار اس کہتے تھے۔ چھوٹے زمینداروں کو کساکاس یا کرشاکس کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ورنا (Varna) کی بنیاد پر معاشرے کا استحکام ہوا تھا۔ یہ حیثیت و مقام کے نشان کے طور پر ابھرا۔ کاشت کاروں اور کاریگروں کی شناخت (شودر (Shudras) کے نام سے ہوئی۔ اس عرصہ کے دوران ا بھرنے والی ایک نئی سماجی قسم کی معاشرتی درجہ بندی کو شودروں کے نیچے رکھا گیا تھا اور انہیں پہچانا جاتا ۔ وہ بستیوں کے کنارے رہنے پر مجبور ہوگئے اور شکار اور اپنا کھانا جمع کرنے میں مشغول ہوگئے تھے۔ ان کو پسماندہ کردیا گیا اور صرف معمولی ملازمتیں دی گئیں کیونکہ شہریت عروج پر تھی، ان کی اپنی زبان تھی جو ہند آریائیوں کے ذریعہ بولی جانے والی زبان سے مختلف تھی

3.3 ملحد مفکرین کی ابتدا Emergence of Heterode Thinkers

عام عہد سے پہلے چھٹی اور پانچویں صدیوں میں، شمالی ہندوستان میں ایک قابل ذکر فکری بیداری پیدا ہوئی، جس نے ہندوستان پر گہرا اثر

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:02 PM

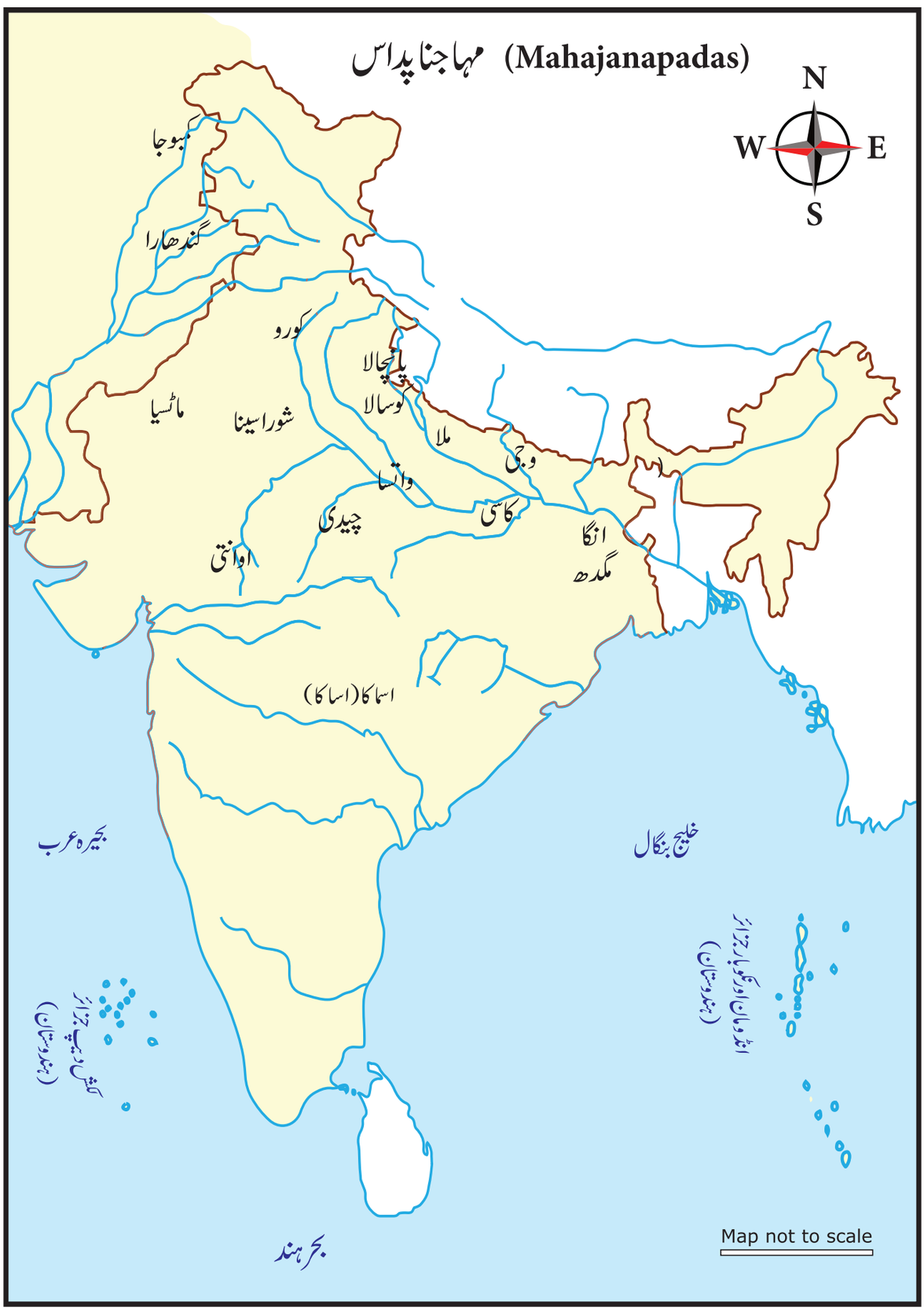

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:02 PM

ڈالا اور اس کے بعد کے ہزارہ (صدیوں) میں اس کی ثقافت کو متاثر کیا۔ اس کا اثر جنوبی ایشیاء میں بھی پھیل گیا ۔ یہ بیداری ملحدین (Heterodox) مفکرین کے ایک میزبان کے ذریعہ موجودہ فلسفے پر سوال کرنے کا نتیجہ تھا گوسالہ، گوتم بدھ، مہاویر، اجیتا کیسا کمبلین اور دیگر مفکرین نے دنیا کو چھوڑ دیا اور گنگا کے میدانی علاقوں میں وہ گھومتے رہے، اپنے دور کے معاشرتی اور ثقافتی منظرنامے پر غور وفکر کرتے ہوئے گنگا کے میدانی علاقوں میں یہ غیر معمولی بات نہیں تھی، ان سنتوں کی تعلیمات نے تیزی سے بدلتے ہوئے معاشرے کی ضروریات کی نشاندہی کی، جس میں نئی سیاست کا ظہور، شہری مراکز کے وجود میں آنے، دستکاری کی ترقی اور طویل فاصلہ سے تجارت میں اضافہ دیکھا گیا۔ ان مفکرین نے روح، دماغ اور جسم کے ویدک نظریات پر سوالات اٹھائے اور اس طرح نئے مذہبی فرقوں کے عروج کی راہ ہموار کی۔ اگرچہ ان سب نے ویدک مذہب پر سوالیہ نشان لگایا تھا لیکن ان میں دشمنی تھی، آخرکار بدھ مت اور جین مت مقبول عقائد کے طور پر ابھرے۔

فکری بیداری کے اسباب:
Causes of Intellectual Awakening

چھٹی صدی قبل مسیح میں شدید فکری بیداری کا دور تھا، اس بیداری کے ابھرنے کی متعدد وجوہات تھیں۔

(1) ریاستی تشکیل اور ویدک مذہب کی سختی نے فکر وعمل کی آزادی کو مجبور کیا۔ قاعدوں کی پیروی کرنے کے مذہبی عمل کے خلاف بغاوت کو ملحد فرقوں میں پائی گئی۔

(2) علاقائی شناخت کے ظہور نے سماجی و سیاسی اور معاشی تبدیلیوں کے عمل کو تیز کیا۔ اشرافیہ کا طبقہ، اس نظام سے مایوس ہو کر، مگدھ یا درمیانی گنگا کے میدانی علاقوں میں کھلتے ہوئے بے دین مذہب کی طرف احتجاج میں جانے لگا۔

(3) چونکہ ابھی تک ویدک مذہب سماج میں داخل نہیں ہوا تھا، لوگوں کو نئے ابھرتے ہوئے مذہبی فرقوں کی پیروی کرنا مشکل نہیں ہوا۔

(4) شہرکاری اور تجارت میں توسیع کے ساتھ، تاجروں اور بینکروں کے نئے طبقات سیٹھی (Sethis) اپنے اقتصادی مقام کے مطابق اعلیٰ سماجی مقام حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کی کوشش کرتے تھے۔

(5) شتریاس (Kshatriyas) کو شکایت یہ تھی کہ آشرموں میں انہیں طویل زمانے سے مقام نہیں دیا گیا تھا۔ یہ حق ویدک مشنوں میں صرف برہمنوں کو دیا گیا تھا

> ”جب لوگوں کی فکری تجسس کو دبانے کی کوششیں کی جاتی ہے تو انسان کا ذہن اس کے خلاف بغاوت کرتا ہے اور ناگزیر ردعمل ہونے لگتا ہے۔ بے چینی میں اور اس تقریب کے نظم وضبط سے دبے ہوئے جذبات کا ایک غیر مہذب طریقہ سے پھیلتے ہیں، اگر مذہبی طبقہ کی طرف سے مسلسل دباؤ ڈالا جائے۔
> ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن، فلسفی، سابق صدر ہند

ملحد فرقے: Heterodox Sects

سنت آوارہ گردوں اور اساتذہ نے پیروکاروں کے گروہوں کو راغب کیا اور مختلف فرقے قائم کئے، ان کے فلسفوں میں اخلاقی قانون کے منکر (مادہ پرست) اور جبریہ عناصر پر شامل ہے۔ وہ ملحد فرقے تھے جنہوں نے کٹر ویدک مذہب کا مقابلہ کیا اور اسی دوران وہ وجود میں آئے، ایک بدھ مت کے متن، سمنہا فالہ سوٹا (Samannaphala Sutta) نے گوتم بدھ سے ملنے والے مگدھ کے اجت شترو کا حوالہ دیتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس ملاقات سے قبل اس نے مختلف فرقوں کے رہنماؤں جیسے پرانا قصپا مکھالی گوسالہ، اجتیہ کیسا کمبلن، پکودھا، کچایانا، سنجیا بیلتھیو تہ اور نگانتھ نتپوٹا (مہاویر) کے ساتھ فلسفیانہ گفتگو کی تھی۔ انہیں بے گھر گھومنے والے (چرپیچیتو) فرقوں کے بانی (ستا کرو) اور ان کے احکامات (گانا چریو) کے قائدین کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ فرقے بدھ مت کے کلیدی حریف تھے۔ ان کے عقائد غیر اطمینان بخش دکھائے گئے تھے جب کہ بدھ کے عقائد کو اجاتا شترو نے قبول کرلیا تھا۔

3.4 اجیوی کاس: (Ajivikas)

خیال کیا جاتا ہے کہ اجیوی کاس اس زمانے کے متعدد سادھو سنت گروہوں میں سے ایک سے تیار ہوا ہے۔ بدھ مت کے ریکارڈوں کے مطابق، نندا واچا کو کا فرقہ کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ وہ کیسا سامکیکا کا جانشین ہوا، جو مکھالی گوسالہ کی پیروی کرتا تھا، اجیوی کاروں کا تیسرا اور سب سے بڑا تھا، گوسالہ نے نالندا میں پہلی بار مہاویر سے ملاقات کی

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:03 PM

اوران کی دوستی چھ سال تک جاری رہی۔ وہ نظریاتی اختلافات کے سبب الگ ہوگئے ،اس کے بعد گوسالہ سرواستی (Sravasti) چلے گئے ، جہاں ان کی سرپرستی ہالا ہالا نامی ایک امیر کمہار خاتون نے کی ۔ وہ نئی روح کے اوپر یقین رکھتے تھے اور ویدی سنیاسیت کی کڑی مشقتوں پر تنقید اور تضحیک کرتے تھے۔ حریف فرقوں کی حیثیت سے، بودھ اور جینی دونوں ہی گوسالا کو شیطانی کردار کے فرد کے طور پر پیش کرتے تھے۔ سراواسی اجیو کا فرقے کا صدر مقام تھا۔ اجیو یکا ننگے سنیاسی تھے، اجیو کاس کا بنیادی اصول نیاتی یا تقدیر تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اس دنیا میں کچھ بھی نہیں بدلا جاسکتا ہے کیونکہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہے۔ درد اور تکلیف کو ختم کرنے کے لئے ہر ایک کو نقل مکانی کے سلسلے سے گزرنا پڑتا ہے، اجیو کاس کے مطابق، زندگی میں چھ ناگزیر عوامل تھے جیسے نفع اور نقصان، خوشی اور غم اور زندگی اور موت، گوسالہ کے مرنے کے بعد دو دیگر مبلغین، پرانا اور پاگودھا کچایانا، اجیو یکوں میں شامل ہوئے اور اس میں نئی زندگی ڈال دی۔

پرانا کاسپا کا موقف ہے کہ اعمال میں کوئی خوبی یا خرابی نہیں ہے۔ کسی کو تکلیف دینے اور دوسروں کو ہلاک کرنے سے کوئی برائی نہیں آتی۔ اسی طرح سخاوت، خود پر قابو اور سچی تقریر سے کوئی اہلیت حاصل نہیں ہوتی۔ انسانی عمل سے کسی بھی چیز کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہے۔ ان کے بقول، عدم عمل زندگی سے نکلنے کا راستہ ہے۔ پاکودھا کچیانا کا خیال تھا کہ یہ دنیا ان سات مادوں سے بنی ہے چوکہ بے ساختہ، ناقابل علاج، غیر تخلیق شدہ، بنجر، ایک پہاڑی چوٹی کی طرح مستحکم، ایک ستون کی طرح کھڑے ہیں جو بدلاؤ نہیں رکھتے تھے، تبدیل نہیں ہوتے، ایک دوسرے کے ساتھ مداخلت نہیں کرتے ہیں، ایک دوسرے کی خوشی، درد یا خوشی اور تکلیف دونوں کا باعث بننے سے قاصر ہیں۔

اجیو یکوں کے کمہار اور بینکرس جیسے مالدار شاگرد تھے، اجیو کا فرقہ ملک کے طول وعرض اور وسعت میں پھیل گیا، حالانکہ ان کا اثر بدھ مت اور جین مت کے مقابلے میں بہت کم تھا۔

اجیتا کیسا کمبالن (بالوں کا لحاف رکھنے والا) ایک مادیت پرست تھا، اس کا ماننا تھا کہ ہر انسان چار بنیادی عناصر سے بنا ہوا ہے۔ آگ، پانی، ہوا اور احساس۔ موت کے بعد، یہ عناصر زمین پر لوٹ جاتے ہیں۔ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ ''سخاوت بے وقوفوں کے ذریعہ پڑھائی جاتی ہے۔ موت کے بعد وجود کی بات کرنے والوں کے الفاظ جھوٹے، خالی دھوکہ ہیں۔ جسمانی ٹوٹ پھوٹ کے ساتھ عقل مند اور بے وقوف یکساں طور پر فنا ہوجاتے ہیں۔ ان کا موت کے بعد کوئی وجود نہیں ہے۔

ٹمل ناڈو میں اجیوی کاس Ajivikas in Tamil Land

منی میگلئی، نلاکیسی اور سیوا گنا ناسیدھیار میں اجیو کا نظریہ کے حوالے ہیں۔ نلاکیسی کی سچائی کی تلاش اسے بدھ اور پورانم میں لے جاتی ہے۔ پورنن اجیو کا فرقے کا قائد تھا، چولا اجیو کاؤں پر ٹیکس عائد کرنے کے سلسلہ میں مشہور ہیں۔

لوکایاتا اور کاراوکا: Lokayata and Carvaka

اصطلاح ''لوکایاتا'' مادیت پسندی کی فکر کی علامت ہے۔ اس مکتب فکر کے دو بانیوں میں سے ایک کے بعد ہندوستانی مادیت کو کاروا کا کا نام بھی دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کاروا کا اور اجیٹا کیسا کم بلین نے ہندوستانی مادیت پرستی کو ایک باقاعدہ فلسفیانہ نظام کے طور پر قائم کیا۔ کاروکاوس نے شکوک وشبہات کا تصور تیار کیا اور تجربے کے ذریعہ علم کے حصول پر یقین رکھتا تھا۔ انہوں نے ویدوں کے اختیارات پر سوالات اٹھائے۔

ملحد فرقوں میں دشمنی: (Rivalry among Heterodoc Sects)

مختلف ملحد فرقوں میں شدید دشمنی تھی۔ یہ اس دور کے مختلف مذہبی بیانات سے ظاہر ہے۔ بدھ مت اور جین مت کے متنوں میں نہ صرف دوسرے ہیٹروڈوکس فرقوں کا ذکر ہے بلکہ انہیں کم دکھایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، بھگوتی سوترا، ایک جین متن، مکھالی گوسالہ کا ناقص بیان فراہم کرتا ہے۔

3.5 جین مت: (Jainism)

مختلف فرقوں میں، وردھمان مہاویر کی زیر قیادت فرقہ (جسے بودھ متن میں نگانتھا نٹاپوٹا کہا جاتا ہے) جین مت (مذہب) کی بنیاد رکھی۔ اس سے پہلے وہ نیرگرنتھ (بندھنوں سے آزاد) کے نام سے جانا جاتا

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:04 PM

تھا۔مہاویر روح کے جینا (فاتح) کے طور پر جانے جاتے تھے اور اس وجہ سے وہ فرقہ جین مت کے نام سے جانا جاتا ہے۔جین روایت کے مطابق، ریشبھ اس فرقے کے بانی تھے۔وہ پہلے تیرتنکار سمجھے جاتے تھے ۔یجروید میں تین تیرتنکر اس جیسے ریشبھ، اجیتا ناتھ اور اریستا نیمی کا ذکر ہے۔مہاویر نے اپنے اراکین کو خانقاہ اور ان کے پیروکار رہنمائے۔

مہاویر کی زندگی: Life of Mahavira

وردھمان، وئی شالی کے نواحی علاقے کنڈاگرام میں 540 قبل مسیح میں پیدا ہوئے تھے۔وہ گان سنگھا کے حکمران گھرانے کے ایک فرد تھے اور ان کے والد سدھارتھ، نترکا قبیلے کے سردار تھے، ان کی والدہ ترشالا، یچاوی راج کماری اور اس کے سردار چیتا کا کی بہن تھیں ۔ مہاویر اپنی ماں کے ذریعہ مگدھ، انگا اور ویدھا کے حکمرانوں سے قریب سے جڑے ہوئے تھے۔بچپن سے ہی وہ روحانی زندگی کی طرف راغب تھے۔والدین کی وفات کے بعد انہوں نے 30 سال کی عمر میں اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور 12 سال تک سچے علم کی تلاش میں بطور درویش گھومتے رہے۔انہوں نے سخت سادگی کی مشق کی اور اپنے لباس کو ترک کر دیا۔ اپنی خانہ بدوشی کے دوران، انہوں نے گوسالہ سے ملاقات کی اور اختلافات کی وجہ سے جدا ہونے سے قبل چھ سال اس کے ساتھ گزارے ۔اپنی خانہ بدوشی کے 13 ویں سال میں 42 سال کی عمر میں، وردھمان نے روشن خیالی یا نروانا حاصل کیا۔اس کے بعد وہ ایک تیرتنکر بن گئے اور اسے جینا یا مہاویر (عظیم فاتح) کہا جانے لگا۔انہوں نے 30 سال تک تبلیغ کی اور انہیں امیر لوگوں اور اشرافیہ کی سرپرستی حاصل رہی۔راج گریہا کے قریب پاوا پوری میں 72 سال کی عمر میں ان کا



مہاویر کی پیدائش سے متعلق جینا کی مصوری

انتقال 468 قبل مسیح میں ہوا۔اس نے (Jaina) کے نظریات کے مطابق موت کا روزہ رکھا۔ان کی موت یا آخری آزادی جینوں کے لئے ایک خوش کن واقعہ تھا۔

مہاویر کے بہت بڑی تعداد میں پیروکار تھے۔ ابتدائی مرحلے میں، ان کے پیروکار سماج کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے تھے۔تاہم وقت کے ساتھ ساتھ، جین مت صرف تجارت اور قرض دینے والی جماعت (مہاجنوں) تک ہی محدود ہو گیا۔جین مت کے عدم تشدد پر اصرار نے زراعت سمتی دیگر پیشوں کو بند کر دیا، کیونکہ اس میں ارادی یا غیر ارادی قتل سے پرہیز کیا جاتا تھا۔

مہاویر کی موت کے تقریباً 500 سال بعد، تقریباً 79 یا 82 عیسوی میں، جین مت میں فرقہ واریت واقع ہوئی، مگدھ شدید قحط سے متاثر ہوا اور بھدرابا ہو کے ماتحت جینا راہبوں میں سے کچھ اپنے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لئے جنوب کی طرف رہتے تھے۔وہ بغیر کسی لباس کے رہے اور وہ ڈگم برس (خالی جگہ پہنے ہوئے یا ننگے) کے نام سے جانے جاتے تھے، دوسرے لوگ سویتمبر (سفید پوش) کہلاتے تھے جو سفید لباس میں رہتے تھے مگدھ میں جین مت کو کمزور کیا گیا لیکن ان کے فرقے گجرات راجستھان، مدھیہ پردیش، اڑیسہ اور کرناٹک میں پرجوش پیروکار تھے۔

بھدرابا ہو کی موت پر، شولبھدرا نے پاٹلی پترا میں ایک عظیم کونسل کا انعقاد کیا، جس نے جینا کے مسائل کو مرتب کیا۔اس میں 12 اَنگ (اعضاء) شامل تھے۔ایک اور کونسل 5 ویں صدی عیسوی میں گجرات کے ولابھی (Valabhi) میں ہوئی۔ اس میں 12 اوپنگاس (معمولی حصے) شامل کئے گئے، جینا راہبوں نے نہ صرف مذہبی کتابیں لکھیں بلکہ سیکولر ادب کو بھی فروغ دیا۔آچارنگا سوترا، سوترا کرتینگا اور کلپا سوترا ابتدائی جین کی کتابیں ہیں ۔ابتدائی جینا کے بیشتر حصے اردھا۔مگدھی، عام لوگوں کی زبان میں لکھے گئے تھے۔



مہاویر

جین مت کے نظریات:

جین مت کا مرکزی اصول عدم تشدد ہے۔جین مت کی طرح کوئی اور مذہب عدم تشدد پر اتنا زور نہیں

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:05 PM

دیتا ہے۔ یہ انسانی جذبات پر بھی تنقید کرتا ہے۔ جین مت خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے۔ جین مت میں دیوتا کی پوجا نہیں کی جاتی تھی۔ اس مذہب میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ خدا کی پرستش کرنے یا قربانیوں سے نجات حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ کوئی شخص صرف سادگی کے ساتھ ہی مصائب سے بچ سکتا ہے۔

مہاویر نے وید کے اختیارات کو مسترد کر دیا۔ لہذا جین مت ایک غیر روایتی آزاد خیال مذہب ہے۔ جین مت کے مطابق، دنیا کا کوئی آغاز یا خاتمہ نہیں ہے۔ یہ ایک دائمی قانون کے مطابق ترقی اور زوال کے ایک سلسلہ کی گذرگاہ ہے۔ جین مت نے دوغلے پن کی حمایت کی۔ دنیا روح (جیوا) اور مادے (اجیوا) سے بنی ہے جو ابدی ہے، جیو اور اجیوا کے اکٹھے ہونے سے کرما عمل پیدا ہوتا ہے، جو پیدائش اور پنر جنت کے ایک نہ ختم ہونے والے چکر کی طرف جاتا ہے۔ خود کو کرما سے آزاد کرنے کے لئے اپنے آپ کو سخت سادگیوں اور خودسوزی پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔ لہذا جین مت میں صرف، راہب ہی پیدائش اور دوبارہ جنم کے چکر سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

تری رتن: Triratnas

جین مت نظم وضبط کے لئے کچھ سخت قوانین پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ جینیوں کو تین اصولوں کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے جن کو تری رتن یا تین جوہر کہتے ہیں۔ (1) صحیح عقیدہ (سمیاگ درشن)

(2) صحیح علم (سمیاگ جنانا)

(3) صحیح طرز عمل (سمیاگ مہاوراوت)

پانچ عظیم عہد Five Great Vows

راہبوں کو پانچ عظیم عہد (پنچھا مہاورتا) کرنے پڑتے تھے۔

1۔ قتل یا زخمی نہ کرنا (اہمسہ) 2۔ چوری نہ کرنا (آستیہ)

3۔ جھوٹ نہ بولنا (ستیہ) 4۔ شادی نہ کرنا (براہما چاریہ)

5۔ جائیداد نہ رکھنا (اپاری گرہ)

عدم تشدد: Non - Violence

پانچوں عہد، راہبوں اور پیروکاروں، دونوں کے لئے عام ہیں، راہبوں کو عام پیروکاروں کے مقابلے میں عہدوں پر زیادہ سختی سے عمل کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، چونکہ جین مذہب عدم تشدد پر بہت زور دیتا ہے، لہذا عقیدہ کے سخت پیروکار اپنے منہ اور ناک کے گرد ململ کا کپڑا پہنتے ہیں تاکہ وہ غلطی سے بھی چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو سانس میں نہ لیں۔ چیونٹیوں اور دوسرے کیڑوں کو روندنے سے بچنے کے لئے جینی راہب چلنے سے پہلے راستے میں جھاڑو دینے کے لئے پنکھوں کا استعمال کرتے ہیں۔

جین زراعت یا دیگر ہنروں پر عمل نہیں کرتے ہیں اس لئے کہ اس میں حیوانات کو ہلاک کرنا یا زخمی کرنا پڑتا ہے۔ لہذا وہ تجارت پر مبنی قرضے لینے میں کامیاب ہوگئے اور اس میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا، اس کے نتیجہ میں وہ شہریت کے ساتھ قریب سے وابستہ ہوگئے تھے۔

جین مت ایک مساوات رکھنے والا مذہب ہے۔ یہ پیدائش کی بنیاد پر کسی بھی عدم مساوات کو منظور نہیں کرتا ہے۔ یہ کسی کے اعمال ہی سے معاشرے ورسماج میں اپنی حیثیت کا تعین کرتے ہیں نہ کہ پیدائش کا، جین مت مانتا ہے کہ ''کسی کے عمل سے کوئی برہمن، شتریہ، ویشیا یا شودر نہیں بن جاتا ہے۔ پیدائش پر مبنی فخر گناہ سمجھا جاتا ہے۔ خانقاہی آرڈر میں خواتین کو داخل کیا گیا ہے، تاہم، بہ حیثیت عورت نجات حاصل نہیں کر سکتی ہے، نیک اعمال کے ذریعہ قابلیت پیدا کر کے عورت مرد کی حیثیت سے دوبارہ پیدا ہوسکتی ہے اور پھر نجات حاصل کرنے کی کوششیں کر سکتی ہے۔

تامل ناڈو میں جین مت: (Jainism in Tamil Nadu)

جین مت تقریباً تیسری صدی عیسوی میں تمل ناڈو میں پھیل گیا، مدورائی اور دیگر مقامات کے آس پاس جین چٹانوں کی پناہ گاہیں بڑی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ پورنا نورو میں روزہ رکھنے سے کوپرون چولن کی موت کا تذکرہ کچھ لوگوں کے ذریعہ سیلاکانہ کے جین عمل سے ملتا جلتا ہے۔



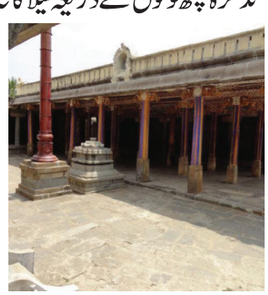

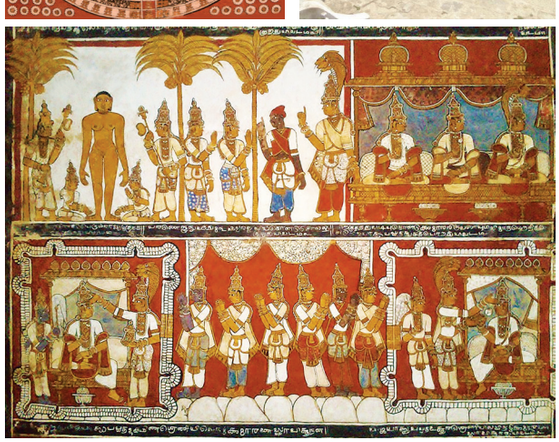

جینا کانچی، تروپاروتھی کنرم

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:06 PM

ابتدائی تمل ادب میں جین مت کا اثر مضبوط ہے ۔ نالڈیار، پالاموزی، جیواکا، چنتامنی، پیرن کلم کری کئی، نیلاکیسی وغیرہ تمل زبان میں جینی ادب کی اہم کتابیں ہیں۔ 470 عیسوی کے شروع میں بوجیا پدھا (Boojyapadha) کے شاگرد وجرانندی نے مدورائی میں ایک جینا دراوڑا سنگھا قائم کیا تھا۔تمل ناڈو میں جین مت زندہ رہا ہے اور متعدد جین مندر ہیں۔جینوں کے مندروں میں سے ایک کانچی پورم کے قریب تروپاروتیکنزام میں ہے جس کی چھت میں خوبصورت نقاشی موجود ہے۔کانچی پورم کا یہ حصہ جینا کانچی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ہندوستان میں جین مذہب کا زوال:

1۔ شاہی پرستی کی عدم موجودگی
2۔ جینیوں میں ڈگامبر اور سویتامبر کی حیثیت سے تقسیم (فرقہ بندی)
3۔ تبلیغی سرگرمیوں کی کمی 4۔ گروہ پرستی (گروہ بندی)
5۔ طریقوں کی شدت اور 6 ۔مسابقتی عقیدے کے طور پر بدھ مت کا پھیلاؤ، جین مت کے خاتمہ کا باعث بنا۔

3.6 بدھ مت: Buddhism

نئے وجود میں آنے والے ملحد فرقوں میں، بدھ مت سب سے زیادہ مقبول تھا، یہ ایک طاقت ور مذہب کے طور پر ابھرا جسے مختلف حکمرانوں کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ یہ اس قدر اثر ورسوخ کا حامل تھا کہ اس کے نظریہ کو اشوک نے ریاستی پالیسی کے طور پر اپنایا۔اگرچہ یہ ہندوستان سے تقریباً ایک ہزار سال سے عملی طور پر غائب ہو چکا ہے،لیکن یہ دور دراز تک پھیل گیا ہے اور آج بھی جنوب مشرقی اور مشرقی ایشیائی ممالک میں وسیع پیمانے پر اس کی پیروی کی جارہی ہے۔ بیسویں صدی کے وسط میں ڈاکٹر بی۔ آر امبیڈکار نے ہندوستان میں اسے دوبارہ زندہ کیا۔


گوتم بدھ

بدھ کی زندگی: گوتم بدھ کا اصلی نام سدھارتھ تھا ، ان کے والد ساکیا خاندان کے بادشاہ سدھودھنا تھے ، ماں رانی مہامیا تھیں۔ ان کی ماں مہامیا نے حاملہ ہونے کے دوران ایک سفید ہاتھی کو خواب میں دیکھا تھا ،جس کے چھ دانت (Tusks) تھے وہ ہاتھی اس کے رحم میں داخل ہو رہا تھا۔

دانشور لوگوں نے یہ پیشن گوئی کی کہ یہ بچہ یا تو ’’عالمگیر بادشاہ یا عالم گیر استاد‘‘ بنے گا ۔ جب مہامایا اپنے والدین کے گھر جارہی تھی سدھارتھ کپل وستو کے قریب لومبینی کے ایک پارک میں پیدا ہوئے ۔ سدھارتھ ایک شاہی شہزادے کی حیثیت سے عیش وعشرت میں زندگی کررہے تھے۔انہوں نے یشودھرا سے شادی کی اور ایک بیٹا پیدا ہوا، جب وہ ایک دن اپنے رتھ میں چنا کے ساتھ محل کے باہر سواری کررہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی، ایک بیمار آدمی، ایک لاش، آخر میں ایک مذہبی درویش موجود تھا،لوگوں کے دکھ دیکھ کر انہیں پچھتاوا ہوا، وہ ابدی سچائی کی تلاش میں رات کے اندھیرے میں اپنے محل سے چلے گئے، وہ اپنے رتھ پر سوار ہوئے جسے ان کے پسندیدہ گھوڑے کانتھا کا (Kanthaka) نے کھینچا تھا اور شہر سے بہت دور اپنے رتھ چنا کے ذریعہ انہوں نے اپنے بالوں کو کاٹا اور اپنے استعمال شدہ لباس اور زیورات اپنے والد کے پاس بھیج دئے۔اسے مہا بھیر سکرامنا (Mahabhiraskramana) یا عظیم پیش رفت کے نام سے جانا جاتا ہے۔


مہابودھی مندر، گیا

سدھارتھ گھوم پھر کر تھوڑی مدت کے لئے الارکالاما (Alarakalama) کے شاگرد کی حیثیت سے شامل ہوئے انہوں نے ایک راہب اداکا راماپٹا (Uddaka Ramaputta) سے رہنمائی بھی مانگی۔سدھارتھ ان کے راستے سے مطمئن نہیں تھے اور انہوں نے سخت مجاہدوں کی مشق کی، جس کی وجہ سے وہ مرنے کے قریب ہوگئے۔ایک دن انہوں نے سوجاتا نامی دودھ بیچنے والی (گوالن) کے ذریعہ دئے ہوئے دودھ میں پکائے گئے چاول کھائے اور بودھ گیا، پیپل کے درخت کے نیچے غوروفکر (مراقبہ) میں بیٹھ گئے۔ 49 دن کے مراقبہ کے بعد انہوں نے 35 سال کی عمر میں ، روشن خیالی حاصل کی۔اس کے بعد، انہیں بدھا یا روشن خیال کہا جانے لگا، اسی کے بعد انہوں نے اپنا پہلا وعظ (خطبہ) وارانسی کے قریب سارناتھ میں ہرن پارک میں دیا۔اس واقعہ کو دھرما چکرا پریورتنا یا عظیم قانون کے پہیے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔انہوں نے سنگھا قائم کیا اور اپنے نظریات کو دور دور تک پھیلایا۔بدھ اور ان کے پیروکار سال کے آٹھ

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:07 PM

مہینوں تک سفر کرتے رہتے تھے اور بارش کے موسم میں چار مہینوں کے لئے ایک جگہ پر ٹھہرتے تھے۔80 سال کی عمر میں، ان کا انتقال کوسی نگر (Kusinagare) میں ہوا۔اس کو پریورتنا (Parivartana) کہا جاتا ہے ۔گوتم بدھ کے ممتاز شاگردوں میں ساری پوٹا، مہاموگلانا ، مہا کاکیانا اور آنندا تھے۔ شاہی گھرانوں کے لوگ اور معمولی افراد دونوں بدھ کے کثیر تعداد میں پیروکار تھے۔

بدھ کی کونسلیں:

بدھ کی موت کے بعد بھکشوؤں کی کونسلوں میں بدھ مت کے عقائد اور دیگر پہلوؤں کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ایک مدت کے بعد چار بدھ کونسلیں منعقد کی گئیں ۔اجاتاستر و کی سرپرستی میں بدھ کی موت کے بعد راجا گراہا میں پہلی بدھ کونسل منعقد ہوئی ۔اس کی سربراہی اپالی نے کی ، اسی کونسل میں اماِلی نے ونیا پٹا کا (Vinayapitaka) کو پڑھا۔آنند نے سوتا پٹا کا(Suttapitaka) کا ورد کیا. بدھ کی موت کے ایک صدی بعد ویشالی میں، دوسری بدھسٹ کونسل کا اجلاس ہوا، اس کے بعد بدھ مت دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک کو استھاویراوادین (Sthaviravadins) یا بزرگوں کی تعلیمات کے ماننے والے اور دوسرا مہاسنگیکا (Mahasanghika) یا ''عظیم برادری کے ممبروں'' کے نام سے جانا جاتا تھا۔تیسری بدھسٹ کونسل کا انعقاد پاٹلی پترا میں ہوا۔ اسے اشوک نے منعقد کیا تھا۔ استھاویراوادین (Sthaviravadins) نے خود کو مضبوطی سے قائم کیا اور نئے خیال کے بے دین لوگوں کو بے دخل کردیا۔ ابھدیماپٹا کا (Abhidammapitika) میں کتھاواتھو (Kathavatthu) نامی آخری حصہ (دفع) میں شامل کیا گیا۔کنشک کے دور میں چوتھی بدھ کونسل کا اجلاس کشمیر میں ہوا۔ سروستیواڈین (Sarvastivadins) بدھ مت کا ایک اہم فرقہ تھا۔اس کے عقائد مہاویبھاسا میں مرتب کئے گئے تھے۔

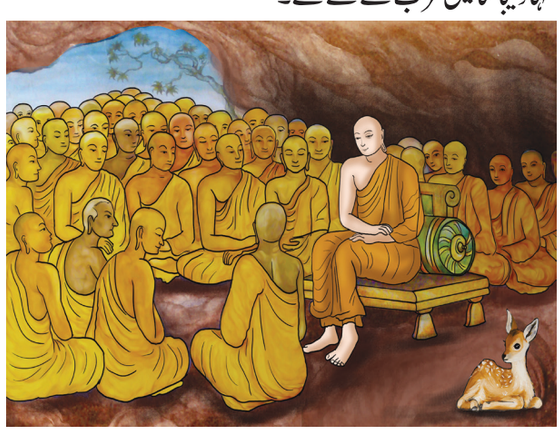

بدھ مت کا اجلاس

بدھ مت کے فرقے: Buddhist sects

وقت کے ساتھ ساتھ ، مہا سنگیکا س، استھاویر واڈیز اور سروستیواڈین بدھ مت کے بڑے فرقوں کے طور پر ابھرے، مہاسانگیکا اور سروستیوادینوں کے مابین نئے خیالات سامنے آئے۔

اس کے بعد بدھ مذہب میں مہایانہ اور ہنایانہ (عظیم اور چھوٹے سواریوں) کا ظہور ہوا۔مہایانہ یا عظیم راستہ ہندوستان میں مقبول اور بااثر بن گیا۔نالندا یونیورسٹی بدھ مت کی تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا اور اسے پالاس (بنگال کے بادشاہ) (Palas) کی سرپرستی حاصل تھی۔مہایانہ چین اور جاپان میں پھیل گیا۔ ہنایانہ یا سری لنکا، برما، تھائی لینڈ اور دیگر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں مقبول ہوا۔گپت دور کے اختتام تک، وجراجیانہ (بجلی کا راستہ) تھنڈر بولٹ (Thunderbolt) ابھرا۔ یہ بنگال اور بہار میں مشہور تھا۔یہ قدیم مقامی فرقوں سے متاثر ہوا اور 11 ویں صدی عیسوی میں تبت میں پھیل گیا۔ بہار میں وکرماسیلا یونیورسٹی واجریانا بدھ مت کا ایک اہم مرکز تھا۔بھکتی تحریک کے آغاز کے ساتھ ہی ہندوستان میں بدھ مذہب کا زوال شروع ہوگیا۔ آہستہ آہستہ بدھ مذہب ہندو طریقوں سے متاثر ہوا۔جلد ہی بدھ مت کو ہندو مت میں شامل کرلیا گیا، اور بدھ کو کچھ روایات میں وشنو کا اوتار سمجھا جانے لگا۔

بدھ مت کے لٹریچر: Buddhist Literature

بدھ مت کے متن پالی زبان میں مرتب کئے گئے تھے ۔ بدھ قوانین کو تری پٹیکا (تین ٹوکریاں) کہا جاتا تھا۔وہ وینایاپٹیکا، سوتاپٹیکا اور ابھیدھماپٹیکا ہیں۔ونیاپٹیکا میں خانقاہی کے اصول واخلاق کو بیان کیا گیا ہے۔سوتاپٹیکا میں بدھ کی تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔پٹیکا میں بدھ فلسفہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے ۔سوتاپٹیکا جس میں بدھ کی تعلیمات کو پانچ حصوں یعنی نکایاس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بھوک سے مرنے والی شیرنی: The Starving Tigress
جٹاکا کی کہانی A Jatako tale

بودھی ستوا خالص اور عظیم روحانی عقیدت کے لئے مشہور شخص ایک عظیم عالم اور استاد تھے۔دولت کی خواہش کے بغیر وہ جنگل گئے اور ایک راہب کی زندگی گذاری، اسی جنگل میں اسے بھوک سے مرنے والی شیرنی کا سامنا کرنا پڑا جو بچوں کو جنم دینے کے بعد اپنی جان بچانے کے لئے اپنے نئے پیدا ہونے والے بچوں کو کھا رہی تھی۔ جب قریب میں کوئی دوسرا کھانا نہیں تھا تو بودھی ستوا نے شفقت سے اپنے جسم کو شیرنی کو کھانے کے لئے پیش کیا۔

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:08 PM

ان میں تھیرا گٹھ اور تھیری گٹھ (بزرگ راہبوں اور راہبات کے بجنوں) اور جاٹا کا کی کہانیاں (بودھی ستوا کی حیثیت سے پچھلے جنم میں بدھ کے اعمال) جیسے مشہور کام ہیں۔ دیگر اہم بدھسٹ کی کتابوں میں ملنڈا پنہا، یونانی باکٹرین کے بادشاہ میننڈر اور بدھ بھکشو بھگت ناکا سینا اور سیلیونسی تواریخ دیپاماماس ،مہاواہمسا (عظیم روزنامچہ) اور کولاومسا کے درمیان گفتگو شامل ہیں۔

بدھ کی چار اعلیٰ درجہ کی سچائیاں:

بدھ کے ذریعے تجویز کردہ چار اعلی درجہ کی سچائیاں اسی طرح ہیں۔

(1) مصائب کی عظیم سچائی: پیدائش، عمر، موت، ناخوش گواری علاحدگی، ادھوری خواہش۔

(2) مصائب کی شروعات کی سچائی: لذت، اقتدار، لمبی زندگی وغیرہ کی (خواہش) غم کی وجوہات ہیں۔

(3) مصائب کے خاتمے کے لئے عظیم سچائی (نروانا): غم سے مکمل رہائی حاصل کرنا۔

(4) اس راستے کی عمدہ سچائی جو تکلیف کے خاتمے کا باعث بنتی ہے: عمدہ آٹھ تہہ دار یا درمیانی راستہ۔

بدھ کا درمیانی یا آٹھ تہہ دار راستہ (آسٹن گیکا مارگ)

(1) صحیح خیالات (2) صحیح عزم
(3) صحیح تقریر (4) صحیح سلوک
(5) صحیح ذریعۂ معاش (6) صحیح کوششیں
(7) صحیح یادداشت (8) صحیح مراقبہ

لہذا بدھ نے خدا کا ذکر پیش کیا اور نہ ہی انکار کیا۔ بدھ مت مساوات کی حمایت کرتا ہے۔ اس نے عدم تشدد یا اہمسا کی تبلیغ کی اور سب کے ساتھ محبت کرنے کی تبلیغ کی، تاہم، یہ اہمسا پر جین مت کے اصرار کے مقابلے میں ایک اعتدال پسند مذہب تھا۔ اس نے تجارت اور سرمایہ داری کو فروغ دیا کیونکہ یہ فضول خرچی کے خلاف تھا اور کفایت شعاری کی حمایت کی تھی۔ کسی بھی طرح کے جانداروں کی کی ہلاکت کے تمام کام حرام تھے۔ تجارت ہتھیاروں جانداروں، گوشت، شراب اور زہروں کے تجارت کی اجازت نہیں تھی۔

تمل ناڈو میں بدھ مت : (Buddhism in Tamil Nadu)

تقریباً تیسری صدی قبل مسیح میں ٹمل ملک (ٹمل ناڈو) میں پھیل گیا۔ اشوک کے لکھے ہوئے کتبے کے حصے دکن میں پائے جاتے ہیں، جو ہندوستان کے جنوبی حصوں (علاقوں) میں بدھ مت کے پھیلاؤ کے ضامن ہیں۔ آثار قدیمہ کے شواہد سے کاویری پٹنم میں چوتھی صدی عیسوی کے ایک بدھ احاطے کا وجود بھی ظاہر ہوتا ہے۔

پٹنا پالئی کے حوالے سے، نوبورو کرشیما سے کاویری پوم پٹنم میں تاجر مراد تھے، جو سبزی خور تھے، جانوروں کی قربانی کے مخالف تھے۔ اس سے کوئی بھی ٹمل ملک میں بدھ مت کے اثر ورسوخ کا تصور کرسکتا ہے۔ سنگم کے بعد کے زمانے کی دو کتابیں، ایک ستانار (Sattanar) کی منی میگالئی میں بدھ مت کا ادب موجود ہے۔ اسی طرح اب ناپید ہونے والے کنڈل کیسی، بدھ مت کی ایک اہم کتاب ہے۔ ابتدائی عیسائی عہد میں کانچی پورم بدھ مت کا خوش حال مرکز تھا، ڈنناگا (Dinnaga) اور دھرم پالہ (Dharmapala) جو مشہور نالندا یونیورسٹی کے سربراہ تھے۔ کانچی پورم کے معروف بدھ اسکالر تھے، ہیون سانگ جس نے ٹمل ملک کا دورہ کیا تھا، اس نے اپنے سفر کے احوال میں اشوک کے ذریعے کانچی پورم میں تعمیر کئے جانے والے متعدد بدھ اسٹوپوں کے بارے میں تذکرہ کیا ہے۔

پلاوا بادشاہ نرسمہاورمن دوم (695-722 عیسوی) کے دور میں ایک چینی حکمران کی درخواست پر ناگا پٹنم میں ایک بدھ مندر تعمیر ہوا تھا۔ چینی راہب وو-ہنگ (Wu-hing) نے خانقاہ کا دورہ کیا تھا۔ 1006 عیسوی میں، راجا راجہ اول کے اقتدار کے دوران، سری وجیا کنگ مارا وجیوتنگا ورمن نے ناگا پٹنم میں بدھ مندر تیار کیا۔ اسے سولا مانی-ورما-وہارا کہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں بدھ مت کا زوال:

بدھ مت کو وقتاً فوقتاً تفرقہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ''ہنایانا، مہایانا، وجریانا، تانترایانا اور ساہاجیانا'' جیسے مختلف الگ الگ گروہوں میں تقسیم کے نتیجے میں بدھ مذہب اپنی اصلیت کو کھو بیٹھا۔ پالی اور پراکرت شمالی ہندوستان کے لوگوں کی بولی جانے والی زبانیں تھیں اور انہیں زبانوں کے ذریعہ بدھ مت کے پیغام کو عام کیا گیا تھا۔ لیکن جب سے کنشک کے دور میں چوتھی بدھ کونسل کے دور کا انعقاد ہوا، تب سے سنسکرت اپنائی گئی۔ اس کے بعد سے بدھ مذہب عام لوگوں کے لئے ناقابل فہم ہوگیا۔

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:09 PM

ہرش وردھن کے بعد بدھ مت بھی شاہی پرستی سے محروم ہوگیا۔اس کے برعکس، ویدک مذہب کو پہلے پشیا مترا سنگھا اور بعد میں گپتاؤں سے شاہی سرپرستی ملی ۔راماناجا، رامانندا جیسی بھکتی تحریک کے حامیوں کے کردار نے بھی ویدک مذہب کی شان کو بحال کرنے میں مدد فراہم کی۔



تورامنا کے سکے

ہنوں (Huns) کے حملے نے بدھ مذہب کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ تورامنا اور مہیرکولا، دونوں ہن سرداروں کو بدھسٹوں سے سخت نفرت تھی اور انہوں نے شمال مغربی ہندوستان میں بسنے والے بدھ مذہب کو تقریباً ختم کردیا تھا۔معاملات کو مزید خراب کرنے کے لئے، راجپوت حکمران جو بدھ مت کے عدم تشدد کے تصور سے صلح نہیں کرسکے اور ویدک مذہب کے پرجوش حامیوں کی حیثیت سے بدھسٹوں پر ظلم و ستم شروع کردیا۔آخر کار حملہ آور عربوں اور ترکوں نے بدھ راہبوں کو ہندوستان سے فرار ہونے اور نیپال، تبت اور سیلون میں پناہ لینے پر مجبور کردیا۔اس کے نتیجہ میں ہندوستان سے بدھ مذہب ختم ہوگیا۔

SUMMARY خلاصہ

- 1000 تا 700 قبل مسیح کے درمیان لوہے نے کاشت کے رقبے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔
- دستکاری، تجارت اور بڑھتی ہوئی آبادی کی زرعی اضافی نمو کے نتیجہ میں گنگا کے میدانی علاقوں میں قصبے اور تبادلے کے مراکز وجود میں آئے
- مہاجنا پڈاس کو ان کی سیاست کی نوعیت کی بنیاد پر گانا، سنگھاس اور سرداری (Cheifdoms) کے درجہ بند کیا گیا ہے۔
- اجیوکاس کے مطابق فائدہ ونقصان، خوشی اور غم اور زندگی اور موت زندگی کے چھ ناگزیر عوامل تھے۔
- مہاویر کے تین اصولوں اور بدھ کے آٹھ تہہ دار راہ نے چھٹی صدی قبل مسیح کے دوران ہندوستان میں ایک نئی فکری بیداری پیدا کی۔
- تقریباً تیسری صدی قبل مسیح میں جین مت اور بدھ مت کے اثرات تمل ناڈو میں پھیل گئے۔

EXERCISE مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ گوتم بدھ نے اپنا پہلا خطبہ ..... میں دیا۔

(a) سانچی (b) بنارس (c) سارناتھ (d) لمبینی

2۔ ..... بدھ مت کی کتاب جو بدھ کے اجاشترو اجلاس کا حوالہ دیتا ہے۔

(a) جیوا کاسنتھامانی (b) اچارنگا سوترا

(c) کلپا سوترا (d) سمنا پھاسوٹا

3۔ بھاگوتی سوترا ان کی کتاب ہے۔

(a) بدھ مت (b) جین مت (c) اجیوکا (d) ویدی

4۔ کاشت کے طریقہ کار کو بہتر بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

(a) لوہا (b) کانسی (c) تانبا (d) پیتل

5۔ 16 مہاجنا پڈاس میں.....شمالی ہندوستان میں سب سے زیادہ طاقت ور بن کر ابھرا۔

(a) کوسالہ (b) اونتی (c) مگدھ (d) کورو

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1۔ ٹرپیٹا کے بارے میں لکھئے جو ہمارے مطالعہ کا ماخذ ہیں

2۔ کاروا کا (Carvaka) فلسفہ کے بارے میں خلاصہ لکھیں۔

3۔ مہاویر کی تعلیمات کا خلاصہ لکھیں۔

4۔ جناپڈاس اور مہاجنا پڈاس کے مابین فرق لکھیں۔

5۔ تمل ناڈو کی بدھسٹ تاریخ میں ناگا پٹنم کی اہمیت لکھیں۔

III۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ جنگلات صاف کرنے میں لوہے کے استعمال پر ایک تنقیدی جائزہ لکھئے۔

2۔ گنگا کے میدانی علاقوں میں قصبوں اور شہروں کے عروج کے ذمہ دار عوامل کا تجزیہ کریں۔

3۔ دوسری شہر کاری کے بعد کچھ ابھرتے ہوئے شہروں اور قصبوں کا تذکرہ کریں۔

4۔ پانچویں اور چھٹی صدی قبل مسیح کے ملحد مفکرین کی شناخت کریں۔

5۔ تمل ناڈو میں جین مت کے اثر ورسوخ کی نشاندہی کریں۔

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:09 PM

IV۔ ذیل کے تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں فکری بیداری کی وجوہات پر تبادلہ خیال کریں

2۔ اجیویکم اور ہندوستان میں اسکے پھیلاؤ کی ایک وضاحت لکھیں۔

3۔ جین مت میں اس تفرقہ کی وضاحت کریں، جو اس کے مضمرات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

4۔ بدھ کے آٹھ تہہ دار راستے کی فہرست بنائیں۔

5۔ ہندوستان میں بدھ مت کے زوال کے اسباب کی وضاحت کریں

سرگرمی: Activity

1۔ ہندوستان کے نقشے میں 16 مہاجنا پڈ اس کی نشاندہی کریں۔

2۔ ہندوستان میں بدھ مت کی یادگاروں سے متعلق معلومات کے ساتھ ایک چارٹ تیار کریں۔

REFERENCE BOOKS حوالہ جات

1. A.L. Basham, *The Wonder That Was India*, 3rd edition, Sidgwick & Jackson, 1977.
2. Abraham Eraly, *Gem in the Lotus: The Seeding of Indian Civilization*, Penguin, 2000.
3. B.M. Barua,*The Ajiviakas* , University of Calcutta, 1920.
4. Hajime Nakamura, *Indian Buddhism*.
5. S. Radhakrishnan,*Indian Philosophy* , vol. 1, George, Allen & Unwin, 1973.
6. Upinder Singh, *A History of Ancient and Early Medieval South India*, Pearson Longman, 2009.
7. Noboru Karashima, *A Concise History of South India*, OUP, 2014.
8. J.M. Somasundaram Pilllai, *A History of Tamil Literature*, Annamalainagar, 1968.
9. Himanshu Prabha Ray, "Writings on the Maritime History of Ancient India" in Sabyasachi Bhattacharya, ed.,*Approaches to History: Essays in Indian Historiography*, ICHR in association with Primus Books, 2011.

Internet Resources: انٹرنٹ وسائل

1. http://www.philtar.ac.uk
2. http://www.columbia.edu
3. http://www.himalayanart.org

Glossary: فرہنگ الفاظ

scepticism	ایک شکی رویہ، کسی چیز کی سچائی پر شک
pervade	پھیلنا
moat	قلعے کے آس پاس ایک گہری چوڑی کھائی جو پانی سے بھری ہوتی ہے۔
lineage	ایک آباء واجداد کی طرف سے نزول، نسب یا حسب نسب
primogeniture	پہلا بچہ جس کو وراثت ملے
coercion	طاقت یا دھمکیوں کا استعمال کر کے کسی کو کچھ کرنے پر راضی کرنے کا عمل
preeminent	بہت ممتاز
stratified	تشکیل یا طبقے یا تہوں میں ترتیب دیا ہوا
contemplating	ایک طویل وقت کے لئے غور کرنا
espousing	اپنانا یا تائید کرنا
belittle	(کسی کو یا کچھ) غیر اہم سمجھنا
contemptible	مستحق توہین
heretics	ایک شخص جو مذہبی عقائد پر یقین رکھتا ہے اس پر عمل پیرا ہے
refrain	خود کو کچھ کرنے سے روکنا
schism	سخت مخالفت کرنے والے طبقات
frugality	رقم، وقت، یا خرچ کی گئی رقم کے سلسلے میں
vouch	اچھی قیمت یا خدمت دینا
smother	(کسی کو) اپنی ناک اور منہ ڈھانپ کر قتل کریں تا کہ وہ دم گھٹ جائے

ICT کارنر

علاقائی ریاستوں اور نئے مذہبی فرقوں کا عروج

Rise of Territorial Kingdoms and New Religious Sects

Browse in the link

Web link: http://geacron.com/home-en/

11 his unit 3 Set
Monday, May 16, 2022 2:58:10 PM

اکائی
4

ریاست اور سلطنت کا ظہور

Emergence of State and Empire

سیکھنے کے مقاصد

تا کہ طلباء کو معلومات حاصل کرنے کا اہل بنائے۔

- ہندوستان کی پہلی دو اہم سلطنتوں کا ظہور
- فارسیوں اور یونانیوں کے حملوں کی اہمیت
- چھٹویں صدی سے تیسری صدی قبل مسیح میں سماجی وسیاسی تبدیلیاں
- قبل از موریائی انتظامیہ اور سماجی واقتصادی حالات
- اشوک کی مذہبی ریاست اپنے احکامات کے ذریعہ

تعارف Introduction

چھٹی صدی سے تیسری صدی قبل مسیح تک، شمالی ہندوستان بڑی سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے گزرا۔ بدھ مت اور جین مت کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد کے حامل ممتاز مذاہب کے طور پر ابھرا ۔ یہ دو مذہبی نظام مرکزی دھارے کے ویدک مذہب کے خلاف تھے۔ جین مت اور بدھ مت کے پیش کردہ نئے عقائد اور نظریات کے نتیجے میں، بہت زیادہ مذہبی عقائد کے لوگ ابھرتے ہوئے معاشرے کا حصہ ہونے کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ویدک طریقہ پر مبنی معاشرتی نظام میں ایک خاص تبدیلی آئی۔ سیاسی محاذ پر، چھوٹی ریاستوں اور قبیلوں کی وفاقی جماعتوں کو کامیابی کے ذریعہ ملایا گیا تا کہ اس عرصے کے دوران ایک سلطنت شکیل پائے، جس کے نتیجے میں ایک بڑی ریاست چکر اور تین یا ایکراٹ (شہنشاہ یا ایک اعلیٰ بادشاہ) کی حکومت تھی۔ اس میں مرکزی سلطنت کا عروج موجودہ بہار اور مشرقی اتر پردیش کے جنگی میدانی خطوں کے معاشرتی، معاشی اور انتظامی تانے بانے تبدیل کر چکے ہیں۔

ہموار میدانی علاقے اور دائمی دریاؤں جیسے گنگا اور اس کے بہت سے معاون دریاؤں سے پانی کی بہتات کے ساتھ فراہمی ان سازگار ماحولیاتی حالات میں شامل تھی جس نے اس خاص خطے میں ایک بڑی ریاست کے عروج کو فروغ دیا۔ ندیوں نے تجارت اور سفر کے لئے بڑے آبی گزرگاہوں کا بھی کام کیا۔ بمبسارا، جو بدھ کا ہم عصر تھا، نے مگدھ میں سلطنت کی تعمیر کا عمل شروع کیا۔ اسے مضبوطی اس کے بیٹے اجات ستر واور پھر نندا ؤں نے دی۔ سلطنت عظمت کو پہنچی اور چندر گپت موریا کے ذریعہ قائم کردہ موری سلطنت کی آمد کے ساتھ ہی اس کی انتہا ہوگئی۔ پہلے تین موریا شہنشاہ چندر گپت ، بندوسارا اور اشوک مشہور تھے۔ اشوک کے بعد موریا سلطنت زوال پذیر ہوگئی۔

ذرائع

چندرا گپتا اور موریا دور میں اس کے دو جانشینوں کے نام اب مشہور ہیں لیکن ان کی زندگی اور چال چلن کی تشکیل نو پچھلے مورخین کے لئے ایک محنت طلب اور مشکل عمل تھا۔ شاید ہی کوئی جامع عصری احوال یا ادبی کام موجود ہو، جس میں موریا شہنشاہوں کا تذکرہ ہوتا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ بدھ مت اور جین مت کے ساتھ ساتھ کچھ ہندو کاموں (کتابوں) جیسے برہمنوں میں ہوتا ہے۔ مہاومسہ، سری لنکا سے پالی میں جامع تاریخی احوال، ایک اہم اضافی ماخذ ہے۔ ذرائع سے حاصل ہونے والی بکھری ہوئی معلومات کو یونانی مورخین کے تاریخی کتابوں نے توثیق کیا ہے جنہوں نے ملک کے شمال مغربی حصے میں سکندر کی مہم کے بعد ہندوستان کے بارے میں اپنے تاریخی ذخیرے چھوڑ دئے تھے۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:06 PM

آثار قدیمہ اور علم کتبات وہ اوزار ہیں تاریخ کے سابقہ ادوار کو سمجھنے کے لئے تاریخ دان کو بھرپور معلومات فراہم کرتے ہیں ۔آثار قدیمہ خاص طور پر اس لئے اہم ہے کہ کھدائی سے شہری علم اشکال الاعضا کی نوعیت ظاہر ہوتی ہے، یعنی شہر کی شکل اور عمارتوں کی تعمیر۔وہ ماضی میں لوگوں کی مادی ثقافت کے بارے میں بھی ٹھوس معلومات مہیا کرتے ہیں، جیسے دھاتوں کے بارے میں جانا جاتا تھا، ان کے استعمال کردہ مواد، اوزار، اور وہ استعمال شدہ ٹکنالوجی۔

جنگی علاقوں میں آثار قدیمہ کے پائے جانے سے ہمیں وقت کے ساتھ ساتھ اس خطے میں قائم شہری مراکز کی نوعیت کے بارے میں ٹھوس ثبوت ملتے ہیں۔علم کتبات کے ثبوت اس مدت کے لئے بہت کم ہیں۔سب سے زیادہ مشہور اشوک کے احکامات ہیں، جو ملک کے بہت سے حصوں میں دریافت ہوئے ہیں۔درحقیقت، سانچی میں لکھے گئے برہمی رسم الخط کو جیمز پرنسیپ نے 1837 میں سمجھنے کے بعد ہی موریا کے دور کی بہت حد تک تعمیر نو ممکن ہوئی۔اس وقت ملک کے دوسرے حصوں میں بھی دیگر اشاعتوں کے بارے میں معلومات دستیاب تھیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انیسویں صدی میں ہندوستان میں پائے جانے والی یہ قدیم تاریخی نوادرات تھیں، جب تک کہ آثار قدیمہ کی کھدائیوں نے بیسویں صدی میں وادی سندھ کے قصبے ہڑپہ اور موہنجوداڑو کا پتہ نہیں لگایا۔"یہ بات ایک عظیم بادشاہ کے حوالہ سے شروع ہوئی،" اس طرح دیوانیا پیا (خداؤں کے محبوب) پیا داسی (خوش کن نظروں سے) بولا"، اور ان جدولوں کے جغرافیائی پھیلاؤ سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس نے ایک بادشاہ پر حکومت کی تھی۔وسیع سلطنت۔لیکن یہ بادشاہ کون تھا؟ پرانوں اور بدھ مت کے متنوں کو اشوک نامی چکرورتین کہا جاتا ہے۔چونکہ اس میں زیادہ تر تصریحات کا انحراف کیا گیا تھا، فیصلہ کن شناخت یہ ہے کہ 1915 میں دیوانامپیا پیاداسی کو اشوک نے تیار کیا تھا۔جب ایک اور حکم مسترد ہوا، جس میں اسے دیوانامپیا اشوک کہا جاتا ہے، تو اس نے موریاؤں کی تاریخ کی تعمیر نو کو ممکن بنایا۔

آیئے اب ہم بعد کے دو ذرائع سے رجوع کرتے ہیں۔پہلے گجرات میں گرنار کے قریب جوناگڑھ کے چٹانوں پر لکھے ہوئے کتبات، یہ مقامی حکمران رودرادامان کے خطے میں کھدی ہوئی چٹان تھی اور یہ 150 -130 عیسوی کی ہے۔اس کا اشارہ شہنشاہ چندر گپتا کے صوبائی گورنر (راشٹریہ) پشیا گپتا سے ہے۔یہ دو وجوہات کی بنا پر اہمیت کا حامل ہے: (i) اس سے موری سلطنت کی اس حد کی نشاندہی ہوتی ہے جو مغرب میں گجرات تک اور اس تک پھیل گئی تھی (ii) اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی موت کے بعد چار صدیوں سے بھی زیادہ عرصہ تک، چندر گپتا کا نام ملک کے بہت سے حصوں میں مشہور ومعروف تھا۔ دوسرا ماخذ ایک ادبی کام ہے۔چوتھی صدی عیسوی کے بعد، گپتا کے دور میں، وشاکھا ڈتتہ کے ذریعہ ڈرامہ مدارراکھا سا لکھا گیا تھا۔اس نے چندر گپتا کے مگدھ سلطنت کے عہد سے ملحق ہونے اور اس کے اعلیٰ مشیر چانکیہ یا کوتلیا کے کارناموں کی وضاحت کرتا ہے جو انہوں نے چندر گپت کے خلاف حملہ اور حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اس ڈرامہ کو اکثر ایک مصدقہ ماخذ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کیونکہ یہ چندر گپت کے بارے میں دوسرے عصری ذرائع سے جمع کی گئی معلومات کی حمایت کرتا ہے۔ان دونوں ماخذوں سے یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ چندر گپت کی شہرت اس کے مرجانے بعد بھی باقی رہی۔ اس طرح وہ زبانی روایات کی اہمیت کی تصدیق کرتے ہیں، جنہیں اب تاریخ کے ایک اضافی جائز ذریعہ کے طور پر قبول کرلیا گیا۔

4.1 ہریانکا شاہی خاندان کے تحت مگدھ کا عروج
Rise of Magadha under the Haryanka Dynasty


بیمبی سارا

ابتدائی طور پر 16 مہاجن پاداس میں کاسی طاقتور تھے۔تاہم، کوسالہ بعد میں غالب رہا۔مگدھا کوسالہ، وِرجی اور اونتی کے مابین طاقت کی جد وجہد شروع ہوگئی۔ آخر کار مگدھ غالب مہاجن پاداس بن کر ابھرا اور پہلی ہندوستانی سلطنت قائم کی۔مگدھ کا پہلا نامور حکمران ہریانکا خاندان کا بمبیسارا تھا۔اس نے ازدواجی تعلقات قائم کرکے اور فتح کے ذریعہ مگدھ کی سلطنت کے علاقہ کو وسعت دی۔ کوسالہ کے حکمران، پرسنجیت سے اپنی بہن کی شادی کرکے، اس نے کاسی کو جہیز کے طور پر وصول کیا۔اس نے لچھاویس اور مدرا کی شہزادیوں سے بھی شادی کی۔اس نے اونتی کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے لیکن فوجی طاقت کے ذریعہ انگا کو جوڑ لیا۔اس طرح مگدھ

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:07 PM

ایک طاقتور اور نمایاں سلطنت بن گئی۔اس کے دور حکومت میں ، بمبیسارا ، نے مختلف مذہبی فرقوں اور ان کے رہنماؤں کی سرپرستی کی۔اس کا بدھ سے بھی مقابلہ تھا۔

اس کا بیٹا اجتا شترو اپنے باپ کو قتل کر کے تخت پر بیٹھ گیا۔ بادشاہ پرسنجیت نے فوری طور پر کاسی واپس لے لی، جسے اس نے بمبیسارا کے لئے جہیز کے طور پر دیا تھا۔اس کی وجہ سے مگدھا اور کوسالہ کے درمیان فوجی تصادم ہوا۔ یہ جد وجہد اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ پرسنجیت کا کا تختہ پلٹا نہیں گیا اور مگدھ سلطنت کے دارالحکومت راجگریہا میں فوت ہوگیا۔اس وقت کوسالہ کو مگدھا سے منسلک کر دیا گیا تھا۔اجتا شترو نے بھی لچھاویس کے خلاف جنگ لڑی اور جیت لیا۔اس نے لچھاویس اور ملاس کو شکست دی۔خیال کیا جاتا ہے کہ اجتا شترو نے اپنی زندگی میں ہی بدھ سے ملاقات کی تھی۔461 قبل مسیح میں اجتا شترو کی موت کے بعد مگدھ غیر متنازعہ طور پر ایک مضبوط طاقت بن گیا تھا۔

ہریانکا خاندان کے بعد شیو ناگا خاندان اس کا جانشین ہوا۔ شیشونگا، بنارس کے وائسرائے نے آخری ہریانکا بادشاہ کو معزول کیا اور تخت نشین ہوا۔ شیشونگا س نے 50 سال تک حکومت کی اس سے پہلے کہ تخت پر مہاپدما نندا نے قبضہ کیا تھا۔

4.2 نندا س: ہندوستان کا پہلا حکومت ساز
Nandas: The First Empire Builders of India

اجتا شترو کے انتقال کے تقریباً سو سال بعد، نندا 362 قبل مسیح میں مگدھ کے شہنشاہ بن گئے ۔ پہلا نندا حکمران مہاپدما تھا۔خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے شیشونگا خاندان کے آخری بادشاہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کیا۔نندا ؤں کے تحت، سلطنت کافی حد تک پھیل گئی، اور نندا ؤں کی دولت اور طاقت وسیع پیمانے پر مشہور اور خوفناک ہوگئی۔مہاپدما نندا کے بعد اس کے آٹھ بیٹے جانشین تھے، اور وہ دونوں باپ بیٹے مل کر نو انندا یا نو نندا ؤں کے نام سے مشہور تھے۔سلطنت کی تعمیر کے عمل کے دوران، نندا ؤں نے بہت سے شتر یا قبیلوں اور محکوم شتر یا کے زیر اقتدار ریاستوں کا خاتمہ کیا، جو ریاست ابھی بھی ایک خود مختار اقتدار کی ڈگری برقرار رکھی تھی، اس طرح ایک مرکزی ریاست تشکیل پائی۔اڈیشہ کے بھونیشور کے نزدیک ادیہ گیری سے ہاتھی گمفہ (ہاتھی کا غار) کے نام سے لکھا ہوا ایک نوشتہ، تین سو سال قبل شاہ نندا کے ذریعہ تعمیر کردہ پانی کی نہر کا ریکارڈ پیش کرتا ہے۔ یہ نندا سلطنت کی جغرافیائی حد کا بھی اشارہ ہے۔اگر چہ نندا قابل منظّم تھے اور انہوں نے مگدھ سلطنت کو مضبوط کیا تھا، لیکن وہ لوگوں میں مقبول نہیں تھے۔

4.3 فارسیوں اور مقدونیوں کے حملے
Persian and Macedonian Invasions

چھٹی صدی عیسوی کے زمانے میں ہندوستان کے شمال مغرب میں ایران اور یونان کے قریب سے ثقافتی رابطہ دیکھنے کو ملا۔ یہ جان کر حیرت ہوگی کہ گندھارا اور اس کے ساتھ ملحقہ علاقے ، دریائے سندھ پر فارس کی سلطنت کا حصہ تھے۔ فارس کے شہنشاہ سائرس نے 530 قبل مسیح میں ہندوستان پر حملہ کیا اور کاپیشہ شہر کو تباہ کر دیا۔ یونانی مورخ ہیروڈوٹس کے مطابق ، گندھارا اچیمینڈ سلطنت کا بیسویں اور سب سے زیادہ امیر ترین ولایت (حدود نظامت) تشکیل دیتا ہے۔ یہ علاقہ سکندر اعظم کے حملے تک سلطنت فارس کا حصہ رہا۔ڈاریوس کی تحریروں میں سندھ خطے میں فارسیوں کی موجودگی کا ذکر ہے اور اس میں اچیمینڈ سلطنت کے رعایا کے طور پر ''گادرا، ہراوتی اور مکا کے لوگ'' شامل ہیں

ٹیکسلا Taxila

تکشاشلا یا ٹیکسلا موجودہ پاکستا ن میں واقع ہے۔ پانچویں صدی اور چوتھی صدی قبل مسیح کے درمیان، یہ فارس کے اچیمینڈ سلطنت کا حصہ تھا۔مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی راستے پر اس کے اہم

ایک مرکزی ریاست کو ایک وسیع علاقے پر حکومت کرنے کے لئے ایک نئے انتظامی ڈھانچے کی ضرورت تھی، بیوروکریسی کی تشکیل، انتظامیہ اور فوج کے نظام کے لئے روپیہ پیسہ کے وسائل اور مرد تھے۔محصول کے ذریعہ ریاست کو درکار چندہ اکٹھا کرنے کے لئے محصولات کی انتظامیہ کا نظام تیار کرنا تھا۔اس طرح کی سیاسی تشکیل نے شہروں کو انتظامی مراکز کی حیثیت سے ترقی دی، جو دیہات اور دیہی علاقوں سے ممتاز ہے ۔سلطنت کو وسعت دینے اور اسے برقرار رکھنے کے لئے ایک بڑی قائم فوج کی ضرورت تھی۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:08 PM

کیا تم جانتے ہو؟

لفظ ''ہندو'' پہلی بار ایران کے شہر پرسپولیس میں دارا اول کے ایک تحریر میں ظاہر ہوا ہے۔ دارا نے اپنی سلطنت کے حصے کے طور پر ''ہندو'' کی فہرست دی ہے۔ لفظ "سندھو"، جو عام طور پر ایک ندی اور خاص طور پر دریائے سندھ کی علامت ہے، فارسی میں ''ہندو'' بن گیا۔ یونانیوں نے ایس کو گرا دیا اور اسے ہندو کہا، جو آخر کار ہندو اور بعد میں ہندوستان کہلانے لگا۔

مقام پر ہونے کی وجہ سے، یہ سیکھنے اور ثقافت کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھرا۔ طلباء معلومات کی تلاش میں دور دراز سے ٹیکسلا آتے تھے۔ اس شہر کو 1940 کی دہائی میں سر جان مارشل کے ذریعہ کی جانے والی کھدائی سے روشنی میں لایا گیا تھا۔ ٹیکسلا کو " کسی بھی قدیم تہذیب کی سب سے بڑی فکری کامیابی " میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پنینی نے اپنے معروف کام اشٹھایائی کو یہاں مرتب کیا ہے۔

فارسی رابطے کے اثرات Impact of Persian Contact

چونکہ چھٹی صدی کے وسط سے ہی ہندوستان کا شمال مغربی حصہ سلطنت فارس کے زیر اقتدار آیا، یہ خطہ فارسی اور ہندوستانی ثقافت کے سنگم کا مرکز بن گیا۔ فارسی رابطے نے قدیم ہندوستان کے فن، فن تعمیرات، معیشت اور انتظامیہ پر اپنا اثر چھوڑ دیا۔ گندھارا خطے میں ثقافتی اثر سب سے زیادہ محسوس ہوا۔ سب سے اہم اثر کھارسوتی رسم الخط کی ترقی کا تھا، جو ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا استعمال اشوک نے گندھارا خطے میں اپنے لکھے ہوئے الفاظ میں کیا تھا۔

خروشتی رسم الخط فارسی کی اچیمینیڈ سلطنت میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والے ارمائیک سے ماخوذ ہے۔ جیسے ارمائیک خروشتی دائیں سے بائیں لکھی جاتی تھی۔ فارسی سگلوئی (چاندی کا سکہ) اس خطے کی نقل ہے۔ ہندوستان میں ابتدائی سکے مہاجنپاداس کے زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ سکہ کارسا کے لئے ہندوستانی لفظ فارسی زبان سے ہے۔ یہ سکے شاید فارسی سکوں سے متاثر ہوئے ہوں گے۔ اس دور میں سکے کا وجود ہندوستان اور فارس کے مابین تجارتی روابط کی تجویز کرتا ہے۔ اشوک کی تصنیفات اچیمینیڈ بادشاہ دارس کی ہدایات سے متاثر ہوسکتی ہیں۔ اشوک کا حکم نامہ ایرانی اصطلاح دپی کے بجائے لیپی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

موریائی فن اور فن تعمیر میں فارسی اثر ورسوخ کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اشوک کے ستون اچیمینیڈ سلطنت میں پائے جانے والے کالموں کی طرح ہی ہیں۔ کالموں کی گھنٹی کی سائز کا دارالحکومت، خاص طور پر سارناتھ ستون کا شیر اور رام پورل ستون کا گھنٹی دارالحکومت، اچیمینیڈ کالموں میں پائے جانے والے نقشے سے مماثلت ظاہر کرتی ہے۔ اسی طرح، پٹلی پترا میں محل کی کھبی ہوئی باقیات اچیمینیڈ دارالحکومت میں ستون کے ہال کے ساتھ ایک مماثلت رکھتی ہے۔ تاہم، کاریگروں نے، اگرچہ فارس فن اور فن تعمیر سے متاثر ہوکر، اپنے کام کو ایک مخصوص ہندوستانی کردار دیا۔

فارسی اور سنسکرت کے درمیان تعلق

رگ ویدا اور زینڈ ایوستا کے مابین لسانی مماثلتیں ہیں۔ آریہ کی اصطلاح بھی قدیم فارسیوں نے استعمال کی تھی۔ مطالعہ ہند کا ماہر تھامس برو کے مطابق، وقت گزرنے کے ساتھ صرف صوتیاتی تبدیلی ہی واقع ہوئی تھی۔ بوگز کوئی (شمال مشرقی سیریا میں) 1380 قبل مسیح میں لکھی ہوئی تحریر میں ایک ہٹی میتنی بادشاہ کے مابین ایک معاہدہ درج ہے۔ اس میں چند رگ ویدک دیوتاؤں جیسے اندرا، اروونا (ورونا)، میتیرا اور ناستیہ (اشون) کے نام کا ذکر ہے۔

4.4 سکندر کا حملہ Alexander's Invasion

دانا نندا ؤں کے دور حکومت میں، سکندر نے شمال مغربی ہندوستان پر حملہ کیا (325-327 قبل مسیح)۔ بہت سے طریقوں سے، سکندر کا حملہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک فاصل آب ہے۔ اس نے ہندوستان اور مغرب کے مابین تعامل کا آغاز کیا جس کی پیروی کرنے میں کئی صدیاں لگ گئیں۔ یونانی مورخین نے ہندوستان کے بارے میں لکھنا شروع کیا، اور یونان کے گورنروں اور بادشاہوں نے ہندوستان کے شمال مغربی خطے میں حکمرانی کی، جس نے فن اور انتظامیہ کے نئے انداز متعارف کروائے۔ پنجاب کے علاقے میں اپنی فتوحات کے بعد، سکندر نے مگدھ سلطنت پر حملہ کرنے کے لئے مزید مشرق میں مارچ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تاہم اس کی پہلے ہی تھکی ہوئی فوجوں نے مشرق (نندا) کے عظیم شہنشاہ اور اس کی مضبوط فوج کے بارے میں سنا تھا اور اس نے اس طرح کے طاقتور مخالف کے خلاف جنگ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:09 PM



سکندر بادشاہ

326 قبل مسیح میں، جب سکندر فارس کو شکست دینے کے بعد بر صغیر ہند میں داخل ہوا، ٹیکسلا کے حکمران امبھی نے ہتھیار ڈال دیئے اور سکندر کی اطاعت قبول کر لی۔ سکندر کے مقابلوں میں سب سے مشہور مقابلہ جہلم اور بیاس کے درمیان اس خطے کے حکمران، پورس کے ساتھ تھا۔ دونوں فوجوں کا مقابلہ ہائیڈسپس کی لڑائی میں ہوا جس میں پورس کو قید کر دیا گیا تھا۔ بعد میں، پورس کے وقار سے متاثر ہو کر، سکندر نے اپنا اقتدار قبول کرنے کی شرط پر اس کا تخت بحال کر دیا۔ اس کے جنگ زدہ فوجیوں نے مزید مارچ کرنے سے انکار کر دیا۔ سکندر اپنی فوج کی ہچکچاہٹ کے خلاف آگے بڑھنا نہیں چاہتا تھا۔ واپسی کے دوران، سکندر کی موت بابل میں ایک پراسرار بخار سے ہوئی۔

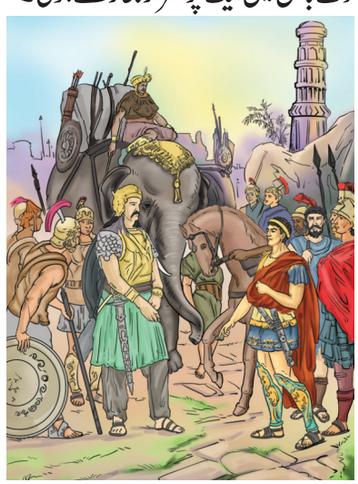

پورس کا سکندر کے حوالہ کرنا،
1865 میں الینڈ وچپیل کی کندہ کاری (جدید تصویر)

سکندر کے حملہ کا اثر The Impact of Alexander's Invasion

برصغیر ہندو پاک کے شمال مغربی خطے میں سکندر کے یونانی حدود مملکت کا قیام ہوا۔ مغرب کے ساتھ تجارتی راستے کھل گئے۔ چار مختلف تجارتی راستے استعمال میں تھے۔ جن سے یونانی تاجروں اور کاریگروں کی ہندوستان آمد و رفت آسان ہوگئی، جس سے ہندوستان اور یونان کے مابین براہ راست رابطہ قائم ہوا۔ جیسے جیسے تجارتی رابطے میں اضافہ ہوا، ہندوسان کے شمال مغرب میں بہت سی یونانی بستیاں قائم ہوگئیں۔ کابل کے قریب اسکندریہ، پاکستان میں پشاور کے قریب بوکیفلا اور سندھ میں اسکندریہ کچھ نمایاں یونانی آبادیاں تھیں۔

ہندوستان کے یونانی تاریخی دستاویزیں قیمتی معلومات مہیا کرتی ہیں لیکن تھوڑی بہت مبالغہ آرائی کے ساتھ۔ سکندر کی موت نے شمال مغرب میں ایک خلا پیدا کر دیا، جس سے چندر گپتا موریہ کو مگدھ کے تخت سے الحاق کی سہولت ملی۔ اس نے شمال مغرب میں متعدد چھوٹے چھوٹے علاقوں کو فتح کرنے اور اس خطے کو اپنی سلطنت میں لانے میں بھی مدد کی۔

4.5 موریا سلطنت Mauryan Empire

یونان مورخ کے ہم عصر بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ چندر گپت ٹکسیلا میں رہنے والا نوجوان تھا جب سکندر نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ یونانی مورخین نے اس کا نام "سانڈرکوٹس" یا "سینڈرکوپٹس" رکارڈ کیا ہے۔ جس نے واضح طور پر چندر گپت کی شکلوں میں تبدیلی کی۔ سکندر سے ہمت پا کر ہوکر چندرا گپت نے برسوں بعد نندا وؤں کے خلاف بغاوت کی قیادت کی اور ان کا تختہ پل دیا۔ چندر گپت نے میں لوگوں کو ایک غیر مقبول بادشاہ کے خلاف اٹھنے پر اکسایا، اس کو معزول کر کے چندر گپت 321 ق م موریا سلطنت قائم کیا اور پہلا بادشاہ بنا۔

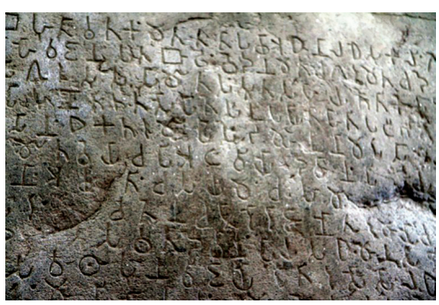

اشوک کی چٹان، جونا گڑھ

ہمیں جونا گڑھ چٹان کے لینے سے پتہ چلتا ہے کہ چندر گپت نے اپنی سلطنت مغرب میں گجرات تک پھیلائی تھی۔ مقامی تاریخوں کے مطابق اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا، کہ اس نے یونانی فوجی عہدیداروں کے خلاف جنگ لڑی وہ فوجی عہدیدار سکندر کے پیچھے حکومت کرتے تھے ان کی طاقت کو چندر گپت نے تباہ کر دیا اس کے بعد

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:10 PM

خطوں کو وسعت دینے کے لئے اس کے حوصلہ مندانہ منصوبے پر عمل پیرا ہونے کا راستہ صاف ہوگیا۔اس کے اقتدار کا اہم واقعہ سیلیکوس کے خلاف جنگ تھا، جو سکندر کے جرنیلوں میں سے تھا۔ سکندر کی موت کے بعد، سیلیکوس نے پنجاب میں اپنی سلطنت قائم کی تھی۔ چندر گپت نے 301 قبل مسیح سے کچھ عرصہ پہلے اسے ایک جنگ میں شکست دی اور اسے پنجاب کے علاقے سے باہر نکال دیا۔ان دونوں کے مابین حتمی معاہدہ شاید زیادہ دلچسپ نہیں تھا، کیونکہ چندر گپت نے سیلیکوس کو 500 جنگی ہاتھی دیئے تھے، اور سیلیکوس نے چندر گپت کے دربار میں ایک سفیر بھیجا تھا۔ یہ سفیر میگس تھینیس تھا، اور ہمارے پاس چندر گپت کے بارے میں انڈیکا میں جو معلومات ملتی ہیں اس کا زیادہ اعتبار نہیں ہے۔ اس تاریخ کو میگس تھینیس نے لکھا ہے۔ اس کام کی اصلیت گم ہوگئی ہے، لیکن بہت سے یونانی مورخین نے چندر گپت اور اس کے انتظامیہ کے تعلق سے کچھ حصے دوبارہ پیش کئے تھے۔



سیلوکیس نیکیٹر

چندر گپت Chandragupta

چندر گپت ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑا حکمران تھا جس نے اپنے وسیع سلطنت پر حکومت کرنے کے لئے ایک مضبوط انتظامی ڈھانچے کو بحال کیا تھا۔(اگلے حصے میں نظام حکمرانی اور شائستگی کے نظام پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔) چندر گپت کو اپنی سلطنت پر حکمرانی کے سلسلہ میں۔ چانکیہ، (جو سیاسی تدبیر کے لئے جانا جاتا تھا)، سے مدد ملتی تھی۔ عصر حاضر کے جین اور بدھ مت کے متنوں میں چانکیہ کا شاید ہی کہیں ذکر ہو۔ لیکن مقبول زبانی روایات میں چندر گپت کی عظمت اور اس کی حکمرانی اور چانکیہ ذہانت کی حکمرانی کی علامت ہے چانکیہ، جیسے کوشلیا اور وشنو گپت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، برہمن اور نندا ؤوں کا حلف برادر تھا۔اس کے نندا ؤوں کو ختم کرنے اور چندر گپت کو مگدھا کا شہنشاہ بننے می ں مدد دینے کی حکمت عملی وضع کرنے کا سہرا ہے۔ وہ سیاسی حکمت عملی اور حکمرانی پر مبنی ایک ارتھ شاستر ا



چندرا گپت (نئی تصویر)

کے مصنف کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ مگدھ پر حملے کو نا کام بنانے کے لئے اس کی سازش اور شاندار حکمت عملی اس ڈرامے کا مرکزی خیال ہے، مدرا کا شا۔

بندوسارا Bindusara

چندر گپت کا بیٹا بندوسارا ایک پر امن اور قدرتی منتقلی کے ساتھ میں 297 قبل مسیح میں وہ شہنشاہ کی حیثیت سے کامیاب ہوا۔ اس شاید دینا کو رک کر دیا۔ جین کی روایت کے مطابق، چندر گپت نے اپنے آخری سال کرناٹک کے سراونا بیلگو لا کے قریب، چندر گیری میں ایک سنت کے طور پر گذارے تھے۔ بندوسارا واضح طور پر ایک قابل حکمران تھا اور اس نے مغربی ایشیاء کی یونانی ریاستوں کے ساتھ قریبی بات چیت کی اپنے والد کی روایت کو جاری رکھا۔ اسے چانکیہ جیسے قابل وزراء کی صلاح ملتی رہی تھی۔ اس کے بیٹے سلطنت کے مختلف صوبوں کے وائسرائے مقرر ہوئے تھے۔ ہمیں اس کے فوجی کارناموں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں، لیکن یہ سلطنت اس کے بیٹے اشوک کے پاس برقرار رہی۔

بندوسارا نے 25 نے سال حکمرانی کی، اور وہ 272 قبل مسیح میں مرگیا۔ اشوک اس کا منتخب کردہ جانشین نہیں تھا، اور یہ حقیقت کہ وہ صرف چار سال بعد 268 قبل مسیح پر تخت پر آیا تھا اس سے اشارہ ملتا ہے کہ جانشینی کے لئے بندوسارا کے بیٹوں کے مابین ایک جدوجہد چل رہی تھی۔ اشوک ٹیکسیلا کا وائسرائے رہا تھا جب اس نے ٹیکسلا کے لوگوں کے ذریعہ مقامی عہدیداروں کے خلاف بغاوت کا آغاز کیا تھا، اور بعد میں یہ ایک اہم شہر اور تجارتی مرکز اونتی کے دارالحکومت اجین کا وائسرائے تھا۔ شہنشاہ کی حیثیت سے، اس نے یادگار ڈھانچے کی تعمیر کا سہرا لیا ہے جو پاٹلی پترا کے مقام پر کھدائی کے دوران نکالی گئی، اس نے مغربی ایشیاء میں یونانی ریاستوں کے قریبی رابطے کی روایت کو جاری رکھا، اور دونوں اطراف کے مابین باہمی تبادلہ ہوا۔

اشوک Ashoka

اشوک کی حکمرانی کی تعریف کرنے والا واقعہ اس کے دور حکومت کے آٹھویں سال کلنگا (موجودہ اڈیسہ) کے خلاف اس کی مہم تھی۔ یہ صرف موریاؤں کی ریکارڈ شدہ فوجی مہم ہے۔ جنگ میں ہلاک ہونے

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:11 PM

والوں کی تعداد، بعد میں مرنے والوں اور ملک بدر ہونے والوں کی تعداد لاکھوں میں تھی یہ مہم شاید معمول سے زیادہ سخت سفاکانہ رہی تھی کیونکہ یہ کلنگا کے خلاف ایک تعزیراتی جنگ تھی، جس نے مگدھ سلطنت کو توڑ دیا تھا (ہاتھی گومپکھا لکھا ہوا نیلگ سلطنت کے ایک حصے کے طور پر کلنگا کی بات کرتا ہے)۔ اشوک قتل عام سے نادم ہوا اور اس تکلیف سے متاثر ہوا کہ اس نے انسانیت پسندی اقدار کو اختیار کر لیا۔



راجہ اشوک دیوینم پیا

وہ بدھ مت کا پیروکار بن گیا اور اس کی نئی اپنائی جانی والی اقدار اور اعتقادات کو سلسلہ وار اصولوں میں درج کیا گیا، جو اس کے امن اور اخلاقی صداقت یادھما (سنسکرت میں دھرم) میں موجود ہے۔

اشوک کے ہدایات Edicts of Ashoka

اشوک کی تجاویز موریائی سلطنت کے بارے میں معلومات کا ایک نہایت ٹھوس ذریعہ تشکیل دیتے ہیں ۔ 14 نکات پر مشتمل 33 ہدایات ہیں: بڑے چٹان والے ہدایات، 2 کلنگا ہدایات کے طور پر جانا جاتا ہے، 7 ستون والے ہدایات، کچھ معمولی چٹان والی ہدایات اور کچھ معمولی ستون کے نوشتہ جات، بڑے چٹان والے ہدایات افغانستان کے قندھار، شمال مغربی پاکستان میں شہباز گڑھی اور مانسہرہ سے شمال میں اتراکھنڈ ضلع، مغرب میں گجرات اور مہاراشٹرا، مشرق میں اڑیشہ اور جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش کے کرنول ضلع جنوب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ معمولی کھمبے کے شلالیھا تنشمال کے نیپال (لمبینی کے قریب) کے حد تک مل گئے ہیں۔ یہ ہدایات زیادہ تر برہمی رسم الخط میں اور مگدھی اور پراکرت میں لکھی گئی تھیں۔ قندھار کے نوشتہ جات یونانی اور ارامائک میں ہیں۔ جبکہ دو نوشتہ جات: شمال مغربی پاکستان میں خروشتی رسم الخط میں ہیں۔

فرامین کا جغرافیائی پھیلاؤ لازمی طور پر اس وسیع سلطنت کے حد کی وضاحت کرتا ہے جس پر اشوک نے حکومت کی تھی۔ دوسرے کتبے



اشوک کے کتبے (238 BCE)
برہمی میں، برطانوی میوزیم میں

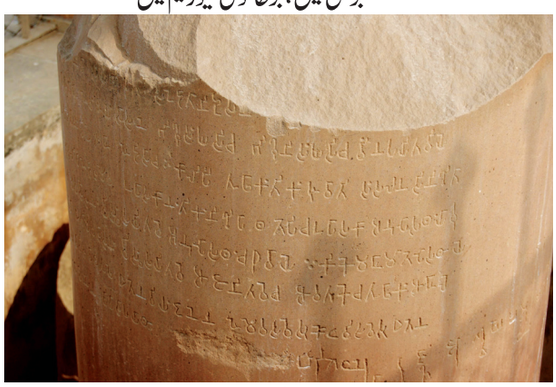

اشوک کے کتبے، سارناتھ میں

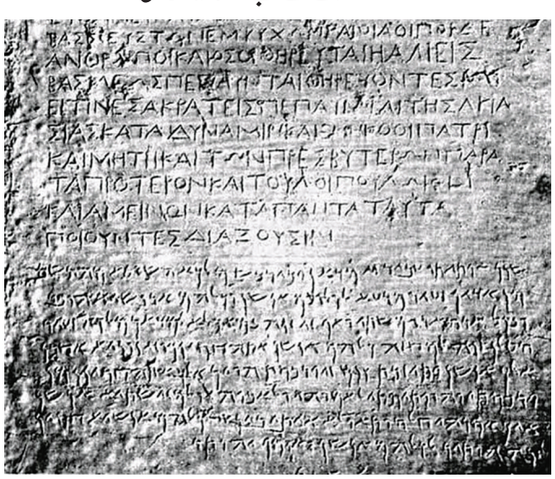

چٹانوں کے کتبے، قندھار، افغانستان

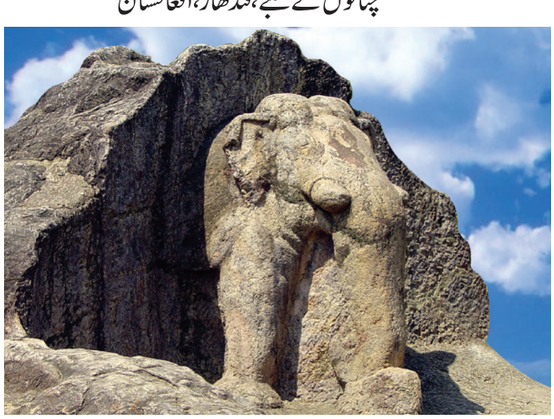

اشوک کے کتبے، دھولی، اڑیشہ

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:12 PM

میں اس کی حدود سے باہر کی زمینوں کا ذکر ہے: ''چوڑاس (چولاؤں)، پانڈیا، ستیہ پتہ، کیرلہ پتہ (چیرا)، یہاں تک کہ تمپرنی، یونا بادشاہ اینٹیو کا (اینٹیوکس)، اور بادشاہ جو اس اینٹیو کا کے ہمسایہ ہیں"۔ اس ترمیم سے اشوک کے امن، راست بازی اور انصاف پر یقین ظاہر ہوتا ہے۔ تشدد اور جنگ کو مسترد کرتے ہوئے، امن اور دھرما کے حصول کی حمایت کرتے ہوئے اشوک نے ریاست کے موجودہ فلسفے کی نفی کی جس پر زور دیا کہ ایک بادشاہ کو جنگ اور فوجی فتوحات کے ذریعہ اپنی سلطنت کو بڑھانے اور مستحکم کرنے سے زیادہ عوام کے مفاد کے لئے کام کرنا چاہئے۔

تیسری بدھ کونسل Third Buddhist Council

اشوک کے دور دور حکومت کا ایک اہم واقعہ دارالحکومت پاٹلی پترا میں 250 قبل مسیح میں تیسری بدھ سنگھ (کونسل) کا اجلاس تھا۔ اشوک کی بدھ مت سے گہری وابستگی کا مطلب یہ تھا کہ بدھ مت کے قیام کیلئے شاہی سرپرستی حاصل کی گئی تھی۔ اس سنگھا (کونسل) کا ایک اہم نتیجہ خطے کے دوسرے حصوں تک بدھ مت کی پہنچ کو بڑھانے اور لوگوں کو مذہب میں تبدیل کرنے کے لئے مشن بھیجنے کا فیصلہ تھا اس طرح بدھ مذہب دوسرے مذہب والوں کو اپنے مذہب میں لینے والا مذہب بن گیا اور مشنریوں کو کشمیر اور جنوبی ہندوستان جیسے سلطنت سے وابستہ علاقوں میں بھیج دیا گیا۔ عام عقیدے کے مطابق، اشوکا نیا پنے دو بچوں، مہندا اور سنگھامیتا، کو بدھ مت کی تشہیر کے لئے سرلنکا بھیجا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اصلی بودھی درخت کی ایک شاخ کو سری لنکا لے گئے۔

ایسا لگتا ہے کہ اشوک نے 232 عیسوی (قبل مسیح) تک حکمرانی کی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اگرچہ حکمرانی اور عدم تشدد کے بارے



اشوک کا راما گراما کے ساچی اسٹوپا سدرن گیٹ، کا معائنہ

میں ان کے انقلابی نظریہ کو ہمارے عصری احساسوں میں ایک گونج ملتی ہے، لیکن وہ زمانے کے حقائق کے مطابق نہیں تھے۔ اس کی موت کے بعد، موریان سلطنت آہستہ آہستہ ٹوٹ گئی اور پچاس سالوں میں ہی اس کا خاتمہ ہوگیا۔ لیکن اشوک کی موت سے دو صدی قبل اور موریائی سلطنت کا ٹکراؤ ہندوستان کی تاریخ میں واقعتاً ایک اہم لمحہ تھا۔ یہ ایک بڑی تبدیلی کا دور تھا۔ برصغیر کے تقریباً دو تہائی حصوں پر محیط ریاست کا استحکام با ضابطہ انتظامیہ، نوکر شاہی اداروں کی ترقی اور معاشی توسیع کے ساتھ ہی ہوا تھا، اس کے علاوہ، نئے مذہبی فرقے اور فلسفے کے عروج کے ساتھ ہی قائم شدہ قدامت پسندی پر سوال اٹھتے ہیں۔

4.6 موریائی ریاست اور شائستگی
The Mauryan State and Polity

موریائی ریاست کے لئے تشویش کا سب سے بڑا شعبہ یہ تھا کہ بیرونی جارحیت کے خلاف داخلی سلامتی اور دفاع کی بحالی کے علاوہ ریاست کو حاصل ہونے والی آمدنی اور انصاف کی انتظامیہ کے طور پر ٹیکس جمع کرنا۔ اس کے لئے ایک بڑی اور پیچیدہ انتظامی مشنری اور اداروں کی ضرورت تھی۔ یونانی مورخین نے میگھس تھینس سے برتری حاصل کرتے ہوئے، موریائی ریاست کو مرکزی حیثیت کی ریاست قرار دیا۔ ہمیں مرکزی حیثیت سے اس وضاحت سے کیا فائدہ اٹھانا چاہیے وہ یہ کہ سلطنت کے بہت بڑے علاقے میں انتظامیہ کا یکساں انداز قائم کیا گیا تھا، لیکن مواصلات اور آمد و رفت میں موجودہ ٹکنالوجی کی حالت کو دیکھتے ہوئے، ایک غیر مرکزی انتظامی نظام ہونا چاہئے۔

نوکر شاہی کی تشکیل نے گاؤں سے لے کر شہروں، صوبائی دارالحکومتوں اور بڑے شہروں تک بستیوں کی ایک درجہ بندی کا احاطہ کیا۔ نوکر شاہی نے محصول وصول کرنے کے ایک موثر نظام کو قابل عمل بنایا اور اس کی ضرورت دکھائی، کیوں کہ اسے جمع ٹیکسوں میں سے ادا کرنے کی ضرورت ہے یکساں طور پر، موریائی سلطنت کی بہت بڑی فوج کو صرف ٹیکس کے ذریعہ جمع ہونے والی آمدنی سے ہی برقرار رکھا جاسکتا تھا۔ بڑے افسر شاہی بھی بھاری تنخواہوں کا حکم دیتے تھے۔ آرتھاسترا کے مطابق، وزیر اعلیٰ، پادری اور آرمی کمانڈر کی تنخواہ 48,000 پنوں تھی، اور فوجیوں نے 500 پینا وصول کیا تھا۔ اگر ہم

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:13 PM

پیادہ فوج اور گھوڑ سوار فوج کی تعداد سے اس میں کئی گنا اضافہ کرتے ہیں تو ہمیں فوج اور انتظامی عمل کو برقرار رکھنے کے لئے درکار بے پناہ وسائل کا اندازہ ملتا ہے۔

آرتھاسترا Arthasastra

شاید انتظامیہ کا سب کی مفصل تاریخ آرتھاسرا میں ملتی ہے (حالانکہ یہ کام اب خود چند صدیوں بعد کا ہے)۔ تاہم، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ آرتھاسترا ایک تجویز کردہ متن تھا، جس نے اچھی انتظامیہ کے لئے اصول واضح کئے تھے۔ اگر ہم اشوک کی حکمت عملیوں اور میگس تھنیس کے کام سے حاصل کردہ معلومات کو اس میں شامل کرتے ہیں تو، ہمیں موریائی ریاست کی وسیع پیمانے پر تصویر ملتی ہے۔

صوبائی انتظامیہ

انتظامیہ کا سربراہ بادشاہ تھا۔ ان کی مدد وزراء کی ایک کونسل اور ایک پادری یا پجاری کی مدد سے کی جاتی تھی، جو بہت اہم شخص ہوتے تھے اور سکریٹریوں کو مہامتریاس کے نام سے جانا جاتا تھا۔ پاٹلی پتر ادارالحکومت کا علاقہ براہ راست اس کے زیر انتظام تھا۔ باقی سلطنت کو سورنگری (آندھرا پردیش میں کرنول کے قریب) میں قائم چار صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اُجین (اوونتی، مالوا)، شمال مغرب میں ٹیکسلا، اور جنوب مشرق میں اڑیسہ میں توسالی۔ صوبوں کا انتظام گورنروں کے ذریعہ کیا جاتا تھا جو عام طور پر شاہی شہزادے ہوتے تھے۔ ہر خطے میں، حکومت کا یونیفارم انتظامی اور موریان ریاست کی

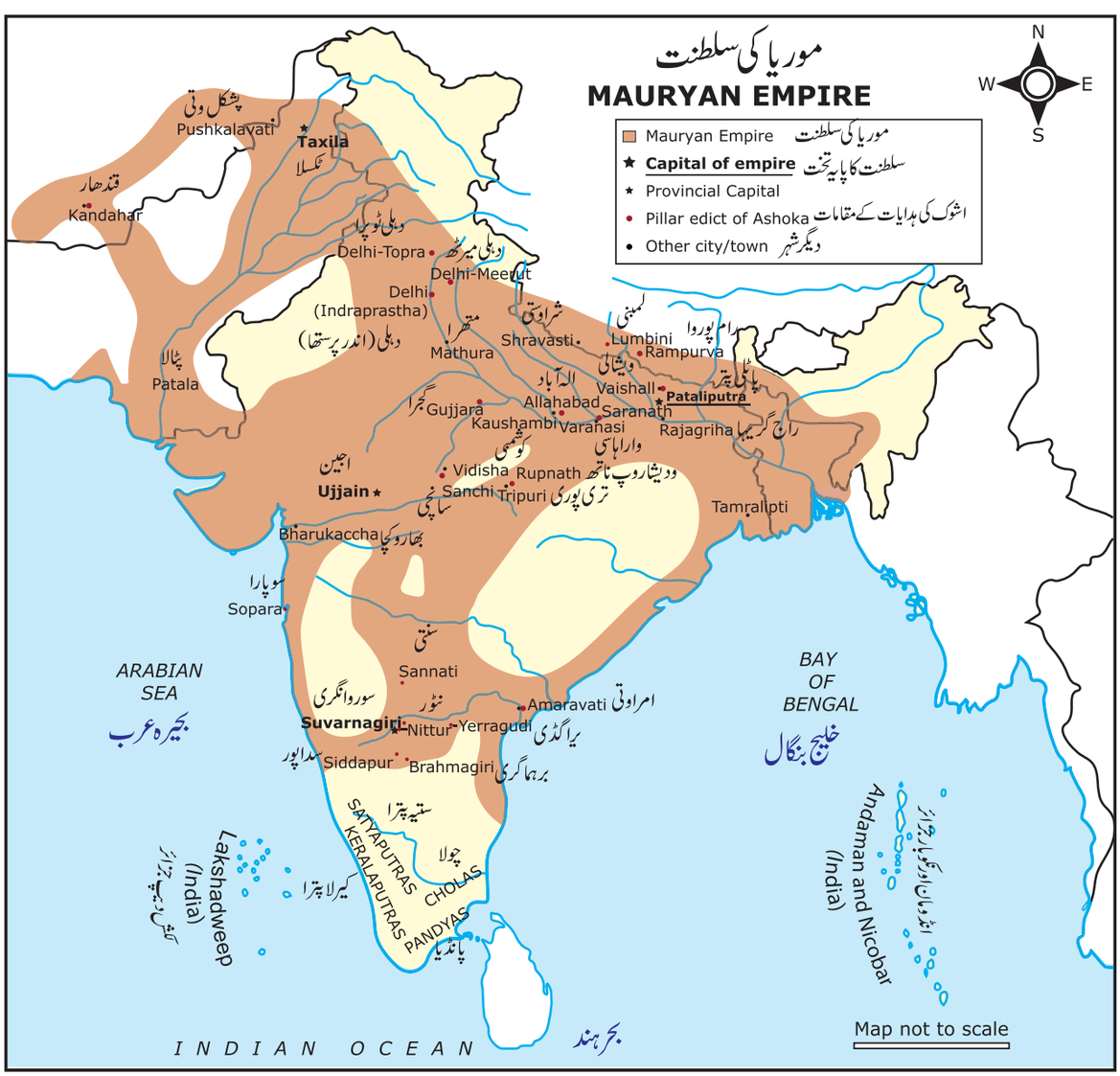

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:13 PM

نوکر شاہی کو یکساں نظام حکمرانی کے حصول کے لئے تیار کیا گیا تھا ، محصول وصول کرنا کسی کلکٹر جنرل (سمہارٹا) کی ذمہ داری تھی جو خزانے کا بھی ذمہ دار تھا کہ وہ درحقیقت وزیر خزانہ کی طرح تھا ۔ اسے تمام صوبوں ، قلعہ بند شہروں ، بارودی سرنگوں ، جنگلات ، تجارتی راستوں اور دیگر کی نگرانی کرنا پڑتی تھی ، جو آمدنی کا ذریعہ تھا ۔ خزانچی ٹیکس (محصولات) کا ریکارڈ رکھنے کا ذمہ دار تھا ۔ ہر محکمے کے کھاتوں کو وزراء کے لئے مشترکہ طور پر بادشاہ کے سامنے پیش کرنا ہوتا تھا ۔ ہر محکمے میں مرکزی اور مقامی حکومتوں سے منسلک سپرنٹنڈنٹ اور ماتحت افسروں کا ایک عملہ موجود تھا ۔

ضلعی اور دیہاتی انتظامیہ
District and Village Administration

انتظامیہ کی اگلی سطح پر اضلاع ، دیہات اور قصبے آتے تھے ۔ یہ ضلع ایک اسٹھانیکہ کی سربراہی میں ہوتا تھا ، جب کہ گوپاس کے نام سے مشہور عہدیدار پانچ سے دس یہاتوں کے ذمہ دار تھے شہری انتظامیہ کو ایک ناگریکا نے سنبھالا ہوا تھا ۔ دیہات نیم خودمختار تھے اور یہ ایک گرامنی کے اختیار میں تھے ، جسے مرکزی حکومت نے مقرر کیا تھا ، گاؤں کے عمائدین کی کونسل تھی ، اس وقت زراعت تھی ، جب کہ یہ صدیوں تک کم رہی ، معاشیات میں سب سے اہم شراکت دار ، اور زرعی پیداوار پر یکساں محصول کا یہ سب سے اہم ذریعہ تھا ۔ عام طور پر بادشاہ پیداوار کے چھٹے حصے کا حقدار تھا ۔ حقیقت میں ، یہ اکثر زیادہ ہوتا تھا ، عام طور پر پیداوار کا ایک چوتھائی حصہ ہوتا تھا ۔

محصول کا ذریعہ
Source of Revenue

آرتھاسترا نے ، معیشت کے اس اہم ترین شعبے سے حاصل ہونے والی آمدنی کو زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھانے کے لئے ، زرعی مصنوعات اور باضابطہ منڈیوں کو ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کے ساتھ ، زرعی پیداوار اور بازار کاری پر ریاست کے جامع کنٹرول کی سفارش کی ۔ دیگر ٹیکسوں میں زمین پر ٹیکس ، آبپاشی پر محصولات شامل ہوتے تھے اگر ریاست کے ذریعہ آبپاشی کے ذرائع مہیا کئے گئے ہوتے ، شہری مکانات ، رسم ورواج اور تجارت کے لئے نقل وحمل کے لئے منتقل ہونے والے سامان پر محصولات اور ٹیکس اور حکومت کے ذریعہ کئے گئے سکے اور تجارتی کارروائیوں سے ۔ بادشاہ کی ملکیت والی زمینیں ، جنگلات ، بارودی ، سرنگیں اور نمک کی تیاری ، جس پر ریاست نے اجارہ داری رکھی تھی ، وہ بھی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا ۔

عدالتی انتظامیہ
Judicial Administration

انصاف کا انتظام عدالتوں کے توسط سے ہوتا تھا ، جو تمام بڑے شہروں میں قائم کئے گئے تھا ۔ دو قسم کی عدالتوں کا ذکر ہے ۔ دھرمستیہ عدالتوں میں زیادہ تر شادی ، وراثت اور شہری زندگی کے دیگر پہلوؤں سے متعلق شہری قانون کا معاملہ ہوتا تھا ۔ عدالتوں کی صدارت تین جج کرتے تھے ، جو مقدس قوانین پر عبور رکھتے تھے ، اور تین اماتیاس (سکریٹریز) پر ہوتے تھے ۔ عدالت کی ایک اور قسم کانٹا کا سودھانا (کانٹوں کا خاتمہ) کہلاتی تھی ، جس کی صدارت تین ججوں اور تین اماتیاس نے بھی کی ۔ ان عدالتوں کا بنیادی مقصد معاشرے کو سماج دشمن عناصر اور طرح طرح کے جرائم سے پاک کرنا تھا اور اس نے جدید پولیس کی طرح کام کیا اور اس طرح کی معاشرتی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات کے لئے جاسوسوں کے نیٹ ورک پر بھروسہ کیا ۔ جرائم کی سزا عام طور سزا پر بہت سخت ہوتی تھی ۔ جو عدالتی نظام تیار ہوا اس کا مجموعی مقصد عام زندگی کے بیشتر پہلوؤں پر حکومت کا کنٹرول بڑھانا تھا ۔

اشوک کا دھرم ریاست
Ashoka's Dharmic State



اشوک کی حکمرانی ہمیں ایک نیک بادشاہ اور انصاف پسند ریاست کے متبادل کا نمونہ فراہم کرتی ہے ۔ انہوں نے اپنے عہدیداروں ، یوکتاؤں (ماتحت عہدیداروں) ، رجوکاؤں (دیہی انتظامیہ) اور پریڈیسی کاس (اضلاع کے سربراہ) کو ہدایت کی کہ وہ دھاکہ (بڑے چٹان کے ہدایات 3) میں لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے ہر پانچ سال میں دوروں پر جائیں ۔ اشوک کے افسران اور سٹی مجسٹریٹوں کو اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام لوگ اس کے بچے ہیں اور وہ اپنے لوگوں سے اس کی خواہش کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لئے جس طرح بھلائی کرنا چاہئے ہیں اسی طرح سارے لوگوں کے ساتھ بھلائی کریں ، تاکہ انہیں دنیا اور آخرت میں فلاح اور خوشی حاصل ہو ۔ ان عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننا چاہیے اور غیر جانبدارانہ رویہ ختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ مردوں کو بغیر کسی وجہ کے قید یا تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ ہر پانچ سال بعد کسی افسر کو اس بات کی تصدیق کے لئے بھیجیں گے کہ آیا اس کی ہدایت پر عمل درآمد کیا گیا یا نہیں (کالنگا چٹان کی ہدایت 1) ۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:14 PM



11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:14 PM

اشوک کو اس بات کا احساس ہوا کہ ایک موثر حکمران کو اپنی ریاست میں کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں پوری طرح سے اسے آگاہ ہونے کی ضرورت ہے اور اس نے اصرار کیا کہ جہاں جہاں بھی ہو اس کو مشورہ دیا جائے اور فوری طور پر آگاہ کیا جائے۔ انہوں نے تاکید کی کہ تمام مذاہب والوں کو باہم مل کر رہنا چاہئے اور تمام مذاہب کے طریقوں کو اعزاز سے نوازا گیا تھا (بڑے چٹان کی ہدایات 7 اور 12)۔ طبی نگہداشت کی فراہمی ریاست کا ایک کام ہونا چاہئے، بادشاہ نے انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لئے اسپتال قائم کرنے کا حکم دیا (بڑے چٹان کی ہدایت 2)۔ غیر ضروری جانوروں کو ذبح کرنے سے روکنا اور تمام جانداروں کا احترام کرنا اس کے احکامات میں ایک اہم موضوع تھا۔ اشوک کے فرمانوں میں، ہمیں حکمرانی کا ایک متبادل انسانی اور ہمدردی کا نمونہ ملتا ہے۔ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ہر شخص، عہدیداروں کے ساتھ ساتھ رعایا بھی، دھامہ کی پیروی کرتے ہیں۔

4.7 معیشت اور سماج Economy and Society

زراعت Agriculture

زراعت معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے یہ ریاست کو حاصل ہونے والی آمدنی اور ملازمت (روزگاری) میں اپنے حصے کے لحاظ سے سب سے بڑا شعبہ تھا۔ یونانیوں نے تعجب کے ساتھ بتایا کہ مٹی کی زرخیزی کی وجہ سے ہندوستان میں سالانہ دو فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔ غذائی اجناس کے علاوہ، ہندوستان نے بھی گنے، اور روئی جیسی نقد فصلیں اگائیں، جسے میگس تھینس نے ایک اہم سرخی کے طور پر بیان کیا۔ شہدان درختوں پر تیار ہوتا تھا جن درختوں پر جس پر اُون لگتا تھا۔ یہ اہم تجارتی فصلیں تھیں۔ اس حقیقت سے کہ زرعی شعبہ خاطر خواہ اضافی پیداوار پیدا کرسکتا ہے، یہ تجارتی پیداوار کی عدم دستیابی سے بالاتر معیشت کے تنوع کا ایک بڑا عنصر تھا۔

دستکاری اور سامان Crafts and Goods

بہت سی دستکاریاں جو متعدد قسم کی اشیاء تیار کرتی ہیں ان سے معیشت میں خوب ترقی ہوئی۔ ہم مصنوعات کو افادیت پسند یا کارآمد اور پرتعیش اور زیور کے بطور درجہ بندی کرسکتے ہیں۔ کتائی اور بنائی، خاص طور پر سوتی کپڑے، ہندوستان بھر میں روئی کی عالمی دستیابی پر انحصار کرتے ہیں۔ زراعت کا یہ سب سے زیادہ وسیع پیشہ تھا۔ عام لوگوں کے روزمرہ استعمال کے لئے موٹے کپڑوں سے لے کر اعلیٰ طبقے اور شاہی لباس کے طور پر پہنے ہوئے عمدہ کپڑوں تک، ملک میں ایک بہت بڑے قسم کے کپڑے تیار کئے جاتے تھے۔ آرتھ شاستر ان علاقوں کا حوالہ دیتا ہے، جن میں خصوصی کپڑے تیار ہوتے تھے، کاسی (بنارس)، وانگا (بنگال)، کامروپا (آسام)، مدورائیاور بہت سارے دوسرے خطے ہر خطے میں کپڑوں کی بہت سے مخصوص اقسام تیار ہوتی تھیں۔ سونے چاندی کے ساتھ کڑھائی کیا ہوا کپڑا بادشاہ اور شاہی دربار کے ممبر پہنتے تھے۔ ریشم معروف خصوصاً چینی ریشم، جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ موریائی سلطنت میں وسیع تجارت ہوتی تھی۔

دھات اور دھات کے کام بہت اہمیت کے حامل تھے، اور مقامی دھات کے کارکنوں نے اوزار، برتن اور دیگر افادیت کے اشیاء تیار کرنے کے لئے لوہے، تانبے دیگر دھاتوں کے ساتھ کام کئے لوہے کے پگھلانے کا عمل کئی صدیوں سے جانا جاتا تھا، لیکن تقریباً 500 قبل مسیح کے بعد ٹکنالوجی میں بہت بڑی بہتری واقع ہوئی، جس کی وجہ سے یہ بہت زیادہ درجہ حرارت پر بھٹیوں میں لوہے کو پگھلانا ممکن بنا، آثار قدیمہ کی دریافت کے بعد لوہے کی پیداوار میں ایک بہت ہی معیاری اور مقداری بہتری دکھائی دیتی ہے۔ لوہے کی ٹکنالوجی میں بہتری باقی معیشت کے وسیع پیمانے پر مضمرات تھے۔ کلہاڑی جیسے بہتر اوزار نے زراعت کے لئے جنگلات کو زیادہ وسیع پیمانے پر صاف کرنا ممکن بنایا۔ بہتر ہل چلانے سے زرعی عمل بہتر ہوا۔ بہتر میخ اور اوزار لکڑی کے کام اور بڑھئی کے کام کے ساتھ ساتھ دیگر دستکاری کو بھی بہتر بناتے ہیں۔ جہاز سازی گاڑیاں اور رتھ بنانے، مکانات کی تعمیر وغیرہ کے لئے لکڑی کا کام ایک اہم ہنر تھا۔ پتھر کا کام سنگ تراشی اور پالش کرنا انتہائی ہنرمند دستکاری کے طور پر تیار ہوا ہے۔ اس مہارت کو سانچی کے اسٹوپا میں پتھر کے مجسموں اور اشوک کے ستونوں کے لئے استعمال ہونے والے انتہائی پالش چنار پتھر میں دیکھا جاتا ہے۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:15 PM



سانچی کا استوپا

سونے اور چاندی کے سامان ، زیورات ، خوشبو اور کھدی ہوئی ہاتھ دانت سمیت عیش و آرام کے سامانوں کا ایک حلقہ تیار کیا گیا تھا۔ اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ موریان سلطنت میں منشیات اور دوائیں ، مٹی کے برتن ، رنگ اور گوند جیسے بہت ساری دیگر مصنوعات تیار کی جاتی تھیں۔ اس طرح معیشت نے عارضی پیداوار سے بہت کم تجارتی دستکاری کی پیداوار کی ایک انتہائی نفیس سطح تک ترقی کی تھی۔

دستکاری بنیادی طور پر شہری بنیاد پر موروثی پیشے تھے اور بیٹے عام طور پر مختلف دستکاری کے عمل میں اپنے باپ کی پیروی کرتے تھے ، حالانکہ کپڑا تیار کرنے اور دیگر مصنوعات تیار کرنے کے لئے شاہی کارخانے بھی موجود تھے۔ ہر دستکاری کا سربراہ تھا جس کا نام پاموکھا (پراموکھا یا رہنما) ہوتا ہے اور جیشتھا (جیشتھا یا بزرگ) تھا اور اسے سینی (سیر نیر گلڈ) میں منظّم کیا گیا تھا ، تاکہ ہنر کی تیاری میں ادارہ جاتی شناخت فرد کو بالائے طاق رکھ دیتے ۔ سینروں کے مابین تنازعات کو ایک مہاستی نے حل کیا تھا ، اور اس سے شہروں میں دستکاری کی تیاری کے عمل کو یقینی بنایا گیا۔

تجارت Trade

تجارت یا تبادلہ معاشی تنوع اور نمو کا ایک قدرتی ساتھی بن جاتا ہے ۔ بقا سے بڑھ کر اضافی رقم کی پیداوار بے سود ہے جب تک کہ اضافی زر مبادلہ کی قدر نہ ہو ، کیونکہ جب ضرورت سے زیادہ زندگی کی ضروریات پوری ہو جائیں تو اس ضافی زر مبادلہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے ۔ اس طرح ، معیشت کو تنوع اور وسعت دینے سے ، تبادلہ اس طرح کے پھیلاؤ کے فوائد کو سمجھنے کا ایک اہم حصہ بن جاتا ہے ۔ منڈیوں کے ایک حصے میں تجارت ہوتی ہے ، جس میں ایک دیہاتی منڈی میں سامان کے تبادلہ سے لیکر ، ایک ضلع کے اندر دیہاتوں اور قصبوں کے درمیان ، شہروں کے درمیان طویل فاصلہ سے زیادہ خطے میں تجارت اور سرحدوں کے پار دوسرے ممالک شامل ہوتے ہیں ۔ تجارت کو بھی ایک سازگار سیاسی آب و ہوا کی ضرورت ہے جیسا کہ موریائی سلطنت نے فراہم کی تھی ، جس نے بہت بڑے علاقے میں امن و استحکام کو یقینی بنایا تھا۔ پورے گجراتی میدانی علاقے میں ندیوں سے پورے ہندوستان میں سامان لے جانے کا ایک بڑا ذریعہ تھا۔ سامان سڑک کے ذریعے مزید مغرب کے بیرون ملک منتقل کیا گیا تھا۔ سڑکیں ملک کے شمال کو جنوب مشرق کے شہروں اور بازاروں سے اور جنوب مغرب میں اوڈیشہ اور اجین جیسے شہروں سے گزرتے ہوئے منسلک کرتی ہیں ۔ شمال مغربی راستے نے سلطنت کو وسطی اور مغربی ایشیاء سے جوڑ دیا۔ بحری جہازوں کے ذریعہ بیرون ملک سے تجارت بھی کی جاتی تھی ، اور بدھ مت کے جٹاکا کہانیاں اجروں کے ذریعہ شروع کردہ طویل سفر کا حوالہ دیتے ہیں۔ برما اور مالائی جزیرہ نما اور سری لنکا کے ساتھ بحری جہاز سے چلنے والی تجارت جاری تھی۔ بحری جہاز سے ، تاہم ، شاید بہت چھوٹے تھے اور ہوسکتا ہے کہ اس نے ساحلی لائن کو گلے لگایا ہو۔

ہمارے پاس تاجر برادریوں کیبارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں ۔ عام طور پر ، طویل سلامتی کے لئے کاروان کے بطور ایک ساتھ سفر کرنے والے تاجروں کے گروہوں نے فاصلے سے زیادہ کی تجارت کی۔ ان کی سربراہی مہاسرتھاوا کے نام سے جانے والے ایک کارواں رہنما نے کی ۔ جنگلات اور صحرا جیسے ناگوار ماحول سے گزرنے والی



سانچی کا استوپا



کرشپنا – بندوسارا

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:16 PM

سڑکیں ہمیشہ خطرناک تھیں۔تاہم ارتھ شاستر اتجارت کی اہمیت اوراس کے ہموار کام کو یقینی بنانے پر زور دیتا ہے۔سڑکوں کی تعمیر اور انہیں اچھی حالت میں برقرار رکھنے کے ذریعہ تجارت میں سہولت فرہم کرنا ہوگی۔چونکہ سامان لے جانے کے وقت ٹول اور محصول جمع کی جاتی تھی ۔لہٰذا ٹول بوتس کو تجارت کے تمام راستوں پر ترتیب دیا جانا چاہئے تھا۔ شہری بازاروں اور کاریگروں کو عام طور پر دھوکہ دہی سے بچنے کے لئے قریب سے نگرانی کی جاتی ۔ارتھ شاستر اکے پاس زرعی اور تیار کردہ سامان کی ایک لمبی فہرست ہے جو داخلی اور غیر ملکی تجارت میں تجارت کی جاتی تھی۔ان میں ہندوستان، چین اور سری لنکا کے مختلف حصوں کے ٹیکسٹائل ، اون ، چاندی ، خوشبودار جنگلات ، جانوروں کی کھالیں اور جوہرات شامل ہیں ، یونانی ذرائع نے مغرب کے ساتھ یونانی ریاستوں کے ذریعہ مصر سے تجارتی روابط کی تصدیق کی۔نیلگوں، ہاتھی کے دانت، کچھوا سیپی، موتی اور خوشبو اور نایاب لکڑیاں سب مصر کو برآمد کی گئیں۔

سکے اور کرنسی Coins and Currency

اگر چہ سکے جانے جاتے تھے، جدید ماضی کی معیشتوں میں لین دین کا تبادلہ ایک ذریعہ تھا موریائی سلطنت میں، چاندی کے سکوں کو پان کے نام سے جانا جاتا تھا جو عام طور پر استعمال ہونے والی کرنسی تھی۔ پنچ کے نشان والے سکوں کی بھیڑیں شمالی ہندوستان کے بہت سے حصوں میں پائی گئی ہیں، حالانکہ ان میں سے کچھ سکے پہلے کے ادوار سے آئے ہوں گے اس طرح جب سکے استعمال ہوتے تھے، اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ معیشت کی کس حد تک نگرانی کی گئی تھی۔

شہر محلّہ آبادکاری کا عمل Process of Urbanisation

شہر کی آبادکاری ایک زرعی زمین کی تزئین میں شہروں اور شہروں کے قیام کا عمل ہے ۔ قصبے مختلف وجوہات کے بناء پر آسکتے ہیں ۔ انتظامیہ کے صدر کے طور پر، زائر مراکز کی حیثیت سے، تجارتی منڈیوں کے مراکز کے طور پر اور بڑے تجارتی راستوں پر ان کے مقامی فوائد کی وجہ سے ۔کس طرح شہری آبادیاں دیہات اور دیہاتی آبادیوں سے مختلف ہیں؟ شروع کرنے کے لئے ، قصبے اور شہر اپنی خوراک خود نہیں تیار کرتے ہیں اور اپنی بنیادی کھپت کی ضرورت کے لئے زرعی پیداوار کے اضافہ کو موثر منتقلی پر انحصار کرتے ہیں ۔لوگوں کی ایک بڑی تعداد شہروں میں مقیم تھی اور شہروں میں آبادی کی کثافت بہت زیادہ ہے۔شہر متعدد غیر زرعی کارکنوں اور کاریگروں کو راغب کرتے ہیں۔جو ملازمت کے خواہاں ہیں، اس طرح تیار شدہ سامان مختلف اقسام کی خدمات کی تیاری کے لئے افرادی قوت تشکیل دیتے ہیں۔یہ، سامان، دیہی دیہاتی علاقوں سے لائی جانے والی زرعی مصنوعات کے علاوہ، بازاروں بھی تجارت کیا جاتا ہے۔شہروں میں بھی خدمات سے متعلق سرگرمیوں میں متعدد افراد کی رہائش ہے ٹمل اور ٹمل قابلیت میں سنگم کی شاعری مدورائی، کانچی پورم اور پومبوھار جیسے شہروں کی واضح تصویر پیش کرتی ہے ۔متحرک بازاروں اور تجارتی مالوں نے کئی طرح کا سامان فروخت کیا ہے، ساتھ ہی دوکانداروں نے کھانے پینے کی اشیاء کو گھر گھر فروخت کیا ہے۔اگر چہ ان ادبی کاموں کا تعلق قدرے بعد کے دور سے ہے لیکن یہ ٹکنالوجی کی موجودہ سطح کے لحاظ سے مختلف نہیں ہے، اوران وضاحتوں کو شہری رہائش کی ایک درست عکاسی کے طور پر بھی لیا جاسکتا ہے۔سانچی کے مجسمے میں شہروں کی واحد عصری نمائش پائی جاتی ہے، جس میں شاہی جلوسوں کو پیش کیا جاتا ہے، اور شہروں اور کثیر منزلہ عمارتیں ایک ساتھ ہجوم میں دکھائی دیتی ہیں۔

چھٹی صدی قبل مسیح میں شہر کاری Urbanisation in Sixth Century BCE

شہر کاری کے لئے اولین ضروری شرائط میں سے ایک زرعی بنیاد کی ترقی ہے یہ ہند دریائے گنگا کے میدان میں تیار ہوا تھا اور بہت شروع سے ہی ہستینا پورہ اور ایودھیا جیسے شہروں کا حوالہ ملتا ہے تقریباً چھٹی صدی قبل مسیح میں شہر کاری دوآب تک پھیل چکی تھی اور اس علاقے میں کوشمبی ، بھیٹا، ویشالی اور راجا گریھا جیسے متعدد نئے شہروں کا تذکرہ ملتا ہے ۔ بدھ کی تبلیغ کے بارے میں بدھ مت کے متن متعدد شہری مراکز میں واقع تھے۔شہروں کی ترقی بنیادی طور پر زراعت اور گیلے چاول کی کاشت کے پھیلاؤ کی وجہ سے ہوئی ہے، خاص طور پر دوآب کے خطے میں، دلدلی زمین کو نالوں اور کاشت کے لئے دوبارہ حاصل کرنے کے بعد۔بارانی برساتی ندیوں سے زرخیز مٹی اور پانی کی بھرپور دستیابی سے چاول کی دو فصلوں کو بھی اکٹھا کرنا ممکن ہوا، اور شہروں کو کھانے کی اشیاء پہنچانے کے لئے زائد زرعی پیداوار بھی ممکن ہوگئی ۔لوہے کی ٹکنالوجی

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:17 PM

میں بہتری نے دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں معاشی زندگی پر بھی اثر ڈالا۔ جیسے ہی مگدھ کی توسیع ہوئی، اجین جیسے بہت سے علاقائی مراکز بھی سلطنت میں شامل ہوگئے تھے۔

رہائش اور شہر کی منصوبہ بندی Housing and Town Planning

شہر اکثر عام طور پر نقل وحمل کی آسانی کے لئے ندیوں کے کنارے واقع ہوتے ہیں۔ دفاعی تحفظ فراہم کرنے کے لئے چاروں طرف خندق سے محفوظ کیا جاتا اور دیوار سے گھیر لیا جاتا۔ وہ ہمیشہ حملوں کے لئے کھلا رہتا تھا کیونکہ سرکاری خزانے ان میں رکھے جاتے تھے، اس حقیقت کے علاوہ کہ تجارتی مراکز کی حیثیت سے، مقامی لوگ سوداگر بھی دولت مند تھے۔ جب یہ قصبے مزید خوشحال ہوگئے تو، مکانات، جو مٹی کی اینٹوں اور یہاں تک کہ (آتشی اینٹ سے بنے ہوئے تھے) کا معیار بہتر ہوا۔ قصبوں میں دوسری سہولتیں بھی تھیں جیسے نالوں، گول کنوئیں اور کیچڑ کے گڑھے، شہری سہولیات اور صفائی ستھرائی کی ترقی کی گواہی دیتے ہیں۔ موریائی دور کی کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ دور کے مقابلے میں معیار زندگی میں بہتری آئی ہے۔ مکانات اینٹوں سے بنے تھے اور شہروں میں گول کنوئیں اور گڑھے تھے۔ لوہے کے استعمال اور لوہے کے نوادرات کی مختلف اقسام میں ایک مقداری اضافہ ہوا تھا۔

پاٹلی پترا کا شہر City of Pataliputra

پاٹلی پترا موریائی سلطنت کا عظیم دارالحکومت تھا۔ اس کو ایک بہت بڑا اور مالدار شہر بتایا گیا، جو گنگا اور اس کی معاون ندیوں کے سنگم پر واقع ہے، جو متوازی الاضلاع کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی 14 کلومیٹر سے زیادہ اور چوڑائی 2 1/2 کلومیٹر سے زیادہ تھی اسے لکڑی سے بنی بیرونی دیوار سے محفوظ کیا گیا تھا۔ دشمنوں پر تیر چلانے کے لئے اور باہر کے لوگوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے سوراخ ہوتے تھے، شہر میں 64 دروازے اور 570 پہرے داروں کے مینار تھے۔ اس دیوار کے باہر اطراف میں ایک وسیع اور گہری کھائی تھی، جسے ندی کے پانی سے جوڑا گیا تھا جو بیرونی سیوریج کے دفاعی اور دوکان دونوں کے کام کرتے تھے۔ اس شہر میں بہت سے عظیم الشان محلات تھے، جن کی آبادی بہت زیادہ تھی۔ اس شہر کا انتظام 30 کی کارپوریشن کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ اشوک نے اس یادگار فن تعمیر کے ساتھ شہر کی عظمت میں اضافہ کیا جس نے دارالحکومت میں متعدد ستون والے ہال کی طرح شامل کیا۔

فن اور ثقافت Art and Culture

اس دور کا بیشتر ادب اور فن باقی نہیں بچا ہے۔ سنسکرت زبان اور ادب کو گرامر دان پانینی (سن 500 قبل مسیح) کے کام سے تقویت ملی، اور کٹیایانا، جو نندا ؤں کے ہم عصر تھے اور انہوں نے پنینی کے کام پر تبصرہ لکھا تھا۔ بودھ اور جین متوں کو بنیادی طور پر پالی میں لکھا گیا تھا۔ واضح ہے کہ سنسکرت میں بہت سارے ادبی کارنامے اسی دور میں ہوئے ہیں اور بعد میں تیار شدہ کاموں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، لیکن وہ ہمارے لئے دستیاب نہیں ہیں۔

آرتھ ستر ا اس دور کے پرفارمنگ آرٹس کو نوٹ کرتا ہے، جس میں موسیقی، آلات موسیقی، بارڈز، ڈانس اور تھیٹر شامل ہیں۔ زیورات، ہاتھی دانت نقش ونگار اور لکڑی کا کام، اور خاص طور پر پتھر کے نقش ونگار کی طرح تیار کردہ پرتعیش مصنوعات کی وسیع پیمانے پر پیداوار کو موریائی فن کی مصنوعات کے طور پر انہیں شامل کیا جانا چاہئے۔

موریائی معاشرے میں بہت سے مذاہب، ذات اور برادریاں آپس میں ہم آہنگی کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کے مابین کسی تنازعہ یا تنازعہ کا بہت کم ذکر ہے۔ جیسا کہ اس دور کے بہت سارے خطوں (بشمول قدیم ٹملناڈو) میں، سوشلسٹ افراد کو معاشرتی درجہ بندی میں ایک خاص مقام عطا کیا گیا تھا اور ان کی شراکت کی بہت قدر کی جاتی تھی۔

موریا سلطنت کا زوال Decline of the Mauryan Empire

- انتہائی مرکزی انتظامیہ غیر منظم ہوگئی جب اشوک کے جانشین کمزور اور بے موثر ہوگئے۔ مرکزی انتظامیہ کو رابطے کے لئے بڑی دوری کا سامنا صوبوں کے ساتھ کرنا پڑتا تھا یہ بات آزاد مملکتوں کے عروج کا باعث بنی۔
- اشوک کی موت کے بعد، ریاست دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ شمال مغرب سے حملے ہوئے۔ ہندوستان کی سرزمین پر فوجی مہم چلانے اور ریاستیں قایم کرنے والے قابل ذکر گروہ ہند تھے۔ یونانی، ساکا اور گستان تھے۔
- آخری حکمران برہدراتھ کو اس کے سپہ سالار پشیامیترا سنگا نے (سن 185 قبل مسیح) میں ہلاک کیا تھا جس نے سنگا خاندان کی بنیاد رکھی تھی جس نے ہندوستان پر سو سالوں تک حکومت کی تھی۔

خلاصہ SUMMARY

- گانا سنگھاس وقت کے ساتھ ساتھ بڑے مہاجن پاداس بن گئے اور 16 ریاستوں میں مگدھ آخر کار سب سے زیادہ طاقتور بن کر ابھرا۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:18 PM

- مگدھ کا نامور حکمران بمبی سارا تھا، اس کے بعد اس کا بیٹا اجتاشترو تھا۔ مہاپدمہ نندا خاندان کا آغاز کیا۔
- 326 قبل مسیح میں سکندر کے ذریعہ شمال مغربی ہندوستان پر حملے نے مغرب کے ساتھ تجارت کا آغاز کیا۔ سکندر کی موت کے بعد چندر گپت نے موریا سلطنت کی بنیاد رکھی۔
- موریا کے تین مشہور حکمرانوں، چندرا گپت، بندوسار اور اشوک نے ایک مرکزی ریاست قائم کی۔ موریائی انتظامیہ کا نظام آرتھ شاستر اور انڈیکا کے کھاتوں کے ذریعہ منظر عام پر آیا۔
- موریا سلطنت ہندوستانی تاریخ کا ایک نیا مرحلہ طئے کر رہی تھی کیونکہ اس عرصہ میں تجارت کئی گنا اضافہ ہوا۔
- موریا سلطنت نے سلطنت کے استحکام کی پہلی روایات کو جاری رکھا۔ واقعی انقلابی تبدیلی کی کوشش کی گئی تھی اشوک کے اپنے عہدیداروں اور لوگوں سے یہ کہ وہ دھامہ کی پیروی کریں، تشدد کو ناجائز کیا اور اخلاقی زندگی گزارنے کو کہا۔
- موریا سلطنت نے ہندوستان کی تاریخ کا ایک مرحلہ کا نشان لگایا جس نے ٹیکنالوجی اور معاشی اور معاشرتی ترقی میں نمایاں بیشترفت کی اور بڑے بڑے مرکزی زیر انتظام، ریاست کے لئے ایک ڈھانچہ تشکیل دیا۔





EXERCISE مشق

I. درست جواب کا انتخاب کریں

1. اشوکا کے ستونوالے نوشتہ میں برہمی رسم الخط کو ___ کے ذریعہ سمجھا گیا۔
   (a) تھامس سوندرس (b) جیمز پرنسپ
   (c) سرجان مارشل (d) ولیم جونز
2. مگدھا کا پہلا نامور حکمران _____ ہریانکا خاندان سے تھا۔
   (a) بمبیسارا (b) اجتاشترو
   (c) اشوک (d) مہاپدما نندا
3. سری لنکا سے آنے والی پالی میں ایک جامع تاریخی روزنامچہ جو موریا کے دور کے لئے ایک اہم وسیلہ کی حیثیت سے _____ ہے
   (a) مہاوامسہ (b) دیپاوامسہ
   (c) برہمناس (d) مدرارکھشا
4. پلے (کھیل) _____ بذریعہ وساکدتتہ چندر گپتا اور اس کا مگدھا سلطنت کے عرش سے الحاق کی وضاحت کرتی ہے
   (a) مدرارکھشا (b) راجہ ترنگینی
   (c) آرتھاشترا (d) انڈیکا
5. میگھس تھنیس کا کام _____ چندر گپت اور اس کے دربار کا عدالت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔
   (a) انڈیکا (b) مدرارکھشا
   (c) اشتھادیائی (d) آرتھاشترا
6. اچھی انتظامیہ کے لئے _____ ایک تجویز کردہ متن تھا۔
   (a) آرتھاشترا (b) انڈیکا
   (c) راجہ ترنگینی (d) مدرارکھشا

II. مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1. بمبیسارا نے مگدھ سلطنت کے علاقہ کی کس طرح توسیع کی؟
2. مہاپدمہ نندا پر ایک نوٹ لکھیں۔
3. سکندر اعظم کو کس چیز نے پورس کے تخت کو بحال کرنے کی طرف آمادہ کیا؟
4. مرکزی ریاست کی خصوصیات کیا ہیں؟
5. موریا ریاست کے مطالعہ کے لئے ادبی ذرائع پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
6. سکندر کے حملے نے ہندوستانی تاریخ میں کس طرح سے سنگ میل بنایا؟

III. مختصر جوابات لکھیں۔

1. آثار قدیمہ کی کھوج کے ذریعہ انکشاف کردہ شہری خصوصیات کا ذکر کریں۔
2. گنگا کے میدانی علاقوں پر بادشاہوں یا مملکتوں کی خصوصیات کی وضاحت کریں۔
3. سکندر اعظم کے حملے سے ہندوستان پر کیا اثر پڑا؟
4. کلنگا کے خلاف اشوک کی مہم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
5. موریا دور میں کپڑے کی وسیع تجارت پر تبادلہ خیال کریں۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:19 PM

6. ہندوستان اور مغربی اور وسطی ایشیاء کے مابین تجارت کی جانے والی اشیاء پر ایک نوٹ لکھیں۔

IV. مندرجہ ذیل کو تفصیل سے جواب دیں

1. موریا سلطنت کے مطالعہ کے زرائع کو بیان کریں۔
2. موریاؤں کی سیاست کی شائستگی کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔
3. ہندوستان پر فارسیوں کے اثرات کو اجاگر کریں۔
4. اشوک کے چٹان پر دیئے گئے فرامین کی تفصیلات دیں۔

سرگرمی Activity

1. اشوک کے فرامین سے متعلق معلومات کے ساتھ چارٹ تیار کریں۔
2. کلنگا کی فتح کے نتائج پر گفتگو کریں۔
3. موجودہ انتظامیہ کا موریا انتظامیہ کے ساتھ موازنہ کریں۔
4. سانچی سارناتھ ستونوں اور مگدھ اور موریا بادشاہوں کی تصاویر کے ساتھ ایک البم بنائیں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. A.L. Basham, *The Wonder That Was India: A Survey of the History and Culture of the Indian Sub-continent before the Coming of the Muslims*, Picador, 2004.
2. Abraham Eraly, *Gem in the Lotus: The Seeding of Indian Civilization*, Penguin, 2000.
3. B.M. Barua, *The Ajivikas*, University of Calcutta, 1920.
4. D.N. Jha, *Ancient India in Historical Outline*, Manohar, New Delhi, 2010.
5. Dhammika, Ven. S. *The Edicts of King Ashoka – an English Rendering*. 1993/94.
6. John Keay, *India*: A *History*. 2000.
7. K.A. Nilakanta Sastri, (ed.) *The Age of the Nandas and Mauryas* (reprint), 1996.
8. Romila Thapar, *Ashoka and the Decline of the Mauryas* (rev. ed.), 1997.
9. Romila Thapar, *The Penguin History of Early India: From the Origins to AD 1300,* Penguin Books, 2002.
10. S. Radhakrishnan, *Indian Philosophy, vol. 1,* George, Allen & Unwin, London
11. Upinder Singh, *A History of Ancient and Early Medieval India: From the Stone Age to the 12th Century,* Pearson, Delhi, 2008.
12. Wm. Theodore D. Bary, ed., *Sources of Indian Tradition, vol. 1,* Columbia University Press, New York, 1958.

INTERNET RESOURCES انٹرنیٹ کے وسائل

1. http://www.philtar.ac.uk/encyclopedia/hindu/ascetic/ajiv.html
2. http://www.columbia.edu/itc/religion/f2001/edit/docs/samannaphala.pdf

GLOSSARY فرہنگ

antithetical	contrasting	متضاد ضد
inciting	inducing	بھڑکانا
acrimonious	bitter	تلخ کڑوا
manoeuvring	planned action	پینترے بازی منصوبہ بند عمل
adversary	enemy	مخالف دشمن
negate	nullify	نفی کرنا کالعدم کرنا
proselytizing	attempt to convert one's religion	مذہب کی پیروی کرنا کسی کے مذہب کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنا
empathetic	showing concern for others	ہمدرد دوسروں کے لئے رحم دلی ظاہر کرنا۔

11 his unit 4 Set
Monday, May 16, 2022 3:02:19 PM

اکائی 5

جنوبی ہندوستان میں سماج کا ارتقاء

Evolution of Society in South India

سیکھنے کے مقاصد :

- تیسری صدی قبل مسیح سے لے کر پانچویں صدی عیسوی تک جنوبی ہند کے اوائل میں ہونے والی سماجی اور سیاسی تشکیل کو سمجھنا۔

تعارف Introduction

آج کے تلنگانہ، آندھرا، کرناٹک اور مہاراشٹرا کے بڑے حصوں پر مشتمل دکن کے خطے میں، ستاواہناس نے پہلی صدی قبل مسیح میں ایک طاقتور بادشاہت قائم کی تھی۔ جنوب میں، تین خاندانی حکمرانا دارے، چیرا، چولا، پانڈیا ان کے ہم عصر تھے، جو تملگم کے زرخیز حصوں پر حکومت کرتے تھے۔ لیکن تمل حکمرانوں نے دو صدیوں پہلے ہی اس کی شروعات کی تھی۔ جب ان کی اشوک کی تیسری صدی قبل مسیح کے نوشتوں میں لکھا گیا تھا۔ بہت سی عام چیزیں نیز دکن اور تمل علاقوں کی طرز حکومت اور سماج میں اختلاف تھا۔

ذریعہ :

آثارِ قدیمہ :

- ابتدائی تاریخی مدت کی تدفین کے مقامات۔
- قدیم مقامات سے کھدائی شدہ مواد بشمول بندرگاہیں، دارالحکومت کے قصبے، جن میں فن تعمیر کی یادگاریں باقی ہیں، جیسے اری کامیڈو، کوڈیمانال، ان نگلم اور اورئیور۔
- بدھ کے مقامات آندھرا اور کرناٹک کے علاقوں (امراوتی، ناگر جنا کنڈا وغیرہ) میں واقع اسٹوپا اور چیٹیاس ہیں۔

عدد :

- آندھرا کرناٹک کے علاقے سے تعلق رکھنے والے ابتدائی ستاواہانا کے سرداروں کے سکّے۔
- سنگم زمانے کے چیرا، چولا، پانڈیا اور سرداروں کے جاری کردہ سکّے۔
- رومن تانبے کے چاندی اور سونے کے سکے۔

کتبے (Epigraphic)

- آندھرا۔ کرناٹک کے علاقوں میں پائے جانے والے تاریخ میں لکھے گئے اشوک کے نوشتہ جات۔
- تمل ناڈو اور کیرلا کے غاروں جیسے تمل ناڈو اور کیرلہ جیسے منگولم، جمبائی، اور پوگلور میں پائے گئے تمل برہمی تحریریں۔
- ستاواہانا لکھے ہوئے آندھرا خطے کے دیگر بدھ مت کے لکھے ہوئے خطوط۔
- تمل ناڈو اور ہندوستان سے باہر کچھ مقامات جیسے برنائیک، اور قیصر القدیم (مصر) میں مٹی کے برتنوں اور کڑے اور پتھروں پر مختصر تحریریں پائی گئی۔

اسٹوپاس : (Stupas) اسٹوپاس مٹی کا ڈھیر ہے جو مٹی کے تفریحی ٹیلے سے نکلا ہے، جس میں مرنے والوں کی راکھ دفن کی گئی تھی۔ بدھ کے اسٹوپاس کے کفن دی گئی لاشوں کی تدفین سے نکلے ہیں۔ بدھ مت کے مقدس فن تعمیر کی ابتداء آٹھ اسٹوپوں سے ہوئی جہاں راکھ تقسیم ہوگئی۔ نصف کروی شکل، اسٹوپا مشابہت کی علامت ہے۔ اور بدھ روحانی کائنات کے شہنشاہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسٹوپا کے اردگرد عقیدتی گردش کے لئے ایک راستہ ہے۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:27 PM

ادب : Literary

- سنگم اور مابعد سنگم کے ادب سمیت تمل متن۔
- ارتھ شاستر ا، معیشت اور ریاستی فنون سے متعلق ایک مقالہ جس کا مصنف کوتلیا ہے۔
- پرندوں میں آندھرا اس/ساتاہانا کے نسب کا ذکر ہے۔
- بدھ مت کے نام جیسے مہاوسا
- گتھا سپتاستی، ایک تاریخی عبارت جس پر ستاواہانا بادشاہ ہالا نے تحریر کیا تھا۔

موسیقی تمل ادب : Classical Tamil Literature

کلاسیکی سنگم دور کی تحریروں کے مجموعہ پر مشتمل ہے۔ تولکاپیم، آٹھ اشخاص (ایٹھو تگائی)، دس آئڈیلس (پتو پٹو)، تولکاپیم قدیم قدیم متن ہے جو نہ صرف اس کے ساتھ بلکہ اس زمانے کے معاشرے اور ثقافت کے ساتھ بھی کام کرتا ہے۔ پاتھینن کیلکانا کو (18 چھوٹے کام) اور پانچوں اقسام کا تعلق سنگم کے بعد کے دور (چوتھی سے چھٹی صدی عیسوی تک) سے ہے اور یہ ایک مختلف سماجی اور ثقافتی ترتیب کو بیان کرتے ہیں۔

غیر ملکی نوٹس Foreign Notices

درج ذیل یونانی اور لاطینی ذرائع ہمیں طویل فاصلے کے ثقافتی اور تجارتی رابطوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔

- بحر قلزم کے بحری سفر کا حل، پہلی صدی عیسوی کا ایک قدیم یونانی متن۔
- ''پلینی'' بزرگوں کی قدرتی تاریخ، پہلی صدی عیسوی میں
- ٹولمی کا جغرافیہ، دوسری صدی عیسوی
- رومن کا نقشہ جسے پیٹنجیر ین ٹیبل کہتے ہیں۔

سنگم دور کے خواتین شعراء : سنگم کے اشعار کی مجموعی تعداد میں حصہ لینے والے ساڑھے چار سو سے زیادہ شعراء میں تیس (30) خواتین شاعرات ہیں۔ انہوں نے ڈیڑھ سو سے زیادہ نظمیں ترتیب دیں۔ ان میں سب سے نمایاں اور مشہور اوویئی تھیں۔ الّو رنمولنیار، کاکئی پڈینیر شامل ہیں، کورپنڈو، اووکور، مساتھیار اور پاری مگالر، نلویلیر۔

5.1 جنوبی ہندوستان موریہ کے زمانے میں : South India during Mauryan times

پہلی بار جنوبی ہند میں سیاسی حالت کی تصویر پیش کرتے ہوئے اشوک کے کتبات (سی۔30-270 قبلِ مسیح) نے ہدایات دی ہیں۔ راک ایڈیکٹ دوم نے تمل حکمرانوں کے مکانات چولاس، پانڈیاس، کیرل پٹرا اور ستیہ پترا کو اپنے پڑوس حکمرانوں کی حیثیت سے درج کیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس نے دو طرح کے طبی علاج کی فراہمی کی ہے: انسانوں اور جانوروں دونوں کا طبی علاج۔ اس وقت کی موریائی سلطنت میں کرناٹک اور آندھرا کے شمالی حصے شامل تھے، جبکہ تمل ریاستوں کو آزاد پڑوسی سمجھا جاتا تھا۔

موریائی اقتدار کے زوال کے بعد اور ستاناواہانا کے عروج سے پہلے، بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ابھریں۔ اگرچہ ان کے حکمرانوں کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ لیکن انکے سکّے اور نوشتہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسے سردار تھے، جنہوں نے چھوٹے علاقوں کو قابو کیا۔

پٹّو تو گئی اور پتو پاٹّو کے مجموعوں میں تقریباً 2400 اشعار ہیں۔ یہ اشعار، جس کی لمبائی 3 سے 800 سطروں تک ہوتی ہے اس کو پانار اور پلوار نے ترتیب دیا تھا

آٹھ اشاعتیں جیسے : ا۔ نٹرینئی ۲۔ کرنتو گئی ۳۔ آئنگرونورو ۴۔ پٹیٹرا پتو ۵۔ پاری پڈل ۶۔ کالی تو گئی ۷۔ اگانانورو ۸۔ پرانانورو

پتو پاٹّو : (دس گیت) ا۔ ترومروگاترو پتّئی ۲۔ پرونزاترو پتّئی ۳۔ سرو پناترو پتّئی ۴۔ پیروم پناترو پتّئی ۵۔ ملئی پاٹّو ۶۔ مدورئی کانجی ۷۔ نیڈونل وڈائی ۸۔ کرنجی پٹّو ۹۔ پٹّی نپّالئی ۱۰۔ ملئی پڈوکڈم

پدی نونو کیل کنکو متن میں، سنگم کے بعد کے، اٹھارہ عبارتیں ہیں۔ جن میں زیادہ تر اخلاقیات اور اخلاقی ضابطوں کا معاملہ ہے۔ ان میں سب سے اہم تروکرل، اور نل اڈیار ہیں۔

سلپدیگارم اور منی میگالئی ثقافتی اور مذہبی تاریخ کی بصیرت کے لئے دو اہم رزمیہ نظمیں ہیں۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:28 PM

5.2 جنوبی ہندوستان ستاواہنوں کے تحت :
South India under the Satavahanas

ستاواہنوں کا آغاز پہلی صدی قبل مسیح میں دکن کے خطے میں ہوا تھا۔ انہوں نے آندھرا، مہاراشٹرا، کرناٹک اور مدھیہ پردیش کے کچھ حصوں پر حکومت کی۔ حالیہ آثار قدیمہ کے ثبوتوں سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ تلنگانہ کے علاقے میں ستاواہانا نے حکمرانی کرنا شروع کی اور اس کے بعد اس کے دارالحکومت پرتھستان (مہاراشٹرا میں پیٹھان) کے ساتھ گودواری طاس میں راج کرنے کیلئے مہاراشٹرا چلے گئے۔ بعد میں وہ ساحلی آندھرا کو بھی قابو کرنے کیلئے مشرق کی طرف چلے گئے۔ پلینی کا کام آندھرا ملک میں 30 فصیلوں والے شہروں، ایک بڑی فوج، گھوڑ سوار فوج اور ہاتھی فورس کے بارے میں بات کرتا ہے۔

گوتمی پترا ستا کارنی ستاہانا بادشاہوں میں سب سے بڑا تھا۔ اس نے ساکا حکمران نہاپانا کو شکست دی اور اپنے شاہی تمغے کے ساتھ نہاپانا کے سکّے جاری کئے۔ ناسک میں اس کی والدہ گوتمی بالاشری کے کتبے اس کا ذکر ساکاس، پہلاواس اور یوانوں کے فاتح کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے وقار ویدک اسمارڈھما قربانی بھی ادا کی ہے۔



واسیستھی پترا پلومئی

گوتمی پترا ستا کارنی کے جانشین واسیستھی پترا پلومئی نے، ستاہانہ سلطنت کے سرحدوں میں توسیع کی۔ اس کے جاری کردہ سکّے جنوبی ہندوستان کے کئی حصوں میں بکھرے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ یگنا شری ستا کارنی ایک اور مشہور حکمران تھا۔ جس نے جہاز کی تصویر کے ساتھ سکے جاری کئے۔ جو اس کے دور حکومت میں بیرون ملک تجارت کی اہمیت کی نشاندہی کرتے تھے۔

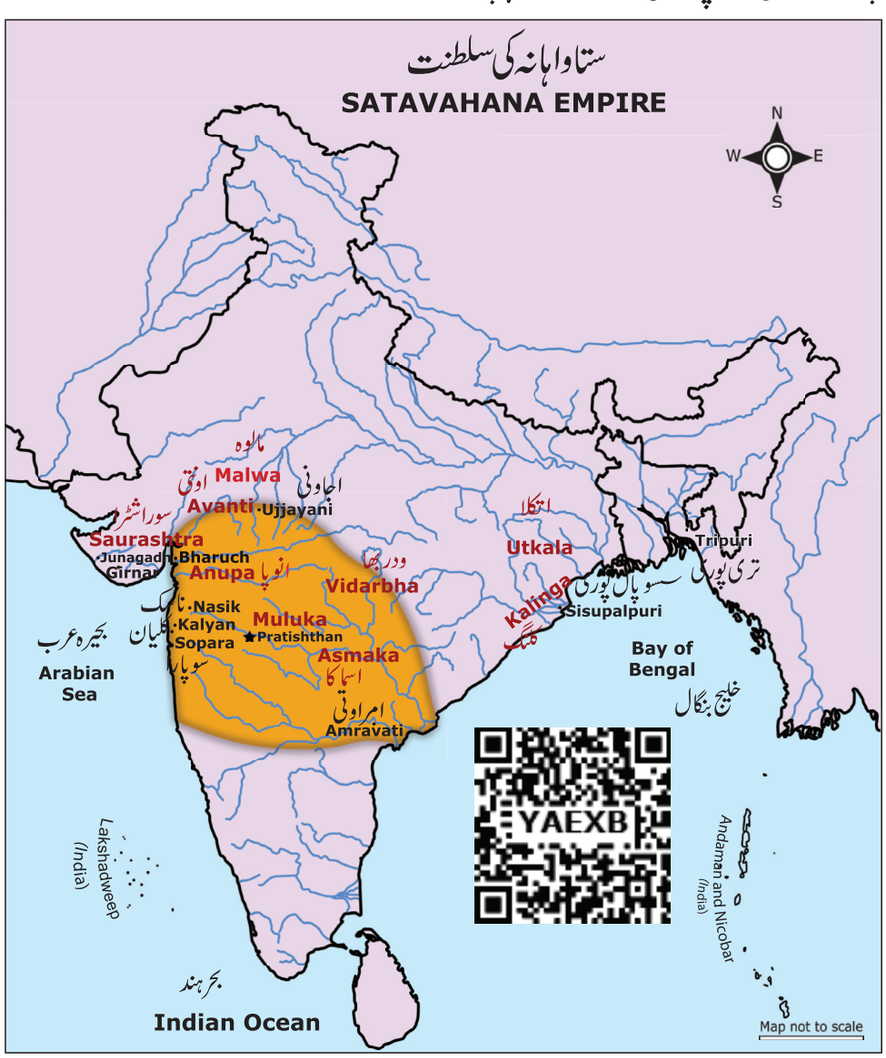

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:31 PM

شاہ ہالا کے سرکو 700 محبت کی نظموں کے ایک مجموعہ گاہ ستا سائی کی تحریر کا سہرا ہے جو مہاراشٹری پراکرت زبان میں لکھا گیا، اس میں تمل سنگم کی شاعری سے ملتے جلتے موضوعات ہیں۔

ستاواہانا سلطنت تیسری صدی کے آس پاس گرتی گئی اور اس کی جگہ آندھرا میں اکشواسکس اور پلوانے لے لی، اور شمالی کرناٹک میں کدامباس آئے۔

ستاواہاناس دور کی اہمیت:
Importance of Satavahana Period

زمینی گرانٹ پیش کرنا ستہاواناس زمانے کی ایک اہم پیش رفت تھی۔ ان گرانٹوں سے فائدہ اٹھانے والوں میں زیادہ تر بدھ مت کے ماننے والے اور برہمن تھے۔ نانے گھاٹ نوشتہ سے مراد بدھ راہبوں کو دی گئی زمینوں کو دی جانے والی ٹیکس کی چھوٹ ہے۔ اس طرح پادری (پروہت) گروہوں کی ابتداء کو اعلیٰ مقام حاصل ہونے کا نوٹس لیا گیا ہے۔ ان زمینوں کے عطیات نے لوگوں کا ایک ایسا گروہ بنا یا جو کاشت نہیں کیا، بلکہ وہ زمین کے مالک تھے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے میں زمینی بنیاد پر سماجی تفرقہ پیدا ہوا۔

پہلی بار دکن کے ایک بڑے حصے پر محیط ایک بڑی ریاست قائم ہوئی۔ بدھ سنگھا کیلئے متعدد چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے غاروں کا ثبوت ہے کہ وہ تجارتی راستوں میں واقع تھیں جو داخلہ کو کونکنے ساحلی علاقوں سے ملاتے تھے۔ یہ ایک تیز ہندرومن تجارت کا دور تھا۔



نانے گھاٹ کی کندہ کاری

5.3 سنگم دور The Sangam Age

عام دور سے پہلے کی آخری تین صدیوں اور مشترکہ دور کی پہلی تین صدیوں کو سنگم ادوار کے طور پر بڑے پیمانے پر قبول کیا جاتا ہے۔ اس دور کے بارے میں تفصیلات بنیادی طور پر سنگم ادب سے ماخوذ ہیں۔ ادبی وسائل کے علاوہ آثار قدیمہ کے ثبوتوں کی بناء پر ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ اس سنگم دور کی ابتداء کم وبیش دو صدی قبل ہوئی تھی۔ جس پر ہم بڑے پیمانے پر یقین رکھتے ہیں۔ عام طور پر اس عمر کو تملناڈو میں تاریخی دور کے آغاز کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔

موویندر : The Muvendar

اگر چہ کہ تینوں تمل حکمران خاندان تیسری صدی قبل مسیح میں ہی اشوک کے علم میں تھے۔ لیکن کچھ انفرادی نام پہلی صدی اور بعد میں سنگم کی نظموں سے ہی جانے جاتے ہیں جنہیں مو ویندر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تین تاج پوش بادشاہ، چیرا، چولا، پانڈیا بڑے زرعی علاقوں، تجارتی راستوں اور قصبوں کو کنٹرول کرتے تھے۔ لیکن مندرجۂ بالا تینوں حکومت کے اداروں اکے ساتھ اشوک کے نوشتہ میں ستیا پوتر (اسطرح ایتھیان کی طرح) پایا گیا ہے۔ وہ سنگم کی نظموں میں ایک ویلیر سردار ہیں۔

چولاؤں نے تمل ناڈو کے وسطی اور شمالی حصوں کو کنٹرول کیا۔ ان کی حکمرانی کا بنیادی علاقہ کاویری طاس تھا۔ جو بعد میں چولا منڈلم کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ان کا دارالحکومت اورائیور (ترچراپلی شہر کے قریب) تھا۔ اور پوہاریا کاویری پٹنم متبادل شاہی رہائش گاہ تھی اور وہ چیف پورٹ ٹاؤن بھی تھا۔ باگھ ان کا نشان تھا۔ کاویری پٹنم نے بحر ہند کے مختلف خطوں کے تاجروں کو راغب کیا۔ پٹینپ پالئی شاعر کٹیا لورا روتیرانکا نانار نے مرتب کیا، کریکلان کے دور حکومت میں یہاں ہلچل سے چلنے والی تجارت کی سرگرمیوں کی وسیع تفصیل پیش کرتا ہے۔

اِلن جیٹ چینی کا بیٹا کریکالن کو سنگم دور کے سب سے بڑے چولا حکمران کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پٹینپ پالیم میں اپنے دور حکومت کا ایک واضح بیان دیا گیا ہے۔ کریکالن کا سب سے اہم کارنامہ چیراؤں اور پانڈیاؤں کی شکست تھی۔ جسکی حمایت وینی میں گیارہ ویلیر سرداروں نے کی۔ اس کے سر کاویری کے پشتے کے ذریعہ آب پاشی فراہم کر کے اور آبی ذخائر بنانے کے ذریعہ جنگل کور ہائشی علاقوں میں تبدیل کرنے اور زراعت کو ترقی دینے کا سہارا ہے۔ ایک اور بادشاہ، پیرنار کیلی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے ویدک قربانی راجا سوئم کی تھی۔ کریکالن کی موت کے بعد چولا شاہی خاندان کی پوہار اور اورینور

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:32 PM



کریکالن (جدید تصویر)

شاخوں کے مابین پہ در پہ تنازعہ کا نتیجہ نکلا۔

چیراؤں نے کیرلا کے وسطی اور شمالی حصوں اور تملناڈو کے کانگو علاقے کو قابو کیا۔ وانجی ان کا دارالحکومت تھا اور مغربی ساحل کی بندرگاہ مسری اور ٹنڈی ان کے ماتحت تھے۔ وانجی کی شناخت کرور سے ہوئی ہے۔ جبکہ کچھ اسکالروں نے کیرلا کے تروانچائکلم کے ساتھ اس کی شناخت کی ہے۔ اب زیادہ تر اسکالرس نے یہ بات قبول کی ہے کہ چیرا خاندان کی دو اہم شاخیں تھیں۔ اور پوریا شاخ موجودہ تمل ناڈو کے کرور سے حکومت کرتی تھی۔

پیٹرو پیتھو نے آٹھ چیرا بادشاہوں، ان کے علاقوں اور شہرت کے بارے میں بات کی ہے۔ کرور کے قریب پگالور کے لکھے ہوئے متن میں تین نسلوں کے چیرا بادشاہوں کا ذکر ہے۔ چیرال ارمپورائی نے اپنے نام پر سکے جاری کئے۔ امویوارمبان نیڈونچیرا تھن اور سنگیٹوان چیرا کے کچھ ممتاز بادشاہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چینگوٹوون نے بہت سے سرداروں کو شکست دی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس نے بحری قزاقی کو روک کر عظیم بندرگاہ مسری کی حفاظت کو یقینی بنایا ہے۔ لیکن سلپدیگارم سنگا پور کی نظموں میں چینپو تھوان کے عظیم شمالی ہندوستانی مہم کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسنے 56 سال تک حکمرانی کی، آرتھوڈوکس اور ہیروڈوکس مذاہب کی سرپرستی کی۔ کچھ چیراؤں نے رومی سکوں کی نقل کرتے ہوئے، تمل روایتی افسانوں کے ساتھ، تانبے اور سیسے کے سکے جاری کئے۔ بہت سے دوسرے چیرا سکے ہیں۔ جن میں کمان اور تیر کے نشان ہیں لیکن ان پر کوئی تحریر نہیں ہے۔

پانڈیا مدورائی سے حکومت کرتے تھے۔ کورکئی ان کی مرکزی بندرگاہ تھی جو تامبرابرانی کے سنگم کے قریب واقع خلیج بنگال میں تھی۔ یہ

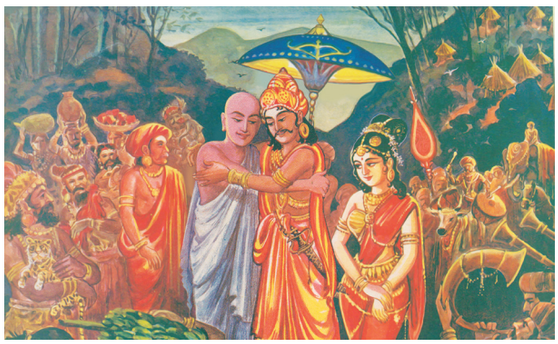

چیرین چنگوٹوون، الانگواڈیگل کے ساتھ (جدید تصویر)

موتی نکالنے اور ماہی گیری کے لئے مشہور تھا۔ کورکئی کو پیرو پلس میں کولکوئی کہا جاتا ہے۔ مچھلی پانڈیا کا نشان تھا۔ ان کے سکوں میں ایک طرف ہاتھی اور دوسری طرف مچھلی کی ایک روایتی تصویر ہے۔ انھوں نے جنوبی کیرلا پر حملہ کیا اور کوٹایم کے قریب نیلکینڈا بندرگاہ پر کنٹرول کیا۔ روایت کے مطابق، انہوں نے تمل سنگم کی سرپرستی کی اور سنگم کی نظموں کی تالیف میں آسانی کی۔ سنگم کی نظموں میں متعدد بادشاہوں کے نام ذکر ہیں۔ لیکن ان کی جانشینی اور باقاعدہ سال واضح نہیں ہیں۔



پیروزوتی کا سکہ

منگولم تمل براہمی لکھا ہوا ہے۔ کہ دوسری صدی قبل مسیح نڈونچیزین نام کے ایک پانڈیا بادشاہ کا ذکر ہے۔ مدورا نکانچی کا مطلب مومدودوڈومی، پیروزوتی اور ایک اور نڈونچیزین، فاتح طلائیالنگنم اور چند دوسرے پانڈیا بادشاہ ہیں۔ مودودڈیمی پیروزوتی کو آٹھویں صدی کے ویلوکیکڑی تانبے کی پلیٹوں میں برہمنوں کو زمین دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے بہت ساری ویدک قربانیوں کی یادگار ادا کرنے کیلئے، روایتی پیروزوتی کے ساتھ سکے جاری کئے تھے۔



نڈون چیزین (جدید تصویر)

تلنگنم پر چیڈرا، چولا اور پانچ مخیّر سردار (تھٹیاں، ایلینی، پرمائیوران، اور پورونن) کی مشترکہ فوج پر فتح کیلئے نڈونچیزین کی تعریف کی جاتی ہے۔ اس کو ویل چیف سے دو اہم مقامات پر ملائی

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:33 PM

اورمتھورو (ضلع پڈوکوٹائی) پر قبضہ کرنے کا سہرا بھی دیا گیا ہے۔کورکئی کے مالک کی حیثیت سے، اور جنوبی پارٹاویر کے سرغنہ کی حیثیت سے، اس کی تریونیلویلی ساحل کی ایک مارشل اور ماہی گیری کی جماعت کے طور پر تعریف کی ہے۔

5.4 تمل ماحولیاتی حلقہ میں سماجی تشکیل: Social Formation in Tamil Eco-zones

سنگم کی نظمیں اس وقت کی سماجی تشکیل کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔ تنائی تصور کے مطابق، تمیلگم کو پانچ مناظر یا ماحولیاتی علاقوں میں تقسیم کیا گیا تھا، آئنٹینائی یعنی کرنجی ، ملئی ، مرودم، نئیدل، اور پالئی۔ ہر خطے میں ماحولیاتی حالات کے مطابق دیوتا، وَں اورلوگوں کی ثقافتی زندگی کی پیش کش کی الگ خصوصیات ہیں۔

کرنجی	پہاڑی خطے: شکار اور غذا جمع کرنا
ملئی	جنگلاتی خطے: دیہی تبدیلی کاشت کے ساتھ مل کر
مرودم	ندی نالے : زراعت ہل اور آبپاشی کا استعمال کرتے ہوئے۔
نئیدل	ساحلی زمین : ماہی گری اور نمک سازی
پالئی	کھلی ہوئی زمین (صحرا) : کاشت کیلئے موزوں نہیں اور اسی وجہ سے لوگ مویشیوں کو اٹھالے جاتے اور ڈاکہ زنیکرتے تھے۔

5.5 تمل طرز حکومت Tamil Polity

اسی طریقے سے کہا جاتا ہے کہ اس تنائی درجہ بندی سے مختلف علاقوں میں ناہموار معاشی ترقی کی عکاسی ہوتی ہے۔ جو سیاسی شکلوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔حکمرانوں کی تین سطحیں پائی جاتی ہیں۔

۱) کیزار ۲) ویلیر ۳) وینڈر۔ کیزار، دیہات یا ایک چھوٹے سے علاقے کے سربراہ تھے۔جن کو بعد میں ناڈو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ مخصوص علاقوں میں رہنے والے قبائلی برادری کے سردار تھے۔ وینڈر بڑے زرخیز علاقوں پر قابور کھنے والے بادشاہ تھے۔

ویلیر، جو متعدد مقامات میں مختلف جغرافیائی نوعیت کے علاقوں، خاص طور پر پہاڑی اور جنگل کے علاقوں پر قابو رکھتے تھے، جو موویندر کے زرخیز علاقوں کے درمیان تھے، اتھیا یمان ، پیری، آ ءی، ایوی اور ایرونگو جیسے سردار ہر ایک بڑے علاقے کی کمان رکھتے تھے۔ جو قدرتی وسائل اس سے مالا مال ہیں۔ وہ شاعروں بھاٹوں (گویوں) کے فراخ دل سرپرست تھے۔انکے پاس فوجی طاقت تھی اور مویشیوں کو پکڑنے کی وجہ سے ان سرداروں میں اکثر جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔ بہت سے مواقع پر ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے تین بادشاہوں میں سے ایک یا دوسرے کا مقابلہ کیا ہے۔

تین ریاستوں کی سیاسی تنظیم کے حوالے سے مؤرخین کے مابین مختلف نظریات ہیں۔اس سے پہلے اور غالب نظریہ یہ ہے کہ سنگم دور کا سماج ایک منظّم ریاستی سماج تھا۔ دوسرا نظریہ جو حالیہ دہائیوں میں پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ چیراؤں، چولاؤں، اور پانڈیاؤں کی سیاست پہلے سے سرداری نظام تھا۔ موخرالذکر قول کے لئے دلائل یہ ہیں۔

1) معاشرتی استحکام کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔
2) مناسب علاقائی انجمن غیر حاضر
3) تباہ کن جنگ نے ریاست کے ابھرنے کیلئے زراعت اور زائد پیداوار کی ترقی کی اجازت نہیں دی۔
4) ٹیکس لگانے کا کوئی ثبوت نہیں جیسا کہ شمالی ہندوستان کی حکومتوں میں ہے۔

جواب میں مندرجۂ ذیل جوابی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

- سنگم کے ادب پر گہری نگاہ ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مردم (دریائی خطہ) میں معاشرتی تفریق واضح ہے۔
- موویندر (تین راجاؤں) کے معاملے میں علاقائی انجمن بہت واضح ہے۔اور انکی اہم حیثیت پہلی صدی عیسوی سے ہی گریکو رومن متون کے ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔
- علاقائی توسیع کیلئے جنگ پورتھنائی کا ایک اہم موضوع تھا۔
- شاہراہوں اور کاویری پٹنم کی بندرگاہ پر ٹیکس لگانے کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔ چیرا بادشاہوں کو پہاڑیوں اور مسوری بندرگاہ سے وسائل حاصل کرنے کے طور پر مانا جاتا ہے۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:34 PM

- پہلی صدی قبل مسیح کے آخر اور تیسری صدی عیسوی کے درمیان تجارت نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

تاجروں کا سیاسی عروج : (وینڈاروں کا سیاسی عروج)

Political Ascendancy of the Vendar

ابتدائی تاریخی دور کے لوہے کے سرداروں کا دور (سن 1100 ق م 300 عیسوی) کے عروج سے ویندا روں کا دور شروع ہوا۔ اگر چہ بعض سرداروں نے پادریوں اور زرعی علاقوں پر بڑے اور موثر قابو کے ذریعہ اعلی درجہ (ویندر کا درجہ) حاصل کیا۔ تاہم، پسماندہ (ویکیر) ہی رہے۔ مثال کے طور پر، آتھیمین، جسے اشوک کے نوشتوں میں سیتا پوتر کہا جا تا ہے۔ کمزور ہو گئے اور انہوں نے چولا، پانڈیا اور چیرا تاجروں جیسے بادشاہوں کی حیثیت حاصل نہیں کی۔

ویندر نے سرداروں کو محکوم کر دیا اور دوسرے دو ویندروں کے ساتھ لڑے۔ اس کے لئے انہوں نے کچھ ویلیر سرداروں کی حمایت حاصل کرنیکے علاوہ اپنے ہی جنگجوؤں کو بھی متحرک کر دیا۔ سنگم دور کے ویندر نے اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے القاب کو اپنانا ایک اقدام تھا۔ کڈونگو، امیویارمبان اور وانورامبن اور پیروواز وتی جیسے لقبوں نے خود کو عام لوگوں اور ویلیرس سے ممتاز کیا۔

گویوں اور شاعروں کی سرپرستی اور انکے درباروں میں انکا لطف اٹھانا (اویام) شاید بادشاہوں کا اپنے نام اور شہرت اور ان کے علاقوں اور شہروں کی شان بڑھانے کیلئے اٹھایا ہوا ایک اقدام تھا۔ مثال کے طور پر، کہا جا تا ہے کہ چولا کے بادشاہ کریکلان نے بڑی رقم پیش کی تھی۔ جس نے پٹینپالائی تشکیل دی تھی۔

5.6 سماج اور معیشت Society and Economy

سنگم دور میں ویندر کے ذریعہ چلنے والی جنگیں دشمن کے علاقوں کو ایک ساتھ جوڑ کر اپنے علاقائی اڈے کو بڑھانے میں شامل تھیں۔ مقامی جنگ کے خاتمے سے سماجی ناہمواریوں کیلئے ممکنہ طور پر حالات پیدا ہوئے۔ کچھ فرقوں کے مراکز میں خدمات انجام دینے والے جنگی اسیروں کا ذکر ہے۔ غلاموں کے بارے میں کچھ حوالہ جات بھی وہاں ملتے ہیں۔ خواتین اقتصادی پیداوار میں سرگرم عمل تھیں اور سنگم دور میں خواتین کی ایک نمایاں تعداد تھی۔

یہاں دستکاری کے ثبوت موجود ہیں۔ جیسے کانسی کے برتن، موتیوں کی مالا اور سونے کا کام، کپڑا بننا، سیپوں کی چوڑیاں اور زیورات، شیشے، لوہے کی کاریگری، برتن سازی، کیرل میں بڑے شہری مراکز جیسے اریکامیڈو، اوراوُر، کانچی پورم، کاویری پٹنم، مدورائی، پٹنم میں کرافٹ کی پیداوار عام تھی۔ مادورائچانچی میں دن کی منڈیوں کے ساتھ ساتھ رات کے بازاروں میں بھی کئی دستکاری کے سامان فروخت کئے جاتے تھے۔ مختلف اشیاء اور زیوارات کی تیاری کیلئے خام مال ہر جگہ دستیاب نہیں تھا۔ قیمتی اور نیم قیمتی پتھر اکٹھے کئے گئے۔ جن کا تبادلہ دیگر کئی، اور اشیاء کیلئے کیا گیا۔ اس طرح کا خام مال صنعتی مراکز تک پہنچا، جہاں مختلف اشیاء بنائی گئیں، اور پھر ان کا تبادلہ کچھ دوسری پیداوار سے کیا گیا۔

مٹی کے برتنوں پر لکھے گئے اشخاص کے کارناموں میں مذکور افراد کے ناموں سے بعض تمل مراکز اور شہروں میں غیر تمل بولنے والوں، زیادہ تر تاجروں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ تمل ملک میں دور دراز کے علاقوں کے تاجر موجود تھے۔ مانیمگالائی سے مراد مگدھ کے کاریگر، مراٹھا میکانکس، مالوا سمتھی اور یوا نا بڑھئی ہیں۔ جو تمل کاریگروں کے ساتھ تعاون میں کام کرتے تھے۔ تجارت سے وابستہ اصطلاحات جیسے وانیکن، چٹان اور نگا ما تمل۔ براہمی نوشتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اومانار کہلانے والے نمک کے تاجر، اپنے اہل خانہ کے ساتھ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے۔ چٹو نے سفر کے پروگرام یا موبائل تاجروں کا حوالہ دیا۔

تجارت میں، بارٹر سسٹم بہت زیادہ چل رہا تھا۔ حالانکہ سکے بھی استعمال میں تھے۔ رومی سکوں کو چاندی سونے کے سکوں کے طور پر گردش کیا گیا۔ طویل فاصلوں پر تجارت موجود تھی۔ اور بہت سے آثار قدیمہ کے مقامات پر رومن سلطنت اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ساتھ رابطے کے ثبوت ہیں۔ مشرق اور مغرب کو ملانے والے سمندری تجارتی راستوں میں ساحل اور مقام تک آسانی سے رسائی کے باعث ہندوستان کے جنوبی حصے نے 'بیرونی ملک رابطوں میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اہم ابتدائی تاریخی بندرگاہوں پر رومن امفورہ، (ایک قدیم برتن) شیشے کے برتن اور دیگر سمندری مادے کے ثبوت موجود ہیں، جو سمندر کی سرگرمیاں تجویز کرتے ہیں۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:35 PM

کیڑوڈی کی کھروچی ہوئی تحریر (graffiti) اور سندھ کی علامتوں میں مشابہت

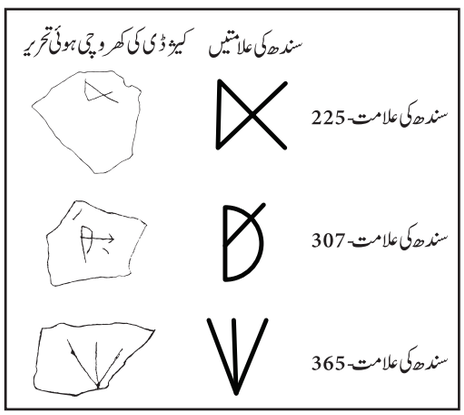

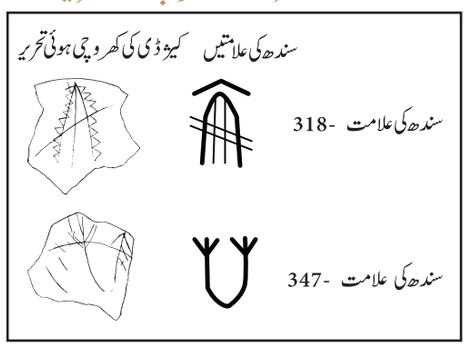

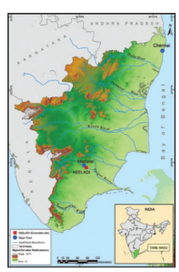

ویگئی ندی کے کنارے کیڑوڈی کی کھدائی اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ تمل ناڈو میں شہر کاری 6ویں صدی BCE کے قریب میں ہوئی تھی، جیسا کہ گنگا کے میدانوں میں۔



پورونائی : تمل تہذیب کا گہوارہ

تمل ناڈو کی واحد سالانہ بہنے والی ندی پورونائی (تامربرنی) ہے۔ یہ ترنل ویلی اور تو تو کوڈی ضلعوں کے درمیان بہتی ہے۔ پورونئی ندی کے نشیب میں آدی چنالور میں، 1876 میں جرمن کے ایک ماہرِ آثار قدیمہ ڈاکٹر جاگر نے کھدائی کی تھی۔ اس کے بعد انگریز ماہر آثار قدیمہ الگز انڈر رِیا نے 1905-1899 کے درمیان کھدائی کی تھی۔ وہاں سے حاصل کردہ دست کاری کے نمونوں (artefacts) کو مدراس گورنمنٹ میوزیم میں پہنچایا۔ تقریباً ایک صدی بعد ہندوستان کے محکمہ آثارِ قدیمہ (Archaeological Survey of India) نے 2004 میں کھدائی کا کام جاری کیا۔ اس کی رپورٹ کو حال ہی میں شائع کیا گیا۔ 2019-2021 کے درمیان حکومت تمل ناڈو کے ریاستی محکمہ آثار قدیمہ نے آدی چنالور، کورکئی، جو سنگم اور یونانی دور کی کتابوں میں مشہور بندرگاہوں کی طرح ذکر کی گئی تھیں، ان کی کھدائی کا کام شروع کیا۔ وہاں انہوں نے آبادیوں کے بقایاجات کو پایا۔ 1968 میں بھی تمل ناڈو کی ریاست محکمہ آثار قدیمہ نے کھدائی کا کام کیا تھا۔ کورکئی میں کی گئی حالیہ کھدائی (2021-2020) سے کورکئی بندرگاہ اور اس کے بین الاقوامی تعلقات (سمندر پار) سے متعلق کئی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔

2019 میں آدی چنالور سے چند کلومیٹر دور سیوالکلئی نامی جگہ کی کھدائی کے دوران ایک بڑا مٹی کا برتن ملا، جس میں دھان کی بھوسی ملی۔ اس نمونے کو ریاست تمل ناڈو کے محکمہ آثار قدیمہ نے میامی میں واقع Beta Analytical Laboratory, Florida, USA کو اس کی عمر کا تعین کرنے کے لئے بھیجا۔ ریڈیو کاربن کاری کے تجزیہ سے اس نتیجہ پر پہنچایا گیا ہے کہ اس کا تعلق BCE(BC) 1155 سے ہے۔ اس کا مطلب تامربرنی تہذیب تقریباً 3200 سال پرانی تاریخ رکھتی ہے۔



آدی چنالور، سیوالکلئی اور کورکئی سے حاصل کردہ اشیاء

مردوں کے دفینے : 3 سے 12 فٹ کی گہرائی میں پتھریلی سطح میں دفن شدہ ان مٹی کے برتنوں میں ہڈیاں، استعمال کردہ برتن، سونا، قلعی، کانسی اور لوہے کی اشیاء بھی پائی گئیں، جن کو یہ مردے استعمال کرتے تھے۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:36 PM

سونے کے تاج (Gold diadems)

طویل دائرہ نما سونے کے پتلے پتروں سے بنے تاج، جن میں چھوٹے مثلث نما نقطے پائے گئے تھے۔ ڈوری سے باندھنے کے لئے دونوں کناروں پر سوراخ بھی موجود تھے۔





مٹی کے برتن (سیاہ اور سرخ)



مختلف جسامت والے سیاہ اور سرخ مٹی سے بنے تقریباً 500 برتن پائے گئے، جن کے اوپر کھروچی ہوئی تحریریں اور تمیلی (تمل برہمی) تحریر موجود تھی۔

اعلیٰ قلعی اور کانسی (High tin bronzes)

مختلف جسامت والے چھوٹے اور بڑے قلعی کانسی کے برتن پائے گئے۔





زیورات

تانبے اور لوہے سے بنی انگوٹھیاں، سونے، شیشہ، ہاتھی دانت، ہڈی اور سیپ سے بنے منکے اور چوڑیاں بھی حاصل ہوئیں۔

عورتوں کے مجسمے (Female figurines)

سندھ میں حاصل کردہ مجسموں ہی کی طرح عورتوں کے مجسمے یہاں بھی حاصل ہوئے۔



سندھ سے حاصل کردہ



آدی چنالور سے حاصل کردہ

پانی اور نکاسی کا انتظامیہ

اینٹوں سے بنائی گئی دیوار کی ساختیں جس میں ریت اور پتھر استعمال کئے گئے تھے، ان سے بنی دیواروں کے بیچ میں ایک گھڑا رکھا جاتا تھا، اس میں 29 نالیاں جڑی ہوئی تھی، پکی ہوئی مٹی سے بنی 9 نالیاں ایک کے اوپر ایک رکھی گئی تھیں، یہ اس وقت کی بہترین ٹکنالوجی کو ظاہر کرتی ہیں



لوہے کے ہتھیار

تقریباً 32 ہتھیار حاصل ہوئے جس میں تیر، کمان، بھالے اور خنجر شامل ہیں۔



سیپ سے بنی چوڑیوں کی صنعت



مکمل سیپ، کٹی ہوئی سیپ سے بنی ہوئی چوڑیاں اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ کورکئی میں سیپ کے چوڑیوں کی صنعت قائم تھی۔ سنگم دور کی نظموں میں سیپ کی چوڑیاں بنانے والوں کا اشارہ کیا گیا ہے۔

چینی اور سکوں کی صنعت جو سمندر پار تجارت کی طرف اشارہ کرتی ہے

چینی کے برتن، سیاہ پالش کردہ مٹی کے برتن اور کندہ کئے گئے چاندی کے سکے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ 6ویں صدی BCE (BC) سے قبل ہی تملوں کے سمندر پار دنیا کے مختلف علاقوں سے تجارتی تعلقات قائم تھے۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:37 PM

Salient features of the Report on 4th Season of Keeladi Excavations by the Department of Archaeology, Government of Tamil Nadu.

محکمہ آثار قدیمہ، تمل ناڈو کی حکومت نے کیلاڈی کھدائی کی روشنی ڈالی :

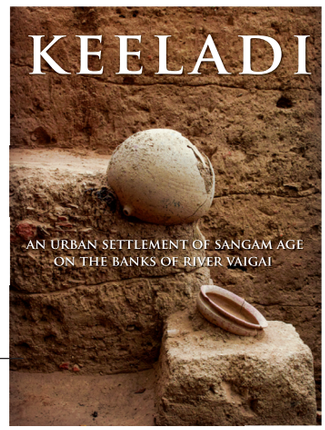

کیلیڈی میں کھدائی کے چوتھے مرحلہ (2018) سے اکٹھے کئے گئے چھ کاربن نمونے ایم ایم ڈیٹنگ کیلئے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے فلوریڈا کے میامی میں بیٹا تجزیہ کار تجربہ گاہ (Analytic) بھیجے گئے تھے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ 353 سنٹی میٹر کی گہرائی میں جمع کردہ نمونہ 580 قبل مسیح کا سمجھا جاتا ہے۔

LITERACY : خواندگی



Graffiti گرافیتی kuviraṉ-āta[ṉ] کویران

تمل۔ براہمی رسم الخط کے ساتھ لکھے گئے ٹھیکریوں کا پتہ لگالیا گیا ہے۔ان میں سے ایک تاریخ 580 قبل مسیح میں چھٹی صدی قبل مسیح میں تمل لوگوں کی خواندگی کی اعلی سطح کی نشاندہی کرتی ہے۔

AGRARIAN SOCIETY AND CATTLE REARING : زراعت اور مویشی پالنا



بیل (بوس انڈیکس) سینگ

پوسٹ گریجویٹ اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، دکن کالج، پونے، نے کیلیڈی سے جمع کردہ جانوروں کے ڈھانچوں کے ٹکڑوں کے 70 نمونوں کے لیب ٹسٹ کی بنیاد پر، مندرجۂ ذیل نمونوں کی نشاندہی کی ہے: گائے/بیل (بوس انڈیکس)، بھینس (ببلس بوبالیس)، بھیڑ (اویس میش)، بکری (کیپرا ہرکس) نیلگائی (بوسیلفس ٹرگوکیملس)، بلیک بک (اینٹلیپ سروکا پرا)، وائلڈ سوئر (سوس سکروفا) اور مور (پاوکرسٹاٹس)۔

CONSTRUCTION TECHNOLOGY تعمیراتی ٹیکنالوجی

1:4:6: کے تناسب کے ساتھ سنگم کے زمانے کی دیگر کھدائی کی جانے والی جگہوں کی طرح کیلیڈی میں کھڑی اینٹوں کا سائز بھی اسی طرح ہے۔اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تمل والوں نے تعمیراتی ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کی تھی۔

اینٹ کی دیوار

WEAVING INDUSTRY : بنائی کی صنعت



تکونی ہول

180 سلائی کے گچھا کی دریافت، 20 تیز ہڈیوں کے اشارے (جو تاریخی وقت سے پہلے کپڑے میں ڈیزائن بنانے کے لئے سوئی کے طور پر استعمال ہوتے تھے)، پتھر یا سینکی ہوئی مٹی، تانبے کی سوئی سے بنے ہوئے لوم وزن، مختلف مراحل پر لوگوں کو کپڑا بنانے میں ں مشغولیت کا انکشاف کرتے ہیں کتائی، بنائی اور رنگنے کا کام بھی ہوتا تھا۔

تجارت: (Commerce)



گیٹ اور موتی Agate and Beads

کھدائی میں عقیق اور عقیق احمر کے ہلکے موتیوں کی مالا کا کام بھی ہوتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مالا بنانے کیلئے خام مال شمال مغربی ہندوستان سے (مہاراشٹرا اور گجرات کے راستے سے لایا گیا ہو)۔

کیلیڈی میں برآمد سرخ مٹی کے برتنوں میں دوسری صدی قبل مسیح میں روم میں استعمال ہونے والے ایک قسم کی مٹی کے برتن کے مترادف ہیں۔



Rouletted ware (Indigenous) رولیٹڈ ویئر (دیسی)

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:38 PM

ORNAMENTS AND BEADS زیوراور موتیوں کی مالا



Pendants



Ring Needle



Carnelian Crystal



Soapstone



Glass beads

سونے کے زیورات (سات ٹکڑے)، اور ٹکڑوں اور ٹکڑوں میں تانبے کی چیزیں، نیم قیمتی پتھروں اور گلاس کے موتیوں کی مالا، ہڈیوں اور خول سے بنی چوڑیوں اور کنگھی، اس خطے میں ثقافتی خوشحالی اور معیشت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ موتیوں کی مالیت، 4000 سے زیادہ ہے، گلاس، پیسٹ، سنگ مردہ (Quartz)، غیر شفاف مٹی کے برتن، عقیق احمر، اور ٹیراکوٹا کے موتیوں کی ۱۱۱۱۲۱ ۳۰ ،

IRON OBJECTS لوہے کی اشیاء

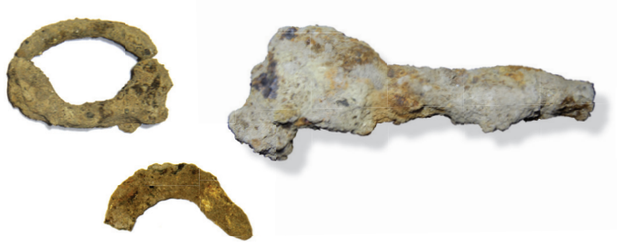

لوہے کے ناخن اور چاقو کے کچھ حصے بھی برآمد کئے گئے ہیں۔

TERRACOTTA FIGURINES : ٹیراکوٹا کے مجسمے

انسانوں کی نمائندگی کرنے والے ٹیراکوٹا سے بنے مجسمے (13)، جانور (3) محفل (شطرنج) اور کھلونے (600) اور کان کے زیور (28) ملے ہیں۔



Terracotta Figurines

GAMESMEN AND PASTIMES : محفل اور تفریح



Gamesmen



Hopscotches

نوادرات جیسے نرد، بچوں کے کھلونے اور کھلونے کی اشیاء اور قدیم لوگوں کی طرز زندگی اور تفریحی سرگرمیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

ٹھیکری کے برتنوں کے چپٹے حصے عموماً پیسے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کناروں کو مقامی طور پر گول شکل دینے کیلئے 'سیلو' کہا جاتا ہے۔ وہ کھیل کے ٹکڑوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔



وائگئی کے کنارے کیلیڈی کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ چھٹی صدی قبل مسیح کے قریب بھی تملناڈو میں گنگا کے میدانی علاقوں کی طرح شہر کاری ہوئی ہے۔

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:39 PM



زیورات کے لئے کنکر۔ پٹّانم

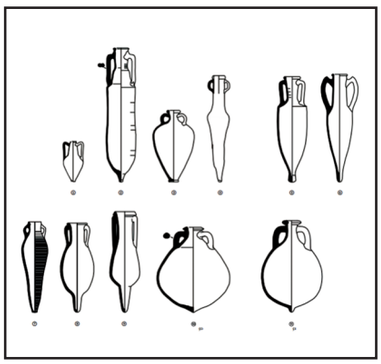

رومن امفورہ

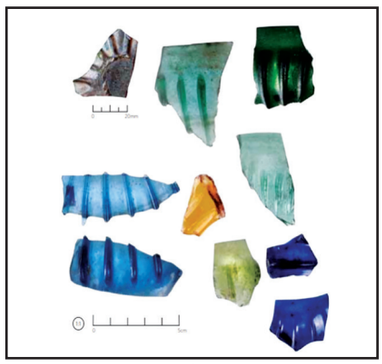

رومن کے کانچ کے کٹورے

آثار قدیمہ کے ساتھ ساتھ ادب میں بھی رومن کی لائی ہوئی دولت اور غیر ملکی تاجروں کی آمد کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئمبتور کے خطے میں اور جنوبی ہند کے دوسرے بہت سے مقامات پر رومن سونے اور چاندی کے سکے پائے گئے ہیں۔

5.7 نظریہ اور مذہب Ideology and Religion

رسمی مذہبی سرگرمیوں کی ظاہری شکل کا ابتدائی ثبوت اشوک کے زمانے میں ظاہر ہوتا ہے، جب بدھ مت جنوبی ہند اور سری لنکا پہنچا تھا۔ سمجھا جاتا ہے کہ اشوک کی بیٹی بودھی کے درخت کا ایک پودا سری لنکا لے کر گئی تھی۔ اشوک کے وقت سے پہلے ہی کرناٹک خطے میں چندر گپتا موریا کی تحریک سے وابستہ ایک افسانہ ہے۔ ستا وہنوں، سنگم کے بادشاہوں اور اکشواہس نے ویدک قربانیوں کی حمایت کی۔ سنگم کے متنوں میں برہمنوں کی نقل وحرکت اور ویدک رسمی طریقوں کی کارکردگی کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت تک ورنا سرمانظریہ نے تمل خطے میں جڑ پکڑنا ہے۔



امراوتی کا استوپا

جنوبی ہندوستان میں بدھ مت کے ثبوت بڑے پیمانے پر پائے جاتے ہیں۔ آندھرا کے کرشن گوداوری ڈیلٹا میں بدھ کے اہم مراکز تھے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین نے امراوتی کی کھدائیاں یہ بتاتی ہیں کہ بدھ مت کی جڑیں وہاں کتنی گہری تھیں۔ تمل ناڈو ناگر جنا کونڈہ، وغیرہ میں کانچی پورم میں کاویری پٹنم اور بودھ اسٹوپس کے شواہد موجود ہیں۔ لیکن جین مت کے مقابلے میں، بدھ مت کے ثبوت صرف تملناڈو کے کچھ مقامات تک ہی محدود ہیں۔ تملناڈو میں پائے جانے والے تمل برہمن نوشتوں والے متعدد غار پناہ گاہوں سے پتہ چلتا ہے کہ تمل ملک میں جین مت زیادہ اثر ورسوخ تھا۔ عام لوگوں پر ان کے اثر ورسوخ کا پتہ نہیں لیکن ہمارے پاس سوداگروں کے لئے شواہد موجود ہیں۔ اور چٹانوں کی پناہ گاہیں اور نذرانہ پیش کر کے عقیدت مندی کا بچھونا ہے۔ سنگم کے بعد کی صدیوں میں جین لوگوں نے تمل ادب میں خاطر خواہ تعاون کیا۔



بدھ کا مجسمہ، ناگر جنا کنڈہ

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:41 PM

5.8 کلبھر اس دور - بعد کے سنگم کا دور :
Age of Kalabhras - Post Sangam Period

سنگم دور اور پلوا- پانڈیا کا دور، تقریباً 300 عیسوی اور 600 عیسوی کے مابین کا عرصہ، تمیزگم کی تاریخ میں کلبھر اس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ چونکہ کلابھراس نامی جنگ جوگروپ کے ذریعہ انکے علاقے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے تین روایتی مملکتیں اس وقفے میں ختم ہو گئیں۔ اس دور کو پہلے کے مورخین نے ایک اندھیرا یا 'تاریک دور' کہا تھا۔ یہ بھی سمجھا جاتا تھا کہ اس وقفہ میں ابتدائی تمل ثقافت کی بہت سی خوبیاں ختم ہوگئیں۔ کلبھر اس انتشار کا یہ نظریہ اتنا ہی درست نہیں ہے جتنا درست ہونا تھا۔

بلکہ یہ وہ وقت ہے جب کہ تمل میں تروکرل جیسا بڑا شاہ کلر لکھا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سے دوسرے کاموں کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ جس میں اٹھارہ معمولی کاموں کی شکل دی گئی تھی۔ سلہ پتیگارم اور منی میگلئی کے مہاکوی بھی اس دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ وہ وقت تھا جب غیر آرتھوڈوکس مذاہب، جین مت اور بدھ مذہب زیادہ اثر ورسوخ اختیار کرتے گئے، آرتھوڈوکس ویدک۔ پیرنگ اسکول کے اسکالر نے یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ اس وقت کے حکمران کلبھر اس فطرت میں برے تھے۔

اس مدت کی حالیہ تشریح اسے منتقلی کے دور کے طور پر لے رہی ہے جس کی وجہ سے چھٹی صدی کے بعد سے شمالی تملناڈو اور جنوب میں پانڈیاؤں اور پلواؤں کی حکمرانی کے تحت ریاست میں بڑی توسیع کی گئی ہے۔ شروع کرنے کیلئے ان نئی ریاستوں کے حکمران جین اور بدھ مت کے مذہب کے سرپرست تھے۔ اور آہستہ آہستہ وہ سیوازم اور وشنوازم کے بھکتی فرقوں کی شکل میں ابھرتے ہوئے آرتھو ڈویدک پرانا (Paranic) اسکول میں دیکھے گئے۔ لیکن عام سماج پر جین مت اور بدھ مت کے کے اثرات اتنے مضبوط تھے کہ بھکتی سنتوں سے بہت زیادہ نفرت کو جنم دیا گیا۔

سیوا گنگئی ضلع کے پلنگورپچی میں لکھی گئی تحریر کا ایک گروپ پانچویں صدی کے وسط کے قریب، جس میں دو بادشاہوں کے نام شامل ہیں۔ وہ چندن اور کران ہیں۔ اگرچہ انکے کنبہ یا خاندان کے نام کے بارے میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن کچھ اسکالر انکی شناخت کلابھر اس حکمرانوں کے طور پر کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کلبھر اس کے مملکت کو چھٹی صدی عیسوی کے تیسرے حلقے میں پانڈیا نے اکھاڑ پھینکا تھا۔

SUMMARY خلاصہ

- جنوبی ہند کی تاریخ کا وہ تیسری صدی قبل مسیح میں صاف طور پر معلوم کرسکتا ہے، کیونکہ تمل لکھنے کیلئے رسم الخط اپنایا گیا تھا، اور تحریری شواہد اور ادب کی شکل میں دستیاب ہیں۔
- چیرا، چولا، اور پانڈیا، جولوہے کے دور میں ڈھال کی سطح پر تھے۔ سنگم دور میں موویندر کے لقب کے بادشاہ بن گئے۔
- آندھرا، کرناٹک اور مہاراشٹرا کے علاقوں پر راج کرنے والے ستاواہاناس ہم عصر حکمران تھے۔
- جنوبی ہندوستان میں بدھ مت اور جین مت کی مضبوط موجودگی تھی۔ ویدک نظریات نے حکمران طبقے کو متاثر کرنا شروع کیا۔
- بحر ہند کے خطوں میں اور رومن دنیا کے ساتھ بحر بردار تجارت میں ترقی ہوئی۔
- کلبھر اس درمیانہ عرصہ کے خیال کا مقابلہ کیا جاتا ہے کیونکہ ثقافتی سرگرمیاں اس دور کی طرح جاری تھیں۔

EXERCISE مشق

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ کریکالا.....کا بیٹا تھا۔

(a) سنگانن (b) کاڈنگو

(c) ایلن جیٹ چنی (d) ادھیامن

2۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسا جوڑ صحیح نہیں ہے۔

(الف)	(ب)
(i) تلایلنگانم	- نیڈونشیژئن
(ii) پٹٹی نپالئی	- اُرٹی کرن کنتانر
(iii) گجابہو	- سیلون
(iv) تروونجیکلم	- چولاؤں

(a) (i) (b) (ii) (c) (iii) (d) (iv)

3۔..... نے راجسویہ قربانی ادا کی۔

(a) پرونرکیللی (b) مڈوکوڈومئی پیرووژودی

(c) سیموکا (d) ادھیامان

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:41 PM

4۔ اکسواکس نے ..... میں اقتدار پر قبضہ کیا۔

(a) آندھرا کرناٹک خطے (b) اڑیسہ

(c) دکن علاقے (d) باناواسی

5۔مندرجۂ ذیل پڑھیں اور غلط بیان کا انتخاب کریں۔

(i) کلابھراس - سیویٹس تھے

(ii) کلبھراس نے پلوا اور پانڈیا کو شکست دی

(iii) اکسواکاس نے ویدک قربانیوں کی حمایت کی

(iv) نمک کے تاجروں کو اوماز کہا جاتا ہے۔

(a) (i) and (ii) (b) (ii) and (iii)

(c) (i) and (iii) (d) (iii) and (iv)

II۔ مختصر جوابات لکھیں :

1۔ بارٹر سسٹم کی وضاحت کریں۔

2۔ مدورئی کانچی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

3۔ اڈوکوٹ پٹّو چیرالاتھن کی شناخت کیجئے۔

III۔ مختصر سوالات حل کیجئے:

1۔ سنگم کے زمانے میں تمل لینڈ کے پانچ ماحولیاتی خطے

2۔ ابتدائی چولا حکمرانوں میں کریکالا سب سے بڑا حکمران

3۔ گوتمی پتر استا کرانی کے کارنامے

4۔ کیشر اور ویلیر کے درمیان امتیاز

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ سنگم کی سیاست کو ریاست سے پہلے کی اعلیٰ سربراہی سمجھنا چاہئے۔ اس بیان کی حمایت یا مخالفت میں اپنی وجہ بتائیں۔

2۔ میوندروں کی بادشاہی میں انتظامی ڈھانچے کی وضاحت کریں۔

3۔کل بھراس کون تھے؟ آپ پلنکورےچی تحریروں سے انکے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

4۔ سنگم دور اور فوری بعد کے سنگم دور کے دوران تاجروں اور ان کے طویل فاصلے کی تجارت کا ایک تفصیلی جائزہ لیں؟

سرگرمیاں :

1۔ترو کرل میں بیان کردہ مختلف خیالات پر تبادلہ خیال کیجئے

2۔ پڑوس کے قصبوں میں کسی قدیم بندرگاہ کا دورہ کریں تا کہ وہاں موجود کھنڈرات اور وہاں کے مقامی لوگوں کی یادگاروں کا ایک جائزہ لیں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. R.Champakalakshmi, *Trade, Ideology and Urbanization in South India.* Oxford University Press, 1996.
2. K.A. Nilakanta Sastri, *A History of South India.* Oxford University Press, 1955.
3. Noboru Karashima, ed., *A Concise History of South India: Issues and Interpretations.* Oxford University Press, 2014.
4. Rajan Gurukkal, *Social Formation in South India.* Oxford University Press, 2009.
5. Romila Thapar, *Early India.* Penguin.
6. R. Sathyanathier, *History of India*, Vol. I, 1972 (Reprint).
7. Upinder Singh, *A History of Ancient and Early Medieval South India.* Pearson Longman, 2009.

GLOSSARY

numismatic	study of coins	سکوں کا علم
munificence	generosity	سخاوت
corroborate	confirm	تصدیق کرنا
exalted	dignified	اعلیٰ ترین
insignia	emblem	علامت
interregnum	the interval	دوری وقفہ
amalgamate	combine, come together	شامل کرنا، جوڑنا، ملانا
commemoration	celebration in honour of or in memory of	کسی کی یاد یا شان میں جشن منانا

11 his unit 5 Set
Monday, May 16, 2022 3:18:42 PM

اکائی
6

موریا دور کے بعد سیاسی نظام اور سماج

Polity and Society in Post-Mauryan Period

PT2D6

سیکھنے کے مقاصد: Learning Objectives

- ہندوستان پر یونانیوں کے ثقافتی اثر ورسوخ کو جاننا۔
- ہند۔یونانی (حکمرانوں) اوران کی شراکت کو جاننا۔
- وسط ایشیاء سے ساکا، پیلاویس آف پارتھینس اور وسط ایشیاء سے کشان کے حملوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔
- ہندوستان اور وسط ایشیاء کے مابین رابطے کی اہمیت کے بارے میں سمجھنا (معلومات حاصل کرنا)۔
- آرٹ اور ادب پر باہمی اثر روسوخ کو سمجھنا۔
- روم کے ساتھ تجارت کی وسعت اور معیشت پر اس کے اثرات کے بارے میں بصیرت حاصل کرنا۔

تعارف : Introduction

شہنشاہ اشوکا کی موت اور آخر کار موریا سلطنت میں زوال کے نتیجے میں چار صدیوں میں ہندوستان کے کچھ حصوں پر مغربی اور وسطی ایشاء سے ہند یونانیوں، ساکا اور کشانوں کے حملے ہوئے۔ان سب نے ہندوستان کے بڑے حصوں پر خود کو حکمران کے طور پر قائم کیا۔ اس سے ہندوستانی معاشرے میں سنجیدگی کے عمل اور غیر ملکی ثقافتوں اور فن کی شکلوں کو ملحق کرنے کے عمل کو تقویت ملی۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان کو بحیرہ روم کی دنیا اور وسطی ایشیا اور چین کے ساتھ وسیع تجارتی روابط کے ذریعہ جوڑ دیا گیا۔

6.1 ہندوستان اور یونانی تعلقات: (Indo Greek Relations the Beginings)

یونانیوں کے ساتھ ہندوستان کے روابط کا آغاز سکندر (327-325 BCE) کے ذریعہ شمال مغربی ہندوستان پر حملہ اور اس کے پنجاب کے علاقے پر فتح سے ہوا۔ جب اس نے مغرب کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا تو اس نے فتح شدہ علاقوں کو صوبائی گورنروں کے ماتحت چھوڑ دیا۔ چندرا گپت موریہ کی ابتدائی فوجی مہموں میں سے ایک ان غیر ملکی مداخلت کاروں کے خلاف تھی۔

سیلیکوس نیکٹر، جو سکندر کے سب سے قابل جرنیلوں میں سے ایک تھا، 311 قبل مسیح کے بعد اپنے آپ کو فریگیا (ترکی) سے دریائے سندھ تک ایک وسیع علاقے کا مالک بننے میں کامیاب ہوگیا۔ چند سالوں میں، شاید 305 قبل مسیح میں، چندر گپت نے سیلیکوس کے خلاف جنگ لڑی اور اسے شکست دی۔ تاہم، یہ وحشی (بیابانی) شکست نہیں تھی جو سکندر کے گورنر کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس کے بجائے چندر گپت نے سیلیوکس کے ساتھ امن معاہدہ کیا، سیلیوکس نے اس سرزمین پر ہتھیار ڈال دئے جسے اس نے سندھ تک فتح حاصل کی تھی اور اس کے بدلہ میں 500 جنگی ہاتھی حاصل کئے۔ نکاح نامے کا بھی ذکر ہے۔ اس معاہدہ کے نتیجہ میں یونانیوں اور موریا بادشاہ کے مابین سفارتی تعلقات استوار ہوئے۔ میگستینیز کو پہلے یونانی سفیر کی حیثیت سے موریا کے دارالحکومت پاٹلی پترا بھیجا گیا۔

چندر گپت کا بیٹا، ہندوسارا نے مغربی ایشیاء میں یونانی ریاستوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے ہوئے تھے، یونانی مؤرخین نے مصر کے ٹولمی دوم کے بھیجے ہوئے سفیروں کا ذکر کیا اور شام کے اینٹیوکس کے ساتھ بندوسارا کے خط وکتابت کا حوالہ دیا۔ اشوکا نے یونانی بادشاہتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی روایت کو بھی جاری رکھا۔

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:24 PM

اس کے چٹانوں کے فرامین (Rock Edict 13) میں پانچ یونانی بادشاہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن کی شناخت شام کے اینٹیوکس II فلاڈیلفیز کے نام سے ہوئی ہے۔مقدونیہ کا اینٹیگونس، گوناتاس، سائرن کا مگاس اور کرنتھن کے سکندر کے نام سے تعارف ہو۔

اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ یونانیوں کے ساتھ اشوک کے تعلقات مغربی ایشیاء سے ماوراء یونان کے وسطی علاقوں تک پھیلے ہوئے تھے۔اب ہم یونانیوں کے لئے یاوانا یا (یونا) کی اصطلاح میں آچکے ہیں جو پورے ہندوستان میں استعمال ہوتا تھا۔یہ لفظ فارسی زبان سے مشتق ہے جس کا مطلب یونانی سے ہوتا ہے۔

ہندوستان میں یاوانا کی اصطلاح یونانی نسل کے تمام افراد کی نشاندہی کرنے کے لئے استعمال ہوتی تھی۔بشمول مخلوط نسل اور یہاں تک کہ فونیشیا کے رہنے والوں کے لئے بھی اور خط و کتابت کے اس باہمی تبادلے کے ساتھ ساتھ موریا سلطنت کی افغانستان تک توسیع نے ہندوستان سے لے کر مصر تک باقاعدہ تجارت کی سہولت فراہم کی۔شمال مغربی افغانستان (باختریا) کے راستے اور جزوی طور پر خلیج فارس اور بحیرہ احمر کے ساتھ ساحل کے راستے سے بھی تجارت کی جارہی تھی۔ ہندوستان سے ہاتھی دانت، کچھوا خول سے موتی، نیلگوں اور دیگر رنگ، خوشبودار مادے جیسے (گنگا کے خطے کا خوشبودار تیل) اور مالا باتھرم (دارچینی کی پتی، خوشبو کے لئے استعمال ہوتی ہے) اور نایاب لکڑیوں سمیت متعدد پرتعیش سامان بھارت سے برآمد کئے جاتے تھے۔

یونانیوں کا ثقافتی اثر ورسوخ پاٹلی پتر کے یادگاروں والی دارالحکومت سے ظاہر ہوتا ہے۔بہت سے مؤرخین کا موقف ہے کہ موریا سلطنت کے وسیع وعریض انتظامی اداروں نے فارسیوں اور یونانیوں کے انتظامی نظام سے معلومات حاصل کیں، مغربی ہندوستان میں ہند۔یونانی سلطنتوں کے حتمی اضافے نے ان بین ثقافتی اثرات کو تقویت بخشی اور ایک الگ اسکول آف آرٹ کو جنم دیا۔

ہندوستانی۔یونانی بادشا (Indo. Greek Kings)

ہند یونانی سلاطین سلوکسیڈ سلطنت، جو شمالی افغانستان (باختریا) سے شام تک پھیلی ہوئی تھی، اس نے 250 قبل مسیح کے بعد کمزور اور منتشر ہونا شروع ہوگئی۔ باختریا کے گورنر، ڈیوڈوٹس، اینٹوکس کے خلاف بغاوت کر گئے۔انولیئم باختریا کے آزاد حکمران 212 قبل مسیح میں، بادشاہ باختریہ گریگ کا نام اینٹھیڈیمس تھا۔ سلوکسی شہنشاہ اینٹی کیس III اایتھوڈیمس کو محکوم بنانے میں ناکام رہا اور اس کے ساتھ کسی سمجھوتے پر بات چیت کرنے پر راضی ہوگیا چونکہ خود انطیوکس (Antiocikis) کو اپنی توجہ مغرب میں اپنے تسلط کی طرف مبذول کروانے کی ضرورت تھی۔لیکن انیٹوکس III دریائے کابل پر اترا اور مقامی ہندوستانی بادشاہ جیسے سبھاگسینا کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کو شکست دینے میں کامیاب ہوگیا۔اس بادشاہ کے بارے میں زیادہ کچھ معلوم نہیں ہے۔اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خطے میں آزاد بادشاہ کا ذکر اشوک کی موت کے بعد موریا سلطنت کے مرکزی اقتدار کے کمزور ہونے کا اشارہ ہوسکتا ہے۔

ڈیمیتریوس: Demetrius

ایتھیڈیمس کا بیٹا ڈیمیتریوس اس کا عہد (سن 20 قبل مسیح) ہوا ہے اور دوسرا ڈیمتریوس غالبا ''ڈیمتریوس دوم۔ پہلا مشہور ہند یونانی بادشاہ (سن 175 قبل مسیح) تھا۔ ہند یونانی بادشاہوں کے اقتدار کی انفرادیت یہ تھی کہ ان کا زبردست سکہ تھا، چاندی کے یونانی سکوں کی طرح اسی انداز میں انہوں نے ایک طرف بادشاہ کی تصویر اپنے نام کے ساتھ رکھی۔اس طرح یہ سکے ہمیں بادشاہوں کی ایک بصری تصویر پیش کرتے ہیں جن کی نمائندگی مختلف قسم کے ٹوپی اور چہرے اور جسمانی خصوصیات کے ساتھ ہوتی ہے۔ان لوگوں کے وسیع پیمانے پر ذخیرے پائے گئے ہیں جس کی وجہ سے یہ ہند۔ یونانی بادشاہوں کو تصدیق کے ساتھ دوبارہ تشکیل دینے اور دوبارہ تصدیق کرنے کا کام کرتا ہے۔

اس زمانے کے ہندوستانی تاریخوں میں ایودھیا (سکیٹا) اور مزید مشرق میں مگدھا کے علاقے میں یاوانا (yavana) حملے کا حوالہ دیا گیا ہے، تاہم، چونکہ ایسا لگتا ہے کہ یونانیوں کو اندرونی اختلافات نے گھیر لیا تھا۔لہذا انہوں نے اس علاقے کو برقرار نہیں رکھا۔ انہوں نے بشیا سترا، سنگا کے شہنشاہ کے پاس زمین دی جس نے آخری موریا کے حکمرانوں کے بعد تخت پر قبضہ کیا تھا، سکوں کے ثبوت کی



ڈیمیتریوس Demetrius

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:25 PM

موجودگی بھی دیمتریوس کے ہندوستان کے ساتھ تعلق کو ثابت کرتے ہیں۔اس نے سکے کے دوسرے رخ پر یونانی کے ساتھ دولسانی مربع سکوں اور خارشتی (شمال مغربی پاکستان کی مقامی زبان) کو جاری کیا،

تقریباً 165 قبل مسیح میں باختریہ کو پر پارتھیوں تھیں اور ساکاس کے ہاتھوں کھودیا۔اس کے بعد وسطی افغانستان اور شمال مغربی ہندوستان میں یاواس کا راج رہا۔یونانی باشندے اقتدار کے بہت سے دعویداروں میں داخلی جھگڑوں سے دوچار رہے اور ان کے سکوں سے تیس سے زیادہ بادشاہوں کے ناموں کی شناخت کی جاسکتی ہے۔یہ ممکن ہے کہ ان سب نے خودمختار حکمرانوں کی حیثیت سے چھوٹے علاقوں پر حکمرانی کی ہو اور اپنا سکہ جاری کیا ہو۔

مینندر Menander

مینندر (165/145/130 قبل مسیح) ہند یونانی بادشاہوں میں سب سے زیادہ معروف تھا، کہا جاتا ہے کہ اس نے ملک کے شمال مغرب میں ایک بڑی سلطنت پر حکومت کی۔اس کے سکے کابل اور دریائے سندھ کی وادیوں سے لے کر مغربی اتر پردیش تک وسیع وعریض علاقے میں پائے گئے ہیں۔اس سے اس کی بادشاہی کی حد کے بارے میں ایک اچھا اشارہ ملتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس نے پنچالا اور متھورا کے بادشاہوں کے ساتھ گنگا کے علاقے پر چھاپہ مارا۔ہاتھی گمپا ثلالیھ (کتبے) میں مذکور کلنگا کے بادشاہ کھارویلا، اسے روکنے کے قابل نہیں تھے۔مینندر نے ہی کامیابی کے ساتھ پاٹلی پتر اپر حملہ کیا، لیکن اپنی فتح کو مستحکم کئے بغیر وہ پیچھے ہٹ گیا۔دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے سکے میں اسے ''بادشاہ'' اور ''سوٹر'' یا نجات دہندہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے، نہ کہ ایک عظیم فاتح کے طور پر۔



مینندر

مینندر کو بنیادی طور پر بدھ مت کے متن کے ملحقہ ہیرو، ملنڈا پنہا (میلینڈا کے سوالات) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، جس میں وہ استاد ناگاسینا کے ساتھ بدھ مت پر ایک سوال پر بحث ومباحثہ میں معروف ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے بدھ مت کو اپنایا اور بدھ مت کو فروغ دیا۔

ایک اور ہند۔یونانی بادشاہ جس کا نام ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ اینٹیلیڈاس (یا اینٹیکیڈاس) (110 قبل مسیح) وہ ہمارے لئے بنیادی طور پر اس کے سفیر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ہیلی دورسی جیسے بادشاہ بھگا بھدرا کے دربار میں بھیجا گیا تھا۔اس نے بھگوان کرشنن (واسودیوا) کے اعزاز میں ایک ستون یا گرودا کی ایک شخصیت کو آراستہ کیا تھا۔ ہیلوڈورس واضح طور پر وشنو کا پیروکار بن گیا تھا۔(مدھیہ پردیش کے ودیشہ میں کھلے میدان کے وسط میں یہ ستون الگ تھلگ کھڑا ہے) یونانیوں کے ساتھ ہندوستانی تعامل صرف ہند یونانی بادشاہوں تک ہی محدود نہیں تھا۔یونانی مشہور ہو رہے تھے اور ان کی موجودگی پورے برصغیر میں ریکارڈ کی گئی تھی، تاجر، ملاح اور یونانی نسل کے بہت سے دوسرے لوگ ہندوستان کا سفر کر رہے تھے۔لہذا یونانیوں کے ساتھ مسلسل بات چیت ہوتی رہی۔

6.2 ساکاس، پارتھینس اور کشان: Sakas,Parthians and Koshanas

شمالی مغربی ہندوستان میں ہند یونانی ریاستوں کو وسطی ایشیاء کے مختلف خانہ بدوش قبائل نے بے دخل کر دیا، جنہیں ساکا (ہکھیان) پرتھیاں (پہلا ویس) اور کشان (کوشناس) (چینی میں یوچی یوشی قبائل) کہا جاتا تھا۔اس حقیقت کے باوجود کہ انہوں نے اپنے ناموں اور لقبوں (زیادہ تر ''بادشاہوں کا بادشاہ) کے ساتھ وسیع پیمانے پر سکے جاری کرنے کے یونانی طریقہ پر عمل کیا۔یہ ہماری تاریخ کا ایک انتہائی الجھا ہوا دور ہے۔نسب کے یقین کی کوششیں کرنا اور ہندوستان میں


جوناگڑھ کے رودرادامن کی کندہ کاری

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:26 PM

آنے والے مختلف حکمرانوں طبقوں اور خاندانوں کے سلسلے کے تلاش کی کوشش کرنا ایک دشوار کام ہے۔

پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ان خانہ بدوش قبائل کا جنگ اور فتح کی طرف رخ کیوں اور کیسے ہوا؟ ہندوستان میں ان قبائل کی آمد وسط ایشیاء میں ہجرت اور سیاسی پیش رفت کے ایک پیچیدہ سلسلہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ وسطی ایشیاء کے مشرقی حصے میں یوچی پی کو چینیوں نے مغرب کی طرف دھکیل دیا تھا جنہوں نے خانہ بدوشوں کو نکالنے اور اپنے دیہاتوں اور زراعت کو اپنے چھاپوں سے بچانے کے لئے عظیم دیوار تعمیر کی تھی۔ یوچی نے بدلے میں، مغرب کی سمت کا رخ کیا اور ساکوں کو مشرقی ایران کی طرف دھکیل دیا، جہاں سیلیوسیڈ سلطنت کے خاتمے کے بعد پرتھین حکمران بن گئے تھے۔

ساکاس: Sakas

ساکا کو پارتھین حکمران میتر ڈیٹس نے ترقی ایران سے پیچھے دھکیل دیا تھا اور پھر وہ شمال مغربی ہندوستان کی طرف متوجہ ہوئے اور بالآخر وادی سندھ اور سوراشٹر کے درمیان خطے میں آباد ہوگئے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے ساکا حکمران ماڈس یا ومفین (80 قبل مسیح) تھے۔ اس نے گندھارا پر قبضہ کرلیا، اس نے ہند یونانی سلطنتوں میں روکے رکھا۔ یہ اس کا جانشین Azes ہی تھا جس نے آخر کار ہند یونانی سلطنتوں کی آخری باقیات کو ختم کر دیا اور ساکا راج کر متھورا تک بڑھا دیا۔

ہندوستان میں، ساکا ہند معاشرے میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے ہندوؤں کے نام اور مذہبی اعتقادات کو اپنانا شروع کیا، اتنا کہ ان کے سکوں میں ایک طرف ہندو دیوتاؤں کی نمائندگی تھی۔ ساکوں نے اپنے علاقوں کو منظّم کرنے کے لئے شتراپاس یا سات پاس کو صوبائی گورنر مقرر کیا۔ شتراپاس میں بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو مہاشترا پاس کا عنوان دیا اور وہ عملی طور پر آزاد حکمران تھے۔

ساکا شتراپاس میں سے ایک مشہور راجہ رودرادامن تھا (130 تا 150 عیسوی) اس کے کارنامے جوناگڑھ (گجرات) کے مشہور چٹان لکھاوٹ میں منائے جاتے ہیں۔ اس کتبے کے مطابق انہوں نے جنگ میں ستواہنوں کو بھی شکست دی تھی۔ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی معاشرے میں ضم ہونے کا عمل اس وقت تک مکمل ہو چکا تھا۔

کشان: Kushanas

ساکا کو پرتھین گونڈوفرنیس نے بے گھر کر دیا، جنہوں نے سب سے پہلے کابل (436 عیسوی) کو فتح کیا، اس نے کشانوں کے مقابلہ میں وادی کابل کھو دیا، لیکن وہ ہندوستان میں ساکوں کے خلاف کامیاب رہا، اس کی حکمرانی کے ریکارڈ ضلع پشاور میں دریافت ہوئے ہیں۔ ساکوں نے پارتھیوں کے خلاف جنگ میں مدد کے لئے کشانوں (یوچی) سے رابطہ کیا۔ پہلا کشان بادشاہ جس نے افغانستان پر فتح حاصل کی وہ خوجا لا کڈفیس (کاڈفیس) تھا، اس کے بعد دونوں بادشاہوں نے اتر پردیش میں متھورا، گندھارا، پنجاب اور مشرق میں دور تک گنگا۔ جمنا دوآبہ تک کشانوں کا علاقہ بڑھایا تھا۔

کنشک: Kanishka

کشان بادشاہوں میں سب سے زیادہ معروف کنشک تھا جس کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ اس نے 78 عیسوی تک 101 سے 102 عیسوی تک حکومت کی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ 78 قبل مسیح ہندوستانی کیلنڈر میں ''ساکا دور'' کا آغاز ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مؤرخین نے کنشک کے دور کو منقسم کیا ہے۔ اس کا راج 78 اور 144 عیسوی کے درمیان کہیں بھی شروع ہوا تھا۔ کنشک ایک پرجوش بدھ مت کا پیروکار تھا اور اس نے چوتھی بدھ مہاسنگھایا کونسل کی میزبانی کی (تیسری کونسل اشوک کے دور میں پاٹلی پترا میں منعقد ہوئی تھی) اب تک مہایانہ بدھ مت غالب گروہ بن گیا تھا اور کنشک نے بدھ مذہب کی تبلیغ کے لئے چین بھیجے گئے مبلغین کی حمایت کی تھی۔



کنشک



کنشک کا سکہ

کشان کے سکے اعلی معیار کے تھے اور رومن کے سکوں کے وزن کے مطابق تھے۔ سکوں میں کشان حکمرانوں کو ''بادشاہوں کا بادشاہ''، ''قیصر''، تمام ممالک کا حاکم'' اور اس طرح کے دیگر القابسے جانا جاتا تھا۔ بدقسمتی سے عنوانات نے حکمران کے اصل نام کے لئے سکے پر زیادہ جگہ نہیں چھوڑی۔ لہذا کشان بادشاہوں کے بارے میں ہماری معلومات بہت زیادہ غیر یقینی ہیں۔ کنشک کے سکوں کے ساتھ ساتھ

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:27 PM



اس کا مجسمہ متھورا کے قریب ملا جس میں وہ بیلٹ دار کوٹ میں میں ملبوس لباس کے ساتھ اوور کوٹ اور جوتے پہنے ہوئے دکھائی دیتا ہے جو اس کے وسط ایشیائی نسل سے ہونے کی شہادت دیتا ہے۔

شاہراہ کاراکورم، چین اور پاکستان کے مابین ایک مشترکہ پروجیکٹ جو 1979 میں مکمل ہوا تھا۔ وہاں سے آثار قدیمہ کے ماہرین اور مؤرخین کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ ہنزہ (Hunza) کی چٹان میں پہلے دو کاڈینس اور کوسانا دیوا پترا مہاراجہ کنشک کا ذکر ہے۔ یہ کتبہ (نوشتہ) اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ کنشک کی سلطنت وسطی ایشیاء سے لے کر مشرقی ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی۔ بدھ مت کے ذرائع نے لکھا ہے کہ اس نے سنکیانگ (Sinkiang) میں مگدھ، کشمیر اور بھوٹان تک فتح حاصل کی تھی۔

شاہراہ کاراکورم کے ساتھ ملنے والی نوادرات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدھ مت کے راہبوں نے بدھ مذہب پھیلانے کے مشن پر، چین جانے والے سفر کا راستے طے کرنے کے لئے یہی راستہ بنایا تھا۔ سوداگر مشنریوں کی پیروی کرتے تھے۔ لہذا یہ مغرب سے ہندوستان میں چینی، ریشم اور گھوڑوں کی درآمد کا ایک اہم تجارتی راستہ بن گیا۔ ہندوستانی تاجروں نے وسطی ایشیاء کے مختلف شہروں میں اپنے آپ کو قائم کیا اور چین اور رومن سلطنت کے مابین عیش وعشرت کی تجارت میں ثالث بننے کا موقع حاصل کرلیا کیونکہ مغرب سے تعلق رکھنے والے تاجر وسطی ایشیاء سے آگے مزید مشرق میں سفر نہیں کرنا چاہتے تھے۔

کشان بادشاہوں کے نام زیادہ تر Sakha سے ختم ہوتے ہیں (ان میں ہیوشکا اور وایکا کے علاوہ بعد میں کنشک اور یہاں تک کہ واسودیوا) نے کم از کم ایک صدی تک حکومت کی، لیکن ان کے بارے میں زیادہ کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ واضح طور پر سلطنت کا خاتمہ ہونا شروع ہو چکا تھا اور کشانوں نے بھی صوبوں پر حکومت کرنے کے لئے سٹرپ (Satrep) کو مقرر کرنے کا عمل جاری رکھا تھا، مختلف علاقائی دارالحکومتوں میں خود کو آزاد حکمران کے طور پر قائم کرنے کے اہل تھے۔

فن اور ادب: Art & Literature

کشانوں کے دور میں فن اور ادب کی نشوونما ہونے میں اس وقت کی زبردست تخلیقی توانائی کام کر رہی تھی۔ اس کا

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:27 PM

ایک حصہ شاہی سرپرستی اور جزوی طور پر دوسرے عوامل کی وجہ سے تھا جیسے مہایانہ بدھ مت کے بڑھتے ہوئے عروج کی وجہ سے، جس نے بدھ کے فرد کی انسانی شکل میں نمائندگی کی اجازت دی۔ ہند یونانی طرز کا مجسمہ اور فن عام طور پر گندھارا آرٹ کے نام سے مشہور ہوا اس طرز پر ٹیکسلا اور



فنون گندھار

شمال مغربی علاقوں میں بدھ کے مجسمے تیار کئے گئے ہیں۔ انہیں خوبصورت لباس میں دکھایا گیا ہے، جس کے چاروں طرف یونانی روایت سے متاثر اور خوبصورت لڑکے اور پتے ہیں لیکن ذکر کرنا لازمی ہے کہ سرخ ریت کے پتھر سے مجسمے کا بھی متھورا کے قریب تیار کردہ پیچیدہ نقش و نگاری کے ساتھ بنادیا گیا ہے۔ بدھسٹوں نے مغربی ہندوستان کی پہاڑیوں میں چٹانوں کی غاریں بنانے کا کام شروع کیا تھا جو ممبئی میں اجنتا غاروں سے لے کر کنہری غاروں تک پھیلتے ہوئے، چیتیاس اور وہاراس کے ساتھ مذہبی مراکز کے طور پر کام کرتے تھے۔ ان غاروں میں مہایانہ روایت کے حصے کے طور پر بدھ کے بڑے بڑے مجسمے تیار کئے گئے تھے اور بعد کی صدیوں میں انہیں مزید غیر معمولی خوبصورتی کے ساتھ دیواروں پر آراستہ کیا گیا جیسا کہ اجنتا غاروں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

کنشک بدھ کے فلسفیوں جیسے آشوا گوشا، پارسوا اور واسومیترا کے ساتھ ساتھ بدھ مت کے استاد عظیم ناگرجنا کا سرپرست تھا۔ آسوا گوشا اپنے بودھا چریتا کے لئے مشہور ہیں اور نوادا کاری میں سب سے پہلے سنسکرت ڈرامے سریپوترا پرکاشن کے مصنف کی حیثیت سے انہیں مانا جاتا ہے۔ عظیم ڈرامہ نگار بھاساہ جن کے ڈرامے تقریباً سو سال پہلے

گندھارا آرٹ: Gandhara Art

ثقافتی اثرات والے سنگم سڑکوں میں واقع، گندھارا علاقہ یونانی اور رومی ثقافت سے متاثر تھا۔ گندھارا اسکول آف آرٹ پہلی صدی کے عام دور میں تیار ہوا۔ کشان سلطنت کے زمانے میں، روم سے اس کے رابطے کے پیش نظر، رومن فن کی تکنیک کو شمال مغربی ہندوستان میں ضم کرلیا گیا تھا۔ گندھارا آرٹ روحانی حالت میں بدھ کی تصویر کشی کے لئے مشہور ہے جس کی تصویر میں بدھ کو مراقبہ میں آنکھیں آدھی بند ہونے کی حالت میں دکھایا گیا ہے۔

جنوبی ہندوستان میں دوبارہ دریافت ہوئے تھے۔ غالباً اسی دور سے تعلق رکھتے تھے۔ ہندو مذاہب میں سے ہمیں دوسری صدی عیسوی میں منوسمتری، واٹسارن کا کاسوترا اور کوٹالیہ کا ارتھ شاستر آخری شکل اختیار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

6.3 ٹمل ریاستیں : The Tamil Kingdoms

جنوبی ہندوستان ملک کے شمالی حصے میں ہونے والی سیاسی تبدیلیوں سے محفوظ رہا۔ پہلی صدی عیسوی کے آس پاس ستاواہانار ریاست کی تشکیل دکن کے علاقے میں ہوئی تھی جس میں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کی جدید ریاستیں شامل تھیں۔ تاہم یہ موریاؤں کی مرکزی سلطنت کی طرح نہیں تھی اور ستواہانوں کے صوبائی گورنروں کو کافی حد تک خودمختاری حاصل تھی۔



بادشاہ ستواہانا
گوتمی پتر ستکارنی کی تصویر

ٹمل خطے کے سیاسی منظرنامے کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کیا گیا، شمال کے برعکس جہاں وسیع سلطنتیں پروان چڑھیں۔ ٹمل خطے میں موویندر (Muvender)، تین خاندان کے بادشاہوں نے حکومت کی تھی۔ پانڈیا کا دارالحکومت مدورائی تھا، چولاؤں کا اورائیور (جو اب ترچی شہر کا ایک نواحی علاقہ ہے) سے تعلق رکھتے تھے، چولاؤں اور چیرا اوانجی (Vanji) (جدید دور کے کرور) سے راج کرتے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ بادشاہ تیسری صدی قبل مسیح میں بھی موریاؤں کے نام سے جانے جاتے تھے اور اشوک کے دوسرے چٹان کے فرمان میں ان کا تذکرہ اس کی سلطنت کے ساتھ اس سے ملحق سلطنتوں کا بھی ہے۔ تاہم بہت سارے جنگی پیشوا اور سردار تھے (جنہیں اکثر ویلر (مخیّر) کہا جاتا ہے اور وہ خطے میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر حکمرانی کرتے تھے۔

ہمارے پاس ٹمل خطے کے بارے میں جو وسیع معلومات ہیں وہ مجموعی طور پر سنگم ادب سے حاصل ہوئے ہیں۔ ٹمل اشعار کا مجموعہ جسے سلپدی کارم منی میگلی وغیرہ کہا جاتا ہے جو تیسری صدی قبل مسیح سے لے کر تیسری صدی عیسوی تک ہے۔ ان میں ہم سلپدی دیکارم اور منی میگلی مہاکاویوں کو شامل کرسکتے ہیں جو کچھ دیر بعد لکھی گئیں۔ ٹمل خطے

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:28 PM

کے ساتھ تجارت کی بہت بڑی مقدار نے رومی اور یونانی مؤرخین اور جغرافیہ کے مابین بہت دلچسپی پیدا کردی اوران کے تاریخی ذرائع سے متعلق معلومات کی تکمیل کرتے ہیں خاص طور پر تجارت کے سلسلے میں، پہلی صدی عیسوی میں یونانی زبان میں بحر قلزم کے سفر کا حال، ہندوستان کے ساحل اور تجارت کے متعلق اور بندرگاہوں پر معلومات کا ایک قابل اعتبار ذریعہ ہے۔ آثار قدیمہ کی تلاش سے ان تمام ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کی تصدیق ہوتی ہے۔

بین الاقوامی تجارت کے سفر کا حال:
Contours of International Trade

دو اہم پیش رفتوں نے یوروپ اور ہندوستان کے مابین تجارت کے معاہدے کو مشترکہ دور کے آغاز کی طرف تبدیل کردیا۔ آخری صدی قبل مسیح کے اختتام تک دنیا کی سپر پاور (طاقتور) بن کر ابھرا، یونانی بادشاہوں کو بے دخل کردیا اور شہنشاہ اگسٹس کے تحت جمہوریہ 27 قبل مسیح میں ایک سلطنت بن گیا۔ روم دنیا کا سب سے بڑا اور غالباً دنیا کا سب سے دولت مند شہر تھا جس نے یوروپ اور شمالی آفریقہ میں فتوحات کے ذریعہ بہت سے وسائل حاصل کئے۔ روم کی دولت نے ہندوستان سے مختلف مصنوعات ''ٹمل ملک کے معالجے اور پارچہ بافی (کپڑوں) کی طلب میں بہت اضافہ کیا جس کے لئے نتیجہ میں تجارت میں زبردست توسیع ہوئی۔



رومیوں کا تجارتی جہاز

دوسری ترقی پہلی صدی عیسوی میں بحیرہ عرب میں مانسونی ہواؤں کے ذریعہ دریافت ہوئی تھی تب تک، ہندوستان اور بحیرۂ روم کی دنیا کے مابین تجارت عربوں کے زیر کنٹرول تھی۔ دارچینی اور کالی مرچ جیسے مصالحوں کے منبع علاقوں کے علم کی اجارہ داری عربوں کے پاس تھی جس سے روم کو برآمد کرنے میں سب سے اہم مقام انہیں حاصل تھا۔ لیکن جب برہ راست سمندری راستے کے بارے میں معلومات عام ہوگئیں، رومن بحری جہاز براہ راست ہندوستان کے مغربی ساحل پر جانے لگے۔ اس طرح وہ ساحلی کنارے کے قریب سفر کرنے سے بچتے تھے تاکہ قزاقوں (Pirates) کے حملوں کا شکار ہونے سے بچیں۔ مزید یہ کہ اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ خشکی کے راستے کو مکمل طور پر گھیر لیا جاسکتا ہے کیونکہ اس راستے پر آنے والے تاجر بھی ایران میں پارتھینوں کے حملوں کا خطرہ رکھتے تھے۔ روم سے بڑھتی ہوئی طلب اور مغربی ہندوستان کے براہ راست سمندری راستے کے کھلنے کے امتزاج کا نتیجہ ہندوستان کی طرف جانے والے بحری جہازوں کی تعداد میں سال میں تقریباً بیس بحری جہاز سے ایک جہاز روزانہ اضافہ ہوتا ہے۔

6.4 ٹمل ملک اور روم کے مابین تجارت:
Trade Bertween Tamil Kingdoms and Rome

ٹمل ملک اور روم کے مابین تجارت اس وقت بھی فروغ پارہی تھی جب روم جمہوریہ تھا۔ اس زمانے کے رومن سکے اور نوادرات پانڈیچیری کے قریب، اریکیمڈو میں کھدائی کے دوران ملے ہیں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ہند۔ رومن تجارتی اسٹیشن تھا۔ پہلی صدی سے پہلے، رومن بحری جہاز ہندوستان کے مغربی ساحل پر کیمپ کیمروں کے آس پاس نہیں گزرے تھے چنانچہ مغربی ساحل کی بندرگاہیں مغربی ساحل سے رومن تاجر پال گھاٹ گزرگاہ سے زیادہ مشرق میں پیداواری مراکز تک جا پہنچے۔ ایروڈ میں کوڈومنال، تری پور میں پڑی یور اور ویلور کے قریب وانم باڑی کے پاس فیروزہ نکالی جانے والی کانیں تھیں جس کی روم میں زیادہ مانگ تھی۔ وہ ایک قیمتی پتھر ہوتا تھا، اس کے علاوہ، ایروڈ کے قریب چنّی ملائی میں لوہے اور اسٹیل کی تیاری کی بھٹیوں اور دھات کے میل کی باقیات پائی گئیں ہیں) جو روم بھی برآمد کی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دور کے رومن سکوں کی کھوج کوئمبتور، ایروڈ، سیلم اور کرور اضلاع میں مرکوز ہیں۔

تاہم پہلی صدی عیسوی کے آخر تک، رومن بحری جہاز نے تمل ناڈو کے کورومنڈل (مشرقی) ساحل کی بندرگاہوں کی طرف سفر کرنا شروع کردیا تھا اور ان میں سے بہت سی بندرگاہوں کی طرف سفر کرنا شروع کردیا تھا اوران میں سے بہت سی بندرگاہوں کا ذکر بحری سفر کے حال (periplus) میں ہے مغربی ساحل پر۔ اہم بندرگاہیں نورا

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:29 PM

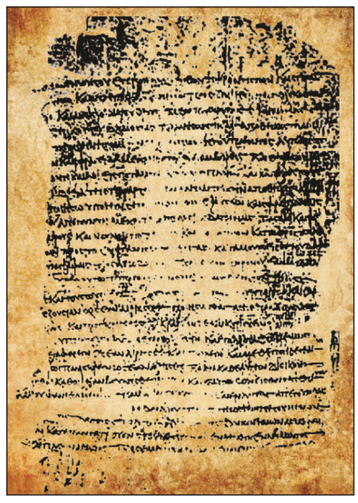

موزیری پاپیرس دستاویزات

(کینوور) اور ٹنڈیس (ٹنڈی) (یونانی) تھیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ چیراؤں کے ٹمل ملک کی شمالی سرحد پر واقع ہے۔ مسوری یا مزریزی ایک اہم بندرگاہ تھی جو مزید جنوب میں واقع ہے۔ روایتی طور پر کوڈنگلور کے نام سے شناخت کیا گیا ہے، حال ہی میں کئے گئے موسیری (Muziris) کی کھدائی سے چند کلومیٹر دور پٹٹانم میں بندرگاہ کا پتہ چلتا ہے۔ مسری ساحل پر (مزریز) شاید معروف ترین بندرگاہ تھی۔ حال ہی میں دریافت ہوئے، تجارتی معاہدہ جس کو نرسل قسم کے پودے (Papyrus) لکھا گیا تھا۔ مسوری کے ایک تاجر اور اسکندریہ کے ایک سوداگر کے مابین وہ معاہدہ ہوا تھا، اس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ یہاں تک کہ انفرادی تاجروں کے ذریعہ کارگو کی بڑی کھیپ جاتی ہے۔ سنگم شاعری کے مطابق موسیری تجارت کے دوراہے کا مرکز تھا۔ کشتیاں چاول لے کر اندرونی حصے سے آتیں اور مچھلیاں واپس لے کر جاتی تھیں، جو بنیادی اشیاء کا تبادلہ (Barter System) کے ذریعہ تجارت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسی طرح، کالی مرچ کی بوریاں بازار لائی گئیں اور سونے کا تبادلہ کیا گیا جو جہازوں میں آیا اور اس کے نتیجہ میں کشتیوں پر اسے ساحل پہنچایا گیا۔

ہندوستان سے روم جاتے ہوئے بحری جہاز کالی مرچ لے کر جاتے تھے، موتیوں کی ایک بڑی مقدار، ہاتھی کے دانت، ریشم کا کپڑا، بالچھڑ (ایک خوشبودار تیل) (گنگا کے خطے کا خوشبودار تیل جسے مالدار رومی بہت پسند کرتے تھے۔ ملابا تھرم دار چینی کے درخت کے پتے جو خوشبودار ہوتے ہیں، نیلم، فیروزہ ایک (قیمتی پتھر) اور کچھوا کا چھلکا وغیرہ روم کو بھیجے جاتے تھے۔ چونکہ رومن بحری جہاز نے کورمنڈل کے ساحل کے ساتھ تجارت کرنا شروع کی تو خطے کے سوتی کپڑے کی عمدہ برآمد بھی ہوئی، روم سے اہم درآمدات سکہ، ایک قیمتی پتھر (topaz)، سرمہ، مرجان، خام شیشہ، تانبا، ٹن اور سیسہ اور شراب ہوتی تھیں۔ واضح طور پر ٹمل خطے سے برآمدات کی مالیت روم سے درآمدات کی قیمت سے کہیں زیادہ ہوتی تھی اور تجارت کا حجم پہلی صدی عیسوی کے دوسرے نصف حصے میں، شہنشاہ طبرس کے دور میں عروج پر تھا۔ بڑھتے ہوئے تجارتی عدم توازن کو سکوں یا چاندی کی برآمدات کے ذریعہ پورا کرنا پڑا اور وہ تشویش کا باعث بن گیا۔ ایک شکایت یہ بھی تھی کہ ہر سال ہندوستان جانے والی تجارت کی وجہ روم میں 55 ملین (چاندی اور پیتل کا رومی سکہ) سیسٹرس ڈرین ہوتے ہیں۔ بالآخر شہنشاہ وسپیئن نے روم میں دولت مند طبقوں کی عیش وعشرت کی کھپت کو روکنے کے لئے قوانین منظور کئے اور اس کے بعد سے ہندوستان سے برآمدات میں صرف روئی کا کپڑا اور کالی مرچ شامل تھی جو نسبتاً کم قیمت والی اشیاء تھیں۔

روایتی خشکی کے راستہ (ریشمی راستہ) کی بڑھتی ہوئی کمزوری کی وجہ سے تجارتی طرز میں مزید تبدیلی پیدا ہوئی۔ ریشمی کپڑا اور سوت چین سے سمندری راستے سے کورومنڈل بندرگاہوں پر لے جایا جانے لگا، جنوب مشرق اور مشرق بعید کے ساتھ ٹمل خطے کے تجارتی تعلقات کے بارے میں معلومات بہت قلیل ہیں۔ تاہم کچھ اشیاء (روم کو جانے والی ایک اہم برآمدی شئے) بحر ہند میں ملایا کے قریب کے جزیروں سے حاصل کی جاتی تھی جب کہ ریشم چین سے آیا تھا۔ جاوا اور سری لنکا کے ساتھ بھی مستقل باہمی روابط رہے ہیں، جس کا ٹمل ادب میں ٹمل ناڈو کی توسیع کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور بدھ مذہب شاید اس سے مربوط ہونے والی کڑی تھی، جس نے ان ممالک کو اکٹھا کیا۔)

غیر ملکی تاجر (یاوان) :
Foreign Merchans (Yavanas)

بیرون ملک سمندر پار تجارت اور جہاز رانی کی توسیع سے غیر ملکی تاجروں اور ملاحوں کو ٹمل خطے میں لایا گیا، مانسون کی ہواؤں کی موسمی نوعیت اور ٹکنالوجی کی موجودہ سطح کی وجہ سے، طویل سفر نے میزبان ممالک میں طویل عرصے تک قیام کی ضرورت پیدا کر دی تھی۔ ہمیں ان غیر ملکی تاجروں کی موجودگی پر ٹمل معاشرے کے ردعمل کی دلچسپ بصیرتیں ملتی ہیں۔ پوہار کورومنڈل ساحل پر واقع سب سے اہم بندرگاہ تھی۔ یہاں یوانا (Yavana) کے تاجر بندرگاہ کے علاقے میں نشان والے ریاستی حلقوں میں رہتے تھے، اگرچہ انہیں آزادانہ طور پر تجارت کرنے کی اجازت تھی اور وہ ان کی پرکشش اشیاء کے لئے بھی مشہور تھے،

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:30 PM

لیکن مقامی ٹملوں کے ان غیر ملکی تاجروں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے جو سخت آواز کرنے والی زبان بولتے تھے اور وحشی تھے ان کے ساتھ ایک اچھا سودا تھا۔

دوسرے یاوانا بھی سوداگروں کے ساتھ آئے تھے ۔ قلعہ مدورائی کی ثقافت یاواں نے کی تھی جس میں بڑی بڑی تلواریں تھیں ۔ ہیوان دھات کے کارکنوں او ربڑھیوں (Carpenters) کے حوالے بھی ہیں ۔ جنہیں ''سخت آنکھوں والے'' کے طور پر بیان کیا گیا۔ شاید اس لئے کہ ان کی آنکھ بھوری یا نیلی تھی ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ سب یونانی نسل کے اصلی باشندے نہیں ہوں گے جیسا کہ یاوانا کی اصطلاح سے معلوم ہوتا ہے جو بحیرۂ روم کے مشرقی علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی تعبیر کرنا ایک عام لفظ بن گیا تھا۔

تجارت اور معیشت: ایک تفصیلی خاکہ:

Trade and the Economic: the Larger Picture

اس دور کی تجارت کی توسیع کی مقدار معیشت کی پیداواری بنیاد میں ہونے والی بڑی تبدیلیوں کے ذریعہ ہی حاصل کی جاسکتی ہے یہاں تک کہ پرل جیسے کان کنی والے قیمتی پتھر جسے ابتدائی مصنوعات کے معاملہ میں ، بڑھتی ہوئی کانوں ، زیادہ اوزاروں اور زیادہ سرمایہ پر کام کرنے میں زیادہ مشقت ہوتی تھی ۔ ٹیکسٹائل کے معاملہ میں بنائی کی صلاحیت کو بڑھانا اور ماتحت سرگرمیوں میں سوتی جیسی بوری کے سوت پیدا کرنے اور خام مال کی فراہمی میں اضافہ کرنے کے لئے زیادہ کپاس کاشت کرنا جیسے کاموں میں بھی کافی اضافہ ہوتا۔ اس طرح بڑھتی ہوئی تجارت سے معیشت کی توسیع کی خاطر خواہ حد تک ہوگئی۔

تجارت بڑھنے کے ساتھ ساتھ تاجر مزید نمایاں اور اہم ہوگئے ۔ بڑے شہروں کی منڈیوں میں کھانے پینے کی اشیاء، کپڑا، سونا اور زیوارات جیسی مخصوص مصنوعات سے نمٹنے والے تاجر شامل تھے، اس طرح تجارتی سرگرمیوں میں توسیع کے لئے ادارہ جاتی انتظامات کے ساتھ تجارتی دورے مزید مضبوط ہوگئے ۔ ایک سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تجارت میں کس حد تک پیسہ استعمال ہوتا تھا ، اس کا جواب دینا مشکل ہے ۔ جدید دور سے قبل کی تمام مشینوں میں بارٹر تبادلہ تجارت کا ایک اہم وسیلہ تھا۔ مثال کے طور پر ٹمل خطے میں نمک کے سوداگر مشرق کے ساحلی علاقوں سے اپنی گاڑیوں میں نمک لے کر گروپوں میں ایک ساتھ سفر کرتے تھے اس سے کہیں زیادہ امکان یہ ہے کہ انہوں نے نمک کو پیسے کے عوض فروخت کرنے کے بجائے ، دوسرے سامان اور اشیائے ضروریہ کے لئے اپنے نمک کا تبادلہ کیا ہوگا۔ تاہم، بیرون ملک اور بیرونی تجارت کی حد کے ساتھ ساتھ ادب (لٹریچر) میں شہر کے بازاروں کی تفصیل بھی اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ پیسہ تبادلہ کا بنیادی وسیلہ تھا۔



رومن کے سکے



چیرا کے سکے

رومن سکے جو مختلف مراکز میں پائے گئے ہیں وہ اس دلیل کو ثابت کرتے ہیں کہ مقامی طور پر، رومن سکوں کی نقل بھی رکھی گئی تھی ، بنیادی طور پر گردش میں پیسہ کی فراہمی میں اضافہ کرنا، امراوتی ندی کے کنارے میں چیرا سکوں کی کافی بڑی مقداریں بھی ملی ہیں ۔ شمالی ہند میں پائے جانے والے ہند۔ یونانی اور کشان سکوں کی بہت بڑی مقدار سکوں کو چلانے کی سطح کے بارے میں اس طرح کے نتیجہ کا خلاصہ ہوگئی ۔ یہ سب اس امر کی طرف لے جائے گا کہ قدیم زمانے میں رقم کے تبادلے کے ذریعہ کافی پیسہ استعمال ہوا تھا۔

نتیجہ : (Conclusion)

اس باب میں جن صدیوں کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے وہ بڑے سیاسی استحکام کے دور میں نہیں تھے ۔ کنشک کو چھوڑ کر، شمالی ہندوستان میں حملہ آوروں نے بڑی مضبوط سلطنتیں قائم کر کے اپنی فتح کو مستحکم نہیں کیا، یہاں تک کہ کنشک نے صرف نسبتاً قلیل مدت کے لئے حکمرانی کی اور اس کی موت کے بعد اس کی سلطنت آہستہ آہستہ ٹوٹ گئی ۔ ٹمل خطے میں ایک بڑی سلطنت کی یکجہتی والی طاقت نہیں تھی اور وہ نسبتاً چھوٹی ریاستوں اور اس سے بھی چھوٹی سلطنتوں میں بٹ گئے تھے ۔ اس دور کی سب سے اہم ترقی شمال اور جنوب دونوں کی تجارت میں زبردست توسیع تھی، شمال سے تجارتی تعلقات مشرق میں چین تک ا

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:31 PM

ورمغرب میں بحیرہ روم کی دنیا تک پھیلے ہوئے تھے۔جنوب کے لئے، اندرونی تجارت اور تبادلے کے دوروں کے علاوہ مغرب تک، اور چین (مشرق تک) بھی بیرون ملک تجارت میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔اس کا نتیجہ معاشی ترقی اور بڑھتی ہوئی خوشحالی میں کافی حد تک اضافہ دیکھا جاسکتا ہے جو شہروں کی کھدائی کے ساتھ ساتھ ٹمل شاعری میں شہری مراکز کی تفصیل سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

Summary: خلاصہ

- ہندوستان میں، سکندر کی موت کے بعد، اس کا جنرل سیلوکس نیکٹر، ایک حکمران کی حیثیت سے شمال مغربی ہندوستان کے اس خطے میں حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اس کے نتیجہ میں سفارتی تعلقات استوار ہوگئے۔
- سیلوسیڈ (Seleucid) سلطنت کمزور ہوگئی اور اس کے نتیجہ میں اس کے دو جانشینوں کے بعد، مینند جو ہند یونانی بادشاہوں کے سب سے مشہور بادشاہ سلطنت پر حکمرانی کرتا تھا۔
- ہند۔ یونانی سلطنت ساکوں کے ذریعہ بے دخل ہوگئی، اس کے بعد پارتھین اور کشانوں نے بھی قبضہ کرلیا۔ساکوں نے خوں کو انتظام کے لئے شتراپاس صوبائی گورنر مقرر کیے۔
- رودرادمن سب سے مشہور ساکا حکمران تھا اس کے بعد ساکا پترھین کے ذریعہ بے گھر ہوگئے، جن پر کشانوں نے کامیابی حاصل کی۔
- کشانوں میں سب سے زیادہ مشہور کنشکا تھا جو بدھ مت کی مہایانہ شکل کا پرجوش پیروکار تھا۔گندھارآرٹ نے اپنے دور میں ترقی کی۔
- کنیشکا کے ذریعہ بدھ کے فلسفوں جیسے اسوگھاشا، پرسوا، واسومیترا اور ناگرجنا جیسے فلسفیوں کی سرپرستی کی گئی تھی۔
- جنوبی ہندوستان میں ساتاواپنا حکومت پہلی صدی عیسوی میں قائم ہوئی تھی، موندر (چولا، چیرا، پانڈیا) کا اس خطے میں غلبہ حاصل تھا۔
- ٹمل ملک اور روم کے مابین تجارت کو فروغ ہوا۔پوہار کو رومنڈل ساحل پر ایک اہم بندرگاہ بن گئی تھی ۔ یاوانا کے تاجر بندرگاہ والے شہر میں رہتے تھے۔

EXERCISE مشق

8902E

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ .....سکندر کے سب سے زیادہ قابل جرنیلوں میں سے ایک تھا۔

(a) سیلوکس نیکٹیٹر (b) اینٹگونس
(c) اینٹی کس (d) دیمتریوس

2۔ میگس تھنیس کو سیلیکوس نیکٹر کی جانب سے .....سفیر کے طور پر دارالحکومت پاٹلی پترا کو بھیجا گیا تھا۔

(a) رومی (b) یونانی
(c) چینی (d) برطانوی

3۔ سفیروں اور خط وکتابت کا باقاعدہ تبادلہ.....ہوتا تھا۔

(a) ہندوستان سے مغرب تک باقاعدہ تجارت پر اثر پڑا
(b) ہندوستان سے مغرب تک باقاعدہ تجارت کی سہولت فراہم کی
(c) ہندوستان سے مشرق تک باقاعدہ تجارت کی سہولت فراہم کی
(d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

4۔ ہند یونانی بادشاہوں میں.....بہت ہی مشہور ومعروف تھا

(a) ایوتھی ڈیلس (b) ڈیمٹریس
(c) مینندر (d) اینٹیالسیڈاس

5۔ کشانوں کے سکے..... کے سکوں سے اعلیٰ معیار کے تھے

(a) رومی (b) یونانی
(c) گپتا (d) شاواہنا

6۔ آرٹ اور سنگ تراشی کا ہند یونانی طرز.....کہلاتا ہے

(a) متھورا آرٹ (b) گندھارا آرٹ
(c) باغ آرٹ (d) پالا آرٹ

7۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا صحیح طریقہ سے مماثل نہیں ہے۔

(a) بدھاچریتا — اسواگھوشا
(b) بحیرہ قلزم کا چکر — میگھستینس
(c) ارتھ شاستر — کوٹایالہ
(d) کاماسوترا — واٹسیایانہ

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:32 PM

8۔ سب سے مشہور سا کا شترا پا.....تھا

(a) موگا (b) ردرادمن

(c) آزز (d) یسوورمن

9۔ یوروپ اور ہندوستان کے مابین تجارت کے معاہدے کو عام عہد کے آغاز کی طرف تبدیل کر دیا گیا تھا کیونکہ.....

(i) روم گذشتہ ایک صدی قبل مسیح کے اختتام تک بحیرہ روم کی دنیا کا سوپر پاور بن کر ابھرا

(ii) بحر ہند میں مانسون کی ہواؤں کے نمونے کی تلاش ہپالس نے پہلی صدی عیسوی میں کی تھی۔

(a) i درست ہے (b) iiدرست ہے

(c) i، اور iiدونوں درست ہیں

(d) (i)اور (ii) دونوں غلط ہیں۔

10۔ رومی سکوں کی کھدائی.....میں کی گئی ہے۔

(a) اریکیمیدو (b) آدی چنالور

(c) پوہار (d) پلاوارم

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے:

1۔ بحیرہ روم کی دنیا وسطی ایشیاء اور چین کے ساتھ ہندوستان کے انضمام کی کیا وجہ ہے۔

2۔ چندر گپت اور سیلکوس نیکیٹر کے مابین جنگ کا نتیجہ کیا نکلا؟

3۔ اصطلاح یاوانا سے کیا مراد ہے؟

4۔ مینندر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے ملک کے شمال مغرب میں ایک بڑی ریاست پر حکمرانی کی ہے'' اس کی وضاحت کریں۔

5۔ شاتراپس پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

6۔ درج ذیل کی ایک فہرست بنائیں

(i) ہندوستان سے روم کو برآمد کی گئی اشیاء۔

(ii) روم سے انڈیا کو درآمد کردہ اشیاء

7۔ کاروبار اور تجارت میں توسیع کے لئے تاجروں کی حصہ داری کی وضاحت کریں۔

III۔ مختصر جواب لکھیں

1۔ ڈیمیٹریس کے سکوں کی خصوصیت کی نشاندہی کریں۔

2۔ آپ مینندر کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

3۔ پچھلے دور کے رومن سکے کوئمبتور، ایروڈ، سیلم اور ضلع کرنول میں مرکوز ہیں۔ کیوں

4۔ مزیری (Muziri) تجارت کے دو اداروں کا مرکز تھا'' کیسے؟

5۔ تبادلے کے ذریعہ کے طور پر روپیہ پیسہ کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

6۔ یونانیوں کے ساتھ ہندوستان کے رابطہ کے ثقافتی (تہذیبی) اثر ورسوخ کو اجاگر کریں۔

IV۔مندرجۂ ذیل کا جواب تفصیل سے دیں۔

1۔ '' مغربی ہندوستان میں یونانی بادشاہوں کے عروج نے ثقافتی تجارت کو مضبوط کیا'' وضاحت کریں۔

2۔ فن اور ادب میں کنشک کے تعاون پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ وضاحت کریں کہ روم بحیرہ روم کی دنیا کے سپر پاور کے طور پر ابھر کر کیسے سامنے آیا۔

4۔ پہلی صدی عیسوی کی ٹمل سلطنتوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں: Activity

1۔ میکس تھنیس کے ذریعہ ہندوستان کے بارے میں دلچسپ معلومات اکٹھا کریں۔

2۔ ہند۔یونانیوں کے سکوں کے بارے میں دریافت کریں۔

3۔ مہایانہ اور ہنایانہ بدھ مت کی شکلوں کا موازنہ اور اس کے فرق کے بارے میں لکھئے۔

4۔ روم کو دنیا کے اہم تجارتی مرکز کے طور پر تلاش کریں (اور نشان کریں)

REFERENCE BOOKS : کتب حوالہ جات

1. John Keay, *India: A History*. Harper Collins.
2. R.C. Majumdar, *History and Culture of the Indian People: The Age of Imperial Unity* (vol. II). Bharatiya Vidya Bhavan's
3. Kanakalatha Mukund, *Merchants of Tamilakam: Pioneers of International Trade*. Penguin Books India.
4. K.A. Nilakanta Sastri, *The Age of the Nandas and Mauryas*. Motilal Banarsidass.
5. Romila Thapar, *Early India: From the Origins to A.D.1300*. Penguin Books India.

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:32 PM

GLOSSARY فرہنگ الفاظ A-Z

acculturation	adapting to the surrounding culture	آس پاس کی تہذیب کو اپنانا
eponymous	the person after whom someone is named	کسی شخص کا کسی کو اپنا نام دینا
daunting	discouraging	حوصلہ شکنی
embellished	add beauty	زیب و زینت بڑھانا
squabble	argument	تاویل کرنا، بحث کرنا
doab	a fertile tract of land between two adjacent rivers	دو ملحقہ ندیوں کے بیچ زمین کا زرخیز علاقہ



ICT کارنر

موریا کے بعد سیاسی نظام اور معاشرہ

Polity and society in Post-Mauryan Period

یہ سرگرمی نقشوں کو دریافت کرتی ہے۔
آپ تعلیمی انتگا ایکو گیم سیٹسر امین کوئز کا استعمال کرتے ہوئے تمام براعظموں کے ممالک، دارالحکومتوں، جھنڈوں اور شہروں کو جان لے سکتے ہیں۔

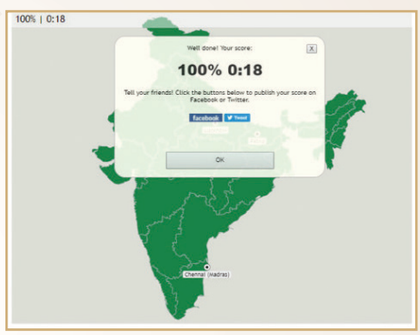

مرحلے :

براؤزر کھولیں اور دیئے گئے یو آر ایل (یا) کیو آر کوڈ کو اسکین کریں۔

مفت نقشہ کوئز کا صفحہ اسکرین پر ظاہر ہوگا۔

نیچے سکرول کریں اور آپ کسی بھی براعظم یا ملک کا انتخاب کر سکتے ہیں (مثلاً ہندوستان کے شہر)

نقشہ پر مختلف مقامات کو تلاش کریں، کوئز ایکٹیویٹیا میں کھیل اور منقول ہوں

Browse in the link

Web: https://online.seterra.com/en/

Mobile : https://play.google.com/store/apps/details?id=com.seterra.free

*Pictures are indicative only.

11 his unit 6 Set
Monday, January 31, 2022 3:52:33 PM

اکائی 7

گپتاؤں کا دور
The Guptas

سیکھنے کے مقاصد

- ہندوستانی تاریخ میں گپتاؤں کی حکمرانی کی اہمیت سیکھنا۔
- زمینی عطیات کی اہمیت اور اس کی سلطنت کی زرعی معیشت کے اثرات کو سمجھنا۔
- اس دور کے معاشرے کی نوعیت اور اس وقت کے لوگوں کی سماجی و معاشی زندگی سے اپنے آپ کو واقف کروانا۔
- اس عہد کی ثقافت، فن اور تعلیم کی ترقی کو جاننا۔

OATJL

تعارف Introduction

موریائی سلطنت کے بعد، بہت سی چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں عروج پر آئیں اور زوال پزیر ہوئیں گئیں۔ سن 300 سے 700 عیسوی تک کی مدت میں، ایک شاہی حکمرانی کا کلاسیکی نمونہ تیار ہوا، جس نے بہت سارے خطوں میں ریاست کے قیام کی راہ ہموار کی۔ اس عرصے کے دوران، گپت مملکت ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرا اور بر صغیر پاک و ہند کے ایک بڑے حصے کی سیاسی یکجہتی حاصل کی۔ اس میں متعدد مملکت کو اپنے تسلط میں لانے والی ایک مضبوط مرکزی حکومت شامل ہے اور ایک وفاقی حکومت بھی قائم ہوئی تھی۔ اس دور میں ایک ادارہ کی حیثیت سے جاگیرداری نے جڑیں پکڑنا شروع کیں۔ ایک موثر مؤثر اہم پیشہ لوگ اور بیرون ملک سمندر پار تجارت سے، گپت کی معیشت عروج پر تھی۔ اس دور میں سنسکرت میں عظیم کام ہوئے تھے اور فنون لطیفہ، مجسمہ سازی اور فن تعمیر میں اعلیٰ سطحی ثقافتی پختگی حاصل کی گئی تھی۔

اعلیٰ طبقہ کا معیار زندگی عروج پر پہنچ گیا۔ تعلیم، فن اور سائنس کے مطالعہ میں ترقی ہوئی، لیکن جاگیرداری نظام کی حکمرانی نے لوگوں کو کسی طرح کی مشکلات میں ڈال دیا۔ اگرچہ کچھ مورخین یہ اعلان کرتے ہیں کہ گپت کا دور ایک سنہری دور تھا، لیکن یہ بالکل درست نہیں ہے۔ تاہم، بہت سارے اسکالر اس بات پر متفق ہوں گے کہ ثقافتی ترقی کا دور تھا اور فنون کے لئے کلاسیکی دور تھا۔

ذرائع Sources

گپتا دور کی تاریخ کی تشکیل نو کے لئے تین قسم کے ذرائع ہیں۔

I. ادبی ذرائع

- نارد، وشنو، برہاسپتی اور کتیانہ مذہبی عقائد و روایات
- کمندکا کا نیٹسٹرا، سیاست پر ہونے کا ایک کام بادشاہ (400 عیسوی) سے خطاب کیا۔
- وشیکا ڈوتتہ کے ذریعہ دیوی چندراگپتم اور مدرارکھشسم نے گپتاؤں کے عروج کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں
- بدھ اور جین مذہب کے متون
- کالیداس کے کام
- چینی سیاح فاہیان کی تاریخ

II۔ کتبات کے ذرائع

- مہرولی میں نصب کئے گئے لوہے کے ستون میں کتبہ کئے گئے چند گپت اول کے کارنامے۔
- الہ آباد کے ستون کے نوشتوں میں سمدراگپت کی شخصیت اور ہریسنہ کی تشکیل کردہ 33 لائنوں میں کامیابیوں کا بیان اور سنسکرت اور ..... نگری رسم الخط میں نقش کیا گیا ہے۔



مہرولی کا لوہے کا ستون

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:51 PM

III۔ سکوں کے ذرائع

■ گپت بادشاہوں کے جاری کردہ سکوں میں اعداد و شمار ہوتے ہیں ۔ سکے ہمیں گپتاؤں کے فرض کردہ عنوان اور ویدک رسومات کے بارے میں بتاتے ہیں۔

گپت خاندان کی ابتداء
Origins of the Gupta Dynasty

گپت خاندان کی ابتداء اور ان کے بڑوں کے بارے میں ثبوت محدود ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ گپتا بادشاہ معمولی اصل سے پیدا ہوئے ہیں ۔ چندر گپت اول، جو جو گپت خاندان کا تیسرا حکمران تھا، اس نے لیچاوی کی شہزادی، کمارادیوی سے شادی کی اس شادی کا ذکر ان کے جانشینوں کے ریکارڈ میں فخر کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہی تعلقات گپتاؤں کے عروج میں معاون تھا، لیچاوی ایک پرانا، قائم گان سنگھا تھا اور اس کا علاقہ گنگا اور نیپال ترائی کے بیچ پڑا تھا۔الہ آباد کے ستون نوشتوں کے مطابق، سمدرا گپتا۔ چندرا گپتا اول کے مشہور (شہرت یافتہ) بیٹے ، نے پراگ مغرب میں پورے زرخیز میدانی علاقوں کو فتح کیا تھا اور اس نے پلوا کے دارالحکومت ، کانچی پورم تک ، کلنگا سے جنوب میں ایک چھاپہ مار حملہ شروع کیا تھا۔ مگدھ کی کتاب میں مگدھا، الہ آباد اور اودھ کو گپت کا راج قرار دیا گیا ہے۔

7.1 چندر گپت اول اور سلطنت کی تعمیر
گپت سلطنت کا پہلا حکمران سری گپت (240-280 عیسوی)

تھا جس کے بعد اس کا بیٹا گھٹوٹچا (280-319 عیسوی) جانشین ہوا۔ سری گپتا اور گھٹوٹچا دونوں کو نوشتوں میں مہاراج کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔گھٹوٹچا کے بیٹے چندرا گپت اول نے 319 سے 335 عیسوی تک حکمرانی کی اور اسے گپت سلطنت کا پہلا عظیم بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ چندر گپت مہاراجا۔ ادھیراجا (دوسرے بادشاہوں کا عظیم بادشاہ) کا خطاب حاصل کیا تھا۔اس کی شاہی حیثیت کا اندازہ دوسروں کے ریکارڈوں سے لیا جاتا ہے۔اس کے دور کا کوئی نوشتہ یا نقد باقی نہیں بچا ہے۔

7.2 سمودرا گپت

چندرا گپت اول نے اس کے بیٹے سمودرا گپتا کو 335 عیسوی میں اس کے بعد مقرر کیا۔اشوک کے ستون پر لکھا ہوا اس پر ایک طویل تعریف سے پتہ چلتا ہے کہ وہ موریائی بادشاہت کی میراث کا دعویٰ کر رہا تھا۔ یہ نوشتہ بادشاہوں اور خطوں (علاقوں) کی ایک متاثر کن فہرست پیش کرتا ہے جو پورے ملک میں سمودرا گپتا کے مارچ سے دم توڑ گیا۔

دہلی اور مغربی اتر پردیش کے آس پاس کے علاقے میں چار شمالی سلطنتوں کو فتح کیا گیا تھا۔جنوب اور مشرق کے بادشاہوں کو خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور کیا گیا، اور مذکورہ مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ سمودرا گپتا نے مشرقی ساحل کے نیچے کانچی پورم تک مہم چلائی تھی گنگا کے میدان کے مغربی نصف حصے کے نو بادشاہوں کو زبردستی اکھاڑ پھینکا گیا جنگل کے بادشاہ (وسطی ہندوستان اور دکن کے قبائلی سردار) خراج پیش کرنے پر مجبور ہوگئے۔مشرقی ہندوستان میں آسام اور بنگال کے بادشاہوں اور نیپال اور پنجاب میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے بادشاہوں نے بھی پیشی کے ذریعہ خراج تحسین پیش کیا۔راجستھان میں نو جمہوریہ، بشمول مالاواس اور یودھیاس، گپتاؤں کو سرغنہ (لیڈر) قبول کرنے پر مجبور تھے۔مزید برآں، دیوا پترا شاہانوشاشتی (ایک کوشنا لقب)، ساکوں اور لنکا کے بادشاہ جیسے غیر ملکی بادشاہوں نے بھی خراج تحسین پیش کیا، جیسا کہ قصیدے میں ذکر کیا گیا ہے۔



مورخین سمدرا گپت کو ہندوستان کا نپولین کہتے ہیں ۔ یہ بیان ناقابل تردید ہے۔جنوبی بادشاہوں نے خراج تحسین پیش کیا، جب کہ شمالی بادشاہتوں کو سمدرا گپت کے ماتحت گپتا سلطنت سے منسلک کیا گیا

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:52 PM



11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:53 PM

تھا۔ اس کا براہ راست کنٹرول وادی گنگا تک ہی محدود تھا، چونکہ ساکا مغربی ہندوستان میں فتح حاصل نہیں کرسکا۔ راجستھان کے قبائل نے خراج تحسین پیش کیا، لیکن پنجاب اس کے اختیار کی حد سے باہر تھا۔ سمودرا گپت کی مہم نے ان خطوں میں قبائلی جمہوریہ کی طاقت توڑ دی جس کے نتیجہ میں ہنوں کی طرف سے بار بار حملے ہوئے۔

کشانوں کے ساتھ تعلقات قطعی طور پر یقینی نہیں ہیں، لیکن لنکا کے حوالے سے، اس کے حکمران میگھاورمن نے تحائف بھیجے۔ گیا میں بدھ مت کے خانقاہ بنانے کے لئے سمودرا گپت سے اجازت کی درخواست کی۔ سمودرا گپت کا اقتدار تقریباً 40 سال تک رہا، جس نے اسے ان مہمات کی منصوبہ بندی کرنے اور ان کو منظم کرنے کے لئے کافی وقت دیا ہوگا۔ اس نے اپنی فوجی فتوحات کا اعلان کرنے کے لئے گھوڑے کی قربانی کی رسم ادا کی۔



سمودرا گپت وینا کھیلتے ہوئے

سمودرا گپت ہریسنہ جیسے شاعروں کی سرپرستی کی اور اس نے ہر طرح کے سنسکرت ادب کو فروغ دیا۔ اگرچہ وشنومت کے پرجوش پیروکار تھا، لیکن اس نے بڑے دانشور بدھ عالم واسوبندھو کی سرپرستی بھی کی۔ شاعری اور موسیقی کے عاشق ہونے کے ناطے، اسے "کوی راجا" کا لقب دیا گیا۔ اس کے سکوں پر وینا (لٹی) بجانے کا اشارہ ہے۔

7.3 چندرا گپت دوم



چندرا گپت دوم

اپنے دادا کے نام سے موسوم، چندرا گپت دوم ایک قابل حکمران تھا، جس نے 375 سے 415 عیسوی تک 40 سال تک حکمرانی کی۔ وہ اپنے بھائی راما گپت کے ساتھ پے در پے جدوجہد کے بعد اقتدار میں آیا۔ وہ وکرمادتیہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ پاٹلی پترا دارالحکومت کے ساتھ، چندرا گپت دوم نے فتح اور ازدواجی اتحاد کے ذریعہ گپتا سلطنت کی حدود میں توسیع کردی۔ اس نے اپنی بیٹی پربھاوتی کی شادی واکاٹکا کے شہزادے سے کردی، جس نے دکن کی لشکر کشی کے زمینوں پر لشکر کشی کرکے حکمرانی کی۔ یہ اتحاد اس وقت انتہائی کار آمد تھا جب اس نے مغربی ہندوستان کے ساکا حکمرانوں کے خلاف کارروائی کی۔ چندرا گپت دوم نے اس خطے میں تقریباً چار صدیوں تک حکومت کرنے والے ساک حکمرانوں کو شکست دے کر مغربی مالوا اور گجرات کو فتح کیا۔ سلطنت کی خوشحالی رومی سلطنت کے ساتھ اس کے تجارتی روابط سے نکلی ہے۔ مشرقی اور مغربی ہندوستان میں اپنے آپ کو مستحکم کرنے کے بعد، چندرا گپتا دوم نے ہنوں، کمبوجاس اور کیراٹوں جیسے شمالی حکمرانوں کو شکست دی۔ وہ ایک عظیم فاتح اور ایک قابل منظم حکمران تھا۔ اس کے دوسرے ناموں (جیسا کہ سکوں میں ذکر کیا گیا ہے) وکرم، دیوارا جا، دیوا گپت، سمھا وکرما شامل ہیں۔

متھورا اور پاٹلی پترا فاہیان کی تاریخی کتاب

متھورا میں، لوگ بہت خوش ہیں اور انہیں اپنے گھر والوں کو رجسٹر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاہی زمین پر کاشت کرنے والوں کو ہی اس میں سے اناج کا ایک حصہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ حالات کے لحاظ سے مجرموں کو تھوڑا بہت تھوڑا سا جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ بار بار بغاوت کی صورت میں، ان کے دائیں ہاتھ منقطع کئے جاتے ہیں۔ پورے ملک میں، لوگ کسی بھی جاندار کو نہیں مارتے ہیں اور نہ ہی کوئی نشہ استعمال کرتے ہیں۔ پاٹلی پترا کے پرانے دولت مند خوشحال ہیں اور فلاح کے عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ شہروں میں، ویسیا کے خاندان خیرات اور ادویات کی فراہمی کے لئے مکانات قائم کرتے ہیں۔ تمام غریب اور بے سہارا، یتیم، بیوہ اور بے اولاد، معذوروں کی ہر طرح کی مدد فراہم کی جاتی ہے۔



11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:53 PM

وکرمادتیہ اور ساکری۔ اس کی عدالت میں نو جواہرات یا نورتن تھے، یعنی فن، ادب اور سائنس کے مختلف شعبوں میں نو نامور افراد۔ اس میں سنسکرت کے عظیم شاعر کالی داس، سنسکرت کا ایک اسکالر ہریسنہ، لغت نگار امرسمہا اور معالج دھنونتری شامل تھے۔ چین سے تعلق رکھنے والے بدھ مت کے عالم فاہیان نے اس کے دور حکومت میں ہندوستان کا دورہ کیا۔ اس نے گپتا سلطنت کی خوشحالی کا ریکارڈ رکھا ہے۔ چندرا گپتا دوم چاندی کے سکوں کو جاری کرنے والا پہلا گپت حکمران تھا۔ اس طرح اس کی حکمرانی نے گپت کے علاقائی توسیع کے عروج کو قائم کیا۔

چندرا گپت دوم ان کے بعد ان کے بیٹے کمارا گپت اول نے نالندا یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ اسے سکرادتیہ بھی کہا جاتا تھا۔ گپتا خاندان کا آخری عظیم بادشاہ، کندا گپت، کمارا گپت اول کا بیٹا تھا۔ وہ ہنوں کے حملے کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوا تھا، لیکن ہنوں کے حملے کے بعد اس کی سلطنت کا خزانہ کشیدہ ہو گیا۔ 467 عیسوی میں اسکندا گپت کی موت کے بعد گپتا سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ ان کے بعد متعدد جانشین آئے، جنہوں نے گپتا سلطنت کا آخری تسلیم شدہ بادشاہ وشنو گپتا تھا جس نے 540 سے 550 عیسوی تک حکومت کی۔

ہنوں کی اصلیت یقینی طور پر معلوم نہیں ہے۔ رومی مورخ ٹاکیٹس کے مطابق، وہ بحیرہ گیلان کے قریب رہنے والے وحشی قبیلے تھے اور انہوں نے رومی سلطنت کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اٹیلا کے تحت اپنے آپ کو منظّم کیا اور یوروپ میں وحشی ہونے کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔ ہنوں کی یہ شاخ، جسے سفید ہن کے نام سے جانا جاتا ہے، وسط ایشیاء سے ہندوستان کی طرف بڑھی اور ان کا حملہ کشانوں کے تقریباً سو سال بعد شروع ہوا۔



7.4 گپت کی انتظامیہ
Gupta's Administrative System

بادشاہ گپت کے دور میں، سیاسی درجہ بندی کی شناخت القابات سے کی جا سکتی ہے۔ بادشاہوں نے مہاراجہ جیسے لقب اختیار کئے۔ ہیراجہ، پرما بھٹارا کا اور پرمیشورا۔ وہ پرما دیوتہ (دیوتاؤں کا اولین پرستار) پرما بھگووتا (واسودیو کرشنا کے اولین عبادت گار) ہونے کے ذریعہ بھی دیوتاؤں کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ کچھ مورخین نے مشورہ دیا ہے کہ گپتا بادشاہوں نے خدائی حیثیت کا دعویٰ کیا ہے۔ مثال کے طور پر سمودرا گپتا کا موازنہ الہ آباد نوشتوں میں پورش (اعلیٰ وجود) سے کیا جاتا ہے۔ ان دعوؤں کو بادشاہ کے ذریعہ خدائی حیثیت کے دعوے کی کوشش کی عکاسی کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

وزراء اور دیگر عہدیدار Ministers and other Officials

مہروں اور نوشتوں نے سرکاری عہدوں اور عہدوں کا ذکر کیا ہے، جن کا درست معنی اکثر غیر یقینی ہوتا ہے۔ ''کمارامتیہ'' کی اصطلاح چھ ویشالی مہروں پر پائی جاتی ہے، ان چھ سے پتہ چلتا ہے کہ اس لقب نے اپنے ہی ایک دفتر (اڈیکارنا) سے وابستہ ایک اعلیٰ عہدیدار کی نمائندگی کی ہے۔ "امیتا" کا نام بیٹا مہروں پر پایا جاتا ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ " کمارامیتا" امتیوں میں پہلے سے ممتاز اور شاہی خون کے شہزادوں کے برابر ہے۔ کمارامتیوں کا تعلق بادشاہ، ولی عہد شہزادہ، محکمہ محصولات یا کسی صوبے سے تھا۔ ویشالی مہروں میں سے ایک کمارامتی سے مراد ہے جو ایسا لگتا ہے کہ لیچاویس کی مقدس تاجپوشی کی دیکھ بھال کا ذمہ دار تھا۔

انفرادی طور پر کمارامامتیا کی صفوں میں اضافے کے بعد بعض اوقات اضافی عہدے بھی حاصل ہوتے تھے اور اس طرح کی صفیں موروثی تھیں۔ مثال کے طور پر، الہ آباد پرشاستی (تعریف کے نوشتہ جات) کے شاعر ہریسنہ، کمارا ماتیا، سندھی وگراہیکا اور مہا دندا نائکا تھے، اور مہا نندانا یکا دھروپتی کا بیٹا تھا۔

وزراء کی کونسل Councils ofMinisters

گپتا بادشاہ کی مدد سے منتریس کی کونسل (وزراء) کی کونسل تھی۔ الہ آباد پرشستی سے ایک اسمبلی یا کونسل سے مراد ہے۔ غالباً وزراء کا، جو سبھا کے نام سے جانا جاتا تھا۔ مختلف اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے والوں

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:54 PM

میں سندھیوگیراہیکا یا مہاسندھیوگیراہیکا (وزیر برائے امن و جنگ) شامل تھے، جوایسا لگتا ہے کہ جنگوں کی شروعات اور اتحاد اور معاہدوں کو ختم کرنے کے سمیت دیگر ریاستوں کے ساتھ رابطے اور خط و کتابت کا ذمہ دار ایک اعلیٰ عہدیدار تھا۔

اعلیٰ عہدیدار ڈنڈا نائیکاس، اور مہا ڈنڈا نائیکاس اعلیٰ عہدے کے عدالتی یا فوجی افسر تھے۔ ایک مہر میں اگنی گپتا کے نام سے اور ایک میں مہاڈنڈا نائیکا کا ذکر ہے ۔ الہ آباد پرشستی سے مراد تین مہا ڈنڈا نائیک ہیں۔ یہ سب بتاتے ہیں کہ یہ سارے عہدے نوعیت کے اعتبار سے ایک اور شخص کے پاس فوجی عہدوں کی نشاندہی کرنے والا ایک عہدہ مہاشوپتی (گھڑسوار کا سپہ سالار) تھا۔

سلطنت کی تقسیم Division of Empire

گپت سلطنت دیشاس یا بھکتیس نامی صوبوں میں تقسیم تھی۔ ان کا نظم و نسق گورنروں کے ذریعہ کیا جاتا تھا جن کو عام طور پر اپریکاس کیا جاتا تھا۔ اپریکا کو براہ راست بادشاہ مقرر کرتا تھا اور اس کے نتیجے میں وہ اکثر ضلعی انتظامیہ اور ضلعی بورڈ کا سربراہ مقرر ہوتا تھا۔ اپریکا انتظامیہ پر "ہاتھیوں، گھوڑوں اور سپاہیوں پر مشتمل حکمرانی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے " کام جاری رکھنا تھا، جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی مشنری پر بھی اس کا کنٹرول ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اپریکا کو دامودر پور پلیٹوں میں تین مہاراجہ کا لقب لکھا ہوتا تھا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انتظامی درجہ بندی اس کی اعلیٰ حیثیت اور درجہ ہے۔ بدھ گپتا کا ایران ستون نوشتہ، جو گپتا سن 165 عیسوی میں ہے، مہاراجا سوریشمی چندرا کو لوکپالا کے طور پر کہتے ہیں، جو کلنڈی اور نرمدا ندیوں کے درمیان زمین پر حکومت کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہاں لوکپالا ایک صوبائی گورنر کا درجہ رکھتا تھا۔

گپت سلطنت کے صوبوں کو ویسیاس کے نام سے جاننے والے اضلاع میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن پر ویشیاپتیوں کے نام سے مشہور افسران کنٹرول کرتے تھے ۔ ایسا لگتا ہے کہ ویشیاپتیوں کو عام طور پر صوبائی گورنر مقرر کرتے تھے ۔ بعض اوقات، یہاں تک کہ بادشاہوں نے براہ راست ویشیاپتیوں کو مقرر کیا۔ قصبے کے ممتاز ممبران ویشیاپتی کی انتظامی ذمہ داریوں میں مدد کرتے تھے۔

ضلعی سطح تحت انتظامی اکائیاں
Aministrative Units below the District level

ضلعی سطح کے تحت انتظامی اکائیوں میں بستیوں کی جھرمٹ شامل تھی جنہیں وتھی، بھومی، پٹھا کا اور پٹا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایسے عہدیداروں کے حوالہ جات ہیں جن کو وٹھی مہاترس کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ گاؤں کی سطح پر، دیہاتوں نے گرامکا اور گرامادیکشا جیسے کارکنوں کا انتخاب کیا۔ بدھ گپتا کے دورک دامودر پور کا تانبے کی پلیٹ میں اشٹکولا ادھیکارن (آٹھ ممبروں کا ایک بورڈ) کا ذکر ہے جس کی سربراہی مہترا نے کی تھی۔ مہترا کے مختلف معنی ہیں جو گاؤں کے بزرگ، اور ایک خاندانی برادری کے سربراہ کے معنی بھی شامل ہیں۔ چندرا گپتا دوم کے زمانے کے سانچی رسم الخط میں پنچ منڈالی کا ذکر ہے، جو ایک کارپوریٹ ادارہ ہوسکتا ہے۔

فوج (Army)

مہروں اور نوشتوں میں بلدھی کیرتہ اور مہابلدھیکیرتہ (پیادہ اور گھڑسوار سپہ سالار) جیسے فوجی عہدوں کا ذکر ہے۔ معیاری اصطلاح " سینا پتی " گپتا نوشتوں میں نہیں پایا جاتا ہے، لیکن یہ اصطلاح کچھ واکاٹکا خطوں میں پائی جاتی ہے۔ ویشالی مہر نے رانا بھنداگر کا ذکر کیا ہے۔ ادھیکارنا جو ملٹری اسٹور ہاؤس کا دفتر ہے۔ ایک اور ویشالی مہر میں دنداپاشیکا کے ادھیکار (دفتر) کا تذکرہ ہے، جو ایک ضلعی سطح کے پولیس کا دفتر ہوسکتا ہے۔

شاہی استحکام کے ساتھ خصوصی طور پر جڑے ہوئے عہدیداروں میں مہاپرتیارا (محل کے محافظوں کا سربراہ) اور کھادیاتپکٹا (شاہی باورچی خانے کا نگران) شامل تھے۔ ویشالی مہر میں ایک شخص کا ذکر مہاپرتیارا اور تروارا دونوں کے طور پر کیا گیا ہے۔ انتظامی ڈھانچے کی اماتیاس اور سچھیو اس بھی شامل تھے، جو مختلف محکموں کے انچارج ایگزیکیٹو افسر تھے جاسوسی کے نظام میں جاسوس بھی شامل تھے جنہیں ڈوٹا کاس بھی کہا جاتا تھا۔ آیوکتا کاس اعلیٰ عہدے داروں کا ایک اور کیڈر تھا۔

7.5 اقتصادی حالت (Economic Condition)

کمندکا نے نیتی سارا لکھا تھا۔ اس میں شاہی خزانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس میں محصول کے مختلف وسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ سمودرا گپتا جیسے بادشاہوں کی بہت سی مہتوا کانکشی فوجی مہموں

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:55 PM

کو مالیہ میں اضافہ کے ذریعے مالی اعانت دینی ہوگی۔ گپت کے نوشتہ جات میں محکمہ محصولات کے بارے میں کچھ تفصیلات سامنے آئیں۔ اکشاپتالادھیکرینہ شاہی کھاتوں کا نگہبان تھا۔ گپت لکھے ہوئے الفاظ میں کلپٹہ، بالی، ادرنگا، اپاریکارا اور ایرانیویستی کے معنی ہیں جبری مشقت۔

زراعت اور زرعی ڈھانچہ
Agriculture and Agrarian Structure

آبپاشی کے کاموں کے قیام کی وجہ سے گپتا کے دور میں زراعت میں ترقی ہوئی۔ ریاست اور فرد کاشتکاروں کے علاوہ، برہمن، بدھ، اور جین سنگھا غیر متحکم زمینوں کو کاشت کے وقت لاتے تھے جب انہیں مذہبی وظیفہ کے طور پر عطیہ کیا جاتا تھا۔ کاشتکاروں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی فصلوں کو ہر جانے سے صحیح طور پر برقرار رکھیں اور جو فصلوں کو نقصان پہنچانے میں ملوث تھے انہیں سزا دی گئی۔ اسی طرح فصلوں اور کھیتوں کو بھی باڑ لگا دیا گیا تھا۔

گپتا کے زمانے میں کاشت کی جانے والی فصلیں، دھان، گندم، جو، مٹر، دال، دالیں، گنے اور تیل کے بیج تھیں، کالیداس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی علاقہ الائچی کے لئے مشہور تھا۔ ورھامیرا پھل دار درختوں کی وسیع کاشت کے بارے میں مشورے دے رہا ہے۔

پہاڑپور تانبے کی پلیٹ کا نوشتہ اشارہ کرتا ہے کہ بادشاہ اس زمین کا اصل مالک تھا، اس نے اس پر اپنے اختیارات کو محفوظ رکھا۔ ریکارڈ رکھنے والے اور با اثر افراد نے انفرادی پلاٹوں کی جگہ اور حدود کو نشان زد کیا اور ان کی پیمائش کی۔ جیسا کہ پہاڑپور پلیٹوں میں بیان کیا گیا ہے، ایک افسر نے آستپالا نامی اس ضلع میں تمام اراضی کے لین دین کا ریکارڈ برقرار رکھا اور گاؤں کے محاسب (اکاؤنٹنٹ) نے گاؤں میں موجود زمینوں کے ریکارڈ کو محفوظ رکھا۔ گپتا دور کے دوران زمین کو ذیل کی تفصیل کے مطابق درجہ بند کیا گیا تھا۔

شیترا	کاشت کے قابل زمین
خللہ	ناکارہ زمین
اپراہتا	جنگل یا فضلہ اراضی
واستی	آبادی کے قابل زمین
گپتا تسراہا	چراگاہ کی زمین

آبپاشی Irrigation

ابتدائی زمانے سے ہی ہندوستان میں زراعت اور آبپاشی کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا تھا۔ نارداسمریتی سے، ہم سمجھتے ہیں کہ دو طرح کے بند تھے: باردھیا، جس نے کھیت کو سیلاب سے بچایا، اور کھارا، اس کا مقصد آبپاشی کا کام کرنا ہوتا تھا۔ پانی کو روکنے کے لئے، جلانیر گاماہ (نالے) تعمیر کئے گئے، جس کا ذکر امارسمہا نے کیا ہے نہروں کی تعمیر نہ صرف ندیوں سے بلکہ ٹینکوں اور جھیلوں سے بھی کی گئی تھی۔ سب سے مشہور جھیل گجرات میں گرنار پہاڑیوں کے دامن میں واقع سوڈرسانا جھیل تھی۔

کسانوں کی حالت (Position of Peasantry)

کسانوں کی پوزیشن کو مجروح کیا گیا۔ ذات پات کی درجہ بندی کی وجہ سے اور دوسروں کو مختلف مراعات اور زمینیں عطا کرنے کی وجہ سے بھی انہیں کی حیثیت کو کم کر دیا گیا تھا۔ لیز (کرایہ) پر رکھنے کے عمل نے مستقل کرایہ داروں کو اپنی مرضی سے کرایہ داروں کو کم کر دیا (جس کا مطلب یہ ہے کہ کرایہ دار کو بغیر اطلاع کے نکالا جا سکتا تھا)۔ کسانوں کو مختلف ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت تھی۔

صنعت : کان کنی اور دھات کاری
Industry: Mining and Metallurgy

کان کنی اور دھات کاری گپتا دور کے دوران سب سے زیادہ پھلنے پھولنے والی صنعت تھی۔ امارسمہا، ورھامھیرا اور کالیداسا بار بار بارودی سرنگوں کے وجود کا ذکر کرتے ہیں اس عرصہ کے دوران بہار سے لوہے کی بھرمار اور راجستھان سے تانبے کے بھرے ذخائر بڑے پیمانے پر کھودے گئے۔

لوہے کے علاوہ استعمال ہونے والی دھاتوں کی فہرست میں سونا، تانبہ، ٹن، سیسہ، پیتل، کانسی، bell metal، ابرق، میگنیز، سرمہ، سرخ چاک (سنسیلجاتا) اور سرخ سنگھیا شامل تھے۔

معاشرے میں اہمیت کے حامل زرعی کسان کے بعد ہی لوہار ہی تھے۔ دھات کا استعمال مختلف گھریلو آلات، برتنوں اور ہتھیاروں کی تیاری کے لئے کیا جاتا تھا۔ گہرے ہل چلانے اور بڑھتی ہوئی کاشت کے لئے لوہا، اس عرصے کے دوران، لوہے کی دریافت کے ساتھ، ہل چلانے کے عمل، میں بہتری آئی۔

دھات کاری میں اعلیٰ درجے کی ترقی کا سب سے اہم اور مرئی

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:56 PM

زمین کی مختلف میعادیں

میعاد کے اقسام	انعقاد کی نوعیت
نیوی دھرم	شمال اور وسطی ہندوستان اور بنگال میں ایک طرح کی امانت کے تحت اراضی کی وصولی رائج تھی۔
نیوی دھرم اکسیانا	ایک مستقل خاتمہ۔ وصول کنندہ اس سے حاصل شدہ آمدنی کا استعمال کرسکتا ہے۔
اپرادا دھرم	زمین سے حاصل ہونے والی آمدنی سے لطف اندوز ہو سکتے تھے، لیکن وصول کنندہ کو کسی کو بھی تحفہ دینے کی اجازت نہیں تھی۔ وصول کنندہ کے پاس بھی انتظامی حقوق نہیں تھے۔
بھومیچی۔ درانیا	کسی شخص کی ملکیت کا حق جو پہلی بار بنجر زمین کو کاشت کے قابل بنا رہا ہو۔ یہ زمین کرایہ کی کسی بھی ذمہ داری سے پاک تھی۔

زمین کے دوسرے عطیات

اگراہارا عطیات	برہمنوں کو دی جانے والی، یہ مستقل، موروثی اور ٹیکس سے پاک تھی۔
دیوا گراہارا عطیات	ایک برہمن کے حق میں ایک اراضی عطیہ کے ساتھ ساتھ بیوپاریوں کو مندروں کی مرمت اور پوجا کے لئے تحفہ۔
جمہور عطیات	گپتاؤں کے جاگیرداروں کو دی جانے والی عطیات۔

مختلف قسم کے ٹیکسوں کی فہرست

ٹیکس	نوعیت
بھاگا	پیداوار میں بادشاہ کا روایتی حصہ عام طور پر کاشتکاری کے ذریعہ ادا کی جانے والی پیداوار کا چھٹا حصہ ہے۔
بھوگہ	وقفے وقفے سے پھلوں، لکڑی، پھولوں کی فراہمی، جو گاؤں نے بادشاہ کو فراہم کرنا ہوتا تھا۔
کارا	دیہاتوں پر وقفہ وقفہ سے ٹیکس لگایا جاتا ہے (سالانہ زمینی ٹیکس کا ایک حصہ نہیں)
بالی	لوگوں نے بادشاہ کو ایک رضا کارانہ پیش کش کی، لیکن بعد میں یہ لازمی ہو گیا۔ یہ ایک جابرانہ ٹیکس تھا۔
ودینگا	یا تو پولیس اسٹیشنوں کی بحالی کے لئے پولیس ٹیکس کی ایک قسم یا پانی کا ٹیکس۔ لہٰذا، یہ ایک اضافی ٹیکس بھی تھا۔
اپری کارا	ایک اضافی ٹیکس بھی۔ علماء فضلاء اس کے بارے میں مختلف وضاحتیں دیتے ہیں۔
ہیرنیا	لفظی طور پر، اس کا مطلب سونے کے سکوں پر قابل ادائیگی ٹیکس ہے، لیکن عملی طور پر، شاید کچھ مخصوص فصلوں میں یہ بادشاہ کا حصہ ہوتا تھا۔
واٹہ۔ بھوٹہ	ہواؤں (واٹا) اور روح (بھوٹا) کے لئے رسوم کی دیکھ بھال کے لئے طرح طرح کی سیس (cess)۔
ہلیو اکارا	ہل کا ٹیکس ہر کاشتکار ہل کے مالک ہیں۔
سلکا	تجارتی سامان کی ایک شاہی شکل جو بستیوں کے ذریعہ شہر یا بندرگاہ میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے رسم ورواج کے ساتھ برابر کیا جاسکتا ہے۔
کلپٹا اور اپا کلپٹا	زمینوں کی خرید وفروخت سے متعلق۔

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:56 PM

ثبوت دہلی کے قطب مینار کمپلیکس میں چندرا گپتا دوم کا مہرولی لوہے کا ستون ہے، چندرا گپت دوم کے ساتھ شناخت یہ یک سنگی لوہے کا ستون صدیوں تک بغیر کسی زنگ آلودگی چلا آرہا ہے۔ یہ گپتا دور کے دوران لوہے کے کارکنوں کی یادگار ہے۔ سکہ کا سانچہ، دھات کی نقش کاری، مٹی کی برتن سازی، ٹیراکوٹا کا کام اور لکڑی کی نقش ونگاری دیگر خصوصی دستکاریاں تھیں۔

دھاتی ٹکنالوجی میں اس دور کی ایک اہم پیش رفت بدھ اور دوسرے دیوتاؤں کی مہروں اور آئین کی تشکیل تھی۔ یہ بیان کیا گیا تھا کہ لوہے، سونے چاندی، تانبے، ٹن اور سیسہ کو پگھلانے کے عمل میں لوگوں کو ضائع کرنا پڑا۔

کاروبار وتجارت Trade and Commerce

گپت کی معیشت کو مستحکم کرنے میں تاجروں کا تعاون کافی متاثر کن ہے۔ سریستی اور سارتھوہا نامی دو مخصوص قسم کے تاجر موجود تھے۔ سریستی عام طور پر کسی خاص جگہ پر آباد ہوتا تھا اور اس جگہ کی تجارتی زندگی اور انتظامیہ میں اپنی دولت اور اثر ورسوخ کی وجہ سے ایک مشہور مقام سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ سارتھوہا ایک کامیاب تاجر تھا جو اپنا سامان منافع بخش فروخت کے لئے مختلف مقامات پر لے جاتا تھا۔

روزانہ استعمال کے لئے قیمتی اور عیش وعشرت کے سامان تک تجارتی اشیاء میں شامل ہیں۔ان میں کالی مرچ، صندل کی لکڑی، ہاتھی دانت، ہاتھی، گھوڑے، سونا، تانبا، لوہا، اور میکا شامل تھے۔ کاریگر، تاجر اور ہم پیشہ لوگوں کا تذکرہ کرنے والے وافر نوشتہ جات اور مہریں ترقی پذیر دستکاری اور تجارت کا اشارہ ہیں۔ (گلڈ ایک معاشرے یا لوگوں کی دوسری تنظیم ہے جو مشترکہ مفادات یا تاجروں کی انجمن ہے۔) تاجروں کی انجمن میں کاریگروں اور پیشہ ور گروہوں کے متعدد ذرائع میں متعدد حوالہ جات موجود ہیں۔ سامان کی تیاری اور تجارتی کاروبار میں گلڈز ایک اہم ادارہ کی حیثیت سے جاری رہا۔ وہ اپنی داخلی تنظیم سازی میں عملی طور پر خود مختار رہے اور حکومت نے اس کے قوانین کا احترام کیا۔ یہ قوانین عام طور پر تیار کئے گئے تھے جس میں ہر ایک ممبر تھا۔ ایک بڑھ جسم کے ذریعہ، گروہوں کی کارپوریشن، جس میں سے ہر ایک گروہ کا ایک ممبر تھا۔

ناراڈا اور برہاسپتی اسمریتی جو تاجروں کی تنظیم اور سرگرمیوں کے بارے میں وضاحت کرتی ہیں۔ وہ ذکر کرتے ہیں کہ ہم پیشہ وروں میں ایک اعلیٰ اور دو، تین یا پانچ عاملہ کے افسر تھے۔ تحریری دستاویزات میں بظاہر ہم پیشہ وروں کے قوانین رکھے گئے تھے۔ برہاسپتی اسمرتی سے مراد اپنے تجارتی ممبروں کو انصاف دلانے والے ہم پیشہ ور ہیں اور یہ تجویز کرتے ہیں کہ ان فیصلوں کو بڑے پیمانے پر، بادشاہ کے ذریعہ منظور کرلیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر گروہوں کی انسان دوستی کی سرگرمیوں کا بھی ذکر ہے، مسافروں کے لئے پناہ گاہ فراہم کرنا اور اسمبلی گھر، مندر اور باغات بنانا۔اس تحریر میں یہ بھی درج ہے کہ ضلعی سطح کے انتظامی اداروں میں ہم پیشہ وروں کے سربراہ نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہاں تجارتی قرضہ دینے والے کاروان کے تاجروں اور کاریگروں کے مشترکہ کارپوریٹ اداروں کا بھی ذکر ہے۔ ہم پیشہ وروں نے بھی بینکوں کی طرح کام کیا۔ اس نوشتہ میں عطیہ دہندگان کے ناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

گپت دور کے دوران سود (سود کی ایک بڑی شرح پر قرض دینے) پر عمل درآمد تھا۔اس دور کے ذرائع میں مفصل گفتگو اشارہ کرتی ہے کہ پیسہ استعمال ہوتا تھا، قرض لیا جاتا تھا اور منافع کے لئے قرض دیا جاتا تھا۔ بہت ساری بندرگاہیں تھیں جنہوں نے ہندوستان کے مغربی ساحل جیسے کلیان (کلیان)، چول بندرگاہ اور مبار (مالابار)، منگاروت (منگلور)، سلوپٹانا، نیلو پاٹانا اور پانڈو پٹانا کے بازاروں میں مالابار ساحل پر تجارت کی سہولت فراہم کی۔ فاہیان نے بنگال میں تمرلپٹی کو مشرقی ساحل پر تجارت کا ایک اہم مرکز قرار دیا ہے۔ یہ بندرگاہیں اور قصبے ایک طرف فارس، عربیہ اور بزنطیم اور دوسری طرف سری لنکا، چین اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ فاہیان نے ہندوستان اور چین کے مابین سمندری راستے کے خطرات کو بیان کیا۔ ہندوستان سے تجارت کی جانے والی اشیاء نایاب جواہرات، موتی، نفیس کپڑے اور خوشبو کے سامان تھے۔ ہندوستانی ریشم اور دیگر اشیاء چین سے درآمد کرتے تھے۔

> گپتاؤں نے سونے کے بہت سارے سکوں کو جاری کیا لیکن نسبتاً چند چاندی اور تانبے کے کچھ سکے۔ تاہم، گپت کے بعد کے دور میں سونے کے سکوں کی گردش میں کمی دیکھی گئی۔

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:57 PM

7.6 ثقافتی شادابی (Culture Florescenee)

فن اور فن تعمیر

ناگارا اور دراوڑی اسلوب (طرز) کو تیار کرتے ہوئے، گپت فن ہندوستانی فن تعمیر کی تاریخ میں ایک تخلیقی مستقبل کی ترقی کے لئے کافی گنجائش رکھتے ہیں۔

سنگ تراش اور ساختی منادر

چٹانوں سے کٹے بڑے بڑے غار بڑی حد تک پرانی شکلوں کو جاری رکھتے ہیں لیکن اس کے اندرونی حصے کے آرائش اور زیبائش کے اسلوب میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں لاکر حیرت انگیز جدت کے حامل ہیں۔ چٹانوں سے کٹ غاروں کے سب سے قابل ذکر گروہ اجنتا اور ایلورا (مہارشٹرا) اور باغ (مدھیہ پردیش) میں پائے جاتے ہیں۔ ادیاگری غاریں (اڑیشہ) بھی اسی نوعیت کی ہیں۔



اجنتا کے چٹان-تراشے ہوئے غار

ساختی مندوروں میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔(1) چپٹے چھت والے مربع مندر۔ (2) ہموار چھت والے مربع مندر جس میں ویمانا (دوسرا منزلہ) ہے (3) مربع مندر جس میں ایک گھماؤ والا ٹاور (شکارا) اوپر ہے۔ (4) مستطیلی اور (5) دائری مندر۔

مندروں کا دوسرا گروہ دراوڑی طرز کی متعدد خصوصیات کی نمائش کرتا ہے۔ تیسرے گروہ کی اہمیت شیکھارا کی جدت میں ہے جو اندرونی حصہ کو خوب صورت بناتا ہے، یہ ناگارا طرز کی اہم خصوصیت ہے۔

اسٹوپاس Stupas

اسٹوپا بھی بڑی تعداد میں بنائے گئے تھے لیکن بہترین سمات (اتر پردیش)، رتناگری (اڑیشہ) اور میر پور خاص (سندھ) میں پائے جاتے ہیں۔

سنگ تراشی : چٹانی سنگ تراشی

Sculpture : StoneSculpture

چٹانی سنگ تراشی کا ایک عمدہ نمونہ سارناتھ کا معروف کھڑا ہوا بدھ کا مجسمہ ہے۔ پرانوں کے نقشوں میں سے، شاید سب سے زیادہ متاثر کن ادیگری کے مقام پر ایک غار کے دروازے پر بڑے جنگلی سور (وارہ) کا مجسمہ ہے۔

دھاتی مجسمے Metal Statues

کاریگری کے ذریعہ بڑے عمل کے بڑے پیمانے پر مجسمے ڈلے کی ٹکنالوجی کا استعمال کاریگروں نے کیا تھا۔ گپتا دھات کے مجسمہ سازی کی دو قابل ذکر مثالیں ہیں (1) بہار کے نالندہ میں اٹھارہ فٹ انچائی والا بدھ کے تانبے کی تصویر اور (2) ساڑھے سات فٹ اونچائی والا سلطان گنج بدھ۔

نقاشی (Painting)



اجنتا کی نقاشی

نقاشی ایسا لگتا ہے کہ مصوری کے فن کو پتھر کے مجسمے کے فن سے زیادہ گپت دور میں مقبول تقویت ملی ہے۔ اس دور کی دیوار کی نقاشی اجنتا، باغ، بادامی اور دیگر مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

ٹکنالوجی کے نقطہ نظر سے، اس نقاشی کی سطح شاید ایک بہت ہی آسان طریقے سے کی گئی تھی۔ اجنتا کی دیوار کی نقاشی رنگین نقاشی نہیں ہیں، کیونکہ رنگین نقاشی ہے جب کہ پلاسٹر اب بھی نم ہے اور اجنتا کی دیواری تصاویر اس کے سیٹ ہونے کے بعد بنائے گئے تھے۔ اجنتا اور باغ کا فن مدھیہ دیسا اسکول کو پینٹنگ کا بہترین مظاہرہ کرتا ہے۔

ٹیراکوٹا اور مٹی کے برتن سازی

Terracotta and Pottery

مٹی کے مجسمے دونوں مذہبی اور سیکولر مقاصد کے لئے استعمال کئے گئے تھے ہمارے پاس وشنو، کارٹیکیا، درگا، ناگا، اور دیگر دیوی اور دیویوں کی مورتیاں ہیں۔

گپتا مٹی کے برتن اچھا ئچترا، راج گڑھ، ہستینا پور اور بشارمٹی کے برتنوں کی خوبی کا ثبوت رکھتے ہیں۔ اس دور کے مٹی کے برتنوں کا سب سے خاص نمونہ "سرخ برتن" ہیں۔

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:58 PM

سنسکرت ادب Sanskrit Literature

گپتاؤں نے سنسکرت سرکاری زبان بنایا اور سارے کتبات سنسکرت میں لکھے گئے۔ اس دور نے اسمرتی ادا کا آخری مرحلہ دیکھا۔

اسمرتیں ایک ایسا مذہبی متن ہے جس میں اخلاقیات، سیاست ،جیسے بہت سے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے ثقافت اور فن، دھرماسٹراس اور پرانا ادب کے اس ادب کا بنیادی حصہ ہے۔

سنسکرت کے قواعد Sanskrit Grammar

گپتا دور میں پنینی کی لکھی گئی سنسکرت کے قواعد (گرامر) پر ترقی بھی دیکھنے کو ملی جس نے اس عنوان پر مہا بھاشیہ لکھنے والے اشٹھا دھایائی اور پٹانجلی لکھے تھے۔ یہ دورامرسمہا کے ذریعہ سنسکرت کے ایک مخزن العلوم امارکوسا کی تالیف کے لئے خاص طور پر یادگار ہے۔ بنگال سے تعلق رکھنے والے ایک بدھ اسکالر، چندر گومیا، نے چندرویکرنم نامی گرامر پر ایک کتاب مرتب کی۔

پوراناس اور ایتھاس Puranas and Ithihasas

پوراناس، جیسا کہ ہم ان کی موجودہ شکل میں جانتے ہیں، اس زمانے میں تشکیل پائے گئے تھے۔ وہ کنودنتیوں کی حیثیت سے تھے جیسے برہمنوں نے ریکارڈ کیا تھا۔ وہ اصل میں گویے (پیشہ وارانہ کہانی سنانے والوں) کے ذریعہ تیار کئے گئے تھے۔ لیکن اب، کاہن کے ہاتھ میں آنے کے بعد، وہ کلاسیکی سنسکرت میں دوبارہ لکھے گئے تھے۔ ہندو فرقوں، رسومات اور رسم ورواج کے بارے میں تفصیلات شامل کی گئیں تاکہ انہیں مذہبی دستاویزات کو مقدس قرار نہیں دیا جاسکے۔ خاندانوں کا جانشین پیشن گوئیوں کی شکل میں ریکارڈ کیا گیا۔ جو کچھ ماضی کی مشہور یادوں کے ساتھ شروع ہوا اسے دوبارہ زندہ کیا گیا اور پیشن گوئی کی شکل میں دوبارہ لکھا گیا اور ماضی کی برہمنائی تشریح بن گئی۔ مہا بھارت اور رامائن نے بھی اپنا آخری اسلوب لیا اور اس عرصے کے دوران اپنی موجودہ شکل حاصل کی۔

اٹھارہ بڑے پورانے درج شدہ ہیں۔ ان میں معروف ہیں: برہما پورانا، دما پورانا، وشنو پورانا، اسکندا پورانا، شیومہا پورانا، مارکنڈیہ پورانا، اگنی پورانا، بھاویش پورانا، متیس پورانا اور شریمت بھگاوت پورانا۔

بدھ ادب Buddhist Literature

ابتدائی بدھ کا کام پالی زبان میں ہوا ہے، لیکن بعد کے مرحلے میں سنسکرت بہت حد تک استعمال ہوا۔ مخلوط سنسکرت میں نظم بند کی عبارتوں کے ساتھ زیادہ تر کام نثر میں ہے ۔ آریہ دیوا اور گپتا دور کے آریا آسنگا سب سے زیادہ قابل ذکر ادیب ہیں۔ منطق پر بدھ کا پہلا باقاعدہ کام واسوبندھو نے لکھی تھی۔ واسوبندھو کا شاگرد، ڈیگاناگا، بہت سارے سیکھنے کے کاموں کا مصنف بھی تھا۔

جین ادب Jaina Literature

جین مذہبی ادب نے پہلے پراکرت بولیوں کی شکل اختیار کی۔ سنسکرت بعد میں بولی کا ذریعہ بنی ہوا۔ تھوڑے ہی عرصے میں، جین مت نے بہت سارے بڑے عالم پیدا کئے اور ان کی کوششوں سے ہندو اتہاس اور پرانوں کو اپنے نظریات کو مقبول بنانے کے لئے جین کے انداز میں دوبارہ تشکیل دیا گیا۔ ویملا نے رامائن کا جینی انداز تیار کیا۔ سداسینا دیوکارا نے جینوں میں منطق کی بنیاد رکھی۔

دنیاوی ادب Secular Literature

غیر مذہبی جمہوری سمودرا گپت نے خود اپنی کوی راجا کی حیثیت سے شہرت قائم کرلی تھی۔ یہ وسیع پیمانے پر مانا جاتا ہے کہ ان کے دربار میں کالیداس، امرسمھا، ویسا کا دتتہ اور دھنونتری جیسے مشہور نورتن رہتے تھے ۔ کالیداس کے مشہور ڈرامے سکنتھالم، مالویکگنی میترم اور وکراماوروشیام ہیں ۔ سدرا کا (مرچھ کٹیکا)، ویسا کا دتتہ (مدرارکساسا اور دیوی چندرا گپتم) اور کم معروف ڈرامہ نگاروں اور مصنفوں کی تخلیقات نے کلاسیکی دور میں بھی ادبی اور معاشرتی اقدار میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دور کے ڈراموں کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ جب اشرافیہ طبقہ سنسکرت بولتا تھا، عام لوگ پراکرت بولتے تھے۔

پراکرت زبان اور ادب
Prakrit Language and Literature

پراکرت کی، دربار کے دائرے کے باہر سرپرستی ہوتی تھی۔ گپتا دور نے متھورا اور اس کے آس پاس میں استعمال ہونے والی سورسینی جیسی ساری پراکرت شکلوں کی ارتقا کا مشاہدہ کیا، اردھ مگھادھی اور اواودھ اور بنڈل کھنڈ اور جدید بہار میں مگدھی بولی جاتی تھی۔

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:27:59 PM

نالندا یونیورسٹی Nalanda University

نالندا ایک مشہور مہاویرا تھا، جو ہندوستان میں قدیم مگدھا کی قدیم ریاست میں بدھ خانقاہ تھی۔ یہ مقام بہار شریف قصبے کے قریب پٹنہ کے شمال میں پچانوے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور پانچویں صدی عیسوی سے 1200 عیسوی تک سیکھنے کا مرکز تھا ۔ یہ UNESCO کا عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔

ویدک سیکھنے کے انتہائی رسمی طریقوں نے ٹیکسلا ، نالندا وکرما شیلا جیسے بڑے تدریسی اداروں کے قیام میں مدد پہنچائی، جو اکثر ہندوستان کی ابتدائی یونیورسٹیوں کی خصوصیات ہیں ۔نالندا پانچویں اور چھٹی صدیوں میں گپتا سلطنت کی سرپرستی میں اور بعد میں قنوج کے شہنشاہ ہرش کی سربراہی میں ترقی پایا۔ گپت دور سے وراثت میں پائے جانے والی آزاد خیال ثقافتی روایات کے نتیجے میں نویں صدی تک ترقی وخوشحالی کا دور رہا۔اس کے بعد کی صدیوں میں بتدریج زوال کا وقت تھا،اس دور کے دوران بدھ مت مشرقی ہندوستان میں بنگال کے پالاس کی سرپرستی میں مقبول ہوا۔



نالندا یونیورسٹی

اپنے عروج کے زمانے میں، نالندا نے تبت، چین، کوریا اور وسطی ایشیاء سے سفر کے آنے والے قریب اور دور دراز کے اسکالرز اور طلباء کو راغب کیا۔آثار قدیمہ کی تلاش کے ذریعہ انڈونیشیا کے شیلندر خاندان سے بھی رابطے کی تصدیق ہوتی ہے، جس کے بادشاہوں میں سے ایک نے اس عمارت کے احاطہ میں ایک خانقاہ تعمیر کی تھی۔

نالندا کو بختیار خلجی کے تحت دہلی سلطنت کے مملوک خاندان کی فوج نے توڑ ڈالا اور تباہ کردیا ۔1200 عیسوی کے کچھ ذرائع نوٹ کرتے ہیں کہ مہاویر تھوڑی دیر تک عارضی طور پر وہاں کام کرتا رہا، یہ بالآخر بھلا دیا گیا تھا۔اس مقام کو حادثاتی طور پر دریافت کیا گیا جب آثار قدیمہ کے سروے نے ہندوستان کے اس علاقے کا سروے کیا۔ منظّم کھدائی کا آغاز 1915 میں ہوا۔جس میں خانقاہوں اور 6 اینٹوں کے مندروں کا پتہ لگایا گیا جو 12 ہیکٹر (30 ایکر) زمین پر واقع ہے۔اس وقت سے ہی مجسموں، سکوں، مہروں اور نوشتہ جات کی ایک دریافت بھی ہوئی ہے اور یہ سب قریب ہی واقع نالندا آثار قدیمہ میوزیم میں نمائش کے لئے موجود ہیں ۔ نالندا اب سیاحوں کی ایک مشہور منزل اور بدھ تفریحی دورہ (Tourism ciruit) کا ایک حصہ ہے ۔حال ہی میں، حکومت ہند نے، دوسرے جنوبی اور جنوب مشرقی ایشائی ممالک کے ساتھ مل کر اس یونیورسٹی کو بحال کیا ہے۔

گپتا دور کی سائنس

ریاضی اور فلکیات



صفر کے نظریہ کی ایجاد اور اعشاریہ نظام کے نتیجے میں ارتقاء کو اس دور کے مفکرین کو پیش کرنا ہے ۔ سوریا سیدانتا میں، آریہ بھٹ (جس کا تعلق بعد کے، پانچوں اور چھٹی صدی عیسوی کے اوائل سے تھا) نے سورج گرہن کی اصل وجہ کا جائزہ لیا، جب زمین کی جسامت کا حساب کتاب کیا گیا تو، وہ جدید اندازے کے بہت قریب ہے، وہ ماہر فلکیات تھا جس نے دریافت کیا کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے۔ وہ آریا بھاٹیم کے مصنف بھی ہیں، جو ریاضی، علم ہندسہ اور الجبرا سے متعلق ہے۔

ورہامیہرا کا بریہت سمہیتا (چھٹی صدی عیسوی) فلکیات، بطعی جغرافیہ۔ علم نباتات اور قدرتی تاریخ کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔اس کے دیگر کام پنچ سدھانتیکا اور برہیٹ جاٹکا ہیں۔ برہمہ گپتا (چھٹی صدی کے آخر میں اور ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں) ریاضی اور فلکیات کے متعلق اہم کاموں کے مصنف ہیں، برہما مہ سپوت سدھنت اور کھنڈھاڈ کہ۔

میڈیکل سائنس

دوائی کے مقصد کے لئے دھاتی تیاریوں اور ورمہ ہیرہ اور دیگر کے ذریعہ پارہ اور لوہے کے استعمال کے حوالے سے اشارہ ملتا کہ علم کیمیا میں بہت زیادہ پیشرفت ہوئی ہے۔نوٹیکم ایک طبی کام تھا، مرض

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:28:00 PM

کی تشخیص اور نسخے کی تیاری پر مبنی تھا، پلاکاپیہ کے مصنف جانوروں کے علاج کی سائنس، گپتا دور کے دوران میڈیکل سائنس میں ہونے والی پیشرفت کی تصدیق کرتی ہے۔

7.7 گپت سلطنت کا زوال

گپت دور کے آخری تسلیم شدہ بادشاہ وشنوگپت جس نے 540 سے 550 عیسوی تک حکومت کی۔ شاہی خاندان میں داخلی لڑائی اور اختلافات اس کے خاتمے کا باعث بنے۔ ایک بادشاہ کے دور میں، مغربی دکن کے واکاٹا کے حکمران نریندرا سینا نے، مالوا، میکالا اور کوسالہ پر حملہ کیا۔ بعد میں، واکاٹکا کے ایک اور بادشاہ ہریسینہ نے مالوہ اور گجرات کو گپتاؤں سے فتح کیا۔ ہندوؤں نے چندرا گپتا دوم کے پوتے، اسکندرا گپت کے دور میں شمال مغربی ہندوستان پر حملہ کیا۔ وہ ہنوں کو پسپا کرنے میں کامیاب رہا، لیکن اس کے نتیجے میں اس کی سلطنت مالی وسائل سے محروم ہوگئی۔ چھٹی صدی عیسوی میں، ہنوں نے مالوا، گجرات، پنجاب اور قندھار پر قبضہ کیا۔ چونکہ ہن حملے نے ملک میں گپتاؤں کی گرفت کو کمزور کیا، آزاد حکمران جیسے شمال میں مالوا کے یاسودھرمن، مکھریاں اتر پردیش کے سوراشٹر کے میتراک اور دوسرے بنگال کے حکمران ابھرے۔ وقت کے ساتھ، گپت سلطنت صرف مگدھ تک ہی محدود ہوگئی۔ انہوں نے سلطنت کی تعمیر اور فوجی فتوحات پر توجہ نہیں دی۔ تو، کمزور حکمرانوں کے ساتھ ساتھ غیر ملکیوں اور مقامی حکمرانوں کی طرف سے لگاتار حملوں نے گپتا ؤں یا گپت سلطنت کے زوال کا سبب بنا۔ چھٹی صدی کے آغاز تک، سلطنت کے ٹکڑے ہوگئے تھے اور بہت سارے علاقائی سرداروں نے اس پر حکومت قائم کر لی تھی۔

جاگیرداری : جاگیرداری کی معاشرتی تشکیل ہندوستان میں قرون وسطی کے معاشرے کی خصوصیت تھی۔ مورخ آر ایس شرما کے ذریعہ درج جاگیردارانہ خصوصیات یہ ہیں : زمین کا شاہی عطیہ۔ مستحقین کو مالی اور عدالتی حقوق کی منتقلی ۔ کسانوں، کاریگروں اور سوداگروں پر ان کے حقوق کی فراہمی۔ جبری مشقت کے بڑھتے ہوئے واقعات؛ ریاست کی طرف سے زائد کی رقم مختص کرنا؛ تجارت اور سکوں میں کمی؛ زمینی محصول دینے کے عمل کے ذریعے عہدیداروں کی ادائیگی اور سامنتوں (ماتحت یا جاگیردار حکمرانوں) کی ذمہ داریوں میں اضافہ۔

SUMMARY خلاصہ

- موریائی سلطنت کے بعد، گپت سلطنت ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھری۔
- سری گپتا نے گپت خاندان کی بنیاد رکھی۔
- سمودرا گپت (335 سے 375 عیسوی تک) نے سلطنت کو فتوحات کے ذریعہ مستحکم کیا۔
- چندرا گپتا دوم نے اپنی فتوحات اور ازدواجی اتحاد کے ذریعے سلطنت کو مزید بڑھاوا دیا۔
- کمارا گپت نے نالندا یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔
- اسکندا گپت نے ہنوں کو پسپا کر دیا لیکن ہنوں کے حملے نے اس کے خزانے کو خالی کرا دیا۔
- گپت بادشاہوں نے خدائی حیثیت کا دعویٰ کیا اور ان کی مدد وزراء کی کونسل اور عہدیداروں کی ایک گروہ نے کی۔
- گپت حکمرانوں نے فن، ادب اور سائنس کی سرپرستی کی۔ کالیداس، ہریسینہ، امرسمہا، دھنونتری اور ورھامیرا نے ان دربار کو آراستہ کیا۔
- ہنوں کے حملے کے سبب خزانے کا بہاؤ ہوگیا اور بعد میں گپتاؤں کے کمزور جانشینوں نے سلطنت گپت کا خاتمہ کیا۔

EXERCISE مشق

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں

1. گپت دور کے مطالعے کے لئے کونسے ذرائع کم سے کم قابل اعتماد ہیں؟
   (a) ادبی وسائل (b) خطاطی کے ذرائع
   (c) اعداد و شمار کے ذرائع (d) خرافات اور داستانیں

2. صحیح جواب کو جوڑیں:

مصنف	ادبی کام
(A) دھنونتری	1. سوریا سیدھنتا
(B) ورہامھیرا	2. امراکوشا
(C) آریہ بھٹہ	3. بریھاد سمہیتا
(D) امرسمہا	4. آیور وید

(a) 2,1,3,4 (b) 3,2,1,4
(c) 3,1,2,4 (d) 1,2,3,4

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:28:00 PM

3. _____ کو " کوی راجا " کا لقب دیا گیا تھا۔

(a) چندرا گپتا اول (b) سمودرا گپتا

(c) چندرا گپت دوم (d) سری گپتا

4. _____، ایک چینی مسافر نے ، پانچویں صدی عیسوی میں ہندوستانی معاشرے کی ایک خوبصورت تصویر پیش کی۔

(a) ایٹسنگ (b) ہیون۔سانگ

(c) فاہیان (d) وانگ۔ہیون۔سی

5. گپتا دور کی سنگ تراشی غار مندر کے لئے مندرجہ ذیل میں کونسا غلط ہے؟

(i) ادیہ گیری غار (اڑیشہ)

(ii) اجنٹا اور ایلورا غار (مہاراشٹرا)

(iii) ہاتھیوں کا غار (مہاراشٹرا)

(iv) باغ (مدھیہ پردیش)

i (a) ii (b)

iii (c) iv (d)

6. منطق پر سب سے پہلے بدھ کے باقاعدہ کام کو _____ نے ترتیب دیا تھا۔

(a) ڈیگنا گا (b) واسوبندھو

(c) چندرا گامیہ (d) ورھامیھرا

II. مختصر ترین جوابات لکھیں

1. اسکندا گپتا تک تاریخی ترتیب سے گپت حکمرانوں کے نام لکھیں۔
2. تم ہنوں کے بارے میں کیا جانتے ہو؟
3. متھورا فاہیان کا تحریر کردہ ایک مختصر احوال لکھیں۔
4. بدھ اسکالرز کی ایک فہرست ان کی ادبی تخلیقات کے ساتھ ساتھ بنائیں۔
5. الہ آباد ستون کے کتبہ (نوشتہ) کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

III. مختصر جوابات لکھیں۔

1. گپت سلطنت کی انتظامی تقسیم کو بیان کریں۔
2. وکرماشیلا یونیورسٹی پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
3. گپت دور میں بھی جین ادب کی نشوونما ہوئی ہے۔تشریح کریں۔
4. گپت دور میں ہوئی سائنسی پیشرفت پر تبصرہ کریں۔
5. گپت سلطنت کے زوال کی وجوہات کیا ہوئی تھیں؟ کسی تین وجوہات کی نشاندہی کریں۔

IV. تفصیلی جواب دیں۔

1. " گپت دور کو قدیم ہندوستان کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔" وجوہات بتائیں۔
2. گپتاؤں کے زمانے میں اراضی کی درجہ بندی اور اراضی کی مدت کی وضاحت کریں۔
3. گپت دور کے ہم پیشہ لوگوں کے کردار کی جانچ کریں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. R.Champakalakshmi, *Trade, Ideology and Urbanization in South India 300 BC to 1300*, Oxford University Press, 1996
2. Kulke Herman (ed), *The State in India (1000-1700)*, Oxford University Press, 1997.
3. Romila Thapar, *A History of India*, Vol. I, Penguin, 1980.
4. Romila Thapar, *Early India: From the Origins to AD 1300* (Penguin Paperback), 2003.
5. Upinder Singh, *A History of Ancient and Early Medieval India from the Stone Age to the 12th Century* , Pearson, 2009
6. R.S.Sharma, *Indian Feudalism*, Macmillan, 1980
7. KesavanVeluthat, *The Political Structure of Early Medieval South India*, Orient Longman, 1993.

INTERNET RESOURCES انٹرنیٹ کے ذرائع

1. https://en.wikipedia.org/wiki/Gupta_Empire
2. https://www/ancient.eu/Gupta_Empire

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:28:01 PM

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

hegemony	dominance	تسلط
lexicographer	compiler of a dictionary	لغت نویس
epithet	title	لقب
coffer	treasury	خزانہ
perpetual	everlasting	ہمیشہ رہنے والی
exorbitant	excessive	حد سے زیادہ
facade	front	سامنے
ransack	plunder	دھونڈنا
dissension	disagreement	اختلاف
incessant	ceaseless	قضیہ



ICT CORNER ICT کارنر

The Guptas گپتاؤں کا دور

اس کارروائی سے تم دنیا کی تاریخی واقعات کو
ایک محرک ٹائم لائن کے ذریعہ دیکھ سکتے ہو۔

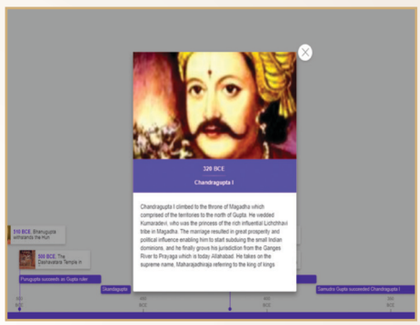

مرحلے :

براؤزر کھولیں اور دیئے گئے URL (یا) QR کوڈ کو اسکین کریں۔

ٹائم لائن صفحہ اسکرین پر ظاہر ہوگا۔

سرچ آپشن پر کلک کریں اور ٹائم لائن میں داخل ہوں۔ (مثلاً گپتا سلطنت)

کسی بھی سلطنت کے ٹائم لائن واقعات کو تصویر کے ساتھ دیکھیں۔

PSLCH

Browse in the link

Web: https://www.timetoast.com/categories

*Pictures are indicative only.

11 his unit 7 Set
Monday, January 31, 2022 4:28:01 PM

اکائی 8

ہرش اور علاقائی ریاستوں کا عروج

Harsha and Rise of Regional Kingdoms

38XFA

سیکھنے کے مقاصد:

I۔ ہرش :

- ہرش کے آباؤ اجداد اور ہم عصروں کو جاننا
- ہرش کی فوجی فتح کے بارے میں جاننا
- ہرش کے انتظامیہ کی نوعیت کو سمجھنا
- ہرش کی مذہبی پالیسی کا علم حاصل کرنا
- ہندوستان میں لوگوں کی سماجی ثقافتی زندگی کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔

II۔ پالا:

- مشرقی ہندوستان میں ایک مضبوط علاقائی طاقت کے طور پر پالاس کی تاریخ کو جاننا۔
- انکی سلطنت کو سنبھالنے میں نامور پالا حکمرانوں جیسے دھرم پال، دیو پال اور مہی پال اول کی شراکت کو سیکھنا۔
- گنگا کے میدان میں مہایانہ بدھ مت کے پھیلاؤ میں انکے کردار کی اہمیت کو سمجھنا۔
- ادب، فن اور فن تعمیر میں پالاؤں کی شراکت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

III۔ راشٹرا کوٹاس:

- راشٹر کوٹوں کی عظمت کو جاننا۔
- اس حقیقت کو جاننا کہ کامیاب حکمران، کرشنا اول نے کرشنا سوم کے ذریعہ، پلوا کی توسیع کو شمال کی طرف روکا۔
- راشٹر کوٹاس کی سرپرستی میں کنڑی ادب کی ترقی سے اپنے آپ کو آگاہ کرنا۔

I۔ ہرش :

تعارف : (Introduction)

گپت سلطنت کے خاتمے کے بعد شمالی ہندوستان کئی جنگجو سلطنتیں بن گئیں۔ ہنس (جدید پنجاب، راجستھان اور مالوا) کے زیر اثر علاقوں کو چھوڑ کر، بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ظہور کے ساتھ ہی علاقائی شناخت واضح ہوگئی۔ میتھرا کاس نے سوراشٹرا (گجرات) میں ایک طاقتور ریاست کا انتظام کیا تھا، ولابھی ان کا دارالحکومت تھا۔ آگرہ اور اودھ کو مکارسوں کے ذریعہ ایک آزاد اور خودمختار ریاست میں منظّم کیا گیا تھا۔ واکاٹاکوں نے مغربی دکن میں اپنی حیثیت کو بحال کیا تھا۔ ان ریاستوں میں سیاسی دشمنی اور تنازعات کے باوجود، ستلج اور جمنا کے درمیان دہلی کے شمال میں واقع تھانیسور کو پشیو بھوتس نے ایک آزاد ریاست کی شکل دی۔ یہ ہرش کے ماتحت مقبول ہوا۔ ہرش نے 606 سے 647 عیسوی تک گپتاؤں کی سلطنت پر حکومت کی۔

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:52 AM

ذرائع :

I۔ ادبی ذرائع

- بانا کی ہرش چریتا
- ہیون سانگ کی سی یوکی

II۔علم کتبات کے ذرائع :

- مدھوبان کی پلیٹ کا نوشتہ
- سونے کا نوشتہ تانبے کی مہر پر
- بانس شیرہ تانبے کی پلیٹ کا نوشتہ
- مٹی کے مہروں پر نالندہ کا نوشتہ
- ایہول کتبہ



بانا کی ہرش چریتا بادشاہ کی پہلی ایک باضابطہ سوانح حیات تھی۔ اس نے ہندوستان میں ایک نئی ادبی صنف کا افتتاح کیا۔

8.1 پیشو بھوتیس :

وردھن خاندان کا بانی پشیو بھوتی تھا جو تھانیسور سے حکومت کرتا تھا۔اس نے شاہی گپتاؤں کے تحت ایک فوجی جنرل کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اور گپتاؤں کے زوال کے بعد اقتدار میں بسر ہوئے۔ پربھاکارہ وردھانہ(605-580) ء کے الحاق کے ساتھ، پشیو بھوتی خاندان مضبوط اور طاقت ور ہوگیا۔ پربا کارہ وردھانہ نے گجاراس اور ہنس کے خلاف جنگیں لڑیں اور اپنے اور گجرات تک پھیلا دئے۔اس نے اپنی بیٹی راجیسر ی کو قنوج (جدید کانپور کے قریب) کے مئوکھری بادشاہ گراہاورمن سے شادی کردی۔اسطرح قنوج کو اپنا حلیف بنایا۔ پربا کارہ وردھنا کا سلطنت بنانے کا خواب بالآخر اس کے چھوٹے بیٹے ہرش وردھن نے پورا کیا۔

راجہ وردھن (606-605) عیسوی پربھاکرووردھنہ کے بڑے بیٹے ، اپنے والد کی موت کے بعد تخت نشین ہوگیا۔ بنگال کے گوڈا حکمران ساسانکا نے اسے غداری کے ساتھ قتل کیا۔اس کے نتیجے میں اسکا چھوٹا بھائی ہرش ردھنہ تھانیسر کا بادشاہ بنا۔ ہرش چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی ایک کمزوری کو جان چکا تھا۔اور اسے اپنی سلطنت میں ضم کرنے کے لئے اپنے ہمسایہ ممالک کو فتح کرلیا۔ چونکہ تھانیسر شمال مغرب سے ملنے والی دھمکیوں کے بہت قریب تھا،لہذا ہرش نے اپنا دار الحکومت تھانسر سے قنوج منتقل کردیا۔قنوج مغربی گنگا میدان کے زرعی خطے میں واقع ہے۔

ہرش قنوج کے بادشاہ کی حیثیت سے:

قنوج (ماؤکھری بادشاہی کا دارالحکومت) کے عمائدین نے، اپنے وزیر پونی کے مشورے پر، ہرش کو تخت نشین ہونے کی دعوت دی۔ ایک تذبذب کا شکار ہرش نے راجوتر اور سیلا دتیہ کے لقب کے ساتھ اولوکٹیسو رابودھی ستوا کے مشورے پر تخت قبول کیا۔اسطرح تھانسیر اور قنوج کی دو ریاستیں ہرش کے اقتدار میں متحد ہوگئیں۔ چنانچہ ہرش نے اپنا دارالحکومت قنوج میں منتقل کردیا۔

8.2 ہرش کی فوجی فتوحات :

606 عیسوی میں ان کے الحاق پر ہرش نے اپنی توجہ اپنی بہن راجیہ سری کے معاملات پر مرکوز کیا لوا کے دیوا گپتا کے مذموم نقشہ سے بچنے کیلئے وندھیا پہاڑوں میں بھاگ گئی تھی۔ ہرش وندھیا کے پہاڑی سلسلوں میں گیا۔اور اپنی بہن کو بچانے میں کامیاب ہوگیا۔جو دیوا گپتا کو مارنے کے بعد خود کو جلا دینے والی تھی۔ ہرش نے راجیہ سری کو تسلی دی اور اسے قنوج کی بادشاہی میں لے آئی بعد میں راجیا سری نے بدھ مذہب اختیار کیا اور ہرشا کو بدھ مت میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔



ہرشہ کے دور کے سکے

بانا کے مطابق ہرش نے سلطنت بنانے کی کوشش میں، مندرجہ ذیل بادشاہوں کو آخری الٹی میٹم دے دیا کہ وہ ہتھیار ڈال دیں یا جنگ کے لئے تیار رہیں:

1) سسنکا، بنگال کا بوداحکمران
2) برواہی خطے کے ولابھی اور گجرارا کے میتھرا کاس
3) دکن میں چالوکیہ کا بادشاہ، پلوکیسن دوم،
4) سندھ، نیپال، کشمیر، مگدھ، اوڈرا (شمالی اڈیسہ) اور کانگوڈا (قدیم اڈیسہ میں ایک اور جغرافیائی اکائی) کے حکمران۔

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:53 AM

ہرش کا فوری کام ساسنکا سے بدلہ لینا تھا۔ ہرش نے کامارو پا (پراگیوٹیشا) کے بادشاہ کے ساتھ اتحاد کیا، جو آج کل آسام ہے۔لیکن ہرش اور ساسنکا کے درمیان جنگ کی شاید ہی کوئی تفصیل موجود ہو۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ ہرش نے گوئڈ اسلطنت کو کامیابی کے ساتھ زیر کرلیا ہے، جس میں ساسنکا کی موت کے بعد ہی مگا تھا، گوڈا، اوڈرا اور کونگوڈا شامل تھے۔



ساسنکا کے دور کے سکہ

ہرش اور میتر کاس کے درمیان دشمنی کا خاتمہ دھرووابھٹہ کی شادی ہرش کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔جلد ہی، ولا بھائی ہرش کا ماتحت اتحادی بن گیا۔

پلوکیسن دوم، چالوکیہ کا بادشاہ :

ہرش نے اپنے اقتدار کو جنوب کی طرف دکن تک بڑھانا چاہا۔تاہم، چالوکیہ بادشاہ پلوکیسن دوم، جس نے اس خطے پر قابو کرتے ہوئے ہرش کو عاجز کر دیا۔ ہرشا پر اپنی فتح کی یاد میں پلوکیسن نے ''پیرا میسوورا'' کا لقب اپنایا۔ پولیکیسن کے دارالحکومت واٹاپی میں لکھی ہوئی تحریر اس فتح کی تصدیق کرتا ہے۔



پلیکیسن دوم (جدید نمائندگی)

ہرش کی سلطنت کے حدود:

ہرش نے 41 سال تک حکمرانی کی۔اس کی جاگیرداری میں جالندھر (پنجاب)، کشمیر، نیپال اور ولا بھی شامل تھے۔ بنگال کا ساسنکا اس کا دشمن رہا۔اگرچہ یہ دعوی کیا جاتا ہے۔کہ ہرش کی سلطنت آسام، بنگال، بہار، قنوج، مالوا، اڈیشہ، پنجاب، کشمیر، نیپال اور سندھ پر مشتمل ہے۔لیکن اس کا اصل اثر مغربی ندیوں اور گنگا اور جمنا کے مابین کسی بھی علاقے سے آگے نہیں بڑھ سکا۔اس کی وفات کے بعد ہرش کی سلطنت تیزی سے چھوٹی ریاستوں میں منتشر ہوگئی۔

چین کے ساتھ ہرش کے تعلقات:
(Harsha's Relations with China)

ہرش کے چین کے ساتھ خوش گوار تعلقات تھے۔ معاصر تانگ شہنشاہ تائی سوانگ نے 643 عیسوی اور پھر سے 647 عیسوی میں اس کے دربار میں ایک سفارت بھیجی۔ دوسرے موقع پر، چینی سفیر نے پایا کہ ہرش کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ تخت غیر مستحکم بادشاہ نے قبضہ کرلیا ہے، چینی سفیر نیپال اور آسام پہنچ گیا۔ تاکہ غاصب کو بے دخل کرنے کیلئے ایک فوج کشی کرے۔ بعد میں، بادشاہ جس نے تخت پر قبضہ کرلیا تھا، اسے چین کے قیدی کی حیثیت سے لے جایا گیا۔

انتظامیہ : Administration

مورخ برٹن اسٹین کے مطابق، مرکزی انتظامیہ طاقتور گپت کے تحت بھی موجود نہیں تھی۔اسے صرف پاٹلی پترا اور متھوار کے درمیان گنگا کے میدان کے مرکزی حصے تک ہی محدود کر دیا گیا تھا۔اس زون سے آگے کوئی مرکزی اختیار نہیں تھا۔ گپتاس اور وردھناس کے درمیان صرف اتنا ہی فرق ہے کہ پچھلے کے پاس ہنس جیسے مضبوط دشمن تھے، جب کہ موخرالذکر کے اس طرح کے مخالف نہیں تھے۔632 عیسوی کے تانبے کی تختیاں دو برہمنوں کو زمین کا تحفہ دیتی ہیں۔ تحفے کے محافظ کے طور پر، ریاستی طاقت کے حامل بعض سیاسی شخصیات کے نام ان میں درج ہیں۔ کچھ مہاسمنتھاس تھے جو بادشاہ سے منسلک تھے لیکن محکوم حیثیت کے تھے۔ دوسرے آزاد مہاراج تھے۔لیکن ہرش کے جاگیر داروں کو تسلیم کرتے تھے۔حکمرانوں کا ایک اور زمرہ تھا۔جس نے ہرش سے اپنی وفاداری کا وعدہ کیا۔اور اس کی خدمت میں حاضر ہونے کا وعدہ کیا۔شمالی ہندوستان میں ہرش کے شاہی اقتدار کی یہ خصوصیت ہے۔

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:54 AM



11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:54 AM

وزراء کی کونسل : (Council of Ministers)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہرش کے دور میں وزراتی انتظامیہ بھی شاہی گپتاؤں کی طرح ہی تھی۔ شہنشاہ و وزراء کی ایک کونسل (منتری پریشد) نے اپنے فرائض میں مدد کی۔ اس کونسل نے بادشاہ کے انتخاب کے ساتھ ساتھ سلطنت کی خارجہ پالیسی کو تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا وزراء کی کونسل میں وزیر اعظم سب سے اہم عہدے پر فائز تھے۔

اہم عہدیدار : Key Officials

1۔آونتھی	۔	وزیر برائے خارجہ تعلقات اور جنگ
2۔سمہانندا	۔	چیف کمانڈر
3۔کنٹالا	۔	چیف افسر برائے گھوڑسوار
4۔کندا گپتا	۔	ہاتھی فورس کا چیف کمانڈنٹ
5۔درگا دھاوجاس	۔	شاہی قاصدین
6۔بانو	۔	ریکارڈ رکھنے والا
7۔مہاپرتی ہرا	۔	محل گارڈ کا سربراہ
8۔سرواگاتا	۔	خفیہ سروس ڈپارٹمنٹ

محصول کی انتظامیہ :

بھاگہ، ہیرنیا اور بالی میں تین قسم کے ٹیکس تھے جو ہرش کے دور میں جمع کئے جاتے تھے۔ بھاگہ قسم کا ادا کیا جانے والا اراضی ٹیکس تھا۔ پیداوار کا چھٹا حصہ زمینی محصول کے طور پر جمع کیا گیا تھا۔ ہیرنیا ٹیکس جو کاشتکاروں اور تاجروں نے نقد ادا کیا تھا۔ ٹیکس بالی کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ ولی عہد سرزمین کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

حصہ ۱ ۔ ریاست کے امور کو انجام دینے کیلئے
حصہ ۲ ۔ تاج کے وزراء اور افسروں کو ادائیگی کے لئے
حصہ ۳ ۔ خطوط کے حامل مردوں کیلئے
حصہ ۴ ۔ مذہبی اداروں کو امداد کیلئے

انصاف کی انتظامیہ: Administration of Justice

فوجداری قانون گپتا دور سے کہیں زیادہ سخت تھا۔ میما مسکاس کو انصاف کی فراہمی کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ جسم کو ختم کرنا اور اعضاء کاٹنا معمولی سزا تھی۔ آزمائش کے ذریعہ مقدمہ چلتا تھا۔ قانون کی خلاف ورزی اور بادشاہ کے خلاف سازش کرنے کی سزا عمر قید ہوتی تھی۔

ہیون سانگ، چینی سیاح (زائر) نے تقریباً ۱۳ سال ہندوستان میں (630-643) عیسوی تک گزارے۔ اور مقدس متون اور آثار جمع کئے جنہیں اس نے چین واپس لے گیا۔ وہ ''زائرین کا شہزادہ'' کے طور پر جانا جاتا تھا کیونکہ اسنے بدھ کی زندگی سے وابستہ اہم زیارت گاہوں مراکز کا دورہ کیا تھا۔ سی۔یو۔کی۔ ہرش کے دور کے معاشرتی، معاشی، مذہبی اور ثقافتی حالات کے بارے میں مفصل معلومات فراہم کرتی ہے۔

ہیون سانگ کے مطابق، قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں مضبوط ہونے کی وجہ سے، پوری سلطنت میں کامل امن و امان غالب تھا۔ زائرین نے اس وقت ہندوستان میں جو بنیادی سزاؤں اور عدالتی مشکلات کا ذکر کیا تھا اس کا ریکارڈ کیا ہے۔ لیکن عام طور پر سزائے موت سے گریز کیا جاتا تھا۔ معاشرتی اخلاقیات اور قانون کی خلاف ورزی کے خلاف جرائم کو نقاب لگا کر سزا دی گئی۔ ہرش اپنے لوگوں سے اپنی پہچان کو یقینی بنانے کیلئے اکثر مملکت میں سفر کرتا رہا۔ وہ لوگوں تک قابل دسترس تھا۔ اور اپنے معاون حکمرانوں پر گہری نگاہ رکھتا تھا۔

فوج کی انتظامیہ :

ہرش نے نظم وضبط اور فوج کی مضبوطی پر بہت زیادہ توجہ دی۔ فوج میں ہاتھی گھوڑسوار اور پیدل فوج شامل تھے۔ گھوڑے درآمد کئے گئے تھے۔ عام فوجی چٹاس اور بھٹا کے نام سے جانے جاتے تھے۔ گھوڑ سوار افسروں کو برھادیسورا کہا جاتا تھا۔ پیادہ افسران بالا دھیکرا تاس اور مہابالا دکریت کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ہیون سانگ نے ہرش کی فوج کے چار حصوں (چتورنگا) کا ذکر کیا۔ وہ ہر ایک درجہ کی طاقت، اس کے بھرتی نظام اور بھرتی افراد کیلئے ادائیگی کے بارے میں تفصیلات دیتا ہے۔

سلطنت کی تقسیم:

سلطنت کئی صوبوں میں منقسم تھی۔ ایسے صوبوں کی اصل تعداد معلوم نہیں ہے۔ ہر صوبہ بھکتیوں میں تقسیم تھا۔ اور ہر بھکتی کو کئی وشاؤں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ وہ اضلاع کی طرح تھے۔ ہر ویشیا کو مزید پاتھکاس

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:55 AM

میں تقسیم کیا گیا تھا۔انتظامیہ کی سہولت کیلئے بڑے علاقوں کو کئی دیہاتوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہرش چریتا نے متعدد عہدیداروں کا حوالہ دیا ہے جنہوں نے مقامی انتظامیہ کی دیکھ بھال کی۔صرف ان کے عنوان معلوم ہیں، جوانہوں نے کیا وہ ہرش چریتا میں دستیاب نہیں ہے۔ہم سیکھتے ہیں کہ بھوگپاٹھی، ایوکھا، تیلاکا۔ پروشا اور اس طرح کے لوگوں نے مقامی انتظامیہ کی دیکھ بھال کی۔

شہر اور قصبے : (Citites and Towns)

ہیون سانگ نے ہندوستان کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کی ساخت ، جمالیات اور حفاظتی اقدامات کو بیان کیا ہے۔ان کی نظر میں، ہندوستان بے شمار دیہات، متعدد شہروں اور چین جیسے بڑے شہروں کی سرزمین تھا، اس نے نشاندہی کی کہ پاٹلی پترا اپنی اہمیت کھو بیٹھا ہے اور اسکی جگہ قنوج نے لے لی تھی۔ اسکی اونچی عمارتوں، خوبصورت باغات اور نایاب مجموعوں کے میوزیم کے ذریعہ قنوج کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔ اس کے رہائشوں کی بہتر ظاہری شکل، ان کے قیمتی لباس اور سیکھنے اور فن سے پیار بھی ان کے بیان میں اشارہ کیا گیا ہے۔

ہیون سانگ کے مطابق، زیادہ تر شہروں میں بیرونی دیواریں اور اندرونی دروازے تھے۔اگرچہ دیواریں چوڑی اور اونچی تھیں۔لیکن سڑکیں اور گلیاں تنگ تھیں۔رہائشی مکانات میں لکڑی سے بنی بالکنی اور کم چونے کے ساتھ لیپت ہے۔ پاکیزگی اور حفظان صحت کے مقصد سے گائے کے گوبر کے ساتھ فرش تیار کئے گئے تھے۔ بڑی حویلیاں: عوامی عمارتیں اور بدھ مت خانقاہیں اور وہارس کثیر المنزلہ ڈھانچے تھے۔وہ بھٹی سے جلی ہوئی اینٹوں کے سرخ بلوا پتھر اور سنگ مرمر سے بنے تھے۔ ہرش نے گنگا کے کنارے پر ایک بڑی تعداد میں ویہاروں، خانقاہوں کی تعمیر کی ہے۔

ہرش نے مسافروں کے قیام اور بیماروں اور غریبوں کی دیکھ بھال کیلئے رفاہی ادارے بنائے۔تمام شہروں میں مفت اسپتالوں اور ریسٹ ہاؤسز (دھرمسالہ) کی تعمیر کی گئی تھی جہاں مسافر یا باہر والے رہ سکتے تھے۔اسپتال مفت علاج معالجے کی فراہمی کیلئے بنائے گئے تھے۔

مذہبی پالیسی :

ہرش کم سے کم 631 عیسوی تک سیوا کا عبادت گزار تھا۔لیکن اس نے اپنی بہن راجیا سری اور بدھ بھکشو بھگت مند ہیون سانگ کے زیر اثر بدھ مذہب اختیار کیا۔اس نے مہایانہ مکتب فکر کی رکنیت حاصل کر لی پھر بھی اسنے مختلف عقائد کے علم بردار لوگوں سے گفتگو کی۔جانوروں کا ذبح اور گوشت کا استعمال محدود تھا۔ ہرش نے بودھ کی دو اسمبلیاں 643 عیسوی میں ایک قنوج میں اور دوسری پریاگ میں بلائیں۔

قنوج میں ہونے والی اس اسمبلی میں کمار پا کے بھاسکورا ورمان سمیت 20 بادشاہوں نے شرکت کی۔اسمبلی میں بدھ، چین اور ویدک علماء کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ایک خانقاہ میں بدھ کے سنہری مجسمے کا تقدس پایا گیا تھا۔اور جلوس میں بدھ کے ایک چھوٹے سے مجسمے (تین فٹ) کو لایا گیا تھا۔جلوس میں ہرش اور دیگر بادشاہوں نے شرکت کی۔

پریاگ میں بدھ اسمبلی:

ہرش نے پریاگ (گنگا اور جمنا کے سنگم پر) مہا مکشا پریشد کی حیثیت سے پائے جانے والے پنتالی اسمبلی منعقد کی گئی۔ اسنے اپنی دولت بدھ مت، ویدک علماء اور غریب لوگوں میں بانٹ دی۔ ہرش نے چاروں دن جمعہ کے موقع پر بدھ راہبوں کو زبردست تحائف پیش کئے۔

ہیون سانگ، جو زائرین کے شہزادے کی حیثیت سے پائے جاتے ہیں، ہرش کے دور میں ہندوستان تشریف لائے۔612 عیسوی میں چین میں پیدا ہوئے وہ بیس سال کی عمر میں بدھ بھکشو بن گئے تھے۔اپنے سفر کے دوران، انہوں نے شمال اور جنوبی ہندوستان کے مقدس مقامات کا دورہ کیا۔ہیون سانگ نے نالندہ یونیورسٹی میں قریب پانچ سال گزارے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ ہرش کے بدھ سے گہری عقیدت اور بدھ مت کے گہرے علم کے لئے ان کی تعریف کی۔ہیون سانگ نے بدھ کے آثار کے 150 ٹکڑوں کا جو سونے، چاندی، چندر لکڑی میں بدھ کی شبیہہ کی ایک بڑی تعداد اور اس سے بڑھ کر 657 جلدوں میں قیمتی نسخوں کی اپنے ساتھ رکھے تھے۔



ہیون سانگ

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:56 AM

ہیون سانگ نے مشاہدہ کیا کہ بدھ مت کے اصول نے ہندو معاشرے میں گہرے اثرات رکھتے ہیں ۔ان کے مطابق، لوگوں کو عبادت کی مکمل آزادی دی گئی تھی۔مختلف عقائد کے پیروکاروں میں معاشرتی ہم آہنگی غالب تھی۔ ہرش نے ویدک علماء اور بدھ مت کے بکشوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا اور خیرات ان میں یکساں طور پر تقسیم کیا۔

ذات پات کا نظام : Caste System

ہندو معاشرے میں ذات پات کا نظام مضبوطی سے قائم تھا۔ہیون سانگ کے مطابق، معاشرے کی چاروں ڈویژنوں کے قبضے پچھلے دور کی طرح رواں دواں رہے۔لوگ اپنے طرز عمل میں ایماندار تھے اور دھوکے باز یا غدار نہیں تھے۔قصاب، ماہی گیر، رقاص اور جھاڑو دینے والوں کو شہر سے باہر رہنے کو کہا گیا۔ اگرچہ ذات پات کا نظام سخت تھا۔ معاشرے کے مختلف طبقات کے مابین کوئی معاشرتی تنازعہ نہیں تھا۔

خواتین کی حیثیت: Status of Women

ہیون سانگ کے حساب سے ہمیں خواتین کی حیثیت اور اس وقت کے نکاح کے نظام کے بارے میں بھی معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ خواتین پردہ پہنتی تھیں۔ ہیون سانگ نے ، تاہم ، مزید کہا کہ پردہ کا نظام اعلی طبقے کے درمیان عمل میں نہیں تھا۔انہوں نے نشاندہی کی کہ راجیہ سری جب ان کا خطاب سنتے ہوئے پردہ نہیں پہنتی تھی۔ستی عملی طور پر تھی۔ پربھاکر اور دھانا کی اہلیہ سومتی دیوی نے اپنے شوہر کی موت کے بعد خود کو جلاوطن کر دیا۔

طرز زندگی: Lifestyle

ہرش کی حکمرانی کے دوران ہندوستان کے لوگوں کی طرز زندگی ہیون سانگ کے بیانات سے جانی جاتی ہے۔لوگ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ وہ رنگین روئی اور ریشم کے کپڑے پہنتے تھے۔عمدہ کپڑے پہننے کا فن کمال کو پہنچا ہوا تھا۔مرد اور عورت دونوں اپنے آپ کو سونے چاندی کے زیورات سے آراستہ کرتے تھے۔ بادشاہ غیر معمولی زیوارات پہنتا تھا۔مالا اور قیمتی پتھروں کی انگوٹھی، کڑا اور ہار شاہی حقوق کے زیور میں کچھ زیور تھے۔دولت مند بیوپاری کڑا پہنتے تھے۔خواتین زیبائش کی چیزیں استعمال کرتی تھیں۔

غذائی عادات : Dietary Habits

ہیون سانگ نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستانی زیادہ تر سبزی خور ہیں۔کھانے کی تیاری میں پیاز اور لہسن کا استعمال نے کم یاب تھا۔ کھانے کی تیاری یا ان کی حفاظت میں چینی، دودھ، گھی اور چاول کا استعمال عام تھا۔بعض مواقع پر، مچھلی اور گوشت کھائے جاتے تھے۔کچھ جانوروں کا جیسے کہ گائے کا گوشت حرام تھا۔

تعلیم: Education

درسگاہوں میں تعلیم دی جاتی تھی۔سیکھنا مذہبی حیثیت سے تھا۔ ویدکو زبانی طور پر پڑھایا جاتا تھا۔اور لکھایا نہیں جاتا تھا۔سنسکرت سیکھے ہوئے لوگوں کی زبان تھی۔ایک فرد 9 اور 30 سال کی عمر کے درمیان پڑھنا لکھنا سیکھتا تھا۔بہت سارے افراد نے پوری زندگی سیکھنے کیلئے وقف کر دی۔ بھٹکتے بھکشو اور سادھو اپنی دانشمندی اور ثقافت کیلئے مشہور تھے۔ عوام اخلاقی اور فکری امتیاز کے حامل لوگوں کا بھی احترام کرتے تھے۔

ہرش فن اور ادب کے سرپرست کے طور پر: Harsha as a patron of Art and Literature

ہرش نے ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کی سرپرستی کی۔کہا جاتا ہے کہ ریاست نے اس طرح کی سرگرمیوں کیلئے اپنی آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ خرچ کیا۔ بانا، ہرش چریتا اور کدامبری کے مصنف، ہرش کے درباری شاعر تھے۔شہنشاہ خود ایک نامور ادیب تھا۔اس نے پریادر سیکا، رتھنوالی اور ناگنند اجیسے لکھے ڈراموں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہرش نے تعلیم کے فروغ کیلئے آزادی دے رکھی تھی۔مندر اور خانقاہیں سیکھنے کے مراکز کے طور پر کام کرتی تھیں معروف اسکالرز قنوج گیا، جالندھر، منی پورا اور دیگر مقامات کی خانقاہوں میں تعلیم حاصل کی نالندہ یونیورسٹی اس عرصے میں انتہائی شہرت حاصل کر لی تھی۔

نالندہ یونیورسٹی: Nalanda University

ہیون سانگ نے نالندہ یونیورسٹی کی شہرت ریکارڈ کی۔ بدھ مت کے ممالک جیسے چین، جاپان منگولیا، سری لنکا، تبت اور وسطی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے کچھ دوسرے ممالک کے طلباء اور اسکالرز یونیورسٹی میں مستقل مزاجی سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔شیل بھدرا، ایک مشہور بودھ اسکالر، جو غالباً آسام کا تھا، جو ہیون سانگ کے دورے

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:57 AM

کے وقت یونیورسٹی کا سربراہ تھا۔ بین الاقوامی شہرت کے ایک تعلیمی مرکز کی حیثیت سے، نالندا کے دس ہزار طلباء تھے۔ دھرمپال، چندر پال، شیل بھدرا، بھدری ھاری، جئے سینا، دیوا کارا اور ماتنگا شاہی سرپرستی میں کام کرنے والی یونیورسٹی کے اہم اساتذہ تھے۔

II۔ پالاس : The Palas

ہرش کی موت کے بعد، گنگا جمنا دوآب اور اس سے ملحقہ زمینوں کے قابو کے لئے پرتیھاراس (جالور راجستھان) ، پالاس (بنگال) اور راشٹر کوٹاس (دکن) ایک سہ رخی مقابلہ میں شریک ہوئے۔ پالاس مشرقی گنگا کے میدانی علاقے کے وسیع علاقوں پر قابض تھے۔ زراعت سے آمدنی حاصل کرنے کے علاوہ، پالاس نے جنوب مشرقی ایشیاء میں یعنی وسیع تجارتی رابطوں سے بھی آمدنی حاصل کی بنگال میں بدھ مت نے مشرقی ہندوستان اور جاوا اور سماترا کے مابین ایک رابطہ فراہم کیا۔

8.3 بنگال میں پالا حکمران کا قیام : Establishment of Pala Rule in Bengal

سوشانک، گوڈا کے حکمران، جو 590 اور 625 عیسوی کے درمیان حکمرانی کرتے تھے۔ جنہیں قدیم بنگال کا پہلا ممتاز بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ گوڈا بادشاہی کے خاتمے کے بعد، یہاں کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے سرداروں کے مابین بار بار جنگیں ہوئیں۔ چناچہ، 750 عیسوی میں، سرداروں کے ایک گروہ نے آپس میں ملاقات کی اور گوپال کے نام سے ایک ''کشتری سردار'' کے بارے میں فیصلہ کیا کہ وہ ان کا حکمران رہے۔ ایک کہانی ہے کہ گوپالا کو ایک ''شیطانی'' کو مارنے کی صلاحیت کی وجہ سے منتخب کیا گیا تھا۔ جس نے پہلے انکی طرح منتخب ہونے والے افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اگرچہ گوپالا کے پاس شاہی جانشینی نہیں تھی، لیکن وہ بادشاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ گوپال کی سیاسی سند کو جلد ہی متعدد آزاد سربراہوں نے تسلیم کرلیا۔ اس کی اصل مملکت وانگا یا مشرقی بنگال میں تھی۔

> پالاس نے نویں اور بارہویں صدی کے اوائل کے درمیان پاٹلی پترا سے مشرقی ہندوستان پر حکمرانی کی۔ ان کی سلطنت میں سنسکرت، پراکرت اور پالئ زبانیں مستعمل تھیں۔ پالاس نے مہایانا بدھ مت کی پیروی کی۔

پالاس حکمران : Pala Rulers

گوپالا اول کے بعد اسکے بیٹے قنوج دھرم پال 815-770 عیسوی نے اس علاقہ پر حکومت کی جس نے پالا کی بادشاہی کو ایک قابل ذکر ایک طاقت بنادی۔ بنگال اور بہار پر براہ راست اس کا راج تھا۔ قنوج پران کے نامزد امیدوار کی حکومت تھی۔ پنجاب، راجپوٹانا، مالوا اور بیرار کے حکمرانوں نے اس کی حکمرانی قبول کرلی۔ انہوں نے پرامیشورا، پرم بھٹارکا اور مہاراجاتی راجا جیسے القاب اختیار کئے۔

دھرم پالا بدھ مت کے عظیم سرپرست ثابت ہوئے۔ انہوں نے بہار کے ضلع بھاگل پور میں وکرما سالا خانقاہ کی بنیاد رکھی، جو بدھ مت کی تعلیم اور ثقافت کے ایک عظیم مرکز کی حیثیت سے تیار ہوئی۔ اس نے جدید پہاڑ پورہ (موجودہ بنگلہ دیش) میں ایک عظیم الشان وہار تعمیر کیا۔ دھرم پالا نے بہار میں اوڈانتپوری میں ایک خانقاہ بھی تعمیر کی تھی۔ انہوں نے بدھسٹ ادیب حاریلس بھدرا کی سرپرستی کی۔

دھرم پال کے بیٹے دیوا پالا نے مشرق کی طرف کامورو پا (آسام) تک اپنا قابو بڑھایا۔ اس نے راشٹر کوٹاس کے حکمران آموگورشا کو شکست دے کر راشٹر کوٹاس کو اپنا مشترکہ دشمن سمجھنے والی تمام ریاستوں سے اتحاد کیا۔ دیو پال بدھ مت کے بھی عظیم سرپرست تھے۔ اسنے سولنا دیپا (سماترا) کے سیلیندر خاندان کے بادشاہ بالپوترا ایدوا کو پانچ گاؤں دئے تھے تاکہ نالندہ میں اسکی تعمیر کردہ خانقاہ کو برقرار رکھنے کیلئے پالن کے دور میں بھی نالندا بدھ مت کے سیکھنے کی مرکزی نشست کے طور پر پھل پھول سکے۔

دیو پال کے بعد وگرماپالا کی جگہ ملی، جس نے کچھ سال حکمرانی کرنے کے بعد اپنا تخت ترک کر دیا اور ایک سنیاسی زندگی گزارنے کیلئے چلا گیا۔ وگرماپالا کا بیٹا نارائن پالا بھی ایک پاکیزہ اور مذہبی مزاج کا آدمی تھا۔ راشٹر کوٹوں اور پرتیھاروں نے نارائن پالا کے رجحان کا فائدہ اٹھایا اور پالوں کو شکست دی۔ میہیرہ بھوجا کے ماتحت جالور میں پرتیھاروں کا عروج اور راشٹر کوٹوں کا پالا کے علاقوں میں جانا لامحالہ پالا کے زوال کا باعث بنا۔ چھوٹے چھوٹے سرداروں نے جو پہلے پالا سے وفاداری رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی اپنی آزادی کا دعوی کرنا شروع کر دیا۔

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:58 AM

اس کے تین جانشین راجپال، گوپال III اور وگراماپالا II کی حکمرانی کے دوران پالا خاندان کے سرکھانے کو تیز کیا گیا تھا۔ تاہم خاندان کی خوش قسمتی تھی کہ وگراماپالا دوم کے بیٹے مہیپالا اول نے سلطنت کو بحال کی۔ اسکے دور کا سب سے اہم واقعہ 1020 سے 1025 عیسوی کے درمیان راجندر چولا کے ذریعہ شمالی ہندوستان پر حملہ تھا۔ تاہم، گنگا سے پرے چولوں کی پیش قدمی کو مہیپالا اول نے روک دیا۔

مہیپالا کے 15 سالہ حکومت کے بعد، چار معمولی حکمران اسکے بعد آئے۔ رام پال آخری حکمران تھا۔ جس نے خاندان کی کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ اسنے لگ بھگ 53 سال تک حکمرانی کی اور اس کی موت کے بعد، پالا خاندان کی موجودگی صرف مگدھا (بہار) کے ایک حصے تک ہی محدود رہی اور صرف ایک مختصر مدت تک اسکا وجود برقرار رہا۔ سینا خاندان کے وجئے سینا جو اس وقت تک شمالی بنگال میں طاقتور ہو چکے تھے جنہوں نے آخری حکمران مدنپالا 1130-1150 عیسوی کو بنگال سے بے دخل کر دیا اور اسنے اپنی شاہی حکومت قائم کی۔

مذہب : Religion

پالاس مہایانا بدھ مت کے عظیم سرپرست تھے۔ بدھ کے فلسفی ہری ھڈرا پال ریاست کے بانی، دھرم پال روحانی پیشوا تھے۔ بنگال ان چند جگہوں میں سے ایک رہا جہاں بدھ مت کی خانقاہیں موجود ہیں۔ سوداگروں اور کاریگروں کے بڑے پیمانے پر اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ہی ریاست اور بدھ مت کو جلد ہی زوال کا سامنا کرنا پڑا۔

آرٹ اور فنِ تعمیر: Art and Architecture

اس دور کے دو فنکار دھیمن اور اس کا بیٹا وٹا پالا تھے۔ وہ مصوری، مجسمہ سازی اور کانسی کے مجسمے بنانے میں ماہر تھے۔ مجسمہ سازی کا پالا اسکول گپتا آرٹ سے متاثر تھا۔ مہیپالا اول نے سارناتھ، نالندا بودھ اور گیا، میں متعدد مقدس ڈھانچے کی تعمیر اور مرمت کی۔ گوپالا نے اوڈنتاپورہ (بہار) میں مشہور خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ دھرم پالہ نے وکرماشیلا اور سوم پورہ مہاویہارس (بنگلہ دیش) قائم کیا۔



سوماپورہ مہاویہارا (بنگلہ دیش)

ادب: Literature

وکرماشیلا اور نالندہ یونیورسٹیوں کے ممتاز بدھ اسکالرز اتیشا، سرہا، تیلوپا، دانشیل، دانسری، جمیترا، مکتیمترا، پدماناوا، ویرچن اور سیلبھدرا تھے۔ فلسفہ کے بارے میں قابل ذکر متن تحریروں میں گوداپاڈا کے ذریعہ اگاماشاسترا، اور سریدھر بھٹہ کے ذریعہ نیایا کنڈالی شامل ہیں طب سے متعلق بہت ساری تحریریں چکر پانی دتہ، سریشور گدادھارا وئیدیا اور جیموتاواہنا نے مرتب کیں۔ پالا سنسکرت کے اسکالرس کی بھی سرپرستی کرتے تھے۔ بہت سارے بدھ تانترک کام کی تصنیف اور اس کا سنسکرت میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ اصلی تانترک کاموں میں ہندوستانی اور تبتی متون کے مختلف گروہ شامل ہیں۔ ''مہیپالا گیٹ'' (مہیپالا پرگانے)، جو ایک مقررہ لوک گیت ہیں، وہ اب بھی دیہی علاقوں میں گائے جاتے ہیں، بنگال، سندھیا کرنندی کی مہاکوی راما چریتم، کے بعد کے پالا حکمران رامپال کی سوانح عمری میں وضاحت کی گئی ہے کہ بے اندازہ تحائف کے ذریعہ جنگل کے سربراہوں کو کس طرح لایا گیا۔

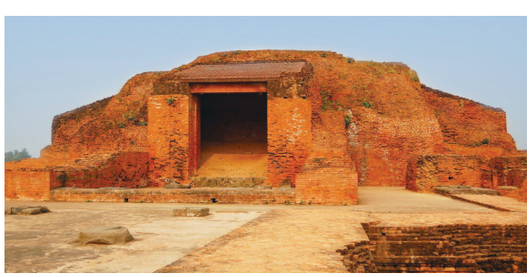

وکرماشیلا یونیورسٹی

III۔ راشٹرا کوٹاس: The Rashtrakutas

پراتیھر اس اور راشٹرکوتوں کے مابین دشمنی دونوں خاندانوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوئی۔ قنوج تشریف لانے والے عرب مسافر المسعودی نے دونوں حکمران خاندانوں کے مابین دشمنی کا ذکر کیا ہے۔ راشٹرکوٹاس جو پراتیھر اس سے قنوج پر قبضہ کرنے کیلئے اپنے وقت کی

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:58 AM

بولی لگا رہے تھے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اور 10ویں صدی عیسوی تک حکمرانی کرتے رہے۔ انہوں نے راستیکاس یا رتھی کاس سے تعلق رکھنے کا دعوی کیا، جو ایک اہم قبیلہ ہے، جس کا تعلق کنڑی بولنے والے خطے میں ہے اور اشوک کے احکامات میں اس کا تذکرہ ہے۔

8.4 راشٹرکوٹاس خاندان کا عروج : Rise of Rashtrakuta Dynasty

راشٹرکوٹا اصل میں وٹاپی کے مغربی چالوکیہ کے جاگیردار تھے۔ اگرچہ راشٹرکوٹاس ابتدائی حکمران تھے، لیکن اس خاندان کا سب سے بڑا حکمران ڈانڈی درگا تھا۔ بیرار کے ایک چھوٹے سے حصے سے تعلق رکھتے ہوئے، ڈانڈی درگا نے چالوکیہ کے حکمران، وکرمادتیہ دوم (733-746) عیسوی کی موت کے بعد اپنے مفتوحہ علاقوں کا حصہ بنایا۔ اس نے نندی پوری، مالوا اور مشرقی مدھیہ پردیش اور پورے بیرار کی گجرات مملکت پر قبضہ کر لیا۔ 750 عیسوی تک، وہ وسطی اور جنوبی گجرات اور پورے مدھیہ پردیش اور بیرار کے فاتح بن چکے تھے۔

اپنی حیثیت کو مستحکم کرنے کے بعد، اور کیتھیورمن II (746-753) کو شکست دینے کے بعد، وٹاپی کے آخری چالوکیہ حکمران، ڈانڈ درگا نے مہاراجہ دھیراجہ، پرمیشورا اور پرمابھدرا کے لقب اختیار کئے۔ اس نے پلوا کے حکمران نندی ورمن دوم سے اپنی بیٹی پلوا کی شادی کر کے تعلقات مضبوط کئے۔ 756 عیسوی میں ڈانڈی درگا کی موت کے بعد، اسکے چچا (والد کا بھائی) کرشنا اول تخت نشین ہو گیا۔

کرشنا اول اور اس کے جانشین:
Krishna I and His Successors

کرشنا اول (756-775) عیسوی نے میسور کے گنگا کو شکست دی۔ اس کا سب سے بڑا بیٹا گووندا دوم اس کی جگہ 775 عیسوی میں آیا۔ اس نے مشرقی چالوکیہ کو شکست دی۔ اسنے ملک کے امور کو اپنے بھائی دھروا کے پاس چھوڑ دیا۔ جس نے آخر کار خود کو حاکم بنا لیا۔ دھروا (780-794) عیسوی کے دور میں، راشٹرکوٹا کی طاقت اپنے عروج پر پہنچی۔ مغربی گنگا بادشاہ کو سرزد کرنے کے بعد، دھروا نے پلوا کے بادشاہ، ڈانڈی ورمن کو شکست دی۔ وینگی (جدید آندھرا) کے حکمران کو بھی اپنی سرزمین کو قبول کرنا پڑا۔ جنوب میں اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد، دھروا نے قنوج کے آس پاس کے علاقوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کروائی۔ دھتوا کے ذریعہ پارتی ہرا کا بادشاہ وتسریہ اور پالا حکمران دھرمپالا کو، جو اس خطے میں بالادستی کے دعویدار تھے، جن کو دھروا نے شکست دی۔ اس نے اپنے تیسرے بیٹے گووندا سوم کو وارث بنایا۔

گووندا سوم (794-814) عیسوی کے تخت سے الحاق نے کامیابی کے ایسے دور کا آغاز کیا جیسے پہلے کبھی نہیں تھا۔ پالیکا کا بادشاہ، دانتیکا، کو گووندا سوم نے زیر کیا۔ وینگی کا حکمران، وشنو ور دانا اس کا ماموں تھا۔ اس لئے اس نے اپنی طاقت کو استعمال کر کے مقابلہ نہیں کیا۔ اسطرح گووندا سوم دکن کا حاوی بن گیا۔ راشٹرکوٹاس سلطنت عظمت کے عروج کو پہنچی۔

گووندا سوم کے بعد انکے بیٹے اموگھا ورشا (814-878) نے اس کی جگہ لی۔ اموگھا ورشا نے 64 سال تک حکمرانی کی اور اسکے پہلے بیس سال تک مغربی گنگا کے ساتھ نہ ختم ہونے والی جنگیں دیکھنے میں آئیں۔ امن لوٹ آیا جب اموگھا ورشا نے اپنی بیٹی کو گنگا کے ایک شہزادے کے ساتھ بیاہ دیا۔ اموگھا ورشا ادب کی سرپرست تھا۔ اور اس نے مشہور دیگمبارا آچاریہ جناسینا، سنسکرت گرامارین ساکاتیانہ اور ریاضی دان مہاویرا آچاریہ کی سرپرستی کی۔ اموگھا ورشا خود ایک عظیم شاعر تھا۔ اور ان کے کاوی راجہ مرگ شاعرانے پر ابتدائی کنڑی میں کام کئے۔ اموگھا ورشا کے بعد، اسکے جانشین وسیع سلطنت کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ لیکن ان میں سب سے کامیاب کرشنا سوم (939-968) عیسوی تھا۔

کرشنا سوم راشٹرکوٹا خاندان کا آخری عظیم حکمران تھا۔ اسکے الحاق کے فوراً بعد ہی اسنے اپنے بھائی بٹونگا کے ساتھ مل کر چولا سلطنت پر حملہ کر دیا۔ کانچی اور تنجاؤر کو 943 عیسوی میں پکڑا گیا تھا۔ آرکاٹ، چینگل پٹو اور ویلور پر مشتمل اس کی فوج تھونڈیمنڈلم کے موثر قابو میں رہی۔ 949 عیسوی میں، اس نے تکولم (موجودہ ضلع ویلور) میں راجھا دیتھیا کی چولا فوج کو شکست دی کرشنا سوم رامیشورم تک آگے بڑھا جہاں اس نے فتح کا ستون بنایا۔ اس طرح وہ پورے دکن خطے میں اپنی حکمرانی قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے تحت ہی راشٹرکوٹاس اس مقابلہ میں شامل ہوئے جو اس وقت قنوج پر قابو پانے کے لئے شمالی حکمران خاندانوں کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ قنوج پر قبضہ کے سلسلے میں جاری کشمکش نے کچھ مقامی راجوں کو اپنی آزادی کا دعوی کرنے کی

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:07:59 AM

حوصلہ افزائی کی۔ان کی بدعنوانی نے قنوج میں اس کے مرکز کے ساتھ ہی شمالی ریاست ہندوستان میں ایک ہی ریاست کی حکمرانی کے امکان کو ختم کردیا۔شمال مغرب کی طرف سے کئے جانے والے حملوں نے بھی ایک طاقتور ریاست بنانے کی ایسی کسی بھی کوشش کو روکا۔لیکن کرشنا سوم کے جانشین اس سلطنت کو اس کے زوال سے بچانے میں بہت کمزور تھے۔

مذہب : Religion

راشٹرکوٹا کے دور میں شیوا اور وشنو کی پوجا مقبول تھی۔ایلورا میں چٹانوں کا مشہور مندر کرشنا اول نے تعمیر کیا تھا۔مہروں میں وشنو کے گورو داوہانہ کی تصویریں ہیں یا شیو کی یوجک کرنسی میں بیٹھے ہیں۔دانتی درگا نے اجینی میں ہیرنیا گربھا رسم ادا کی۔یہاں تلا دناس تحفہ یا سونے کی پیشکش کے بارے میں حوالہ جات موجود ہیں۔جو کسی وزن کے برابر ہیکل کے دیوتاؤں کے برابر ہیں۔

> ہیرنیا گربھا کے لغوی معنی سنہری رحم ہے۔اس سنہری کوکھ سے باہر آنے والا شخص، پجاریوں کے ذریعہ کی جانے والی وسیع و عریض رسومات کے بعد، اسے نوزائیدہ قرار دیا جاتا ہے۔جس میں ایک آسمانی جسم ہوتا ہے۔ستاوہانہ بادشاہ گوتم پتر استھا کرنی نے شتریائی حیثیت کے دعوی کے لئے یہ رسم ادا کی۔

جین مت کو بعد کے حکمرانوں کی سرپرستی حاصل رہی جیسے اموگھا ورشا اول، اندرا چہارم، کرشنا دوم اور اندرا سوم، بدھ مذہب میں کمی واقع ہوئی تھی۔اور اسکا واحد اہم مرکز کنہری میں تھا۔

ادب : Literature

راشٹرکوٹا کے حکمران سیکھنے سکھانے کے زبردست سرپرست تھے۔کنڑی اور سنسکرت ادب نے ان کے دور میں بہت ترقی کی۔آموگا ورشا اول پر وسناٹا رامالیکا، جو سنسکرت کا مصنف تھا، اور کوی راجا مرگھا، کنڑی ادبی کا کام تھا، جنا سینا نے جین کا اڈی پورنا لکھا تھا۔کرشنا دوم کے روحانی رہنما، گنا بھدرا نے جینوں کا مہا پرانی لکھا۔قدیم کنڑا ادب کے تین جواہرات۔کوی چکروتی پونا، اڈی کوی پمپا اور کوی چکروتی کی سرپرستی راشٹرکوٹا کے بادشاہ کرشنا سوم نے کی تھی۔اس طرح مغربی چالوکیاؤں کے تائلا پا اور ستیشرایا کی سرپرستی بھی اسے حاصل تھی۔

فن تعمیر: Architechture

راشٹرکوٹا س نے ہندوستان فن تعمیر میں شاندار شرکت کی۔ آج کل کے مہاراشٹرا میں واقع ایلورا اور الیفنٹا کے مقامات پر چٹانوں کی قبریں ان کے دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایلورا غار علاقہ میں مشتمل بدھ، ہندو اور جین یادگاروں اور آرٹ ورک کی خصوصیات ہیں۔اموگورشا اول نے جین مت کی حمایت کی اور یہاں ایلورا میں پانچ جین غار مندر ہیں جو اس عہد کے مطابق ہیں۔

ایلورا میں سب سے زیادہ حیرت انگیز ڈھانچہ یک سنگی کیلا سناتھ مندر کی تشکیل ہے۔اس مندر کو آٹھویں صدی میں کرشنا اول کے زمانے میں ایک چٹان کو تراش کر بنایا۔یہ کرناٹک کے پٹاڈاکل میں واقع لوکیشورا مندر کی طرح ہی ہے۔جو پلواواس پر اپنی فتح کو منانے کیلئے چالوکیہ بادشاہ وکرمادتیہ دوم نے بنایا تھا۔داساوتارا بھاروا، راون نے پہاڑ کیلاسا کو لرزتے ہوئے، شیوا اور وشنو کو ناچتے ہوئے، اور لکشمی موسیقی سنتے ہوئے مندر کے اندر مجسمہ سازی کے بہتری نمونے ہیں۔



Kailasanath Temple - Ellora



Ellora Sculptures



Elephanta Cave

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:08:00 AM

الیفنٹا کا مرکزی مقام ایلوار کے مقامات پر فن کے لحاظ سے اعلیٰ ہے۔ نٹاراجہ اور سدا شیوا جیسے مجسمے یہاں تک کہ خوبصورتی اور دستکاری میں ایلورا کے مجسمے پر بھی بھاری ہیں۔ آردھنا ریشورا اور مھیشورتی دیگر مشہور مجسمے ہیں۔ مؤخرالذکر، بھگوان شیو کے تین چہرے والا مورچہ 25 فٹ لمبا ہے۔ اور اسے ہندوستان میں مجسمے کے بہترین ٹکڑوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ یہ مصوری بھی کیلاش کے ہیکل کے پورچ اور ایلورا میں واقع مہیش مورتی کے مندر کی چھتوں میں دکھائی دیتی ہے۔

Summary : خلاصہ

I۔ ہرش :

- گپتاؤں اور وردھانوں کے مابین بہت سے آزاد سرداران دیکھے گئے۔ شمالی ہندوستان میں ایک مضبوط وسطی طاقت کا فقدان تھا۔
- ہنس، ولابھی کے میتر کاس، قنوج کے مئوکھاریس، منداسر کے یاسودھرمن، تھانو یشور کے پشیا بھوتیں اور بعد میں مگدھا کے گپتاس سب علاقائی ریاستیں تھیں۔
- ہرش نے چین کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھے اور چینی حاجی ہیون سانگ نے اس دور کے لوگوں کے سماجی و مذہبی حالات کو ریکارڈ کیا۔
- ہرش نے بدھ مت کی سرپرستی کی اور قنوج اور پریاگ میں بدھ مت کے اسمبلیاں بلائیں۔

II۔ پالاس:

- پالا خاندان کے بانی گوپال کو چھوٹی ریاستوں کے سرداروں اور حکمرانوں نے حکمرانی کے لئے منتخب کیا تھا۔
- دھرمپالا، دیوپالا اور مہیپالا اول نے مکمل حکمرانی کی اور انکے دائرہ اقتدار کو موثر قابو میں رکھا۔
- وکرماشیلا اور نالندا یونیورسٹی کو پالاس کی سرپرستی نے بدھ، جین اور سنسکرت ترقی پسند ادب کی راہ ہموار کردی۔

III۔ راشٹرا کوٹاس :

- کرشنا سوم کے ذریعہ کرشنا اول سے کامیاب حکمرانوں کی ایک سیریز کے دور میں راشٹرکوٹاس سب سے زیادہ خوف زدہ اور طاقتور بادشاہی کے طور پر ابھرا۔
- راشٹرکوٹس سنسکرت کناڈا کے اسکالروں کی سرپرستی کرتے تھے۔
- ایلورا اور الیفنٹا میں پایا جانے والا فن انکی شراکت ہے۔

EXERCISE مشق

V894D

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

1۔ پربا کاروردھن نے اپنی بیٹی راجیسری کی شادی ..... کے ساتھ کردی۔

2۔ ہرش نے ..... کے مشورے پر قنوج کے تخت کو قبول کیا۔

a) گراہاورمن　　b) اوالوکیٹیس ورابدیستوا

c) پرابھاکر اوردھانا　　d) پونی

3۔ .....خارجہ تعلقات اور جنگ کا وزیر تھا۔

a) کنٹالہ　　b) بانو

c) آونتی　　b) سرواگاٹا

4۔ مندرجۂ ذیل میں سے.....کو ہرش نے لکھا تھا۔

a) ہرشاچریتا　　b) پریادرشیکا

c) ارتھ شاستر ا　　d) وکرموروا سی یم

5۔ مندرجۂ ذیل میں سے کونسا بیان غلط ہے؟

a) دھرم پالا نے سوم پورہ مہاویہار قائم کیا۔

b) رام پالا نے رامچاریتم لکھا۔

c) بنگال کے دیہی علاقوں میں مہیپالا گانے آج بھی مقبول ہیں۔

d) اگامہ شاستر اگوڈ پاڈا نے لکھا تھا۔

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں:

1۔ ہرش کی سلطنت کے مطالعہ کے لئے تصنیفاتی ماخذ کیا ہیں؟

2۔ ہرش قنوج کا بادشاہ کیسے بنا؟

3۔ مہیپال کی عظمت پر تبادلہ خیال کریں۔

4۔ تکولام کے جنگ کی اہمیت کی نشاندہی کریں۔

5۔ پالا خاندان کے دوران نالندہ یونیورسٹی کی اہمیت کو اجاگر کریں۔

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:08:01 AM

III۔ مختصر جواب لکھیں:

1۔ چین کے ساتھ ہرش کے تعلقات

2۔ ہرش کے جرم کے بارے میں انصاف کے نظام کی اہمیت

3۔ ایلیفنٹا اور ایلورا میں مزارات

4۔ کناڈا ادب میں راشٹر کوٹاس کا حصہ

5۔ جینیوں کو راشٹر کوٹاس کی سرپرستی

IV۔ ذیل کے سوالات کا تفصیل سے جواب دیں:

1۔ شمالی ہندوستان میں ہرش کی فوجی مہموں کا جائزہ لیں۔

2۔ ہرش کی مذہبی پالیسی کی وضاحت کریں۔

3۔ شمالی ہندوستان کی حالت کو نمایاں کریں جیسا کہ ہیون سانگ نے بیان کیا ہے؟

4۔ بدھ مذہب کی اشاعت میں پالوں کی کیا شرکت تھی؟

5۔ راشٹر کوٹاس کی عظمت کا محاسبہ کریں۔

لسانی گرمی:

1۔ بدھ مت کے اسمبلی اجلاس پر ایک ڈرامہ پیش کریں۔

2۔ بحث :

(i) بختیار خلجی نے یہ سوچ کر نالندہ یونیورسٹی پر حملہ کیا کہ یہ ایک قلعہ ہے۔

(ii) ہیون سانگ کا بدھ مت کے متن کو جمع کرنے کیلئے ہندوستان کا دورہ کرنا۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. Burton Stein (2004), *A History of India*, Oxford University Press.
2. R.K. Mukerjee, *A History of India.*
3. Romila Thapar (2002), *Early India*, Penguin, Haryana.
4. R.Sathianthaier (1972),*History of India*, Vol. I, S. Viswanathan Printers, Chennai.
5. A.S.Altekar (1934), *The Rastrakutas and Their Times*, Poona.
6. V.D.Mahajan (1990), *Ancient India*, Chand & Co., New Delhi.
7. T.V.Mahalingam (1955), *The South Indian Polity*, Madras.
8. R.D. Banerjee (1915), *The Palas of Bengal*, Calcutta.
9. R.C.Majumdar (1915), *History of Bengal*, Calcutta.

INTERNET RESOURCES انٹرنیٹ کے ذرائع

1. https://en.m.wikipedia.org.....wiki>pala
2. https://www.tutorialsprint.com>anicient....
3. https//www.brittannica.com
4. https//en.m.wikipedia.org

GLOSSARY

quinquennial	occurring once in five years	پانچ سال میں ایک بار ہونے والا واقع
bhikshu	Buddhist monk	بدھ کے ساتھی (عالم)
immolate	killing oneself by jumping into fire	آگ میں گر کر خود کو جلا ڈالنا
reckon	calculate	محسوب کرنا
preceptor	teacher	استاد
booty	plunder	لوٹا ہوا مال
espoused	supporting a cause	کسی مقصد کے لئے تعاون کرنا
hewn	chiselled	تراشنا
ascribed	assigned	مخصوص کام میں لگانا

11 his unit 8 Set
Thursday, February 17, 2022 11:08:01 AM

اکائی
9

جنوبی ہندوستان میں ثقافتی ترقی

Cultural Development in South India

سیکھنے کے مقاصد :

- قرون وسطی کے ابتدائی دور میں جنوبی ہندوستان کے حالات اور سماج کو سمجھنا۔
- چالوکیہ اور پلواس کے مابین سیاسی تصادم کی نوعیت کو جاننا۔
- دو ہندوستانی سلطنت کے تحت جنوبی ہندوستان میں ہونے والے ثقافتی تبادلے کو سمجھنا۔
- اجنتا، ایلورا اور ماملاپورم کے یادگاروں کی فنکارانہ عظمت کا مطالعہ کرنا۔
- ابتدائی وسطی جنوبی ہندوستان میں روحانی تحریکات (بھکتی تحریک) اور مقامی ادب کی متاثر کن ترقی کا مطالعہ کرنا۔

تعارف : Introduction

چھٹی صدی سے نویں صدی عیسوی کے دوران جنوبی ہند کی سیاسی تاریخ بادامی (واٹاپی) کے چالوکیہ (جسے مغربی چالوکیاس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور کانچی کے پلاواس کے مابین تنازعات کی علامت ہیں۔ اسی دوران، اس دور میں ثقافت اور ادب کے میدان میں بھی بڑی پیش رفت ہوئی ہے۔ اس نے عقیدتی ادب، آرٹ کا تعارف اور فن تعمیر جیسے شعبوں میں بھی نئی بنیادیں توڑ دیں۔

بھکتی تحریک، جس نے پورے برصغیر کو متاثر کیا، اس عرصے کے دوران تمل ملک میں شروع ہوا۔

ذرائع Sources

تانبے کی تختیوں پر، مندروں کی دیواروں اور ستونوں پر لکھے گئے ان نقشوں کو اس دور کی تاریخی معلومات کا ایک بڑا وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔ کناڈا، تلگو، تامل اور سنسکرت زبانوں میں چالوکیاس کے ذریعہ جاری کردہ نوشتہ جات اور تمل اور سنسکرت میں پلواس، برہمنوں کو اراضی گرانٹ ریکارڈ کرنے کے ساتھ ساتھ مذہبی استحکام کو دئے گئے شاہی اور غیر شاہی تحفے بھی اتنے ہی اہم وسائل ہیں۔ پلی کسین دوم نے ایہول کے کتبے سنسکرت میں ان کے درباری شاعر روی کیرتی نے مرتب کیا تھا۔ کوی راجامرگا، کناڈا کی شاعری پر ایک کتاب، وکرمارجنہ، وجائم جسے پمبا بھارتا بھی کہتے ہیں۔ کناڈا میں پمپ بھرتا، پمپہ بھی کہتے ہیں جو بعد کے دور کی باتیں ہیں اور تلگو میں نانیا کا مہابھارتم بھی مفید تاریخی اعداد و شمار فراہم کرتے ہیں۔

تاہم، فخر کی بات تمل ادب کو ملتی ہے۔ بھکتی تحریک جو جنوبی ہند میں شروع ہوئی تھی، آلواروں اور نائن ماروں کے تیار کردہ گانوں میں اس کا سب سے بڑا اظہار پایا گیا۔ بعد میں وشنویت آلواروں کی نظمیں نالیرا دیویا پربھندم کے نام سے مرتب کی گئیں۔ سایوا ادب کو پنیروترومروئی کے نام سے تعبیر کیا گیا تھا۔ دیویارم جو آپار (تیرونوواکراسر)، سایتھدر (تیرونینا سمبندر) اور سندارار نے تیار کیا ہے: اور تیرووا سگام از مانیکا واسگر ممتاز عبارت ہے جو آج تک مقدس ادب کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ پیریا پورنم کو سیکیژار نے تحریر کیا، بعد کے عرصہ میں وہ بہت زیادہ تاریخی معلومات بھی فراہم کرتا ہے، مہندرا ورماول نے سنسکرت میں لکھا ہوا متھاویلاسلا پراہنسام، پلوادور کے لئے ایک اہم وسیلہ ہے۔

بہت سے نوشتہ ذرائع بشمول سمندرا گپتا کے الہ آباد ستون کے

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:47 AM

From Kuram Copper Plate مشرقی پہاڑ پر سے چاند اور سورج کی طرح، اس نسل کے بادشاہوں سے نرسمہاورمن (جو پیدا ہوئے) کے پوتے، ان شہزادوں کے ماتھے پر کون کون ساز یور تھا، جن کے سر پہلے کبھی نہیں تھے جو دشمن بادشاہوں کے ہاتھی کے چرواہوں کو شیر مہیا کرتا تھا جس کو خود نرسمہا کو خوش کیا، جو ایک شہزادے کی شکل میں (زمین پر) آیا تھا، جس نے بار بار چولاؤں کو شکست دی، کیرلاس، کالابراس اور پانڈیا جنہوں نے سہارا سابا ہو (یعنی ہزاروں بازوؤں کارتاویریا) کی طرح سیکڑوں لڑائیوں میں ہزاروں ہتھیاروں سے لطف اٹھایا، جس نے پلیکسین کی پیٹھ پر (لفظ) وجیا (یعنی فتح) کے تین حروف لکھے جیسے ایک پلیٹ پر رکھے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ (جس کو اس نے پیٹھ موڑنے کا سبب بنایا تھا) پریلہ کی لڑائیوں میں، منی منگلا سور مارا وغیرہ، اور جس نے (شہر کا) واتاپی کو تباہ کیا، جس طرح گھوڑے میں پیدا ہوا (اگستیا) (شیطان) واتاپی تھا۔

کتبے اور چالوکیہ بادشاہ پلسکین دوم کے ایہول لکھے ہوئے کتبے میں پلاوا، چالوکیہ تنازعہ کی تفصیلات فراہم کرتے ہیں۔ پرمیشووان کی کرم تانبے کی پلیٹوں اور نندی ورمان III کے ویلور پالیم تانبے کی پلیٹوں میں اپنی فوجی کامیابیوں کو ریکارڈ کیا ہے۔ سکے ہماری اسی مدت کی معاشی حالت کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔ پالی پر لکھے ہوئے دیپاوامسا (Deeparamsa) اور مہاوامسا (Mahavamsa) جسے بدھ ذرائع، چینی سیاحوں ہیوین سانگ اور اسٹنگ کے بیانات سے ہمیں پلوا زمانے کی سماجی و مذہبی اور ثقافتی صورت حال کے بارے میں تفصیلات ملتی ہیں۔ نویں اور دسویں صدی میں عرب مسافروں اور سلیمان، المسعودی و ابن ہوکا کی جغرافیائی تحریروں میں بھی اس دور کے ہندوستان کے سماجی وسیاسی اور معاشی حالات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ایہول بادامی، پٹاڈاکل کے مندروں میں موجود مجسمے اس زمانے کی ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔

چالوکیاس اور پلاواس

9.1 چالوکیاس (Chalukiyas)

چالوکیہ کے دو خاندان ہیں بادامی (وٹاپی) کے چالوکیاس اور کلیانی کے چالوکیاس۔ یہ سبق صرف بادامی کے چالوکیاس کے تعلق سے ہے۔ چالوکیہ خاندان ایک مضبوط طاقت کے طور پر ابھرا اور اس کے بانی پلیکیسن اول (543-566) نے بادامی کے قریب ایک پہاڑی کو قلعہ بند کیا ہے۔ انہوں نے کرامباس سے آزادی کا اعلان کیا، کہا جاتا ہے کہ اس نے یاگناس کا انعقاد کیا اور اسماوید کی قربانی کی۔ دارالحکومت بادامی کی بنیاد کیرتی ورمان (566-597) نے رکھی تھی۔ پلیکیسن اول کے پوتے پلیکیسن دوم (609-642) نے منگالیشا کو شکست دینے کے بعد خود سے اس حکومت کا آغاز کیا، جس کا ذکر ایہول کے کتبے میں (شلالیھ) میں بیان کیا گیا ہے۔ پلیکیسن دوم کی سب سے نمایاں فتوحات میں سے ایک نرمدا کے کنارے ہرش وردھن کی فوج کی شکست تھی۔ مالوا، کلنگا اور مشرقی دکن کے بادشاہوں نے اس کی سرکوبی کو قبول کرلیا۔ بنواسی کے کم امباس اور گنگا کے تالاکڈ (میسور) پر ان کی فتوحات بھی قابل دید ہیں۔ تاہم کانچی پورم پر حملہ کرنے کی اس کی کوششوں کو مہندرورما پلاوا نے ناکام بنادیا تھا۔ اس کی وجہ سے چالوکیاس اور پلاواس کے درمیان طویل جنگ ہوئی۔ پلاوا بادشاہ نرسمہا ورمن اول (630-668) نے بادامی پر حملہ کرکے قبضہ کیا، پلیکیسن دوم لڑائی میں مرگیا۔ بادامی اور چالوکیا سلطنت کے جنوبی حصوں پر پلوا کا کنٹرول (اقتدار) کئی سالوں تک جاری رہا۔ آٹھویں صدی کے وسط میں، بادامی چالوکیاس اقتدار سے دور ہوئے اور ان کی جگہ راشٹرکوٹاس نے لے لیا۔

چالوکیاس کی انتظامیہ: Chalukyas Administration

ریاست (صوبہ): State

بادشاہ انتظامیہ کا سربراہ ہوتا تھا۔ شاہی خاندان کی جانشینی میں قدیم روایت کی سختی سے پیروی نہیں کی گئی تھی۔ عام طور پر بڑے بیٹے کو راجہ کے طور پر مقرر کیا جاتا تھا۔ جب راجہ حکومت کرتا تھا۔ بعد کے جانشینوں یعنی شہزادوں کو ادب، قانون، فلسفہ، جنگی فنون اور دیگر فنون کی تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ چالوکیا بادشاہوں نے دھرم ستر اور نیتی ستر اکے مطابق حکمرانی کا دعوی کیا، پلیکیسین اول مانوستر ا، پراناس اور ایتھاساس پر عبور رکھتا تھا۔ شروع میں، چالوکیہ بادشاہوں نے مہاراجن، ستیہ سریشیان اور سری پریشوی وللا پن جیسے لقب اختیار کئے۔ ہرش ودرھن کو شکست دینے کے بعد پلیکیسین دوم نے پرامیشرن کا لقب اختیار کیا۔ بھٹکارکان اور مہاراجا تھیراجن جلد ہی بہت مشہور

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:48 AM



القاب بن گئے ۔ پلاوا سلطنت میں بادشاہوں نے دھرم مہاراجا دھی راجہ، مہاراجا دھیراجا، دھرم مہاراجہ، مہاراجا دھیراجا، مہاراجہ جیسے بلند لقب اپناتے تھے۔ ہیراہاڈگلی (تختیوں) پلیٹوں میں بادشاہ کو اگنیسٹو ما، واجپائے اور اسوسمہا کی قربانیوں کے ادا کار کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔

جنگلی سور چالوکیہ کا شاہی نشان تھا۔ یہ دعوی کیا گیا کہ اس نے وشنو کے ورہا اوتار کی نمائندگی کی ہے۔ بیل، سیواس ماؤنٹ (Sivasmount) ، پلاواؤں کی علامت تھا۔

شاہی خواتین: Royal Women

جے سمن اول کی چالوکیہ سلطنت نے شاہی خواتین کو صوبائی گورنر س مقرر کیا، انہوں نے کچھ مواقع میں سکے بھی جاری کئے، چالوکیہ کی شہزادی وجیا بھٹاویگا نے نو کتبات جاری کئے ۔ پلاوا رانیوں نے بادشاہی کے انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیا لیکن انہوں نے زیارت گاہیں تعمیر کیں اور مختلف دیوتاؤں کی تصاویر نصب کیں اور مندروں کو اوقاف دئے، راجہ سیما کی ملکہ کی تصویر کانچی پورم کے کیلا سانا تھ مندر میں رکھی گئی جو شلالیھ سے ملتی ہے۔

بادشاہ اور اس کے وزراء: The King and His Ministers

تمام اختیارات بادشاہ کے سپرد تھے۔ کتبات خاص طور پر وزراء کی کونسل کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں، لیکن وہ مہاسندھی وگرہیکا نامی ایک عہدیدار کا حوالہ دیتے ہیں۔ وزراء کی چار دیگر اقسام کا بھی حوالہ جات میں حوالہ دیا گیا ہے۔ پردھانا (سربراہ وزراء)، مہاسندھی

پلیکسین II کا ایہول شلالیھ (کتبہ) Aihole Inscription of Pulikesin II : ایہول (کرناٹک) میں میگودی مندر ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ اس جینا مندر کی مشرقی دیوار پر 19 ویں لائن سنسکرت میں لکھی ہوئی ہے۔ (ساکا دور کی تاریخ: 635 - 634 (عیسوی) اس کتبے کو تحریر کرنے والا (یار کھنے والا) ایک شاعر ہے جس کا نام اروی کیرتی ہے۔ یہ کتبہ چالوکیہ خصوصاً بادشاہ پلیکسن دوم پر شاستی ہے، جسے ستیہ سرایا (سچائی کا

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:49 AM

وگرائیکا (وزیر برائے امور خارجہ) امتیہ (وزیر برائے محصولات) اور سمہارٹا (وزیر خزانہ) چالوکیوں نے انتظامیہ کی خاطر ریاست کو سیاسی تقسیم میں درجہ بند کیا۔ ویشئیم، راشٹرم، ناڈو اور کنندہ کردہ کتبہ (Epigrph) میں ویشی پتیس، سمنتاس، گرامپوہیز اور مہاتراس جیسے عہدیداروں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ وشیا پاتیوں نے بادشاہوں کے کہنے پر طاقت کا استعمال کیا۔ سامنتاس جاگیردار تھے جو ریاست کے کنٹرول میں کام کررہے تھے۔ گرامپوہیز اور گرامگڈوس گاؤں کے عہدیدار تھے۔ مہاتراس گاؤں کے ممتاز مرد (سربراہ) تھے

صوبائی اور ضلعی انتظامیہ : Provincial and District Administration

عام طور پر بادشاہ نے اپنے بیٹوں کو بطور صوبائی گورنر نامزد کیا، خود گورنر اپنے آپ کو راجہ، مارکا۔ راجن اور راجا آدتیہ، راجہ پرامیشوران کہلانے لگے، کچھ گورنروں نے مہاسمنت کا لقب سنبھالا اور اپنی فوج رکھی۔ وشایا کا سربراہ (سردار) ویشیاپتی تھا۔ اس کے نتیجہ میں وشیا کو پکتی (Pokti) میں تقسیم کردیا گیا اور پکتی کا سربراہ پوگاپتی تھا۔

گاؤں کی انتظامیہ: Village Administration

دیہات کے روایتی محصولاتی عہدیداروں کو نالہ کاونڈا کہا جاتا تھا، گاؤں کی انتظامیہ میں مرکزی شخصیت کموٹڈا ی یا اپوکی گن تھا جسے بادشاہوں نے مقرر کیا تھا۔ گاؤں کا امن وامان مہاجنم نامی لوگوں کے ایک گروپ کے ہاتھ میں تھا۔ مہاپروش نامی ایک خصوصی افسر تھا، جو گاؤں کا نظم ونسق برقرار رکھنے کا انچارج تھا، ناگراپتی اور پراپتی شہروں کے عہدیدار تھے۔

مذہب: Religion

چالوکیہ نے سیوازم اور وشنومت دونوں کی سرپرستی کی، انہوں نے سیوا اور وشنو کے لئے مندر بنائے۔ دریائے گنگا کے خطے سے برہمن گروپوں کو مدعو کیا گیا تھا اور باقاعدگی سے پوجا انجام دینے اور مندروں میں تہوار اور تقریبات منعقد کرنے کے لئے وہ آکر آباد ہوئے تھے۔ کیرتی ورمن اول، منگلیسا (597-609) اور پلیکیسن دوم (609-642) جیسے قابل ذکر چالوکیہ حکمرانوں نے یگناس (Yagnas) انجام دئے۔ انہوں نے پیرماواشنا اور پیرامہ مہشورا جیسے لقب اپنائے تھے چالوکیہ نے جنگی دیوتا کارتکیان کو ایک نمایاں جگہ دی۔ سئیو خانقاہیں ساؤازم کو مقبول بنانے کے مراکز بن گئے۔ چالوکیہ نے ہیٹروڈوکس فرقوں کی بھی سرپرستی کی اور بڑی دلچسپی سے جین اسکالر تھی۔ کیرتی ورمندوم کے دور میں جین گاؤں کے ایک عہدیدار نے ایک جین مندر کی جگہ بنایا تھا جس کا نام انی گیری تھا۔ شہزادہ کرشنا نے گنیاترا ایک جین، راہب، ماسٹر مقرر کیا، ہیوئن سانگ کے مطابق، چالوکیہ کے علاقے میں بہت بدھسٹ مراکز موجود تھے جین میں ہنایانہ اور مہایانہ فرقوں کے 5000 سے زیادہ پیروکار تھے۔

ادب اور تعلیم : Literature & Education

چالوکیہ سنسکرت کا استعمال ستونوں کے لکھے ہوئے کتبوں میں کرتے تھے جیسے ایہول اور مہاکوڈم میں بادامی میں چالوکیا بادشاہ کے ساتویں صدی کے کتبے میں کنڈا کے مقامی پراکرت کا ذکر ہے جس کا مطلب ہے لوگوں کی زبان اور سنسکرت کو ثقافت کی زبان، پلیکیسن دوم کے ایک سردار سنسکرت میں ایک گرامر کی کتاب سپتاورم کے نام سے تصنیف کی تھی۔

چالوکیہ کے فن تعمیر (طرز تعمیر) Chalukya Architecture

تاریخی طور پر دکن میں چالوکیاس نے نرم ریت کے پتھروں کو درمیانے درجے کے طور پر مندروں کی تعمیر کی تکنیک کو متعارف کرایا۔ بادامی میں دو مندر وشنو کے لئے اور ایک شیوا دوسرا جینا تیرتھنکروں کے لئے وقف ہیں۔ ان کے مندروں کو دو گروہوں میں شامل کیا گیا ہے۔ کھدائی شاہ غار مندروں اور ساختی مندروں بادامی دونوں ساختی اور کھدائی والے غار مندروں کے لئے جانا جاتا ہے۔ پٹا کال اور ایہول ساختی مندروں کے لئے مشہور ہیں

ایہول (آئیول): Aihole (Ayyarole)

634 میں تعمیر کیا گیا، ایہول جو قرون وسطی کے مشہور آیواول سوداگروں کے انجمن (مرچنٹ گلڈ) کا صدر مقام تھا ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ ایہول میں تقریباً ستر مندر موجود ہیں۔ قدیم ترین پتھروں سے تعمیر کردہ مندر لاڈ خان مندر ہے۔ اس کی انوکھی خصوصیات میں سے ایک ایک استرا کاری کردہ (Stuccopillar) ستون ہے جس کا طرز تعمیر شمالی انداز سے مختلف ہے۔ دیوی درگا کے لئے وقت ایک مندر

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:50 AM

بدھا چیئتیا (Buddha Chaitya) کے ماڈل (نمونہ) پر بنایا گیا، یہ نیم دائرے کی شکل میں اٹھائے ہوئے پلیٹ فارم پر کھڑا ہے۔ ایک اور مندر، جو ایک ہی دیوی کے لئے وقف کیا گیا ہے، ہچلیملیگڑی کہا جاتا ہے جو شکل میں مستطیل ہے، چالوکیہ نے جین مندر بھی بنائے تھے، میبگو دی جین مندر چالوکیہ کے تحت مندر کے فن تعمیر کے ارتقاء کی مثال ہے جس میں منڈ پا قسم کے غار ایہول میں محفوظ ہیں۔



ایہول درگا مندر

واتاپی (بادامی) Vatapai (Badami)

بادامی میں چار غار ہیں۔ منگلیسا کے ذریعہ تعمیر کردہ سب سے بڑا غار مندر وشنو کے لئے وقف ہے۔ سانپ کے بستر اور نرسمہا پر وشنو کی ملاوٹ والا مجسمہ چالوکیہ کے آرٹ کی عمدہ مثال ہے۔ مذہب سے قطع نظر فن تعمیر کی خصوصیات میں سے ایک مشترکہ انداز ہے۔ یہ تکنیکی اہمیت اور سرپرست اور معمار دونوں کا سیکولر رویہ قائم کرتا ہے۔

پٹاڈاکال:

کرناٹک کے ضلع باگل کوٹ کا ایک پرسکون گاؤں پٹاڈاکال اپنے شاندار مندروں کے لئے مشہور ہے۔ پٹاڈاکال شاہی رسومات ادا کرنے کا مرکز تھا۔ ویرو پاکشا مندر اپنے شوہر وکرم آدتیہ دوم کے ذریعہ کانچی پورم کی فتح کی یاد دلانے کے لئے ملکہ لوہامہا دیوی کے حکم پر بنایا گیا تھا۔ ماملہ پورم میں راجنیمیا کے تعمیر کئے ہوئے ساختی مندر کی انوکھی خصوصیات کو یہاں چالوکیاؤں نے اپنایا تھا۔ یادگار عام طور پر ان حکمرانوں کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جنہوں نے انہیں تعمیر کیا تاہم یہاں ہمارے پاس معماروں کے دستخط بھی ہیں جنہوں نے عمارتوں کا تصور کیا اور ان کو تخلیق کرنے والے ہنرمند دستکاروں کے دستخط بھی ہیں ویرو پاکشا مندر کے مشرقی پیش دار میں ایک کنڑی زبان میں لکھا ہوا کتبہ ہے جو معمار کی تعریف کرتا ہے اور ان کو تخلیق کرنے والے ہنرمند معمار کو



ویرو پکشا مندر، پٹاڈاکال

تری بھوواچاریہ (Tribhuvachariya) (تین جہانوں کا بنانے والا) لقب دیا گیا۔ ہیکل کی دیواروں پر پائے جانے والے متعدد امدادی کاموں کے تذکرہ میں مجسمہ سازوں کے دستخط موجود ہیں جنہوں نے انہیں نقش کیا تھا۔ گاؤں کے جنوب مشرقی کونے میں مندر ہے۔ اپنے بنیادی منصوبے میں زیرو پکشن کی طرح ہی، اس کا شمالی انداز میں ایک ''شکارا'' ہے۔ بیرونی دیواروں پر بڑے پیمانے پر سجایا گیا ہے جس میں رامائن کے مناظر اور کردار پیش کئے گئے ہیں۔ مشرقی دیوار میں ایک مختصر کناڈا زبان میں لکھا ہوا ہے جس میں معمار (ایوڈی اووچا Aevadi Ovajja) کا نام ہے، جس نے مزار کو ڈیزائن کیا تھا۔ پٹاڈاکال میں چالوکیوں نے دس سے زیادہ مندر تعمیر کئے جو چالوکیہ کے فن تعمیر میں ارتقا کا ثبوت دیتے ہیں۔ طرز کی بنیاد پر ان مندروں کو دو گروہوں میں درجہ بندی کیا گیا ہے۔ ہند۔ آریائی اور دراوڑی

نقاشی : Painting

نقاشی بادامی میں وشنو کے وقف کردہ ایک غار کے مندر میں پائی جاتی ہے۔ چالوکیاس نے مصوری میں واکاٹا کا انداز اپنایا تھا۔ بہت سے نقاشیاں محل میں ہیں جو بادشاہ منگالیسین نے کرائی تھیں (597 - 609) اس منظر میں شاہی کنبہ کے ممبروں اور دیگر کے ذریعہ (رقص کی کارکردگی) کو پیش کیا گیا ہے۔

9.2 پلاواس : Pallavas

پلاواس کی اصل کے بارے میں کوئی علمی اتفاق رائے نہیں ہے۔ کچھ ابتدائی اسکالروں کا موقف ہے کہ پلاوا لفظ پہلاوا کی ایک شکل ہے، جسے ''پرتھین'' کہا جاتا ہے جو دوسری صدی عیسوی میں ساکا اور ستاونہیوں کے مابین جنگوں کے دوران مغربی ہندوستان سے جزیرہ نما کے مشرقی ساحل میں چلا گیا تھا لیکن بہت سارے آج انہیں جنوبی

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:51 AM

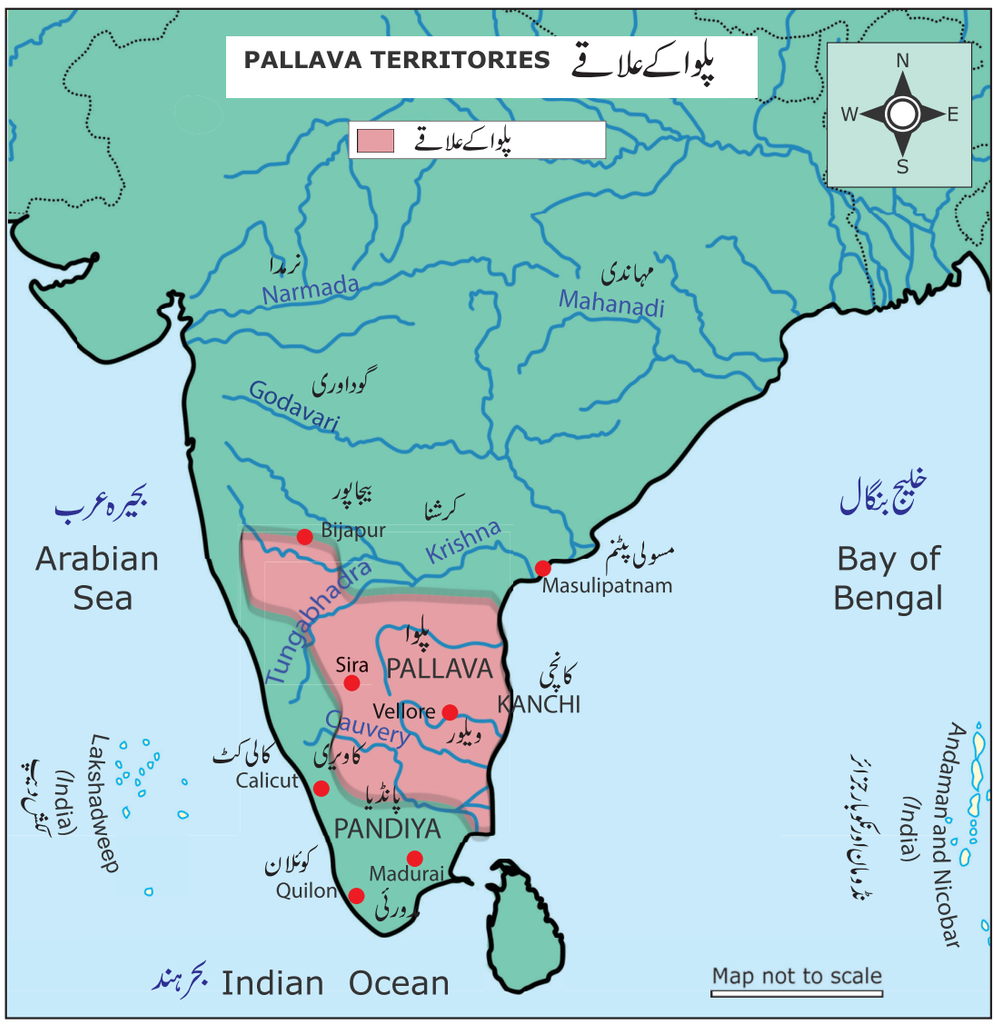

ہندوستان کے مقامی باشندے یا شمالی ہندوستان کے خون سے مرکب مانتے ہیں۔

پلاوا کا تعلق شمالی پینار اور شمالی ویلار ندیوں کے درمیان سرزمین، تونڈی منڈلم سے تھا۔ سمجھا جاتا ہے کہ سمہا وشنو نے کاویری تک فتح حاصل کی تھی اور اس نے اپنے باشندوں کی حکمرانی کو مستحکم کیا تھا جس کی شروعات اس کے والد سمہاورمن نے کی تھی۔ سمہاوشنو نے کابھاروں کو فتح کرتے ہوئے کاویری تک کی زمین کو فتح کرلیا، اس طرح ان کا پانڈیاؤں کے ساتھ تنازعہ ہوا۔ سمہاوشنو کے جانشین مہندرورمن اول (630-590)، جن کو اپار نے جین مت سے سیوازم میں تبدیل کیا، وہ فن کا سرپرست تھا اور اپنے طور پر ایک شاعر اور موسیقار تھا،

مہندرورمن کے دور حکومت میں پلیکسین دوم کی فوج نے پلاوا ریاست کے شمالی حصے کو اپنے ساتھ جوڑ لیا اور تقریباً کانجی پورم کے دارالحکومت پلاوا میں پہنچا۔ اس کے بعد نرسمہاورمن اول (668-630) کے دور میں پلاوا اس اپنے سری لنکا کے شہزادے مناورمن کی مدد سے چالوکیہ پر کئی فتوحات حاصل کرکے اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

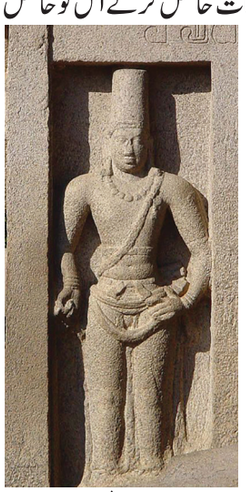
نرسمہاورمن

مناورمن بعد میں جزیرے کا بادشاہ بن گیا، وہ عروج پر تھا نرسمہا ورمن کے چالوکیہ بادشاہی پر حملہ اور بادای پر اس کا قبضہ تھا۔ نرسمہا وامن کا دعوی تھا کہ اس نے چولاؤں، چیرا اور کلبھراؤں اس کو شکست دی ہے۔ مناورمن کی مدد کے لئے روانہ کئے گئے دو بحری مہم کامیاب ہوگئے، لیکن

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:53 AM

اس کے بعد سری لنکا کا وہ حکمران اپنی سلطنت سے محروم ہوگیا۔

پلاؤ چالوکیہ کا تنازعہ کے بعد کے عشروں کے دوران وقفے وقفے سے امن کے ساتھ جاری رہا، اپنے پوتے پیرا میشورورمانا ول (670-700) کے دورحکومت میں، چالوکیہ مملکت کے وکرمادتیہ نے پلوا ملک پر حملہ کیا۔ پیرامیشورورمن نے گنگاس اور پانڈیا کی حمایت سے اس کے خلاف جنگ لڑی۔ اس کے نتیجہ میں، پلوا جنوب میں پانڈیا کے ساتھ تنازعہ میں آ گئے۔ نویں صدی کے اوائل میں راشٹر کوٹا کے بادشاہ، گووندسوم نے، پلووادانستی ورمن کے دور میں کانچی پر حملہ کیا تھا۔ دانستی ورمن کے دور میں کانچی پورم پر حملہ کیا تھا۔ دانستی ورمن کے بیٹے نندی ورمنس وم II کے وپتے اپارجیتا، نے چولہ سلطنت کے آدتیہ اول کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں اپنی جان گنوادی جس نے تونڈی منڈلم پر حملہ کیا، اس سے پلاؤں کی قسمت پر مہر لگ گئی۔ اس کے بعد، تونڈی منڈلم پر قبضہ چولاؤں کے ہاتھوں سے چلا گیا۔

چیراؤں کے بارے میں: About the Cheras

اگرچہ ایسا لگتا ہے کہ کیرلا کا علاقہ چھٹویں سے نویں صدی تک کی مدت کے دوران چیرا پیرومال کے زیر اقتدار رہا ہے، نویں صدی کے آغاز تک اس کی تاریخ کے بارے میں بہت کم معلوم ہے۔

پلوا انتظامیہ : Pallva Administration

پلواس کے ہاں خونی رشتہ کو، قربت الٰہی کی حیثیت سے رکھا جاتا تھا اور یہ موروثی تھا۔ بادشاہ نے بلند آواز والے القاب حاصل کئے جن میں سے کچھ جیسے مہاراجادی راجا، شمالی ہندوستان کی روایات سے مستعار لئے گئے تھے۔ وزراء کے ایک گروپ کے ذریعہ بادشاہ کی مدد کی جاتی تھی اور بعد کے پلوادور میں وزارتی کونسل نے ریاستی پالیسی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ کچھ وزراء نے نیم شاہی القاب حاصل کئے تھے اور شاید وہ جاگیرداروں میں سے مقرر ہوئے ہوں گے۔

انت یاز (antyas) اور منتری کے مابین تفریق ہے۔ اگرچہ عام طور پر ایک منتری (وزیر) کو سفارت کار سمجھا جاتا ہے۔ امتیا ایک مشیر ہوتا ہے، منتری منڈالہ وزراء کی کونسل تھی۔ راہاسیادھیکرت بادشاہ کانجی سکریٹری تھا، مانیکاپ پندارم۔ کپین خزانے کا انچارج افسر تھا (مانیکا۔ قیمتی سامان، پانڈرم۔ خزانہ، کپین، نگہبان) کوڈ کیپلائی تحفوں کا افسر تھا۔ وہ پلوا بادشاہ کے ماتحت مرکزی افسر تھے۔ کوسا ادھیکسہ مانیکلپندرم۔ کپین کے نگران تھے۔ عدالتی عدالتوں کا ادھیکرین کہا جاتا تھا اور ججوں کو دھرمادھیکرین کہا جاتا تھا۔ نندی ورماپلوا کے کسا کوڈی پلیٹوں میں جرمانے کا ذکر کرنال دندم (اعلیٰ/اعلیٰ عدالت میں جرمانہ) اور ادھیکارٹا ڈندم (ضلعی سطح پر ٹھیک) ہے۔

صوبے کے گورنر کو اضلاع کے ذمہ دار افسران مشورہ دیتے اور مدد کرتے جو مقامی خود مختار ادارے کے ساتھ قریبی تعاون سے کام کرتے، زیادہ تر مشاورتی صلاحیت میں۔ ان کی تعمیر کیسلٹ، گلڈز، کاریگروں اور کاریگروں (جیسے بُنکر اور تیل بنانے والے) طلبا، علمائے کرام اور پادریوں کے مقامی تعلقات پر کی گئی تھی۔ گاؤں والوں کی اسمبلیاں بھی تھیں اور ضلع کے نمائندے بھی۔ اسمبلی کے جنرل باڈی کے اجلاس سالانہ ہوتے تھے، اور چھوٹے گروپ کے اجلاس پالیسی کو نافذ کرنے کے ذمہ دار تھے۔

زمینی گرانٹ (منظوریاں) Land Grants

صوبے کے گورنر نے مشیر اور دست کاروں میں تھے جو ذات پات، ہم پیشہ لوگوں کی معاونت کے لئے ضلعی افسران ہوتے تھے جو مقامی خودمختار اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتے اور کاریگروں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے کام کرتے تھے جیسے جولاہوں، تیل بیچنے والے، طلبہ سنیاسیاسیوں اور پروہتوں کے ساتھ کام کرتے تھے، دیہاتوں اور ضلعی نمائندوں کی اسمبلیاں بھی ہوتی تھیں۔ سالانہ ان اسمبلیوں کی میٹنگیں ہوتی تھیں اور چھوٹے گروپ پالیسی کو نافذ کرنے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔ (زمینی گرانٹ) زمین کی ملکیت بادشاہ کے پاس ہوتی تھی جو اپنے افسران کو محصولات کی گرانٹ اور برہمنوں کو زمین سے متعلق گرانٹ دے سکتا تھا، ورنہ چھوٹے پیمانے پر کاشتکاروں اور جاگیرداروں کے ذریعہ زمین کاشت کرنے کا سلسلہ جاری رہا تھا، بعد میں سب سے عام رواج تھا، کرایہ دار اراضی کرایہ پر دیتے تھے، مابعد دور کے مطابق گاؤں کی حیثیت مختلف تھی۔ بین ذات پات والے گاؤں نے زمین کے محصولات ادا کئے۔ براہمدیہ (Brahmadeya) دیہات کسی ایک برہمن یا برہمنوں کے ایک گروہ کو عطیہ کیا گیا تھا۔ اس گاؤں میں دوسروں سے زیادہ خوشحال ہونے کا رجحان تھا کیونکہ ٹیکس ادا

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:54 AM

نہیں کیا جاتا تھا۔ یہاں دوادانا گاؤں تھا، ایک مندر کو چندہ دیا گیا تھا اور اس کے نتیجہ میں یہ مال ریاست کے ذریعہ نہیں بلکہ مندر کے حکام نے وصول کیا تھا (ہیکل)۔ مندر کے حکام نے مندر کی خدمت میں روزگار فراہم کرکے گاؤں کی مدد کی۔ دیہاتوں کے اس آخری زمرے کو اس وقت زیادہ اہمیت حاصل ہوئی جب بعد کی صدیوں میں یہ مندر دیہی زندگی کے مرکز بن گئے۔ پلوادور میں گاؤں کی پہلی دو اقسام غالب تھیں۔

(1879 میں گیارہ پلیٹوں کو تانبے کی انگوٹھی کے ساتھ تھام لیا گیا، اس کے دوسرے ہولڈر ور اور ایک شاہی مہر کے ساتھ مہر لگادئے گئے جس میں ایک بیل اور لنگم (پلوا کی علامت) کو دریافت کیا گیا جو پدوچیری کے قریب اروک کٹٹوٹم (Urrukkatturtam) میں برآمد ہوا تھا۔ اس میں شاہ نندی ورمن (753 عیسوی) میں بنائے گئے گاؤں کی ایک گرانٹ کا ریکارڈ ہے۔ اس تحریر کا آغاز سنسکرت میں بادشاہ کی تعریف کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کے بعد تمل زبان میں گرانٹ کی تفصیلات اور ایک اختتامی فقرہ سنسکرت میں۔

گاؤں کی زندگی Village Life

گاؤں سے متعلق تمام معاملات بشمول اوقاف، زمین، آب پاشی، کاشت، جرم کی سزا، مردم شماری کو برقرار رکھنا اور دیگر ضروری ریکارڈس گاؤں کی عدالتیں چھوٹی چھوٹی فوجداری مقدمات نمٹاتی ہیں۔ ایک عالی سطح پر، شہروں اور اضلاع میں عدالتوں کی صدارت سرکاری افسران کرتے تھے، بادشاہ انصاف کے ثالث اعلیٰ تھے۔ سبھا ایک باضابطہ ادارہ تھا، لیکن اس نے پورے گاؤں کا غیر رسمی ادارہ یورا (Urar) کے ساتھ مل کر کام کیا، اس کے اوپر ضلعی کونسل تھی جو ناڈو (Nadu) یا ضلعی انتظامیہ کے ساتھ کام کرتی تھی۔ مکمل طور پر یا بڑی حد تک گاؤں میں آباد گاؤں جو اسمبلیوں اور کونسلوں کے کام کا ریکارڈ محفوظ رکھتے ہیں۔ گاؤں کی اسمبلی اور سرکاری انتظامیہ کے درمیان تعلق گاؤں کا سربراہ (Head man) ہوتا تھا۔

ٹینک آب پاشی: Tank Irrigation

زمین، ایری پٹی (eripatti) یا ٹینک زمین کی ایک خاص قسم، صرف جنوبی ہندوستان میں جانی جاتی تھی۔ یہ زمین افراد کے ذریعہ عطیہ کی جاتی تھی جس سے اس محصول کو گاؤں کے ٹینک کی دیکھ بھال کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ ٹینک سے سوکھے (قحط) کے دوران زمین کو سیراب کیا جاسکے۔ اینٹ یا پتھر سے کھڑی ٹینک گاؤں کے تعاون (یا) کوششوں کے ذریعہ تعمیر کئے گئے تھے اور اس کا پانی تمام کاشت کاروں نے بانٹ لیا تھا۔ ان ٹینکوں کی دیکھ بھال گاؤں کے لئے ضروری تھی۔ عملی طور پر دیہی امور سے متعلق پلوادور کے ہر کتبہ نقش کاری سے مراد ٹینک کی دیکھ بھال ہوتی تھی۔ اس کے بعد کنویں کی اہمیت سامنے آئی اور منبع پر بہہ جانے سے بچنے کے لئے دروازے (Sluices) لگاتے تھے۔ آب پاشی کے لئے پانی کی تقسیم کی نگرانی گاؤں کے ذریعہ مقرر ایک خصوصی ٹینک کمیٹی کے ذریعہ کی گئی تھی۔ کسی خاص کاشتکار کو الاٹ کئے گئے پانی سے زیادہ ٹیکس لیا جاتا تھا۔

محصولات اور ٹیکس: Revenue and Taxation

بنیادی طور پر تانبے کے پلیٹوں میں درج اراضی کے گرانٹ زمین کے محصولات اور ٹیکس سے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔ محصول خاص طور پر دیہی ذرائع، کاروباری اور شہری اداروں سے حاصل ہوئے جو بڑی حد تک غیر منصوبہ بند ہے۔ گاؤں پر ٹیکس کی دو اقسام عائد کی گئیں، کاشتکار کی طرف سے ریاست کو دی جانے ولی اراضی کے محصول میں پیداوار کا 1/6 سے 1/10 حصہ مختلف ہوتا تھا، اور گاؤں سے اکٹھا کیا اور ریاست کے کلکٹر کو ادا کیا۔ دوسری قسم میں مقامی ٹیکس تھے جو گاؤں میں ہی خدمات کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ ٹیکس کا پیسہ آب پاشی کے کاموں کی مرمت، ہیکل کو روشن کرنے وغیرہ کے لئے خرچ کیا جاتا تھا۔ جب سرکاری زمین کا ٹیکس ناکافی تھا تو اس محصول پر ڈرافٹ مویشیوں، چھوٹے کاموں، شادی بیاہ جماعتوں، کمہار، سنار، دھوبی، پارچہ بافی پر اضافی ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ صنعت کار، بنواری، دلال، خطوط لے کر جانے والے (قاصد) اور گھی بنانے والے، جنگ میں حاصل ہونے والی لوٹ اور مال غنیمت نے ریاست کے محصول کو بڑھادیا۔ پلوا



وائی گنڈہ پرومال مندر، کانچی پورم

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:55 AM

نے جنگ کو بہت بڑی اہم سمجھا اور مجسمہ سازی کا ایک سلسلہ جس میں نندا اور مان پلوا کے دور سے وابستہ اہم واقعات کی عکاسی کی گئی، خاص طور پر ایک قلعے پر حملہ کرنے والے پلوا فوجیوں کو کانچی پورم کے ویٹی کنڈا پیرومال مندر میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ قلعہ مجسمے میں اونچا ہونے کی وجہ سے دکھایا گیا ہے۔ اس پر حملہ کرنے والے فوجیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور ساتھ میں ہاتھی کھڑے ہیں۔

پلوا فوج : Pallava Army

ریاست کا بیشتر معمولی محصول فوج کا انتظام برقرار رکھنے کے لئے استعمال ہوتا تھا بادشاہ نے کھڑی فوج کو براہ راست اپنے اختیار میں رکھا ۔فوج میں پیدل فوجی، گھڑ سوار اور ہاتھیوں کی ایک چھوٹی فورس شامل تھی۔ اتنے میں رتھ کا استعمال بالکل ختم ہو چکا تھا اور پہاڑی علاقوں میں کسی بھی صورت میں بے کار تھے، جتنی لڑائی وہاں ہوتی ہے گھڑ سوار فوج سے وہ اگر چہ مؤثر تھی مگر مہنگی ہوتی تھی کیونکہ گھوڑوں کو درآمد کرنا پڑتا تھا۔ پلاواس نے ایک بحریہ تیار کیا اور مامله پورم اور ناگاپٹنم میں (بندرگاہ)Dockyards تعمیر کئے ۔تاہم، چولاؤں کی بحری طاقت کے مقابلہ میں پلاوا بحریہ ناکام تھا چولا کی بحری طاقت کامیاب تھی۔

تجارت : Trade

پلوا کے دور میں کانچی پورم ایک عظیم تجارتی مرکز تھا۔ تاجروں کو اپنا سامان فروخت کرنے کے لئے لائسنس (اجازت نامہ) حاصل کرنا پڑتا تھا۔ بارٹر سسٹم عام طور پر غالب تھا لیکن بعد میں پلواؤں نے سونے اور چاندی کے سکے جاری کئے ۔منی گرامم (Mani gramam) جیسے بیوپاری (سوداگروں) کی اپنی تنظیمیں تھیں ۔غیر ملکی تجارت میں مصالحے، روئی کے کپڑے، قیمتی پتھروں اور دواؤں کے پودوں کو جاوا، سماترا، کمبوڈیا، سری لنکا، چین اور برما (میانمار) کو برآمد کیا گیا۔ مامله پورم ایک اہم بندرگاہ تھی۔

تاجروں نے ہم پیشہ لوگوں (گلڈس) کی بنیاد رکھی اور اپنے آپ کو سودیسی، نانڈیسی، آئینوروار اور دوسرے کے نام سے پکارا۔ ان کا مرکزی گروہ ایہول میں کام کرتا تھا۔ غیر ملکی تاجر نانڈیسی کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ان کے پاس علاحدہ جھنڈا تھا جس کے درمیان میں بیل کی تصویر تھی اور انہوں نے ورما سانس جاری کرنے کے حق سے لطف اٹھایا۔ اس گروہ کا دائرہ پورے جنوب مشرقی ایشیا تک پھیلا ہوا تھا۔ اس گلڈ کا سربراہ پتنسوامی، پتنا کیلر، اور ڈانٹڈ اناٹکا کے نام سے لکھا ہوا ہے اور اس کے ممبران آئیسوول، پرامیشوریار کے نام سے جانے جاتے تھے۔

سمندری تجارت: Maritime Trade

گنگا کے میدان کے برعکس ، جہاں کاشت کے لئے بڑے علاقے دستیاب تھے وہاں پلاوا اور چالوکیاس کے زیر کنٹرول علاقوں میں زمین سے محدود آمدنی کا حکم دیا گیا تھا۔ معیشت میں خاطر خواہ شراکت کرنے کے لئے تجارتی سرگرمی کافی ترقی نہیں کر سکی۔ پلاواس کی جنوب مشرقی ایشیاء کے ساتھ سمندری تجارت تھی، جہاں اب تک تین بڑی سلطنتیں تھیں۔ کمبوجا (کمبوڈیا)، چمپا (انتم) اور سری وجیا (جنوبی ملایا جزیرہ نما اور سماترا)۔ مغربی ساحل پر، مغرب کے ساتھ تجارت میں پہل آہستہ آہستہ ساحل کے ساتھ آباد غیر ملکی تاجروں، خاص طور پر عربوں کے ہاتھوں میں جاری تھی۔ ہندوستانی تاجر بیرونی ممالک میں سامان کیریئر کے بجائے سامان کی فراہمی کرنے والے بن رہے تھے اور مغرب کے ساتھ مواصلات بالواسطہ، عربوں کے راستے، صرف تجارت تک محدود ہو گئے تھے۔

معاشرہ یا سماج : Society

ادب، فلکیات، قانون اور دیگر میں بطور سیکھنے والے برہمن، شاہی مشیر کے طور پر کام کرتے تھے۔ وہ صرف درس و تدریس کے پیشے میں ہی نہیں تھے۔ بلکہ وہ زراعت، تجارت اور جنگ سے بھی وابستہ تھے، انہیں ٹیکس ادا کرنے اور سزائے موت دینے سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔ اگلا اہم سماجی گروہ، جس نے ریاست پر حکمرانی کی وہ ست۔ Sat۔ شاستر ایس (معیاری۔ شاستر ایاس) کہلاتا تھا۔ ان میں سے کچھ تجارت میں بھی شامل تھے۔ وہ ویدوں کو پڑھنے کے حق سے بھی لطف اندوز ہوئے، یہ اعزاز کم درجہ کے ورنوں کو دینے سے انکار کیا گیا۔ تجارتی گروہ نے تحفظ کے لئے جنگجو لوگوں کو برقرار رکھا اور تجارتی تنظیموں کی بنیاد رکھی۔ وہ لوگ جو معاشرے کے نچلے حصے میں تھے، زراعت، جانور پالنے اور دستکاری کے کام کیا کرتے تھے، کپڑا پاک کرنا، مچھلی پکڑنا، کپڑوں کی دھلائی اور چمڑے کے کاموں میں مصروف افراد کو ورنا سسٹم (نظام) سے باہر رکھا گیا تھا۔ بیشتر اسکالر اس بات سے متفق ہیں کہ پلاوا کے دور میں آریائیت (Aryanisation) یا جنوب پر شمالی اثر و رسوخ نے تیزی پیدا کی۔ اس کا ثبوت شاہی گرانٹ سے ہوتا ہے۔ ذات پات کا ڈھانچہ مضبوطی سے قائم تھا۔

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:55 AM

سنسکرت کا بڑے احترام سے انعقاد ہوا، کانچی پورم سنسکرت سیکھنے کا ایک عظیم (مرکز) رہا ہے۔ ویدک مذہب کے پیروکار شیو کی پوجا سے سرشار تھے، جنوب نے سیوا کی پوجا کو اپنایا تھا لیکن وہ جینی مت کے بارے میں روادار تھے اور کچھ جین مت اپنی اپیل سے محروم ہوگئے تاہم مبینہ طور پر ہیون سانگ نے کانچی پورم میں ایک سو بودھی خانقاہوں اور مہایانہ اسکول سے تعلق رکھنے والے 10,000 پجاریوں کو دیکھا تھا۔ ان کے زمانے میں بہت سارے عظیم نانیار اور آلواس، ٹبو اا اور وشنو شاعر سنت رہتے تھے۔

برہمنوں کا بڑھتا ہوا اثر :

Growing Infuence of Brahmanism

شاید جنوب میں آریائی ثقافت کے اثر ورسوخ کی سب سے واضح علامت یہ ہے کہ برہمنوں کو دیا جانے والا ایک اہم مقام تھا۔ انہوں نے زمین کے بڑے تحائف کے ذریعہ مادی طور پر حاصل کیا۔ آریائی نیشن پلوا ریاست میں تعلیمی اداروں کے ارتقاء میں بھی واضح ہے۔ اس دور کے ابتدائی حصے میں تعلیم کو جینیوں اور بودھوں نے کنٹرول کیا تھا، لیکن آہستہ آہستہ برہمنوں نے ان پر قبضہ کرلیا، جین جو سنسکرت اور پراکرت میں اپنا مذہبی ادب لے کر آئے تھے، انہوں نے تمل زبان استعمال کرنا شروع کیا۔ جین مت انتہائی مقبول تھا، لیکن بعد کی صدیوں میں ہندو مذہب کے مقابلہ نے اس کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم ہوگئی۔ اس کے علاوہ مہندر رومن نے جین مت میں دلچسپی ختم کردی اور سیائی ازم کو قبول کیا، اس طرح جینوں کو شاہی سرپرستی سے محروم کردیا گیا۔ جینیوں نے مدورائی اور کانچی کے نزدیک کچھ تعلیمی مراکز اور کرناٹک میں شراوانا بیلگولا جیسے مذہبی مراکز تیار کئے تھے۔ لیکن جینا راہبوں کی اکثریت پہاڑیوں اور جنگلات میں چھوٹے چھوٹے غاروں میں خود کو الگ تھلگ رکھتی تھی۔

خانقاہیں اور مٹھ : Monasteries and Mutts

خانقاہیں بدھ مت کے تعلیمی نظام کا مرکز بنتی رہیں اور وہ کانچی کے خطہ اور کرشنا اور گوداوری ندیوں کی وادیوں میں واقع تھیں۔ بدھ مت کے مرکز بدھ مت کے مطالعہ سے وابستہ تھے، خاص طور پر چونکہ یہ قدامت پسند (orthodox) اور ملحدوں (ہیٹروڈوکس) فرقوں کے مابین شدید تنازعہ کا دور تھا لیکن بدھ مت ایک ہارنے والی جنگ لڑ رہا تھا۔ شاہی پرستی جس کو بدھ مت کے پیروکاروں نے کھویا تھا، اس نے ویدک مذاہب کے مرکزی کرداروں کو ایک اہم کنارا فراہم کیا۔

کانچی پورم میں یونیورسٹی کے علاوہ، جس نے نالندا کے برابر شہرت حاصل کی، اس کے علاوہ بھی متعدد دوسرے سنسکرت کالج تھے سنسکرت ایک جانا پہچانا میڈیم تھا اور دربار میں سرکاری زبان بھی سنسکرت تھی۔ جس کی وجہ سے اسے ادبی حلقوں میں اختیار کیا گیا۔ آٹھویں صدی میں مٹھ مقبول ہوئے۔ یہ ایک درجے میں سرائے تھے جو کھانا کھلانے اور تعلیمی مرکز کا امتزاج رکھتے تھے جس نے بالواسطہ طور پر اس خاص فرقے کی تشہیر کی جس کے ساتھ اس کا تعلق تھا۔

سنسکرت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت :

Growing Popularity of Sanskrit

مہندرورمن اول نے سنسکرت میں متھویلا ساپرھانام مرتب کیا تھا سنسکرت میں دو غیر معمولی کاموں نے جنوب میں سنسکرت کے ادب کا معیار طے کیا۔ بھاروی کی کیارٹا جونیہ اور ڈنڈین کی وشاکمار چاریٹا، تقاریر کیویدارسا کے عظیم مقالے کے مصنف کانچی پورم ڈنڈیں (Dandin)، کچھ عرصہ کے لئے پلوا عدالت میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

چٹانوں میں تراشے گئے مندر : Rock cut Tempes

مہندرورمن اول کو پلوا کے علاقے میں چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے مندروں کے تعارف کا سہرا ملتا ہے۔۔ مہندرورمن نے اپنے منڈا گپاٹو لکھاوٹ میں دعوٰی کیا ہے کہ برہما، ایسوراور وشنو کے لئے اس کا مزار اینٹوں، لکڑیوں، دھات اور مارٹر جیسے روایتی مواد کے استعمال کے بغیر بنایا گیا تھا، مہندر رومان کے چٹانوں سے منسلک مندر عام طور پر منڈپا قسم کے ہوتے تھے جس کے ساتھ ستونوں کا ہال ہوتا تھا یا سامنے کا منڈپا اور عقبی یا اطراف میں ایک چھوٹا سا مزار ہوتا ہے۔



مہیندراور ماپلوا کے چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے مندر

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:56 AM

II۔ ایلورا۔اجنتا اور ماملاپورم :

مہاراشٹرا کا ضلع اورنگ آباد، ایلورا اور میں غاروں کے گروپوں کا مرکز ہے۔ غاروں کا ایلورا گروپ مجسمہ سازی کے لئے مشہور ہے جب کہ غاروں کا اجنتا گروپ نقاشی (پینٹنگز) کے لئے مشہور ہے۔ ان مندروں کی تاریخیں 500) تا 950 قبل مسیح عیسوی ہیں لیکن غار کے مندر بنانے کی سرگرمی شاید دوسو سال پہلے شروع ہوئی ہوگی۔ پہلا غار مندر اجیوکاس کے لئے اپنایا گیا تھا۔ کچھ مندر نامکمل ہیں۔

9.3 ایلورا : ELLORA

ایلورا میں چٹانوں سے کٹے ہوئے غار مندر 34 غاروں میں ہیں، جو چارناڈری پہاڑیوں میں کھدی ہوئی ہیں۔ مثلثیات، ساختی انجینئرنگ اور دھات کاری کے بارے میں معلومات کے بغیر، ہندوستانی معمار ایسی شاندار عمارتیں تشکیل نہیں دے سکتے تھے۔ ان غاروں کے سرپرست چاکوکیاسی کی نسل سے لے کر راشٹر کٹاس تک ہیں۔ پہلے ہیٹروڈوکس فرقوں نے مندروں کا یہ ماڈل بنانے کا رجحان قائم کیا، بعد میں، آرتھوڈوکس فرقوں نے اسے مذہبی نظریات کو پھیلانے کے ایک ذریعہ کے طور پر اپنایا۔ ان مندروں کو اجیوکاس، جین مت، بدھ مت اور برہمن مذہب سے جوڑا گیا تھا۔ قدیم مندر کسی فنکارانہ دعوے کے بغیر معمولی اور آسان ہیں لیکن بعد کے مندر خوب صورت مکانات ہیں۔

ایلورا میں دیوار کی نقاشی پانچ غاروں میں پائی جاتی ہے، لیکن صرف کیلاش مندر میں ہی وہ محفوظ ہیں۔ جین مندروں میں کچھ دیواریں محفوظ ہیں، یہاں نہ صرف جانوروں، پرندوں، درختوں، پھولوں کی خوبصورتی کے ساتھ تصویر کشی کی گئی ہے بلکہ انسانی جذبات اور کردار، لالچ، محبت، شفقت کو پیشہ وارانہ مہارت سے پیش کیا گیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟ ایلورا غاروں کو 1983 میں یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثہ سائٹ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔

ہیٹروڈوکس I : بدھ کے غار:
Heterodoc I / Buddhist caves

یہاں 12 بدھ مذہب غار ہیں۔ ہر بدھ غار مندر فن تعمیر میں ایک انوکھا نمونہ ہے، کچھ معمولی ہیں؟ جب کہ دیگر دو منزلہ یا سہ منزلہ ہیں۔ غاروں کے صوفے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مذہبی مراکز کے طور پر ڈیزائن کئے گئے تھے۔ جہاں راہب رہتے تھے اور ان کے شاگرد دینی مدارج اور صحیفوں میں تربیت یافتہ ٹریننگ لیتے تھے۔ مرکز میں واقع مرکزی ہال اور دونوں طرف مکعب نما کمرے درس وتبلیغ کے لئے خانقاہوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ یہ ایک اعداد وشمار کے ذریعہ غار نمبر چھ میں آرمی نیف ولڈنگ ٹیبل پر ایک مخطوطہ پڑھنے کی تصدیق کی ہے۔ ان غاروں میں پالان (Panel) بدھ کی زندگی کے مناظر پیش کرتے ہیں۔ غاروں میں مجسمے کے ذریعہ تین مختلف حروف کی شناخت ہوتی ہے۔ مرکزی شخصیت کے بدھ مجسمہ کو تین پرجوش طریقوں میں بنایا گیا ہے۔ دھیان (غور کرنا) تبلیغ (ویاکھنا مزرا) اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے زمین کو چھونے والا (بھومیشا مدراشرا)



ایلورا-بدھا عبادت میں

دیویاں (Goddesses)

بودھ غاروں میں تارا، کھدیروانی تارا، چونڈا و جراحت وشوری، مہامیوری، سوجاٹا، پنڈارا اور بھروکتی کی کھدی ہوئی تصاویر کے ذریعہ دیویوں کی نمائندگی کی گئی تھی۔ غار بارہ میں، ایک مضبوط خاتون کی شخصیت کو کمر بند اور ناگ سانپ پکڑا ہوا ہے۔

ہیٹروڈوکس دوم/جین غاریں: Heterodoc II / Jain caves

کچھ جین غاریں بھی ایلورا گروپ میں نظر آتی ہیں اور دوسروں سے الگ ہیں لیکن وہ نامکمل ہیں۔ یکشا۔ ماتنگا، مہاویرا، پارسوناتھ اور گوماتیشورا کے اعداد وشمار خدمت گاروں کے گرد گھیرا ہوا ہے۔

ویدک مذاہب کے غار: Caves of vaedic Religions

ابتدائی غاریں معمولی اور سادے سیدھے ہیں۔ زیادہ تر، یہ مربع شکل کے علاوہ ہیں جو سوائے کیلاشانتا غار کے (غار۔16) جو ایک بڑے پیمانے پر یک جہتی ڈھانچہ ہے جو ایک ٹھوس چٹان سے تراشا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مندر (دیول) بھگوان شیو کے گھر کیلاش کی نمائندگی

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:57 AM

کرتا ہے۔ یہ مندر دو منزلہ ہے اور کیلاش مندر پہلے مندر میں ہے۔ نچلے منزلہ نے زندگی کے سائز کے ہاتھیوں کو تراش لیا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ مندر کو اپنی پیٹھ پر تھامے ہوئے ہیں۔ اس مندر کے بیرونی حصے میں کھڑکیوں، ہندوؤں کے صحیفوں اور میتھونوں (عشق باز مرد اور خواتین شخصیات) کے دیوتاؤں کی نقاشیاں نقش و نگار کی گئی ہیں۔ مندر کے داخلی دروازے کے بائیں طرف بیشتر دیوتا سیوت ہیں اور داخلی دروازے کے دائیں طرف دیوتا وشنویت ہیں۔ صحن میں فلیگ اسٹاف اور ایک نندی منڈیا کے ساتھ دو بڑے ستون ہیں۔ سیوا پارویتی کی شادی کی تقریب، راون کے ذریعہ کیلاش پہاڑ کو اٹھانے کی کوشش اور دیوی درگا کے ذریعہ مہیو ورا کی تباہی کے خوبصورت نمونے ہیں۔ پینل (Penel) مجسمے کے ذریعہ دیوتاؤں کے ہتھیاروں اور آلات موسیقی کو بھی دکھایا گیا ہے۔ ایک دلچسپ مجسمہ دریا کی دیوی گنگا کو جو مگر مچھ پر سوار اور دریائے دیوی تمنا کو ایک کچھوے پر سوار ہے دکھایا گیا ہے۔

9.4 اجنتا AJANT

اجنتا (غار) مہاراشٹرا میں اورنگ آباد کے شمال میں تقریباً 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ آتش فشاں چٹانوں سے مکمل طور پر 30 غاریں کھودی گئیں۔ اگرچہ اس کی دیواریں نقاشی (Paintings) کے لئے بنیادی طور پر مشہور ہیں، لیکن یہاں کچھ مجسمے بھی موجود ہیں۔ ہنیانہ گروپ کے بدھ مت نے اجنتا میں غاروں کی کھدائی کا کام شروع کیا۔ سرپرست وہ بادشاہ تھے جنہوں نے عہد مسیح کے دوران دکن کے سطح مرتفع پر حکمرانی کی۔ 200- قبل مسیح سے 200 عیسوی، شلالیھ ان سرپرستوں کی بات کرتے ہیں جو بادشاہوں سے لے کر تاجروں تک ہوتے تھے۔ غاروں کا پہلا مرحلہ 200 BCE عیسوی تک۔ دوسرا مرحلہ شروع 200 عیسوی سے 400 عیسوی تک ختم ہوا۔

نقاشی : Paintings



اجنتا-بدھستوا

اجنتا غاریں بھرپور دیوار کی نقاشیوں کا ذخیرہ ہیں۔ ابتدائی مرحلے کی پینٹنگز کا ذخیرہ ہیں۔ ابتدائی مرحلے کی پینٹنگز زیادہ تر نو اور دس غاروں میں ہوتی ہیں، جو ستون اس مدت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اجنتا پینٹنگز کرنے والوں نے ذہین تکنیک پر عمل کیا، پہلے انہوں نے آتش فشاں چٹان کی کھلی سطح کو پلیتسر کر دیا۔ یہ پلاسٹر سبزیوں کے ریشوں، دھان کی بھوسی، چٹان کی چکی اور ریت سے بنا تھا۔ اس سطح کو چونے کی ایک پتلی پرت سے ڈھک دیا گیا تھا۔ روغن وصول کرنے کے لئے حال ہی میں یہ دیکھا گیا کہ روغن کے اطلاق کے لئے سطح پر کپڑوں کی ایک مضبوطی کو تقویت ملی ہے۔

رنگ قدرتی اشیاء اور معدنیات سے نکالا گیا تھا۔ استعمال ہونے والے نمایاں رنگ سیاہ، سرخ، سفید، پیلے، نیلے اور سبز ہیں۔ نقاشی کی جمالیاتی خصوصیات پھولوں کی مالا، نیکلس (گلے کے ہار)، ہیڈ گیئر، کان کی بالیاں اور انسانی ہاتھوں کے ہنر کا کمال ہے۔ کہانی کے پینل پرکشش اور معلوماتی ہیں۔ جاتا کا کہانیوں کے مناظر اور بدھ کی زندگی کی تاریخ کے منتخب کردہ قسطیں نقاشی کا مرکزی موضوع ہیں۔

کنارا ویدھارس اور قندھارواس کی تصویروں روحانی شخصیات کو مصوری اور مجسموں میں دکھایا گیا ہے بعد کے دور کی مصوری میں بودھی ستوا کو بڑی راحت میں دکھایا گیا ہے اگرچہ متعدد انسانی مزاج پیش کیے جاتے ہیں، لیکن غالب ہمدردی اور سکون کے ہوتے ہیں۔ روشنی اور سایہ ذہانت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مختلف رنگوں میں دکھائے جانے والے انسانی جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مختلف نسلوں سے ہیں۔

فن تعمیر اور مجسمہ سازی: Architecture and Sculpture

تعمیراتی طور پر اجنتا غاروں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چیٹیوں (Chaityas) اور ویہاراس۔ چیٹیوں نے طویل ہالوں کے ساتھ چھتوں کو گھیر لیا ہے۔ ہالوں کے عقبی کے آخر میں بدھ کا مجسمہ نظر آتا ہے۔ گربھا۔ گریا میں بدھ کا مجسمہ کلاسیکی ماڈل میں ہے۔ اس کی شبیہ فرحت کا مجسمہ ہے۔ بھاری پن مجسموں کا عمومی کردار ہے، بچوں کے



اجنتا کے غار 12 : وہاراسیلس

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:58 AM

ساتھ یکسیس (Yakshis) اور ہرہتی (Hariti) کے مجسمے نمایاں ہیں ۔ بودھیسا تاوا آزادانہ طور پر تیار کیا گیا ایک اور اہم خصوصیت ہے۔مقبول بودھی ستوا اوولوکیتیسورا کو منصوبہ بندی اور مجسمہ سازی میں دکھایا گیا ہے۔

9.5 مہابلی پورم : Mamallapuram

مالہ پورم (مہابلی پورم) میں پلواس کا مشہور ساحلی مندر راجہ سمہا(700-728) کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا ۔اس مندر میں تین زیارت گاہیں ہیں جہاں نمایاں شیوا اور وشنو کے لئے وقف ہے۔وشنو کے لئے وقف مندر کے بیرونی دیوار اور دیوار کے اندرونی حصے پر وسیع و عریض نقش ونگاری کی گئی ہے۔جنوبی ہندوستان میں، یہ ابتدائی اور اہم ساختی مندروں میں سے ایک ہے ۔اس خطے کے دیگر ڈھانچہ کے برعکس، ساحل میں مندر ایک پانچ منزلہ چٹان کا پتھر ہے ۔ یک سنگی ویمناس مالہ پورم، کے عجیب وغریب ہیں۔ یک سنگی رتھوں کو پنچ پانڈوار رتھ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ارنجہ رتھ میں شیو، وشنو، میتھونا اور دوار پالا کے فن کارانہ نقاشی کے مجسمے شامل ہیں ۔تینوں منزلہ ویمنا اور ایک مربع اڈہ کے ساتھ پانچوں میں سب سے شاندار دھرم راجا رتھ ہے۔ بھیما رتھ منصوبے میں مستطیل ہے اور اس میں ہری ہرا، برہما ، وشنو، اسکند، اردھنا ریشورا اور سیوا کے خوبصورت مجسمے گنگا دھارا کے طور پر ہیں ۔مالہ پورم میں نقش ونگار کا سب سے اہم حصہ گنگا کا نزول ہے (جسے مختلف طور پر بھاگیرتا کی تپسیا' یا' ارجن کی تپسیا' کہا جاتا ہے) مقامی کہانیوں کے ساتھ پرانتک شخصیات کی تصویر کشی انسانوں اور جانوروں کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو ملا دینے میں فنکاروں کی مہارت کو ظاہر کرتی ہے۔کرشنا منڈپا میں مجسمہ سازی پینل ، جہاں گائیں اور ائے



مہابلی پورم کا ساحلی مندر



پنچ پانڈوا رتھ

کیریوڑ کے ساتھ گاؤں کی زندگی کو خوبصورتی اور مہارت سے دکھایا گیا ہے۔یہ دیکھنے کے لئے ایک اور فنکارانہ عجوبہ ہے۔

نتیجہ : Conclusion

پلوا کے دور میں پتھر سے تراشے گئے مندر عام تھے ۔ دکن میں ایہول اور بادامی میں اور کانچی پورم اور مالہ پورم کے ساختی مندروں کی تعمیرات اور آزاد کھڑے ہوئے مندر اس عرصے کے دوران حاصل کردہ فن تعمیرات کی عمدگی کی گواہی دیتے ہیں ۔دکن کے طرز کا مجسمہ گپتا فن سے گہرا تعلق ظاہر کرتا ہے ۔ پلوا مجسمہ بدھ مت کی روایت کا بہت واجب الاداء تھا اس کے باوجود دکن اور تمل ناڈو کی مجسمہ سازی اور فن تعمیر شمالی روایت سے پہچانے جاسکتے ہیں اور اپنی اصلیت رکھتے ہیں ۔ بنیادی شکل پرانی روایت سے لی گئی تھی، لیکن حتمی نتیجہ بلا وجہ اس کی اپنی آبائی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

III۔عقیداتی تحریک اورادب:

Devotional Movement and Literature

9.6 ٹمل عقیدت مند تحریک : (ٹمل عقیدت مندی) Tamil Devotionalism

جنوبی ہندوستان میں علاقائی سیاسی نظریہ کے ظہور کے لئے ایک مخصوص نظریہ پر مبنی ریاستوں کے قیام کی ضرورت تھی۔ زمانے کے تناظر میں تنہا مذہب ہی ایک نقطہ نظر ہوسکتا ہے۔شمال میں کانچی پورم کے پلاوا اور ٹمل ملک کے جنوب میں مدورائی کے پانڈیاس نے بھکتی کی مذہبی تحریک کی سرپرستی کی ،جس کی سربراہی اشرافیہ اور دولت مند تاجر طبقے نے کی ۔ مقامی مندر اس تحریک کا مرکز بن گیا۔بھکتی لوگوں کے دلوں کو جذباتی طور پر چھونے اور متحرک کرنے کا ایک ذریعہ بن گئے ۔

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:10:59 AM

مذہبی تحریک کی حیثیت سے بھکتی فرقے نے قرون وسطی کے اوائل میں ٹمل ناڈو کی تاریخ کا ایک نیا باب کھول دیا۔ ٹمل بھکتی تحریک کی لہر چھٹی سے نویں صدی تک ملک بھر میں پھیلی ۔ نیا مارس اور آژاور (آلورا) کے گانے ٹمل کی عقیدت مند تحریک کے اساس ہیں۔ سیویزم اور وشنومت کے سنتوں نے موسیقی کے استعمال کو آسان بنایا۔ انہوں نے مقامی اور علاقائی اخلاق کو قومی دھارے میں لایا۔ آلورا (مکمل طور پر 12) اور نائین مارس Nayanmas)) ٹمل معاشرے کے مختلف طبقات جیسے کاریگر اور کاشت کاروں سے آتے تھے۔ وہاں کے خواتین سنت نیز ، آنڈال کی طرح ایک آلوراسنت بھی ہے ۔ شاعرہ کریکال عمائیار (تلکاوتی) اور پانڈیا کی ملکہ منگیارکارایار نمایاں خواتین تیامارسنت تھیں ۔ بھکتی سنتوں کے ذریعہ سیوازم اور وشنومت کی تجدید نے بدھ مت اور جین مت کو مؤثر طریقے سے چیلنج کیا تھا۔ ٹمل ناڈو میں بھکتی تحریک کا اثر ورسوخ کو ابھی تک قابل فہم ہے (یا اثرات دیکھنے کو ملتے ہیں)

ثبوت (ذرائع) Sources

بھجن جیسے دیورام ، نالیرا ڈیویا پراپنڈم، پیریا پورائم ، تروتھنڈر تو گائی ، مانکیا واسکر، تروواسگام ،مندروں کی دیواروں پر نقش کشی کی گئی ہے۔ مندروں کی گردش میں چھوٹے مجسمے ،مندروں میں پینٹنگز۔

بھکتی بطور نظریہ : Bhakhthi as Ideology

بھکتی کے مختلف معنی ہیں اس میں خدمت ، تقوی ، ایمان اور عبادت شامل ہے، لیکن اس کے ایک توسیعی معنی بھی ہیں ۔ یہ جذبات جمالیات اور مناسبت کا ایک نفاذ ہے۔ بھکتی گانوں (بھجن) کے تین بڑے موضوعات ہیں ،سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ کسی ذاتی دیوتا کی عقیدت کا نظریہ ۔ دوسرا مذہبی عقائد ویدک برہمن ازم کے خلاف احتجاج اور خدا کے فضل اور نجات تک ان کی رسائی میں برہمنوں کا انوکھا پن ہے۔ تیسرا جینیوں اور بدھ مذہب کے مذہبی لوگوں کی صریح مذمت ہے۔

بھکتی اور آرٹس : Bhakths and Arts

لوک رقص سے شروع ہونے والی ، مندر میں رقص کے اقدامات انتہائی متناسب اور پیچیدہ انداز میں مذہبی موضوعات کی حتمی شکل میں ظاہر ہوگئی ۔ پلوا دور سے ہی مزید خوشحال مندروں کے ذریعہ رقاصوں کے تربیت یافتہ گروہوں کی دیکھ بھال کی گئی ۔ پرانم کے کلاسیکی مناظر، اور اتہاز مندروں کی دیواروں پر پیتل اور پتھر پر مجسمے لگائے گئے تھے ۔ اس کے بعد فن کاروں کو موسیقی ، رقص اور دیگر جیسے فنون لطیفہ کو فروغ دینے کے لئے سرکاری پرستی کے ساتھ مندروں سے منسلک کیا گیا۔ ٹمل سنتوں نے مذہبی ترانوں کو جو موسیقی پر مقرر کیا وہ مقبول ہوا، اور ان بھجنوں کا گانا مندر کے رسم کی ایک باقاعدہ خصوصیت بن گیا ۔ ویینا (Veena) شاید سب سے زیادہ استعمال ہونے والا موسیقی کا آلہ تھا۔ پانچویں صدی عیسوی کے آس پاس، ناشپاتیوں کے سائز کا ایک ستار آلہ کا استعمال بدل کر Veena میں بدل گیا ۔ دو صدیوں بعد اس نے یہ شکل اختیار کرلی جو آج تک پائی جاتی ہے۔ ایک چھوٹا سا کھاؤ جسم جس کی لمبی انگلی بورڈ ہے۔

9.7 آلوراور نایمنمارس : Azhwars and Nayanmars

آلور

آلوواروں نے وشنو سے خطاب کرتے ہوئے چلتی بھجن تیار کی۔ وہ نویں صدی کے آخر میں ندامونی کے ذریعہ نالیرا دیوو پیر بندھم میں مرتب کئے گئے تھے ۔ سرینگم کے رنگنا تھا مندر میں پجاری کی حیثیت سے خدمات انجام دینے والے نادامونی کو چار ہزار اشعار پر مشتمل اس کام کو مرتب کرنے کا سہرا ملا ہے۔ پیریوالار نویں صدی میں پانڈیا بادشاہ سریمارا سریواللھا کے دور میں سری ولوتیوور میں مقیم تھے ۔ موضوعات زیادہ تر کرشنا کا بچپن ہے۔ آنڈال کے بھجن میں بھی کرشنا ہیرو ہے۔ اس کے گانوں سے وہ کرشنا سے لازوال محبت کا اظہار کرتے ہیں نملور ، جواب تو تو کوڈی ضلع میں ہے۔ کوروگور (الورا تیرونا گری) سے ہے۔ اور آلوواروں میں سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ نملور نے چلا کام تصنیف



آلوار

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:11:00 AM

کئے جن میں تروے مولی (Tiruvaymoli) شامل ہیں ۔ وشنو مت کے عقیدت مندوں کا ماننا ہے کہ اس کی بھجن چار ویدوں کے جوہر کو ختم کرتی ہے۔ بارھویں صدی سے، وشنو کے بھجن وسیع وضاحتیں اس کا موضوع تھا۔

نایئنمارس :

سائیوا کے ممتاز شعراء میں تیرونو وکلسار (ابر) ترولینا سمبندر اور سندراک اور مانیکا واسگر شامل ہیں۔ تمبی آنڈر نمبی نے دسویں صدی کے آخر تک اپنے بھجنوں کو گیارہ کتابوں کی تحریر میں مرتب کیا۔ پہلی سات کتابیں، جن میں عام طور پر دیورام کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس میں سمبندر (I سے III)، اپر (کتابیں IV سے VI) اور سندررا (کتاب VII) اور مانیکا واسگر (کتاب VIII) سیکی لارکابیر یا پورانم ساؤاکین Cavia Canon کا بارھویں تھرومورائی ہے ۔ یہ تینسٹھ نایمارس کی بزرگوں کا تذکرہ (hagiography) سنتوں کی زندگی کی تحریر) ہے ۔ لیکن اس میں تاریخی معلومات بھی موجود ہیں۔ 12 کتابوں کے اس مجموعے کا نام پیرو تیرومورائی ہے ۔ پیریاپورنم نینانیمارس وران کی زندگی میں معجزاتی اقساط کے بارے میں بہت سی کہانیاں بیان کیں۔

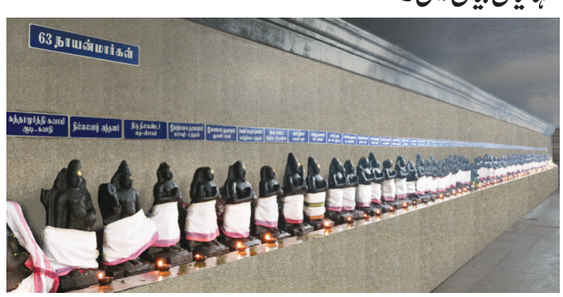

نایئنمارس

اثرات: Impact

عقیدت مند تحریک خود کو ایک عظیم سماجی تبدیلی کے طور پر ظاہر کرتی ہے ۔ اس تحریک کی پیشن گوئی ایسے ہی مندروں کی آمد تھی جو تمل کے مناظر میں نمایاں ہوئیں، مندر، بعد کے چولا کے دور میں، عظیم معاشرتی ادارے بن گئے ۔ سیاسی طور پر بھکتی تحریک نے حکمرانوں کو ہندوستان کے برصغیر کے شمال سے مدعو برہمن گروہوں کے لئے بستیاں قائم کرنے پر آمادہ کیا ۔ شاہی ممبران ، مقامی انتظامیہ کے اداروں اور افراد نے مندروں میں منعقد ہونے والے کیلنڈر کی تقریبات اور تہواروں کا آغاز کیا جس کے لئے انہوں نے اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وقف دینا شروع کردئے ۔ اس نے تامل ملک میں ریاست کے طور پر براہ راست تیز کیا اور مندر کے اداروں کے آلہ کار کے ذریعہ مختلف سماجی گروپوں کو بالواسطہ طور پر مذہبی گروہ میں ضم کردیا۔ صدیوں کے دوران بھکتی تحریک پورے ہندوستان میں پھیلی اور اس کے نتیجہ میں ہندو ازم میں تبدیلی واقع ہوئی۔

9.8 آدی سنکرا (788-820) : Adi Sankara (788-820)

بھکتی عقیدت مند تحریک یا خدمت، ہتھیار ڈالنے اور قربانی دینے کے نعرے کے ذریعہ معاشرے کے مختلف طبقات کو قومی دھارے کی سیاست میں شامل کیا۔ ہر عام آدمی اس مقصد کو سمجھ سکتا تھا کیونکہ بھکتی کی کتب آسان نحوی اور اصطلاحی زبان میں مرتب کی گئی ہیں۔ لیکن، آدی سنکرا کی آمد کے ساتھ ہی بھکتی گفتگو سنسکرت میں ایک فلسفیانہ انداز میں شروع ہوئی۔

آدی سنکرا کی آمد: Advent of Adi Sankara

ریاست کے ارتقاء کے لئے ایک نظریہ کی ابھرتی ہوئی ہندوستانی ضرورت کے پس منظر کے خلاف، سنکرا کے ذریعے کیرلا کے کالڈی سے نیا نظریہ بیان کیا گیا، اپنے نئے نظریہ (وہم) کے ساتھ اس نے مذاہب کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا اور ان پر فتح حاصل کی۔ بنیادی طور پر سنکارا کی اڈویت یا غیر دوائی ازم کی جڑیں ودانت یا اپنیشدک حلقے سے جڑی ہوئی تھیں۔ اس کی بدھ مت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور قائم کرنے کی کوششیں اسمارٹا (روایت پسند) ماتھاس Mathas کے نتیجہ میں مختلف مقامات مثلاً سرینگری، دوارکا، بدری ناتھ اور پوری میں خانقاہیں قائم ہوگئیں، جن کی سربراہی برہمن پجاری کرتے تھے ، سنکرا سیوا (Sava) اور وشنو کی عبادت کو ویدک مذہب کے دو یکساں اہم پہلوؤں کے طور پر دیکھا، خانقاہ تنظیم اور سنسکرت کے صحیفوں کا تحفظ سنکرا اسکول کے دو بڑے محرک تھے۔

9.9 سری رامانوجا (1017-1138) : Sri Ramanujar (1017-1138)

سری پیرومبدور کے رہنے والے سری رامانوجا نے سنکرا مکتب فکر کے کانچی پورم رامانوجا اپنے گرو کی تعلیمات سے اتفاق نہیں کرتے تھے اور سری رنگم مکتب فکر کی تعلیمات سے مگن تھے۔ یاموناچاریہ جنہوں نے

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:11:01 AM

اسے ایک اور کانچی میں پایا تھا ، انہیں سری رنگم میں مدعو کیا،لیکن جیسے ہی وہ سری رنگم پہنچا ، یامونا چاریہ کا انتقال ہوگیا۔اس کے بعد رامانوجا کو سری نگم میں خانقاہ کا سربراہ قرار دیا گیا ۔اس نے خانقاہ اور اس کے مندر کو کنٹرول کیا اور مندروں میں ہونے والی رسومات میں ردو بدل کی کوششوں سے فرقہ کو متحد کیا۔رامانوجا اساتذہ کی اصلاح کے کرنے و الے ایک عظیم منتظم تھے، انہوں نے آڈی سنکارا کے (Monistiteology) مانیسٹ نظریہ (اڈویتا) کو چیلنج کیا اور برہمنوں کے علاوہ دوسرے سماجی بنیادوں کو وسیع کرنے کے طور پر مامونی کی کوششیں بیان کیا جاتا تھا،ان کی فلسفیت اور وشنویت نے بہت سے مفکرین کو متاثر کیا اور ایک الگ روایت میں تبدیل ہوا۔اس کی موت کے ایک صدی بعد یہاں ایک فرقہ بندی ہوئی جو وڈتا دیسیکر اور منا والا مامونی کے تحت دو الگ الگ اسکولوں میں تبدیل ہوئی۔ رامانوجا نے بھکتی کے عقیدہ کو ورنر ماسسٹم (نظام) سے باہر معاشرتی گروہوں میں پھیلانے میں دلچسپی لی۔وہ سری رامانوجا کو آشرما کے اجازت نامے پر اثر انداز کرتا ہے اور سال میں کم سے کم ایک بار ورنا شرما سسٹمس کے باہر کے سماجی گروہوں کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت دی۔یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے مذہبی عقیدے اور وجود کو درپیش خطرے کی وجہ سے رامانوجا کو اپنی رہائش گاہ چھوڑنی پڑی۔



سری رامانوجم

نتیجہ : اختتام :

اس دور میں جنوبی ہند میں رونما ہونے والے پیش رفتوں نے شمالی ہندوستان اور جنوبی ہندوستان کی روایات کو سمجھنے میں مدد فراہم کی اور ایک مشترکہ ہندوستانی ثقافت کے ارتقاء کی راہ ہموار کردی۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں بھکتی فرقے کی مقبولیت کا افتتاح تمل عقیدت مند ملک نے کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ''برصغیر کے مختلف خطوں میں زیادہ سے زیادہ مشترکہ خصوصیات ملنا شروع ہوگئیں ۔ ایم جی ایس نارائنن اور کیسوان ویلور تھاٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ہم بھکتی نظریہ کی اہمیت کا خلاصہ کرسکتے ہیں کہ ذات پات کے نظام پر مبنی نئی قائم شدہ ہندو ریاستوں کی حکمرانی کو مستحکم کرنے کے لئے کی جانے والی قوت نے بادشاہوں، برہمن، پجاریوں اور عام لوگوں کو ہم آہنگ انداز میں اکٹھا کیا۔

خلاصہ : (Summary)

1۔ چالوکیہ اور پلاواس : Chalukyas & Pallovas

چالوکیاس : Chalukyas

- واتاپی کے چالوکیاس، خاص طور پر پلیکسین دوم نے شمال میں ہرش اور جنوب میں پلواس کو اپنے زیر قبضہ علاقے دکن میں اپنی علاقائی طاقت پھیلانے سے روکا۔
- چالوکیاؤں نے صوبائی، ضلعی اور دیہاتی سطح پر ایک جامع انتظامی ڈھانچہ قائم کیا اور ویدک اور ہیڑوڈوکس دونوں مذاہب کی تائید کی
- آرٹ اور فن تعمیر میں ان کی شراکت ایہول، بادامی اور پٹا کال کے مندروں اور یادگاروں سے واضح ہے۔

پلاواس :

- پلاوا نے کانچی پورم کے ساتھ اپنے دار الحکومت کے طور پر ٹونڈمنڈلم میں اپنی بادشاہی قائم کی۔
- پلاوا بادشاہوں، مہندرورمان اول اور نرسمہاورمن اول کی کوششوں کے نتیجہ میں، چالوکیوں کے ساتھ مستقل جنگیں ہوئیں۔
- پلاوا دور اپنے فن تعمیر کے لئے جانا جاتا ہے اور ماملہ پورم اس کی ایک بہترین مثال ہے۔

II۔ ایلورا، اجنتا اور مہابلی پورم :

ایلورا :

- غار مجسمے کے لئے مشہور ہیں جو تمام مذہبی فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں: اجیوکا، جین مت، بدھ مت اور برہمن ازم
- کیلاسا ناتھ غار کے مندر میں پراناس اور (Lagends) کے مناظر والے پینل شامل ہیں۔

اجنتا:

- اجنتا میں 30 غار ہیں۔ پانچ غاروں میں دیوار کی نقاشیاں ہیں۔
- جٹاکا کی کہانیوں کے مناظر اور بدھ کی زندگی کی تاریخ کے منتخب مناظر کو دکھایا گیا ہے۔

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:11:02 AM

- بدھ کے مجسمے کے علاوہ، بودھی ستوا بھی چیتیوں اور ویہاروں کی ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے۔

ماملہ پورم :

- ماملہ پورم کے ساحلی مندر پلاو رمن تعمیر کی عمدہ مثال ہے۔
- جوگنگا سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی تپسیا مجسمہ سازی کی خوب صورتی کی نمایاں مثال ہیں۔

III۔ بھکتی تحریک

آلوراورنایمارس Azhwars & Nayanmars

- تامل ملک میں بھکتی فرقہ کا افتتاح آشوارس اور نایمارس کے خدا کی تعریف بھجنوں میں کیا۔
- پلوا اور پانڈیا نے بھکتی تحریک کی سرپرستی کی۔ بھکتی نے نظریہ کی حیثیت سے معاشرے کے تمام طبقات کو مذہب کے پرچم تلے ضم کرنے میں مدد دی۔
- اس عرصہ کے دوران شمالی ہندوستانی اور جنوبی ہندوستانی رویات کا مرکب پایا گیا۔



مشق EXERCISE

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سی جوڑی ٹھیک نہیں ہے

(a) گووندا سوم - واتاپی
(b) روی کیرتی - پلکیسن دوم
(c) ویشیام - راشٹرا کوٹاس
(d) نم آلور - کروگر

2۔ منتخب کیجئے اور جوڑ لگایئے:

A۔ سمہاوشنو - 1۔ چالوکیا بادشاہ
B۔ جیا سمھن اول - 2۔ پلوا بادشاہ
C۔ آدتیہ اول - 3۔ ڈاک یارڈ
D۔ ماملہ پورم - 4۔ چولا بادشاہ

(a) 4,3,1,2 (b) 4,1,2,3
(c) 2,1,4,3 (d) 4,3,2,1

3۔ کمبوجا کا جدید نام.....ہے

(a) آسام (b) سماترا
(c) اننام (d) کمبوڈیا

4۔ جینیوں کے ذریعہ قائم کردہ ایک مذہبی مرکز.....ہے۔

(a) سراوانابیلگولا (b) مدورائی
(c) کانچی (d) کالگومالائی

5۔ چالوکیاس کے ذریعہ شاہی رسومات ادا کرنے کے لئے تعمیر کردہ مندر کہاں بنوایا گیا تھا۔

(a) ایہول (b) بادامی
(c) مینگوڈی (d) پٹاڈاکل

6۔ غیر ملکی تاجر.....کہلاتے تھے

(a) پٹانا سوامی (b) نایادیسی
(c) ویڈیشی (d) دیسی

7۔ آدی سنکرا کی طرف سے تحریر کردہ نظریہ.....ہے

(a) مونیزم (b) وشنوادویتام
(c) سیواسدھانتما (d) ویدناتا

II۔ مختصر ترین جواب لکھیں:

1۔ آپ ترو پورانیئم (Thirupurambiyam) کی لڑائی کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔

2۔ ایہول کے کتبے پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

3۔ چالوکیہ کے وقت کے کناڈا میں لکھے گئے دو اہم ادبی کاموں کی شناخت کریں۔

4۔ وشنومت کو مزید جامع بنانے میں (رامانوجا کی خدمات کی نشاندہی کریں)

III۔ مختصر جواب دیں۔

1۔ پلوا کے انتظامیہ کی تقسیم پر ایک نوٹ لکھئے۔

2۔ ایلورا میں کیلاش ناتھ غار

3۔ مشہور تین گانے والے سادُاسنتوں کے بارے میں لکھئے۔

4۔ تامل ملک میں وشنومت کو مقبول بنانے میں آژورا کا کردار

5۔ چالوکیہ حکمرانی کے دور میں شاہی خواتین کی اہمیت۔

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:11:02 AM

IV۔ مندرجۂ ذیل سوالات کا تفصیل سے جواب دیں۔

1۔ پلاوا بادشاہوں کے ذریعہ جاری کردہ زمینوں کی منظوری کی اہمیت کو اجاگر کریں۔

2۔ پلوا دور میں سمندری سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ ماملہ پورم کے ساحلی مندروں کے فن تعمیرات کی خصوصیات کو بیان کریں۔

سرگرمیاں: Activity

1۔ بھکتی تحریک کا موازنہ جنوبی ہندوستان اور شمالی ہندوستان کے مابین کریں۔

2۔ آلور اور نایناماس کی سوانح حیات کا انکشاف کریں۔

REFERENCE BOOKS : کتب حوالہ جات

1. Champakalakshmi, R., *Religion, Tradition, and Ideology: Pre-Colonial South India,* Oxford University Press, 2011.
2. Noburu Karasimha, *A Concise History of South India*, Oxford University Press, 2014
3. Burton Stein, *History of India,* Oxford University Press, 2002
4. K.A. Nilakanta Sastri, *A History of South India: From Pre-historic Times to Fall of Vijayanagar,* Oxford India Paperbacks, 1997.
5. R. Sathianathier, *History of India,* Vol. I, 1972 (Reprint)

GLOSSARY : فرہنگ الفاظ

insignia	a badge showing official position	ایک سرکاری بیان
mercantile	commercial	تجارت یا تجارت سے متعلق تجارتی
protagonist	one who champions	بہادری کا کردار
edifice	building	ایک بڑی عمارت
connotation	meaning	لفظی معنی
erudite	learned/scholarly	عالمانہ طریقہ سے سیکھنا
esoteric	meant for the enlightened	باطنی علم حاصل کرنا۔ روشن خیال ہونا

11 his unit 9 Set
Thursday, February 17, 2022 11:11:02 AM

اکائی
10

عربوں اور ترکوں کی آمد
Advent of Arabs and Turks

سیکھنے کے مقاصد

- عرب کی فتح سندھ کی نوعیت اور نتائج اور محمود غزنوی اور محمد غوری کے فوجی چھاپوں کو جاننا۔
- اس کی مختلف سلطنتوں کے تحت دہلی سلطنت کی نوعیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔
- سلطنت کے ماتحت ملک کے سماجی واقتصادی حالات کو جاننا۔
- ادب، فن، موسیقی اور فن تعمیر میں ہم آہنگی کے حوالے سے ہندوستان میں اسلام کے اثرات کو سمجھنا۔

AHC8X

Introduction تعارف

تیرہویں صدی سے سولہویں صدی (1206-1526 عیسوی) تک کے دور میں ہندوستان میں اسلامی اداروں اور اسلامی ثقافت کی آمد دیکھی گئی۔ مورخین نے اس دور کی تاریخ کو مختلف نقطۂ نظر سے سمجھا ہے۔ روایتی طور پر سلطنتوں اور حکومتوں کا سلطانوں کی انفرادی کامیابیوں اور ناکامیوں کے لحاظ سے اندازہ کیا جاتا ہے۔ چند مؤرخوں نے، اس شخصیت پر مبنی تاریخ کی تنقید کرتے ہوئے، سلطنت کے بارے میں اس بات کا اندازہ کیا ہے کہ اس نے مادی اور ثقافتی ترقی میں کتنا حصہ لیا ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان میں ایک جامع ثقافت کا ارتقا ہوا ہے۔ تاریخ دانوں نے طبقاتی تعلقات کی تاریخ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، یہ استدلال کیا ہے کہ قرون وسطی کی ریاست حکمران طبقے کے ایجنٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتی رہی ہے اور اسی وجہ سے جب عظیم مغلوں کے مقابلے میں سلطنت کی حکومتیں اپنی اداراتی ترقی میں کم تھیں۔ چنانچہ سلطنت کی اصل نوعیت کے تعین میں علماء وفضلاء کے مابین ابھی تک کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔

اس سبق کا دوگنا مقصد یہ ہے: (الف) طلباء کو حکمرانوں، واقعات، نظریات، لوگوں اور سلطنت کے تحت ان کے حالات کے روایتی مطالعے سے روشناس کروانا، اور (ب) مشمولات کو اس انداز میں مرتب کرنا کہ طلبہ اس کا تنقیدی جائزہ لیں اور نئے سوالات پیدا کریں۔

عربوں کی آمد: سیاق وسباق

عرب کے جغرافیائی محل وقوع سے ہندوستان اور عرب کے مابین تجارتی رابطے کی مدد ملی۔ بحری سفر کرنے والے تاجروں کی حیثیت سے، قبل از اسلام کے عربوں کے ہندوستان کے مغربی اور مشرقی علاقوں کے ساتھ سمندری رابطے تھے۔ عرب بھی ملبار اور کورومنڈل ساحل میں آباد تھے۔ وہ عرب جنہوں نے ملبار خواتین سے شادی کی اور مغربی ساحل پر سکونت اختیار کی، انہیں ماپلئی (داماد) کہا جاتا تھا۔ 712 میں عرب فوجی مہم اور اس کے نتیجے میں غزنوی اور غوری فوجی چھاپوں نے وسط ایشیاء میں اپنی طاقت کو مستحکم کرنے کے لئے ضبط شدہ وسائل کو لوٹنے اور استعمال کرنے کا ارادہ کیا، مفتوح اور فاتح کے درمیان روابط ہوئے۔ خراسان (مشرقی ایران) شاہ کے ذریعہ افغانستان پر حملے کے بعد اور بعد میں چنگیز خان نے افغانستان کے ساتھ شمالی ہندوستانی سلطنت کے ساتھ تعلقات منقطع کر دیئے۔ منگول حملوں نے غوری سلطنت اور غزنی کو تباہ کر دیا اور اوچ اور ملتان کے حکمران سلطان ناصر الدین قباچہ (1206-1228) کے وسائل کو کاٹ

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:54 PM

لیا۔ اس طرح سلطان التمش کو شمالی ہندوستان میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کا موقع ملا جس نے مسلم حکمرانوں کو دہلی کے ساتھ ہندوستانی صوبوں پر تقریباً چار صدیوں تک دارالحکومت کی حیثیت سے حکمرانی کا موقع فراہم کیا۔

اس دور کو مسلم دور کے طور پر بیان کرنے کا رواج ہے، قرون وسطی کے ہندوستان کے حکمران مختلف خطوں اور نسلوں سے آئے تھے: عرب، ترک، پارسی اور وسطی ایشیائی فوجی اور انتظامی طور پر شامل تھے۔ التمش ایک الباری ترک تھے اور ان کے بہت سے فوجی غلام مختلف ترک اور منگول نسل کے تھے جو بخارا، سمرقند اور بغداد سے آئے ہوئے سوداگر دہلی لائے تھے۔ دوسری نسلوں کے بھی کچھ غلام تھے (خاص طور پر ہندوستان، وسطی ہندوستان میں مہر سے پکڑے گئے تھے) لیکن التمش نے ان سب کو ترک القاب عطا کئے تھے۔

سلطنت (1206-1506) خود ہم نوع نہیں تھی۔ اس کے حکمران پانچ الگ الگ اقسام سے تعلق رکھتے ہیں: (a) خاندان غلامان (1206-1290) (b) خلجی خاندان (1290-1320) (c) تغلق خاندان (1320-414) (d) سید خاندان (1414-1451) اور لودھی خاندان (1451-1526)۔

دہلی سلطنت کے مطالعہ کے لئے ذرائع

- البیرونی: تاریخ الہند (عربی میں لکھا ہوا ہندوستانی فلسفہ اور مذہب)
- منہاج السراج: طبقات ناصری (1260) (عربی میں لکھی گئی عالمی اسلامی تاریخ)
- ضیاالدین بارانی: تاریخ فیروز شاہی (1357) دہلی سلطنت کی تاریخ فیروز شاہ تغلق تک
- امیر خسرو: مفتاح الفتوح (جلال الدین خلجی کی فتوحات)؛ خزائن الفتوح (علاؤالدین خلجی کی فتوحات۔ فارسی کتابیں۔ تغلق نامہ (فارسی میں تغلق خاندان کی تاریخ)
- شمس سراج عفیف: تاریخ فیروز شاہی (فارسی میں دہلی سلطنت کی تاریخ کے بارانی کے بیان کے بعد)
- غلام یحییٰ بن احمد: تاریخ مبارک شاہی (سید حکمران مبارک شاہ کے دور میں فارسی میں لکھی گئی)
- فرشتہ: ہندوستان میں مسلم حکمرانی کی تاریخ (فارسی)

فارسی تاریخ میں دہلی سلطنت کے بارے میں مبالغہ آمیز طریقہ سے بات کی جاتی ہے۔ ایک خاص سلطان کے دور میں پیش آنے والے واقعات سے نمٹنے کے ان کے خیالات کو غیر تنقیدی طور پر جدید وظیفے سے مختص کیا گیا تھا۔ سنیل کمار، دہلی سلطنت کا ظہور۔

10.1 سندھ پر عربوں کی فتح
The Arab Conquest of Sind

عراق کے عرب گورنر حجاج بن یوسف نے بحری قزاقوں کے خلاف کاروائی کے بہانے، داہر، جو سندھ کا حکمران تھا، کے خلاف دو فوجی مہم بھیجے، ایک زمینی راستے سے اور دوسری سمندر کے راستے سے۔ دونوں کو شکست ہوئی اور کمانڈر مارے گئے۔ اس کے بعد حجاج نے خلیفہ کی اجازت سے، ایک پوری فوج بھیج دی، جس میں 6000 مضبوط گھڑسوار اور ایک بڑی اونٹوں کی فوج تھی جو اس کے ایک 17 سالہ داماد محمد بن قاسم کی کمان میں تمام جنگی ضروریات کو لے کر گئی تھی۔

محمد بن قاسم Muhammad Bin Qasim

محمد بن قاسم نے برہمن آباد کے قلعے پر مارچ کیا جہاں داہر ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ کھڑا تھا۔ داہر کے جنگجو (وزیر اعظم) نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا، جس کے بعد اس کی افواج کے ایک حصے کو چھوڑ دیا گیا۔ داہر کے پیشرووں، سندھ کے برہمن حکمرانوں نے، سندھ کے سابقہ بدھ حکمران خاندان سے اقتدار پر قبضہ کرلیا تھا، داہر کی سرپرستی میں برہمنوں نے تمام اعلیٰ عہدوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس سے عدم اطمینان ہوا اور اس وجہ سے داہر کو عوامی حمایت حاصل نہیں تھی۔ اس تناظر میں محمد بن قاسم کے لئے برہمن آباد کا قبضہ کرنا آسان تھا۔ قاسم اس کے بعد دیبل (کراچی بندرگاہ) کو تین دن تک تباہ اور لوٹ لیا۔ قاسم نے ان کے عقیدے کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے، سندھ کے عوام سے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ رواج خلیفہ کو بھیجا اور بقیہ کو اپنے سپاہیوں میں بانٹ دیا۔

عربوں کے سندھ کی فتح کو ''نتائج کے بغیر فتح'' کے طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس نے اس ملک کے کنارے کو چھولیا تھا، جس نے قاسم کی اس مہم کے بعد تقریباً تین صدیوں تک حملوں کی مہلت حاصل کی تھی۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:55 PM

محمود غزنوی Mahmud of Ghazni

اس دوران وسطی ایشیاء میں عرب سلطنت کا خاتمہ ہوگیا تھا اور اس کے متعدد صوبوں نے خود کو آزاد قرار دے دیا تھا۔ ٹوٹی ہوئی عرب سلطنت سے نکلنے والی ایک بڑی سلطنت سامانی ریاست تھی جو ٹکرا گئی اور اس سے متعدد آزاد ریاستوں کا وجود ہوا۔ 963 میں الپتگین ایک ترک غلام تھا ، جس نے خراسان میں ایک گورنر کی حیثیت سے سامانیوں کی خدمت کی تھی، اس نے مشرقی افغانستان کے شہر غزنی پر قبضہ کیا اور ایک آزاد مملکت قائم کی۔ الپتگین کے انتقال کے بعد اس کے تین جانشینوں کی ناکامی کے بعد، رئیسوں نے سبکتگین کو تخت نشین کیا۔

سبکتگین نے برصغیر پاک و ہند میں جنوب کی طرف توسیع کا عمل شروع کیا۔ اس نے افغانستان کے شاہی حکمران جے پال کو شکست دی اور اپنے بڑے بیٹے، محمود، کو اس صوبے کی گورنری سے نوازا۔ جب سبکتگین کا انتقال 997 میں ہوا تو محمود خراسان میں تھے۔ سبکتگین کے چھوٹے بیٹے اسماعیل کو اپنا جانشین نامزد کیا گیا تھا۔ لیکن ایک لڑائی میں اسماعیل کو شکست دے کر، ستائیس سال کی عمر کا محمود تخت نشین ہوا اور خلیفہ نے اسے سرمایہ کاری کا ایک لباس بھیج کر اور اسے یمین الدولہ (سلطنت کے دائیں ہاتھ) کا لقب دے کر اس کے الحاق کا اعتراف کیا۔

> عربوں اور ایرانیوں کے نزدیک ہندوستان ہند تھا اور ہندوستانی 'ہندی' تھے۔ لیکن چونکہ ہندوستان میں مسلم برادریاں پیدا ہوئیں، ہندو کا نام ان تمام ہندوستانیوں پر لاگو ہوا جو غیر مسلم تھا۔

محمود کے فوجی چھاپے Mahmud's Military Raids

محمود نے بتیس سال حکومت کی۔ اس عرصے میں، اس نے ہندوستان میں سترہ فوجی مہمیں چلائیں۔ اس نے ہندو مندروں کو نشانہ بنایا جہاں بڑے خزانے میں تھے۔ اگرچہ اس کا مقصد لوٹ کھسوٹ کرنا تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی مندروں کو توڑنے اور بتوں کو توڑنے میں بھی ایک فوجی فائدہ تھا۔ غزنوی فوجیوں نے اسے اپنے خدا کے ذخائر کی ناقابل تسخیر طاقت کے مظاہرے کے طور پر بھی دیکھا۔ محمود کی فوج کے مذہبی جذبات نے 'کافروں' کے قتل پر اظہار خیال کیا اور ان کی عبادت گاہوں کی لوٹ مار اور تباہی۔ تاہم لوگوں کے اپنے عقیدے میں کسی بڑے پیمانے پر تبدیلی کے بارے میں بہت کم ثبوت موجود ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو اپنی جانوروں اور املاک کو بچانے کے لئے مسلمان ہوئے، جب غزنوی حملے کا خطرہ ختم ہوگیا تو وہ اپنے اصل عقیدے کی طرف لوٹ گئے۔

شاہی بادشاہ آنندپالا کو شکست دینے کے بعد، محمود ہند۔ گنگائی میدان میں دور تک گھس کر پنجاب سے آگے چلا گیا۔ قنوج پہنچنے سے پہلے، محمود نے متھورا پر چھاپہ مارا۔ بعد میں برطانوی اور ہندوستانی قوم پرست دونوں کی تاریخ نگاری میں، محمود گجرات کے سمندری ساحل پر مندر کے شہر سومناتھ (1025) پر حملہ کرنے کے لئے بدنام تھا۔ بہت سارے اسکالرز کا کہنا ہے کہ یہ لوٹ مار چھاپے مذہبی جنگ جوئی کے بجائے سیاسی اور معاشی کردار کی زیادہ ہیں۔ قرون وسطی کے ہندوستان میں دیوتاؤں کی بے حرمتی کرنا، دیوتاؤں کی تصویروں کو توڑنا یہ سب کا ایک حصہ تھا۔ محمود کے چھاپے اور اس کے اعمال اس طرز کے مطابق ہیں، حالانکہ ان کی یادیں فرقہ وارانہ تفرقہ پیدا کرنے میں گامزن ہیں۔

اس کے علاوہ محمود کی لوٹ مار کے چھاپوں کا مقصد اپنی فوج کو برقرار رکھنے کے لئے خزانے کو بھرنا تھا۔ ترک مستقل، پیشہ ور طور پر فوج پر بھروسہ کرتے تھے۔ یہ منظّم تیر اندازوں کی ایک خصوصی فوج ترتیب دی گئی تھی۔ اس فوج میں تمام غلام تھے، خریدے گئے، تربیت یافتہ، ہتھیاروں سے لیس اور ہندوستان میں ہندو سلطنتوں اور ایران میں مسلم ریاستوں سے یکساں طور پر لئے گئے جنگی مالوں سے نقد رقم ادا کرتے تھے۔

فارسی ذرائع میں ان چھاپوں سے ضبط کی گئی دولت کے بارے میں مبالغہ آمیز دعوے موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ محمود کی 1029 میں ایرانی شہر رے کی لوٹ مار ہے، اس کے پاس 500,000 دینار زیورات کی شکل میں، 260,000 دینار کی قیمت کے سکوں میں، اور 30,000 دینار کی قیمت کے سونے اور چاندی کے برتن آئے تھے۔ اسی طرح، سومناتھ (1025) پر محمود کے چھاپے میں بیس ملین دینار مالیت کے سامان ہاتھ آئے تھے۔ رومیلا تھاپر نے اس بات کی نشاندہی کی کہ جن لوگوں کو ان شکاری حملوں کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ ان کے بارے میں ایک دلچسپ تجزیہ خاموشی اختیار کرتے دکھائی دیتے تھے، کیونکہ سومناتھ مہم پر ہندو اور جین ذرائع دستیاب عربی تاریخ میں

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:56 PM

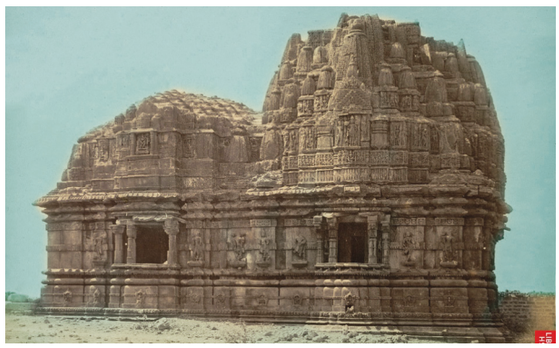

سومناتھ کا مندر

پائے جانے والے تفصیلات یا نظریات کی توثیق نہیں کرتے ہیں۔اس طرح کے لوٹ مار کے چھاپے اقتصادی اور روایت شکن یا بت شکن نوعیت کے تھے،اور بعد میں فرقہ وارانہ کردار بھی ان سے منسوب کیا گیا تھا۔انہوں نے اس قسم کے آفات کی نمائندگی کی جو عصری جنگ سے دور نہیں تھے اور قرون وسطی کے دور کے حکمرانوں کے معمول کے لوٹ مار۔

محمود کی موت کے بعد غزنوی خاندان کی تاریخ ، بھائیوں ، کزنوں اور ماموں کے مابین پے در پے لامتناہی جھڑپوں کی داستان ہے۔ تاہم ، سلطان ابراہیم جیسے مستثنیات تھے جنہوں نے بیالیس سال سے زیادہ حکمرانی کی اور ان کے بیٹے مسعود نے سترہ سال حکومت کی ۔شمال سے غوریوں اور مغرب سے سلجوق ترک کی طرف سے لٹکا ہوا خطرہ ہمیشہ ریاست کے لئے تباہ کن ثابت ہوا۔غزنوی خاندان کے بعد کے حکمران صرف لاہور کے خطے میں ہی اپنا اختیار استعمال کر سکتے تھے اور یہاں تک کہ یہ صرف تین دہائیوں تک جاری رہا۔1186 میں غوری شہزادہ معز الدین محمد نے پنجاب پر حملہ کیا اور لاہور پر قبضہ کرلیا۔آخری حکمران خوراہ شاہ کو 1192 میں قید کیا گیا تھا اور اسے قتل کر دیا گیا تھا ۔اس کی موت کے ساتھ ہی محمود غزنوی کا خاندان ختم ہوگیا۔

البیرونی ، ریاضی دان ،فلسفی ، ماہر فلکیات ، اور مورخ ،محمود غزنی کے ہمراہ ہندوستان آئے ۔انہوں نے سنسکرت سیکھی ، اپنی کتاب کتاب الہند کو تحریر کرنے سے پہلے مذہبی اور فلسفیانہ متن کی تعلیم حاصل کی ۔انہوں نے اقلیدس کے یونانی کام کا سنسکرت میں ترجمہ بھی کیا۔انہوں نے مغرب میں آریہ بھٹہ کے مقناطیسی نظریہ آریہ بھاٹیم (مقالہ جو زمین کے اپنے محور پر گردش کرنے سے دن رات پیدا کرتا ہے) منتقل کیا۔وہ ہندوستان اور باقی دنیا کے مابین تہذیبی رابطہ تھے۔

محمد غوری Muhammad Ghori



محمد غوری
(جدید پیش کش)

اگر غزنوی لوٹ مار کے ارادے سے حملے کر رہے تھے تو،غوریوں نے قلعہ بند شہروں کو قائم کرنے کا اپنا دائرہ وسیع کیا۔غوری خاندان کے معز الدین محمد، جسے عام طور پر محمد غوری کہا جاتا ہے ، نے ان علاقوں میں سرمایہ کاری کی جو انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی تھی ۔ 1180 اور 1190 کی دہائی کے دوران ،غوری نے پنجاب ،سندھ اور ہریانہ کے جدید صوبوں میں قلعہ کی فوجیں قائم تھیں۔فوجی طاقت کے ان مراکز نے جلد ہی مواقع کی تلاش میں زرخرید غلاموں کی نقل مکانی کو راغب کیا ۔سلطنت کے مالی اور فوجی امور کو منظّم کرنے کے لئے یہ کرائے کے فوجی بھرتی کئے گئے تھے۔شمالی ہندوستان مین سلطان کے فوجی سپہ سالار شرفاء کے فوجی طبقے سے تعلق رکھتے تھے ۔ جنگ اور حکمرانی میں خصوصی طور پر تربیت یافتہ یہ زرعی غلاموں (زمینی شعبے سے متعلق مزدوری کرنے والے) اور گھریلو غلاموں سے مختلف تھے ۔ ابتدئی طور پر لاہور، پھر اوچ اور ملتان کو طاقت کے اہم مراکز سمجھا جاتا تھا۔ 1175 میں غوری شہر ملتان کی طرف روانہ ہوا جسے اس نے اپنے اسماعیلی حکمران سے چھین لیا۔قلعہ اوچ بغیر لڑے ہوئے سقوط ہوگیا۔ 1179 میں گجرات کے چلوکیوں نے ماؤنٹ ابو میں محمد غوری کو ایک زبردست شکست دی ۔اس شکست کے بعد غوری نے سندھ اور پنجاب میں اپنے کو عہدے کو مستحکم کرتے ہوئے ۔اپنی مہم کا راستہ تبدیل کر دیا۔

پرتھوی راج چوہان Prithviraj Chauhan

غوری نے اجمیر کے چوہانوں کے لئے ایک تزویراتی نقطہ تبرہند (بھٹنڈا) کے قلعے پر حملہ کیا ۔ اجمیر کے حکمران پرتھوی راج چوہان تبرہند کی طرف روانہ ہوا اور پہلے جنگ تراین (1191) میں حملہ آور کا مقابلہ کیا۔ پرتھوی راج نے اس جنگ میں ایک شاندار فتح حاصل کی لیکن وہ اس غوری کے اس حملہ کو ایک سرحدی جنگ سمجھتے ہوئے اپنے عہدے کو مستحکم کرنے میں ناکام رہا،اور غوری سے پھر دوبارہ باقاعدہ حملے کی توقع نہیں کرتا تھا۔غوری زخمی ہوگیا اور اسے گھوڑے سوار نے

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:57 PM

حفاظت کے ساتھ لے جایا گیا۔ پرتھوی راج چوہان کی توقعات کے برخلاف ، اگلے سال(1192) میں محمد غوری ہندوستان آیا۔ پرتھوی راج نے دشمن کے ممکنہ خطرے کو کم سمجھا ۔ ترائن کی دوسری جنگ ، ہندوستانی تاریخ کا اہم موڑ ثابت ہوئی، پرتھوی راج کو تباہ کن شکست کا سامنا کرنا پڑا اور بالآخر اس پر قبضہ کرلیا گیا۔ غوری نے اسے اجمیر میں اپنے تخت پر بحال کیا۔ لیکن غداری کے الزام میں اسے پھانسی دے دی گئی ، اور غوری کے قابل اعتماد جنرل قطب الدین ایبک کو ہندوستان میں ان کا نائب مقرر کیا گیا۔



پرتھوی راج چوہان
(جدید پیش کش)

قنوج کے جئے چندرا Jaya Chandra of Kanauj

جلد ہی غوری قنوج کے حکمران جئے چندرا کے خلاف لڑنے کے لئے ہندوستان واپس آئے تھے۔ جب تمام راجپوت سردار محمد غوری کے خلاف اپنی لڑائیوں میں پرتھوی راج کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے تھے، تو جئے چندرا الگ تھلگ رہا، اس لئے کہ اس کی بیٹی سمیوکتہ کو پرتھوی راج نے اغوا کیا تھا تو پرتھوی راج اور جئے چندرا کے درمیان دشمنی پائی جاتی تھی۔ لہٰذا غوری آسانی سے جئے چندرا کو شکست دے کر بھاری مال غنیمت کے ساتھ غزنی واپس چلا گیا۔ دریائے سندھ کے کنارے، اسے راستے میں کسی نامعلوم قاتلوں نے ہلاک کردیا۔

راجپوت بادشاہت Rajput Kingdoms

دسویں صدی کے آغاز میں دو طاقتور راجپوت مملکتیں گرجر پرار تیہارا اور راشٹرا کٹاس اپنی طاقت کھو چکے تھے۔ تومارس (دہلی)، چوہانس (راجستھان)، سولنکیس (گجرات)، پرمارس (مالوا)، گہاڈاوالس (قنوج)، چاندیلس (بنڈیل کھنڈ) شمالی ہندوستان کی اہم سلطنتوں کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ چوہان کے دو نامور حکمران ویگہر جا اور پرتھوی راج، پرمارا خاندان کے بھوجا، گھڈ والا بادشاہ جئے چندرا، یاسوورمن، چاندیلس کے کیرتی ورمن سب اپنے اپنے علاقوں میں مضبوط تھے۔

لکشمانہ مندر، وشوانندا مندر اور کندریا مہادیوا مندر سمیت متعدد مندروں پر مشتمل دنیا کا مشہور کھجوراؤ مندر کی عمارت بندیل کھنڈ کے چاندیلس نے تعمیر کیا تھا جس نے کھجوراؤ میں حکومت کی تھی۔

راجپوتوں کے پاس جنگجویانہ روح، جرأت اور بہادری کی ایک طویل روایت تھی۔ ترک اور راجپوتوں کے استعمال کردہ ہتھیاروں میں تھوڑا سا فرق تھا، لیکن فوج کے نظم وضبط اور تربیت میں راجپوت کمزور تھے۔ حالات سے مطابقت کرنے کے لئے اپنے ہتھکنڈوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے، ترکوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مزید برآں، ترک گھڑ سوار ہندوستانی گھڑ سوار سے برتر تھے۔ راجپوت افواج کا جنگی ہاتھیوں پر زیادہ انحصار تھا، جو ترک گھڑ سوار کے مقابلے میں حیرت انگیز تھے لیکن آہستہ چلتے تھے۔ ترک گھوڑوں میں زیادہ نقل وحرکت تھی اور وہ تیر اندازی میں مہارت رکھتے تھے۔ یہ ایک یقینی فوجی فائدہ تھا جسے ترکوں نے اپنے دشمنوں کے خلاف اچھا استعمال کیا اور لڑائیوں میں وہ فاتح بن کر ابھرے۔

دہلی سلطنت کی بنیاد Foundation of Delhi Sultanate

10.2 خاندان غلاماں The Slave Dynasty

غوری کی موت کے بعد اقتدار کے بہت سے دعویدار تھے۔ ایک قطب الدین ایبک تھے، جو اپنے دہلی میں تخت نشین ہوگئے اور اگلے دس سال تک ان کے لئے سسریلدوز خطرہ بنا رہا۔ اس خاندان کے تین اہم حکمران قطب الدین ایبک، التمش اور بلبن ہیں۔

خاندان غلاماں کو مملوک خاندان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ مملوک سے مراد جائیداد ہے۔ یہ بھی غلام کے لئے ایک عربی اصطلاح ہے۔

قطب الدین ایبک (1206-1210) Qutb-ud-din Aibak (1206-1210)

قطب الدین ایبک کو لڑکپن میں غلام بنایا گیا تھا اور اسے غزنی میں سلطان محمد غوری کے ساتھ فروخت کیا گیا تھا۔ اس کی اہلیت اور وفاداری سے متاثر ہوکر سلطان نے اسے ہندوستان میں فتح یاب صوبوں کے وائسرائے کے عہدے پر فائز کردیا۔ افغانستان کے ایک ترک جنرل محمد بن بختیار خلجی نے بہار اور بنگال کو فتح کرنے میں اس کی

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:58 PM

مدد کی۔ قطب الدین ایبک نے چار سال (1206 سے 1210 عیسوی) تک حکومت کی اور 1210 میں لاہور میں چوگان (ہارس پولو) کھیلتے ہوئے ایک حادثے میں فوت ہوگیا۔

بختیار خلجی پر بہار کے شاندار بدھ یونیورسٹی نالندہ کو تباہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو فوجی کیمپ کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ نالندا کی تفصیلی وضاحت چینی بزرگ ہیون سانگ کی سفر نامہ میں پائی جاتی ہے۔ گرامر، منطق، ادب، فلکیات اور طب جیسے مضامین میں موجود مخطوطات ترکوں کی لوٹ مار میں کھو گئیں۔

التمش (1211-1236) Iltaish (1211-1236)

شمس الدین التمش (1210-36) کا حکومت کے لئے جو انتخاب ہوا قطب الدین ایبک کا غلام تھا۔ ان کے بہت سے خصوصی غلام بھی ترک اور منگول نسل کے تھے۔ انہیں بخارا، سمرقند اور بغداد جیسے تجارتی مراکز سے سوداگر دہلی لائے تھے۔ (دوسری نسلوں کے بھی کچھ غلام تھے)۔ لیکن التمش نے انہیں ترکی کے تمام لقب عطا کر دیئے۔ التمش کا اپنے خصوصی فوجی غلاموں (بندگان) پر انحصار تھا دور دراز مقامات پر انہیں گورنروں اور جرنیلوں کے عہدے کے لئے ان کی تقرری کے طریقہ کار میں اس وقت تک تبدیلی نہیں آئی جب تک کہ منگولوں سے فرار ہونے والے فوجی کمانڈروں کا واقعہ پیش نہیں آیا۔

قطب الدین ایبک کا غلام اور داماد شمس الدین التمش، قطب الدین ایبک کے بیٹے آرام شاہ کے دعوے کو ایک طرف رکھتے ہوئے دہلی کے تخت پر قابض ہوا۔ اپنے دور حکومت میں انہوں نے گوالیار میں راجپوتوں کی داخلی سرکشی کو ختم کیا، رنتھمبور، اجمیر اور جالور پر قابو پایا۔ اس نے لاہور ملتان میں ناصر الدین قباچہ کی للکار پر قابو حاصل کیا، اور بنگال کے گورنر، علی وردان کی سازش کو ناکام کیا۔ انہوں نے منگول حکمران چنگیز خان کے خلاف وسطی ایشیاء خوارزم شاہ جلال الدین کی حمایت کرنے سے انکار کر کے سفارتی طور پر ہندوستان کو بچایا۔ اگر وہ جلال الدین کی تائید کرتا تو منگول آسانی سے ہندوستان پر چڑھ آئے۔ اس کے دور میں دہلی میں 243 فٹ لمبائی والے شاندار فتح مینار یعنی قطب مینار کی تکمیل اور سلطانی دور کے دو بنیادی (تانبے اور چاندی کے) سکے تانکا کے تعارف کے لئے قابل ذکر ہے۔

چونکہ 'حکومت غلاماں' کی حکومتی روایات ضعیف تھیں، لہٰذا التمش کی موت کے بعد تخت نشینی ہموار نہیں تھی۔ بادشاہ کے بعد ایک بیٹا، ایک بیٹی (سلطانہ رضیہ)، دوسرا بیٹا، اور ایک پوتا تھا، اور آخر کار اس کے سب سے چھوٹے بیٹے سلطان نے، ناصر الدین محمود دوم (1246-66) بادشاہ بنا رہا۔ التمش کی اولاد نے طویل عرصے تک جنگ لڑی لیکن اپنے والد کے ان فوجی غلاموں کے ساتھ مہم بیکار رہی جنہیں وسیع علاقوں کا گورنر اور بڑی فوج کا جرنل مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے دہلی کی سیاست میں مستقل مداخلت کی اور التمش کے جانشینوں کے لئے شرائط عائد کیں۔ اگرچہ التمش کے شاہی غلاموں (بندگانِ خاص) کی جگہ چھوٹے بندگان نے لے لی تھی، لیکن بعد میں وہ ان کے آقا کے نظریہ پر مبنی نہیں تھے، جیسا کہ ان کے پیشواؤں کے طرح ایک حد تک سلطنت ہے۔

مشرقی صوبہ لکھنوتی (جدید بنگال) اور مغرب میں پنجاب اور سندھ صوبوں میں واقع غلام گورنر پہلے دہلی سے آزاد ہوئے۔ جنہوں نے 'بنیادی علاقوں' میں دہلی اور اس کے مضافاتی علاقوں میں مزاحمت کی کوشش کی۔ ان کے گھریلو اڈوں اور اس سے منسلک ہمسایہ سرداروں کو مستحکم کر کے دہلی کی مداخلت۔ شمسی بندگان یکے بعد دیگرے دہلی سلطانوں کے مابین کئی دہائیوں کے تنازعات کے بعد،

رضیہ سلطانہ (1236-1240) رضیہ التمش کی بیٹی تھی، جو ترک امرا کی طرف سے پیش آنے والی رکاوٹوں کے باوجود تخت نشین ہوگئی۔ مراکش کے مسافر ابن بطوطہ کے مطابق۔ رضیہ گھوڑوں کی سواری کرتی تھی، جب وہ سوار ہو کر نکلتی تھی تو، ایک کمان اور ترکش کے ساتھ لیس ہو کر نکلتی تھی اور درباری اسے گھیرے ہوئے ہوتے تھے وہ اپنے چہرے کا پردہ نہیں کرتی تھی۔ پھر بھی رضیہ نے صرف ساڑھے تین سال حکومت کی۔ ایک ایبسین کے غلام جلال الدین یاقوت کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے گھڑ سوار گوج کے ماسٹر امیر اخور کے عہدے پر، اسے فائز کر دیا تھا۔ اس بات پر ترک روسیا ناراض ہوئے امرا نے یاقوت کے ساتھ اس کی قربت کو مغلوب و کمزور کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ رضیہ کو عوامی حمایت حاصل تھی، لہٰذا وہ دہلی میں کچھ نہیں کر سکے۔ لیکن جب جنوبی پنجاب میں باغی گورنر التونیا کے خلاف تعزیراتی مہم پر وہ گامزن تھی، سازشیوں نے اس، موقع سے فائدہ اٹھائے ہوئے اس کا تختہ الٹ دیا۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:37:59 PM

بندگان، بندہ کی جمع ہے لفظی طور پر فوجی غلاموں کو کہا جاتا تھا۔ وہ خدمت، قربت اور اعتماد کی سالمیت کے سالوں کے مطابق درجہ بندی کررہے تھے۔ اس اعتماد کی وجہ سے ان کو بطور گورنر اور فوجی کمانڈر مقرر کیا جاتا تھا۔ شمالی ہندوستان میں غوری بندگان معزالدین غوری کے غلام تھے۔ چونکہ یہ غلام اپنی معاشرتی شناخت کے بغیر تھے ان کو اپنے آقاؤں کے ذریعہ نئے نام دئے گئے تھے، جس میں کنیت بھی شامل تھی، جس میں ان کی سماجی یا علاقائی شناخت کا اشارہ ملتا ہے۔ غلاموں نے اپنے آقا کا نسب اٹھایا: لہٰذا معزالدین کے غلام نے نسبت معزی کو ساتھ لیا اور بعد میں سلطان شمس الدین التمش کے غلاموں کو شمسی بندگان کہا گیا۔

1254 میں، ایک چھوٹا نیا خریدا ہوا غلام جو التمش کے دور حکومت میں تھا اور شمال مغرب میں شیوالک علاقوں کا کمانڈر تھا، نے دہلی پر قبضہ کرلیا۔ اس نے 1266 میں سلطان غیاث الدین بلبن کی حیثیت سے تخت پر قبضہ کرتے ہوئے، سلطنت کے نائب الملک کا لقب اختیار کیا۔

بلبن (1266-1287) Balban (1266-1287)

شرفائے کی سیاسی سازشوں نے جس سے دہلی سلطنت عدم استحکام کا شکار ہوئی، بلبن کے سلطان کے طور پر الحاق کے ساتھ ہی خاتمہ ہوا۔ بلبن کے ذریعہ اختیارات کے دعوے کی وجہ سے نافرمان گورنروں اور ان کے مقامی اتحادیوں کے خلاف مسلسل فوجی مہم چلائی گئی۔ بارانی نے دہیل کے گرد و نواح اور دوآب میں بلبن کی مہمات کا تذکرہ کیا۔ ان مہمات کے دوران جنگلات کو صاف کیا گیا، نئی سڑکیں اور قلعے بنائے گئے، نئے جنگلات کی نئی زمینیں تازہ بھرتی ہونے والے افغانوں اور دیگر کو کرایہ سے پاک زمینوں (مفروضی کے طور پر دی گئیں اور کاشت کے تحت لائے گئے۔ تجارتی راستوں اور گاؤں کی منڈیوں کے تحفظ کے لئے قلعے تعمیر کئے گئے تھے۔

بلبن اور امن وامان کا مسئلہ
Balban and the Problem of Law and Order

جب بلبن نے گنگا میں امن و امان کی صورتحال کی باگ دوڑ سنبھالی تو، جمنا دوآب کے علاقے بری طرح خراب ہوگئے تھے۔ راجپوت زمینداروں نے قلعے لگائے تھے اور سلطان کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے تھے میوس، شمال مغربی خطے سے تعلق رکھنے والی ایک مسلم جماعت، میوات کے آس پاس زیادہ جنگلات والے خطے میں رہائش پذیر اس علاقے کو استحصال سے دوچار کررہے تھے بلبن نے اسے ایک چیلینج کے طور پر لیا اور ذاتی طور پر میواتیوں کو ختم کرنے کی مہم چلائی۔ میوس کا تعاقب کیا گیا اور بے رحمی کے ساتھ ذبح کیا گیا۔ دوآب خطے میں راجپوت کے گڑھ تباہ ہوگئے۔ جنگل صاف ہوگئے۔ سڑکوں کی حفاظت اور بغاوتوں سے نمٹنے کے لئے پورے علاقے میں افغان فوجیوں کی کالونیاں قائم کی گئیں۔

طغرل خان کے خلاف تعزیتی مہم
Punitive Expendition against Tughril Khan

بلبن بغاوتوں کو نمٹنے میں بے رحم تھا۔ اس نے اپنے پسندیدہ غلام تغرل خان کو بنگال کا گورنر مقرر کیا۔ لیکن تغرل خان جلد ہی سرکش ہوگیا۔ اودھ کے گورنر، امین خان کو بلبن نے بغاوت کو دبانے کے لئے بھیجا، لیکن اس نے پسپائی اختیار کی۔ اس سے مشتعل، بلبن نے مزید دو مہم بھیجی، جنہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پے در پے شکستوں سے ذلیل ہوکر، بلبن خود بنگال چلا گیا۔ بلبن کے قریب جانے کی اطلاع ملتے ہی تغرل خانفرار ہوگیا۔ بلبن نے اس کا تعاقب کیا، پہلے لکھنوتی اور پھر تری پورہ کے طرف، جہاں اسے پکڑ کر اس کا سر قلم کردیا گیا۔ بلبن کے بیٹے بغرا خان کو اس کے بعد بنگال کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ جس نے بلبن کی موت کے بعد ایک آزاد مملکت قائم کیا تھا۔ اس نے قیادت کے زوال اور بیٹے کیفیاد کی بدکاری کے باوجود بھی دہلی کے تخت کا دعویٰ نہیں کیا۔

منگول کی دھمکیوں کے خلاف اقدامات
Measures against Mongol Threats

بلبن نے منگولوں کے خطرے کو اپنی حکومت کے فوجی بنانے کے لئے سیاق وسباق کے طور پر استعمال کیا۔ بھاٹنڈا، سونم اور سمانا میں قلعوں کی سنگینی سے سرحدی خطے مضبوط ہوئے۔ اس دوران، اس نے ایران کے منگول وائسرائے اور چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھنے کے لئے کوششیں کیں۔ بلبن اس سے

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:00 PM

اصطلاح منگول وسط ایشیاء کے تمام منگولی زبان بولنے والے خانہ بدوش قبائل سے مراد ہے۔ بارھویں صدی میں، انہوں نے ایک بہت بڑی بادشاہت قائم کی تھی، جس میں چنگیز خان کے قیادت کے تحت جدید دور کے روس، چین، کوریا جنوب مشرقی ایشیاء، فارس ہندوستان، مشرقی وسطی اور مشرقی یوروپ شامل تھے۔ان کی غیر معمولی کامیابی کی وجہ سے ان کے تیز گھوڑوں اور شاندار گھڑسوار فوج کی تدبیریں، نئی ٹکنالوجیوں کے ساتھ ان کی نئی ٹکنالوجی کے بارے میں کھلا پن اور چنگیز خان کی سیاست کی حکمت عملی میں مہارت ہے۔

یہ یقین دہانی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا کہ منگول ستلج سے آگے نہیں بڑھیں گے۔ ہلاکو خان نے 1259 میں بلبن کے پاس (نئی دہلی) کو خیر سگالی مشن بھجواتے ہوئے اس اشارے کا ازالہ کیا، تاہم، بلبن کا پسندیدہ بیٹا محمد خان، جسے منگول کی جارحیت سے سرحدوں کی حفاظت کے لئے ملتان کے گورنر کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، ایک تصادم میں مارا گیا اس سانحہ سے غمزدہ، بلبن بیمار ہوگیا اور 1286 میں فوت ہوگیا۔



بلبن کا مقبرہ (نئی دہلی)

10.3 خلجی (1290-1320) The Khaljis (1290-1320)

جلال الدین خلجی (1290-1296) Jala-din Khaljis (1290-1296)

چونکہ بلبن کے بیٹے کیقیاد حکمرانی کے لئے نااہل پایا گیا، اس کے تین سالہ بیٹے کیمرس کو تخت پر بٹھایا گیا۔ چونکہ سلطنت کو سنبھالنے کے لئے رجعت پسند اور کونسل کے انتخاب پر اتفاق رائے نہیں تھا، لہٰذا مقابلہ کرنے والے امرا نے ایک دوسرے کے خلاف سازش کی۔ اس افراتفری سے ایک نیا قائد، ملک جلال الدین خلجی، جو فوج کا کمانڈر تھا، حاکم اعلیٰ ہوا۔ جب اس نے کچھ عرصہ کے لئے کی قیادسلطنت کے نام پر حکمرانی کی، اس نے جلد ہی اپنے ایک افسر کو بھیجا تاکہ کیقیاد کا قتل ہو جلال الدین باضابطہ طور پر تخت پر بیٹھا۔ تاہم، جلال الدین کو اس بنیاد پر مخالفت کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ ایک ترک نہیں، بلکہ ایک افغانی تھا۔ لیکن خلجی در حقیقت ترک حکمرانی کے قیام سے پہلے ہی افغانستان میں آباد تھے اور اسی وجہ سے وہ ترک تھے۔ جلال الدین نے بہت سی لڑائیاں جیتیں اور بڑھاپے میں بھی اس نے منگول کے فوج کے خلاف مارچ کیا اور کامیابی کے ساتھ ہندوستان میں ان کا داخلہ روک دیا (1292)۔

علاء الدین، جلال الدین خلجی کا ایک بھتیجا اور داماد تھا، جو کارا کا گورنر مقرر ہوا تھا، نے مالوا پر حملہ کیا اور اس مہم سے بڑی تعداد میں کامیابی حاصل کی۔ اس مہم کی کامیابی نے دیوگی پر چھاپے مارنے کی مہم پر عمل پیرا ہونے کی اس کی خواہش کو اکسایا۔ دکن میں یادو ریاست کے دارالحکومت سے۔ واپسی پر اس نے جلال الدین خلجی کے قتل اور تخت پر قبضہ کرنے کا بندوبست کیا۔

علاء الدین خلجی (1296-1316) Ala-ud-din Khaliji (1296-1316)

علاء الدین اور امراء



علاء الدین خلجی (نئی تصویر)

علاء الدین نے اپنی حکمرانی کا پہلا سال دشمنوں کو ختم کرنے اور دہلی میں اپنے عہدے کو مستحکم کرنے میں صرف کیا۔ جلد ہی اس نے اپنی توجہ شرفاء پر قائم رکھی۔ اس نے اپنے متعدد اعلیٰ افسران کو برخواست کر دیا۔ وہ خاص طور پر ان امرا کے ساتھ سخت گیر تھا جنہوں نے اس کے ساتھ وفاداری اختیار کی تھی اور موقع پر جلال الدین کے خلاف کارگردگی میں شامل ہوگئے تھے۔

منگول کی دھمکیاں Mongol Threats

علاء الدین کے لئے منگول کے چھاپے ایک سنگین چیلنج بنے رہے۔ اس کے اقتدار کے دوسرے سال (1298) کے دوران، جب منگولوں نے دہلی پر حملہ کیا تو علاء الدین نے ان لوگوں کو واپس بھگانے میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن جب وہ اگلے سال مزید سپاہیوں کے ساتھ واپس آئے تو دہلی کے نواحی علاقوں کے لوگوں کو بھاگ کر شہر میں پناہ لینا پڑا۔ علاء الدین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، اس کے بعد کی جنگ میں، منگولوں کا مقابلہ کیا گیا۔ پھر بھی چھاپے 1305 تک جاری رہے، جب انہوں نے دوآب کے علاقے کو تباہ کیا۔ اس بار، انہیں شکست دینے کے بعد، سلطان کی فوج نے بڑی تعداد میں منگولوں کو قیدی بنا لیا اور انہیں بے رحمی کے ساتھ قتل کیا۔ لیکن منگولوں کی لعنت جاری رہی۔ منگول کا آخری حملہ (08-1307) میں ہوا تھا۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:01 PM



منگول کا حملہ

فوجی مہمات Miltary Campaigns

اس کے سیاسی عزائم کو برقرار رکھنے کے لئے شمالی ہندوستان کے علاقوں کے زرعی وسائل کو موثر انداز میں استعمال کرنے میں سلطنت کی نااہلی اس کی لاتعداد فوجی مہمات اور لوٹ مار کی تلاش میں واضح تھی۔ دیوگری (1314, 1307, 206)، گجرات (1300-1299)، رنتھم بور (1301)، چتّور (130) اور مالوا (1305) میں علاء الدین کی مہمات کا مقصد ہی اپنی سیاسی اور فوجی طاقت کا اعلان کرنا تھا۔ شکست خوردہ ریاستوں سے لوٹ مار جمع کرو۔ اس منصوبے کے ساتھ ہی اس نے اپنی فوجیں دکن پر اتاریں جزیرہ نماہ میں پہلا ہدف مغربی دکن میں دیوگری (دولت آباد) تھا۔ علاء الدین نے 1307 میں دیوگری قلعے پر قبضہ کرنے کے لئے ایک بڑی فوج ملک کافور کی قیادت میں بھیجی۔ دیوگری کے بعد، تلنگانہ خطے میں ورنگل کا کاٹیاے کے حکمران پرتاپرودرا دیوا نے 309 مین شکست کھائی۔1310 میں ہوئیسالہ کے حکمران ویرابلل سوم نے اپنے تمام خزانے دہلی کی فوج کے حوالے کردیئے۔

اس کے بعد ملک کافور ٹمل ملک کے لئے روانہ ہوا۔ اگرچہ ملک کافور کی پیشرفت کے لئے موسلا دھار بارش اور سیلاب رکاوٹ بنی، لیکن اس نے اپنا جنوب کی طرف کا سفر جاری رکھا، چدمبرم اور سری رنگم کے ساتھ ساتھ پانڈین کے دارالحکومت مدورائی کے مندروں والے شہروں کی لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کی۔ ٹمل صوبوں میں مسلمانوں نے پانڈیا کی طرف سے ملک کافور کے خلاف لڑائی لڑی۔ ملک کافور 1311 میں ایک زبردست مال غنیمت لے کر دہلی واپس آیا۔

علاءالدین کے داخلی اصلاحات Ala-ud-din's Internal Reforms

علاقوں کو وسیع پیمانے پر منسلک کرنے کے بعد وسیع انتظامی اصلاحات کی گئیں جس کا مقصد حکومت کو مستحکم کرنا تھا۔ علاء الدین کا پہلا اقدام یہ تھا کہ وہ دولت کو امتیازی طور پر شرفاء کے پاس سے روک دے۔ اس بات نے سلطان کے خلاف سازش کا مقابلہ کرنے کے لئے انہیں فرصت اور ذرائع مہیا کئے تھے بزرگ افراد کے اہل خانہ کے مابین شادی کے معاہدے کی اجازت صرف سلطان کی رضامندی سے دی جاتی تھی۔ سلطان نے حکم دیا کہ دیہات حق ملکیت کے تحت رکھے جائیں، بطور مفت تحفہ، یا بطور مذہبی وظیفہ شاہی اختیار اور کنٹرول میں واپس لایا جائے۔ اس نے روایتی دیہاتی افسروں کو اپنے روایتی یا بطور

چالیس نظام (چہل گانی)

امراء نے بادشاہ کے عہدے اور درجات میں صرف ایک عہدے پر قبضہ کیا۔ اعلیٰ معاشرتی حیثیت سے لطف اندوز اور وسیع وسائل کے کمان سے وہ بادشاہ کو للکارنے کے لئے اتنے مضبوط ہوگئے۔ دہلی سلطنت میں وہ مختلف قبیلوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد ترکی، فارسی، عربی، مصری اور ہندوستانی مسلمان جیسے افراد سے تعلق رکھتے تھے۔ التمش نے فوجی اور ملکی انتظامیہ میں تقرریوں کے لئے ترکی کی شرافت کندگان اور س چالیس سے منتخب افراد کے لئے چالیس کی ایک کورپس کا اہتمام کیا۔ چالیس کا کورپس اتنا طاقتور ہوگیا کہ التمش کے خواہشات کو نظرانداز کرنے اور اس کی موت کے بعد، رکن الدین فیروز کو تخت پر بٹھایا۔ رضیہ نے ترک رئیسوں کے اثر ورسوخ کا مقابلہ کرنے اور حبشی غلام، یاقوت کی سربراہی میں غیر ترک اور ہندوستانی مسلمان امرا کے ایک گروہ کو منظم کرکے اپنے مفاد کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ اس پر ترک امراء نے سختی سے ناراضگی ظاہر کی جس پر دونوں یعنی رضیہ اور اس کے شوہر کو قتل کردیا گیا۔ چنانچہ قدیم نسل کی عدم موجودگی میں، امراء کو کسی بھی دعویدار کا ساتھ دیتے ہوئے تخت پر فائز ہوتے اور یا تو سلطان کے تخت دار کی مدد کی یا حکومت کے استحکام میں حصہ لیا۔ امراء کو کئی دھڑوں کو منظم کیا گیا تھا۔ اور وہ مستقل طور پر سازشوں میں مصروف رہتے تھے۔ اس لئے بلبن نے چالیس کے کورپس کو ختم کردیا اور علاءالدین خلجی نے ان ترکی امراء کے خلاف قدامات کئے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعہ ان کے خفیہ غدارانہ سرگرمیوں پر وہ مطلع ہوتا تھا۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:01 PM

مذہبی استحکام کو شاہی اختیار اور کنٹرول میں واپس لایا جائے۔ اس نے روایتی گاؤں کے افسروں کو اپنے روایتی مراعات سے محروم کر کے ان کے اختیارات کو روک لیا۔ بدعنوان شاہی عہدیداروں کے ساتھ سختی سے نمٹا گیا۔ سلطان نے شراب پر پابندی عائد کردی تھی اور نشہ آور ادویات کے استعمال پر بھی پابندی عائد کردی تھی۔ جوا کھیلنا منع تھا اور جواریوں کو شہر سے باہر نکال دیا گیا تھا۔ تاہم، جرمت کے قوانین کی وسیع پیمانے پر خلاف ورزیوں نے بالآخر سلطان کو پابندیوں میں نرمی کرنے پر مجبور کر دیا۔



علاؤالدین خلجی کے تانبے کے سکہ

علاء الدین کاشتکاروں سے براہ راست اراضی ٹیکس وصول کرتا تھا۔ روایتی طور پر انہیں جمع کرنے کے حق سے لطف اندوز ہونے والے گاؤں کے سردار اب اس سے محروم ہوگئے تھے۔ علاء الدین کا ٹیکس کا دباؤ امیروں پر تھا غریبوں پر نہیں۔ علاء الدین نے اپنی وسیع و عریض سلطنت کے تمام حصوں سے رابطے برقرار رکھنے کے لئے ڈاک کا نظام قائم کیا۔

سلطان کے مارکیٹ کے اصلاحات
Sulthan's Market Reforms

علاؤالدین پہلا سلطان تھا جس نے اپنے فوجیوں کو مال غنیمت کا حصہ دینے کے بجائے نقد رقم ادا کی۔ چونکہ فوجیوں کو کم معاوضہ دیا جاتا تھا، لہٰذا قیمتوں پر نظر رکھنا اور اسے کنٹرول کرنا پڑتا تھا۔ مزید یہ کہ علاؤ الدین کو ایک بہت بڑی کھڑی فوج برقرار رکھنی تھی۔ ضروری اشیاء کی قیمتوں پر پابندی لگانے کے لئے علاء الدین نے کالا بازار اور ذخیرہ اندوزی کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لئے ایک وسیع آگاہی نیٹ ورک قائم کیا۔ بازاروں میں ہونے والے لین دین، خرید و فروخت اور سودے بازی سب کے بارے میں سلطان کو ان کے جاسوسوں نے اطلاع دی۔ بازار کے نگران، خبر رساں اور جاسوسوں کو اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کے بارے میں روزانہ خبریں بھیجنی پڑتی تھیں۔ قیمتوں کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کڑی سزا دی گئی۔ اگر وزن میں کوئی کمی پائی گئی تو، گوشت کے برابر وزن کر کے بیچنے والے کے جسم سے گوشت کاٹ کر اس کی آنکھوں کے سامنے نیچے پھینک دیا جاتا تھا!

علاؤالدین کے جانشین

علاء الدین نے اپنے بڑے بیٹے خضر خان کو اپنا جانشین نامزد کیا۔ تاہم، اس وقت علاء الدین کا معتمد مالک کافور نے خود حکومت کا اختیار سنبھال لیا۔ لیکن کافور کی حکمرانی صرف پینتیس دن تک جاری رہی جب اسے دشمنوں نے مار ڈالا۔ اس کے بعد قتل و غارت گری کا ایک سلسلہ جاری رہا، جس کا اختتام غازی مالک نے کیا، جو منگولوں کے خلاف متعدد مہمات کا سابق فوجی تھا، جس نے 1320 میں غیاث الدین تغلق کے طور پر دہلی تخت پر قابض ہوکر بادشاہ بنا۔ اس نے موجودہ خلجی حکمران خسرو کو قتل کیا اور اس کے ذریعہ تخت شاہی کا دعویٰ کرنے والے کسی کو بھی روکا۔ اس طرح تغلق خاندان کی حکمرانی کا آغاز ہوا، جو 1414ء تک جاری رہی۔



علاؤالدین کا مقبرہ (نئی دہلی)

10.4 تغلق خاندان The Tuglaq Dynasty

غیاث الدین تغلق (1325-1325)

غیاث الدین تغلق نے شرفاء کے ساتھ صلح کی پالیسی پر عمل کیا۔ لیکن حکومت کے پانچویں سال ہی (1325) میں غیاث الدین فوت ہوگیا۔ تین دن بعد جونا خان تخت پر قابض ہوگیا اور اس نے محمد بن تغلق کا لقب اختیار کیا۔

محمد بن تغلق (1351-1325)

محمد بن تغلق متمدن اور باصلاحیت شہزادہ تھا لیکن وہ ایک بے رحم ظالم اور بے انصاف ہونے کے لحاظ سے عالمی شہرت حاصل کی۔ محمد تغلق نے دہلی کے قریب میرٹھ تک مارچ کرنے والی منگول فوج کو موثر انداز مین پسپا کر دیا۔ محمد ایک جدت پسند تھا۔ لیکن اس کے اندر

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:02 PM

علاءالدین کے برعکس، اپنے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کی خواہش میں کمی تھی۔

دارالحکومت کی منتقلی Transfer of Capital

محمد تغلق نے دارالحکومت کو دہلی سے دیوگری میں تبدیل کرنے کی کوشش کی، جس کا نام اس نے دولت آباد رکھا تھا۔ یہ اس کے اس احساس کے بعد ہی ہوا تھا کہ دہلی میں رہتے ہوئے جنوبی ہندوستان پر حکومت کرنا مشکل تھا۔ وسطی طور پر واقع، دیوگری کو یہ مثبت پہلو بھی حاصل تھا کہ وہ ایک چٹانی پہاڑی کے اوپر ایک مضبوط قلعہ رکھتا ہے۔ فوجی اور سیاسی فوائد پر اعتماد کرتے ہوئے، سلطان نے اہم افسران اور رہنماؤں کو اور بہت سے صوفیاء بزرگوں سمیت دیوگری منتقل ہونے کا حکم دیا۔ تاہم، یہ منصوبہ ناکام ہوگیا، اور جلد محمد تغلق کو اندازہ ہوگیا کہ دولت آباد سے شمالی ہندوستان پر حکمرانی کرنا مشکل ہے۔ اس نے دوبارہ دارالحکومت دہلی منتقل کرنے کا حکم دیا۔

سکے کے نشانی (Token Currency)



تغلق کے سکے

محمد کا اگلا اہم تجربہ سکے کی نشانی کا اک تعارف تھا۔ اس سکے کے نظام کا چین اور ایران میں پہلے ہی تجزیہ کیا جاچکا تھا۔ ہندوستان کے لئے یہ اپنے وقت سے بہت آگے تھا، کیونکہ یہ وہ وقت تھا جب سکے چاندی کے مواد پر مبنی ہوتے تھے۔ جب محمد نے کانسی کے سکوں کو جاری کیا تو جعلی سکوں کے نقاب کشائی کی گئی جسے حکومت روک نہیں سکتی تھی۔ نئے سکوں کی اس قدر بے قدری کی گئی کہ حکومت کو کانسی کے سکوں کو

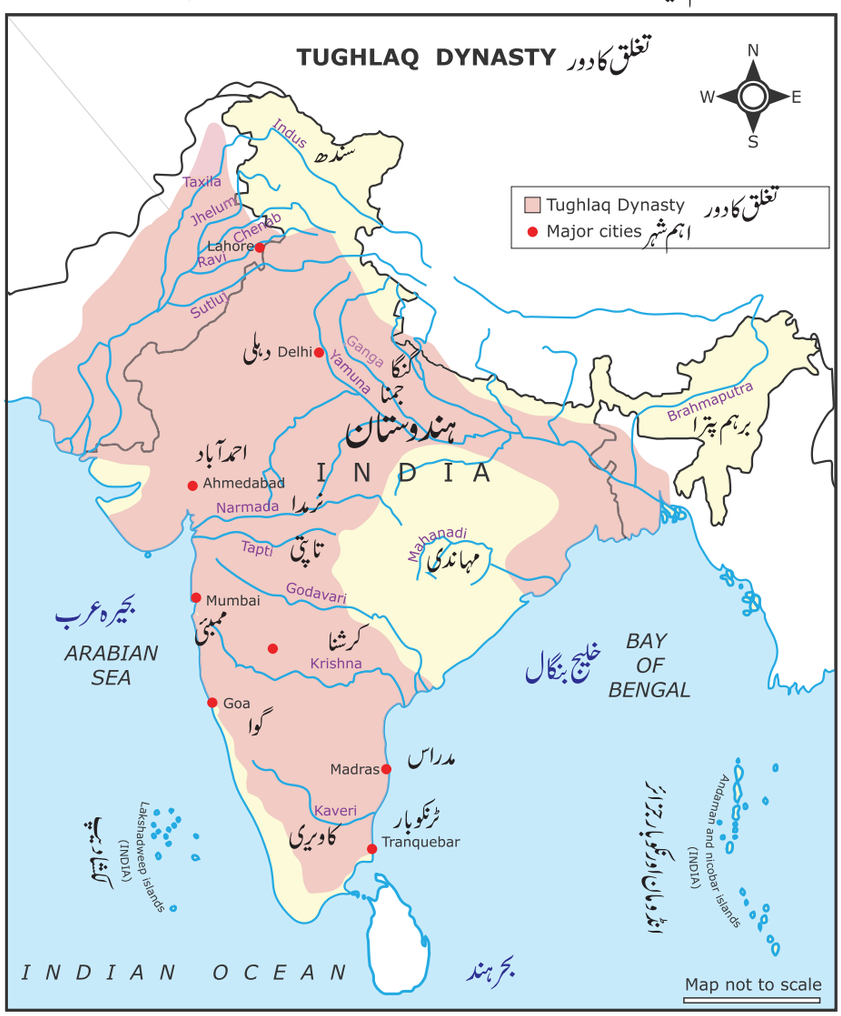

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:03 PM

واپس لینا پڑا اور ان کی جگہ چاندی کے سکوں کو دوبارہ لانا پڑا جس سے سلطنت کے وسائل پر بھاری بوجھ پڑا۔

سلطان کے دیگر جدید اقدامات
Sultan's Other Innovative Measures

کاشت کاری کو بڑھانے کے لئے یکساں طور پر تغلق کے جدید منصوبے تھے لیکن یہ بھی بری طرح سے ناکام رہے۔ یہ دوآب میں ایک طویل اور شدید قحط کے ساتھ چلے۔ بغاوت کرنے والے کسانوں کے ساتھ سختی سے نمٹا گیا۔ قحط کو دور کرنے کے لئے زمینی محصول کو ظالمانہ طریقہ سے لیا گیا۔ زراعت کی دیکھ بھال کے لئے سلطان نے ایک الگ محکمہ (دیوانِ امیر کوہی) قائم کیا۔ مویشیوں، بیجوں کی خریداری اور کنوؤں کی کھدائی کے لئے کسانوں کے لئے قرضوں کو آگے بڑھایا گیا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ فصلوں کی نگرانی کے لئے مقرر افسران کارگر نہیں تھے۔ اس کے علاوہ، سلطان کی بدمزاجی سے دشمنوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔

علاءالدین خلجی اچھی طرح یہ جانتے ہوئے بھی دور دراز علاقوں کو الحاق نہیں کیا تھا کہ ان پر موثر طریقے سے حکومت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس نے اپنی محدود حکمرانی قائم رکھنے کو ترجیح دی۔ لیکن محمد نے اپنی تمام مفقود سرزمین کا الحاق کرلیا۔ لہٰذا اپنے دور حکومت کے اختتام پر، اسے متعدد سرکشوں کا سامنا کرنا پڑا، اس کے جابرانہ اقدامات نے اس کی رعایا کو اور بھی الگ کردیا۔ بنگال، مدورائی، ورنگل، اودھ، گجرات اور سندھ جیسے دور دراز علاقوں نے بغاوت کے جھنڈے لہرادئے اور سلطان نے اپنے آخری دن باغیوں سے لڑتے ہوئے گزارے۔ جب وہ ڈھٹائی سے گجرات میں باغی رہنما کی پیروی میں مصروف تھا، وہ بیمار پڑ گیا، اور اپنے 26ویں سال (1351) کے آخر میں اس کی موت ہوگئی۔

فیروز شاہ تغلق (1351-1388)
Firuz Shah Tuglaq (1351-1388)

فیروز کے والد، رجب، غیاث الدین تغلق کے چھوٹے بھائی تھے۔ علاءالدین خلجی کے دور میں دونوں خراسان سے آئے تھے۔ رجب جس نے جاٹ شہزادی سے شادی کی تھی جب فیروز سات سال کا تھا تو اس کی موت ہوگئی تھی۔ جب غیاث الدین تخت نشین ہوا تو اس نے فیروز کو ایک 12,000 مضبوط گھڑ سوار فوج کی کمان دی۔ بعد میں فیروز کو سلطنت کے چار حصوں میں سے ایک حصے کا ذمہ دار بنایا گیا۔ محمد بن تغلق اپنے جانشین کو نامزد کئے بغیر ہی فوت ہوگیا۔ محمد کی بہن نے محمد تغلق کے بیٹے کو بادشاہ بنانے کی بات کہی تو اس بات کی تائید نہیں کی گئی۔ اس کا بیٹا، جس کی سفارش محمد کے دوست خانِ جہان نے کی تھی، وہ محض بچہ تھا۔ ایسے حالات میں فیروز شاہ تخت سلطنت پر قابض ہوگیا۔

> فیروز تغلق کا معروف وزیر، خانِ جہان، ایک برہمن شخص تھا، اس نے اسلام قبول کیا وہ اصل میں کنو کے نام سے جانا جاتا تھا۔ وہ ورنگل (موجودہ تلنگانہ) میں سلطانی مہم کے دوران پکڑا گیا تھا۔

امراء کے لئے مفاہمت کی پالیسی
Conciliatory Policy towards Nobles

فیروز تغلق امراء اور مذہبی اشخاص کی طرف مفاہمت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوا۔ فیروز نے محمد تغلق کے دور میں ان مالکان کی جائیدادیں بحال کردیں جو ان سے محروم تھے۔ اس نے دفاتر میں موروثی تقرریوں کے نظام کو دوبارہ متعارف کرایا، یہ طرز عمل علاءالدین خلجی کے طرز کی حمایت نہیں کرتا تھا۔ سلطان نے سرکاری اہلکاروں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا۔ محصولات انتظامیہ کی مدد کے دوران، اس نے متعدد ٹیکسوں میں کمی کی۔ اس نے اپنے پیش رو کے ذریعہ کی جانے والی متعدد قسم کی اذیتیں ختم کردیں۔ فیروز کو غلاموں کے سلسلہ میں حقیقی تشویش تھی اور انہوں نے ان کی فلاح و بہبود کے لئے ایک الگ سرکاری محکمہ قائم کیا۔ محکمہ غلام نے 180,000 غلاموں کی خیر خواہی کا خیال رکھا۔ وہ دستکاری کی تربیت حاصل کرتے تھے اور شاہی محکموں میں ملازمت کرتے تھے۔

فیروز کی عدم جنگ کی پالیسی
Firuz Policy of No wars

فیروز نے علاقوں کے الحاق کے لئے کوئی جنگ نہیں لڑی، حالانکہ وہ اپنے باغیوں کو چیلنج کرنے کا اختیار دینے کا مخالف نہیں تھا۔ اس کے دور میں صرف دو منگول حملے ہوئے تھے، اور ان دونوں کو کامیابی کے ساتھ پسپا کردیا گیا تھا، اس کے بنگال کی مہم کو وہاں بغاوت ختم کرنے کے لئے رد کردیا گیا تھا، تاہم، اس کا استثناء تھا۔ اس کی فوج نے ہزاروں افراد کو ہلاک کیا اور اس کے راستے میں اڈیسہ میں داخل ہونے سے راجہ سے خراج تحسین حاصل کرنے میں ان کی مدد ہوئی۔ اس کے دور کی ایک بڑی فوجی مہم سندھ کے خلاف تھی (1362)۔ وہ دشمنوں کو

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:04 PM

راستے سے روک دینے میں کامیاب ہوگیا۔ پھر بھی اس کے دشمنوں اور اس قحط پر قحط نے سلطان اور اس کی فوج کو آزمائش میں ڈال دیا۔ فیروز کی فوج، تاہم سندھ تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ سندھ کے حکمران نے ہتھیار ڈال کر سلطان کو خراج تحسین پیش کرنے پر اتفاق کیا۔

مذہبی پالیسی Religious Policy

فیروز شاہ راسخ الاعتقاد اسلام کو پسند کرتا تھا۔ انہوں نے اسلام پسندوں کو مطمئن کرنے کے لئے بڑی حد تک اپنی ریاست کو اسلامی ریاست قرار دینے کا اعلان کیا۔ ملحدوں اور بے دینوں کو سزائیں دی گئیں اور غیر اسلامی سمجھے جانے والے طریقوں پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس نے غیر مسلموں پر محصول جزیہ نامی لگایا تھا، جسے برہمن بھی ادا کرنے پر مجبور تھے۔ پھر بھی فیروز نے ہندوؤں کے لئے نئے مندروں اور مزارات کی تعمیر پر پابندی نہیں عائد کی۔ ان کی ثقافی دلچسپی کے نتیجے میں مذہب، طب اور موسیقی سے متعلق بہت سارے سنسکرت کے کاموں کا ترجمہ ہوا۔ خود ایک کامیاب عالم کی حیثیت سے، وہ علم کی قدر کرتا تھا اور غیر اسلامی اسکالرز سمیت اہل علم اور علمی کاموں کی سرپرستی کرتا تھا، انہیں کئی تعلیمی ادارے اور متعدد مساجد، محلات اور قلعے بنانے کا سہرا ملا ہے۔

> جزیہ ایک ٹیکس جو ان کے سرزمین میں مقیم غیر مسلم رعایا پر اسلامی ریاستوں کے ذریعہ وصول کیا جاتا ہے اور جمع کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں قطب الدین ایبک نے غیر مسلموں پر پہلی بار جزیہ لگایا۔ جزیہ کو حکمران اکبر نے 16 ویں صدی میں ختم کردیا تھا لیکن اورنگ زیب نے 17 ویں صدی میں دوبارہ متعارف کرایا تھا۔

عوامی کام

فیروز نے آبپاشی کے بہت سے منصوبے شروع کئے۔ ستلج دریا سے ہانسی تک اس نے ایک نہر کی کھدائی اور جمنا میں ایک اور نہر عوامی کاموں کی ترقی کے سلسلہ میں اس کی مستند پالیسی کی نشاندہی کرتی ہے۔

فیروز کا انتقال 1388 میں اپنے بیٹے فتح خان اور پوتے غیاث الدین کو دہلی سلطنت کے مشترکہ حکمران بنانے کے بعد ہوا۔

وراثت کے اصول کی امراء کو اجازت ملنے سے اور فوج نے اس پر عمل درآمد کرکے دہلی سلطنت کو کمزور کردیا۔ شرفاء جنہوں نے دوبارہ اقتدار حاصل کیا وہ سیاسی سازشوں میں شامل ہوگئے جس نے سلطنت کے ستحکام کو نقصان پہنچایا۔ فیروز تغلق کی موت کے چھ سال کے اندر ہی چار حکمران نے اس کی جگہ لی۔



فیروز تغلق کا مقبرہ

تیمور کا حملہ



تیمور

آخری تغلق حکمران ناصر الدین محمد شاہ (1394-1412) تھا، جس کے دور حکومت نے وسطی ایشیاء سے تیمور کے حملے کا مشاہدہ کیا۔ تیمور، جو 12 ویں صدی کے عظیم منگول چنگیز خان کے ساتھ خون کے تعلقات کا دعویٰ کرتا تھا، نے بغیر کسی مخالفت کے دہلی کو مکمل طور پر توڑا۔ تیمور کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی سلطان ناصر الدین دہلی سے فرار ہوگیا۔ تیمور ہندوستانی کاریگروں جیسے معمار، پتھر کاٹنے والے، بڑھئی کو بھی اپنے ساتھ لیا جن کو اس نے اپنے دارالحکومت سمرقند میں عمارتیں بنانے میں مشغول کیا تھا۔ ناصر الدین 1412 تک حکمرانی کرنے میں کامیاب رہا۔ پھر سید اور لودھی خاندان نے 1526 تک دہلی سے زوال پذیر سلطنت پر حکمرانی کی۔

10.5 سید خاندان (1414-1451) Sayyid Dynasty (1414-1451)

تیمور نے پنجاب مارچوں میں تیموریوں کے مفادات کی نگرانی کے لئے خضر خان کو اپنا نائب مقرر کیا۔ خضر خان (1414-1421) دہلی پر قبضہ کرنے سید خاندان (1414-1451) کو قائم کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ خضر خان کے ذریعہ قائم کردہ سید سلطنت میں 1451 تک چار سلطانوں نے راج کیا۔ ابتدائی سید سلطانوں نے تیمور کے بیٹے کو خراج پیش کرتے ہوئے حکمرانی کی یحییٰ بن احمد سرہندی کی کتاب تاریخ مبارک شاہی میں اس خاندان کی حکمرانی کے حالات ملتے ہیں۔ ان کی حکمرانی کے اختتام تک سلطنت بڑی حد تک دہلی شہر تک محدود ہوگئی۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:05 PM

دہلی سلطنت کی پوری تاریخ میں صرف ایک سلطان تھا جس نے رضا کارانہ طور پر اپنے تخت کو ترک کر دیا اور دہلی سے دور ایک چھوٹے سے شہر میں چلا گیا، جہاں وہ تین دہائیوں تک اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ سید خاندان کے عالم شاہ تھے۔ ابراہیم ایریلی ، غضب کا دور۔

کیا تم جانتے ہو؟

10.6 لودھی خاندان (1526-1451)



ابراہیم لودھی
(جدید تصویر)

لودھی سلطنت کو بہلول لودھی (1489-1451) نے قائم کیا تھا جس کے دور میں شرقی مملکت (بنگال) کو فتح کیا گیا تھا ۔ یہ ان کا بیٹا سکندر لودھی (1517-1489) تھا جس نے دارالحکومت کو دہلی سے آگرہ منتقل کیا تھا۔ آخری لودھی حکمران ابراھیم لودھی کو پانی پت کی پہلی جنگ (1526) میں بابر نے شکست دے دی تھی، جس کے نتیجے میں مغل سلطنت کا قیام عمل میں آیا تھا۔

10.7 سلطنت کا انتظام
Administration of the Sultanate

ریاست اور سماج

سلطنت کو باضابطہ طور پر ایک اسلامی ریاست سمجھا جاتا تھا۔ زیادہ تر سلطان اپنے آپ کو خلیفہ کا مددگار کہنے کو ترجیح دیتے تھے ۔ حقیقت میں ، تاہم ، سلطان اعلیٰ سیاسی سربراہ تھا۔ فوجی سربراہ کی حیثیت سے، سلطان نے مسلح افواج کی سربراہی کے اختیار کو استعمال کیا۔ بحیثیت عدالتی سربراہ وہ اپیل کی اعلیٰ عدالت تھے ۔ بلبن نے دعویٰ کیا کہ وہ زمین پر خدا کے نمائندے کی حیثیت سے حکمرانی کرتا ہے۔ علاء الدین خلجی نے مطلق طاقت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مذہبی تجاویز سے زیادہ لوگوں کی بھلائی اور لوگوں کے مفاد کے لئے ضروری کام کرتا ہے۔

دہلی سلطنت کو ہندوستان کی سب سے بڑی سلطنت سمجھا جاتا تھا۔ عملی طور پر پورے ہندوستان میں، سوائے برصغیر کے دور دراز تک کشمیر اور کیرالہ کے، اور ان کے درمیان کچھ چھوٹے قلعے محمد بن تغلق کی حکمرانی کے اختتام تک دہلی کے براہ راست حکمرانی میں آ گئے ۔ شاہی جانشینی کے بارے میں کوئی وضاحتی اور قبول کردہ اصول نہیں تھے اور اسی وجہ سے سلطنت کے دور میں جانشینی کے لئے لڑائیوں کا معمول بن گیا تھا۔ سلطانوں نے اقتا کے حامل افراد کو (مقتیس کہا جاتا تھا) تقاضہ کیا کہ وہ شاہی خدمات کے لئے اپنی فوج کے ذریعہ جمع کردہ ٹیکسوں سے باہر رکھے ۔ کچھ علاقوں کو سلطانوں نے براہ راست کنٹرول (خالصہ) کے تحت برقرار رکھا تھا۔ اس طرح کے علاقوں سے جمع ہونے والی آمدنی سے محصولات باہر تھی کہ انہوں نے سلطان کی اپنی فوج کے افسران اور سپاہیوں (ہشمِ قلب) کو ادائیگی کی۔

علاقائی توسیع مالی وسائل کی توسیع کے ساتھ مماثل ہے۔ ٹیکس کرایہ (پیداوار کی آدھی قیمت پر مقرر کیا گیا) اسے سختی کے ساتھ بہت بڑے رقبے پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی ۔ موروثی ثالثوں (جس کو اب چودھری کہا جاتا ہے) اور گاؤں کے سردار (کھوٹس) کے مالی دعوؤں کو سختی سے روک دیا گیا۔ بڑے ٹیکسوں کی وصولی کے لئے مستقل دباؤ نے شدید زرعی بغاوت کو اکسایا ، خاص طور پر دہلی کے قریب (1334-1332) ۔ یہ اور اس کے بعد آنے والے قحط نے کسانوں کو قرض کی فراہمی پر مبنی دہلی کے علاقے اور دوآب میں محمد تغلق کو زرعی ترقیاتی اسکیم کا سہارا لیا۔

فوجی مہم، ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ، جنگلات کی صفائی، بین علاقائی تجارت کی قوت حیات ان ساری پیشرفتوں نے لوگوں کی ایک بہت بڑی نقل وحرکت کی حوصلہ افزائی کی۔ دانشوروں اور مذہبی ذہنوں کا ایک وسیع نیٹ ورک تیار کیا ۔ ان عوامل نے سلطنت قلعہ کی فوج شہروں اور ان کے مضبوط گڑھوں میں معاشرتی درجہ بندی اور بستیوں کو بھی زیادہ پیچیدہ بنا دیا تھا۔ چودھویں صدی کے دوران سلطنت نے اپنے صوبائی گورنروں، مقتدی، لیکن ان اہلکاروں کو دستیاب کافی مقامی اقدام اور وسائل کے ذریعہ اپنی بڑھتی ہوئی متنوع آبادی پر قابو پانے کی کوشش کی۔ اور مقامی سیاسی گروہوں کے ساتھ ان کی شراکت کا مطلب یہ تھا کہ ان پر صرف مناسب طریقے سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ ایک مختصر

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:06 PM

مدت کے لئے ، یہاں تک کہ محمد تغلق جیسے خودمختار، جارحانہ مزاج رکھنے والے بادشاہوں کے لئے بھی لاگو ہوتا تھا۔

ترک ۔ افغان سیاسی فتوحات کے بعد وسطی ایشیاء سے بڑے پیمانے پر مسلم سماج کی ہجرت ہوئی ۔ ہندوستان کو مواقع کی سرزمین کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ معاشرے کے تمام مراحل میں استحقاق کی بنیاد پر جو اعلیٰ طبقے کے مذہب کے بارے میں بہت کم احترام کے ساتھ بہتر معاشرتی اور معاشی زندگی گزار رہے ہیں ۔ سلطان اور امراء کا طبقہ سب سے اہم مراعت یافتہ طبقہ تھا جو پوری دنیا کے اپنے ہم عصر حکمرانوں کے مقابلے میں اعلیٰ معیار کی طرز زندگی سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ شرافت ابتداء میں ترکوں پر مشتمل تھی ۔ افغانوں ، ایرانیوں ، اور ہندوستانی مسلمانوں کو ایک طویل عرصے تک شرافت سے خارج کر دیا گیا تھا۔

اسلام میں کسی فرد کی ذاتی حیثیت کا دارومدار کسی کی صلاحیتوں اور کارناموں پر ہے، نہ کہ کسی کی پیدائش پر۔ چنانچہ، ایک بار اسلام قبول کرنے بعد، معاشرے میں ہر ایک ساتھ برابری کا سلوک کیا جاتا ہے۔

مذہب Religion



البیرونی

ہندوؤں کے برخلاف جو دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے ۔ یہ مہاجر توحید کا عقیدہ رکھتے تھے ۔ اس کے بعد انہوں نے عقائد اور طریقوں کی ایک بنیادی سیٹ پر بھی عمل کیا۔ اگر چہ ہندو مذہب میں توحید پسندی کا رجحان طویل عرصے سے موجود تھا، جیسے بھگوت گیتا میں جیسا کہ البیرونی نے نوٹ کیا ہے، اس کی اسلام سے قربت نے توحید کو مرکزیت کی طرف لے جانے میں مدد فراہم کی۔ تیرھویں صدی میں ، کرناٹکا کا ویراشیو یا لنگایت فرقہ جس کی بنیاد بساوا نے قائم کیا تھا ایک خدا (پراشیوا) پر یقین رکھتے تھے۔ ذات پات کی تفریق سے انکار کیا گیا، خواتین کو بہتر درجہ دیا گیا، اور برہمن اب مزید پادری کے عہدہ کے اجارہ دار نہیں بن سکتے تھے۔ ایک متوازی، لیکن کم اہم، ٹملناڈو میں ایک تحریک سدھاروں کی ترکیبوں میں تھی، جنھوں نے ایک خدا کا ٹمل زبان میں نغمہ گایا تھا، اور ذات، برہمنوں اور روحوں کی منتقلی کے نظریہ پر تنقید کی تھی ۔ دو چھوٹی معروف شخصیات جنہوں نے جنوبی بھکتی اور توحید کو شمالی ہندوستان میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا وہ مہاراشٹرا کے نام دیو تھے، جو سخت توحید پسند تھے جنہوں نے بت پرستی اور ذات پات کی مخالفت کی اور رامانندا، رامانوجا کے پیروکار تھے۔

ہندوستان میں اسلام کا ایک اہم پہلو ہندو مذہب کے ساتھ طویل مدتی بقائے باہمی کی ابتدائی قبولیت تھی، فوجی مہمات، فتوحات اور بدنامیوں میں ہوے والے تمام تشدد کے باوجود۔ غور کے فاتح معزالدین محمد غوری نے اپنے سونے کے کچھ سکوں پر، دیوی لکشمی کی تصویر پر مہر ثبت کر دی تھی۔ محمد تغلق نے 1325 میں ایک فرمان جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ جین پجاریوں کو تمام افسران کے ذریعہ تحفظ فراہم کیا جائے۔ وہ خود ہولی کھیلتا تھا اور یوگیوں سے مل جاتا تھا۔

مؤرخ بارانی نے کچھ تلخی کے ساتھ نوٹ کیا کہ کس طرح مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں، منگولوں، مشرکوں اور کافروں کا احترام کیا، مسند (کشن) پر بیٹھ کر اور دوسرے طریقوں سے ان کا احترام کیا ، اور ٹیکس ادا کرنے پر ہندوؤں نے کس طرح (جزیہ ۔ و ۔خراج) کو اپنے حکمرانوں کی راجدھانی نشستوں پر اپنے مندروں کے بنانے اور تقریبات رکھنے، مسلمان نوکروں کو ملازمت دینے، اور ان کے لقب (رائے، رانا، ٹھاکر، ساہ، مہتا، پنڈت، وغیرہ) کی اجازت دی گئی تھی۔

معیشت Economy

دہلی سلطنت کے قیام کے ساتھ ساتھ کچھ اہم معاشی تبدیلیاں بھی ہوئیں ۔ ایسی ہی ایک تبدیل نقد میں کرایہ کی سطح پر زمینی محصول کی ادائیگی تھی ۔ اسی وجہ سے اناج اور دیگر دیہاتی مصنوعات شہروں کی طرف مبذول کرائی گئیں، جس سے شہری ترقی کا ایک نیا مرحلہ طے ہوا۔ چودھویں صدی میں، دہلی اور دولت آباد (دیوگری) دنیا کے عظیم شہر بن کر ابھرے۔ دوسرے بڑے شہر جیسے ملتان، کارا، اودھ ، کیمبے (کھمبیات) اور گلبرگہ تھے۔

دہلی سلطانوں نے تیرھویں صدی کے اوائل سے ہی تانبے کے ساتھ سونے اور چاندی کے ٹکڑیوں کا آغاز کیا تھا اور اس سے تیز تجارت کا اشارہ ملتا تھا۔ مغربی سرحدی علاقوں پر منگول فتح کے باوجود، عرفان

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:07 PM

حبیب کے خیال میں، اس عرصے کے دوران ہندوستان کی بیرونی تجارت بری اور بحری راستے دونوں ممالک میں کافی حد تک اضافہ ہوئے۔

تجارت اور شہر کاری Trade and Urbanization

دہلی سلطنت کے قیام نے داخلی تجارت کو دوبارہ زندہ کیا، سلاطین اور امراء کے عیش و آرام کی اشیا کی ناپسندیدہ طلب کی وجہ سے اس کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ گپتا سلطنت کے خاتمہ کے بعد ہندوستان میں شاذ و نادر ہی جاری کئے گئے سونے کے سکے ایک بار پھر ظاہر ہونا شروع ہوئے، جس سے ہندوستان کی معیشت کی بحالی کا اشارہ ملتا ہے۔ تاہم، تجارتی گروہوں کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں ہے، جس نے کلاسیکی دور میں معیشت میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ سلطنت ایک شہری معیشت کے ذریعہ کارفرما تھی جس میں بہت سے اہم شہر اور بڑے شہر شامل تھے۔ دہلی، لاہور، ملتان، کارا، لکھنوتی، انھلوارا، کامبے اور دولت آباد وہ اہم شہر تھے جنہوں نے جین مارواڑیوں، ہندو ملتانیوں اور مسلم بوھراہوں، خراسانیوں، افغانیوں اور ایرانیوں کی کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دیا۔ بیرون ملک تجارت میں درآمد اور برآمد کا عاملہ اچھی طرح سے فروغ پایا۔ جبکہ گجراتی اور ٹمل بولنے والوں نے بحری تجارت پر غلبہ حاصل کیا، ہندو ملتانی اور مسلم خراسانی، افغان اور ایرانی وسط ایشیا کے ساتھ زیرزمین تجارت پر تسلط رکھتے ہیں۔

صنعتی مہارت Industrial Expertise

چینیوں کے ذریعہ تیار کردہ اور عربوں کے ذریعہ سیکھی جانے والی کاغذسازی کی ٹکنالوجی دہلی سلطانوں کے دور حکومت میں ہندوستان میں متعارف کروائی گئی تھی۔ چینیوں کی ایجاد کردہ سوت کاتنے کا پہیہ چودھویں صدی میں ایران کے راستے سے ہندوستان آیا تھا اور Spinner کے ذریعہ چھ گنا اضافہ سوتی پیداوار میں ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں دھاگے سے کپڑا بننے کی مشین کے تعارف نے اس طرح تیزی سے بنائی میں مدد دی۔ پندرھویں صدی تک بنگال میں خام ریشم بنانے کی صنعت قائم ہوگئی تھی۔ تعمیراتی سرگرمی نے اینٹوں اور کھرل کے بڑے استعمال سے اور محرابوں کے مجموعہ کے فنی عمل کو اپنا کرنیا پیمانہ حاصل کیا۔

تعلیم Education

اب تعلیم کی روایات اسلامی دنیا سے جو لی گئی ہیں۔ ان میں مکتب ہی بنیاد تھی، جہاں ایک اسکول ماسٹر بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاتا تھا۔ اعلیٰ سطح پر، خصوصی اسکالرز کے ساتھ انفرادی شاگردوں کے ذریعہ مختلف مضامین میں اہم عبارتیں پڑھی جاتی تھیں۔ اعلیٰ تعلیم کا اور ادارہ جاتی شکل ، کے مدارس، گیارھویں صدی میں وسطی ایشیاء اور ایران میں وسیع پیمانے پر قائم ہوئے، اور وہاں سے یہ دوسرے اسلامی ممالک میں پھیل گئے، عام طور پر مدرسے میں ایک عمارت ہوتی تھی، جہاں انفرادی اساتذہ کے ذریعہ درس دئے جاتے تھے۔ فیروز شاہ تغلق نے دہلی میں ایک بہت بڑا مدرسہ تعمیر کیا جس کی عمدہ عمارت اب بھی کھڑی ہے بارانی کی وضاحت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں درس بنیادی طور پر قرآن کی تفسیر حضور ﷺ کی حدیث اور اسلامی قوانین (فقہ)" تک ہی محدود تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر لودھی (1489-1517) نے مختلف شہروں میں مکاتب اور مدرسوں میں اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ غالباً ان کے غلبے کے دور میں ان کے لئے زمین یا نقد عطیہ کے ذریعہ امداد کی فراہمی کی جاتی تھی۔

تاریخ نگاری Historiography

ہندوستان میں عربی اور فارسی زبان سیکھنے کے ساتھ جمہوری علوم کے علاوہ، ایک اور قابل ذکر اضافہ یہ تھا کہ منظّم تاریخ نگاری تھی۔ گواہوں کا جمع کرنا دستاویزات کا مجموعہ جو چچ نامہ (تیرہویں صدی میں ایک نویں صدی کا عربی اصل کا فارسی ترجمہ)، جس نے عربوں کی فتح کے بارے میں اپنے تاریخ میں، تاریخی تحقیق میں پیش رفت کی نمائندگی کی، اس کے باوجود ہم آہنگی اور منطقی ترتیب کی عدم موجودگی کے باجود۔ دہلی میں لکھی ہوئی منہاج سراج کی طبقاتِ ناصری جیسے مؤخر الذکر تاریخی کتاب کی 1260 میں وجود میں آئی۔

تصوف Sufism

تیرھویں اور چودھویں صدی میں، صوفیوں کے درمیان دو سب سے زیادہ بااثر طریقے سامنے آئے: ملتان میں واقع سہروردیہ، اور دہلی اور دیگر مقامات پر چشتیہ۔ سب سے مشہور بزرگ، شیخ نظام الدینؒ نے بیان (1307-1322) میں تصوف کے وحدت الوجود ذہنیت کے مرحلے کی کلاسکی نمائش کی پیش کش کی تھی۔ تصوف میں اس وقت وحدت الوجود کا زور شروع ہوا جب ابن العربی (متوفی 1240) کے خیالات نے اثر حاصل کرنا شروع کیا، پہلے جلال الدین رومی (1207-1273) اور عبد الرحمٰن جامی (1414-1492) کی فارسی

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:08 PM

شاعری کے ذریعہ، اور پھر، اشرف جہانگیر سمنانی (پندرھویں صدی کے اوائل) کی ہندوستان میں کوششوں کے ذریعے۔ اہم بات یہ ہے کہ وحدت الوجود کے نظریہ کی اس لہر نے اسی وقت ہندوستان میں اسلامی فکر پر حاوی ہونا شروع کر دیا تھا جب سنکرا چاریہ کے مکتبہ فکر کے شرکیہ نظریات ویدک افکار کے اندر بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو حاصل کر رہی تھی۔

خلیفہ/ خلافت: حضرت محمد ﷺ کا جانشین سمجھا جاتا ہے۔ خلیفہ نے پوری اسلامی دنیا کے شہر اور مذہبی امور پر اختیار حاصل کیا۔ خلیفہ نے بغداد پر اس وقت تک حکمرانی کی جب تک کہ سن 1258 میں منگولوں کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اس کے بعد خلیفہ نے 1516-517 میں عثمانیوں کی فتح تک مصر میں حکومت کی۔ اس کے بعد یہ لقب عثمانی سلطنت کے پاس تھا۔ خلیفہ (خلافت) کا دفتر اس وقت ختم ہوا جب سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا اور 1920 کی دہائی میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے ترک جمہوریہ کا قیام عمل میں لایا۔

ذات پات اور خواتین Caste and Women

'ہندوستانی جاگیرداری سے وراثت میں آئے ہوئے بہت سارے سماجی اداروں کو سلطانوں نے نہیں بدلا۔

غلامی، اگرچہ یہ ہندوستان میں پہلے ہی سے موجود تھی، تیرھویں اور چودھویں صدی میں اس میں کافی اضافہ ہوا۔ ٹیکسوں کی ادائیگی میں عارضی طور پر جنگ میں، لوگوں کو غلام بنایا جاتا تھا۔ انہیں گھریلو ملازمین کے ساتھ ساتھ دستکاری میں کام کرنے کے لئے ڈال دیا گیا تھا۔ گاؤں کی برادری اور ذات پات کا نظام بڑی حد تک غیر منقسم رہا۔ صنفی عدم مساوات تھی عملی طور پر اچھوت کا تصور رہا۔ اعلیٰ طبقے کے مسلم معاشرے میں، خواتین کو پردہ پہننا پڑا اور انہیں زنانہ حلقہ (خواتین کے حلقہ) میں اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی مرد سے رابطہ کے بغیر الگ کر دیا گیا۔ متمول خواتین بند پالکی میں سفر کرتی تھیں۔

تاہم، مسلمان خواتین، پردہ کے باوجود، کچھ معاملات میں، زیادہ تر ہندو خواتین کی نسبت سے درجہ اور معاشرے میں زیادہ آزادی سے لطف اندوز ہوئیں۔ وہ اپنے والدین سے جائیداد کی وارث ہو سکتی ہیں اور طلاق حاصل کر سکتی ہیں ایسی مراعات ہندو خواتین کو حاصل نہیں تھیں کئی ہندو برادریوں میں جیسے راجپوتوں میں، بچی کی پیدائش کو بدقسمتی سمجھا جاتا تھا۔ اسلام خواتین کے لکھنے پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کے خلاف نہیں ہے لیکن اس میں کثرت ازدواجی کو برداشت کیا گیا۔

سلطان فیروز تغلق 0,000 غلام رکھنے کے لئے مشہور تھا، جن میں 12,000 کاریگر کے طور پر کام کرتے تھے۔ ان کے پرنسپل وزیر خان جہاں مقبول کے پاس 2000 سے زیادہ خواتین باندیاں تھیں۔

ہم آہنگی کی ثقافت کا ارتقاء
Evolutionof Syncretic Culture

ہندوستانیوں کے ساتھ ترکوں کے باہمی تعامل کا فن تعمیرات، فنون لطیفہ اور ادب میں اس کا اثر تھا۔

فن تعمیر Architecture

محراب، گنبد، قبہ اور چونے کے سمنٹ کا استعمال، حیرت انگیز عربی خصوصیات، ہندوستان میں متعارف کروائے گئے تھے۔ سنگ مرمر، سرخ، بھورے رنگ اور نیلے رنگ کے پتھروں کے استعمال نے عمارتوں میں عظمت کا اضافہ کیا۔ شروع میں سلطانوں نے اپنی ضروریات کے مطابق موجودہ عمارتوں کو تبدیل کیا۔ دہلی کے قطب مینار سے متصل قطب الدین ایبک کی مسجد قوت الاسلام اور اجمیر میں اڑھائی دن کا جھونپڑا مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جین کے ایک مندر پر ایک ہندو مندر تعمیر کیا گیا تھا جس کو قوت الاسلام مسجد بنائی گئی۔ اڑھائی دن کا جھونپڑا اس سے قبل وہ جین کی خانقاہ تھی۔

مغربی ایشیاء سے کاریگروں کی آمد کے ساتھ ہی محراب اور گنبد قطعیت اور کمال کے ساتھ ظاہر ہونے لگے۔ آہستہ آہستہ مقامی کاریگروں نے بھی مہارت حاصل کر لی۔ بلبن کا گنبد نے پہلے سچے



اعلیٰ دروازہ

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:08 PM



قطب مینار، اصل میں 72.5 میٹر اونچا میٹر تھا جب التمش نے اسے مکمل کیا تھا تو، فیروز شاہ تغلق کی مرمت کے ذریعہ اسے بڑھا کر 74 میٹر کر دیا گیا تھا۔ مینار کو 379 سیڑھیوں کی سہولت دی گئی ہے اور یہ اونچائی کے لئے شاندار ہے، بالا خانے کے برآمدے کی منزلوں کو نشان زد کرتے ہوئے، مینار کی آہستہ آہستہ ڈھلوان اور کونیی کے لہرانے سے ٹاور کے چاروں طرف ابھراؤ ہے۔

محراب سے آراستہ کیا گیا تھا اور علاء الدین خلجی کے ذریعہ علائی دروازہ کو قوت الاسلام مسجد کے دروازے کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا، ان کے دارالحکومت دہلی کے شہر تغلق آباد میں غیاث الدین تغلق اور محمد بن تغلق کا تعمیر کیا ہوا محل قلعہ دریائے جمنا کو روک کر قلعے کے چاروں طرف مصنوعی جھیل بنانے کے لئے قابل ذکر ہے۔ غیاث الدین تغلق کے مقبرے نے ایک بلند پلیٹ فارم پر گنبد کی دیواروں کو ڈھیرے ہوئے نظام کا نظام پیش کیا۔ فیروز شاہ تغلق کی عمارتوں، خاص طور پر اس کے آرام گاہ حوض خاص کے، متبادل منزلوں میں ہندوستانی اور عربی خصوصیات کو یکجا کیا ہے۔

مجسمہ سازی اور نقاشی: Sculpture and Painting

راسخ العقیدہ اسلامی الہیات والے جانوروں اور انسانی شخصیات کے ساتھ عمارتوں کو سجانا غیر اسلامی سمجھتے تھے۔ لہٰذا قبل از اسلام عمارتوں میں پائے جانے والے اچھی طرح سے کھدا ی ہوئی تصاویر کو پھولوں اور ہندسی ڈیزائنوں سے تبدیل کیا گیا ہے۔ عربی آرائش کے ساتھ قرآنی آیات کی خطاطی عمارتوں پر کی گئی ہے۔

موسیقی اور رقص Music and Dance

موسیقی ایک ایسا شعبہ تھا جہاں ہم آہنگی کے رجحانات واضح طور پر نظر آتے تھے۔ مسلمان رباب اور سارنگی جیسے اپنے آلات موسیقی لائے۔ امیر خسرو نے اعلان کیا کہ ہندوستانی موسیقی کی دنیا کی دوسری تمام موسیقیوں پر فوقیت ہے۔ صوفیانہ شاعری، موسیقی کے ساتھ محبت کے اشعار پڑھنا، موسیقی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا تھا۔ پیر بھودن، ایک صوفی بزرگ، اس زمانے کے ایک بہت بڑے موسیقار سمجھے جاتے تھے۔ موسیقی کی ترقی کے لئے شاہی سرپرستی بھی ہوتی تھی۔ فیروز تغلق نے ہندوستانی سنسکرت کے ایک موسیقی کا رراگ درپن کو فارسی میں ترجمہ کر کے ہم آہنگی کا باعث بننے والی موسیقی میں دلچسپی ظاہر کی۔ سرکاری عدالت میں رقص کو بھی ایک محرکہ ملا۔ ضیاالدین برنی نے جلال الدین خلجی کی عدالت میں نصرت خاتون اور مہر افروز کے نام موسیقیار اور رقاصہ کے نام سے ذکر کئے ہیں۔

ادب Literature



امیر خسرو
(جدید تصویر)

امیر خسرو فارسی نثر اور شاعری کی ایک بڑی شخصیت کے طور پر ابھرے۔ میر خسرو اپنے نوسفیر ('نو آسمان') میں خود کو ہندوستانی کہنے پر بہت خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ اس کام میں، اس کام میں، وہ ہندوستان کی آب و ہوا، اس کی زبانوں۔ خاص طور پر سنسکرت۔ اس کے فن، اس کی موسیقی، اس کے لوگوں، حتیٰ کے جانوروں تک کی بھی تعریف کرتے ہیں۔ اسلامی صوفی بزرگوں نے ایک گہرا ادبی اثر ڈالا۔ فوائدالفواد، صوفی بزرگ نظام الدین اولیاء کے بیانات پر مشتمل ایک کتاب، امیر حسن نے مرتب کیا۔ ضیاء الدین بارانی، شمس الدین سراج عفیف اور عبدالملک اسامی کی تصانیف کے ساتھ تاریخی تصنیف کا ایک مضبوط مکتبہ ابھرا۔ ضیاءالدین برنی، فارسی نثر کے ایک ماہر کے طور پر ابھرے۔ عبدالملک اسامی، نے فتوح السلاطین کے اپنے شعری مجموعے میں غزنوی دور سے لے کر محمد بن تغلق کے دور تک کی مسلم حکمرانی کی تاریخ درج کی ہے۔

فارسی ادب سنسکرت کے کاموں کے ترجمہ سے تقویت پا گیا۔ فارسی الفاظ کے لئے موزوں ہندی الفاظ کے ساتھ فارسی لغات تیار کئے گئے تھے، جو سب سے زیادہ مناسب ہے۔ زیادہ اہم ہونے کی وجہ سے فرہنگِ خواص اور مفتاح الفواضلہ محمد شادی آبادی نے لکھی۔ طوطی نامہ (طوطوں کی کتاب) ضیاء نقشبی کی کتاب ہے جس میں سنسکرت کہانیوں کا فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ مہابھارت اور راجا ترنگینی کا بھی فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:09 PM

دہلی سلطنت نے سنسکرت کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈالی۔ سنسکرت اعلیٰ دانشورانہ فکر کی زبان بنی رہی۔ سلطنت کے مختلف حصوں میں قائم سنسکرت اسکولوں اور اکیڈمیوں میں ترقی ہوتی رہی۔ دہلی میں 1276 کا کلاسیکی زبان سنسکرت میں لکھا ہوا (پالم باؤلی) دعویٰ کرتا ہے کہ سلطان بلبن کی نیک دل حکمرانی سے دیوتا وشنو دودھ کے سمندر میں بغیر کسی پریشانی کے آرام سے سوتا ہے۔ سنسکرت ادب پر عربی اور فارسی کا اثر ترجموں کی شکل میں محسوس کیا گیا۔ شیوارا نے اپنی سنسکرت میں لکھی کتھا کوٹوکا میں سنسکرت کی محبت دھن کے طور پر یوسف اور زلیخاء کی کہانی شامل کی تھی۔ بھٹا وتارا نے فردوسی کی شاہ نامہ کو کشمیر کے حکمرانوں کی تاریخ، زینا ولاس تحریر کرنے کے لئے ماڈل کے طور پر لیا۔

SUMMARY خلاصہ

- محمد بن قاسم کا 712 میں سندھ کے خلاف مہم۔
- 11 ویں صدی کی پہلی تین دہائیوں میں محمود غزنوی کے فوجی چھاپوں کا مشاہدہ ہوا جس کا مقصد لوٹ مار تھا۔
- 12 ویں صدی کے آخر تک محمد غوری کے حملے نے 1206 میں قطب الدین ایبک کے ماتحت دہلی سلطنت کا قیام عمل میں آیا۔
- راجپوت حکمرانوں نے اعلیٰ فوجی ہتھکنڈوں کا مقابلہ کرتے ہوئے 13 ویں صدی کے آغاز میں اپنی بالادستی کھودی۔
- غلاماں، خلجی اور تغلق کے خاندانوں کے اہم حکمرانوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دہلی سلطنت کی تشکیل دینے والے پانچ سلطنتوں کی شراکت۔
- علاء الدین خلجی کی متعدد بنیاد پرست فوجی اور بازاری اصلاحات۔
- محمد بن تغلق کے جدید اقدامات جو اپنے وقت اور ان کے انجام سے بہت آگے تھے۔
- فیروز تغلق کے اصلاحات اور اقدامات جس سے انہیں عوام کی خیر سگالی حاصل ہوئی۔
- ایک ثقافتی ہم آہنگی اور ادب، فن کے شعبوں میں باہمی اثر و رسوخ، موسیقی اور فن تعمیر۔

EXERCISE مشق

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1. 8 ویں صدی میں جب عربوں نے حملہ کیا تو سندھ کا حکمران ____ تھا۔
   (a) حجاج (b) محمد بن قاسم
   (c) جۓسمہا (d) داہر
2. غزنی کے محمود نے ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ _____ فوجی مہمیں چلائیں۔
   (a) 15 (b) 17
   (c) 18 (d) 19
3. پالم باؤلی کا کتبہ _____ زبان میں ہے۔
   (a) سنسکرت (b) فارسی
   (c) عربی (d) اردو
4. دنیا کا مشہور کھجوراؤ مندر _____ نے بنایا تھا۔
   (a) راشٹراکوٹاس (b) تومار اس
   (c) چندیلاس (d) پرامار اس
5. مملوک عہدہ _____ کے لئے عربی کی ایک اصطلاح ہے۔
   (a) غلام (b) بادشاہ
   (c) ملکہ (d) سپاہی
6. ابن بطوطہ _____ کا مسافر تھا۔
   (a) مراقش (b) فارس
   (c) ترکی (d) چین
7. _____ وہ واحد سلطان تھا جس نے بادشاہی سے استعفیٰ دے دیا اور تین دہائیوں تک سکون کے ساتھ دہلی سے دور رہا۔
   (a) مبارک شاہ (b) عالم شاہ
   (c) خضر خان (d) تغرل خان
8. جوڑیں اور صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(A) راما چندرا	1. کاکاتیا
(B) خانِ جہان	2. پدماوت
(C) مالک محمد جیسی	3. مان سنگھ
(D) مان مندر	4. دیوگری

(a) 2, 1, 4, 3 (b) 1, 2, 3, 4
(c) 4, 1, 2, 3 (d) 3, 1, 2, 4

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:10 PM

II. مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1. محمود غزنی کا حکمران بن گیا۔
2. محمود غزنوی کے زیر اہتمام علمائے کرام۔
3. ترکی حملے کے دوران شمالی ہندوستان میں اہم راجپوت خاندان کی حکمرانی۔
4. چالیس کا نظام۔
5. مسلم موسیقاروں کے ذریعہ موسیقی آلات لائے گئے۔

III. مختصر جوابات لکھیں

1. محمد بن قاسم کی فوجی مہم کی فوری وجہ بیان کریں۔
2. ہندوستان میں محمود غزنوی کے فوجی چھاپوں کی وجوہات کیا تھیں؟
3. رضیہ سلطانہ کو اقتدار سے کیوں معزول کیا گیا؟
4. مالک کافور کی جنوبی ہندوستانی مہموں کے بارے میں مختصر لکھیں۔
5. محمد تغلق کے تجربات میں ناکامی کی کیا وجوہات تھیں؟

IV. مندرجہ ذیل کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

1. محمود غزنوی کے لوٹ مار کے چھاپے مذہبی جذبات سے زیادہ سیاسی اور معاشی کردار والے تھے۔
2. ترائن کی دوسرا جنگ ہندوستانی تاریخ میں نقطۂ تبدیلی کیسے ثابت ہوئی؟
3. محمود غزنوی اور محمد غوری کا موازنہ کریں۔
4. علاء الدین خلجی کے معاشی اصلاحات پر تبادلہ خیال کریں۔
5. فیروز تغلق کی حکمرانی کا اندازہ لگائیں۔
6. دہلی سلطنت کے انتظامی معاملات پر ایک نوٹ لکھیں۔

سرگرمی Activity

1. سلطانوں کے یادگاروں اور ان کے کارناموں کی تصاویر اور نقشوں کا ایک البم بنائیں۔
2. پرتھوی راج اور سمیوکتہ کے واقعہ پر ایک ڈرامہ مرتب کریں۔

Referecnce Books کتب حوالہ جات

1. Satish Chandra, *History of Medieval India*, Orient BlackSwan, 2009.
2. Irfan Habib, *Medieval India I: Essays in the History of India*, Oxford University Press, 1999.
3. Irfan Habib, *Medieval India: The Study of Indian Civilization*, National Book Trust, (2008).
4. Sunil Kumar, *The Emergence of Delhi Sultanate*, Permanent Black, 2010.
5. Abraham Eraly, *The Age of Wrath*, Penguin, 2014.

GLOSSARY فرہنگ

chauvinism	aggressive support to one's own group or creed	مذہبی یا گروہی حمایت
investiture	ceremony to install someone in authority or office	کسی کو اختیار یا دفتر میں مقرر کرنے کی تقریب
magnum opus	a great work of literature, history or art	فن پارہ
treacherous	unreliable, betraying	غدار
intrigue	plotting to do something illegal or harmful	سازش
conciliatory	willing to accept mediation in a dispute	صلح آمیز
exuberance	liveliness	افراط
punitive	punishing	قابل سزا
garrison	troops stationed in a fortress	قلعہ کی فوج
collision	clash or conflict	تصادم
incursion	invasion	حملہ

11 his unit 10 Set
Monday, January 31, 2022 5:38:10 PM

اکائی 11

بعد کے چولا اور پانڈیا

Later Cholas and Pandyas

سیکھنے کے مقاصد :

I۔ چولا کے بارے میں جاننا

- چولا حکمرانوں کے کارنامے
- چولا کے علاقے میں ثقافتی ترقیات
- زرعی ساخت اور آب پاشی کے نظام کی ترقی
- قرون وسطی کے ٹمل سماج میں مندروں کا رول
- چولا عہد میں سمندری تجارت

II۔ پانڈیا کے بارے میں جاننا

- پانڈیا کے مدورائی کو پایہ تخت بناتے ہوئے عروج
- ملک کافور کا حملہ اور اس کی ناکامی
- جانشینی کے تنازعہ نے سلطان علاء الدین خلجی کی توجہ کو ہٹالیا۔
- پانڈیا دور حکومت میں زراعت، آب پاشی اور تجارت
- جنوبی ٹامل ناڈو میں مذہب اور کلچر

تمہید : Introduction

چولا کا تعلق ان تین عظیم سلطنتوں سے ہے جنہوں نے ٹمل ملک میں ابتدائی دور میں حکومت کی تھی۔ سنگم لٹریچر میں انہیں موینڈر کہا گیا ہے اور وہ شجاعت و بہادری اور ٹمل زبان کی سرپرستی کے لئے مشہور ہیں۔ بہت سے گیت ان کی تعریف میں لکھے گئے ہیں تاہم سنگم دور کے بعد نویں صدی عیسوی تک ان کے بارے میں کوئی ریکارڈ محفوظ نہیں ہے ٹمل ملک میں جو تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اس کے نتیجہ میں بڑی بڑی شخصی حکومتیں بنیں۔ چولا انہیں میں سے ایک تھے۔

دریاؤں کے کنارے ہونے کی وجہ سے زراعت کو خوب ترقی ہوئی جس کے سبب وہاں طاقتور حکومتیں قائم ہوئیں۔ زراعت کی ترقی سے ضرورت سے زائد غذائی اناج کی پیداوار ہوتی تھی مگر اس زائد پیداوار کے نتیجہ میں دولت کی نامساوی تقسیم سامنے آئی۔ ابتدائی دور میں سماج میں آہستہ آہستہ بہت زیادہ طبقاتی فرق ہونے لگا تھا۔ شمالی ہندوستان سے ادارے اور خیالات جنوب میں داخل ہونے لگے جیسے مندر اور مذہب کی نمائندگی ایک نئی طاقت بننے لگی۔ بھکتی تحریک جس کی قیادت میانمار اور آلوار کر رہے تھے کے خیالات کی شہرت لوگوں میں ہونے لگی تھی۔ اسی طرح شمالی ہندوستان میں ایسے نظریات اور ادارے جو شروع ہوئے وہ جنوب میں بھی جگہ بنانے لگے۔ ان نئی ترقیات کے مجموعی نتیجہ میں ایک ریاست و حکومت بننے لگی جس کو چلانے والے قدیم چولا خاندان کے وارثین ہونے لگے۔

چولا حکومت کے زوال کے بعد پانڈیا کے دور کا آغاز ہوا جن کی حکومت مدورائی میں ویگئی ندی کے طاس میں بنی۔ ان کو چودھویں صدی میں اچھا اقتدار حاصل ہوا۔ چولاؤں کی طرح پانڈیا بھی زراعت اور تجارت کے راستہ سے اچھا خاصا ٹیکس وصول کرتے تھے۔ پانڈیا دور حکومت میں سمندر پار تجارت میں اچھی توسیع ہوئی، ترونل ویلی کا علاقہ

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:31 PM

جو پانڈیا حکومت کے ماتحت تھا یہاں سے اناج، کپاس، سوتی کپڑوں اور بیلوں کی درآمد مالابار ساحل کی طرف ہوتی تھی اور ان کے تجارتی روابط مغرب اور ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ساتھ تھے ۔ پانڈیا کے بادشاہوں نے مذہبی، ثقافتی اور سیاسی عناصر کو مصنوعی طریقہ سے ملا کر ایک تہذیبی توارث کی شروعات کی اور پورے طور پر وہ گیتاؤں کے کلاسیکی دور سے بالکل الگ طریقہ کی تھی۔

I۔ چولا (Cholas)

سلطنت کا آغاز :

سنگم دور کے بعد جو تاریخی رکارڈ دستیاب ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے کاویری کے علاقہ میں چولا پلاواؤں کے ماتحت تھے۔ چولاؤں کا دوبارہ عروج اس وقت ہوا جب کہ وجیالیا (850 تا 871 عیسوی) نے کاویری طاس کو فتح کر کے متاریار سے چھین لیا تھا۔ اس نے تنجاؤر شہر کی تعمیر کی اور 850 میں چولا سلطنت کی بنیاد رکھی۔ مؤرخین اسی لئے انہیں بعد کے چولا یا شاہی چولا کہتے ہیں۔ ان کے جانشینوں کے لکھے گئے تانبے کی دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ چولا کا تعلق ان کے آباء واجداد کری کالا سے تھا جو کہ سنگم دور کے معروف چولا تھے۔ ان کے شجرہ نسب میں جو مورث اعلیٰ تھا اس کا نام چولا تھا جو بڑا بادشاہ ہوا ہے۔ کلی کو چنگ نان اور کری کا کن کے نام ان تانبے کے پلیٹوں میں دئے گئے ہیں۔

وجیالیا کے شاندار جانشینوں نے کو پرانتکا (907 تا 955) سے شروع ہو کر کلوتونگا III (1163 تا 1216) تک تھے نے چولاؤں کو شہرت دی۔ پرانتکا چولا نے اپنی سلطنت کی توسیع کی اور حکومت کی بنیاد ڈالی اور راجہ راجہ اول (985 تا 1014) جو تھا، اس نے تنجاؤر میں سب سے خوبصورت برھیدشورا مندر بنایا تھا اور اس کا بیٹا راجیندرا I (1014 تا 1044) نے بحری بیڑے کو مزید ترقی دی تھی جس کو اس کے پہلے کے راجاؤں نے ترقی دی تھی اور جزیرہ نمائے ہندوستان میں چولا وفاقی نظام سلطنت قائم کر دیا تھا۔

ذرائع : (Sources)

10000 سے زیادہ کتبات تانبے پتھروں کے بنائے گئے ہیں جو چولا کی تاریخ کے مطالعہ کے لئے ابتدائی ذرائع ہیں۔ ان کتبات میں

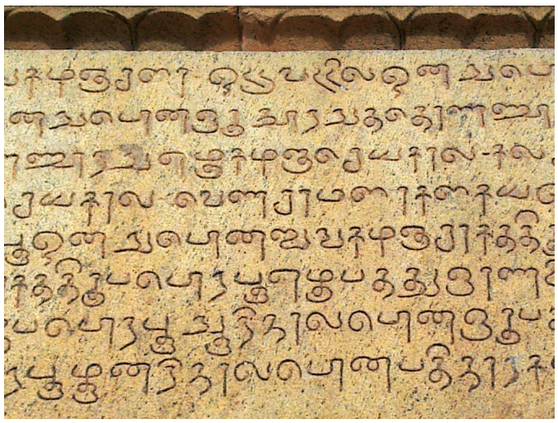

بڑے مندر میں کندہ کاری

خاص طور پر اوقاف اور مندروں کو دئے گئے چندے جو حکمرانوں اور دوسری انفرادی شخصیتوں کی طرف سے عطیات ہوئے تھے۔ زمین کے معاملات اور ٹیکس (دونوں وصولات اور رعایتیں) ان کتبات کے مواد کا اہم حصہ ہوتے تھے۔ بعد میں ان کتبات میں سماج کے مختلف طبقات کے ناموں کی وضاحت ہوتی تھی۔ اس طرح سماج کے ڈھانچے کے تعلق سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ پتھر کے کتبات، تانبے کے پلیٹوں میں شاہی فرامین ہوتے تھے۔ ان میں شجرہ نسب، جنگوں، فتوحات، انتظامی تقسیموں، مقامی حکمرانی، زمینی حقوق اور مختلف ٹیکسوں کے وصولات کے بارے میں بھی ہوتا تھا۔ چولاؤں کی ماتحتی میں لٹریچر کی بھی ترقی ہوئی۔ ٹمل میں اہم مذہبی کام بھی ہوئے تھے جس میں مذہبی قوانین کو ترتیب دیا گیا تھا۔ اس دور میں گویا تاریخی لٹریری کام کلنا گو پرانی اور کلوتنگا چولن پلئی تمزہ وغیرہ مرتب کئے گئے۔ موواروولا اور کمبارامایانم عظیم رزم نامے اسی زمانے میں لکھے گئے۔ معروف گرامر کی کتابیں جیسے نیمی ناتم، ویرا چولیم اور ننول اسی دور میں لکھی گئی۔ اس زمانے میں پانڈی کووائی اور تکایاگا پرانی نامی دوسری اہم ادبی کتابیں بھی لکھی گئیں۔

علاقہ یا عمل داری

ٹمل ملک میں روایاتی طور پر وہ علاقہ جو چولا سلطنت میں آتا تھا چولا ناڈو یا چوناڈو کہلاتا تھا۔ ان کی سلطنت کاویری طاس میں مرتکز تھی جو چولا منڈلم کہلاتی تھی۔ یہی نام بگڑ کر یوروپی زبانوں میں کورومنڈل ہو گیا جس سے مراد جنوبی ہندوستان کا پورا مشرقی ساحل کا علاقہ ہوتا ہے۔ چولا سلطنت کی توسیع فوجی فتوحات کے ذریعہ کی گئی جس میں اس وقت

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:32 PM

پدوکوٹائی، رامانا تھاپورم ضلعے اور مغربی ٹمل ناڈو کا کونگو علاقہ تھا۔ گیارھویں صدی تک حملوں کے ذریعہ چولاؤں نے اپنی سلطنت کی توسیع شمال میں تونڈائی ناڈو اور جنوب میں پانڈی ناڈو، جنوبی کرناٹک کے حصے گنگئی واڈی اور کیرلا کے علاقہ ملائی منڈلم تک کردی تھی۔ چولا کی خطرناک مہم یہ تھی کہ انہوں نے سمندر پار جا کر سری لنکا کے شمال مشرقی حصوں پر حملے کئے تھے اور ان حصوں کو اپنے زیر کنٹرول کرلیا تھا اور اس علاقہ کو وہ موڈی چولا منڈلم کہتے تھے۔



راجیند راچولا اول کے کرانتی کا پر پلیٹ کے نقش

11.1.1 سلطنت کی تعمیر : (Empire Building)



راجا راجہ اول اپنے اتالیق کاروار دیور کے ساتھ

راجہ راجہ اول چولا راجاؤں میں سب سے مشہور تھا۔ اس نے بحری اسفار کئے اور سری لنکا کے مغربی ساحل پر حملہ کر کے بحر ہند کے مالدیپ جزیرے پر فتح حاصل کی۔ راجہ راجا اول کی سری لنکا کے اوپر فوجی فتح کے نتیجہ میں سری لنکا کے شمالی اور مشرقی علاقے براہ راست چولاؤں کے کنٹرول میں آ گئے تھے۔ راجہ راجہ اول نے ایک ٹمل سردار کا تقرر کیا اور اسے حکم دیا کہ اس ملحقۂ علاقہ پر حکومت کرے اور وہاں ایک مندر تعمیر کرے۔ اس مندر کو مقامی زبان میں سیوا دیویہ کہا جاتا ہے۔ چولا کا عہدیدار جو سری لنکا میں مقرر ہوا تھا اس نے مہاتیتا کے مقام پر ایک مندر بنایا۔ اس مندر کو راجہ راجیسورا مندر کہا جاتا ہے۔

اس کے زندہ رہتے ہوئے راجہ راجا اول نے اپنے بیٹے راجیند را اول کو اپنا جانشین بنا دیا تھا۔ دو سال تک دونوں نے مل کر چولا سلطنت پر حکمرانی کی۔ راجیند را اول نے باپ کی جانب سے فوجی مہم کو آگے بڑھاتے ہوئے مغربی چالوکیہ پر حملہ کیا تھا۔ آخر کار چولا سلطنت کی سرحد تونگا بدرا ندی تک وسیع ہوگئی۔ جب راجہ راجا اول نے مدورائی پر حملہ کیا تو پانڈیاؤں نے اپنے تخت و تاج اور شاہی سونے جواہرات کو چھوڑ کر فرار اختیار کیا اور سری لنکا میں جا کر پناہ لی۔ اس کے بعد راجیند را اول نے سری لنکا پر بھی حملہ کیا اور پانڈیا کے تاج اور دوسری شاہی اشیاء کو ضبط کیا۔

راجیند را اول نے زبردست فوجی حملے 1023 میں اپنی تخت نشینی کے بعد کئے یہاں تک کہ شمالی ہندوستان کی طرف بھی وہ آگے بڑھا تھا۔ اس نے گوداوری ندی تک اپنی فوجی مہم کو آگے بڑھایا اور اپنے فوجی جنرل کو اس سے آگے بھی حملے جاری رکھنے کا حکم دیا۔ شمالی ہندوستان میں اپنی فتوحات کی یادگار قائم کرنے کے لئے اس نے وہاں گنگئی کونڈا چولا پورم مندر تعمیر کرایا۔

چولا کے دور حکومت میں ٹمل والوں کی بحری کارروائیاں اور کامیابیاں عروج پر تھیں۔ چولاؤں نے دونوں ساحلوں کورومنڈل اور مالابار پر قبضہ کیا۔ چولاؤں کے بحری جہاز چند دہائیوں تک خلیج بنگال میں چلتے تھے۔ راجیند را کے بحری کارروائیاں براہ راست سری وجیا سلطنت کے خلاف تھیں جو کہ جنوبی سماترا کی سلطنت تھی اور وہ ریاست ایک مشہور ساحلی اور تجارتی ریاست تھی اور اس کا زمانہ 700 تا 1300 عیسوی تھا۔ اسی طرح کھیڈا (کڈارام) جاگیردار سلطنت جو کہ سری وجیا کے ماتحت تھی اس پر بھی راجیند را نے فتح حاصل کرلی۔

مغربی چالوکیہ سلطنت پر چولا کی فتوحات 1003 میں راجہ راجا اول اور 1009 میں راجندرا اول کی طرف سے ہوئیں۔ راجیند را نے اپنے بیٹے کو کلیانی پایہ تخت کو تاراج کرنے کے لئے بھیجا۔ دروازے کے چوکیدار کی تصویر کو اس نے کلیانی سے لا کر کومبا کونم کے قریب دارا سورم مندر میں لگایا جو آج بھی وہاں دکھائی دیتا ہے۔ راجیند را اول نے بہت سے القاب اپنائے جیسے موڈی کونڈا چولن (تاجدار چولا) گنگئی کونڈن (گنگا کا فاتح)، کڈارام کونڈن (کڈارام کا فاتح) اور پنڈ تیا چولن (عالم چولا) وغیرہ۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:33 PM

11.1.2 چولا انتظامیہ (Chola Administration)

بادشاہ :

مؤرخین نے چولا ریاست کی نوعیت سمجھائی ہے۔ واضح طور سے یہ بات لکھی ہے کہ وہ ایک موروثی بادشاہت تھی۔ لٹریچر میں اور کتبات میں بادشاہ کو آب وتاب کے ساتھ پیش کیا ہے۔ خدا کی طرح بادشاہ کا احترام کیا جاتا تھا۔ بادشاہ کو ایک بے بدل عظیم انسان سمجھا جاتا تھا اسے دنیا کا خدا سمجھا جاتا تھا۔ بعد میں ان راجاؤں نے یہ القاب اختیار کئے تھے۔ چکراورتی (شہنشاہ) اور تین دنیا کے شہنشاہ۔ تخت نشینی کی رسم کے وقت اس بات کی عادت تھی کہ تخت نشین بادشاہ کے نام کے ساتھ دیوا لگایا جاتا تھا۔ بادشاہوں کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا ساتھی کہیں۔

چولا حکمران برہمنوں کو روحانی معلم کے طور پر تقرر کرتے تھے۔ ان کو راجا گرو یا سلطنت کا رہنما کہا اور سمجھا جاتا تھا۔ راجہ راجا اول اور راجیند را اول نے راجا گرو کے نام اپنے کتبات میں لکھوائے ہیں۔ راجاؤں نے برہمنوں کی سرپرستی کرتے ہوئے ان کا مقام اونچا کر دیا تھا۔ چولا راجہ برہمنوں کو بڑی بڑی زمینیں ان کے نام کر دیتے تھے۔ ان زمینوں کو برہمدایام اور چتوروید منگلم کہا جاتا تھا۔

صوبے (Provinces)

جیسا کہ پہلے بتایا گیا چولا ریاست کے علاقے آہستہ آہستہ وجیالیا کے دور تک وسیع ہوتے تھے۔ حملوں کے وقت یعنی فتح کرنے کے وقت یہ علاقے چھوٹے چھوٹے سرداروں کے کنٹرول میں ہوتے تھے۔ ان سرداروں کو مؤرخوں نے جاگیردار نام دیا ہے۔ پانڈی ناڈو میں چولا پانڈیا، سری لنکا میں چولا لنگیسورا تھے، ان کا نام بدل کر موڈی چولا منڈلم اور جنوبی کرناٹک کے گنگاواڈی علاقے میں چولا گنگا رکھا۔ دوسرے کم مشہور علاقوں میں ان علاقوں کے چیف ایروکوول، الینگول یا ماڑوا یا بناس چولا ریاست کے حصے بنتے تھے اور وہاں کے چیف ریاستی نظام میں سرکاری کارندے ہوتے تھے۔

فوج: (Army)

چولاؤں کے پاس ایک اچھی منظّم فوج تھی، فوج تین حصوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ پیدل سپاہ، گھوڑسوار اور ہاتھی سوار۔ اس کے علاوہ تیر انداز، شمشیر بردار اور نیزہ بردار ہوتے تھے۔ فوج میں دو قسم کے عہدے ہوتے تھے۔ اعلیٰ اور ادنیٰ (پیرونڈنم اور سرینڈونم) تیرھویں صدی کے ایک چینی جغرافیہ دان کے مطابق چولا فوج کے پاس ساٹھ ہزار جنگی ہاتھی تھے جب جنگ ہوتی تھی تو وہ اپنے پیچھے گھروں کو کھینچ کر لے چلتے تھے اور ان گھروں میں سپاہی ہوتے تھے جو دور تک تیر پھینکتے تھے اور قریب کے چوتھائی حصہ تک نیزوں سے مقابلہ کرتے تھے۔ چولاؤں کے بحری مہموں کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کے پاس بے شمار جہاز تھے، عموماً سپاہی فوجی اختیارات کا حق رکھتے تھے۔ پایہ تخت میں جو فوجی چھاؤنیاں ہوتی تھیں اس کو پڈائی ویڈیو کہا جاتا تھا۔ مفتوحہ علاقہ میں جو پولیس چوکی وہتی تھی اسے نیلائی پڈائی کہا جاتا تھا۔ رجمنٹ کے کیپٹن نایگم کہلاتا تھا اور بعد میں اسے لقب پڈائی موڈالی کا دیا گیا۔ کمانڈر ان چیف کو سینا پتی اور ڈنڈانایگم کہا جاتا تھا۔

مقامی تنظیم: (Local Organisation)

چولا دور میں مختلف مقامی گروپس متحرک طریقہ سے کام کرتے تھے۔ اس کے اعضاء یہ تھے جیسے اورر، سبھائی یار، ناگارٹار اور ناٹار۔ وہ سب اپنے گروپوں کی خودمختار تنظیمیں تھیں۔ وہ سب تعمیر کی اینٹیں سمجھی جاتی تھیں جن سے چولا سلطنت کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی۔

اورر (Urar)

زراعت کے پھیلاؤ سے متعدد کسانوں کی آبادیات دیہاتوں میں قائم ہوگئی تھیں جنہیں اورر کہا جاتا ہے۔ اورر دیہاتوں کی زمینوں کے مالک ہوتے تھے اور وہ وہاں Spokes men کے طور پر کام کرتے تھے۔ اورر کے حوالہ گاؤں کے مندر، ٹینکوں کی خبر گیری اور ان ٹینکوں کے پانی کا انتظام ہوتا تھا۔ وہ ریاست کے انتظامی امور بھی انجام دیتے تھے جیسے ٹیکسوں کی وصولی، لا اور آرڈر کی بحالی اور بادشاہوں کے فرامین کی اطاعت وغیرہ۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:34 PM

سبھائی یار : (Sabhaiyar)

اگر اور زمینداروں کی آبادی ہوتی تھی تو جو زیادہ تر ویلن واگائی کے کسانوں پر مشتمل ہوتی تھی تو برہمادیا برہمنوں کی آبادی ہوتی تھی۔اسی آبادی کے معاملات کی نگرانی سبھا کرتی تھی جس میں برہمادیا کے مندر اور ان کے اثاثے ہوتے تھے۔وہ مندروں سے لگے ہوئے آب پاشی کے ٹینکوں کی حفاظت بھی کرتے تھے اور کی طرح سبھا بھی ریاست کے ایجنٹ کی طرح کام کرتے تھے اور ان کے ذمہ انتظامی خزانہ اور عدلیاتی امور ہوتے تھے۔

ناگارٹار : (Nagarattar)

نگرم تاجروں کی آبادی ہوتی تھی۔تاہم ماہر دست کاروں میں مستری،لوہار،سنار،جولاہے اور کمہار ہوتے تھے جو اس آبادی میں شامل ہوتے تھے۔اس کی نمائندگی ناگاٹار کرتے تھے جس کا اسوسی ایشن مندروں کے ساتھ ہوتا تھا جو ان کے مالیاتی مدد کے ضرورت مند ہوتے تھے۔راجہ راجا اول کے دور حکومت میں مامل پورم کا انتظام ایک ادارہ مانگرم نامی کرتا تھا۔مقامی اشیاء کا تبادلہ نگرموں میں ہوتا تھا۔ان اشیاء میں ریشم،چینی کے برتن،کافور،لونگ،صندل کی لکڑی اور الائچی چینی تاریخ کے بیان کے مطابق ہوتے تھے۔تجارت کو ترقی دینے کے لئے اندرونی راستوں اور بحری راستوں میں کلوتونگا کی طرف سے چنگی (toll fee) لی جاتی تھی جسے سنگم کہا جاتا تھا،لہذا وہ سونگم تھا اور تیا چوژن کا لقب پایا۔

ناٹٹار (Nattar)

ناڈو مختلف اور متعدد گاؤں کے گروپ کو کہا جاتا تھا اس سے الگ برہمادیاس کی تشکیل آب پاشی کے ذرائع جسے نہروں اور ٹینکوں کے اطراف ہوتی تھی۔ناٹٹار (جو ناڈو سے تعلق رکھتے تھے) وہ ویلن واگائی دیہاتوں کے زمینداروں کے مجموعے ہوتے تھے۔ناٹٹار چولاؤں کے ماتحت ریاست کے ڈھانچہ کے ستون کے طور پر کام کرتے تھے۔وہ بہت سے انتظامی کام ،خزانہ اور عدلیاتی ذمہ داریوں کو ادا کرتے تھے۔ وہ موروثی طور پر زمینوں کے حقوق رکھتے تھے اور متعلقہ ناڈو کے زمیندار احترامی القاب جیسے اسوڈائی یان ارائیان (لیڈر) اور کیلاون (سردار) وغیرہ رکھتے تھے۔ان کے انتظام میں ناٹٹو کنکو اور ناٹٹو ویاون جیسے ادارے ہوتے تھے جو ناٹٹار کے زیر نگرانی ہوتے تھے۔

11.1.3 معیشت : Economy

زراعت :(Agriculture)

اس دور میں جو بڑی ترقی ہوئی وہ زراعت کی ترقی ہے۔لوگ ندیوں کے کنارے زرخیز علاقوں میں بستے تھے اور یہاں تک کہ جہاں ندی نہیں ہوتی تھی لیکن ٹینکوں،کنوؤں اور نہروں کے ذریعہ جہاں آب پاشی کا انتظام ہوتا تھا وہاں بھی آباد ہو جاتے تھے۔اس کے نتیجہ میں غذائی پیداوار کثیر مقدار میں ہوتی تھی۔سوسائٹی کے درمیان فرق بڑے پیمانے پر تھا۔چولا ریاست زرعی زمینداری کے علاقوں سے زمینوں کا ٹیکس وصول کرتی تھی۔وہاں ان کا ایک بڑا محکمہ تھا زمینوں کی مالگذاری کا محکمہ،

مقامی الیکشن اور اترامیرور کے کتبات:



دو کتبات (919اور921) برہمادیا (بغیر ٹیکس کے برہمنوں کو دی گئی زمینیں) جنہیں اترامیرور کہا جاتا ہے (تاریخی طور پر اسے اترامولور کاٹورویڈی منگلم کہا جاتا ہے) ان کتبات میں مختلف کمیٹیوں کے لئے ممبروں کا چناؤ کس طرح ہوا تھا،اس کی تفصیلات دی گئی ہیں۔وہ ممبران جو برہمی آبادیوں کے معاملات کا انتظام کرتے تھے۔وہ دیہات 30وارڈوں میں منقسم تھا۔ہر وارڈ کے لئے ایک ممبر چنا جاتا تھا اور یہ ممبران مختلف کمپنیوں کے ممبر بنتے تھے۔پبلک ورکس کمیٹی،ٹینک کمیٹی،باغ کمیٹی،قحط کمیٹی اور سونا کمیٹی۔وارڈ کا ممبر بننے کے لئے کیا کوالیفیکشن ہونا چاہئے تھا وہ واضح کیا گیا تھا۔ ایک مرد جس کی عمر 35اور70 کے درمیان ہو اس کے پاس جائیداد کا حصہ ہوتا تھا اور اس کا ذاتی مکان ہوتا تھا اور جو ویدوں اور بھاسیاس کا علم رکھتا تھا وہ ممبر بننے کا اہل ہوتا تھا۔ہر وارڈ کے اہل امیدواروں کے نام تاڑ کے پتوں پر لکھے جاتے تھے اور ان پتوں کو ایک گھڑے میں ڈال دیا جاتا تھا۔اسمبلی کا سب سے بڑی عمر کا آدمی ایک لڑکے کو بلا کر ایک پتہ (Slip) اٹھانے کو کہتا اور منتخب شخص کا نام پڑھتا۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:35 PM

جسے پوراووواری تینائی کلم اور اس کے چیف کو پراووواری تینائی کالا نا یگم کہا جاتا تھا۔

زمینی مال گذاری اور سروے
(Land Reveneue and Survey)

ٹیکسوں کی وصولیابی کے لئے چولا زمینوں کا سروے کراتے اور ٹیکس کا حساب لگاتے۔ راجہ راجا اول (1001)، کلوتنگا اول (1086) اور کلوتنگا سوم (1226) نے لوگوں کو زمینی سروے کرانے کے لئے مقرر کیا تھا اور زمینوں کی درجہ بندی کرکے ان کی قیمتوں کا اندازہ لگا کر ٹیکس وصول کرتے تھے۔ ریاست کے دوسرے اہلکاروں کی طرح زمینوں کا سروے کرنے والوں کو نڈووگائی سکیٹر کہا جاتا تھا۔ زمینوں کی پیائش کی مختلف اکائیاں ہوتی تھیں جیسے کولی، ما، ویلی، پٹی، پڈاگم وغیرہ اور ان کے درمیان مقامی اعتبار سے فرق ہوتا تھا۔ عموماً ٹیکسوں کو مختلف طریقوں سے وصول کیا جاتا تھا۔ ٹیکس جو لئے جاتے تھے ان کے نام یہ تھے۔ ارائی، کنی کڈن، ارائی کئینا کنی کڈن اور وکڈی مائی۔ کاشت کرنے والے کرایہ دار حکومت کو اور زمینداروں کو جو ٹیکس ادا کرتے تھے وہ کوڈی مائی تھا اور وہ زمیندار معزز القاب جیسے اوداین، ارائی ین اور کیلاورر رکھتے تھے۔ ٹیکس کی شرح زمین کی زرخیزی اور زمیندار کی حیثیت کے مطابق ہوتی تھی۔ بادشاہ اور مقامی چیف کی طرف سے اوباتی نامی ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔ مندروں اور برہمنوں کو ٹیکس معاف کیا جاتا تھا۔ ٹیکس کی ایک قسم ارائی کئینا نیلو تھی۔ یہ سب زیادہ تر کاویری طاس کی آبادی سے لئے جاتے تھے سلطنت کے دوسرے علاقوں سے کم۔ دیہاتی سطح پر اوورر (دیہاتی اسمبلی) ٹیکسوں کی وصولی کے لئے ذمہ دار ہوتی تھی اور وہ اسمبلی ٹیکس حکومت کو پہنچاتی تھی۔ ناڈو کی سطح پر ٹیکسوں کی ادائیگی کے لئے ناٹٹار ذمہ دار ہوتے تھے۔

> دھان کو ٹیکس کی طرح ایک اکائی کی طرف سے وصول کیا جاتا تھا جسے کلم (28 کلوگرام) کہا جاتا تھا۔ راجہ راجا اول نے ٹیکسوں کی وصولیابی کو معیاری بنایا تھا۔ وہ ایک ویلی (تقریباً 6.5 ایکر) کی زمین سے 100 کلم وصول کیا کرتا تھا۔ زمین کی زرخیزی اور فصلوں کی تعداد کے حساب سے معیاری ویلی بدلتی رہتی تھی۔

آب پاشی : (Irrigation)

چولاؤں نے آب پاشی کی ترقی کے لئے بہت سے اقدامات کئے تھے، چونکہ ریاست ٹیکس زیادہ تر زراعت سے حاصل کرتی تھی اس لئے چولا حکومت آبی ذرائع کے انتظام پر زیادہ نظر رکھتی تھی۔ وائی ویکل ایک آبی نہر تھی جو قدیم طریقہ سے گھوڑے سے جوتی جاتی اور اس سے بارش کے پانی کو کاویری طاس میں پہنچایا جاتا تھا۔ وائی شمال جنوب کے رخ میں بہتی تھی جب کہ ویکل مشرق مغرب کے سمت میں بہتی تھی۔ تکنیکی طور پر وائی ایک نکاس آب کا راستہ تھا اور ویکل آبی فراہمی کا راستہ تھا۔ پانی جو ویکل کے راستہ سے کھیتوں کو جاتا تھا اسے وائی کے ذریعہ نکاس کرکے دوسرے ویکل کو بھیج دیا جاتا تھا جہاں سے قدرتی نہر شروع ہوتی تھی۔ برسات کے پانی کو وہاں سے بہایا جاتا تھا۔ بہت سی آبپاشی نہریں انہی قدرتی نہروں کی تبدیل شدہ صورت تھی۔ گھوڑے سے جوتا ہوا پانی متبادل طریقہ سے وائی اور ویکل کے ذریعہ استعمال کیا جاتا تھا۔ یہاں میکانزم اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ پانی زمینوں میں ایک کے بعد ایک کو پہنچایا جاتا تھا۔

بہت سی نہروں کو راجاؤں، رانیوں اور خداؤں کے نام دئے گئے تھے۔ ناموں کی چند مثالیں یہ ہیں۔ اتتاما چولا ویکل، پنچاوانا مادیوی ویکل اور گاناواتی ویکل۔ اوور ویکل کے مالک مشترکہ طور پر زمین کے مالک ہوتے تھے۔ ناڈو کی سطح کے ویکل کا حوالہ ناٹٹو ویکل کے طور پر ہوتا تھا۔ پانی کی تقسیم کے لئے Turn system اپنایا جاتا تھا۔ چولا کے کتبات میں چند بڑے آب پاشی کے ٹینکوں جیسے چولا وریدی، کلیانیری، واٹر میگا ٹاٹا کا کے نام ہیں۔ جنہیں پلاوا، باہور بڑی ٹینک اور راجیند را چولا ہری یاری نے بنائے تھے۔ وقتی طور پر یا موسمی خبر گیری اور آب پاشی کے ٹینکوں کی مرمت کے لئے جبری طور پر بھرتی کردہ مزدوروں کو لیا جاتا تھا۔

> راجیند را چولا اول کی طرف سے کنگئی کونڈا چولا پورم پر کیا گیا۔ آب پاشی تعمیر کا کام مضبوط 16 میل لمبا ہے۔ راجیند را نے اسے جلا ماپا جیا ستھا ممبم کا نام دیا جس کا مطلب ہے پانی میں فتح کا ستون۔ عرب سیاح البیرونی نے سو سال بعد اس مقام کا دورہ کیا تو اسے دیکھ کر وہ بہت متعجب ہوا، اور کہا ''ہمارے آدمی جب ان کو دیکھیں گے ان پر تعجب کریں گے اور ان کی وضاحت نہیں کرسکیں گے۔ ان کی طرح کی تعمیر بہت کم دنیا میں ہوگی۔'' جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب عالمی تاریخ کی جھلکیاں میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:35 PM

آبی انتظام : (Water Management)

مختلف طرح کے آبی حقوق تفویض کئے گئے تھے۔ یہ حقوق ٹینکوں اور کنوؤں سے پانی کے حصہ پر ہوتے تھے۔اس کے علاوہ آبی راستوں کی گہرائی اور کشادگی اور آب پاشی کے نظام کی مرمت کا حق بھی شامل تھا۔ پانی کی فراہمی کو نزکن تراوارد (پانی کی فراہمی منظور شدہ) کہا جاتا تھا۔دروازے کھول کر پانی کو جاری کیا جاتا تھا یا تلائی وے (بڑا راستہ) شاہی احکام سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا تھا کہ پانی کے حقوق کا غلط استعمال نہ کریں اور آبی ذرائع جو برہمدایا آبادیوں کے لئے خاص تھے ان پر قبضہ نہ کریں۔عام طور پر دیہاتی ذاتی ٹینک کو این کالکلم (ہماری ٹینک) کہا جاتا تھا۔زمینوں کے معاملات چندے اور اوقاف کی شکل میں ایک ساتھ ہوتے تھے اسی کے ساتھ آبی حقوق بھی ہوتے تھے۔وقتاً فوقتاً اور موسمی اعتبار سے خبر گیری اور آب پاشی کے ٹینکوں کی مرمت کے لئے مفت کے مزدور استعمال کئے جاتے تھے۔دیہاتی سطح پر ویٹی اور امانجی نامی مفت کے مزدور پبلک ورکس میں کام کرتے تھے۔



چولا نقش کے ساتھ کوی ناٹو کنمائی

دیہاتی اسمبلیاں چولا کے ماتحت ایرائی یام نامی ایک ٹیکس وصول کرتی تھیں،اس ٹیکس کو آب پاشی کے ٹینکوں کی مرمت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔بعض اوقات مقامی لیڈران جیسے ارائیان آب پاشی کے ٹینکوں کی مرمت اور تعمیر نو کرتے تھے،جس وقت وہ طوفان وغیرہ سے تباہ ہوتے تھے اس کی مثالیں پائی جاتی تھیں کہ پانی ٹینکوں سے دیہاتی لوگ لیتے تھے۔خصوصی گروپ ہوتے تھے جو تلائی ویار، چانرار اور ایری ارائی یارکال کہلاتے تھے۔وہ ہیڈ چینل سے پانی جاری کرنے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔لوگوں کا ایک گروپ جو کلم کا ذمہ دار تھا کلتنار کہلاتا تھا۔ بعد کے دور میں مندر آب پاشی کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہوتے تھے۔

11.1.4 سماج اور اس کی ساخت :

زرعی سماج کے غلبہ کے دور میں جو کہ چولا دور میں پایا جاتا تھا زمین کا رکھنا، سماجی مقام اور بڑائی کی علامت تھا۔ برہمن زمیندار برہمدایا کیلاورس کہلاتے تھے اونچے درجے کے برہمنوں کو ٹیکس سے معاف رکھا جاتا تھا۔مقامی کسانوں کو بدلا جاتا تھا۔مندروں کو زمینیں دی جاتی تھیں،ان زمینوں کو دیوادانا کہا جاتا تھا۔ان کو بھی ٹیکس سے آزاد رکھا جاتا تھا۔اس دور میں مندر مختلف کارروائیوں کے مرکز ہوا کرتے تھے۔

ویلن واگائی دیہاتوں کے زمین دار سماج کے بڑے مقام پر رکھے گئے تھے اولوکڈی (کرایہ دار) کی زمین ذاتی نہیں ہوتی،مگر انہیں برہمنوں اور ویلن واگائی دیہاتوں کی زمینوں میں کاشت کاری کرنا ہوتا تھا جب کہ زمینداروں کا کٹائی میں بڑا حصہ ہوتا تھا اور اولوکوڈی کا کم حصہ ہوتا تھا۔مزدور (پنیس مکل) اور غلام (اڈی مائیکل) سماجی برتری سے نیچے ہوتے تھے۔

زرعی سماج سے باہر کی دنیا میں مسلح آدمی، دست کار اور تاجر لوگ ہوتے تھے۔اس بات کے دستاویزات موجود ہیں کہ جن میں مویشی برداروں کی وضاحت ہے اور وہ کھلے طور پر آبادی کا بڑا حصہ تھے وہاں قبائلی اور جنگلی لوگ بھی تھے جن کے بارے میں ہمیں کم معلومات حاصل ہیں۔

مذہب : Religion

پرانوں کا ہندومت تھا جس کی نمائندگی سیوا، وشنو، وشنوار مختلف دیوتاؤں کی پوجا سے ہوتی تھی اور وہی چولا کے دور میں معروف تھے۔ ان دیوتاؤں کے نام پر بڑی تعداد میں مندر بنائے گئے تھے اور وہ مندر بڑی بڑی زمینیں رکھتے تھے اور آبادی کا ایک بڑا حصہ ان مندروں کے زیر اثر ہوتا تھا۔

چولا حکمران کٹر مذہبی سیوا کے پجاری تھے۔پرانٹا کا I (907 تا 953) اور اوتاما چولا (970 تا 985) نے مذہب کو ترقی دینے کے لئے بڑی بڑی زمینیں دی تھیں۔فرسکو نقاشی میں راجہ راجا اول کی شبیہ اس کی بیویوں کے ساتھ بنائی گئی ہے جس میں وہ تنجاؤر کے برہدیشورا مندر میں لارڈ سیوا کی پوجا کر رہے تھے۔راجہ راجا اول کا ایک لقب سیوا پڈا سیکارن بھی تھا جو لارڈ سیوا کے پاؤں کو پکڑتا ہے۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:36 PM

چولاؤں کا اہم خدا سیوا تھا اوراس کی نمائندگی دوطریقہ سے کی جاتی تھی ۔مورتی کی شکل کا سیوالنگود بھاوا اورنٹا راجا بت ا نسانی شکل کا تھا۔ کاویری طاس میں مندروں کے مقامات کی تلاش سے زرعی سیاسی جغرافیہ فراہم ہوتا ہے۔ تروپرانتا کا (اسورا کے تین مذہبی شہر کا برباد کرنے والا) کی بار بار نمائندگی سنگ تراشی کے ذریعہ اورنقاشی کے ذریعہ سیوا کوایک جنگجو کی حیثیت سے دکھاتے ہیں۔نٹاراجا کی نمائندگی یا ادل ولن (ناچ کا راجہ) بت کی شکل میں ٹمل موسیقی، رقص اور ڈرامہ کی تصویر ہے۔اس کے ساتھ سیوا کی تعریف میں نغمے جیسے نیانماروں اورسیوا سنتوں نے ترتیب دیا تھا۔ ان نغموں میں سیوا کی تعریف کے پل باندھے گئے ہیں۔ان سے پجاریوں کو جومختلف طبقات سے ہوتے تھے ان کوقریب کرکے اپیل کیا جاتا ہے۔



لنگودھ بھاوا، بری ہدیشوارا رمندر

سیوا کینان، ترومرائی کوترتیب دیا گیا تھا اس کے بعد اسے دوبارہ نمبی اندارنمبی بنایا گیا۔ مندروں میں گیت گانے کے لئے اور دوارس اور پڈی کام پڈووا اس کا تقرر کیا جاتا تھا وہ مندروں کے اندر ترومرائی روزانہ پڑھتے تھے۔ان نغموں کے گانے والوں کو وینا پم سیوار کہا جاتا تھا۔ آلوں سے کھیلنے والے بھی مقرر کئے جاتے تھے۔خداؤں کی خدمت کے لئے لڑکیوں کووقف کیا جاتا تھا۔موسیقی اور رقص کے ماہر بھی ان کوٹریننگ دینے کے لئے مقرر کئے جاتے تھے۔

اس دور میں ایک اعلیٰ فلسفیانہ نظام جسے سائیوا سیدانتھا کہا جاتا تھا شروع کیا گیا۔اس فلسفہ کا بنیادی متن سیوا گانا بودھم تھا جسے میکندر نے ترتیب دیا تھا۔چودہ متن تھے جن کو مجموعی طور پر سائیوا سیدانتھا ساسترم کہا جاتا ہے جو اس فلسفہ کا اصل ہے۔ بعد کے دور میں بہت سی سائیوا خانقاہیں شروع ہوئیں اوراس فلسفہ کو وہاں تفصیل سے سمجھایا گیا۔

چولا حکمرانوں کی سائیوزم کے لئے کی گئی سرپرستی اس وقت میں بہت مضبوط ہوگئی تھی۔کلوتونگا دوم کو مثال کے طور پر اس کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے۔ریاستی مذاہب سائیوزم اور وشنواویزم کے درمیان نظریاتی لڑائیاں بہت زورشور سے ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ وشنواویزم کنارے پر چلا گیا، اس کے نتیجہ میں اس مذہب کے لیڈر سری رامانجا و چولا ملک چھوڑ کر کرناٹک کے میل کوٹے کو جانا پڑا۔

مندروں کے معمار :Builders oF Temples



موسیقار کے ساتھ رقص کرنے والی عورت
بری ہادیشوارا رمندر

چولاؤں نے بہت سارے مندر بنائے اور ان کی سرپرستی کی تھی ۔ تنجاؤر کے شاہی مندر گنگئی کونڈا چولاپورم اور درا سورم چولا آرٹ فن تعمیر ،سنگ تراشی نقاشی اور مورتیوں کی محفوظ جگہیں ہیں۔ مندر سماجی ، اقتصادی ثقافتی اور سیاسی سرگرمیوں کے مرکز تھے ۔ مندروں کے ذاتی اسباب میں مندروں کے عہدایدار، ناچنے والے، موسیقار، گانے والے ،موسیقی کے آلات چلانے والے اور پروہتوں کی سربراہی میں مازر ہوتے تھے جو شاہی دربار کی عکاسی کرنے والے خداؤں کی پوجا کرتے تھے۔ابتدائی مرحلوں میں فن تعمیرات کے حساب سے چولا کے مندر سادہ اور باحیا ہوتے تھے۔قبرستان کے مندر بھی بنائے جاتے تھے جہاں بادشاہوں کو دفن کیا جاتا تھا۔

مندر بطور سماجی ادارے :

چولا کے مندر سماجی تقریات کے دنگل ہوتے تھے اور وہ سماجی اداروں کے طور پر کام کرتے تھے۔ وہ سماجی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی سرگرمیوں کے لئے ایک مرکز ہوتے تھے۔مندروں کے بڑے عہدیدار کوئرامار، کوئل کنکو (مندر کا اکاونٹنٹ)، دیوا کنمی (خدا کا ایجنٹ)۔مندر کا مینیجر اور دوسرے بھی ہوتے تھے۔ وہ سیکھنے سکھانے، ناچ گانے، موسیقی، نقاشی اور ڈرامے کو ترقی دیتے تھے۔ایک ڈرامہ جسے راجا راجن نکم نامی رچایا گیا جس میں راجہ راجا اول کی زندگی کو پیش کیا گیا تھا اور اسے تنجاؤر کے مندر میں منعقد کیا گیا تھا۔چترائی تروزا، کا آیگائی اور

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:37 PM



برہدیشوررمندر : تنجاور کا عظیم الشان مندر جسے راجہ اجیشورا اور برہدیشوررمندر کے نام سے جانا جاتا ہے، چولا فن تعمیر، مصوری، مجسمہ سازی اور شبیہ ہستی کی ایک شاندار مثال کے طور پر کھڑا ہے۔ اس مندر نے راجہ کی سیاست کو بہت جائز قرار دیا۔ 190 فٹ کے ومنا کے ساتھ مقدس 80 ٹن وزنی پتھر سے ڈھکا ہوا ہے۔ مقدس مقامات کی بیرونی دیواروں پر سیوا کی ایک درویش نما شکل لکشمی، وشنو، اردھناریشورا اور بکشادنا کی شکلیں کچھ منفرد خصوصیات رکھتی ہیں۔ فریسکو پینٹنگز اور مندر کی دیواروں میں پرانوں اور رزمیہ کے مناظر کے چھوٹے مجسمے ظاہر کرتے ہیں۔ چولا حکمرانوں کا مذہبی نظریہ، ناڈو ڈویژنوں میں مختلف بستیوں سے رقص کرنے والی لڑکیوں، موسیقاروں اور موسیقی کے ماسٹروں کا انتخاب کیا گیا تھا اور انہیں اس مندر سے منسلک کیا گیا تھا۔ مندر کے احاطے میں بھکتی بھجن پڑھنے کے لئے گلوکاروں کو مقرر کیا گیا تھا۔

ایسا پیا ویژا منایا جاتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ مندروں میں گیت گانے والے سے زبانی لٹریچر (ادب) کی ترقی ہوتی ہے۔ روایتی رقص جیسے کوڈک کوتو اور سکانک کوتو کی سنگ تراشی اور نقاشی کے ذریعہ شبیہ بنائی گئی ہے اور وہ شبین کیلاپلیور تروواریور کی مندروں میں ہیں۔ تنجاور کے بڑے مندر میں نروتیا اور کرنا کی تصویریں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح روایتی ٹمل موسیقی کے آلات کی شکلیں بھی بنائی گئی ہیں۔

چرواہوں کا گروپ عبادت کے نشان کے طور پر اپنے مویشیوں کی ایک مقررہ تعداد مندروں کو دے دیتے تھے اور مندروں میں چراغ جلاتے تھے۔ ان کے تحفوں کو رکارڈ رکھنے کے لئے اپنے نام شاہی مندر کے پتھر کے کتبات پر کندہ کردیتے تھے۔ اس سے ان کے شاہی حکومت سے تعلقات قائم ہوجاتے تھے۔ مندر کو تیل دینے والے شکراپڈیار کہلاتے تھے۔ وہ مندر کو تیل دے کر مندر کی انتظامیہ میں سے ہوجاتے تھے۔ قحط کے زمانے میں چند لوگ اپنے آپ کو مندر کے خادم کے طور پر فروخت کردیتے تھے۔

مندر بینکوں کے طور پر بھی کام کرتے تھے وہاں سے قرضے دئے جاتے تھے وہاں خرید و فروخت اور اوقاف اور چندے وصول کئے جاتے تھے۔ وہ تعلیمی مراکز بھی ہوتے تھے جہاں ویدوں، موسیقی اور آرٹ کی ٹریننگ دی جاتی تھی۔ سنگ تراشی اور دھات کے کام بھی سکھائے جاتے تھے۔ مندروں کے حساب کتاب کی آڈٹ ہوتی تھی اور آڈیٹر کو کوئل کنکو کہا جاتا تھا۔

گنگئی کونڈا چولا پورم:



انورا گراہامورتی
گنگئی کونڈا چولا پورم

راجیند را ول کی شمال میں فتح کی یادگار کے طور پر اس نے تنجاؤر کے برہشورا مندر کے نمونہ پر گنگئی کونڈا چولا پورم تعمیر کیا۔ اس نے پایۂ تخت کے قریب ایک آب پاشی کی ٹینک چولا گنگم نام سے بنائی وہ جلا اسٹمبا بھی کہلاتا تھا۔ وہ تخت نشینی کا مرکز تھا جو چولا کا ایک بڑا نشان تھا۔ ردانسورار درگا، وشنو، سوریا، چیندیسا انوگہرا مورتیوں کے نمونے ہیں جو مندروں کے ہالوں میں پائے جاتے ہیں۔

دراراسورم مندر : Darasuram Temple

راجہ راجہ دوم 1146-1172 نے دارا سورم مندر بنایا تھا جو چولا کا ایک اور مندر طرز تعمیر ہے۔ پریاپورانم کے واقعات اور کہانیوں کو چھوٹی تصویروں کی شکل میں مندر کی دیواروں پر تراشا گیا ہے۔

تجارت : Trade

زراعت کی پیداوار میں اضافہ اور ساتھ ہی دست کاریوں میں اضافہ سے تجارت اور اشیاء کے ساتھ تبادلہ میں ترقی ہوئی۔ اس تجارتی

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:38 PM

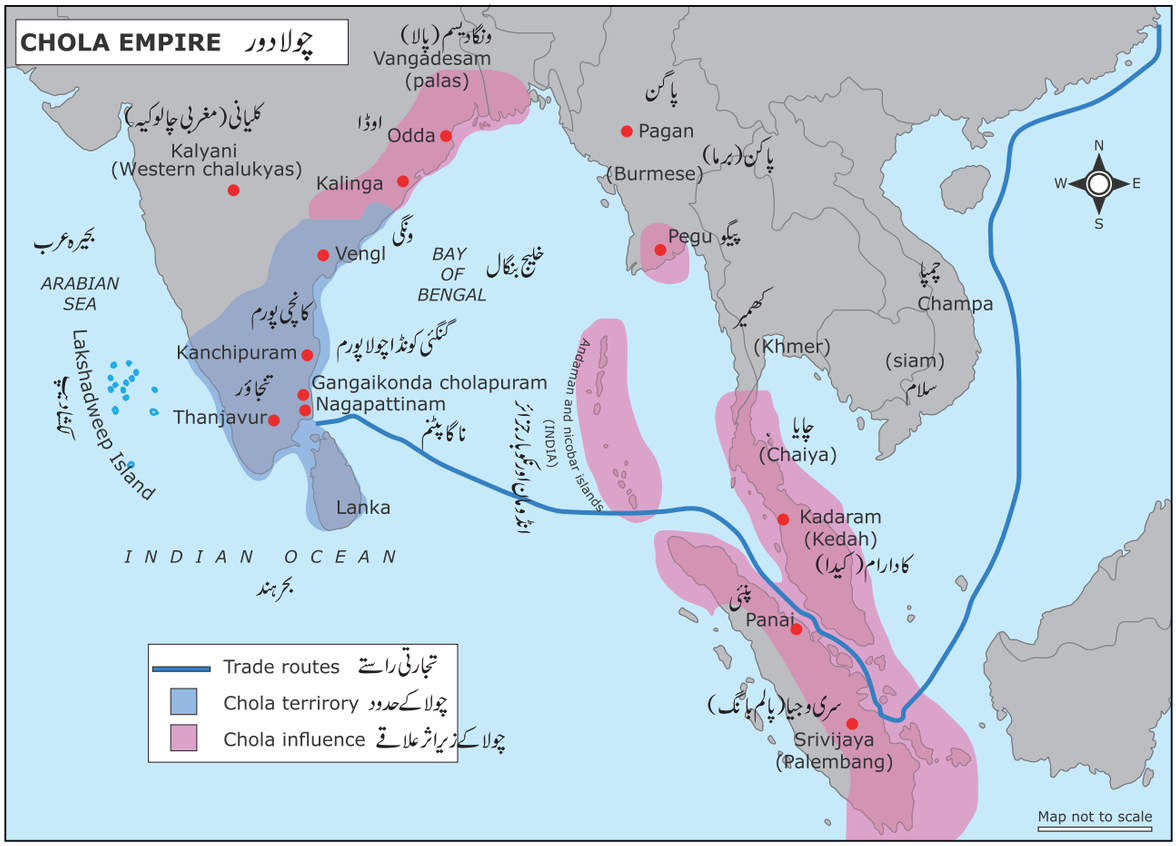

کارروائی میں قیمت، نفع اور بازار کا تصور بھی شامل ہے جو جنوبی ہندوستان میں شروع زمانے میں معلوم نہیں تھا۔ دو اہم پیشہ گروپ تھے جن کو انجووانتار اور منی گرامتار کہا جاتا تھا۔ انجووانتار میں مغربی ایشیائی شامل تھے جن میں یہودی، عیسائی اور مسلمان تھے وہ سمندری تاجر تھے ۔کہا جاتا ہے کہ منی گرامتار اندرون ملک تجارت میں مشغول تھے ۔ وہ اندرونی شہروں جیسے کوڈومبلور، ارائیور، کوول پٹی، پیران ملئی اور دوسرے مقامات میں رہتے تھے ۔اسی زمانے میں دونوں گروپ ضم ہوگئے اور آینٹرووور، دیسائی آئی رئٹو آئینژور اور دلانیسار کے بینر میں مل کر کام کرنے لگے تھے۔ اور وہ کرناٹک کے ایباؤلے کے سربراہ اہم پیشہ کے ذریعہ کام کرتے تھے ۔ آینٹرووور گلڈ سمندری تجارت کو کنٹرول کرتا تھا جس میں جنوب مشرقی ممالک آتے تھے ۔مونائی سنتائی (پدوکوٹائی) میلاپورم اور تروووٹریور (چینئی)، ناگا پٹنم، وشاگھا پٹنم اور کرشنا پٹنم (جنوبی نلور) سمندری تجارتی گروپوں کے مراکز بن گئے تھے۔ اندرون ملک میں اشیاء کو جانوروں اور کشتیوں پر لاد کر لے جایا جاتا تھا۔ چولا ملک سے جو اشیاء برآمد کئے جاتے تھے وہ صندل کی لکڑی، آبنوس کی لکڑی، مصالحے، قیمتی موتی، کالی مرچ، تیل، دھان، غلہ اور نمک تھے۔ درآمدات میں کافور، تانبا، ٹین (قلعی) پارہ وغیرہ تھے۔ تاجر آب پاشی کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ ولانچیار تاجروں کا ایک گروپ تھا جب وہ پدوکوٹائی میں ایک مرتبہ آبپاشی ٹینک کھود دیتا تو اسے آئنتر واپیراری کہا جاتا تھا۔

11.1.5 چولا، علم کے سرپرست کی حیثیت سے :

چولا بادشاہ علم وادب کے بڑے سرپرست تھے جو تعلیمی اداروں کو مال فراہم کرکے سنسکرت کی تعلیم کا انتظام کیا کرتے تھے۔ کتبات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خواندگی (تعلیم) کو وسیع طور سے بڑھایا گیا تھا۔ بڑے ادبی کام جیسے کمبارامائنا ور پیریاپرانم اسی دور میں ہوئے تھے۔ راجیندرا اول نے اینائرم (جنوبی آرکاٹ ضلع) میں ایک ویدک کالج قائم کیا تھا۔ واشینا واسنٹر میں 340 طلبہ تعلیم پاتے تھے جہاں ویدوں، گرامر اور ویدانت کی تعلیم 14 اساتذہ کی نگرانی میں ہوتی تھی۔ اس مثال کو بعد کے جانشینوں نے بھی اپنایا تھا۔ اس کے نتیجہ میں دو مزید کالج قائم ہوئے۔ ایک 1048 میں پانڈیچیری کے قریب تریبوانی میں،

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:39 PM

سمبو ورایار: سمبو ورایار چولا بادشاہوں، راجاتی راجہ اور کلوتنگہ سوم کے دور میں شمالی آرکاٹ اور چنگل پیٹ علاقوں میں سردار تھے۔ اگر چہ وہ جاگیردارانہ تھے لیکن وہ کبھی کبھی اپنے سرداروں کے پہلو میں لڑتے اور کبھی کبھار ان کے خلاف بھی لڑتے پائے گئے۔ تیرہویں صدی کے اواخر سے پانڈیا کے عروج کے اختتام تک انہوں نے پالار دریا کے علاقے میں طاقت کا استعمال کیا۔ ریاست کو راجہ گھمبیرا راجیم کہا جاتا تھا اور دارالحکومت پڈائی ویدو میں تھا۔ ویرا چول سمبواریان (1314-1315 CE) کے کتبات ملے ہیں۔ سمبو واریاروں نے سکلالوکا چکرورتن ویزومنکونڈا سمبو وراین (1322-1323 عیسوی) اور سکلالوکا چکرورتن راج نارائن سمبو ورایان (1337-1338 عیسوی) جیسے اعلیٰ القاب حاصل کیے۔ کئی سال تک حکومت کرنے والے مؤخر الذکر کاوجے نگر کے کمار کمپانا نے تختہ الٹ دیا۔ اسی مہم کے بعد کمار کمپانا مدورائی تک مزید جنوب کی طرف چلا گیا، جہاں اس نے ایک جنگ میں مدورائی کے سلطان کو شکست دی۔

دوسرے 1067 میں چنگل پیٹ کے قریب ترومدوکل میں، سنسکرت کے مراکز میں اسباق جیسے وید سنسکرت، گرامر، مذہب اور فلسفہ پڑھائے جاتے تھے۔ اساتذہ کو تنخواہیں زمینوں کی شکل میں دی جاتی تھیں۔

چولا دور کا خاتمہ : The End of Chola Rule

چولا سلطنت کا جنوبی ہندوستان میں نویں صدی سے تیرھویں صدی تک عروج رہا۔ بارھویں صدی کے اختتام تک مقامی سردار ابھرنے لگے تھے جس سے مرکزی حکومت کمزور ہوگئی۔ پانڈیاؤں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے عظیم چولا سلطنت گھٹتے گھٹتے مضبوط ہوسلاس پر انحصار کرنے لگی تھی۔ 1264 میں پانڈیا حکمران جٹورمن سندرا پانڈین اول نے چولا کے پایہ تخت گنگئی کونڈا چولا پورم کا خاتمہ کر دیا۔ اس سے پہلے تلگو والوں کو کانچی پورم دے کر باقی چولا کے علاقے پانڈیا راجہ کے ہاتھوں میں چلے گئے۔ 1279ء کا سال چولا سلطنت کے خاتمہ کا سال تھا۔ جب راجہ ماراورمن کولاسیکرن پانڈین اول نے آخری چولا راجہ راجیند راچولا سوم کو شکست دے دی اور پانڈیا حکومت قائم کر دی۔

II۔ پانڈیا :

پانڈیا ان تین خاندانوں میں سے ایک تھے جنہوں نے جنوبی ہندوستان پر حکومت کی ہے۔ جدید دور سے پہلے تک انہوں نے باری باری حکومت کی ہے۔ اشوک نے اپنے کتبات میں چولا، چیرا، پانڈیا اور ستیاپترا کو جنوبی ہندوستان کے لوگ قرار دیا ہے، کورکئی ایک تاریخی شہر تھا جہاں موتی نکالے جاتے تھے وہی شہران کا ابتدائی پایہ تخت اور بندرگاہ تھا۔ وہ بعد میں مدورائی چلے گئے تھے۔

پانڈیا کے بہت سے ابتدائی کتبات میں مدورائی اور اس کے اطراف واکناف کا تذکرہ ہے، مدورائی کو ان ٹمل کتبات میں میٹرائی کہا گیا ہے جب کہ ٹمل کلاسیک میں اس شہر کو کڈال قرار دیا گیا ہے جس کا مطلب جمع ہونے کی جگہ ہے۔ ایک حالیہ دریافت شدہ کتبہ میں جو کہ پولیمن کو مپائی دیہات سے حاصل ہوا ہے۔ پانڈیا کے پایہ تخت کو کڈال کہا گیا ہے۔ پٹینا اپلئی اور مدورائی کانچی میں کوڈال کو پانڈیاؤں کا پایہ تخت قرار دیا گیا ہے۔ اسے یٹوتو گائی (آٹھ مجموعۂ کلام) میں بھی لکھا گیا ہے۔ لہذا تاریخی طور پر مدورائی اور کڈال ایک ہی شہر کے دو نام رائج رہے ہیں۔

ذرائع : (Sources)

سنگم دور کے پانڈیا کی تاریخ تیسری صدی ق م سے تیسری صدی عیسوی تک دوبارہ مرتب کی گئی ہے۔ اس کے مختلف ذرائع ہیں، جیسے دفن شدہ پتھروں، ٹمل برہمی کندہ کئے گئے کتبات اور سنگم لٹریچر کی ٹمل نظمیں وغیرہ۔ چھٹویں صدی عیسوی کے اختتام تک پانڈیاؤں نے جنوبی ٹملناڈو میں اپنی بالادستی قائم کر لی تھی۔ ساتویں صدی سے نویں صدی تک پانڈیا کے بارے میں یقینی معلومات کے لئے چند تانبے کی پلیٹیں ذرائع کے طور پر حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں اہم نڈون چیزیں کی ویلوی کڈی کی منظوری ہے۔ تانبے کی پلیٹوں سے شاہی فرامین، بادشاہوں کا شجرہ نسب، ان کی دشمنوں پر فتح اور ان کے مندروں اور

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:40 PM

برہمنوں کو دئے گئے اوقاف اور چندوں کا تذکرہ ہے۔ چٹانوں کے کتبات سے چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے مندروں، آب پاشی کے ٹینکوں اور نہروں کے بارے میں معمولات فراہم ہوتی ہیں۔ سیاحوں جیسے مارکوپولو، وصاف اور ابن بطوطہ کی مرتب کی گئی تاریخوں سے اس دور کی سیاسی اوسماجی اور ثقافتی ترقیات کے بارے میں علم ہوتا ہے۔ بعد کے دور کے مدورائی کے پانڈیا کے سلسلہ میں مدورائی تلاورالارو، پنڈک کووائی اور مدورائی ترو پتی ملائی سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

اگر چہ کہ پلاوا سے قبل کے ادبی ذرائع سے سنگم کے تعلیمی دور کے تعلق سے معلومات نہیں ملتی ہیں، سنگم کی اصطلاح ساتویں یا آٹھویں صدی عیسوی کے ارائی یانار اکاپورل میں موجود ہے۔ سنگم کے معنی اکیڈمی، اس لفظ کو بعد کے قرون وسطی کے ادبی کتابوں جیسے پیریار پرانم اور ترووللائی یاڈل پرانم میں استعمال کیا گیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

رزمیہ نظم منی میگلئی کے مصنف سیتا لائی ستانار مدورائی کا رہنے والا تھا۔

علاقہ : (Territory)

پانڈیا کے علاقہ کو پانڈی منڈلم کہا جاتا ہے، یا تین منڈلم اور پانڈیا ناڈو بھی کہا جاتا ہے جو چٹانوں، پہاڑی علاقوں میں تھا سوائے وہ چند علاقے جو ویگئی اور تامرا پرانی ندیوں سے سیراب ہیں۔ دریائے ویلار جو پدوکوٹائی علاقے سے بہتا ہے۔ وہ پانڈیا حکومت کی شمالی سرحد بنتی ہے جب کہ بحر ہند اس کی جنوبی حد ہے۔ مغربی گھاٹ مغرب کی سرحد ہے اور مشرقی سرحد خلیج بنگال ہے۔

11.2.1 پانڈیا کی تجدید (600 تا 920) Pandiya Revival (600-950)

کلبھراؤں کے خاتمہ کے بعد پانڈیاؤں کی تجدید واقع ہوئی۔ ایک زمانہ میں پہاڑی قبائل تھے۔ کلبھر اوہ منظّم زندگی گزارنے لگے تھے۔ انہوں نے بدھسٹوں اور جینیوں کی سرپرستی کی۔ کڈونکون جس نے پانڈیا کے علاقے کو کلبھراؤں سے دوبارہ حاصل کیا تھا جس کے بارے میں تانبوں کے پلیٹوں میں معلومات موجود ہیں اس کے جانشین دو افراد ہوئے۔ ان میں سے ایک سینڈان جنگی صفات کا حامل تھا اور اس کا لقب داناون تھا۔ اس لئے اس نے چیرا کو فتح کیا تھا دوسرا اری کیسری مارا ورمن (624 تا 674) تھا وہ ایک شاندار ابتدائی پانڈیا تھا جو ویگئی ندی میں حاصل ہوئے کتبہ کے مطابق 642 میں تخت نشین ہوا۔ وہ مہیندر ورمن اول اور نرسمہ ورمن اول کا ہم عصر تھا۔ کتبات اور تانبے کی پلیٹوں میں اس کی چیرا، چولا، پلاوا اور سنہالیوں پر فتح حاصل کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔ اری کیسری کی شناخت ان پانڈین کی حیثیت سے ہوتی ہے جس نے جینیوں کو ہلاک کیا تھا۔

کیا تم جانتے ہو؟

سائیویٹ سینٹ ترو گنا سمبندر نے اری کیسری کو جین مت سے سائیوزم میں تبدیل کر دیا تھا۔

اس کے دو جانشینوں کو چاڈیان رانا دھیرا (700 تا 730) اور ماراورمن راجا سمہا (730 تا 765) کے بعد جٹیلا پرانتا کانڈون جاڈین (وراگنا اول) (765 تا 815) ولوی کوڈی پلیٹوں کا دینے والا آیا۔

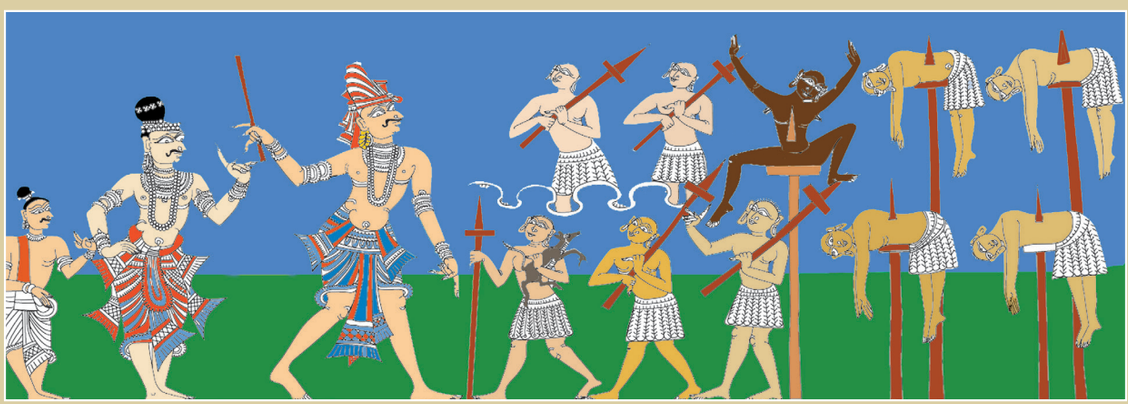

جینوں کو انکیلے ہتھیاروں کے ذریعہ تکلیف دینا

حالانکہ جینوں کی تعداد جن کو تکلیف پہنچائی گئی تھی، وہ بہت کم ہے، مگر یہ تو ضرور ہے کہ نہیں بھڑکایا گیا اور تکلیف پہنچائی گئی ہے۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:41 PM

وہ اس کی سلطنت کا عظیم فرماں روا تھا اور کامیابی کے ساتھ پلاوا اور چیرا پر قابو پایا تھا۔اس نے پانڈیا حکومت کی توسیع ،تنجاؤر، ترچراپلی، سیلم اور کوئمبتور اضلاع تک کردی تھی۔ اس نے بہت سے سیوا اور وشنو کے نام سے مندر بھی بنائے تھے،اس کے بعد کا بادشاہ سری مارا سری ولبھا (815 تا 862) نے سیلون پر حملہ کیا اور وہاں پر اپنا اقتدر قائم کیا تاہم آخر کار اس نے پلوا نندی ورمن سوم (846 تا 869) سے شکست کھائی۔اس کے بعد وارا گونا دوم نے اپاراجیتا پلاوا (885 تا 903) سے سری پور مبیم میں شکست کھائی۔اس کے جانشین پرانتکا ویرا نارائن اور را کا سمہا دوم ابھرتی ہوئی چولا سلطنت کے سامنے کھڑے نہ ہو سکے۔چولا کے پرانتکا اول نے پانڈیا راجہ راجہ سمہا دوم کو شکست دی اور 920 عیسوی میں ملک کو اپنے ساتھ کرلیا۔

دوبارہ پانڈیا کا عروج (1190 تا 1310) :

آدی راجیند را کی موت کے بعد چولا ریاست میں موجود خلا سے بارھویں صدی کے آخری ربع میں پانڈیا کے ملک میں چولا وائسرائے کمزور ہوگئے۔اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پانڈیا کے سرداروں نے اقتدار پر قبضہ کرلیا اور آزادانہ حکمرانی کرنے لگے۔سری ولبھا پانڈین نے راجہ راجا دوم سے جنگ کی اور جنگ میں اس کا بیٹا فوت ہوگیا۔ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پانچ پانڈیاؤں نے کلوتونگا اول (1070 تا 1120) کے ساتھ لڑائی چھیڑ دی اور وہ ہار گئے۔1190 میں سڈایا ورمن سری ولبھان نے کلوتونگا اول کی پشت پناہی سے پانڈیا کے علاقوں پر حکومت شروع کردی۔اسے دموراتی میں عصائے شاہی دے کر تخت پر بٹھایا گیا۔اس کی تخت نشینی کی رسم کو یادگار بنانے کے لئے اس نے ایک کسانوں کی آبادی سندرا چولا پورم کو برہمنوں کے لئے ٹیکس سے مستثنیٰ کر کے سندرا چولا چتور ویدی منگلم کے نام سے تبدیل کردیا۔

چولا کے زوال کے بعد تیرھویں صدی میں پانڈیا سلطنت عروج پانے والی ٹمل سلطنت بن گئی۔مدورائی ان کا پایہ تخت تھا۔کایل ان کی بندرگاہ تھی۔وینس سے آیا ہوا مشہور سیاح مارکو پولو دو بار کایل آیا۔پہلی بار 1288ء میں اور دوسری بار 1293ء میں۔اس نے لکھا ہے کہ اس بندرگاہ میں عرب اور چین سے آئے ہوئے تجارتی جہاز کھڑے رہتے تھے اور وہاں چینی تجارتی سرگرمیاں زوروں پر ہوتی تھیں۔



مارکو پولو وینس (اٹلی) کا سیاح جس نے پانڈیا ملک کا دورہ کیا تھا۔ اس نے بادشاہ کے انتظامیہ اور غیر ملکی تاجروں کے ساتھ اچھے سلوک کی تعریف کی ہے۔ اس نے اپنے سفر نامہ میں ہندوستان کی بری رسم ستی اور بادشاہوں کے زیادہ شادیاں کرنے کے رواج کو بیان کیا ہے۔

سڈائی یاورمن سندرا پانڈین
Sadaiyavarman Sundarapandyan

دوسری پانڈیا سلطنت کا مشہور حکمران سڈائی یاورمن (جٹاورمن) سندرا پانڈین (1251 تا 1268) تھا جس نے نہ صرف یہ کہ پورے ٹمل ناڈو کو اپنے ماتحت کرلیا تھا بلکہ آندھرا پردیش کے نیلور تک اس کی حکومت تھی۔اس کے دور حکومت میں پانڈیا ریاست اپنے آخری عروج پر تھی۔وہ ہوسیلاس پر بھی نگرانی رکھے ہوئے تھا۔ اس کے بہت سے کتبات میں اس کی مدح کی گئی ہے۔سندرا پانڈین نے ملاناڈو کے چیف چیرا حکمران پر فتح حاصل کی اور اس سے خراج وصول کیا۔چولا ریاست کے زوال کے بعد مالوا علاقے کے بھوجا راجہ ویرا سومیشورا کو ہمت دلائی وراس نے سندرا پانڈین کو چیلنج کیا جسے کنور کی جنگ میں اس نے شکست دی۔سندرا پانڈین نے اس کی سلطنت کو تاخت وتاراج کردیا۔اس نے سینڈامنگلم کا محاصرہ کیا۔کڈاوا کے سردار کو شکست دینے کے بعد شمالی ٹمل ناڈو میں اقتدار کو مستحکم کیا اور سندرا پانڈین سے خراج کا مطالبہ کیا۔اس نے مغربی حصہ پر قبضہ کیا وہ حصہ آج کے آرکاٹ اور سیلم کے درمیان کا ہے۔ایک جنگ میں کانچی پورم کے راجہ کے قتل کے بعد پانڈیاؤں نے اس کے علاقہ پر قبضہ کرلیا مگر پانڈیا کو علاقہ دے دینے کے بعد مرنے والے بادشاہ کا بھائی کانچی پورم واپس آگیا اور خراج کی ادائیگی منظور کرلی۔اس کے ساتھ دو یا تین نائب ریاست تھے جنہوں نے ایک ہی وقت میں حکومت کی تھی۔وکرا ماپانڈین اور ویرا پانڈین، ویرا پانڈین (1253 تا 1256) کے ایک رکارڈ کے مطابق یہ وضاحت ہے کہ اس نے سیلون، کونگو اور چولا منڈلم (چولا ملک) کو اٹھالیا تھا۔

ماراورمن کلاسیکرن :
(Maravaraman Kulasekharan)

چالیس سال تک سندرا پانڈین، ماراورمن کلاسیکرن کے کامیابی کے ساتھ حکومت کرنے کے بعد ملک میں امن اور خوش حالی آئی۔

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:42 PM

ہمارے پاس اس کی حکومت کے آخری معاملہ کے معتبر رکارڈس موجود ہیں ۔اس نے 1268 میں تخت حاصل کیا۔ اور 1312 تک حکومت کی۔اس کے دو بیٹے تھے اور 1302 سے وہ اور اس کے بڑے بیٹے جٹادرمن سندرا پانڈین سوم دونوں نے مل کر حکومت کی ۔ بادشاہ کے بڑے بیٹے سندرا پانڈین کے شریک کار حکومت کے تقرر سے چھوٹا بیٹا ویرا پانڈین بھڑک اٹھا اور اس نے باپ کو مارا۔ ورمن کلاسیکرن کو قتل کر دیا اور خانہ جنگی شروع ہوئی اور وہ بادشاہ بن گیا اور چھوٹے بیٹے پانڈین کی جیت ہوئی اور وہ بادشاہ بن گیا اور شکست خوردہ بیٹا سندرا پانڈین دہلی چلا گیا اور وہاں علاءالدین خلیجی کے تحفظ میں پناہ گزیں ہو گیا۔اس کے بعد ہی جنوب پر ملک کافور کو حملہ کے لئے راستہ کھلا۔

ملک کافور کا حملہ : Invasion of Malik Kafur

جب 1311 میں ملک کافور مدورائی آیا تو اس نے شہر کو خالی پایا۔ ویرا پانڈین پہلے ہی فرار ہو گیا تھا۔امیر خسرو کے اندازے کے مطابق 512 ہاتھی، 5000 گھوڑے، ہیرے، موتی ، زمرد اور لعل و جواہر کا ذخیرہ ملک کافور کے ہاتھ آیا۔ مدورائی کے مندر کو تاراج کیا گیا اور بڑی مقدار میں دولت لوٹی گئی اور جو دولت ملک کافور لے کر دہلی گیا اسے علاءالدین خلجی نے بعد میں استعمال کیا۔

ملک کافور کے حملہ کے بعد پانڈیا حکومت تقسیم اور ٹکڑے ہو کر اس خاندان کے کئی حکمران بن گئے ۔ مدورائی میں دہلی کی مسلم سلطنت کے ماتحت ایک ریاست بن گئی اور وہ ماتحت ریاست 1335 تک اس وقت تک رہی جب تک کہ مدورائی کے مسلم گورنر جلال الدین آسان شاہ اطاعت سے رہائی حاصل نہ کر لی اور اپنے آپ کو اس نے آزاد حکمران باور کرالیا۔

11.2.2 ریاست (State)

پانڈیا راجاؤں نے مدورائی کو اپنا پایہ تخت قرر دیا۔ مدورائی کڈل اور ٹمل کیلو کڈل کے نام سے مشہور تھا۔ بادشاہوں نے روایتی طور پر کڈل کون، کڈل نگر ، کاولن، مدورا پورا پرامیسورن نام دیا۔ ابتدائی پانڈیاؤں کے القاب یہ تھے۔ پانڈیا تراسن، پانڈیا مہاراسن، منن منن ، اوانیبا سیکرن ایکاویرن، سکالا پووانا چکرورتی وغیرہ۔ بعد کے پانڈیاؤں کے القاب سنسکرت میں یہ تھے۔کوڈنڈا رامن، کولاکلن، پووانے کویرن اور کالی یوگا رامن۔ٹمل کے القاب یہ تھے۔سیمبین ، واناؤں، تینا ون وغیرہ۔ پانڈیا اپنے پڑوسی ریاستوں پر عربی گھوڑوں کے ذریعہ فوجی طاقت زیادہ رکھتے تھے ۔ ان کے عرب کے ساتھ تجارتی اور ثقافتی تعلقات تھے۔

محل اور صوفہ (Place and Couch):

شاہی محلات ترو ملیگئی اور مانا پرانن ترو ملیگئی کہلاتے تھے۔ بادشاہ شاہی صوفوں پر بیٹھ کر اقتدار کرتے تھے ۔ صوفوں کے نام مقامی سرداروں کے نام پر بادشاہوں کی اجازت سے رکھے جاتے تھے۔اس طرح کے صوفوں کے مشہور نام یہ تھے۔مونائیدارائن، پانڈیادارائن اور کلینکٹ ترائیان۔ بادشاہ جب ان صوفوں پر بیٹھتے تھے تو شاہی فرمان جاری کرتے تھے ۔ ان فرامین کو شاہی کاتب لکھتے تھے جنہیں ترو منترا اولائی کہا جاتا تھا۔

شاہی افسران : Royal Officials

افسران کی ایک جماعت شاہی فرامین جاری کرتی تھی ۔ وزیر اعظم اترامنتری کہلاتی تھی ۔ تاریخی شخصیتیں جیسے منی واکا ساگر، کولا چرایار اور مرانکری وزیروں کی طرح کام کرتے تھے۔شاہی سکریٹریٹ اولوٹو منڈپم کہلاتا تھا۔ اکپر ایوارا مڈالیکل بادشاہ کے نجی افسران ہوتے تھے۔ زیادہ معزز افسران مرن اینان، ستان گناپتی، تراتیرن مورتی اینان وغیرہ۔ فوجی کمانڈروں کے القاب پلی ویلن، پرانتا کان، پلی ویلن، مرن اڈیتان اور تینا وان تمیژ اویل۔

سیاسی تقسیم :

پانڈی منڈلم یا پانڈی ناڈو میں بہت سے ولانڈووس شامل تھے جو مزید تقسیم ہو کر ناڈو اور کررم ہوتے تھے۔ ناڈو کے انتظامی ذمہ دار ناٹھار کہلاتے تھے۔ ناڈو اور کررم میں آبادیاں جیسے منگلم ،نگرم، اوور اور کوڈی جو مختلف سماجی گروپ پر مشتمل ہوتے تھے ۔ پانڈی منڈلم میں ایک خصوصی سیاسی حصہ کو لکیل ہوتا تھا جس کا مطلب آب پاشی ٹینک کا علاقہ ،مثال کے طور پر مدورائی کو کتبات میں مڈ کلیکل مدورائی کہا گیا ہے۔ ناٹھار کی ڈیوٹی یہ ہوتی تھی کہ وہ زمین کی خصوصیات اور کاشت

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:43 PM

کاری کا اندازہ لگاتے اور اس کے حساب سے ٹیکس لگاتے۔ زمینوں کا سروے کرنے میں عہدیداران 14 اور 24 فٹ کی لمبائی کی سلاخیں استعمال کرتے تھے۔ پیمائش کے بعد ذمہ داران زمینیں دے دیتے تھے ۔سلابوگم نام کی زمین برہمنوں کو دی جاتی تھی۔ وہ زمین جو لوہاروں کو دی جاتی تھی ٹڑکانی کہلاتی تھی بڑھئی کو دی جانے ولای ٹچڑ مانیم ۔ ان برہمنوں کے لئے جو تعلیم دیتے تھے کو بھٹاویروئی زمین دی جاتی تھی۔

انتظامیہ اور مذہب : Administration and Religion ساتویں سے نویں صدی تک

ترونل ویلی ضلع کے مانور سے حاصل ہونے والے کتبہ میں د یہات کی انتظامیہ کی تفصیل دی گئی ہے۔اس کتبہ کی تاریخ 800 ہے۔وہ چولا کے مقامی حکومت کے مشابہ ہے جس میں د یہاتی اسمبلیاں اور کمیٹیاں شامل ہوتی تھیں ۔ شہری اور فوجی اقتدار دونوں ایک ہی شخص کے پاس ہوتا تھا۔ اس دور کے پانڈیا بادشاہ ٹمل اور سنسکرت زبان کو ترقی دیتے تھے۔سیوا اور وشنو سنت ٹمل لٹریچر کی ترقی میں حصہ لیتے تھے۔ اس زمانے میں سخت مذہبی لڑائیاں ہوئی تھیں۔بھکتی تحریک کے عروج نے ملحدوں کو بحث ومباحثہ کے لئے دعوت دی۔بھکتی لٹریچر میں بہت سی مثالیں بدھ مت اور جین مت کے بحث میں ہارنے کے دئے گئے ہیں۔

11.2.3 معیشت (Economy)

سماج : Society

بادشاہ اور مقامی سرداروں نے برہمن آبادیوں کو شروع کیا۔ان آبادیوں کو منگلم یا چتورویڈی منگلم کہا جاتا تھا جہاں آب پاشی کی سہولتیں ہوتی تھیں ۔ان آبادیوں کو شاہی نام یا دیوتاؤں کے نام دئے جاتے تھے۔ اثر ورسوخ والے برہمنوں کو اعزازی القاب جیسے برہمدی راجن اور برہم مارین دئے جاتے تھے۔

تجارت (Trade)

خلجی کے جنوب پر حملہ کرنے کے وقت سے ہی مسلمان ٹمل ملک میں نہیں آئے تھے بلکہ اس سے پہلے ساتویں صدی ہی سے جنوبی ہندوستان کے مغربی ساحل پر عرب تاجروں کی آبادیاں تھیں جن کے مشرقی ساحل کے ٹمل ملک کے ساتھ وسیع تجارتی تعلقات تھے۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ مشرقی ساحل پر پائی جانے والی حکومتیں سمندر پار سے آئے ہوئے تاجروں کے ساتھ آزاد اور نرم پالیسی اپناتی تھیں ۔ان کے چارٹروں میں تاجروں اور سوداگروں کے لئے بہت سے بندرگاہی ٹیکسوں سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔کایل پٹنم میں ایک ایجنسی تھی جس کو ایک عرب سردار ملک الاسلام جمال الدین نے قائم کیا تھا۔

> وہ ایجنسیاں پانڈیا بادشاہوں کو گھوڑے فراہم کرتی تھیں۔ (اس وقت گھوڑوں کی تجارت کو وصاف مؤرخ رکارڈ کیا ہے۔وہ لکھتا ہے 10000 سے زیادہ گھوڑے کایل میں درآمد کئے گئے تھے اور ہندوستان کی دوسری بندرگاہوں میں پائے جانے والے جانوروں کی پالن گاہوں میں سے 1400 جمال الدین کے تھے۔ ہر گھوڑے کی اوسط قیمت سرخ سونے کے 220 دینار تھی)

کتبات میں تاجروں کو نیکامٹور، نانا دیسی، ٹیکائی آئیرٹو، آئینوترور، آئینوترور، منی کیرامتار اور پٹی نن ویشا تیار کہا گیا ہے۔ انہوں نے کوڈمیلور اور پریاکلم میں تجارتی ہم پیشہ لوگ پائے ۔تجارتی اشیاء میں مصالحے، موتیاں قیمتی پتھر، گھوڑے، ہاتھی اور پرندے (چڑیاں) تھیں ۔ تیرھویں اور چودھویں صدیوں کی گھوڑے کی تجارت فرحت بخش تھی ۔ مارکوپولو اور وصاف نے وضاحت کی ہے کہ بادشاہ گھوڑوں کی تجارت میں سرمایہ کاری کرتے تھے اس لئے کہ گھوڑوں کی ضرورت تقریبات اور جنگوں میں ہوتی تھی جو گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے انہیں کدیرائی چیٹی کہا جاتا تھا۔وہ سمندری تجارت میں بھی متحرک ہوتے تھے۔

پانڈیا دور حکومت میں سب سے مصروف بندرگاہ کایل پٹنم کی بندرگاہ تھی (جواب تو تو کڈی ضلع میں ہے) سونے کے سکے چلتے تھے اس لئے کہ تجارت سونے کے ذریعے سے ہوتی تھی۔اسے مختلف نام دئے گئے جیسے کاسو، پلنکا سو، انراڈونر پلنکا سو، کانم ،کلنکو اور پون۔ تاجروں کو خطاب جو دیا جاتا تھا وہ آئیرٹو آئنوور اوڈیار اور سوکانایا کی امتن ۔وقفہ سے ہونے والی نمائش تاولم اور آبادیوں میں ہونے والے تیرو جہاں تاجر رہا کرتے تھے۔

آب پاشی : (Irrigation)

پانڈیا حکمران بہت سارے آب پاشی کے ذرائع بنائے ہوئے تھے اور وہ ان کے نام شاہی خاندان کے افراد پر رکھتے تھے۔ان میں

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:43 PM



Sluice in Tank Srivilliputtur

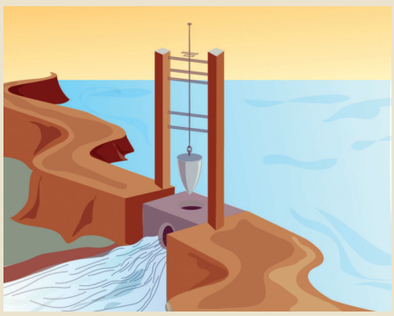

سلوئس، دریا، ٹینک اور جھیلوں کے ذریعہ سے حاصل ہونے والے پانی کو تقسیم کرنے کا آلہ ہے۔ کتبات میں اسے کملی، مدائی اور مدگو کہا جاتا ہے۔

سے چند نام یہ ہیں۔ واسودیوا، پیرارو، ویراپانڈیا پیرارو، سری ولایا پیررو اور پاراکراما پانڈیا پیرارو۔ ٹینکوں کے نام یہ تھے۔ ترو ملاری، مرانیری، کلانیری اور کاڈانیری، دریائے ویگئی اور تامراپرانی کے ایک جانب آبپاشی کی خاطر ٹینکوں کی طرف جانے والی نہریں بنائی گئی تھیں۔ ویگئی ندی کے کنارے دروازے بنائے گئے تھے اور اس سے پانی کھیتوں کو بہایا جاتا تھا۔ سری مارن سری ولبان نے ایک بڑی ٹینک بنائی تھی جو ابھی تک استعمال میں ہے۔ شمالی ضلعوں میں پلاوا کی طرح پانڈیا نے بھی جنوبی اضلاع میں آبپاشی کی ٹیکنالوجی متعارف کرائی تھی۔ ٹینکوں کے کنارے پرانے آرکیٹکٹوں نے پانی کی سطح کی پیمائش کے لئے دھاگے استعمال کئے ہیں۔ اندرونی کنارے کی سہارے کی دیوار پتھر کے سلیب کے ساتھ، پانڈیا ملک کی آب پاشی کی تکنیک کی خصوصیات میں سے ہے۔ بعد کے پانڈیا کے دور (تقریباً 1212) میں ایک عہدے دار نے ایک نہر بنوائی تھی۔ جس نہر کے ذریعہ بنائی ندی سے ترونامل مندر تک پہنچایا جاتا تھا۔ رامانادھاپورم کے خشک علاقہ میں بھی ٹینک بنائے گئے تھے۔ ان علاقوں میں اس طرح کے آب پاشی کے کام مقامی انتظامی لوگوں، مقامی سرداروں اور عہدیداروں کے ذریعہ ہوتا تھا۔ مرمت کے کام بھی مقامی لوگ کرتے تھے۔ بعض اوقات تاجر لوگ بھی آب پاشی کے لئے ٹینک بناتے تھے۔

ایروپائی کی کیلاون ایک مقامی سردار نے بہت سے ٹینک بنوائے اور ان کی مرمت بھی کروائی۔ اصلی زمین کے مالکوں کے گروپ کو بومی پوٹیسرار کہا ہے۔ تاریخی طور پر وہ مقامی ہوتے تھے اور انہیں نائٹوکل کہا جاتا تھا۔ اس گروپ کے فرقہ وارانہ اسمبلی کا نام سٹیرا میلی پیریا ناٹٹار ہے۔

تعلیم یا خواندگی : (Literacy)

تعلیم کو بڑھانے اور ترقی دینے کے مشن کے سلسلہ میں بہت سے کام ہوئے۔ بھکتی تنظیمیں مندروں میں پڑھنے کے لئے گانے والوں کا تقرر کرتی تھیں۔ اس سے خواندگی بڑھتی تھی۔ تھیٹروں میں کھیل کھیلے جاتے تھے اس سے بھی ملتا جلتا مقصد ہوتا تھا۔ سنسکرت کی تعلیم کی ترقی کے لئے بھتاویروتی اور سلابوگم نامی اوقاف فراہم کئے جاتے تھے۔ برہمن سنسکرت پڑھتے تھے تعلیمی مراکز جیسے کڈی گائی، سالئی اور وڈیاستانم۔ بارھویں صدی سے خانقاہیں وجود میں آئیں او ران کو مندروں سے جوڑا گیا تھا تاکہ مذہب کے ساتھ تعلیم کو ترقی دی جائے۔ ایک تانبہ کے کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹمل کی ترقی اور مہابھارت کے ترجمہ کے لئے ایک اکیڈمی قائم تھی۔ پانڈیا کے دور میں اہم ٹمل لٹریری کتابیں جو ترتیب دی گئی تھیں وہ تروپپاوائی، ترویم پاوائی، تروواساگم، ترکووائی اور ترومانترم تھیں۔

11.2.4 مذہب :

کہا جاتا ہے کہ پانڈیا ابتداء میں جینی تھے بعد میں سائیوزم کو اپنالیا، مندروں میں تراشے گئے پتھروں اور کتبات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ ابتدائی طور پر چٹان کو کاٹ کر بنائے گئے مندروں سے اس وقت کے مذہب اور طرز تعمیر کا سطحی طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ وسطی دور کے

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:44 PM

پانڈیا اور بعد کے پانڈیاؤں نے بہت سے مندروں کی مرمت کی ہے اوران کوسونا اوزمینیں دے کر وقف کیا ہے۔مندروں کے ہال کے اوپر Vimanum سری رنگم اور چدمبرم کے مندروں میں سونے کے پھولوں سے ڈھکا گیا ہے۔سدایاورمن سندرا پانڈین نے سری رنگم مندر کو تیل سے مالش کرایا ہے اور یادگار کے طور پر وہاں وشنو کا بت دیا ہے۔ اس مندر کی اندرونی دیواریں اور تین گوپرم کی قلعی سونے سے کی گئی ہے۔

پانڈیا نے ویدک رسموں کی سرپرستی کی ہے ۔ پالیا گاسلائی مڈوکوڈومی پیروواالوتھی جس نے بہت سی ویدک رسموں کو آگے بڑھایا تھا اس کی شناخت سنگم دور کے پانڈیا میں کی گئی ہے ۔ ویلوی کوڈی کے تانبے کی پلیٹوں سے اسی طرح کتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بڑے پانڈیا راجہ کے ذریعہ سے اشاویدیا گاہرن یا گربھا اور واجاپیایا گنا جیسی رسمیں ادا کی جاتی تھیں ۔کتبات کے مناجاتی حصہ سے پتہ چلتا ہے کہ حکمران دونوں مذہبوں سائیوزم اور وشنوازم میں کچھ بھی فرق نہیں کرتے تھے ۔ چند بادشاہ متشدد سائیویٹ تھے اور چند متشدد وشنویٹ تھے ۔دونوں فرقوں نے مندروں کی سرپرستی اور دیکھ بھال زمینوں کے اوقاف، ٹیکسوں کی معافی، تجدید کاری اور گوپرم اور وسیع منڈیوں سے کی جاتی تھی۔

مناور : (Tempels)

پانڈیا مختلف نمونوں کے مندر بناتے تھے ۔وہ مقبراتی مندر بھی بناتے تھے (مثال: سندرا پانڈیسورم)، چٹان کو کاٹ کر بھی مندر بناتے تھے اور ساختی مندر۔وسطی دور کے پانڈیا اور بعد کے دور کے پانڈیا نئے مندر نہیں بناتے تھے بلکہ وہ پرانے مندروں کی دیکھ بھال کرتے ،ان کی توسیع کرتے تھے ،ان مندروں کے گوپرم ، منڈپم اور طواف کرنے کی جگہ بناتے تھے ۔ بڑے سائز کے ایک ہی پتھر کو تراش کر ستون بناتے تھے اور وہ وسطی دور کے پانڈیا کا خصوصی اسٹائل تھا۔ابتدائی دور کے پانڈیا کے مندر سادہ ہوتے تھے۔ان مندروں میں سیوا، وشنو کوٹراوائی، گنیشا، سبرامنیاس وریا اور برہما کی مورتیاں پتھر سے تراش کر رکھے گئے ہیں ۔ پانڈیا خاص طور پر میناکشی مندر کی سرپرستی کرتے تھے اور ان مندروں کی توسیع اور مرمت کرتے تھے۔نمایاں چٹان سے کاٹے گئے مندر ابتدائی پانڈیا کے پلیارپٹی، ترومایم، کنڑا کووڈی، تروچندور، کلوگوملائی ، کنیا کماری اور ستناواسل میں موجود ہیں ۔ستناواسل ، ارینا پٹہ، ترومالائی پورم اور ترونڈون کرائی کے مندروں میں نقاشی کی گئی ہے۔ ایک نویں صدی کے سنتاواس کے کتبے کے بارے میں اور غار کے مندر کے بارے میں ایلم کوٹامور نے آگاہ کیا ہے۔اسی دور کے ایک اور کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ سری مارن سری ولاین نے اس مندر کی مرمت کر کے نیا بنایا ہے۔فرسکو (پلاسٹر میں رنگ بھر کر) دیواروں، چھتوں اور ستونوں پر نقاشی کی گئی ہے اور وہ ان کا آرٹ تھا۔اس نقاشی میں رقص کرنے والی لڑکیوں، راجہ اور رانیوں کی تصویریں بنائی گئی ہیں۔ آبی جھیلوں کی نقاشی میں چند آبی اشیاء جیسے پھولوں ، پرندوں اور جانوروں کی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

اگر ٹمل ملک کے پانڈیا کی تاریخ کو نظر انداز کیا گیا تو ہندوستان کی ساحلی تاریخ نامکمل رہے گی۔مصروف ترین بندرگاہیں ٹمل ملک کے مشرقی ساحل پر موجود ہے۔جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی سلطنتوں کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلقات کے ذریعہ پانڈیا نے ساحلی تجارتی سرگرمیوں میں گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔

کتبات میں رکارڈ شدہ معلومات کے مطابق چنتامنی ،میلاپور، تروٹریور، تروادنائی اور مہابلی پورم مصروف ترین تجارتی مراکز تھے۔



سیتنا واسل
Sittannavasal



جین کالوگومالئی
Jain sculptures-Kalugumalai



چٹانوں کو تراش غار کے مندر انا ملئی c.800 CE
Rock-cut cave temple, Anaimalai.c.800 CE

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:45 PM

Summary خلاصہ

I۔ چولا

- وجیا چولا (850 تا871) کے ذریعہ چولا دور کے حکمرانی کی نشأۃ ثانیہ ہوئی اور اس میں پرانتا کا چولا (907 تا955) بھی شامل تھا۔
- راجہ راجا اول (985 تا1014) نے عظیم چولا سلطنت قائم کی اور اس نے بر بدیشور مندر تنجاؤر میں تعمیر کرایا تھا، اس سے اسے اور اس کی سلطنت کو شہرت ملی۔
- راجیند را اول نے مزید چولا سلطنت کی توسیع کی اس نے کھیڈا سے سری وجیا تک سمندر پار حملہ کر کے فتوحات کیں ۔اس نے شمالی ہندوستان کی فتوحات کی یادگار میں گنگئی کونڈا، چولا پورم مندر تعمیر کرایا تھا۔
- ٹینکوں اور نہروں سے آب پاشی کے ذریعہ چولا کی کوششوں نے زرعت اور تجارت کو آگے بڑھایا۔
- تنجاؤر کے شاہی مندر، گنگئی کونڈا چولا پورم اور دارا سورم کے مندروں سے طرز تعمیر، سنگ تراشی، نقاشی اور بت تراشی کے اچھے نمونے ملتے ہیں۔
- ساحلی تجارت ترقی پر تھی ۔صندل کی لکڑی ، آبنوس کی لکڑی ، مصالحے، قیمتی موتی، کالی مرچ، تیل، دھان، اناج اور نمک برآمد کئے جاتے تھے اور کافور، تانبا، قلعی اور پارہ درآمد کئے جاتے تھے۔

II۔ پانڈیا

- پانڈیا نے اپنی سلطنت جنوبی ٹامل ناڈو میں قائم کی ، ان کا دور چھٹویں صدی کلبھر اؤں کے بعد تھا
- پانڈیا کی نشأۃ ثانیہ تیرھویں صدی میں ہوئی جب کہ چولا سلطنت زوال پذیر ہوگئی تھی۔
- پانڈیاؤں نے چٹانوں کو کاٹ کر ساختی مندر بنائے تھے
- کایل بندرگاہ ساحلی تجارت اور تبادلہ کا مرکز تھی جیسا کہ مارکو پولو اور دوسرے عرب سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں لکھا ہے۔

EXERCISE مشق

GQTLZ

1۔ صحیح جواب منتخب کیجئے :

1۔ سمندری سفر کی توسیع سری وجیا سلطنت کے راجہ.....نے کی

(a) کلوتونگا سوم (b) راجیند را اول

(c) راجہ راجا اول (d) پراتا نگا

2۔ چولا سلطنت کی بنیاد چولا منڈلم نامی.... کے طاس میں ڈالی گئی تھی۔

(a) ویگئی (b) کاویری

(c) کرشنا (d) گوداوری

3۔ راجہ راجا اول اور راجیند را اول نے مشترک طور پر.....سال کے لئے چولا سلطنت پر حکمرانی کی تھی۔

(a) 3 (b) 2 (c) 5 (d) 4

4۔ ..... ایک کلم بنتا ہے

(a) 28 کلوگرام (b) 27 کلوگرام

(c) 32 کلوگرام (d) 72 کلوگرام

5۔ کیدا.....میں ہے

(a) ملیشیا (b) سنگاپور

(c) تھائی لینڈ (d) کمبوڈیا

6۔ راجہ راجا اول کے دور حکومت میں ماملاپورم کی انتظامیہ .... نامی مقامی حکومت کرتی تھی۔

(a) ناٹٹار (b) مانگرم (c) ناگارٹٹار (d) اورر

7۔ جوڑ لگائیے

(A)	فوجی چھاؤنیاں	پڈائی ویڈر
(B)	فوجی چوکی	ڈنڈانایگم
(C)	کیپٹن	نیلائی پڈائی
(D)	کمانڈر ان چیف	پڈائی مدالی

(a) 1,3,4,2 (b) 4,21,3

(c) 2,1,3,4 (d) 2,3,1,4

8۔ راجیند را اول نے اپنی ..... کی فتح کی یادگار میں گنگئی کونڈا چولا پورم تعمیر کروایا تھا۔

(a) سری لنکا (b) شمالی ہندوستان

(c) کیرلا (d) کرناٹک

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:46 PM

9۔ پانڈیا کا پہلا پایۂ تخت.....تھا

(a) مدورائی (b) کایل پٹنم

(c) کورکئی (d) پویار

10۔ 800 عیسوی کے مانور کتبہ میں.....کی انتظامیہ کی تفصیل ہے

(a) مرکز (b) دیہات

(c) فوج (d) صوبہ

11۔ راماناداپورم کے خشک علاقہ میں.....کو پانڈیا یا راجاؤں نے بنایا

(a) خندق (b) پانی کھولنے کے دروازے

(c) ڈیم (d) ٹینکوں

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے:

1۔ چولا کے تاریخی لٹریری کارنامے کیا ہیں؟

2۔ چولا منڈلم کو کیوں موڈی چولا منڈلم کہا جاتا تھا؟

3۔ راجیند رااول نے کیا کیا القاب اختیار کئے تھے؟

4۔ زمین کی پیمائش کی مختلف اکائیوں کی فہرست دیجئے۔

5۔ ان نہروں کے نام لکھیں جو چولا راجاؤں، رانیوں اور دیوتاؤں کے نام پر بنائے گئے تھے

6۔ ٹمل اکیڈمی-سنگم پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

7۔ پانڈیا سلطنت پر ملک کافور کے حملہ سے کیا نتائج نکلے تھے؟

III۔ مختصر جوابات لکھئے۔

1۔ راجہ راجااول کے بحری سفروں پر ایک نوٹ لکھئے۔

2۔ راجیند راچولا کو کیوں کڈارام کونڈن کہا جاتا تھا؟

3۔ چولا دور میں ہم پیشہ لوگوں کے رول پر ایک نوٹ لکھئے۔

4۔ چولا پیریڈ میں وصول کئے جانے والے چند ٹیکسوں کے نام لکھئے۔

5۔ چولا کے ماتحت رہنے والے سماجی نظام مراتب کے متعلق لکھئے

6۔ چولا دور کے چند تعلیمی اداروں کے بارے میں وضاحت کیجئے۔

7۔ ابتدائی پانڈیاؤں نے کون سے نمایاں مندر بنائے تھے جو چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے تھے۔

8۔ پانڈیا سلطنت کے بارے میں غیر ملکی سیاحوں کی تاریخ سے کچھ تفصیل پیش کیجئے۔

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ چولا کی حکمرانی کے دور میں آب پاشی اور پانی کی انتظامیہ کی اسکیموں سے زائد زراعت ہوئی۔ اس کا تجزیہ کیجئے۔

2۔ چولاؤں کے فن تعمیر کی عمدگی کو اجاگر کیجئے۔

3۔ ''مندر ایک سماجی ادارہ تھا'' اس قول کی جانچ کیجئے

4۔ پانڈیا کی حکمرانی کے دور میں ترقی پانے والی تجارت اور مالیات کے متعلق لکھئے۔

5۔ چولا اور پانڈیا کے طرز تعمیر کا موازنہ کیجئے۔

سرگرمی :Ativity

1۔ چولا کے سلسلہ کی حالیہ دریافتوں کے سلسلہ میں ایک اسکراپ بک بنائیے جس میں اخباروں اور انٹرنیٹ ذرائع کے تراشے ہوں۔

2۔ ایشیاء کے آؤٹ لائن نقشہ میں چولا راجاؤں کے مفتوحہ مقامات کی نشاندہی کیجئے۔

کتب حوالہ جات : Reference Books

1. Noburu Karasimha (ed.), *A Concise History of South India,* Oxford University Press, 2014
2. Y. Subbarayulu, *South India under the Cholas,* Oxford University Press, 2011.
3. Burton Stein, *History of India,* Oxford University Press, 2002.
4. R. Champakalakshmi, *Trade, Ideology and Urbanization in South India, 300 BC to 1300,* Oxford University Press, 1996.
5. K.A. Nilakanta Sastri, *Colas,* University of Madras, 1955.
6. R. Sathianathier, *History of India,* Vol. I, 1949.

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:46 PM

GLOSSARY فرہنگ الفاظ:

circa	approximately	اندازاً
anointment	ceremony associated with induction of a person in office/position	مخصوص کرنا
homogeneity	same kind	ایک ہی قسم
ransack	plunder	ڈھونڈنا
hegemony	dominance especially by one state over other state or one social group over others	وفاقی نظام سلطنت کی قیادت
heterodox	not following accepted beliefs/faiths	ملحد، بے دین
ravage	devastate	غارت کرنا
venerated	worshipful	عزت/احترام، پوجا کرنا
preceptor	teacher	استاد
extoll	praise enthusiastically	تعریف کے پل باندھنا
perpetual	ever lasting	دائمی
bustling	busy	مصروف، مشغول
ensued	resulted	نتیجہ
allegiance	loyalty	وفاداری، اطاعت
slain	kill	قتل
genealogy	family tree	شجرہ نسب

ICT کارنر

Later Cholas and Pandyas

یہ سرگرمی یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے کے جگہوں کی وضاحت کرتی ہے، قدیم ورثے کے بارے میں جاننے میں مدد کرتی ہے۔



3BPAV

مراحل:

- براؤزر کھول کر URL ٹائپ کریں یا QR کوڈ اسکین کریں۔
- اسکرین پر World Heritage Centre ظاہر ہوگا۔
- کسی بھی ٹیگ کئے ہوئے سائٹ یا جگہوں پر ڈبل کلک کریں (eg. Great CholasTemples)
- انسانی ثقافت کے متعلق جانکاری حاصل کر سکتے ہیں اور آپ تصاویر دیکھ سکتے ہیں۔

Browse in the link

Web link: http://whc.unesco.org/en/interactive-map

Mobile: https://play.google.com/store/apps/details?id =com.tripbucket.unesco

*Pictures are indicative only.

11 his unit 11 Set
Monday, January 31, 2022 6:12:46 PM

اکائی 12

بہمنی اور وجیانگر سلطنتیں

Bahmani and Vijayanagar Kingdoms

سیکھنے کے مقاصد :

خود کی واقفیت کے لئے

I

- بہمنی اور وجیانگر سلطنتوں کا گہرائی سے جائزہ لینا
- بہمنی سلطنت کا آغاز وارتقاء
- بہمنی سلطنت اور وجیانگر کے مابین کشمکش
- محمد گوان اور فوجی حیثیت کے کارنامے
- گول کنڈہ قلعہ کی فوجی اہمیت

II

- سنگما بھائیوں کے ذریعہ وجیانگر سلطنت کا قیام اور عروج
- وجیانگر اور بہمنی تنازعہ کے اسباب
- سلووا خاندان کی مختصر حکمرانی کے بعد دیورایا کے نمایاں کیریئر کا آغاز
- تالی کوٹہ کی جنگ، اور وجیانگر حکومت کا خاتمہ
- وجیانگر سلطنت کی انتظامیہ، اس کے سماج اور معیشت پر تبادلہ خیال۔
- نائک حکومت کا عروج

تعارف

چودھویں صدی کے آغاز میں جب دہلی سلطنت جنوب میں اپنے حدود بڑھانا چاہتی تھی تو اس وقت دکن کی ریاستیں چار حصوں میں بٹی ہوئی تھیں۔ یادواس دیوگیری (مغربی دکن) یا (موجودہ مہاراشٹرا) دروسامودرا کے ہوسالس (کرناٹک) ورنگل کا کاکاٹیہ (موجودہ تلنگانہ کا مشرقی حصہ)، مدورائی پانڈیا (جنوبی ٹمل ناڈو کا حصہ) جنرل ملک کافور کے دور حکومت 10 -1304ء میں قدیم ریاستیں یکے بعد دیگرے شکست کھاتی رہیں اور ان کی جمع کی ہوئی دولت کو سلطنت کی فوج لوٹتی رہی اور چھاپے ڈال کر ہڑپ کرتی رہی، لہذا تغلق خاندان نے اپنے فوجی افسران کی سربراہی میں جنوبی ہندوستان میں اپنی مہم جاری رکھی۔ محمد تغلق (1325-51) نے دیوگری (جسے دولت آباد کے نام سے موسوم کیا گیا) کے وسیع علاقے کو فتح کر کے مؤثر انداز میں حکمرانی کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ اپنے تجربات میں ناکام رہا جس کی وجہ سے عوام کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ جب وہ دارالحکومت واپس آیا تو جنوب میں اس کے زیر کنٹرول ریاستوں نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ یوں مدورائی 1333ء میں ایک آزاد ریاست بن گئی۔ ظفر خان نے 1345ء میں دیوگیری کو آزاد کر کے شمالی کرناٹک کے گلبرگہ کو اپنا دارالحکومت منتقل کر دیا اور اپنا لقب بہمن شاہ رکھ لیا۔ اور اس کی سلطنت کو بہمنی سلطنت (1347-1527) کہا جاتا ہے۔ چند برس پہلے 1336ء میں وجیانگر سلطنت کو دو بھائیوں ہری ہر اور بوکا نے دریائے تنگا بھدرا کے جنوبی حصہ وجیانگر (ہمپی) پر قائم کی تھی۔ مسلسل دو صدیوں تک یہ دونوں ریاستیں زرخیز علاقہ رائچور Rich Raichur doab کے مغربی ساحل اور گوا کے سمندری بندرگاہ پر اپنا قبضہ جمانے کے لئے

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:11 AM

مستقل طور پر جنگ کرتی رہیں اور یہ دونوں علاقے ان کی فوج کے لئے گھوڑوں کی فراہمی Supply کے مرکز تھے۔

ذرائع Sources :

اس دور کا مطالعہ ہم کئی پہلوؤں سے کر سکتے ہیں جیسے ادبی، خطاطی اور آثار قدیمہ وغیرہ۔ بہمنی، وجیا نگر کے اختلافات سے متعلق بہمنی سلطنت کے عدالتی مؤرخین کے لکھے ہوئے کئی فارسی مواد موجود ہیں۔ اگر چہ کہ اس میں چند متعصّبانہ اور مبالغہ آمیز معلومات ہیں۔ لیکن اس میں جنگ، محل کی سازشیں، دونوں ملکوں کے حالات اور ان کے مصائب پر مشتمل غیر معمولی چشم دید گواہوں کے بیانات اس میں فراہم کئے گئے ہیں، لیکن اس میں وہاں کے نقوش کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس میں کنڑا اور تلگو ادب جسے منوچرپتر م، سلوبھیوڈائم وغیرہ کہتے ہیں جسے وجیانگر عدالت کی سرپرستی حاصل تھی اس کا بھی ذکر موجود ہے جیسا کہ اس میں نسلی، سماجی اور سیاسی معلومات بھی مذکور ہیں۔ رائیوا چاکمو، کرشنا دیواریا کے تحت نائیکا رانظام کے بارے میں تلگو میں یہ لکھا ہوا کام دلچسپ تفصیلات فراہم کرتا ہے۔

بہت سارے غیر ملکی سیاح جو 14ویں صدی اور سولھویں صدی کے درمیان جنوبی ہندوستان آئے تھے انہوں نے اپنے سفرناموں میں اور یہاں کے وجیانگر بادشاہوں نے ایک بڑی تعداد میں سونے کے سکے جاری کئے جن کو وراہا (ٹمل میں پون اور کنڑا میں ہنوں) کہا جاتا ہے۔ سونے کے ان سکوں میں مختلف ہندو دیوتاؤں اور جانوروں کی تصاویر جیسے بیل، ہاتھی، ایک شاندار اور زبردست گنڈابرونڈا (ایک ڈبل عقاب، بعض اوقات اس کی چونچ اور پنجے ہاتھی کے مانند ہوتے ہیں) اور علامتی طور پر بادشاہ کا نام دیوناگری رسم الخط میں یا کنڑا رسم الخط میں کندہ کئے ہوئے ہیں۔



کرشنا دیوارایا کے سونے کے سکے

یہاں کے سیاسی، سماجی اور ثقافتی پہلوؤں پر مفید روشنی ڈالی ہے۔ ابن بطوطہ مراکشی سیاح (1333-45) عبدالرزاق ایرانی (1443-45) نیکٹین، ایک روسی سیاح (1470-74) پرتگالی سیاح، ڈومنگوپیس اور نونیز (1520-37) وغیرہ نے قابل ذکر معلومات فراہم کی ہیں۔

سنسکرت میں تانبے کے پلیٹ کے متعدد دستاویز Charters کے علاوہ، کنڑا، ٹمل اور تلگو میں ہزاروں نوشتہ جات (کتبات) موجود ہیں اور یہ ساری چیزیں ہمیں اس دور کی خطاطی اور نقش ونگاری کی یاد تازہ کراتی ہیں۔ بلند و بالا مندریں، محلات، قلعے، مساجد اور آثار قدیمہ نیز وافر مقدار میں سکے اور تمغے بھی پائے جاتے ہیں۔

I

12.1 بہمن سلطنت Bahmani Kingdom

علاءالدین حسن بہمنی شاہ (1347-1358)
Alaudin Hasan Bahman Shah (1347–1358)

دریائے کرشنا اور تونگا بھدرا کے درمیان واقع رائچور کے مسئلہ دوآب پر وجے نگر ریاست کے ساتھ دشمنی نہ صرف بہمنی سلطنت کے ابتدائی دور کی یاد تازہ کرتی ہے بلکہ دو صدیوں پر محیط یہ پائیدار خصوصیت کا اشارہ بھی دیتی ہے۔ بہمن شاہ نے مشرق میں ورنگل اور اڑیسہ کے حکمرانوں کے ساتھ مقابلہ کیا، ایک بہترین انتظامیہ کی کارکردگی کے لئے دہلی سلطنت کے طرز پر اس نے بادشاہت کو چار علاقائی حصوں میں تقسیم کیا جسے ہر ایک حاکم نے اپنے اپنے دور میں اطراف (Tarafs) ''چاروں طرف'' کا نام دیا اور ہر طرف ک ا ایک گورنر ہوتا تھا، ہر گورنر اپنے اپنے صوبے (گلبرگہ، دولت آباد، بیدر اور بیرار) کے فوج کی کمان سنبھالے ہوا تھا اور وہ اپنے انتظامیہ اور محصول کی وصولی کا مکمل طور پر ذمہ دار تھا۔ یہ سارا نظام ایک خودمختار بادشاہ کی ماتحتی میں بہتر طریقہ سے چل رہا تھا لیکن انتظامیہ کی کمزوری کے باعث وہ خطرات سے دوچار تھا، اس کے گیارہ سالہ (دور حکومت) کا زیادہ تر حصہ دشمنوں کو قابو کرنے اور نظم وضبط قائم کرنے میں گزرا۔ ورنگل ریاست، راجا منڈی اور کونڈاویڈو کی ریڈی ریاستوں سے سالانہ ٹیکس وصول کرنے کی وجہ سے اکثر جنگوں کا اسے سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مہمات میں بہمن شاہ کو کامیابی ملی اس لئے اس نے اپنے سکوں پر سکندر دوم کا لقب اختیار کر کے کندہ کروایا۔

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:12 AM

محمد اول (1358-1375)

Mohammed I (1358-1375)

محمد اول بہمن شاہ کا جانشین ہوا، اس نے وجیانگر سے دس سالہ جنگ کا طویل سلسلہ جاری رکھا تا کہ رائچور دوآب پر اپنا اقتدار قائم کر سکے۔ وہاں بہت سارے لوگ مارے گئے لیکن اس کے باوجود خطے میں مستقل طور پر کسی کا کنٹرول قائم نہ ہوسکا۔ البتہ 1363ء میں ورنگل پر اس کا حملہ کافی سودمند ثابت ہوا۔ گولکنڈہ کا اہم قلعہ اور قیمتی فیروزہ تخت کو اس نے اپنے قبضہ میں لے لیا جو بعد میں بہمنی سلطنت کا پایۂ تخت بنا۔

> فیروزی رنگ کا یہ نیم قیمتی آسمانی نیلے رنگ کا پتھر ہے۔ اس فیروزی تخت کا ذکر فردوسی شاہ نامہ میں کیا گیا ہے جو فارسی بادشاہوں کے شاہی نشتوں میں سے ایک ہے۔

محمد اول نے ایک بہترین نظام قائم کیا، اس کے بعد اس کے جانشینوں اور مراٹھوں نے بھی اسی طریقۂ کار کو اپنایا۔ اس نے آٹھ وزراء پر مشتمل ایک کونسل قائم کی۔ 1۔ وکیل السلطنہ یا بادشاہ کا معاون و مددگار وزیر، جس کا تعلق براہ راست بادشاہ سے ہوتا تھا۔ 2۔ وزیر الکل۔ جو دیگر سارے وزراء کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ 3۔ امیر الجملہ ۔ وزیر خزانہ 4۔ وزیر اشراف۔ وزیر خارجہ اور میر تقریبات 5۔ ناظر۔ معاون وزیر مالیات 6۔ پیشوا۔ جو ریاست کا جانشین یا قائم مقام ہوتا ہے۔ 7۔ کوتوال یا دارالحکومت چیف آف پولیس اور ریاست کا شہری قاضی۔ 8۔ صدر جہاں یا چیف جسٹس۔ مذہبی و مالی امور کا وزیر

اس نے شاہراہوں کی رہزنی کو ختم کرنے کے لئے بڑے سخت اقدامات اٹھائے ، اس نے اپنی نگرانی میں جغرافیائی حیثیت سے ریاست کی مضبوط بنیاد رکھی۔ گلبرگہ میں اس نے دو مسجدیں تعمیر کروائیں جس میں سے ایک جامع مسجد ہے، 1367 میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی وہ قابل دید اور ایک مؤثر کن عمارت ہے۔ اس کے بعد اگلے سو سالوں میں بہت سارے بادشاہ اس کے جانشین بن کر یا اس کی سلطنت کو زبردستی فتح کر کے آئے، سبھوں نے پڑوسی ممالک سے جنگ کی لیکن کسی نے بھی زیادہ تر علاقوں پر قبضہ نہ کر سکا۔ 1425ء میں ورنگل ان کے قبضہ میں آ گیا اور اس پیش قدمی کو مشرقی اڑیسہ کے حکمرانوں نے چیلنج کیا۔ 1429ء میں انہوں نے گلبرگہ چھوڑ کر بیدر کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ (1463-1482) محمد سوم کے بعد محمد گوان نائب بن کر آیا جس کا شمار عظیم سیاست دانوں میں ہوتا ہے۔

محمد گوان :Mohammed Gawan

ایرانی نسل کا محمد گوان، اسلامیات ، فارسی اور ریاضی میں بڑا ماہر تھا۔ وہ ایک شاعر اور نثر نگار بھی تھا۔ مثال کے طور پر اس کا اپنے اہم کارنامہ کے طور پر بیدر میں مدرسہ کا قائم کرنا ہے جس کے احاطہ میں موجود لائبریری میں تقریباً 3000 مخطوطات ہیں۔ محمد گوان محمد سوم کے دور حکومت میں بہ حیثیت وزیر اعظم نمایاں خدمات انجام دی ہیں جس سے بہمنی سلطنت کو کافی عروج نصیب ہوا۔

محمد گوان نے کوکن، اڑیسہ اور وجیانگر کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ وہ علاقہ میں اپنی حسن انتظامیہ کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا تھا، اس نے فارسی کیمیاء دانوں کو بندوق بنانے گن پاؤڈر اور اس کے استعمال کے طریقوں کو سکھانے کے لئے مقرر کیا۔ اس نے بلگام کی جنگ میں وجیانگر سلطنت پر گن پاؤڈر کا استعمال کرتے ہوئے حملہ کیا۔ بادشاہ ہونے کی حیثیت سے اس نے عملی طور پر انتظامیہ کو سخت کیا تا کہ صوبائی گورنروں پر اپنا رعب و دبدبہ برقرار رکھ سکے۔ اس نے بہمنی سلطنت کے چار موجودہ صوبوں کو آٹھ علاقوں میں تقسیم کیا جس سے گورنر کے اختیارات کم ہو گئے لیکن صوبائی انتظامیہ منظّم ہو گیا، اس نے کچھ اضلاع کو مرکزی انتظامیہ کے کنٹرول میں رکھا۔ محمد گوان نے گورنر کو اپنے علاقے کے صرف ایک قلعہ پر قابض ہونے کی اجازت دے کر فوجی طاقت کو محدود کیا ۔ دوسرے قلعے براہ راست اپنے کنٹرول میں رکھے۔ شاہی افسران جن کو بطور معاوضہ زمین کے علاقے تفویض کئے گئے تھے انہیں اپنی آمدنی اور اخراجات کا پورا حساب بادشاہ کو دینا پڑتا تھا۔

اس کی انتظامی صلاحیتوں سے ریاست کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ لیکن صوبائی سربراہوں کے اختیارات کو اس نے محدود کیا جو زیادہ تر دکن سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ دو گروہوں دکنی مسلمان اور غیر ملکی (اجنبی) مسلمانوں کے مابین پہلے سے موجود دشمنی اور بھی بڑھ گئی جس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانی لاحق ہوئی۔ گوان اس معاملہ میں الگ

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:12 AM

گول کنڈہ قلعہ : کاکاٹیہ خاندان کے راجا کرشنا دیو (جس کا دارالحکومت ورنگل تھا) نے گرانائٹ پہاڑی پر گول کنڈہ قلعہ تعمیر کرایا تھا ۔ 1495-1496 کے عرصہ میں اس قلعہ کو سلطان قلی قطب شاہ کو بطور جاگیر (Land grant) کے دیا گیا تھا۔اس نے اس مٹی کے قلعہ کی از سر تشکیل کی اور اسے گرینائٹ قلعہ میں تبدیل کر دیا اور محمد نگر کے نام سے اسے موسوم کیا۔اس کے بعد گول کنڈہ کا قلعہ بہمنی خاندان کے قبضہ میں چلا گیا اور پھر جب قطب شاہی خاندان نے اقتدر سنبھالا تو گول کنڈہ کو اپنا دارالحکومت بنایا۔گول کنڈہ قلعہ قطب شاہی خاندان کے پانچویں بادشاہ محمد قلی قطب شاہ کا مرہون منت ہے۔

اگر چہ اس کے بعد کی نسلوں نے اس میں بہت کچھ اضافہ کر کے اسے مضبوط تر بنایا اور اس کے اندر ایک خوبصورت شہر کی تشکیل کی۔ 17 ویں صدی تک گولکنڈہ ہیرا منڈی کے نام سے مشہور تھا،اس نے دنیا کو چند مشہور ہیرے عنایت کئے جن میں سے ایک ''کوہ نور'' بھی ہے۔

گول کنڈہ قلعہ حیدرآباد سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر واقع ہے جس کی بلندی 120 میٹر ہے۔گول کنڈہ قلعہ، اپنے صوتی طرز تعمیر کے لئے مشہور ہے۔قلعہ کا سب سے اونچا مقام بالا حصار ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک خفیہ زیر زمین سرنگ ہے، پہاڑی قلعہ میں قطب بادشاہوں کے مقبرے بھی ہیں۔گول کنڈہ کے بیرونی حصے میں دو انفرادی خیمے پائے جاتے ہیں جو آنکھوں کو چکا چوند کر دیتی ہیں۔اس کے علاوہ قلعے میں دیگر چار چھوٹے چھوٹے قلعے بھی موجود ہیں۔اس میں توپیں، متحرک پل، شاہی ایوان، ہال، مندریں، مسجدیں اور اصطبل موجود ہیں۔فتح دروازہ قلعہ کا داخلی دروازہ ہے اورنگ زیب نے تقریباً آٹھ مہینہ تک 1687ء میں گولکنڈہ کا محاصرہ کیا لیکن خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوا۔لیکن ایک غدار افغان دربان کے سبب اس کا قلعہ آخر کار سقوط ہو گیا۔



گول کنڈہ کے قلعہ Golkonda Fort

تھلگ تھا لیکن اس کے دشمنوں نے حسد کی وجہ سے سلطان کے خلاف ایک سازش میں اس پر جھوٹا الزام لگا کر سلطان کو بھڑکا دیا۔

سلطان چونکہ گوان کے غلبہ سے پہلے ہی سے خوش نہیں تھا اس نے اسے پھانسی پر لٹکانے کا حکم دے دیا، گوان کی یہ پھانسی سلطنت کے لئے بڑی بدقسمتی ثابت ہوئی ۔ بہت سارے غیر ملکی سربراہ اپنے اپنے صوبے روانہ ہو گئے جس کی وجہ سے سلطنت (ٹکڑے ٹکڑے ہو کر) زوال کا شکار ہو گئی۔

صنعت کاری اور فن تعمیر: Art and Archi tecure

بہمنیوں نے گلبرگہ ، بیدرا ور بیجاپور شہروں میں بہت سی عمارتیں تعمیر کروائیں اور متعدد مساجد ،مدرسے اور لائبریاں بھی بنوائیں۔گلبرگہ میں جامع مسجد، حیدرآباد میں۔گول کنڈہ قلعہ، بیجاپور میں گول گنبد، بیدر میں چاند مینار بہمنی فن تعمیر کے نادر نمونے ہیں۔اسی طرح سلطانوں نے ہند عربی طرز پر مبنی فن تعمیر کو ترقی سے ہمکنار کیا۔

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:13 AM



بہمنی سلطنت کا زوال :

Decline of the Bahmani Kingdom

سلطان محمد سوم کی وفات کے بعد اس کی پانچویں اولاد کو تخت پر بٹھایا گیا لیکن وہ صرف نام کا بادشاہ تھا۔ اس عرصہ میں سلطنت آہستہ آہستہ چار آزاد حصوں میں بٹ گئی۔ بیجاپور، احمد نگر، بیرار اور گول کنڈہ۔ بیدر جہاں پر بہمنی سلطنت کٹھ پتلی کے طور پر واقع تھی یہ پانچویں آزاد ریاست بن گئی۔ اس طرح بیجاپور نے آہستہ آہستہ بیدر اور بیرار کو اپنے قبضہ میں کر کے ایک طاقتور ریاست کی شکل اختیار کر لی۔ البتہ احمد نگر گول کنڈہ آزاد ریاست ہی بنے رہے۔ آخر کار وہ بھی اپنے مشترکہ دشمن یعنی وجیا نگر سے جنگ کرنے کے لئے بیجاپور کے ساتھ شامل ہو گئے۔ 1565ء میں تالی کوٹہ راک شاشی تنگڈی جنگ میں وجیا نگر کو پوری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح ایک صدی کے اندر سلطانی سلطنت یکے بعد دیگرے شکست کھاتی رہی۔ یہاں تک کہ مغل سلطنت نے اپنا قبضہ یہاں بھی جما لیا۔

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:14 AM

II

12.2 وجیانگر سلطنت : Vijayanagar Empire

آغاز اور ارتقاء : Origin and Expansion

وجیانگر سلطنت کے آغاز سے متعلق کئی روایتیں ملتی ہیں، دور حاضر کی تحریروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگھاما کے دولڑکے تھے ہری ہرا اور بکا، ان میں بڑا لڑکا ہری ہرا اس سے قبل کئی سالوں تک ہوسال حکمرانوں کی خدمت کر چکا تھا۔اس نے اپنے علاقہ کو آزاد کیا اور سلطان مدورائی کے ہاتھوں ہوسلا بادشاہ بلالا دوم کے انتقال کے بعد 1336ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ابتداء میں یہ دارالحکومت تنگا بھدراندی کے شمالی کنارے پر انگیونڈی کے قریب واقع تھا۔لیکن جلد ہی اسے جنوبی حصہ پر واقع ہوسالہ کے قبضہ ہسوساپٹانہ (ہمپی کے نزدیک) منتقل کر کے اس کی توسیع کی گئی اور اس کا نام بدل کر وجیانگر رکھا یعنی فتح کا شہر۔پھر اس نے خود کو وجے نگر یا کرناٹکی وجیانگر کا حکمران قرار دیا اور اس نے 1346 میں اس شہر میں اپنی تاج پوشی کروائی۔مؤرخین نے اس خاندان کا نام ہری ہرا اور ہوکا سنگاما کے نشان چلو کیاس Chalukyes (جس کا مطلب بادشاہ یا سردار کا ہے) خنزیر کی قدیم شکل " The boar "اور وراحاس رکھا۔

> روایات کے مطابق ودورنیا (جنہیں مادھوا بھی کہا جاتا ہے) مشہور سانوا سنت اور سنسکرت کا اسکالر تھا۔کہا جاتا ہے کہ اس نے دونوں بھائیوں کو تغلق خاندان کی خدمت اور اسلام ترک کرنے پر راضی کرلیا جب کہ اسے سلطان نے دہلی میں قید کرے کے رکھا تھا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ وجیانا نے وجے نگر ریاست کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا تھا۔لیکن یہ بات قابل قبول نہیں ہے کیونکہ چند کتبات (نوشتوں) کے مطابق ودیارنیا چودھویں صدی کے آخر میں وجیا نگر کے قیام کے 60 سال بعد یہاں سکونت اختیار کئے ہوئے تھا۔

وجے نگر ریاست میں تین سو سال سے زیادہ عرصہ پر محیط چار راجاؤں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی۔ سنگا ماخاندان (1336-1485) سالووا خاندان (1485-1505)، تلووا خاندان (1505-1570) اراویڈیو خاندان (1570-1650)۔ اس ریاست کی تاریخ چار مراحل میں بیان کی جاسکتی ہے۔

شروع شروع میں وجیانگر ریاست کا شمار چھوٹی ریاست کے طور پر ہوا کرتا تھا جو جنوبی ہندوستان کے مختلف حصوں میں چند مقامی سرداروں کی حکومت پر مبنی تھی۔ تیرھویں صدی کی تین بڑی ریاستیں ٹمل ناڈو میں پانڈیا، کرناٹک میں ہوسالس اور آندھرا میں کاکاتیہ تقریباً نیست ونابود ہوچکی تھیں۔جس سے وسیع پیمانے پر سیاسی خلاء پیدا ہوگیا تھا۔اس ہنگامہ خیز صورت حال نے ہری ہرا کی قیادت میں سنگما بھائیوں نے اس علاقہ کو مستحکم کیا، اور 1347ء میں بہمنی سلطنت دہلی کی حکمرانی سے آزادانہ طور پر قائم ہوئی۔لیکن وہ دہلی سلطنت خود بخود کمزور ہوگئی اور جنوب میں اس نے زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

ابتدائی چار دہائیوں میں مختلف سمتوں میں پانچوں بھائیوں کی فوجی سرگرمیوں کے سبب یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک بڑی ریاست میں تبدیل ہوگئیں۔سب سے پہلے کرناٹک کے ہوسلا یا ریاست کے پورے علاقوں کو وجیانگر میں شامل کیا گیا اور اس کے فوری بعد کرناٹک کے ساحلی علاقہ کو بھی اپنے قبضہ میں کرلیا۔اس طرح یہ حصہ آخر تک وجیا نگر کی ریاست میں شامل رہا۔چونکہ اس نے بندرگاہ کے مختلف شہروں کو اپنے قبضہ میں کرلیا تھا اس لئے یہاں کی انتظامیہ شاہی حکمرانوں کی مسلسل باگ ڈور سنبھالنے سے بہت اچھا رہا، بوکا اول نے تونڈائی منڈلم کے علاقوں پر خاص توجہ دی اور وہاں کے ٹمل علاقوں کے شمالی اضلاع کا احاطہ کیا جو سمبوریا سرداروں کے ماتحت تھا، شہزادہ کامپانا (جسے عام طور پر کمارا کامیانا کہا جاتا ہے جو بوکا اول کا لڑکا تھا) نے اپنے وفادار جنرل نارایا۔نایک کی مدد سے یہ کام خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ 1370ء میں مدورائی سلطان کو قتل کرنے اور اس کی سلطنت کو ختم کرنے کا سہرا بھی اسی کے سر باندھا جاتا ہے۔اس کا تذکرہ مدورا وجیم میں کیا گیا ہے جسے سنسکرت میں کامیناس کی اہلیہ گنگا دیوی نے اس وقت ضبط تحریر میں لایا تھا۔ بہرحال یہ بھی 1500ء میں ریاست کا حصہ بن گیا تھا۔اس کے بعد تقریباً سو سال تک ٹمل ناڈو کے کاویری طاس

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:14 AM

(every Delta) تک کے شمالی اور وسطی علاقے سنگام اور سالووا خاندانوں کے براہِ راست زیرانتظام تھے۔

وجیانگر۔بہمنی تنازعہ:

Vijaya nagar - Bahmani Conflict

وجیانگر اور بہمنی سلطنتیں شروع ہی سے تنازعہ کا شکار تھیں اس کے کئی اہم اسباب تھے۔ایک دوسرے کا علاقوں پر قبضہ کرنا،خراج وصول کرنا،اور گھوڑوں کی تجارت پر قابو پانا وغیرہ۔ان میں سے ہر ایک کرشنا اور تنگبھدرا (رائچور دوآب) زرخیز علاقے پر قبضہ کرنا چاہتا تھا ،اگرچہ کہ ان دونوں میں سے کسی کو بھی مکمل کامیابی نہیں ملی لیکن آپس میں بہت زیادہ خونریزی ہوتی رہی۔بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ وجیا نگر اور بہمنی تنازعہ کی بنیادی وجہ مذہبی دشمنی تھی۔اصل میں وجیانگر بادشاہوں نے بہت سے ہندو غیر مسلم ریاستیں جیسے ورنگل،کونڈاویڈیو اور اڑیسہ وغیرہ سے محاذ آرائی کی۔ بہمنی مسلم حکمرانوں نے کبھی اتحادیوں کی حیثیت سے اور کبھی حریف بن کر ان کا مقابلہ کیا۔گوا اور دوسری بندرگاہوں سے گذرنے والے گھوڑوں کے کاروبار پر قابو پانا آپسی تنازعہ کی ایک اور وجہ تھی۔ ہر ایک اپنی فوج کے لئے گھوڑوں کا خریدنا ضروری سمجھتا تھا۔مسلسل لڑائی کے باوجود دریائے کرشنا دونوں فوجوں کے مابین کم وبیش تقسیم کرنے والی خط فاصل تھی۔

اڑیسہ کی گجاپتی ریاست اور وجیانگر دونوں میں اقتدار کی رسہ کشی آندھرا کے ساحلی علاقہ میں ہوئی تھی۔ وجیانگر دیوار یا دوم (1422- 46) کے عہد تک زیادہ ترقی نہ کرسکا۔البتہ بعض لڑائیوں میں اڑیسہ کی فوج کو اس نے شکست دی۔لیکن یہ فتوحات ٹیکس کی ادائیگی تک محدود تھیں اور کوئی بھی علاقہ ان کے کنٹرول میں شامل نہیں کیا گیا۔

دیوار یا دوم سنگما خاندان کا بڑا رہنما تھا۔اس نے اپنی فوج کو تربیت (ٹریننگ) دینے کے لئے مسلم گھوڑ سواروں کو متعین کیا۔اس طرح تیر اندازی کی تعلیم دے کر گھوڑ سواری کو مضبوط بنایا۔اس دوران عبدالرزاق ایرانی سفیر (جو جیانگر عدالت اور کوچین کے میں زموورین کا دورہ کرنے والے تھے) کا کہنا ہے کہ دیورایا دوم نے ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کیا اور سری لنکا کے بادشاہ کی طرف سے خراج تحسین (ہدیہ) بھی وصول کیا۔

وجیانگر سلطنت دیوار یا دوم کے بعد بحران کا شکار ہوگئی۔نااہل جانشین اور تخت نشینی کے جھگڑوں کے سبب گجاپاتی بادشاہ نے آندھرا کے ساحلی علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔1460-65 کے عرصہ میں گجاپاتی فوج نے کئی بار حملہ کیا اور دریائے کاویری سے ترو چراپلی تک ایک کامیاب مہم چلائی جس سے کافی تباہی برپا ہوئی اور بہت سے مندروں کی دولت کو لوٹ لیا۔اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جاگیرداروں اور بعض وفاداروں نے کنارہ کشی اختیار کرلی۔اس طرح سلووا ریاست کے عروج سے قبل ہی اس تعطل کے دوران ترو ملائی دیوا اور کونی ریدیوا نے کئی دہائیوں تک تنجاور۔ترچناپلی کے علاقے میں آزادانہ طور پر حکمرانی شروع کی۔کمانڈر سلووا نرسمہا نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا اور گاجاپتیوں سے جنگ کی،آندھرا کے کچھ داخلی علاقوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔1485ء میں نرسمہا نے باقاعدہ ریاست کا اعلان کیا اور خود بادشاہ بن گیا۔اس طرح سلوا ریاست کا آغاز ہوا۔

ایک جنرل اور عظیم جنگی سپاہی نرسا نائک نے اس کی مدد کی جس نے جنوب میں باغی مقامی رہنماؤں کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔سلوا نرسمہا کا انتقال 1491 میں ہوا اور اس نے اپنے جوان بیٹوں کو نرسہ نائک کی تربیت میں دے دیا۔اس طرح نرسا نائک حقیقی بادشاہ بن گیا اور اس نے اپنی وفات تک ملک کی حفاظت کے لئے بہت سارے اقدامات کئے۔1505ء میں اس کے بڑے بیٹے ویرانا رسمہا نے تیسرے خاندان (ریاست) کی بنیاد ڈالی جسے تلووا خاندان کہا جاتا ہے۔اس کا دور بہت مختصر رہا اور اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی کرشنا دیوریا نے اس کی جگہ لی۔

کرشنا دیوار یا (1505-29)

Krishnadaveraya (1509-29)

کرشنا دیوار یا وجیانگر سلطنت کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔اس نے اپنے باپ اور بھائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک مضبوط فوجی اڈہ بنایا اور اپنے دور حکومت میں متعدد فوجی مہمیں اختیار کرکے اپنی سلطنت کے رعب و دبدبہ کو قائم رکھا،اور اس نے اپنے ابتدائی دور حکومت ہی میں باغی سردار اماتور (میسور کے قریب) سے جنگ کی اور اسے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کردیا۔اسی طرح اس نے اور دو محاذوں پر مسلسل لڑائی کی، اس کے ایک روایتی دشمن بہمنی سلطنت کے خلاف اور دوسرے اڑیسہ

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:15 AM



کرشنا دیورائے

کے حکمران گاجاپتی کے خلاف۔ اس مشرقی مہم کے دوران اس نے گاجاپتی کے زیر اقتدار اودے گری جیسے بہت سے قلعوں پر قبضہ کیا جیسا کہ اس کے نوشتہ جات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ آخر میں اس نے سمہا چلم کو بھی فتح کرلیا۔

کرشنا دیواریا نے بہمنی فوج کو پسپا کرنے کے لئے کئی مہمیں چلائیں جو باقاعدگی سے ہر سال اس کی سرزمین کو زیر کرنے کے لئے گھسی چلی آتی تھی۔ ان میں سے چند مہموں میں پرتگالیوں نے اس کی فوجی مدد کی تاکہ وہ ملابار اور کوکن کے ساحلی علاقوں میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرسکیں اس طرح بھٹکل میں انہوں نے ایک قلعہ تعمیر کرنے کی اجازت لے لی۔ وہ وقت کا کامیاب حکمران تھا لیکن اس کی فتوحات نے بہمنی حکمرانوں کو آپس میں اپنی بقاء کے لئے متحد کردیا۔

کرشنا دیواریا وجیانگر کا سب سے بڑا حکمران تھا۔ اس کی کئی جوہات ہیں، اس نے اس دور کے بہت سارے پیشوا اور وشنو امندروں جیسے سری سائی لام ، تروپتی، کلاہاستی، کانچی پورم، تروونا ملئی، چدمبرم کو قیمتی عطیات سے نوازا اور بہت سارے مندروں کے داخلی دروازوں پر اس نے یادگار مینار Gapuras بنائے جو آج تک باقی ہیں۔ اس دور کے غیر ملکی سیاح جیسے پیس Paes اور نونیز Nuniz وغیرہ نے وجیا نگر کی سیاحت کے بعد اس شہر کی عظمت، شان وشوکت اور خوشحالی کا بہترین الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس وقت کے عظیم شاعر جیسے الاسانی پیڈانہ اور نندی تمما نہ دربار کو خوب سجاتے تھے۔ وہ خود ایک عظیم اسکالر تھا اور اموکتا ملیاڈا مشہور نظم کا مؤلف تھا۔ بہ حیثیت ایک عظیم منتظم کے اس کا یہ اہم کارنامہ نائک یا نائکارا نظام اور اسے قانونی حیثیت دینے پر نئے سرے سے ابھارنا تھا (مجبور کردیتا تھا) جسے تفصیل سے ''انتظامیہ'' میں بیان کردیا گیا ہے۔

تلی کوٹہ کی جنگ (1565) :

The Battle of Talikota (1565)

کرشنا دیورایا کے انتقال کے وقت اس کا لڑکا کمسن تھا اسی لئے اس کے چھوٹے بھائی اچیوتا دیواریا کو بادشاہ بنایا گیا لیکن خاندانی اختلافات کے سبب اس کے داماد رامایا نے اس کم سن بچے کی تاج پوشی کی اور وہ خود مالک ومختار بن بیٹھا۔ اس دور کا سب سے بڑا ہیرو (Nayak) جسے (سیلوونائک چیلاپا بھی کہا جاتا تھا) نے رجپوتا دیوریا کی حمایت کی جس نے ٹمل کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے فوراً بعد چیلاپا نے بغاوت کی اور راچپوتا دیورایا کو اس پر قابو پانے کے لئے جنوب میں ایک بڑی مہم چلانی پڑی۔ دکنی حکمرانوں سے بھی اس نے مقابلہ کیا۔ 1542ء میں اس کا انتقال ہوگیا اور اس کے بھتیجے سداسیوارایا نے اس کی جگہ لی اور تقریباً تیس سال تک (1542-70) اس نے حکمرانی کی لیکن رامارایا ہی ساری حکومت کو سنبھالتا رہا۔ اس نے اپنے بہت سے قریبی رشتہ داروں (اراویڈو قبیلہ) کی حمایت حاصل کی اور اس کے بدلہ اس نے کئی فوجی مقامات پر انہیں افسر بنایا۔

رامایا ایک عظیم جنگی سپاہی اور فوجی حکمت عملی کا ماہر تھا۔ اس نے بہمنی مسلم فوج کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر خود فائدہ حاصل کرتا رہا اور اس نے پرتگالیوں سے تجارتی معاہدہ کیا، جس کے تحت بیجاپور حکومت کو گھوڑوں کی سپلائی بند کردی گئی۔ اس نے بیجاپور کے حکمرانوں سے جنگ کی پھر چند دنوں بعد گول کنڈہ اور احمد نگر کی مخالفت میں بیجاپور کے حکمران سے اتحاد کرلیا۔ اس تقسیم اور حکمرانی کی پالیسی کے سبب وجیا نگر سلطنت سے اور زیادہ دشمنی بڑھی۔ باہمی دشمنیوں کو بھلا کر دکنی ریاستوں نے اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف فیصلہ کن لڑائی کے لئے ہاتھ ملالیا۔ جنوری 1565ء میں تالی کوٹہ ہارخشاسی۔ تنگاڈی میں یہ جنگ چھڑ گئی جس میں رامایا نے اپنے بڑھاپے کے باوجود بھی اپنے سگے اور چچازاد بھائیوں کے ساتھ مل کر فوج کی کمان سنبھالی لیکن آخری مرحلہ میں یہ ہار گیا۔ رامایا کو قید کرکے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس طرح تاریخ میں پہلی مرتبہ بہمنی فوج وجے نگر میں فاتح بن کر داخل ہوئی۔ کئی مہینوں تک اسے لوٹا و اور اسے نیست ونابود کرکے رکھ دیا۔

اس جنگ سے وجیانگر سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ بادشاہ سداسیوا و یا اور اس کے چند عہدے دار پینگوڈہ فرار ہوگئے۔ رامارایا

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:16 AM



تالی کوٹ کی جنگ

کے بھائی تیرو مارا نے 1570ء میں اپنے آپ کو بادشاہ قرار دیا اور چوتھے شاہی خاندان ارویڈو کی بنیاد رکھی۔اس کے بیٹے اورونا نے غالباً 1630ء تک اس چھوٹی سی ریاست پر حکمرانی کی۔ یہاں اور بھی چند حکمران تھے جنہوں نے بغیر ریاستی دارالحکومت کے 1670ء تک حکمرانی کی۔لیکن اصل اقتدار ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے نایک سربراہوں کے ہاتھ میں تھا۔ان میں سے چند نے بادشاہ کو تسلیم کیا اور بعض نے مخالفت کی۔موافقین اور مخالفین دونوں میں جھڑپیں ہوتی رہیں۔ 1601ء میں پیرومیدو کے وفادار یاچاما نائک اور ویلور کے نایک کے مابین اتر امیرور کے قریب جنگ چھڑ گئی۔اس جنگ میں تنجاور، مدورائی اور سنجی نائکوں نے ویلور نائک کی حمایت کی جو آزاد حکمران بن چکے تھے۔

12.3 انتظامیہ : Administration

بادشاہ کو اپنی ریاست میں مکمل اختیار حاصل ہوتا تھا اور وہ فوج کا اعلیٰ کمانڈر بھی ہوتا تھا۔کئی اعلیٰ عہدے دار اس کی مدد کرتے تھے اور یہاں کے وزیر اعلیٰ کو مہا پردھانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ Dalavay کمانڈر، Vassal (محل کا محافظ) Rayasam (سکریٹری، محاسب Adaippam) (خاص مددگار) اور Kariya karta (مجلس انتظامیہ کا ایجنٹ) جیسے متعدد عہدوں پر فائز افسران کا وہ قائد ہوتا ہے۔ ہری ہرا اول اور اس کے بعد کے جانشینوں نے علاقوں کو مستحکم اور منظم کرنے کے لئے خلفشار صوبوں میں انتظامیہ کی تقسیم کے لئے یا راجایا گورنر متعین کئے جن میں سے چند یہ ہیں۔ہوسالا راجیا، آراگا، باروکور (منگلور) اور ملووے جب نئے علاقے فتح ہوتے تو انہیں نئے راجیہ/نظام کے ماتحت کر دیا جاتا۔ 1400ء تک ٹمل ناڈو میں پانچ ریاستیں ہوا کرتی تھیں جو یہ ہیں چندر گری۔ پدائیوڈو۔ ویلوڈالام پٹو۔ ترو چراپلی اور تروورور۔ پرادانی Pradhani یا تو شاہی ممبر ہوتا تھا یا فوجی افسر۔شاہی خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔انتظامیہ کے تحت وزیر اعلیٰ کی نگرانی میں فوج اور محصولاتی محاسب اکاؤنٹنٹ ہوتے تھے۔اسی طرح ہر صوبے میں ناڈو، سیما اسٹلہ، کامپانا جسے چھوٹے چھوٹے محکمے ہوتے تھے اور گاؤں (دیہات) سب سے چھوٹا محکمہ ہوتا تھا۔کرشنا دیورایا کی ماتحتی میں نائک نظام کو ترقی دینے کی خاطر تلوا خاندان کے صوبوں نے انتظامی اور آمدنی ذرائع کو کھو دیا۔

نائک نظام : Nayak System

نائک کی اصطلاح تیرھویں صدی سے تیلگو اور کنڑا میں ستعمال کی جاتی تھی جس کا مطلب فوجی رہنما یا جنگی سپاہی کا ہے۔فوجی خدمات یا کسی مخصوص خطے کی محصول وصولی کی وصولی انجام دینے پر تیرھویں صدی میں کاکتیہ سلطنت میں انہیں نائک کہا جاتا تھا۔ یہ نظام دہلی سلطنت کے رائج الوقت نظام کی طرح ہے۔لیکن وجے نگر ریاست میں فوجی خدمات کے مقابلہ میں محصول وصول کرنے والے مخصوص علاقوں میں یہ نظام 1500 یا اس سے کچھ قبل سے پایا جاتا تھا۔آمدنی کی وصولیات کو ٹمل اور کنڑا میں نائک کتنم اور تلگو میں نائن کرامو کہا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کو کرشنا دیورایا اور راجپوت دیوار یا کے دور میں اپنایا گیا۔اس کی تائید نونیز Nuniz اور پیس Paes کے کھاتوں/ نظام شواہد اور ثبوت سے ملتی ہے۔

نونیز کا کہنا ہے کہ وجے نگر ریاست میں اس وقت دو سو سے زیادہ کپتان (سردار) مقرر کئے گئے تھے اور وہ اپنے پاس ایک مخصوص تعداد میں فوجی دستے (گھوڑے اور پیدل فوجی) رکھتے تھے تاکہ بادشاہ کے حکم پر انہیں استعمال کیا جا سکے اور انہیں سال میں ایک مرتبہ نوروزہ مہانومی کے تہوار کے موقع پر ٹیکس کی ایک مقررہ رقم دا کرنی ہوتی تھی۔نونیز کے اس بیان کی رایاواچا کمو نے بھی تائید کی ہے۔ جس سے مراد کرشنا دیورایا عہد کا طریقۂ کار ہے۔ بعد کے پالیگروں کے وام سوالی (خاندانی تاریخ) جو زیادہ تر نائک خاندان کے جانشین تھے وہ بھی

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:17 AM

Little Kingdomes in Ramanathapuram and Pudukottai : راماناتھ پورم اور پدوکوٹائی کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں

سترھویں صدی کے ابتدائی سالوں میں مدورائی نائک موتو کرشن پانے راماناتھ ریاست کا اعلان کیا تھا جہاں کے شہری باشندے فوجی روایات کے مطابق خدمات انجام دیتے تھے۔ پانڈین، چولا، اور وجیانگر کے حکمران ترونل ویلی اور ٹملناڈو کے دیگر علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ انہوں نے نائک حکمرانوں کی فوج میں بھی خدمات انجام دی تھیں اور وہ روایتی قوال تھے جو گاؤں، مندر اور انتظامیہ کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ رامیشورم مندر چیف کیول کے زیر نگرانی تھا جس نے اودیان سیتھو پتی (پلوں کی تعمیر کرنے یا پگ ڈنڈی کا سربراہ تھا) جو رامیشورم اور سیلون کے درمیانی گذرگاہوں کا کنٹرول کیا کرتا تھا) کا لقب پایا تھا۔

پدوکوٹائی ایک چھوٹی سی سلطنت تھی جو تنجاور اور مدورائی کے نائک ریاستوں کے مابین واقع تھی۔ اس نے چولا سلطنت اور پانڈیا کے مابین بفر (ایک خالی علاقہ) تشکیل دیا۔ راماناتھ پورم کی طرح پڈوکوٹی کے عوام بھی فوجی روایات کو اپنا کر زندگی گذارتے تھے۔ لہذا ان کے علاقہ کو ٹونڈی منس خاندان کے تحت چھوٹی ریاست کا درجہ حاصل تھا۔ راجہ سیتھو پتی اور مدورائی اور تنجاور کے نائک بادشاہ، تونڈائی مانس کے عظیم شاہی گھرانوں کے خدمت گذار تھے۔

تائید کرتے ہیں کہ کرشنا دیوا ریا کے عہد میں نائک نظام ہی مکمل طور پر پایا جاتا تھا۔ ان میں زیادہ تر کنٹا دیگا اور تلگو کے وہ نایک فوجی سپاہی تھے جو مقامی سرداروں سے ملے ہوئے تھے اور یہ برہمنی اور دوسرے مختلف ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے اور بعض غیر برہمن نایکوں کا تعلق مختلف ذاتوں سے تھا جیسے روایتی جنگجو گروہ، جانوروں اور جنگلات کے قبیلے (یادوا، ہلاما) کسان خاندان (ریڈی)، سوداگر (بلیجا) وغیرہ۔ اسی طرح کچھ اہم نائک کرشنا دیوا ریا کے دور میں چیلپا برہمن کہلاتے تھے۔

یہ نظام اس قت تک قائم تھا جب تک کہ کرشنا دیوریا جیسے طاقت ور بادشاہ زندہ تھے۔ ان سرداروں کے علاقوں میں تجارتی مراکز اور مارکٹیں بنا کر کسانوں اور صنعت کاروں کو ٹیکس کی ادائیگی میں رعایتیں دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں آب پاشی کی سہولیتں مہیا کر کے پیداوار کو اپنے کنٹرول میں کرلیا۔ ان میں بہت سارے ایسے ہیں جو اعلیٰ عہدیدار کمانڈر، گورنر، اکاؤنٹنٹ وغیرہ) منصب پر فائز ہوئے اور بادشاہ کے نمائندے بن کر خدمات انجام دیں اور بعض مدورائی، تنجاور اکیری وغیرہ نے عوام کو قابو میں کر کے مضبوط ریاستیں قائم کرلیں اور انہوں نے اپنی اپنی ریاستوں میں چھوٹے چھوٹے سرداروں کو قابو میں کرلیا۔ تقریباً سات صدی تک ان عظیم نائکوں نے حکومت کی۔

12.4 سماج اور معیشت : Society and Economy

قرون وسطیٰ کے ابتدائی دور میں متواتر جنگوں اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی تباہیوں سے معاشرہ پر بہت برا اثر پڑا۔ بہمنی اور وجیانگر دور بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ بہت سارے عینی شاہدین کے قول کے مطابق شاید اس کے اثرات ہمیں دیرپا ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ صدیوں کے گذرنے کے بعد بھی بہت سارے ایسے نتائج کو ہم محسوس کررہے ہیں جیسے لوگوں کا بے گھر ہونا اور نقل مکانی کرنا وغیرہ۔ تقریباً تین صوبوں سے ہر جگہ ہمیں لوگوں کی نقل مکانی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ بہمنی عدالتوں (Courts) میں زیادہ تر مقدموں کی وجہ سے افغان ترکوں اور فارسیوں کا دکن میں ہجرت کرنا ہے جہاں تک وجے نگر علاقہ کا تعلق ہے تو وہاں کنڑا اور تلگو سپاہیوں اور ان کے پیروکاروں کا ٹمل علاقوں میں ہجرت (نقل مکانی) ہے اور یہاں آکر بسیرا کرنا ہے۔ نائک کے بہت سارے سردار بھی انہیں گروپوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کسان صنعت کار اور دیگر محنت کش طبقہ بھی تارکین وطن کا حصہ تھے۔ اس کے علاوہ حکمران اور محکومین دونوں کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ بھی ہے۔ تمام غیر ملکی سیاح عوام میں پھیلی ہوئی غربت سے قطع نظر کرتے ہوئے وجیانگر، بیجاپور اور اسی طرح کے دارالحکومت والے شہروں میں حکمرانوں، عہدیداروں اور اعلیٰ طبقوں کی بے پناہ دولت اور

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:18 AM

مال کی بہتات کا ذکر کرتے ہیں۔اوراسی کے ساتھ ساتھ غلامی کی ترویج کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

ریاست نے اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے عوام سے ٹیکس لینا شروع کیا۔سنگما خاندان نے وجیانگر کے علاقوں کو جب فتح کیا تو ان لوگوں سے سختی کے ساتھ ٹیکس وصول کیا جس کی وجہ سے محنت کش طبقہ نے بغاوت کرنی شروع کردی۔ٹمل ناڈو کے وسطی علاقوں میں 1430ء میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ وہ انقلاب تھا جس نے سارے اختلافات کو بھلا کر سرمایہ داروں اور Producers بھی اس میں شامل ہونے پر مجبور کردیا۔ پرادانی (گورنر)،فوجی افسر، جاگیردار سب حکومت کے جابرانہ اور من مانی ٹیکس کے مطالبات کی وجہ سے اس میں شامل ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ وجیانگر کے شہزادہ نے بعد میں ٹیکس میں کمی کر کے باغیوں کو راحت پہنچائی۔سولھویں صدی میں نائک نظام کے تحت مقامی نائکان نے عائد کردہ ٹیکس میں مراعات دے کر دست کاری کی تیاری پر ترغیب دینے کی کوشش کی۔

وجیانگر دور میں غیر زرعی دست کاری کے میدان میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ۔ تیرھویں صدی تک اس ریاست میں معیشت کا دارومدار زراعت تھا۔چودھویں صدی کے بعد سے تجارت مزید معیشت بن گئی۔مالی معیشت کے دور کے آغاز کے ساتھ ہی مال وزر میں اضافہ ہوا اور لوگ اسے خوب استعمال کرنے لگے۔سماج میں جولاہے " Weavers "، لوہار " Smith "، اور معمار جیسے کاریگروں کا اضافہ ہوا۔ان غیر زرعی گروپوں کو عام طور پر پٹاڈی pattadai (ورکشاب ورکزر) یا کسایا ورگم Kasaya. vargam کہا جاتا تھا۔ یہ وہ گروپ تھا جو ٹیکس نقد ادا کرتا تھا۔شمالی ٹمل ناڈو رائل سیما اور آندھرا کے ساحلی علاقوں میں بہت زیادہ تجارتی اور صنعتی مراکز قائم ہوئے ۔جنوبی ہندوستان کی بندرگاہوں سے ٹیکسٹائل (پارچہ بافی) کی برآمد قدرتی طور پر ہونے لگی۔ پرتگالیوں اور دوسرے یوروپی تاجروں کو سولھویں صدی میں یہ تجارتی مرکز اپنی جانب کھینچنے لگے جس کی وجہ سے وہ یہاں پے درپے آنے لگے۔

12.5 ادب Literature

وجیانگر حکمران ادب کے بڑے شیدائی تھے ،انہوں نے سنسکرت ،ٹمل ،تلگو، کنڑا اور دوسری زبانوں میں ادب کی حوصلہ افزائی کی۔ کرشنا دیورایا دور میں ادب میں خوب ترقی ہوئی۔وہ آرٹ اور ادب کا ایک عظیم سرپرست تھا اسی لئے اسے آندھرا بھوجا "Andhra Bhoja" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

اس دور کے عظیم سنسکرتی اسکالر'سیانا' نے ویدوں پر تبصرے بھی لکھے ہیں ۔آج بھی ان کو'' معیاری تبصرے'' سمجھا جاتا ہے۔ ہری ہرادوم کا وزیر مادھو چاریہ سنسکرت کا بڑا معروف اسکالر تھا۔ جو وجیانگر شاہی خاندان سے بڑا گہرا تعلق رکھتا تھا۔بوکا کے لڑکے کامپنا کی اہلیہ اس دور کے مصنفین میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے ۔اس نے اپنی مشہور کتاب Madurauijayam میں اپنے شوہر کے مدورا کی فتح کے منظر کو مہاکاویانہ انداز میں بیان کی ہے۔حنامہ اور تھروملامما اس دور کے مشہور شاعر تھے۔ہنامہ دیوویرایا دوم کے دربار کی رپورٹر تھی۔

کرشنا دیوار یا نے ٹمل اسکالر،سیوزم ،وشنومت اور جین مت کے ٹمل اسکالر شب کی خوب آؤ بھگت کی ، تیرومل ناتھ اور اس کا لڑکا پیرجیو اس دور کا مشہور اسکالر تھا۔ تیروملینا تھ نے ''چدمبراپورنم اور چوکا ناتھار'' کتابیں تصنیف کی تھیں۔سیواوپچ ہدوور نے ''بھگوت پرانم'' کتاب کا ٹمل زبان میں ترجمہ کیا تھا۔اس طرح ''وشنواویزم'' کتاب کی تصنیف وڈمالوی انا گلائیام نے کی۔

نچنا سومانا تھا سنسکرت اور تلگو دونوں زبانوں کا عظیم اسکالر تھا۔ اس دور کا سب سے بڑا شاعر پیلماری پینا ویرا بھدرا کوی تھا جس نے شاعری میں شکنتلم کے کالیڈاس کا تلگو متن مرتب کیا تھا۔ دیورایا اول اپنے دور کا ایک عظیم سرپرست تھا اس کے دربار میں ایک مشہور تلگو شاعر سرینا تارہتا تھا جس نے ''ہارویلاس'' کتاب لکھی۔

کرشنا دیورایا کو ''ابھی نوا بھوجا'' بھی کہا جاتا تھا۔آٹھ عظیم تلگو شاعر اس کے دربار کی زینت بنے ہوئے تھے۔اسی لئے اس کو استاد یگا جاس کا نام دیا گیا۔اس کے دربار کے مشہور تلگو شاعر الاسانی پیڈانا، نندی تھمنہ ،تینالی راما ہیں اور ان میں الاسانی کو بہت اہم مقام حاصل تھا اور اسے آندھرا کویتا پیٹا ماہا بھی کہا جاتا تھا کیونکہ اس نے تلگو میں منوچریدا نامی کتاب لکھی تھی۔تینالی راما، کرشنا دیو اور وجیانگر سلطنتوں کا مشہور اسکالر اور پیشہ ور مسخرہ تھا۔

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:19 AM

اشٹادیگجاس کے آٹھ مشہور شاعر

The Ashtadiggajas (Eight renowned poets)

الاسانی پیدونا، نندی تھمبانا، نینالی راما، دھورجتی، بھٹومورتی، پونا ویرا بھدرا، ملانہ اور پانچی سورانا۔

اور وہ پانڈورنگا مہاتیم کا مصنف تھا۔ کرشنا دیوریا نے خود تلگو میں ''امو کتملا یاڈا'' نامی کتاب لکھی جو پیریازور کی لڑکی گوٹا دیوی (انڈل) کا افسانہ ہے وہ سنسکرت اور تلگو کا ماہر اسکالر تھا ''اوشا پرینایم اور جامباوتی کلیانم'' اس کی سنسکرت میں لکھی ہوئی دو کتابیں ہیں۔ کرشنا دیوریا کے عہد کو تلگو ادب کا کلاسیکی دور کہا جاتا ہے۔ اسی لئے اسے بجا طور پر آندھرا پٹاماہا کے لقب سے نوازا گیا۔

اس دوران کنڑ ازبان میں بھی بہت سا کام ہوا۔ بھیما کوی نے ''بھاسوا پورانا'' کا کنڑا میں ترجمہ کیا۔ ہری ہرا دوم نے کرناٹک ودھیا ولاسا کا اعزاز حاصل کیا۔ رامائن کا کنڑا متن کمارا والمیکی نے ترتیب دیا۔

12.6 ادب اور فن تعمیر Art and Architechture

وجے نگر حکمران بہت اچھے معمار پسند تھے۔ انہوں نے اپنے دور میں بہت سے محلات، مندر، بڑے ہال (مہامنڈپا) قلعے، برج، عوامی عمارتیں، ڈیم، ٹینک اور نہریں تعمیر کیں۔ جنوبی ہندوستان میں ادب (Art) اور فن تعمیر پر بہت کام ہوا۔ وجیانگر حکمرانوں نے فن تعمیر میں ایک انوکھا انداز اختیار کیا جسے ڈراوڈا نمونہ Dravida style کہا جاتا ہے۔ وجیانگر فن تعمیر کی اہم خصوصیات کا پتہ ہمیں لایا گوپوراس یا گیٹ ویس اور کلنایا منڈاپم کی عمارتوں سے لگایا جاتا ہے۔ اس کے ستونوں پر بہترین انداز میں مجسموں کی نقش ونگاری کی گئی ہے اور خاص طور پر ان پر گھوڑے کی شکل کو نصب کیا گیا ہے۔ بڑی بڑی عمارتوں میں ایک سو ستون اور بڑے مندروں میں ایک ہزار ستون نصب کئے گئے۔ کلیان منڈاپا کے بہترین نمونوں کا ویلور میں ہم نظارہ کر سکتے ہیں اور کانچی پورم میں وردھا جسوامی اور ایکامبرناتھ مندروں کو ترو چناپلی میں جمبوکیشورا کی مندر کو دیکھا جا سکتا ہے۔

وجے نگر بادشاہوں کے دور میں ہمپی، تروپتی، کالاہاستی، نندی اوکولار وغیرہ میں نرالے اور انوکھے انداز میں بہت سارے مندروں کی تعمیر کی گئی ہے۔ مرکزی آستان کے علاوہ شمال مغرب میں آستانہ پر ایک چھوٹا سا مندر تعمیر کیا گیا لاڑڈیا کے اہم ساتھی رہا کرتے تھے۔ چولہ دور کے آخر میں کیا جانے والا یہ ہنرمندانہ کام اب معمول بن گیا ہے۔

شہر کی ساری عمارتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت عمارت بادشاہ کا محل ہے۔ اس میں کانچی پورم کے بہترین دروازے نصب کئے گئے ہیں جو جنوبی ہندوستان کے مندروں کی آن بان ہے۔ وجے نگر حکمرانوں کے تعمیر کردہ ترووناملئی اور چدمبرم میں داخلی ٹاورس Raya Gopurams ان کے عہد کی یاد تازہ کرتے ہیں جسے بعد کے نائک حکمرانوں نے بھی اختیار کیا تھا۔

وجے نگر دور کا سب سے بہترین مندر ہمپی میں واقع ہے جسے عالمی ثقافتی کے درجہ کا شہر قرار دیا گیا ہے۔ اس کا دارالحکومت دریائے تونگا بھدرا کے جنوبی کنارے پر واقع تھا۔ تالی کوٹا (1565) کی لڑائی کے بعد یہ بدامنی اور تباہی کا شکار ہو گیا۔ ہم وجیانگر حکمرانوں کے فن تعمیرات اور ہمپی کے آثار قدیمہ کے متعلق غیر ملکی سیاح، نیکولو کونٹی اور عبدالرزاق کے شاندار تبصروں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ وجیا نگر کے فن تعمیر کے طرز انداز کو ہم اس کے تعمیر کردہ وسیع وعریض یک سنگی ستونوں سے بنے ہوئے مندروں، زیب وزینت سے بنے ہوئے اور بیرونی دیواروں کے نقش ونگار اور آرائشوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔

کرشنا دیوریا ایک عظیم معمار پسند تھا اس نے اپنی ماں ناگمبا کی یاد میں ناگلپورہ میں (وجے نگر کے قریب) ایک شہر بنوایا جس میں مختلف ٹینکس، ٹاورس اور مندر تعمیر کئے۔ ان مندروں میں سب سے مشہور ویٹالاسوامی اور ویروپا کا مندر ہے، کرشنا دیوریا کے دور میں مشہور ہزارہ مندر بنایا گیا جس کے متعلق لانگ ہرسٹ نے اس طرح ذکر کیا ہے۔'' فن تعمیرات کی حیثیت سے ہندو مندر ایک بہترین نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔'' وجیانگر کے فن تعمیرات کے عمدہ طرز کو وٹاسوامی مندر بھی ظاہر کرتا ہے۔ فرگسن کے قول کے مطابق یہ نقش ونگار سے آراستہ بارونق

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:19 AM

مندر ہے جو دور ہی سے اپنے انوکھے اور نرالے انداز کو نمایاں کرتی ہے۔اس کے موسیقی ستون اور پتھر سے بنے ہوئے رتھ فن تعمیر کے حیرت انگیز نمونے ہیں۔

ویرابھدرا اور لیپاکشی مندر کی نقش ونگاری وجے نگر مصوروں کی عمدہ کاریگری کو ظاہر کرتی ہے۔وجیانگر حکمرانوں نے مختلف مندوروں کی دیواروں پر رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں کی عکاسی کی ہے اور انہوں نے موسیقی، رقص، ڈرامہ، لوک جیسے فنون لطیفہ کی سرپرستی کی ہے ان فن کاروں کا محلوں اور مندروں میں بڑا احترام کیا جاتا تھا۔نرسمہا اور کرشنا دیوراریا کے مجسمے اور ان کی آنکھیں وجے نگر آرٹ کی عمدہ مثالیں ہیں۔وجے نگر سلطنت کے عہد میں مندروں کی دیواروں کا نقش ونگار اس فن تعمیر کی خوبی کو بیان کرتا ہے۔ویروپا کا مندر میں داساوتھارا اور گیریجکلیا نم جیسی دیواروں کی نقاشی اپنے خوب صورت فن کارانہ نمونہ کو ظاہر کرتی ہے۔

Summary خلاصہ

I

- بہمنی سلطنت کے بانی بہمن شاہ اور محمد اول کے کردار کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے کہ انہوں نے کس طرح سے اپنی سلطنت کو مستحکم کیا۔
- رائچور۔دوآب خطے پر وجیانگر اور بہمنی ریاستوں کی جنگ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جس نے دونوں ریاستوں کی معیشت کو تباہ کر کے رکھ دیا۔
- بہمنی سلطنت کے پانچ تقسیم کردہ صوبوں کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔
- اسی طرح اس میں گول کنڈہ قلعہ کی مضبوط ساخت اور اس کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔

II

- سنگما بھائیوں نے کس طرح وجیانگر سلطنت کو قائم کیا، اس میں اس کا سراغ لگایا گیا ہے۔
- وجے نگر کی توسیع پسندانہ پالیسی بہمنی سلطنت کے راستہ کا کانٹا ثابت ہوئی جس کی وجہ سے دونوں ریاستوں میں متواتر جنگیں ہوتی رہیں۔
- سلوا خاندان کی مختصر حکمرانی اور تولوا خاندان کے کرشنا دیوا ریا کے عظیم الشان دور پر بحث کیا گیا ہے۔
- تالی کوٹہ کی جنگ اور نایک سلطنتوں کے مقام کا ذکر اس میں موجود ہے۔
- وجیانگر سلطنت کی انتظامیہ، سماج اور معیشت کے بارے میں اس میں تجزیہ کیا گیا ہے۔



Exersises مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ہری ہرا اور بوکا نے وجیانگر سلطنت کے قیام سے پہلے .....کی خدمات انجام دیں۔

(a) کاکاٹیاس (b) ہوسالس

(c) بیجاپور سلطان (d) یادواس

2۔ درج ذیل کو ترتیب سے جوڑیں:

(a) سنگما خاندان، اروِیڈو خاندان، سلووا خاندان، تلووا خاندان

(b) سنگما خاندان، سلوا خاندان، تلووا خاندان، اروِیڈو خاندان

(c) سلووا خاندان، سنگما خاندان، تلوا واخاندان، اروِیڈو خاندان

(d) سنگما خاندان، تلووا خاندان، سلووا خاندان، اریڈو خاندان

3۔ وجیانگر سلطنت کا نشان.....تھا۔

(a) پھاوڑا (وراہا) (b) شیر

(c) مچھلی (d) تیر اور کمان

4۔ نظم گنگا دیوی نے..... نظم لکھی۔

(a) منوچاریتر م (b) امو کٹاملیاڈر

(c) پنڈورر نگا مہاتمیم (d) مدورا وجیام

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:20 AM

5۔ سنگاما خاندان کا سب سے بڑا حکمران.....تھا

(a) دیوار یا اول (b) دیوار یا دوم

(c) کرشنا دیوار یا (d) ویرانرنرسمہا

6۔ کرشنا دیوار یا نے فتح کا جھنڈا .....میں لہرایا تھا

(a) بلگام (b) کٹک

(c) سمبہا چالم (d) راجا مہندرورم

7۔ پدوکوٹی ایک چھوٹی سی ریاست..... کے درمیان کی ریاست تھی

(a) چولا اور وجیانگر ریاست

(b) چولا اور پانڈیا ریاست

(c) چیرا اور پانڈیا ریاست

(d) چولا اور چیرا ریاستوں

8۔ شاہ نامہ.....کا لکھا ہوا تھ مجموعہ تھا

(a) فردوسی (b) ابن بطوطہ

(c) نکولوڈی کونٹی (d) ڈومنتو بیس

9۔ محمد گوان نے ایک مدرسہ ..... میں قائم کیا جس میں 3000 مخطوطات پر مشتمل ایک لائبریری تھی

(a) بیرار (b) بیجاپور

(c) بیدر (d) احمد نگر

10۔ گولکنڈہ قلعہ کو ..... نے تعمیر کیا

(a) راجہ کرشنا دیو (b) سلطان قلی قطب الملک

(c) محمد گاوان (d) بہمن شاہ

11۔ صحیح بیان تلاش کیجئے

(a) وجیانگر سلطنت میں پانچ خاندانوں نے تقریباً 300 سال تک حکمرانی کی۔

(b) ساحلی آندھرا میں اڑیسہ کے گجا پتی ریاست اور بہمنی حکومت کے مابین کشمکش رہتی تھی۔

(c) عبدالرزاق فارسی سفیر نے کوچی کے زمورین سے ملاقات کی تھی۔

(d) بہمنی بادشاہوں نے مختلف دیوتاؤں کی تصویروں پر مشتمل بڑی تعداد میں سونے کے سکے جاری کئے۔

12۔ صحیح جواب تلاش کیجئے۔

(1) محمد اول نے حکومت کا ایک ایسا بہترین نظام قائم کیا جس کی پیروی اس کے بعد آنے والے جانشینوں اور مراٹھوں نے کی۔

(2) گاواں نے پرتگالی کیمیادان کے ذریعہ گن پاؤڈر کی تیاری اور اس کے استعمال کی تعلیم دی۔

(a) (i) اور (ii) دونوں صحیح ہیں

(b) (i) اور (ii) دونوں غلط ہیں

(c) (i) صحیح (ii) غلط ہے

(d) (i) غلط (ii) صحیح ہے

13۔ دعوی: (A) بہمن بادشاہ نے ورنگل، ریڈی راجمندری اور کوڈاویڈو ریاستوں سے سالانہ ٹیکس وصول کرنا چاہتا تھا

سبب (R) اس کی وجہ سے اکثر جنگیں ہوتی رہیں۔

(a) A صحیح ہے R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے

(b) A صحیح ہے مگر R غلط ہے

(c) A اور R دونوں غلط ہیں

(d) A صحیح ہے R، A کی صحیح وضاحت ہے

14۔ جوڑ لگایئے:

(A) عبدالرزاق	1۔ روس
(B) نکٹین	2۔ سلوانا یک
(C) ڈومینگو پس اور نونز	3۔ فارسی
(D) چیلا پا	4۔ پرتگال

(a) 1,2,3,4 (a) 4,3,2,1

(a) 2,1,4,3 (a) 3,1,4,2

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے:

1۔ وجیانگر سلطنت کے متعلق معلومات کے حصول کے لئے کون سے آثار قدیمہ کے ذرائع ہیں؟

2۔ وجیانگر سلطنت کے بانیوں کا نام بتائیں اور اس کا یہ نام کیسے پڑا۔؟

3۔ ان تین علاقوں کا ذکر کیجئے جہاں وجیانگر اور بہمنی ریاست کے مابین اپنے اپنے مفادات کے حصول کے لئے لڑائی لڑی گئی۔

4۔ اطراف" Tarafs " پر ایک نوٹ لکھئے۔

5۔ محمد اول کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:20 AM

III۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ بہمنی ریاست کا وجود کیسے ہوا اور اس کے بانی کا نام کیا ہے؟

2۔ نایک نظام کیا ہے؟

3۔ رکشاشی۔تنگاڈی جنگ پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

4۔ کرشنا دیورایا، وجے نگر کا سب سے بڑا حکمران تھا، وجہ بتایئے۔

5۔ سکندر دوم یہ لقب کس نے اپنایا اور کیوں؟

6۔ گول کنڈہ قلعہ کا مقام اور اس کی خصوصیت پر ایک مختصر نوٹ لکھئے

IV۔ ذیل کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

1۔ وجیانگر سلطنت کے سماج اور معیشت کی وضاحت کریں۔

2۔ وجیانگر بادشاہوں کے زیر نگرانی انتظامیہ کی وضاحت کریں۔

3۔ بہمنی سلطنت کے حکمران محمد اول کے دور حکومت کا جائزہ لیں۔

4۔ محمد گاواں کی زیر نگرانی فوجی مہموں اور انتظامی مشینری کی وضاحت کریں

کارروائی: Activity

1۔ ہندوستان کے نقشہ پر وجیانگر اور بہمنی ریاست کے حدود کے نشاندہی کریں۔

2۔ کرشنا دیورا کے درباری منخرہ تنالی راما پر چند معلومات فراہم کیجئے۔

تفویض : Assignments

1۔ وجیانگر دور کے مندروں اور ہیمپی کے آثار قدیمہ کی تصاویر پر مبنی ایک البم تیار کیجئے۔

2۔ وجیانگر سلطنت کی زیارت کرنے والے غیر ملکی سیاحوں کے مختصر سوانحی خاکے کھینچئے۔

REFERENCE BOOKS : کتب حوالہ جات

1. Benjamin B. Cohen, *Kingship and Colonialism in India's Deccan* (1850 to 1948), Macmillan, 2007.
2. A.L. Basham, *A Cultural History of India* , Oxford University Press, 1984
3. Firroqui Salma Ahmad, *A Comprehensive History of Medieval India from the Twelfth to the Mid-Eighteenth Century* , Pearson, 2011
4. Burton Stein, The New Cambridge History of India: Vijayanagara, Cambridge University Press.
5. Abraham Eraly, *The Age of Wrath*, Penguin, 2014.

GLOSSARY فرہنگ

Accumulated	gathered	جمع کرنا
Patronise	sponsor	سرپرستی
Accountable	responsible	جواب دہ/ذمہ دار
Conspiracy	plot	سازش
Vanquished	conquered	فتح/جیت
Feudatories	chieftains holding land under feudal system	سرمایہ دارانہ نظام کے تحت قبائلی سرداروں کا اپنی جائیدادوں پر قبضہ کرنا
Truncated	reduced in size	کم حیثیت والے، چھوٹے سائز کا:

11 his unit 12 Set
Thursday, February 17, 2022 11:13:21 AM

اکائی
13

ثقافتی ہم آہنگی : ہندوستان میں بھکتی تحریک

Cultural Syncretism:
Bhakti Movement in India

سیکھنے کے مقاصد

ان معلومات کو حاصل کرنے کے لئے

- ادی سنکرا کا جین مت اور بدھ مت کی روایات کا مقابلہ۔
- مذہبی تجدید اور جنوبی ہند میں عقیدت مند تحریک کے اثرات۔
- سائیوسم اور وشنومت کے مابین تنازعات۔
- جین مت اور بدھ مت کے سراما نک فرقوں کے ساتھ تنازعات۔
- شمالی ہندوستان کی بھکتی تحریک میں، رجحانات، تصوف کے اثر اور بنگال میں وشنوی تحریک کے اثر ورسوخ کی وجہ سے۔
- توحید پسند تحریک جس کی نمائندگی کبیر، گرونانک اور رویداس اور رامانوجر مکتبہ فکر کے اصلاح پسندانہ انداز سے کرتے ہیں۔

Introduction تعارف

تمام ثقافتی روایات کی طرح، مذہب بھی الگ تھلگ نہیں ہے ۔ یہ موجودہ حالات کے مطابق ہے اور معاشرتی اور روحانی ضروریات دونوں کو پورا کرتا ہے۔ ایک طویل تاریخ کے حامل ملک کی حیثیت سے، ہندوستان میں مذہب نے مختلف رویات سے منسلک ہوکر ترقی کی۔ ویدک مزہب، جو ہندوستان میں آریائی بولنے والے لوگوں کی آمد کے ساتھ آیا تھا، انہوں نے سندھ تہذیب سے بہت سے عناصر کو جذب کرلیا۔ ہڑپہ، ابتدا میں دیوی کی عبادت کرتے تھے۔ اسی طرح سندھ کے رسم الخط میں پائے جانے والے ایک تصویر کی شناخت سوا کے نام سے ہوئی ہے۔ ویدک دیوتاؤں کے اندر، ورون، اگنی، وغیرہ تھے اور یہ بعد میں ہی سوا اور وشنو کی پوجا میں ترقی ہوئی۔ عام دور (قبل مسیح) سے قبل پہلے ہزاری کے وسط میں، ہندوادئے گنگا میں دو عظیم مذاہب ابھرے تھے: بدھ مت اور جین مت (دوسرے ہیٹروڈوکس مذاہب جیسے اجیویکا کے علاوہ) نے آرتھوڈوکس ویدک مذاہبی طریقوں کو چیلنج کیا تھا۔

اسی طرح، جنوبی ملک میں، مشترکہ دور وسط اول کے ہزار سالہ موقع پر، ایک مظیم مذہبی روایت پروان چڑھی۔ بھکتی ایک مذہبی تصور کے طور پر نجات کے حصول کے لئے ایک بھگوان کے سامنے عقیدت کے حوالے کرن ے کا مطلب ہے۔ اگر چہ بھگوت گیتا جیسی عبارتیں بھکتی یا بھکتی مارگہ کے راستے کے بارے میں بات کرتے ہیں، اس تحریک نے اس دور میں ہی طاقت حاصل کی۔ مورخین کا استدلال ہے کہ یہ اخلاقی، مہلک اور ملحد کے خلاف نکلا ہے۔ جین مت اور بدھ مت کی روایات۔ ویدک مذہب میں دونوں نے کچھ خصوصیات شامل کیں۔ جب کہ ادی سنکرا نے ہیروڈوکس مذاہب کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندو مذہب کو اڈویٹ کا فلسفیانہ نظریہ فراہم کیا، وہ فکری سطح پر قائم رہی۔ یہ عظیم سایوا نائمارس اور وشنوا ظہروں نے اپنی چلتی عبارتوں کے ساتھ، بھکتی نظریہ کو شکل دی اور لوگوں کی حمایت حاصل کی۔ مورخین اسے بھکتی تحریک کہتے ہیں۔ حکمران بادشاہوں کے تعاون سے چلنے والی اس تحریک نے تمام پہلوؤں پر ایک گہرا اور دیرپا اثر ڈالا: معاشرتی، سیاسی، مذہبی، ثقافتی اور لسانی۔ اس طرح جنوبی ہند ساتویں سے دسویں صدی تک مذہبی تجدید کا گھر بن گیا۔ رامانوجا جیسے مذہبی ماہرین کے ساتھ یہ گیارہویں صدی میں ایک فلسفیانہ اور نظریاتی تحریک میں بدل گیا۔ بہت سارے شاعر سنتوں سے متاثر ہوکر بھکتی فرقہ پورے ہندوستان میں 14 ویں صدی سے پھیل گیا۔ ہم یہاں بھکتی تحریک کی

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:16:56 PM

عمومی خصوصیات، اس کے اہم حامی، تحریک کے دو مختلف رجحانات اور لوگوں کی معاشرتی اور ثقافتی زندگی پر اس کے اثرات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

13.1 جنوب میں بھکتی تحریک
Bhakti Movement in the South

قبائلی معاشرے کو ایک بہتر معاشرتی نظام میں کے ظہور سے حکمرانی کو ایک مذہب کی سرپرستی کرنے کی ضرورت ہے۔ بدھ مت اور جین مت کو بنیادی طور پر تاجر طبقے کی سرپرستی حاصل تھی اور ریاستوں نے بھی ان کی حمایت کی تھی۔ بھکتی تحریک کی ابتدا زمینداری ذاتوں میں ہوئی تھی، اور یہ بدھ مذہب اور جینوں کی تنقید تھی۔ اس سے شاہی سرپرستی کی لڑائی بھی ہوئی۔

بدھ مت اور جین مت کے ساتھ تنازعہ
Conflict with Buddhism & Jainism

ذرائع : بھکتی ادب، زیادہ تر پورانہ اور مقدس صحائف کا علمی متن، ٹملناڈو میں مذہبی تنازعات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ تھیوارام مین تین نیانمرس شامل ہیں: اپار (ترونا وُکراسر)، سمبندر (ترو گنانا سمبندر) اور سندارار۔ ایک ساتھ مل کر اس کے تشکیل کے بارے میں سیوا ترومرئی کا انتخاب کیا۔ آٹھویں ترومرائی مانیکا واسکر کی تعریف مشتمل ہے۔ ان میں سے بہت سے تسبیح جینوں اور بدھ مت پر اپنی تنقید کا اظہار کرے ہیں۔ پیریے پرانم بذریعہ سیکی لر جو تینسٹھ 63 نیانمروں کی کہانیاں بیان کرتا ہے، بھکتی تحریک کے مطالعہ کے لئے ایک اہم وسیلہ ہے۔ وشنو بزرگوں، اذھوروں کی سبیح نالیرادیویا پر بندھم کے ساتھ مرتب کی گئی ہیں بھکتی نظموں کی اہمیت اس حقیقت میں ہے کہ وہ آج بھی لوگوں کے ذریعہ پڑھ، گایا اور تعظیم کرتے ہیں اور وہ ٹمل ادبی روایت کا ایک اہم حصہ بھی تشکیل دیتے ہیں۔ خطاطی کے ذرائع اور شبیہ نگاری سے بھی زیادہ معلومات ملتی ہیں۔

ابتدائی تنازعات
Early Conflicts

ایک طرف سائیوازم اور وشنومت کے تنازعات کی ابتدائی مثالیں اور دوسری طرف بدھ مت اور جین مت کے سرا مانک فرقے پلّوا دور میں رونما ہوئے۔

مہیندرا ورما پلّوا اول، ایک جین، عقیدے سے، دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو ستایا۔ اپپار، اپنی زندگی میں ایک جین، جسے درمہ سینا کہتے ہیں، انہوں نے بعد میں اپنی بہن کے زیر اثر سائیوازم کی طرف راغب کیا۔ مہیندرا ورما نے اپنے جین کے مشیروں کے کہنے پر پہلے اپپار کو پھر سے منوانے اور پھر ظلم وستم کے ذریعہ بحال کرنے کی کوشش کی لیکن آخر کار اس کا خاتمہ خود بادشاہ نے خود سائیوازم میں کیا۔

روایت کے مطابق، سمبندر نے ایک مذہبی مباحثے میں جینوں کو شکست دی اور اس کے نتیجے میں ان کے مخالفین کو بھی بے دخل کر دی گیا۔ ماراورمن اریکیسری (640-670) ،کون پانڈین کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جو سائیوازم سے جین مت میں تبدیل ہوئے، بعد میں سمبندر کے اثر میں دوبارہ تبدیل ہو گئے۔ سیوئزم کے علامات کے مطابق، اس کے دوبارہ مذہب تبدیل ہونے کے بعد، اس نے مدورائی ضلع کے ایک گاؤں سامنتھم میں جینوں کے قتل عام کا حکم دیا۔

سایئو سدھانتھا نصوص جیسی فلسفیانہ عقائد میں بدھ اور جین فلسفوں کے وسیع تنازعات موجود ہیں۔ سایئو سدھانتھا متوں کی کچھ کتابیں، جیسے سیوا گنا ستیار، مین الگ حصے ہیں جس کا نام 'پراپا کلم' ہے، جو بنیادی طور پر بدھ اور جین کے مذہبی دلائل کی تردید کرتا ہے۔ بھکتی ادب اور مقدس صحائف کا علم تنازعات اور اور ہیٹروڈوکس کی شکست کی مثالوں کو بیان کرتی ہے۔ کتبے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے تنازعہ کے ساتھ بہت سے راہبوں کو ٹھکانے لگایا گیا تھا۔

نفیس فلسفیانہ اختلاف کے باوجود بھکتی تحریک اور شاہی سرپرستی کی نوعیت ہی تھی جو اسے ملی تھی کہ آخر کار بدھ مت اور جین مت کے خاتمے کا باعث بنی۔ گیارہویں صدی تک، ان دونوں مذاہب کو موثر انداز میں شکست ہوئی تھی۔ جبکہ ٹمل ملک میں بدھ مذہب کا صفایا ہو گیا تھا کیوں کہ ہندوستان کے بیشتر علاقے میں ٹمل بولنے والے جین برادری آج بھی ٹمل ناڈو میں جیبوں میں زندہ ہیں۔ مندوروں اور

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:16:57 PM

مزارات کو تباہ کیا گیا یا استعمال میں لایا گیا جب کہ بہت سے نوادرات نظر انداز اور توڑ پھوڑ کی وجہ سے ضائع ہو گئے۔ آج تک کوئی ٹملناڈو کے بہت سے حصوں میں بدھ اور جین تھر تھنکر اس کی منقسم مجسموں کو دیکھ سکتا ہے۔

اس کے باجود، آرتھوڈوکس اور اور ہیٹروڈوکس نے ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کی اور وہ ایک چھوٹ گئے ہیں۔ ترک کرنے کا خیال، جو بدھ مت اور جین مت کا مرکزی مرکز ہے، سائیویوں اور وشنویوں نے اپنایا تھا۔ ہیٹروڈوکس فرقوں کی سادگی اور زندگی کو تہواروں اور رسومات کے ساتھ منایا۔ اسی طرح، سبزی خوروں کی کھانے کی عادات اور جانوروں کے قتل پر پابندی کے عوض اونچی قیمت کو بھی اس اثر ورسوخ کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ ٹملی زبان کی بالادستی اس حقیقت کا جواب تھی کہ ہیروڈوکس مذاہب نے شمالی ہندوستان پر اکرتوں کو استعمال کیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بھکتی کے استحصال کرنے والوں نے موقف اختیار کیا کہ بدھ مت اور جین مت کے مہلک مذاہب کے رعکس، وشنو اور سیوا سے عقیدت تقدیر پر قابو پاسکتی ہے۔

اس طرح بدھ مذہب اور جین مت کے تنازعہ سے ویدک ہندو مت دل گیا۔

13.2 بھکتی تحریک شمالی ہند تک پھیلاؤ
Spread of Bhakti Movement to the North India

جب جنوبی ہند میں بھکتی تحریک کی مقبولیت عروج پر پہنچی تو، وشنو علماء اور سنتوں کی ایک نوع نے بھکتی کے نظریہ کو فلسفیانہ سطح پر بیان کیا۔ رامانوجر نے فلسفیانہ کی وضاحت کی جس کو وشستا دویتا یا قابلیت پسندی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کی تعلیم نے ادی سنکرا کے مطلق ایکزم پر زور دینے یا اعلیٰ کی وحدانیت 'اور 'روحوں' پر زور دیا۔

اگر ساتویں صدی سے ٹمل ملک میں بھکتی تحریک پروان چڑھی تو یہ صرف پندرھویں صدی سے ہی شمالی ہندوستان میں عقیدت بخش شاعری کا ایک غیر معمولی مظاہرہ ہوا۔ علٰحیدگی، مشرکیت اور بت پرستی کے عمل سے یہ معاشرہ ایک ذات پات سے متاثر طبقے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ مذہبی سوچ رکھنے والے سنتوں نے رسومات اور تقریبات کے خلاف احتجاج کی آواز بلند کی، توہم پرستی اور ناپسندیدہ رسمیں۔ وشنو بھکتی تحریک کے ساتھ ساتھ ایک توحید پسندی کی تحریک چلائی گئی۔ توحید پرستوں نے ایک راستہ اختیار کیا جو اس وقت کے گالب مذاہب، ہندو مت اور اسلام سے آزاد تھا۔ انہوں نے ان دونوں میں سے کسی سے بھی بیعت کرنے کی تردید کی اور دونوں مذاہب کے وہم پرست اور آرتھوڈوکس عناصر تنقید کی۔

ترکی کی فتح کے ساتھ اسلام کی آمد ویدک علماء اور کاہنوں کے لئے ایک چیلنج تھا۔ چودھویں صدی کے آخر میں میں اسلام ہندوستان کے بڑے حصوں میں پھیل گیا تھا۔ ہندوستانی آبادی کا کافی حصہ اسلام قبول کر چکا تھا۔ ریاستی طاقت کے ساتھ مل کر، مساوات پر زور دیتے ہوئے اسلام کے آفاقی پیغام نے معاشرے کے نچلے طبقوں کو اپنی طرف راغب کیا۔

نئی سیاسی اور معاشرتی صورتحال نے ذات پات، ویدک کے مخالف اور پوراناس کے مخالف روایات کے ساتھ عدم ہموار تحریکوں کے فروغ کے لئے حالات پیدا کر دیئے۔ ثقافتی شعبے میں نتیجے میں تبدیلیاں علاقائی زبانوں کی ترقی، ہندوستانی ارتقاء، اور ہند مسلم موسیقی اور فن تعمیر کی تھی۔

مسلم سیاسی اقتدار پر ہندوؤں کا ردعمل پیچیدہ تھا۔ جب کہ نئے مذہب کے ساتھ کافی دشمنی تھی یہاں ہندو مذہب کو مستحکم کرنے کے لئے اندرونی اصلاحات کا رجحان بھی تھا تاکہ اس چیلنج کا سامنا کرنا پڑا تنازعات کا ایک اہم نتیجہ ہم آہنگی فرقوں اور بڑے شاعروں اور سنتوں کا عروج تھا جیسے کبیر، گرونانک، اور رویداس۔

13.3 تصوف کے اثرات
Impact of Sufism

ہندو مت میں بھکتی تحریک کے متوازی طور پر، تصوف نے اسلام میں اسی طرح کا کردار ادا کیا۔ صوفی، ولی، درویش اور فقیر کی اصطلاحات ان مسلم بزرگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جنہوں نے سنجیدہ مشقتوں، غور وفکر، ترک اور خود انکار کے ذریعہ اپنی وجدانیتی قابلیت کو ترقی دینے کی کوشش کی۔ بارھویں صدی تک، تصوف اسلامی معاشرتی زندگی کا ایک بااثر پہلو بن گیا تھا کیونکہ اس نے تقریباً پورے مسلم معاشرے میں پھیلا دیا۔

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:16:58 PM

تصوف باطنی یا باطنی پہلو اور اسلام کے صوفیانہ جہت کی نمائندگی کرتا ہے۔صوفی بزرگوں نے مذہبی اور فرقہ وارانہ تفریقوں سے بالاتر ہوکر بڑے پیمانے پر انسانیت کے مفاد کو فروغ دینے کے لئے کام کیا۔صوفی فلسفیوں کا ایک طبقہ تھا جن کی مذہبی کیتھولک اور رواداری کے لئے قابل ذکر تھا۔ صوفیوں نے خدا کو ہی اعلیٰ خوبصورت سمجھا اور مانا کہ ہر ایک کو اسی کی تعریف کرنی چاہئے ، اس کی فکر میں خوش ہونا چاہئے اور صرف اسی کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھنا ہے ان کا ماننا تھا کہ خدا 'معشوق' ہے اور صوفیاء عاشق ہیں ۔تصوف مختلف "سلسے " یا احکامات کے ساتھ تقلیمی بن گئے۔صوفی کے سب سے مشہور سلسے چشیہ،سہروردیہ،قادریہ،اور نقشبندیہ تھے۔

تصوف نے دیہاتی اور شہری دونوں علاقوں میں جڑ پکڑ لی،اور عوام پر گہرے سماجی،سیاسی اور ثقافتی اثر ورسوخ کا استعمال کیا۔اس نے ہر طرح کے مذہبی رسم ورواج،قدامت پسندی،جھوٹ اور منافقت کے خلاف بغات کی اور ایک نیا عالمی نظم تخلیق کرنے کی کوشش کی جس میں روحانی مسرت آخری مقصد تھا۔ایسے وقت میں جب سیاسی اقتدار کے لئے جدوجہد رائج رجحان تھا،صوفی بزرگوں نے لوگوں کو ان کے اخلاقی ذمہ داریوں کو یاد دلادی۔ایک ایسی دنیا میں جہاں تنازعات سے دوچار ہیں انہوں نے امن اور ہم آہنگی لانے کی کوشش کی ۔تصوف کی سب سے اہم شراکت یہ ہے کہ اس نے ہندو مسلم تنازعات اور تعصّبات کو بڑھا دیا اور ان دونوں مذہبی برادریوں کے مابین یکجہتی اور استقامت کے جذبات کو ختم کرنے میں مدد کی۔

13.4 بھکتی تحریک کی نمایاں خصوصیات
Salient Features of Bhakti Movement

1. بھکتی مصلحین نے توحید کے اصولوں کی تبلیغ کی (خدا کی وحدانیت)
2. وہ زندگی اور موت کے چکر سے آزادی پر یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے تاکید کی کہ نجات صرف گہری عقیدت اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوسکتی ہے۔
3. انہوں نے خدا کے فضل وکرم کے حصول کے لئے خود سپردگی پر زور دیا
4. گروؤں نے رہنما اور منقطع کے طور پر کام کرسکتے ہیں۔
5. انہوں نے عالمگیر اخوت کے اصول کی حمایت کی۔
6. انہوں نے بت پرستی پر تنقید کی۔
7. انہوں نے گہری عقیدت کے ساتھ بھجنوں کے گانے پر زور دیا۔
8. یہ دلیل دیتے ہوئے کہ انسان سمیت تمام جاندار خدا کے فرزند تھے،انہوں نے ذات پات کی نظام کی سختی سے مذمت کی جس نے لوگوں کو ان کی پیدائش کے مطابق تقسیم کیا۔
9. انہوں نے رسم،زیارت اور روزوں کی مذمت کی۔
10. وہ عام لوگوں کی زبان میں کسی بھی زبان کو مقدس اور سنجیدہ نظموں کو نہیں سمجھتے تھے۔

13.5 بھکتی تحریک کے حامی
Proponents of Bhakti Movement

کبیر


کبیر

غالبًا کبیر قرون وسطی کے ہندوستان کے سب سے اہم ثقافتی شخصیت ہیں۔ان کی علامت کلاسیکی شاعری جس نے ظاہری اور رسم کی تضحیک کی اور خدا کی آفاقی پر زور دیا اس نے بہت سارے پیروکاروں کو جیت لیا۔ان کی زندگی کے بارے میں تھوڑا سا ٹھوس تاریخی ثبوت دستیاب ہے۔وہ شاید ایک جولاہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ رامانندا کا شاگرد ہے،اس ان سے ویدانت کا فلسفہ سیکھا۔تذکرۂ اولیائے ہند(مسلم بزرگوں کی زندگی) کے مطابق ،وہ مسلمان صوفی ،شیخ تقی کے شاگرد تھے۔کبیر ایک مذہبی بنیاد پرست تھا جس نے ہندو اور مسلم دونوں فرقہ واریت کی تنگ نظری کی مذمت کی تھی ۔ان کے پیغام میں ہندو برادری کے نچلے طبقے سے اپیل کی گئی۔اس کی تعلیمات کے سب سے نمایاں خصوصیات شرک،بت پرستی اور ذات پات کی مذمت ہے وہ مسلم رسم پرستی کی مذمت میں بھی اتنا ہی کم تر تھا۔وہ خدا کے بعد ایک سچے متلاشی تھے،اور ان رکاوٹوں کو توڑنے کی پوری کوشش کی جنہوں نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے الگ کردیا تھا۔تاہم،اس نے لاکھوں پیروکاروں سے کیا اپیل کی،پرجوش اعتقاد کہ اسے خدا کا راستہ مل گیا ہے،ایک ایسا راستہ جو سب سے نیچے کے ساتھ ساتھ

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:16:59 PM

اعلی تک بھی قابل رسائی ہے۔ ان کی شاعری ابھی بھی ہندوستان کے بڑے حصوں میں سنائی جاتی ہے۔

روی داس Ravidas



روی داس

روی داس 15 ویں سے 16 ویں صدی کے دوران بھکتی تحریک کے ایک شاعر بزرگ تھے۔ پنجاب ، راجستھان ، مہاراشٹرا اور مدھیہ پردیش کے خطوں میں بطور گرو (استاد) کے طور پر روی داس کے عقیدت مند گانوں نے بھکتی تحریک پر دیرپا اثر ڈالا۔ روی داس کی زندگی کی تفصیلات غیر یقینی اور مقابلہ شدہ ہیں۔ زیادہ تر علماء کا خیال ہے کہ دبا غ خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ روی داس بھکتی عظیم شاعر رامانندا کے شاگردوں سے ایک تھے۔ سکھ صحیفے میں روی داس کے عقیدت مند گیت شامل تھے۔ روی داس نے ذات پات اور صنف کی معاشرتی تقسیم کے خلاف بات کی، اور ذاتی روحانی آزادیوں کے حصول میں اتحاد کو فروغ دیا۔

گرونانک (1469-1539)
Guru Nanak (1469–1539)



گرونانک

سب سے زیادہ اثر ورسوخ والے بزرگ گرونانک تھے جنھوں نے سکھ مذہب کی بنیاد رکھی جو بلا شبہ ہم آہنگی کا اثر ظاہر کرتا ہے۔ ایک توحید پسند مذہب کی حیثیت سے سکھ مذہب نے خدا کی وحدانیت اور سخت اخلاقیات پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا ہے۔ دو صدیوں کے دوران، اپنے دس گروؤں کی سربراہی میں، سکھ مذہب نے متعدد پیروکاروں کو پنجاب کے خطے میں تیزی سے پھیلا دیا۔ سکھ تعلیمات کے نتیجے میں برادری کا ایک مضبوط احساس پیدا ہوا۔ وقت کی سیاست نے مغل سلطنت سے تنازعات پیدا کر دئے جس کے نتیجے میں وہ ظلم وستم کا شکار ہوا جس کے نتیجے میں ان کی گروؤں کی شہادت ہوگئی۔ گرو گوونڈ سنگھ آخری تھے ان کے بعد گرنتھ صاحب کو گرو سمجھا جاتا تھا۔ گرو جبکہ گرونانک کی تعلیمات ادی گرنتھ ہیں۔ گرو گرنتھ صاحب، اپنے دوسرے گروؤں کی تعلیمات کا حصہ ہے، بہت سے بھکتی شاعروں اور صوفی بزرگوں جیسے رامانندا، نام دیو، کبیر اور شیخ فرید کی تصنیف کو شامل کیا گیا ہے۔

چیتانیا (1485-1533) Chaitanya (1485–1533)

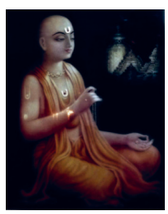

چیتانیا

بنگال کا چیتانیا بھکتی تحریک کے ایک ایسے پہلو کی نمائندگی کرتے ہیں جو کبیر اس کے جانشینوں کی زندگی اور تعلیمات میں اس سے بہت مختلف ہیں۔ چیتانیا کی پریشانی، کبیر کی طرح، لوگوں کو کسی مسلک اور اصول سے بالاتر ہو کر خدا کو سمجھنے کے لئے نہیں تھی۔ یہ دوسرے تمام دیوتاؤں پر کرشنا کی فوقیت کو بلند کرنا تھا۔ یہ دوسرے لفظوں میں، ایک حیات نوع کی تحریک تھی، نہ کہ ہم آہنگی کی تحریک، وشنو کی اپنی سب سے دلکش شکل، محبت کرنے والی خوش کن کرشنا کے تحت پوجا کو واپسی تھی۔

بنگال کے ویشنویوں نے ہندومت کی اصلاح کی کوشش نہیں کی۔ اس کے بجائے، انہوں نے کرشنا نے سے عقیدت پر زور دیا۔ تاہم، چیتانیا نے تمام طبقوں میں اپنے شاگرد بنائے تھے۔ انہوں نے خوشگوار رقص کے ساتھ ساتھ گروپ عقیدت سے متعلق گانے کی مشق کو مقبول بنایا۔ ان تحریک بنگال اور اڈیسہ میں مقبول ہوئی۔

نام دیو Namadeva



نام دیو

نام دیو ایک درزی کا بیٹا اور مہاراشٹرا کے ستارا ضلع کے نرس وامنی گاؤں کا رہائشی، سینٹ جنا دیو کے زیر اثر، بھکتی راہ میں بدل گیا۔ پنڈرہ پور کے وٹھالہ (وشنو کا اوتار) کے ایک سخت عقیدت مند، نام دیو نے اپنے پیرو کاروں کے ساتھ عبادت میں اپنا شیادہ تر وقت صرف کیا اور زیادہ تر اپنی آیات میں ہی نعرے لگائے۔ انہوں نے مراٹھی اور ہندی میں بہت سارے ابھنگس (مہارشٹرا میں بھکتی بزرگوں کے ذریعہ خدا کی شان کی تعریف میں مرتب اور گائے ہوئے گانے) لکھے۔ انہوں نے جہاں تک پنجاب تک کا سفر کیا جہاں ان کی تعلیمات اتنی مشہور ہوگئیں کہ بعد میں یہ

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:17:00 PM

گروگرنتھ میں جذب ہوگئے۔اپنے دل سے خدا سے پیار کروتا کہ ایک پرہیز گار زندگی بسر کرو، ہر چیز کو ثابت قدمی کے ساتھ اس کے سپرد کرنا اس کے پیغام کا نچوڑ ہے۔

رامانندا (1400-1470)
Ramananda (1400-1470)

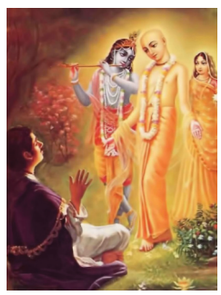

رامانندا

بنگال کے چیتانیا کا تعلق مادھواچاریہ کے فلسفیانہ اسکول (ویدھانتا کے دویتا اسکول کا ایک بڑا وکیل تھا) سے تھا، جبکہ رامانندا رامانوجا فلسفیانہ تھے رامانندا کے خیال میں ہی پیدا ہوا تھا۔ پریاگ (الہ آباد) اور بنارس میں ہندو مذہبی فلسفے میں اپنی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور مبلغ کی حیثیت سے رامانوجا کے اسکول میں داخلہ لیا۔انہوں نے شمالی ہندوستان کے مقدس مقامات کو دورہ کیا اور وشنومت کی تبلیغ کی۔رامانندا نے رام اور سیتا سے محبت اور عقیدت کے نظریہ کی بنیاد پر اپنا فرقہ پایا اور وشنومت میں بنیادی تبدیلیاں متعارف کروائیں۔اس نے خدا کے سامنے مساوات کی تبلیغ کی۔انہوں نے ذات پات کے نظام بالخصوص برہمنوں کی بالادستی کو ہندو مذہب کے واحد پاسبان کی حیثیت سے مسترد کردیا۔معاشرے کے نچلے طبقے کے لوگ اس کے پیروکار بن گئے۔اس کے بارہ شاگردوں میں روی داس، کبیر اور دو خواتین شامل تھیں۔رامانندا ہندی، مقامی زبان میں اپنے عقیدت کے عقدے کی تبلیغ کرنے والے پہلے شخص تھے۔اس نے اسے ہر طبقے کے لوگوں میں مقبولیت بخشی۔ان کے پیروکار قدامت پسند انتہا پسند اسکولوں میں منقسم تھے۔

میرابائی (1498-1546)
Mirabai (1498-1546)

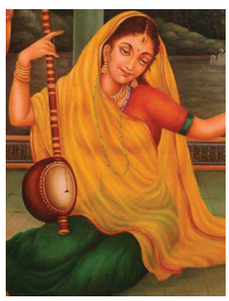

میرابائی

میرابائی راجستھان کے ضلع میرٹا کے کودھ میں پیدا ہوئی تھیں۔وہ جودھ پور کے بانی رانا جودھا جی کی عظیم پوتی تھیں۔اس کی شادی میوار کے رانا سنگا کے بیٹے بھوج راج سے ہوئی تھی۔وہ بھگوان کرشنا کی ایک عقیدت مند بن گئیں، محل چھوڑ گئیں اور اپنے گانوں (بھجنوں) کو گانا شروع کئے اور پیار اور خدا کی راہ کی تبلیغ شروع کیں۔میرابائی نے کرشنا کے نام پر معبود کے عبادت کی تبلیغ کی اور اس بات پر زور دیا کہ کسی کو بھی پیدائش، غربت، عمر اور جنسی تعلقات کی بنیاد پر اپنے خدائی فضل سے محروم نہیں رکھا جانا چاہئے۔ان کے عقیدت مند گانوں نے ایک بھرپور ثقافتی ورثہ تشکیل دیا ہے۔اس کے بھجن آج تک جوش وخروش سے گائے جاتے ہیں۔اس کی تعلیمات سے ہر ہندو گھرانے میں خدائی عبادت کا پیغام جاتا ہے۔

سُر داس
Sur Das

سُر داس، اکبر کے دربار کا مقیم تھا اور آگرہ کا اندھا شاعر کے نام سے مشہور تھا۔خیال کیا جاتا ہے کہ سُر داس ولبھاچاریہ کا شاگرد تھا جو سلطانی دور میں ویشنوا کا مبلغ تھا۔ ولبھاچاریہ پشتی مرگ (فضل کا طریقہ) کے بانی تھے۔سُر داس نے ذاتی خدا سے محبت اور عقیدت کے مذہب کی تبلیغ کی۔ انہوں نے بھگوان کرشن کے بارے میں نظمیں، ہندی نظمیں متاثر کن اور آگے بڑھاتے ہوئے لکھے۔کرشنا کی بال لیلا سُر داس شاعری کا پہلا عظیم موضوع ہے۔ان کے مطابق، محبت ایک ذیلی موضوع ہے جو کرشن کی طرف برنداون کی گوپیوں کے ناقابل شکست کشش کی نمائندگی کرتا ہے۔ گوپیوں کے ذریعہ جوش وجذبے کی شدت ظاہر کی گئی ہے وہ روحانی روح کی طرف انسانی روح کی فطری کشش کا اظہار ہے۔ان کی مشہور تصنیفات سُر ساگر، سُر سروالی اور ساہتیہ لہاری ہیں۔ اس کا یادگار کام سُر ساگر یا سُر کا بحر ہند بھگوان کرشنا کی پیدائش سے لے کر متھورا کی روانگی تک کی کہانی ہے۔



سُر داس

تو کارام
Tuka Ram

تو کارام 1608 میں مہاراشٹرا کے پونا کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ مراٹھا شیواجی اور ایکناتھ اور رام داس جیسے بزرگوں کا ہم عصر تھا۔ بطور تاجر اپنی ابتدائی زندگی کے بعد، انہوں نے پنڈرا پور کے اپنے پسندیدہ دیوتا لارڈ وھوبہ کی تعریف میں عقیدت کے گیت گانا گزارا شروع کیا۔

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:17:00 PM



تو کارام

تو کارام ایک بے بنیاد خدا پر یقین رکھتا تھا۔ ان کے مطابق ، دنیاوی سرگرمیوں کے ساتھ روحانی خوشی کا حکم دینا ممکن نہیں تھا۔ اس نے خدا کی ہمہ گیریت پر زور دیا۔ انہوں نے ویدک قربانیوں ، تقاریب ، زیارتوں ، بتوں کی پوجا وغیرہ کو مسترد کردیا۔ انہوں نے تقویٰ ،بخشش اور ذہنی سکون کی فضیلت بھی پیش کی۔ انہوں نے مساوات اور بھائی چارگی کا پیغام عام کیا۔اس نے ہندو مسلم اتحاد کو پروان چڑھانے کی کوشش کی۔ان کے کچھ اقوال اسی موضوع سے وابستہ ہیں۔انہوں نے مراٹھی میں اپنے ابھنگس لکھے۔

13.6 بھکتی تحریک کا اثر
Impact of the Bhakti Movement

نجات جو اس سے پہلے قابل حصول تھا،صرف معاشرتی درجہ بندی میں پہلے تین احکام کے لوگوں کے ذریعہ ہی ہر ایک کو دستیاب ہوگیا۔بھکتی تحریک نے خواتین اور معاشرے کے نچلے طبقے کے افراد کو روحانی نجات کے لئے ایک جامع راستہ فراہم کیا۔علاقائی زبانوں میں عقیدت مند گانوں پر ادب مضمر ہوگیا اس تحریک کے بزرگ شعراء کرام نے درویشیت کے مذہبی دوہری پرستی سے لیکر،اڈویتا کے مطلق عمل تک، بہت سارے فلسفیانہ مقامات پر فائز ہوئے۔علاقائی طرز عمل جیسے کہ برادری کا گانا، دیوتا کے ناموں کے ساتھ مل کر نعرے لگانا،تہواروں کا انعقاد، زیارتوں پر جانا، سائیوازم سے متعلق رسمیں انجام دینا، اور وشنو جیسے پیشتر علاقے آج تک باقی ہیں۔

خلاصہ SUMMARY

- ذات پات اور صنفی تعصب کے بغیر، مذہب کو سب کے لئے قابل رسائی بنا کر کٹر ویدک مذہب کے اختیار کے خلاف جینوں اور بدھوں کے احتجاج اور مزاحمت سے نمٹا گیا ہے۔
- شاہی سرپرستی کے ساتھ سیوتوں کے ذریعہ جینوں اور بدھوں کے ظلم وستم پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔
- ویدک مذہب کی تبدیلی جبکہ جین مت اور بدھ مذہب سے متصادم ہونے کی وضاحت کی گئی ہے۔
- شمالی ہندوستان میں بھکتی فرقے کے پھیلاؤ اور اس کی نمایاں خصوصیات کی جانچ کی جاتی ہے۔
- اسلام کے تصوف اثرات اور وحید مذہب خصوصاً سکھ مذہب کے ارتقا میں اس کے اثر کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔
- بھکتی تحریک کے بڑے حامیوں اور شمالی ہندوستان میں ان کے کام کے اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مشق EXERCISE

GFKCE

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1. ___ ہندو مذہب کو اڈویتا کے فلسفیانہ نظریہ کے ساتھ فراہم کیا گیا۔
   (a) ادی سنکرا (b) رامانوجا
   (c) رامانندا (d) چیتانیا
2. _____ کٹر ویدک فرقوں اور شرامانک فرقوں کے مابین تنازعہ کا اظہار کرتے ہیں۔
   (a) رامائنہ (b) بھگوتہ پورانا
   (c) مقدس صحائف کا علم (d) بال لیلا
3. _____ کون پانڈین کے نام سے جانا جاتا تھا۔
   (a) مہیندرا ورمن اول (b) ماراورمن اریکیسری
   (c) نرسمھاورمن (d) سندراپانڈین
4. اپپارجین _____ کے طور پر جانا جاتا تھا۔
   (a) ہریسینہ (b) تیرتھنکرا
   (c) سیواگناناسٹیار (d) دھرمہ سینا
5. فقیر _____ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔
   (a) مسلم بزرگ (b) بدھ مت
   (c) ہندو سنیاسی (d) سکھ گرو
6. مادھواچاریہ کا تعلق _____ کے فلسفیانہ اسکول سے تھا۔
   (a) دویتا (b) اڈویتا
   (c) ویسیشٹادویتا (d) پشٹی مارگہ
7. بھکتی بزرگ شاعر رامانندا کے ایک شاگرد _____ تھے۔
   (a) چیتانیا (b) میرابائی
   (c) گرونانک (d) کبیر

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:17:01 PM

8. ہندی میں اپنے عقیدت کے عقیدے کی تبلیغ کرنے والے پہلے شخص _____ تھے۔

(a) روی داس (b) رامانندا

(c) کبیر (d) نام دیو

9. اکبر کے دربار میں ___ کو 'آگرہ کا اندھا شاعر' کہا جاتا تھا۔

(a) سُرداس (b) تو کارام

(c) رامانندا (d) میرابائی

10. _____ مراٹھا حکمران شیواجی کا ہمعصر تھا۔

(a) رامانندا (b) میرابائی

(c) سُرداس (d) تو کارام

11. صحیح بیان تلاش کریں

(a) اپپار کی اپنی ابتدائی زندگی میں ایک سائیوا، بعد میں اس کی بہن کے ذریعہ راضی کیا گیا، اور جین مت کی طرف راغب ہوا۔

(b) صوفیاء خدا کو اعلیٰ خوبصورت کے طور پر مانتے تھے۔

(c) بنگال ویشنویوں نے رام بھکتی کو فروغ دے کر ہندومت میں اصلاح کی کوشش کی۔

(d) بدھ مت کے صحیفوں میں روی داس کے عقیدت مندانہ گانوں کو شامل کیا گیا تھا۔

12. دعویٰ(A): بھکتی اصلاح پسندوں نے توحید کے اصول کی تبلیغ کی وجہ (R) : انہوں نے بت پرستی پر تنقید کی

A(a) صحیح ہے، R کی صحیح وضاحت A نہیں ہے۔

(b) A اور R غلط ہے۔

(c) A صحیح ہے، R کی صحیح وضاحت A ہے۔

(d) A غلط ہے ، R صحیح ہے۔

13. جوڑ لگائیے

(A) کبیر (1) ساہتیہ لاہری

(B) سُرداس (2) شیخ تقی

(C) تصوف (3) سمبندر

(D) کون پانڈین (4) جولاہی

(a) 1 , 4 , 3 , 2 (b) 3 , 2 , 1 , 4

(c) 1 , 3 , 4 , 2 (d) 1 , 2 , 4 , 3

II. مختصر ترین جوبات لکھیں۔

1. بھکتی فرقے کے لئے رامانوجر کی خدمات کو اجاگر کریں۔

2. بھکتی تحریک میں روی داس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3. رامانندا کے تعلیمات کیا ہیں؟

4. میرابائی کے گانوں اور نظموں نے ایک ثقافتی ورثہ تشکیل دیا ہے۔ وضاحت کریں۔

5. اسلام کے بارے میں ہندو رہنماؤں کے دو مختلف رائے کیا تھے؟

III. مختصر جوابات لکھیں۔

1. جنوبی ہندوستان مذہبی تجدید کا گھر بن گیا۔ وضاحت کریں۔

2. سُرداس اور تو کارام کی تعلیمات کا تجزیہ کریں۔

3. کبیر کی تعلیمات کیا تھے؟

4. چیتانیا کبیر سے کس طرح مختلف تھا؟

5. بھکتی تحریک کے اثرات کی نشاندہی کریں۔

IV. تفصیلی جواب لکھیں۔

1. تصوف کے اثرات کی وضاحت کریں۔

2. بھکتی تحریک کی نمایاں خصوصیات درج کریں۔

سرگرمیاں

1. کبیر کے سوانح عمری کا خاکہ تیار کریں۔

2. بھکتی تحریک کے موسیقی اور فن پر پڑنے والے اثرات کو اجاگر کریں

اساتذہ کی رہنمائی کے ساتھ تفویض

1. بھکتی بزرگوں کی تصاویر اکٹھا کر کے ایک البم تیار کریں۔

2. ٹملناڈو میں بھکتی بزرگوں کے کچھ پیدائشی مقامات کا دورہ کریں اور ان کی پیش کردہ مندروں کے استھل پرانا س کی تفصیلات اکٹھا کریں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. S. Krishnasawamy Aiyangar, *Some Contributions of South India to Indian Culture*, University of Calcutta, 1923.
2. R. Champakalakshmi, *Religion, Tradition and Ideology*, Oxford University Press, 2011.
3. Noboru Karashima, *A Concise History of South India*, Oxford University Press, 2014.
4. S.A.A. Rizvi, *Wonder That Was India II*, Picador India, 2005.

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:17:02 PM

GLOSSARY فرہنگ

Syncretism	Amalgamation of different religious and cultures	ہم آہنگی مختلف مذہبی اور ثقافتوں کا یکجا ہونا
Hagiographical	Excessive flattering account about the lives of saints	سنتوں کی زندگیوں کے بارے میں بڑھا چڑھا کر بیان کرنا
Intuitive	Feeling to be true even without conscious reasoning	الہام ہوش کے بغیر استدلال کہے بھی سچ سمجھنا
Bard	Poet	شاعر
Sublimate	Purify	خالص
Pervasiveness	Presence felt throughout a place or thing	پھیلانا ایک جگہ یا چیز میں موجودگی محسوس ہونا
Ecstatic	Joyful, blissful	پرجوش خوشگوار

ICT CORNER ICT کارنر

Cultural Syncretism: Bhakti Movement in India

آیئے سوال و جواب کے ذریعہ
سماجی اور مذہبی تحریکوں کو بتائیں۔



طریقہ کار :

مرحلہ 1 : کاروائی کا صفحہ دیکھنے کے لئے URL یا QR کوڈ اسکین کریں۔

مرحلہ 2 : "Scoial Reforms and Religious Movements" کاروائی کے صفحہ پر معروضی قسم سوالات دیئے گئے ہیں۔ پہلے ان کے جوابات منتخب کیجئے۔

مرحلہ 3 : جواب کے صحیح ہونے پر دائیں جانب ہرے رنگ کا ہاتھ کی علامت ظاہر ہوگی۔

مرحلہ 4 : اگر جواب غلط رہا، تو جواب معلوم کرنے کے لئے Show answer پر کلک کریں۔

URL:

https://civilserviceaspirants.in/gk/History/Social-reforms-and-religious-movements-1.html

http://www.gyanjosh.com/test/modern-india/socio-religious-movements/0

EKMU1

* if browser requires allow Flash Player or Java Script.

11 his unit 13 Set
Monday, January 31, 2022 7:17:02 PM

اکائی 14

مغل سلطنت
The Mughal Empire

سیکھنے کے مقاصد

اپنے آپ کو جاننے کے لئے

- ہندوستان میں مغل حکمرانی کی بنیاد
- ہمایون اپنی حکمرانی کو برقرار رکھنے سے قاصر ہونے کی وجہ سے شیر شاہ کے ذریعہ سوری سلطنت قائم ہوئی۔
- شیر شاہ کے انتظامی اصلاحات
- اکبر کے دور میں مغل حکمرانی کا استحکام
- اکبر کی مذہبی اور راجپوت پالیسی
- جہانگیر کی حکمرانی کی اہمیت
- فن اور فن تعمیر میں شاہ جہاں کا اہم کردار
- اورنگ زیب کی فوجی فتوحات اور ان کی راجپوت اور دکن کی مضر پالیسیاں اور مراٹھوں کے خلاف ان کی جنگیں
- مغل حکمرانی کے دوران ہندوستان : ادب، مصوری، موسیقی، فن تعمیر کی ترقی، بھکتی تحریک، تصوف سکھ مذہب اسلام اور عیسائیت کا پھیلاؤ، تجارت، صنعت، سائنس اور ٹکنالوجی

تعارف Introduction

ہندوستان پر کئی صدیوں سے مغرب / شمال مغرب سے حملہ ہوتے آرہے تھے، اس کا آغاز سکندر سے ہوا تھا۔ شمالی ہند کے متعدد حصوں پر یونانی، ساکا، کشان اور افغان جیسے غیر ملکیوں نے حکومت کی تھی۔ مغل، منگول چنگیز خان اور ترک سے آئے ہوئے تیمور نے ہندوستان میں ایک سلطنت کی بنیاد رکھی جو تین صدیوں سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ لیکن ہم انہیں غیر ملکی نژاد حکمرانوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دیسی، ہندوستانی خاندان کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ بابر مغلیہ سلطنت کا بانی تھا جس نے 1526 میں پانی پت کی جنگ میں ابراھیم لودھی کو شکست دینے کے بعد حکومت قائم کی تھی۔ اس طرح ہندوستان میں ایک نیا دور اور ایک نئی سلطنت کا آغاز ہوا، جو 1526 سے 1857 تک تھا اس خاندان کے چھ بڑے حکمران بابر، ہمایون، اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگ زیب تھے، جنہیں "عظیم مغلوں" کے نام سے جانا جاتا ہے، نے ہندوستانی تاریخ پر اپنے نشانات چھوڑ گئے۔ سن 1707 میں اورنگ زیب کی موت کے بعد سلطنت کا زوال ہوا۔ سلطنت کا باضابطہ طور پر ڈیڑھ صدی بعد خاتمہ ہوا، جب اقتدار 1857 کی عظیم بغاوت کے بعد برطانوی راج کے پاس پہنچا۔

مغل سلطنت کا رقبہ افغانستان سے بنگال تک اور کشمیر سے نیچے تک پھیل گیا تھا۔ جنوب میں ٹمل خطے میں مغل حکمرانی نے پورے ملک میں اقتدار پر یکساں، مرکزی انتظامیہ پیدا کیا۔ مغلوں نے، خاص طور پر اکبر نے، ایک مشترکہ قومی شناخت قائم کرتے ہوئے، ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک شائستگی پیدا کی۔ اس کے علاوہ مغلوں نے عظیم فن تعمیر، ادب اور فن کے ورثہ کو پیچھے چھوڑا جس نے ہندوستان کو تقویت بخشی۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:11 PM

14.1 ظہیرالدین محمد بابر (1526-1530)
Zahiruddin Muhammad Babur (1526-1530)


بابر

وسطی ایشیاء میں ازبک باشندوں (ترک نسلی گروہ) کے درمیان سیاسی بالادستی کی دوڑ، صفوی (اس خاندان کے افراد جس نے شیعہ اسلام کی سرپرستی کرتے ہوئے ایران پر حکمرانی کی) اور (ترک عثمانی باشندے جو سنی اسلام پر عمل پیرا تھے) نے سمرقند کے حکمران ظہیرالدین محمد بابر کو مجبور کیا کہ وہ سمرقند سے دور، کہیں اور جگہ اپنے کیریئر کے امکانات تلاش کرے۔ تاریخی طور پر وسطی ایشیاء کے ممالک نے ہندوستان کے ساتھ شاہراہ ریشمی کے ذریعہ کی جانے والی تجارت سے اس ملک (ہندوستان) کے بارے میں مطلوبہ جانکاری فراہم کی تھی جس میں ان کی دلچسپی تھی۔ جو تیمور نے سو اصدی پہلے جو کام کیا تھا بابر نے اسے دہرایا، بابر نے اسے قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ 1526 میں دہلی سلطنت کے بگاڑ کے نتیجہ میں مغل سلطنت کے قیام میں بابر نے کامیابی حاصل کی۔

گیارہ سال کے لڑکے بابر کو اپنے والد کی طرف سے سمرقند (جو اب ازبکستان کا شہر ہے) کا تخت وراثت میں ملا تھا۔ چونکہ اس کے چاروں طرف دشمن موجود تھے، اس نے اپنا تخت گنوا دیا لیکن جلد ہی اسے دوبارہ حاصل کرلیا۔ لیکن جلد ہی اسے احساس ہوا کہ ایران اور وسطی ایشیاء میں ازبک طاقتور خاندان کے ساتھ، اسے اپنی سلطنت بنانے کے لئے جنوب مشرق کا رخ کرنا ہوگا۔ ایک تیموری کی حیثیت سے، بابر کی نظر پنجاب پر تھی، جس کا ایک حصہ تیمور کا تھا۔ 1519 اور 1524 کے درمیان جب اس نے بھیرہ، سیالکوٹ اور لاہور پر حملہ کیا، اس نے ہندوستان فتح کرنے کا اپنا قطعی ارادہ ظاہر کیا، جہاں سیاسی منظرنامے نے بھی اس کی مہم جوئی کا مظاہرہ کیا۔ کابل اور غزنی کو فتح کرنے کے بعد، بابر سندھ سے پار ہوکر ہندوستان آگیا اور ایک چھوٹی سی مملکت قائم کی۔ ہندوستان پر حملہ کرنے کا وقت بھی وہ مناسب تھا کیونکہ افغانوں اور راجپوتوں میں عدم اطمینان تھا، کیونکہ لودھی خاندان کے سلطان ابراہیم لودھی اپنے حلقے کو وسعت دینے کی کوشش کررہا تھا۔

بابر نے دولت خان لودھی، جو ابراہیم لودھی کا اصل مخالف تھا، اسے سفارتی تعلقات قائم کئے، اسی طرح میور کے حکمران اور راجپوت ایکا کے سربراہ، رانا سنگھا سے ہندوستان پر حملہ کرنے کی التجا بابر سے کی اور ساتھ دینے کا وعدہ کیا جب بابر ہندوستان روانہ ہوا تو اس نے پہلے لاہور میں دولت خان لودھی کے افواج کو شکست دی اس لئے کہ وہ بابر کی مدد کرنے کے وعدے سے مکر گیا تھا۔

پانی پت کی پہلی جنگ (21 اپریل 1526)
First Battle of Panipat (21 April 1526)

بابر پھر لودھی حکومت والے پنجاب کی طرف متوجہ ہوا۔ کئی حملوں کے بعد، اس نے پانی پت میں ایک کمتر عددی والی فوج کے ساتھ ابراہیم لودھی کی مضبوط قوتوں کو شکست دی۔ بابر نے یہ جنگ اپنی افواج کی اپنی حکمت عملی اور توپ خانے کے موثر استعمال کی مدد سے جیتا۔ بابر کی فتح نے اسے مستقل طور پر ہندوستان میں آباد ہونے کی امیدیں فراہم کیں۔ بابر نے دہلی اور آگرہ کو فتح کرلیا تھا، لیکن پھر بھی اسے راجپوتوں اور افغانوں کو دبانا پڑا۔

توپ خانہ ایک آرمی یونٹ ہے جو توپوں جیسے بڑے ہتھیاروں کا استعمال کرتا ہے، نقل وحمل اور عام طور پر ایک سے زیادہ افراد کے ذریعہ چلاتا ہے۔ گن پاؤڈر سب سے پہلے چینیوں نے ایجاد کیا تھا اور تیرھویں صدی عیسوی میں اسے یورپ جانے کا راستہ ملا چودھویں صدی کے وسط سے وہاں توپوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں ہمارے پاس بابر سے پہلے جنگ میں توپ خانہ استعمال ہونے کی کوئی مثال نہیں ہے۔

خانوا کی جنگ (1527) Battle of Khanwa (1527)

بابر نے چتور کے رانا سنگا سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا، جو میواڑ کے حاکم کی حیثیت سے راجستھان اور مالوا پر ایک مضبوط اثر ورسوخ رکھتا تھا۔ بابر نے آگرہ کے قریب خانوا کو اس سے مقابلے کے لئے ایک سازگار مقام کے طور پر منتخب کیا۔ افغان مسلمانوں کی مضبوطی کے ساتھ رانا سنگا کے زبردست مارچ، ابراہیم لودھی کے بھائی محمود لودھی اور میوات کے حکمران حسن خان میواتی نے بابر کی فوج کا مقابلہ کیا۔ افواج کی حکمت عملی اور توپ خانہ کے موثر استعمال کے ساتھ، بابر نے

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:12 PM

رانا سنگا کی افواج کو شکست دی۔ اس فتح کے بعد گوالیار اور ڈھول پور کے قلعوں پر قبضہ ہوا جس نے بابر کی حکومت کو مزید تقویت بخشی۔

چندیری جنگ (1528) Battle of Chanderi (1528)

اگلی اہم جنگ جس نے مالوا خطے پر بابر کی بالادستی کو یقینی بنایا وہ چندیری میں میڈینی رائے کے خلاف لڑی گئی۔ اس فتح کے بعد بابر نے افغانوں کی بڑھتی ہوئی سرکش سرگرمیوں کی طرف رخ کیا۔

گھاگرا کی جنگ (1529) Battle of Ghagra (1529)

یہ آخری جنگ تھی جو بابر نے افغانوں کے خلاف لڑی تھی۔ سلطان ابراہیم لودھی کے بھائی محمود لودھی اور ابراہیم لودھی کے داماد سلطان نصرت شاہ نے بابر کے خلاف سازش کی۔ خطرے کو بھانپ کر بابر نے ان کے خلاف مارچ کیا۔ اس لڑائی میں، جس نے گنگا کی ایک ذیلی ریاست، گھاگرا کے کنارے واقع ہوئی، بابر نے افغانوں کو شکست دی۔ لیکن وہ 1530 میں آگرہ سے لاہور جاتے ہوئے فوت ہوگیا۔

بابر کا اندازہ Estimate of Babur

بابر، مغل سلطنت کے بانی۔ فارسی اور عربی کے عالم تھے۔ بابر کی تزک تزی یوقِ بابری (بابر نامہ) کو ایک عالمی کلاسیکی ادب سمجھا جاتا ہے۔ بابر کو ان افغانوں میں کچھ قابل تعریف بات نہیں ملی جنہوں نے کچھ عرصہ ہندوستان پر حکمرانی کی یا لوگوں کی اکثریت میں انھوں نے حکومت کی۔ لیکن ہندوستان کے بارے میں ان کی تفصیل خوشگوار ہے۔

بابر کے خیال میں، ہندوستان کے پاس جو کچھ ہے، اس کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: "ہندوستان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک بڑا ملک ہے اور اس میں سونے چاندی کی کثرت ہے۔ ہندوستان میں ایک اور سہولت یہ ہے کہ ہر پیشے اور تجارت کے مزدور ان گنت ہیں۔ اب بابر کی سلطنت قندھار سے بنگال کے حدود تک محفوظ تھی۔ تاہم، راجپوت ریگستان اور رنتھم بھور، گوالیار اور چندرائی کے قلعوں کی نشاندہی کرنے والے اس عظیم علاقے میں، وہاں کوئی انتظامیہ موجود نہیں تھی، کیونکہ راجپوت سردار آپس میں لڑ رہے تھے۔ تو بابر نے اپنے بیٹے ہمایون کے لئے مشکل کام چھوڑ دیا۔

بابر کی موت کے بارے میں ایک کہانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا بیٹا ہمایون بیمار تھا اور بابر نے اس سے محبت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر اس کا بیٹا ٹھیک ہوجاتا ہے تو وہ اپنی جان کی پیش کش کرتا ہے اس طرح ہمایون صحت یاب ہوگیا اور بابر کا انتقال ہوگیا۔

14.2 ہمایون (1530-1540 & 1555-1556) Humayun (1530-1540 & 1555-1556)

ہمایون، ایک مہذب اور تعلیم یافتہ شخص، اپنے والد جیسا سپاہی نہیں تھا۔ اسے ایک کمزور مالیاتی نظام اور شکاری افغانوں کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ گجرات کے حکمران بہادر شاہ کو بھی ایک بڑا خطرہ لاحق تھا۔ ہمایون کے بھائی کامران جو کابل اور قندھار کا نگران تھا اس نے پنجاب تک اپنا اختیار بڑھایا۔ ہمایون نے بابر کی وفات کے موقعہ پر وعدہ کیا تھا کہ وہ بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا، اسے یاد کرکے، خانہ جنگی سے بچنے کے لئے کامران کی پنجاب پر حکومت کی بحالی پر راضی ہوگیا۔

شیر خان (بعد میں شیر شاہ) کی سربراہی میں بہار اور اتر پردیش کے آس پاس کے علاقوں میں افغان طاقت کے بڑھنے نے ہمایون کو کارروائی شروع کرنے پر مجبور کردیا۔ 1532 میں ہمایون نے دورہ میں افغانوں کو شکست دے کر چونار کے طاقتور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ چار ماہ کی مدت کے بعد، ہمایون، نے شیر شاہ کے اس لفظ پر یقین کرلیا کہ وہ مغلوں سے وفادار رہے گا، محاصرہ واپس لے لیا۔ یہ ایک بڑی غلطی ثابت ہوئی۔

ہمایون نے اپنے زندگی کے پچھلے سال دہلی، دن پناہ میں ایک شہر کی تعمیر میں صرف کئے جبکہ اس کے دشمن خود کو مضبوط کررہے تھے۔ بہادر شاہ کے آنے والے خطرے کا احساس کرتے ہوئے (جس نے راجستھان سے منسلک ہوکر مغل دشمن عناصر کو اکسایا اور پناہ فراہم کی تھی)، ہمایون نے اس کے خلاف مارچ کیا۔ اس نے گجرات اور مالوا پر قبضہ کیا اور انہیں اپنے بھائی عسکری کے ماتحت چھوڑ دیا۔ گجراتی عوام کی سرکشی کو ختم کرنے سے قاصر، عسکری نے آگرہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس سے خوف زدہ ہمایون منڈو میں کھڑا تھا، کیونکہ اسے ڈر تھا کہ عسکری آگرہ کو اپنے لئے لے لے گا۔ لہٰذا گجرات کو چھوڑ کر مالوا تک ہمایون نے اپنے بھائی کا پیچھا کیا۔ راجستھان میں ملاقات کے بعد دونوں بھائیوں میں صلح ہوگئی۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:13 PM

جب ہمایون بہادر شاہ کے معاملات میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ مصروف تھا تو شیر خان نے بنگال کے حکمران کو شکست دے کر خود کو مضبوط کرلیا تھا۔ شیر خان نے روہتاس اور بنگال کے قلعہ پر قبضہ کیا۔ چنار پر قبضہ کرنے کے بعد ہمایون شیر خان کا مقابلہ کرنے بنگال کا مارچ کیا ۔ جب ہمایون گور یا گوڑ پہنچا تو اسے اپنے چھوٹے بھائی ہندال کی بغاوت کے بارے میں معلومات ملیں۔ ہمایون اس بغاوت کو روکنے کے لئے آگرہ کی طرف بڑھا۔ شیر خان جو اس وقت تک خاموش رہا ہمایون کی فوج پر حملہ کرنے لگا۔ جب ہمایون بڑی مشکل سے چوسا پہنچا تو وہاں ایک مکمل جنگ ہوئی۔

چوسا کی جنگ (1539) Battle of Chausa (1539)

یہ لڑائی شیر خان نے اپنی اعلیٰ سیاسی اور فوجی مہارت کی وجہ سے جیتا تھا۔ ہمایون کو ایک زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا جس مین 7000 مغل امراء اور سپاہی مارے گئے اور خود ہمایون کو گنگا کے اس پار تیرا کی کر کے اپنی جان کی خاطر بھاگنا پڑا۔ ہمایون جو آگرہ پہنچا تھا اس نے شیر خان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھائیوں عسکری اور ہندال کی مدد سے اپنی فوج جمع کی۔ آخری مقابلہ قنوج میں ہوا۔

قنوج کی جنگ (1540) Battle of Kanauj (1540)

یہ جنگ شیر خان نے جیت لی اور ہمایون کی فوج کو مکمل طور پر ختم کیا گیا، اووہ بغیر بادشاہی کے شہزادہ بن گیا۔

14.3 شیر شاہ اور سوری خاندان Sher Shah and Sur Dynasty



شیر شاہ

اس وقت سے جب تک ہمایون نے قنوج جنگ میں تخت نشینی چھوڑ دی اس وقت سے لیکر 1555 تک دہلی پر سور خاندان کے شیر شاہ نے حکومت کی۔ جس کا نام فرید تھا، وہ ایک جاگیردار گھرانے میں پیدا ہوا تھا، اسے شیر خان کا لقب شیر (ہندی میں شیر) کے قتل کے بعد ملا۔ جب وہ تخت پر چڑھ گیا تو اسے شیر شاہ کہا گیا۔ اپنی صلاحیت اور قابلیت کے ذریعے۔ وہ ہندوستان میں افغانوں کی حیثیت سے ابھرا۔ ان کی فوجی قابلیت اور سفارت کاری نے اسے ہمایون اور بہت سارے راجپوت حکمرانوں پر فاتح بنادیا۔ مالوا کا بغیر کسی لڑائی کے سقوط ہوگیا۔ میوار کے رانا ادھے سنگھ نے بغیر کسی مزاحمت کے ہتھیار ڈال دئے۔ شیر شاہ کا اگلا منصوبہ کلنجر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا کیونکہ بندوق کی گولی سے اس کی موت 1545 میں ہوئی۔ شیر شاہ کے بعد اس کا دوسرا بیٹا اسلام شاہ تھا جس نے 1553 تک حکمرانی کی چھوٹی عمر میں اس کی موت کی وجہ سے جانشینی کے بارے میں الجھن پیدا ہوگئی۔ ہمایون نے سور حکمرانوں سے دہلی اور آگرہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس موقع کا استعمال کیا۔

شیر شاہ اصلاحات Sher Shah's Reforms

جب شیر شاہ ہمایون کا پیچھا کر رہا تھا تو، اس نے خضر خان کو بنگال کا گورنر بنا کر چھوڑ گیا۔ خضر خان نے بنگال کے سابق حکمران سلطان محمود کی بیٹی سے شادی کی، اور خود بادشاہ کا رویہ اپنانا شروع کیا۔ واپسی پر شیر شاہ نے اسے زنجیروں میں باندھنے کا حکم دیا۔ بحیثیت صوبائی استحکام کے مسئلے سے واقف ہونے کے ناطے، اس نے سوچا کہ اس مسئلے کا اصل حل ایک مضبوط انتظامی نظام کا قیام ہوگا۔ چنانچہ اس نے حکومت کو انتہائی مرکزیت دے دی۔ دہلی سلطنت کے مقامی انتظامی ڈھانچے میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ عمل کیا گیا۔ گاؤں کے سردار جن کو اپنے زیر کنٹرول علاقے میں سامان کی چوری سے چوکنا رہنے کا ذمہ دار بنادیا تھا۔ کسانوں کی فلاح و بہبود ایک بنیادی تشویش تھی۔ جب کسان برباد ہوجاتا ہے تو، شیر شاہ نے یقین کیا کہ بادشاہ برباد ہوگیا ہے۔ شیر شاہ نے بہت احتیاط برتی کہ فوج کی نقل وحرکت سے فصلوں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ اس نے آمدنی کے لچکدار نظام کی پیروی کی۔ مٹی کی زرخیزی کے مطابق زمین کا سروے کیا گیا اور محصولات کا نپٹنا ہوا ۔ کچھ علاقوں میں، جاگیرداری اور زمینداری نظاموں کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ دوسری جگہوں پر اس نے مجموعی پیداوار کا صرف ایک حصہ جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

تاجروں کے ساتھ معاملات کرتے وقت شیر شاہ نے بھی یہی تشویش ظاہر کی۔ تجارت کی حوصلہ افزائی کے لئے، اس نے تجارتی لاگت کو آسان بنایا، صرف داخلے اور فروخت کے مقام پر ٹیکس جمع لایا تھا۔ سونے، چاندی اور تانبے کے سکوں سے بھی تجارت میں سہولت

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:14 PM

ملی۔اس کے کرنسی کا نظام پورے مغل دور میں جاری رہا اور انگریزوں کے ماتحت سکے کی بنیاد بن گئی۔

جاگیرداری

دہلی سلطنت کے دوران تیار کردہ ایک زمینی میعادی نظام ہے۔ اس نظام کے تحت کسی جائیداد کے محصول اور اس پر حکومت کرنے کا اختیار جمع کرنا ریاست کے ایک عہدیدار کو عطا کیا جاتا تھا۔

زمینداری

یہ اصطلاح زمینی میعاد کے ایک اور نظام سے ہے۔لفظ زمیندار کا مطلب فارسی میں زمین کا مالک ہے۔مغل زمانے میں زمیندار امراء کے طبقے سے لئے گئے تھے۔اکبر نے بزرگوں کے ساتھ ساتھ پرانے حکمران خاندانوں کی اولاد کو بھی زمین عطا کی اور انہیں موروثی طور پر اس سے لطف اندوز ہونے دیا۔ زمینداروں نے کرایہ داروں اور کاشتکاروں سے محصول وصول کیا اور ایک مقررہ رقم ریاست کو بھجوادی۔

تجارت اور سوداگری میں اضافہ اور بہتری کے لئے شیر شاہ نے پرانی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکیں بچھانے کا کام کیا۔شاہراہ کے شاہی نظام کو برقرار رکھا۔مغرب میں سندھ سے لے کر بنگال کے سونار گاؤں تک گرانڈ ٹرنک روڈ کی مرمت کے علاوہ، اس نے گجرات کے سمندری بندرگاہوں کو آگرہ اور جودھپور سے ملانے والی سڑک بھی بنائی۔ لاہور کو ملتان سے ملانے کے لئے ایک سڑک بچھائی گئی ۔ شاہراہوں پر سرائے اور مسافر خانوں کا ایک بڑا نظام تھا، جہاں تاجروں کو کھانا اور رہائش فراہم کی جاتی تھی ، جس سے تیز تجارت کو یقینی بنایا جاسکتا تھا۔شیر شاہ کے ذریعہ تعمیر کردہ کچھ سرائے ابھی باقی ہیں ۔ان سرائیوں نے اپنے آس پاس کے شہروں کی ترقی کو بھی یقینی بنایا۔

شیر شاہ بڑے پیمانے پر خیرات کرتے تھے ۔انہوں نے بے سہارا لوگوں کو خزانے سے وظیفہ دیا۔شیر شاہ ایک راسخ العقیدہ اور متقی سنی مسلمان تھے ۔کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کسی تعصب کے بغیر سب کو انصاف دیا ہے، ظلم کرنے والوں کو سزا دی یہاں تک کہ اگر وہ بزرگ یا اسکے رشتے دار ہوں ۔انہوں نے سرکش زمینداروں ، رئیسوں ، چوروں اور ڈاکوؤں کو سخت سزاؤں کے ذریعے سلطنت میں امن و امان کی موثر بحالی کو یقینی بنایا۔

اکبر اور تو ڈرمل کی جس مالی انتظامیہ کی بہت تعریف کی گئی ہے، وہ انتظامیہ بڑی حد تک شیر شاہ کے طریقوں پر مبنی ہے ۔اپنے مختصر حکمرانی کے دور میں، شیر شاہ کے پاس نئے شہر اور محل تعمیر کرنے کے لئے زیادہ وقت نہیں تھا۔اس نے دہلی میں ایک نئی فصیل والے شہر کی تعمیر شروع کی ، جو بعد میں پرانا قلعہ کے نام سے مشہور ہوا۔اس نے ساسارام میں اپنا ایک مقبرہ بنایا تھا۔

14.4 ہمایون کی جلاوطنی سے واپسی
Humayun's Return from Exile

1545 میں شیر شاہ کی موت کے بعد اس کے کمزور جانشینوں نے دس سال حکومت کی۔ ہمایون، (جو قنوج میں اپنی شکست کے بعد فرار ہوگیا تھا) نے فارس میں سیاسی پناہ لے رکھی تھی۔ ہمایون اس کے بعد فارسی فوج کے ساتھ افغانستان چلا گیا۔وہ قندھار اور کابل پر قبضہ کرنے میں کامیاب رہا۔لیکن اس کے بھائی کامران نے اسے سکون سے رہنے کی اجازت نہیں دی۔ بھائیوں کے مابین جدوجہد تیز ہوگئی اور پھر بھی آخر کار ان کو ہمایون سے سمجھوتہ کرنا پڑا۔ اسی اثناء میں سوری سلطنت کا خاتمہ ہوگیا اور ہمایون کا حملہ آسان ہوگیا۔مغلوں کے قریب پہنچے پر پنجاب میں افغان فوج نے بھاگنا شروع کردیا۔ ہمایون ایک بار پھر شہنشاہ ہوا۔دہلی دوبارہ آنے کے فوراً بعد ہی اس کی موت ہوگئی جب وہ دہلی کے قلعے میں لائبریری کی سیڑھیوں سے نیچے گر گیا۔ لین پول کے رنگین الفاظ میں، "ہمایون اپنی زندگی سے ٹھوکر کھا گیا، جیسے وہ اس سے لڑکھڑا گیا ہے۔"

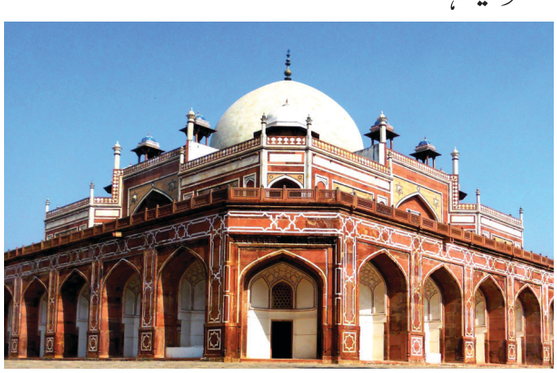

ہمایون کا مقبرہ

14.5 شہنشاہ اکبر (1605-1556)
Emperor Akbar (1556–1605)

راجپوتانہ صحرا میں ہمایون کے بھٹکنے کے دوران ، اس کی

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:15 PM

بیوی نے ایک بیٹے کو جنم دیا، جلال الدین، جسے اکبر کے نام سے جانا جاتا ہے، 1542 میں ۔ اکبر کو چودہ سال کی عمر میں تاج پہنایا گیا تھا۔ اکبر کے عروج کے وقت، افغان اور راجپوت اب بھی طاقتور تھے اور انہوں نے ایک بڑا چیلنج کھڑا کیا۔ اس کے باوجود بیرم خان اس کا سرپرست اور محافظ تھا۔



اکبر (میوزیم آف آرٹس، لاس اینجلس)

پانی پت کی دوسری جنگ (1556) Second Battle of Panipat (1556)

ہیمو، شیر شاہ کے جانشین، بے گھر ہوئے افغان بادشاہ عادل شاہ کا ہندو جنرل تھا، اس نے بادشاہ کو مغلوں کے خلاف افغان فوجوں کی قیادت کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ کیا۔ بادشاہ کی حوصلہ افزائی کرنے سے، ہیمو نے مغل گورنر کو ملک بدر کر کے پہلے گوالیار کی فوج لے لی۔ پھر اس نے آگرہ پر مارچ کیا اور بغیر کسی مزاحمت کے اس پر قبضہ کر لیا۔ جب وہ دہلی گیا تو ہیمو کی فیاضی نے ممکنہ دشمنوں پر قابو پانے میں اس کی مدد کی۔ نومبر 1556 میں اکبر پانی پت کی دوسری جنگ میں ہیمو کے افواج سے لڑنے دہلی کی طرف مارچ کیا۔ ایک تیر نے ہیمو کی آنکھ پر حملہ کیا جب اس کے حق میں جیت کے ساتھ جنگ کا خاتمہ متوقع تھا۔ بے قیادت کی افغان فوج مایوسی کا شکار ہوگئی اور مغل افواج فاتحانہ طور پر ابھرے۔ ہیمو کو پکڑ کر پھانسی دے دی گئی۔ اس فتح نے اکبر کو آگرہ اور دہلی کا خودمختار بادشاہ بنا دیا اور مغل سلطنت کو دوبارہ قائم کیا۔



ہیمو کی شکست

اکبر اور بیرم خان Akbar and Bairam Khan

فاتح طور پر اکبر نے پورے شمالی ہندوستان پر فتح حاصل کی۔ اکبر کی حکمرانی کے ابتدائی چار سال میں مغل سلطنت گوالیار اور اجمیر سمیت کابل سے جونپور تک پھیل گئی، اس کی نیابت ریاست بیرم خان کے ماتحت تھی۔ جلد ہی بیرم خان نے اپنے ساتھی امراء کے ساتھ گھمنڈانہ سلوک کرنا شروع کیا۔ اکبر، اس کے برتاؤ سے مشتعل، ایک فرمان کے ساتھ بیرم خان کو برخاست کر دیا۔ اس کے بعد بیرم خان کی طرف سے بغاوت ہوئی جس کو اکبر نے نمٹا۔ بیرم خان، آخر کار اپنے آپ کو اکبر کے سپرد کرنے پر راضی ہو کر، مکہ چلے جانے کے ارادے سے نکلا لیکن راستے میں اسے ایک افغان نے قتل کر دیا۔ بیرم خان کے کنبے کو دہلی لایا گیا اور اس کا بیٹا عبدالرحیم خان خانِ خانان کے لقب سے اکبر کے دربار کا ایک روشن خیال درباری بن گیا۔

اکبر کی فوجی فتح Akbar's Military Conquests

اکبر نے اپنی وسیع فتوحات کے ذریعے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی۔ مالوا 1562 میں باز بہادر سے فتح ہوا تھا جسے اکبر کے دربار میں منصب دار بنایا گیا تھا۔ وسطی ہندوستان کا گونڈوانا علاقہ 1564 میں رانی درگاوتی اور اس کے بیٹے ویر نارائن کے ساتھ شدید لڑائی کے بعد منسلک ہو گیا تھا۔ میوار کے حکمران رانا ادائی سنگھ نے چتور کے ہاتھ سے جانے سے پہلے ایک زبردست لڑائی لڑی تھی، جس کو محاصرے کے بعد اکبر نے فتح کر لیا تھا۔ چھ ماہ رانا ادائی سنگھ پہاڑوں کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ پھر بھی اس کے جرنیل جئی مال اور پٹا نے اپنی لڑائی جاری رکھی۔ آخر میں جرنیلوں کے ساتھ ساتھ 30,000 راجپوت مارے گئے۔ بہادر جئی مال اور پٹا کی بہادری سے متاثر ہو کر اکبر نے آگرہ قلعہ کے اعلیٰ دروازے کے باہر ان کی یاد میں مجسمے بنا کر ان کو اعزاز بخشا۔ چتور کی گرفتاری کے بعد رنتھمبھور، کلنجر، بیکانیر، جودھپور اور جیسلمیر جیسی راجپوت ریاستوں کے حکمرانوں نے ہتھیار ڈال دئے تھے۔

وسطی ہندوستان کے علاقوں کے ماتحت کرنے کے بعد، اکبر نے سمندری تجارت کے لئے مشہور دولت مند صوبہ گجرات کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اکبر نے سن 1573 میں مظفر شاہ سے گجرات حاصل کیا۔ گجرات دکن کے الحاق کے لئے ایک ذریعہ بن گیا۔ بہار اور بنگال کے افغان حکمران داؤد خان کو شکست دینے کے بعد، 1576 میں دونوں صوبوں کو مغل سلطنت سے جوڑ دیا گیا۔

اکبر نے راجہ مان سنگھ اور بھگوان داس کی مدد سے کابل کے مرزا حکیم کو شکست دی۔ اس کی فتح کشمیر (1586) اور سندھ (1591)

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:16 PM

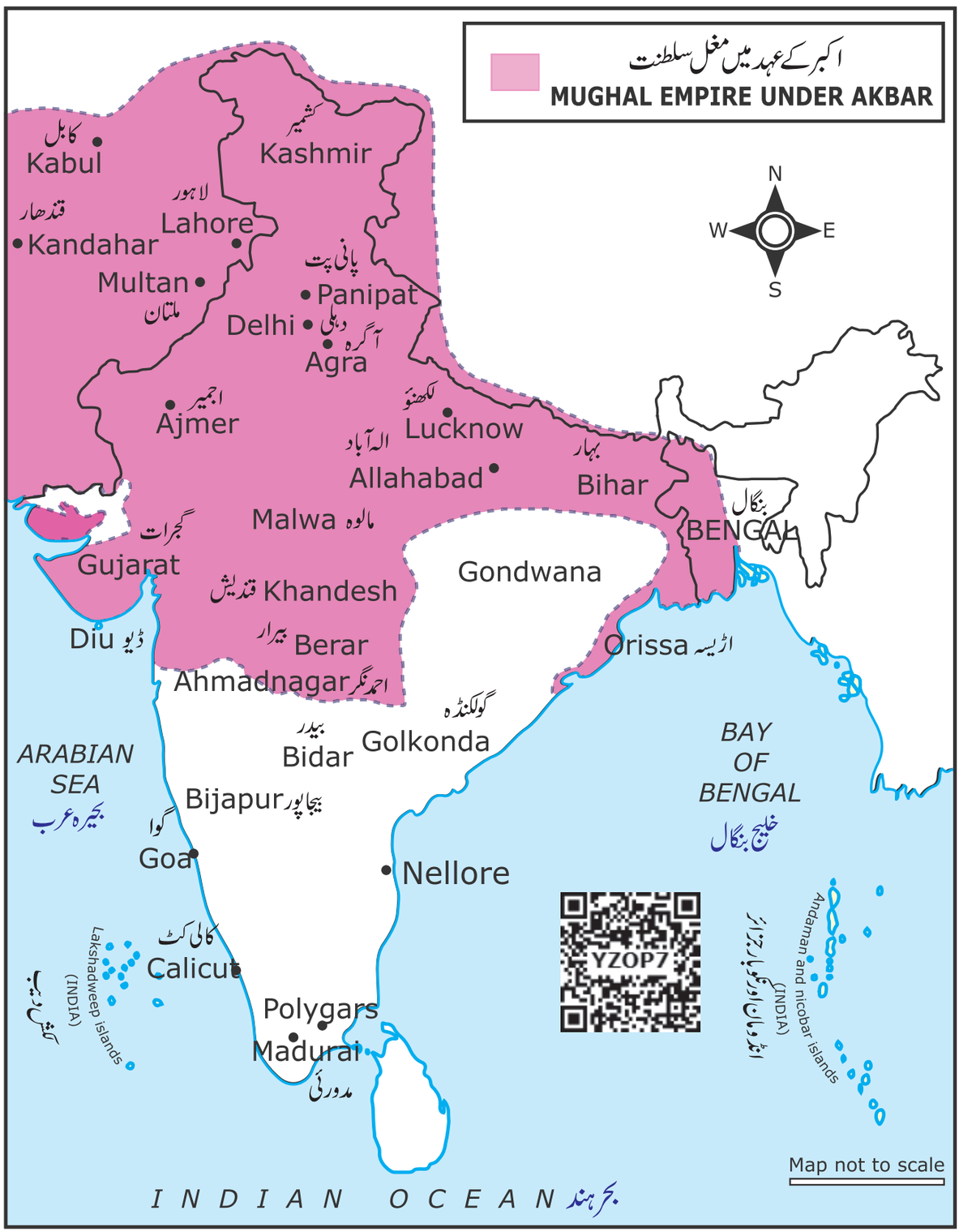

11 history UM 22-23 209
Sunday, March 19, 2023 7:19:18 PM

نے شمال مغرب میں سلطنت کو مستحکم کیا۔شمالی ہند کے سیاسی انضمام کے حصول کے بعد اکبر نے اپنی توجہ دکن کی طرف موڑ دی۔ 1591 میں اکبر کی افواج نے خان دیش کے علاقے پر قبضہ کرلیا تھا۔ 1596 میں بیرار چاند بی بی سے حاصل کیا گیا تھا، جس نے احمد نگر کے نظام شاہی حکمران، اپنے بھتیجے مظفر شاہ کی طرف سے، اکبر کے مغل افواج کے خلاف بہادری سے احمد نگر کا دفاع کیا۔ احمد نگر کے 1600 حصے مغل افواج کے قبضے میں آ گئے تھے۔اکبر ستمبر 1604 میں بیمار ہوا اور 27 اکتوبر 1605 کو اس کا انتقال ہوگیا۔

راجپوت پالیسی Rajput Policy

اکبر نے ہندوؤں کی خیر سگالی حاصل کرنے کے لئے بھر پور کوششیں کیں ۔ اس نے غیر مسلموں پر جزیہ (پول ٹیکس) اور ہندو یاتریوں پر ٹیکس کو ختم کر دیا۔ ہندو بیوہ خواتین کے ذریعہ ستی کا رواج بھی ختم کر دیا گیا۔جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کا رواج بھی بند کر دیا گیا تھا۔ اس کی مفاہمت والی راجپوت پالیسی میں راجپوت راجستھان خاندانوں کے ساتھ ازدواجی اتحاد شامل تھا، اور مغل دربار راجپوت امراء کے اعلیٰ عہدوں پر مشتمل تھا۔روادار مذہبی پالیسی لوگوں کے ثقافتی اور جذباتی اتحاد کو یقینی بناتی ہے۔ اکبر سے پہلے بھی بہت سارے مسلمان بادشاہوں نے راجپوت راجکماریوں سے شادی کی تھی۔لیکن اکبر اپنی وسیع تر فطرت کے ساتھ ان ازدواجی اتحاد میں دو مختلف ثقافتوں کے درمیان ترکیبی قوت بننے میں اہم کردار ادا کر رہا تھا کیونکہ اس نے اہل خانہ سے قریبی تعلقات برقرار رکھے تھے۔



جودھا اکبر

اکبر نے ہرکھابائی (جسے مشہور تاریخوں میں جودھا بھی کہا جاتا ہے) سے شادی کی تھی ، بھر مال راجہ کی بیٹی (جسے بہاری مال بھی کہا جاتا ہے) کے ساتھ امبر کی شادی کی تھی۔ اس نے بیکانیر اور جیسلمیر کی راجپوت شہزادیوں سے بھی شادی کی۔ شہزادہ سلیم جو ہرکھابائی سے پیدا ہوا تھا نے راجہ بھگوان داس کی بیٹی سے شادی کی ۔ بھگوان داس کا بیٹا راجہ مان سنگھ، اکبر کا قابل اعتماد جنرل بن گیا۔ یہاں تک کہ راجپوتوں نے جنہوں نے کوئی شادی شدہ اتحاد نہ کرنے کا انتخاب کیا، انہیں اکبر کے دربار میں بہت اعزاز سے نوازا گیا۔اس کی راجپوت پالیسی نے سلطنت کے لئے عظیم جنگجوؤں اور منتظمین کی خدمات کو محفوظ کیا۔محصولات کے امور کے ماہر راجہ ٹوڈرمل دیوان کے عہدے پر فائز ہوا ۔ بیربل اکبر کا پسندیدہ ساتھی تھا۔

میواڑ اور مروار دو راجپوت ریاستیں تھیں ان ریاستوں نے مغل سلطنت کا انکار کیا۔ رانا ادائی سنگھ کی موت کے بعد، اس کے بیٹے رانا پرتاپ سنگھ نے اکبر کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور 1597 میں اپنی موت تک مغلوں سے لڑتا رہا۔ 1576 میں ہلدی گھاٹی کی لڑائی مغل فوج اور رانا پرتاپ سنگھ کے مابین آخری لڑائی تھی ۔ مروار (جودھپور) میں، حکمران چندرسین، مالدیو کے بیٹے راٹھور نے، اپنی موت تک 1581 میں مغلوں کا مقابلہ کیا حالانکہ اس کے بھائی مغلوں کے ساتھ لڑے تھے۔اکبر کے ذریعہ، چندرسین کے بھائی ادائی سنگھ کو جودھپور کا حکمران بنایا گیا تھا ۔ شروع میں اکبر کا دارالحکومت آگرہ تھا۔ بعد میں اس نے فتح پور سیکری میں ایک نیا شہر بنایا۔اگرچہ یہ ایک ویران شہر ہے، یہ اب خوبصورت مسجد اور عظیم بلند دروازہ اور بہت سی دوسری عمارتوں کے ساتھ کھڑا ہے۔

منصب داری نظام Mansabdari System

اکبر نے انتظامیہ کا ایک منظّم اور مرکزی نظام فراہم کیا جس نے سلطنت کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔اس نے منصب داری نظام متعارف کرایا۔ رئیس، شہری اور فوجی عہدیداروں کو ایک ایک خدمت میں لے کر ہر افسر کو منصب دار کا خطاب دیا گیا۔منصب دار کا درجہ جاٹ اور سوار میں تقسیم تھا۔سابق نے اس بات کا تعین کیا کہ ہر منصب دار کے پاس 10 سے 10,000 تک فوجیوں کی تعداد ہوتی تھی ۔ مؤخر الذکر نے ایک منصب دار کے تحت گھوڑوں کی تعداد کا تعین کیا۔ ہر افسر نچلے سے اعلیٰ درجے تک جا سکتا تھا۔ترقیات اور تنزلی منصب میں اضافہ یا کمی کے ذریعے کی گئیں ۔ منصب داری نظام نے اپنی شرافت کی نسلی بنیاد کو متنوع کر دیا۔اکبر کے ابتدائی برسوں کے دوران امراء خصوصی طور پر وسطی ایشیائی یا پارسیوں سے لئے گئے تھے۔ لیکن منصب داری نظام کے متعارف ہونے کے بعد، شرافت نے راجپوتوں اور شیخ زادوں (ہندوستانی مسلمانوں) کو گھیرے میں لیا۔ ایک

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:17 PM

منصب دار کی تنخواہ نقد رقم میں طے کی گئی تھی لیکن اسے جاگیر (ایک ایسی جاگیر جہاں سے وہ اپنی تنخواہ کے بدلے میں رقم جمع کرا سکتا ہے) تفویض کر کے ادا کیا گیا تھا، جس کا باقاعدہ تبادلہ ہوتا تھا۔ منصب دار کی حیثیت موروثی نہیں تھی اور ایک منصب دار کی موت کے فوراً بعد، ریاست (حکومت) جاگیر کو واپس لے لیتی تھی۔

اکبر کی مذہبی پالیسی Akbar's Religious Policy

اکبر نے اپنی زندگی کا آغاز ایک راسخ العقیدہ مسلمان کی حیثیت سے کیا لیکن تصوف کے اثر و رسوخ میں ایک مکمل انداز اپنایا۔ اکبر تمام مذاہب کے نظریات کے بارے میں جاننے کی دلچسپی رکھتا تھا، اور اس نے صلح کل کے نظریہ کو فروغ دیا۔ بدایونی، ایک ہم عصر مصنف، جو اکبر کے بین المذاہب مفادات کو پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے اس پر اسلام ترک کرنے کا الزام عائد کیا۔ اکبر نے ایک عبادت خانہ (1575) میں قائم کیا تھا، جو ایک عبادت گاہ تھا جس میں ابتداء میں مسلمان علماء روحانی امور پر گفتگو کرنے جمع ہوتے تھے۔ بعد میں اس نے عیسائیوں، زرتشت، ہندوؤں، جینیوں اور یہاں تک کہ ملحدین کو بھی مباحثے کی دعوت دی۔

1582 میں، اس نے عبادت خانہ میں ہونے والی بحثوں کو ختم کر دیا کیونکہ اس سے مختلف مذاہب میں تلخی پیدا ہو گئی۔ تاہم، اس نے حقیقت جاننے کی کوشش ترک نہیں کی۔ اکبر نے سچائی کے بارے میں جاننے کے لئے مختلف مذاہب کی اہم روشنی جیسے پرشوتم اور دیوی (ہندو مت)، مہر جی رانا (زرتشت پسندی)، پرتگیز ایکواویوا اور مانسیر ریٹ (مسیحی) اور ہیراوجیا سوری (جین مت) سے ذاتی طور پر تبادلہ خیال کیا۔ بحث و مباحثہ کے بعد سے اس نے محسوس کیا کہ کثرت کے پیچھے صرف ایک خدا تھا۔ اکبر اور بدایونی کے فلسفہ اکبر کی مثال کے لئے عین وہی لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کا مطلب توحید الٰہی ہے، یعنی دینِ الٰہی۔ توحید الٰہی کا لفظی معنی خدائی توحید ہے۔

اسے ایک صوفیانہ نظم سمجھا جا سکتا ہے لیکن نیا مذہب نہیں۔ وہ خود ایک پیر (صوفی گرو) بن چکا تھا جس نے مریدوں (صوفی شاگردوں) کو اندراج کرایا تھا جو گروہ کے ذریعہ بیان کردہ اصولوں کی پیروی کریں گے۔ ہزاروں لوگ اس کے شاگرد بن کر داخل ہوئے۔ اکبر کا ارادہ سیکولر اصولوں، یکساں رواداری، اور مذہبی عقائد سے قطع نظر تمام طبقات کے احترام پر مبنی ریاست کا قیام تھا۔ اس نے سنسکرت، عربی، یونانی وغیرہ کی کتابوں کو فارسی زبان میں منتقل کرنے کے لئے ترجمہ کا بڑا شعبہ قائم کیا۔ رامائن، مہابھارت، اتروید، بائبل اور قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ اکبر کے بعد دین الٰہی کا وجود ختم ہو گیا۔

14.5 جہانگیر (1605-1627) Jahangir (1605–1627)

اکبر کے بعد اس کے بیٹے سلیم نے نور الدین جہانگیر کے لقب سے کامیابی حاصل کی۔ راجپوت بیوی کے ذریعہ وہ اکبر کا بیٹا تھا۔ اسکے عہدے کو اس کے بڑے بیٹے شہزادہ خسرو نے چیلنج کیا تھا جس نے سکھ گرو ارجن دیو کی مدد سے بغاوت کی تھی۔ شہزادہ خسرو کو شکست ہوئی، پکڑا گیا اور اندھا کر دیا گیا، جبکہ گرو ارجن دیو کو پھانسی دیدی گئی۔ جہانگیر نے بنگال میں باغی افغان عثمان خان کو بھی گرفتار کیا۔ میوار، جس

مالک عنبر Malik Ambar



حبشہ سے ہندوستان غلام کی حیثیت سے لائے جانے والے، مالک عنبر نے چنگیز خان نامی احمد نگر کے وزیر اعظم کے ہاتھوں اترنے سے پہلے کئی ہاتھ بدلے۔ مالک عنبر نے چنگیز خان سے ریاستی جہاز، فوجی اور انتظامی امور کے بارے میں سیکھا۔ چنگیز خان کی موت کے بعد اس کی اہلیہ نے مالک عنبر کو آزاد کر دیا۔ اپنی محنت سے متعدد صفوں میں اضافہ کے بعد جنوبی ہندوستانی سلطنتوں میا سے ایک کا فوجی کمانڈر اور ریجنٹ بن گیا۔

دکن میں مسلمان اور مراٹھوں نے اپنی الگ الگ علاقائی اور سیاسی تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے مغل تسلط کے خلاف مزاحمت کرنے کے لئے محدود ہو چکے تھے۔ اس اقدام کے پیچھے مالک عنبر کا دماغ تھا۔ مالک عنبر کے ذریعہ تربیت یافتہ مراٹھا 14 مئی 1626 میں 78 سال کی عمر میں مالک کی موت کے بعد اس کا حساب کتاب کرنے کے لئے ایک طاقت بن گئے)۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:18 PM

نے رانا ادائی سنگھ اور اس کے بیٹے رانا پرتاب سنگھ کی سربراہی میں اکبر کا انکار کیا تھا، جہانگیر کے ذریعہ رانا ادائی سنگھ کے پوتے امر سنگھ کے خلاف اسکے بیٹے شہزادہ خرم (بعد میں شہنشاہ شاہ جہاں) کی قیادت میں فوجی مہم چلانے کے بعد اس کی مدد کی گئی۔ اس نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت رانا امر سنگھ جہانگیر کی حکمرانی کو قبول کرنے کے بعد اپنی سلطنت پر حکمرانی کر سکے۔ 1608 میں دکن کے احمد نگر نے مالک عنبر کے تحت آزادی کا اعلان کیا تھا۔



جہانگیر

احمد نگر کو فتح کرنے کے لئے شہزادہ خرم کی متعدد کوششیں ناکام ہوگئیں۔ شہزادہ خرم نے 14 ماہ کے محاصرے کے بعد کانگرا کا قلعہ فتح کرلیا تھا۔ اکبر کے ذریعہ سن 1595 میں قندھار، فارس کے شاہ شاہ عباس کو سن 1622 میں فتح کیا تھا، جہانگیر اس پر دوبارہ قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن شہزادہ خرم کی بغاوت کی وجہ سے وہ اسے حاصل نہیں کر سکا۔ جہانگیر کے دور میں دو انگریز ولیم ہاکنس اور سر تھامس رو کے دورے ہوئے۔ اگرچہ سابقہ شخص ہندوستان میں انگریزی فیکٹری کے قیام کے لئے شہنشاہ کی رضامندی حاصل نہیں کر سکا تھا۔ لیکن، بعد میں، شاہ جیمس اول نے (جسے بطور سفیر بھیجا گیا تھا)، وہ سورت میں ایک برطانوی فیکٹری کی قیام کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

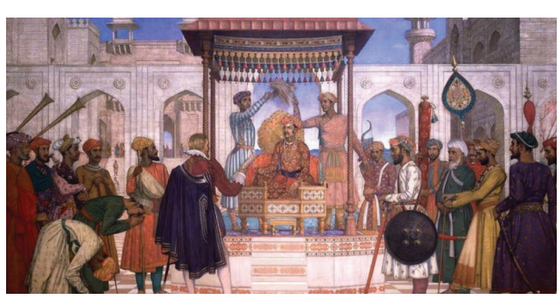

سر تھامس رو جہانگیر کے دربار میں

جہانگیر کو حکومت سے زیادہ فن، مصوری، باغات اور پھولوں میں زیادہ دلچسپی تھی۔ اس کی ایرانی بیوی مہر النساء نے، جسے جہانگیر نور جہاں کے نام سے موسوم کیا تھا، تخت کے پیچھے ہوگئی۔ وہ سیاسی سازشیں جو نور جہاں سے پھیلی تھیں، شہزادہ خرم کو اپنے والد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور کیا لیکن جہانگیر کے ایک وفادار جنرل محبت خان کی کاوشوں کی وجہ سے یہ بغاوت نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکی۔ شہزادہ خرم کو دکن واپس جانا پڑا۔ نور جہاں کی سازشوں نے محبت خان کو بھی بغاوت کے لئے اٹھنے پر مجبور کر دیا جسے نور جہاں نے مئوثر طریقے سے سنبھالا۔ محبت خان شہزادہ خرم کے ساتھ شامل ہونے کے لئے دکن سے بھی پیچھے ہٹ گیا۔ جہانگیر کی موت کے فوراً بعد، نور جہاں اپنے داماد شہریار خان کو تاج پوش کرنا چاہتی تھی لیکن نور جہاں کے بھائی اور شہزادہ خرم کے سسر آصف خان کی کوششوں کی وجہ سے شہزادہ خرم اگلے مغل بادشاہ کی حیثیت سے کامیاب ہو شاہ جہاں کے لقب کے ساتھ نور جہاں، جس نے دس سال سلطنت پر حکمرانی کی، 1627 میں جہانگیر کی موت کے بعد اپنا اقتدار اور اثر و رسوخ کھو دیا۔

14.6 شاہ جہاں (1627-1658)
Shah Jahan (1627-1658)

جب شاہ جہاں آگرہ میں تخت پر آ گیا تو اس کی حیثیت محفوظ تھی اور اسے کسی چیلنج کا سامنا نہیں تھا اس کے باوجود امور سلطنت کے معاملات پر توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ افغان پیر لودھی جو خان جہاں کا لقب رکھتا تھا۔ شاہ جہاں کے حکم سے اسے دکن کی حکومت سے اس کی منتقلی کے باوجود، اس نے احمد نگر کے سلطان مرتضٰی نظام شاہ دوم سے اتحاد کیا اور شاہ جہاں کے خلاف سازش کی۔ جب صورت حال سنگین ہوگئی، شاہ جہاں خود ذاتی طور پر دکن کی طرف بڑھا۔ دکن کے نو منتخب گورنر، ارادت خان، (جس نے اعظیم خان کا لقب پایا) نے شاہی فوج کی قیادت کی اور بالا گھاٹ پر حملہ کیا۔ شاہی فوجوں کی تباہی کو دیکھ کر مرتضٰی نے خان جہاں کے بارے میں اپنا رویہ تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد خان جہاں دولت آباد سے بھاگ کر مالوا چلا گیا، لیکن اس کا پیچھا کیا گیا اور آخر کار اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح امن بحال ہوا ہے۔ دکن کو شاہ جہاں نے چار صوبوں میں تقسیم کرنے کے بعد دکن سے واپس آ گیا: دولت آباد کے ساتھ احمد نگر۔ خان دیش؛ بیرار؛ اور تلنگانہ۔ شاہ جہاں نے چاروں صوبوں کے ناظم الملک کا عہدہ اپنے بیٹے اورنگ زیب کو اٹھارہ سال کی عمر میں دیا تھا۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:18 PM

دکن سلطنت **Deccan Sultanates**

ایک سو سال سے زیادہ عرصے تک پھلنے پھولنے کے بعد، کرناٹک کے ایک حصے کے ساتھ ساتھ مہاراشٹرا اور آندھرا کے بیشتر حصے پر مشتمل بہمنی سلطنت، منتشر اور طاقتور رئیسوں نے گولکنڈہ (قطب شاہی)، بیجاپور (عادل شاہی)، بیرر (عمادشاہی)، بیدر (برید شاہی) اور احمد نگر (نظام شاہی)، جو دکن کی سلطنتیں تھیں یا جنوبی سلطنتوں کے اجتماعی نام سے جانے جاتے ہیں۔

چنانچہ شاہ جہاں کے دور میں دکن کو مغلیہ سلطنت کے موثر کنٹرول میں لایا گیا تھا۔ احمد نگر، جو مغلوں کے خلاف مزاحمت کی پیش کش کرتا تھا، ملک عنبر کی کوششوں کے باوجود ان کو وابستہ کر دیا گیا۔ شاہ جہاں نے محبت خان کی حمایت سے، سن 1636 میں احمد نگر کے نظام شاہی حکمرانوں کو مات دے دی۔ جب گولکنڈہ کے شیعہ قطب شاہی حکمرانوں کو اپنے ہی وزیر میر جملہ کو قید کیا تو اسے اورنگ زیب نے گولکنڈہ پر حملہ کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا۔ ایک معاہدے نے قطب شاہی حکمرانوں مغل سلطنت کا ایک ملازم بنا دیا۔

1638 میں شاہ جہاں نے سلطنت فارس میں سیاسی سازشوں کا استعمال کیا اور قندھار کو الحاق کر لیا، اسے اکبر نے فتح کیا تھا اور جہانگیر کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

پرتگالیوں کو اپنے وائسرائے کے ماتحت گووا پر اختیار حاصل تھا۔ بنگال میں دور ہگلی میں ان کی بڑی آبادیاں تھیں۔ شاہ جہاں نے بنگال کے مغل گورنر کو حکم دیا کہ پرتگالیوں کے پاس ہگلی میں اپنی آبادی سے نکال دیں۔ ہگلی میں لگ بھگ 200 پرتگالیوں میں 600 کے قریب ہندوستانی غلام تھے۔ انہوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو عیسائی مذہب کو قبول کرنے پر مجبور کیا تھا۔ مزید یہ کہ گووا سے پرتگالی بندوق برداروں نے مغلوں کے خلاف بیجاپوری افواج کی مدد کی تھی۔ اگرچہ پرتگالیوں نے بہادری سے اپنا دفاع کیا، لیکن وہ آسانی سے ہار گئے۔



نور جہاں

1641 میں، شاہ جہاں کے وزیر اور سسر آصف خان کا انتقال ہو گیا۔ آصف خان کی بہن اور شاہ جہاں کی پرانی دشمن نور جہاں دسمبر 1645 تک زندہ رہی، لیکن وہ سارے کاموں سے سبکدوش رہی اور وہ دسے دوبارہ کبھی تکلیف کا باعث نہیں ہوئی۔

فرانس کے چودھویں لوئس کے ہم عصر، شاہ جہاں نے تیس سال حکومت کی۔ اس کے دور میں بادشاہ کے لئے مشہور مور کا عرش (تخت طاؤس) بنایا گیا تھا۔ اس نے آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے تاج محل تعمیر کیا تھا۔ برنیر (فرانسیسی معالج اور مسافر)، ٹاورنیر (فرانسیسی جواہرات کا سوداگر اور مسافر)، مینڈیل سلو (جرمن جرات منداور مسافر جیسے یورپی باشندے) بیٹر منڈی (انگریز تاجر) اور منوکی (اطالوی

مغل حکومت کے دوران یورپی کارخانے/تصفیہ **European Factories/Settlements during Mughal Rule**

پرتگالی : 1510 میں، البوکرک نے بیجاپور کے حکمران سے گووا چھین لیا تھا اور اسے مشرق میں پرتگالی سلطنت کا دارالحکومت بنا دیا۔ اس کے بعد مغربی ساحل پر دامن، سیلسیٹ اور بمبئی اور مشرقی ساحل پر بنگال میں ہگلی اور مدراس کے قریب سانتھوم میں پرتگالیوں کی نوآبادیات بن گئیں۔

ڈچ : ڈچوں نے مسولی پٹنم (1605) میں فیکٹریاں لگائیں، پلیکٹ (1610)، سورت (1616)، نیملی پٹنم (1641)، کاریکال (1645)، چنسورا (1653)، قاسم بازار، بارانا گور، پٹنہ، بالاسور، ناگپٹنم (1658) اور کوچین (1663)۔

ڈینس : ڈنمارک نے ہندوستان میں تجارتی بستیاں بھی قائم کیں اور ان کی بستیاں ٹمل ناڈو (1620) کے ٹرانکوبار اور بنگال میں ان کے صدر دفتر سیرامپور میں تھیں۔

فرانسیسی : سورت (1668)، مسولی پٹنم (1669)، پانڈیچیری، اس وقت کا ایک چھوٹا گاؤں (1673)، بنگال میں چندرنگر (1690)۔ بعدازاں انہوں نے ملبار میں ماہی، کورمنڈل میں یانم (1725) میں دونوں) اور کاریکال (1739) حاصل کر لئے۔

انگریز : پہلے سورت میں کمپنی (جہاں ایک فیکٹری 1612 میں تعمیر کی تھی) میں ایک تجارتی پوسٹ تیار کی، اور پھر مدراس (1639)، بمبئی (1668)، اور کلکتہ (1690) کو حاصل کیا۔ اگرچہ اس کمپنی کے پاس بہت ساری فیکٹریاں تھیں، بنگال میں فورٹ ولیم، مدراس میں فورٹ سینٹ جارج، اور بمبئی قلعے میں انگریزوں کی تین بڑی تجارتی منڈیاں تھیں۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:19 PM



تاج محل

تاج محل: تاج محل مغل فن تعمیر کا بہترین مظہر ہے، جو ہندوستانی، فارسی اور اسلامی طرز تعمیر امتزاج رکھتا ہے۔ یہ شاہ جہاں نے اپنی اہلیہ ممتاز محل کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھنے کے لئے تعمیر کیا تھا۔ ممتاز محل 1612 میں اپنی شادی کے بعد سے شہنشاہ کے لازم وملزوم ساتھی رہنے کے بعد، 1632 میں بچہ کی ولادت کے دوران ہی انتقال کر گئیں۔ اس عمارت کے منصوبوں کو اس دور کے مختلف معماروں سے منسوب کیا گیا ہے، حالانکہ مرکزی معمار استاد احمد لاہوری تھا، جو فارسی نسل کا ایک ہندوستانی تھا۔ عمارت، مرکزی گیٹ وے، باغ، مسجد اور مقبرہ (جس میں ان کے چار مینار بھی شامل ہیں)۔ جسے متحدہ وجود کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔ عمارت کا آغاز تقریباً 1632 میں ہوا۔ ہندوستان، فارس، سلطنت عثمانیہ اور یورپ سے تقریباً 1638-39 تک اس عمارت کو مکمل کرنے کے لئے 20,000 سے زیادہ مزدور ملازم تھے۔ ملحقہ عمارتیں 1643 تک ختم ہوگئیں، اور سجاوٹ کا کام کم سے کم 1647 تک جاری رہا۔)

مصنف اور مسافر) شاہ جہاں کے دورِ حکومت میں ہندوستان تشریف لائے اور ہندوستان کے بارے میں مفصل بیانات لکھے ہیں۔

شاہ جہاں کے آخری ایام میں، اس کے چار بیٹوں میں تخت نشینی کے لئے مقابلہ ہوا تھا۔ سب سے بڑا دارا شکوہ، اپنے والد کا پسندیدہ تھا۔ اسے وارث کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، اس کے بھائی اس بات سے ناراض تھے۔ اورنگ زیب تیسرے بیٹے تھے، ہوشیار، پرعزم اور غیرت مند تھے۔ دارا، سنی مذہب کا دعویدار تھا، لیکن تصوف میں گہری دلچسپی رکھتا تھا۔ شاہ جہاں کے چاروں بیٹوں کے درمیان پے در پے جنگ کا آغاز ہوا جس میں اورنگ زیب فاتح ہوا۔

دارا شکوہ، جو اورنگ زیب سے دہلی کو حاصل کرنے کی جنگ میں ہار گیا تھا، وہ فلاسفر شہزادہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس نے مختلف ثقافتوں کو بات چیت میں لایا اور ہندو مذہب اور اسلام کے درمیان ایک قریبی تعلق پیدا کیا اس نے اپنشاد کا سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا۔

اورنگ زیب نے شاہ جہاں کو قید کرلیا اور خود کو مغل بادشاہ بنالیا۔ شاہ جہاں جنوری 1666 میں شاہی قیدی کی حیثیت سے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ فوت ہوگئے اور انہیں اپنی اہلیہ کے پاس تاج محل میں دفن کردیا۔

14.7 اورنگ زیب (1658-1707) Aurangzeb (1658–1707)

اورنگ زیب عالمگیر (''عالمی فاتح'') تمام حریفوں سے نجات پانے کے بعد 658 میں تخت نشین ہوا، یکے بعد دیگرے جنگ میں دارا شکوہ، شجاع اور مراد، ان کا پچاس سال کا دور دو مساوی حصوں میں آتا ہے۔ پہلے پچیس سال کے دوران انہوں نے کئی سال دہلی کے شمال میں رہائش اختیار کی اور ذاتی طور پر اپنے آپ کو شمالی ہندوستان کے معاملات پر قابو پالیا، اور دکن کو اپنے وائسرائے کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا۔ سن 1681 کے آس پاس انہوں نے اپنے ایک بیٹے، شہزادہ اکبر کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے دکن جانے کا ارادہ کیا۔ اس دوران وہ کبھی دہلی نہیں گیا یہاں تک کہ ان کی موت 1707 میں احمد نگر میں ہوئی۔



اورنگ زیب

اورنگ زیب نے مغل سلطنت کے محاذوں کو بڑھانے کے لئے متعدد فوجی مہمات چلائیں۔ شمال مغرب اور شمال مشرق میں اس کی جنگوں نے خزانے خالی کردئے۔ پہلے ہی اس کے والد کے دور حکومت میں، فصلوں کا محصول سے آدھے تین تک بڑھا دیا گیا تھا، اور انہوں نے وسیع اور طویل فوجی مہمیں چلائی تھی اس سے کسانوں پر بھاری ٹیکس کا بوجھ بڑھ گیا تھا اورنگ زیب نے شاہ جہاں آباد کو اپنے دارالحکومت کے طور پر برقرار رکھا، لیکن کچھ دو دہائیوں کے بعد دارالحکومت جہاں بھی اورنگ زیب اپنے طویل فوجی مہموں کے دوران کیمپ لگائے گا وہاں منتقل کردیا گیا تھا۔

شمال میں اورنگ زیب کے خلاف تین بڑی بغاوتیں ہوئیں۔ جاٹ (ضلع متھورا)، ستنامیس (ہریانہ کا علاقہ)، اور سکھوں نے اورنگ زیب کے خلاف بغاوت کی۔ جاٹ بغاوت (1669)، جہانگیر

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:20 PM

اور شاہ جہاں کے دور حکومت میں بھی مستقل طور سے چل رہی تھی، عارضی طور پر کچل دی گئی تھی لیکن وہ اورنگ زیب کی موت کے بعد بھی مزاحم رہے۔ مقامی ہندو زمینداروں کی مدد سے ستنامیوں کی بغاوت کو کچل دیا گیا۔ سکھ (پنجاب) بغاوت موجودہ گرو تیغ بہادر کے خلاف سکھ گرو کے منصب کے دعویدار، رام رائے کی سیاسی سازشوں کی وجہ سے پھوٹ پڑی۔ آخر یہ نویں سکھ گرو، گرو تیغ بہادر کی پھانسی پر ختم ہوئی۔

اورنگ زیب کا یہ فیصلہ کہ جزیہ (پول ٹیکس) ہر طبقے کے ہندوؤں پر عائد کیا جانا چاہئے، اس نے راجستھان کے سرداروں کو مشتعل کر دیا، جنہوں نے اس وقت تک وفاداری کے ساتھ سلطنت کی خدمت کی تھی۔ مروار کے جسونت سنگھ کی موت نے جانشینی کا مسئلہ پیدا کیا۔ راجہ جسونت سنگھ کی اہلیہ، راجپوت ملکہ رانی ہادی نے ریاست کے سرکردہ چیف، جسونت سنگھ کے پوتے، اندرا سنگھ کو نصب کرنے کے لئے اورنگ زیب کے اقدام پر ناراضگی ظاہر کی۔ اس کے بعد راٹھور راجپوتوں کی مدد سے بغاوت ہوئی، لیکن اسے مؤثر طریقے سے ختم کر دیا گیا۔ میوار کے رانا، رانا راج سنگھ، مروار کے امور میں اورنگ زیب کی مداخلت پر ناراض ہوکر بغاوت میں اٹھے اور اورنگ زیب کے باغی بیٹے شہزادہ اکبر نے ان کی حمایت کی۔ تاہم، رانا مغل فوج سے مقابلہ نہیں کر سکا اور 1680 میں اپنی موت تک گوریلا جنگ لڑا۔ 1681 میں میوار کے نئے رانا جئے سنگھ نے اورنگ زیب کے ساتھ امن معاہدے پر دستخط کئے۔

اورنگ زیب کی دکن پالیسی Aurangzeb's Deccan Policy

اورنگ زیب کی دکن پالیسی مرہٹوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر مشتمل پالیسی سے محرک تھی، گولکنڈہ اور بیجاپور جیسی دکنی شیعہ سلطنتوں کے سرکش رویہ اور اپنے بیٹے اکبر کی سرکش سرگرمیوں کو روکنے کے لئے جس نے دکن میں پناہ لی تھی۔ اورنگ زیب 1682 میں دکن آیا اور 1707 میں اپنی موت تک دکن میں رہا۔ بیجاپور کے عادل شاہی حکمران سکندر عادل شاہ نے اورنگ زیب کے بھیجے ہوئے مختلف قوتوں کے خلاف مزاحمت کی۔ اورنگ زیب نے پہلے اپنے بیٹے اعظم شاہ (1685) کو بھیجا لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تب اس نے بیجاپور پر قبضہ کرنے کے لئے ایک اور بیٹے شاہ عالم کو بھیجا۔ اگرچہ بیجاپور کے سلطان، ایک شیعہ مسلمان، نے قلعے کا پوری طرح سے دفاع کیا، لیکن وہ آخر کار ہار گیا، کیونکہ اورنگ زیب خود میدان جنگ میں شریک ہوا، اپنی افواج کو جنگ کو تکمیل تک پہنچانے کی ترغیب دی۔ گولکنڈہ پر 1687 میں حکمران ابوالحسن کو شکست دینے کے بعد قبضہ کیا گیا۔

مرہٹوں کے خلاف Against Marathas

شیواجی کے ماتحت مراٹھا اورنگ زیب کے لئے خطرہ تھے۔ اورنگ زیب نے اپنے دو عظیم جرنیل شائستہ خان اور جئے سنگھ کو ایک کے بعد دوسرے کو شیواجی پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔ جئے سنگھ نے شیواجی کو پکڑ لیا اور اسے دہلی لے گیا لیکن شیواجی دکن فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ شیواجی گوریلا ہتھکنڈوں کو استعمال کرے ہوئے، 1680 میں 53 سال کی عمر میں اپنی موت تک مغل افوج کا انکار کرتا رہا۔ اورنگ زیب کو مرہٹوں نے سن 1707 میں اپنی موت تک سخت آزمائش میں ڈالا تھا کیوں کہ شیواجی کے بیٹوں نے بغاوت جاری رکھی تھی۔ سن 1707 میں اورنگ زیب کی موت نے ہندوستانی تاریخ میں مسلم حکومت کے زوال کی نشاندہی کی تھی کیونکہ مغل سلطنت عملی طور پر ختم ہوچکی تھی حالانکہ اورنگ زیب کے کمزور جانشینوں نے اگلے ڈیڑھ سو سال تک تخت نشین رہے۔

اورنگ زیب دوسروں کے خلاف Aurangzeb against Others

اورنگ زیب نے سکھوں کے خلاف بغض رکھا تھا کہ اس نے اپنے بھائی اور اس کے اصل حریف کی تخت نشینی میں حمایت کی تھی۔ گرو

گول گنبد: بیجاپور (جدید وجیپورا) 1480-1686 کے دوران عادل شاہی خاندان کا دارالحکومت تھا۔ یہ اپنی عمدہ عمارتوں اور درگاہوں کے لئے مشہور ہے۔ گول گنبد اس خاندان کے ساتویں حکمران محمد عادل شاہ (1627-1656) کا مقبرہ ہے۔ محمد عادل شاہ نے اپنی زندگی میں ہی اس مقبرے کو تعمیر کیا تھا۔ گہرے بھورے رنگ کے سجے ہوئے پلاسٹر سے بنے ہوئے گول گنبد کا بیرونی حصہ سادہ لیکن خوبصورت ہے ننگی دیواروں کے چاروں کونوں پر چار مضبوط پست پہلو مینار ہیں۔ ہر ٹاور میں سات منزلیں اور ہر منزل میں متعدد کھڑکیاں ہیں جو ساخت کو حیرت انگیز نظر میں پیش کرتی ہیں۔ روم میں سینٹ پیٹر کے باسیلیکا کے بعد یہ گنبد دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ہے۔ ہر دیوار میں 135 فٹ کا ایک بڑا کمرہ اور 178 فٹ اونچائی والا پلیٹ فارم ہے جس پر پانچ فرضی قبر رکھے گئے ہیں۔ یہ محمد عادل شاہ، اس کی اہلیہ عروس بی بی، ایک بیٹی، ایک پوتے اور اس کی پسندیدہ مالکن رمبھا کی قبریں ہیں۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:21 PM

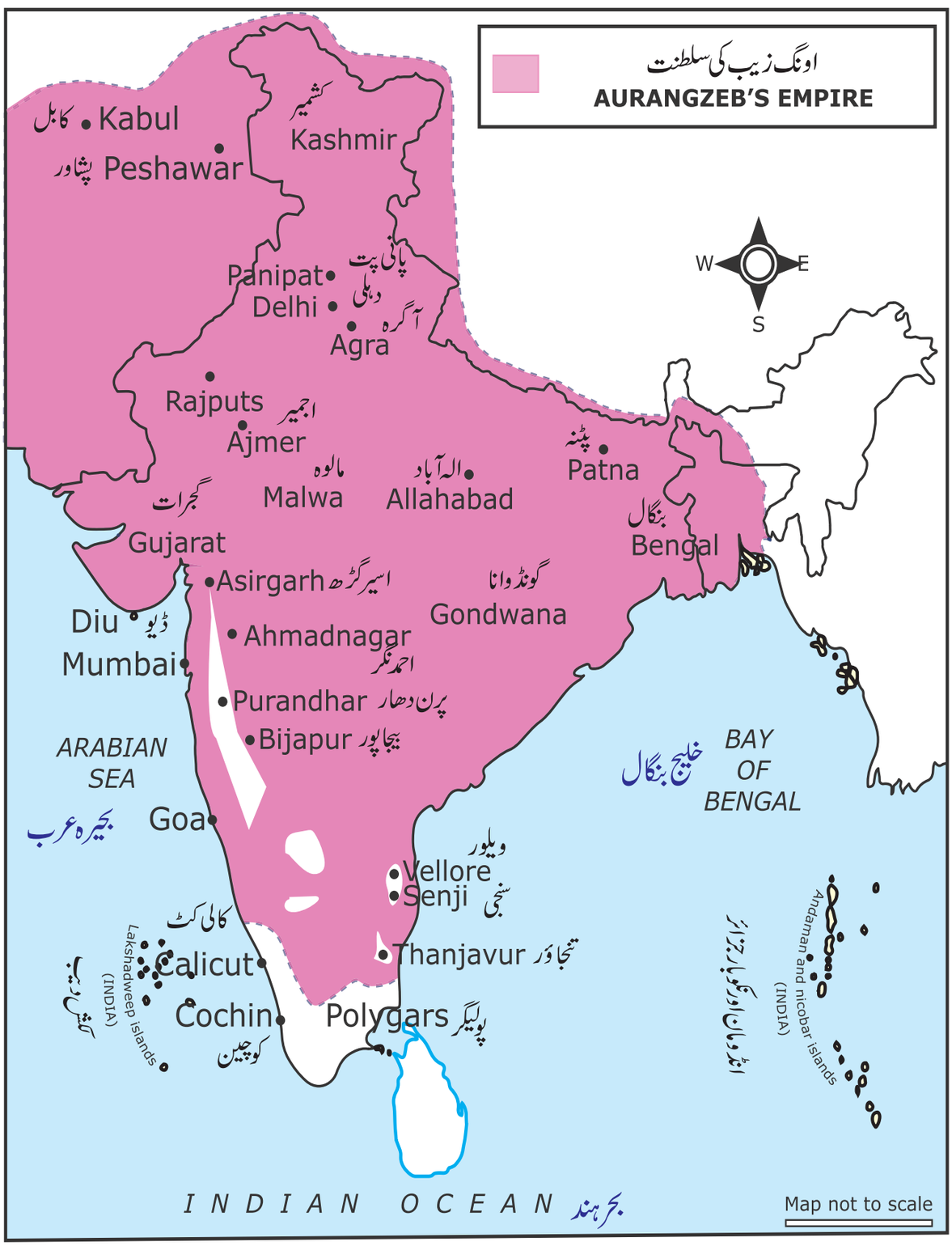

11 history UM 22-23 216
Sunday, March 19, 2023 7:30:52 PM

تیغ بہادر، اورنگ زیب کے حکم پر مارا گیا۔ اورنگ زیب نے راجپوت سرکش راجاؤں کو مطیع کرنے کے لئے اپنے بیٹے اکبر کے ماتحت ایک زبردست فوج بھیجی لیکن شہنشاہ نے اپنے بیٹے کے غدارانہ سلوک کا حساب نہیں لیا۔ اکبر نے اپنے آپ کو شہنشاہ قرار دے دیا تھا، لیکن وہ دکن بھاگنے پر مجبور ہوگیا، جہاں اس نے شیواجی کے بیٹے سمبھاجی کی مدد کی۔ اورنگ زیب نے خود ہی میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا اور بالآخر اپنے ہی بیٹے کو فارس میں جلاوطن کردیا۔ سنبھاجی 1689 میں پکڑا گیا اور اسے پھانسی دے دی گئی۔ بیجاپور اور گولکنڈہ کے سلطنتوں کو بھی مکمل طور پر گذارش کے تحت کم کردیا گیا۔

اپنے اقتدار کے خاتمہ تک، اورنگ زیب کی سلطنت ٹوٹنا شروع ہوگئی اور ان کی موت کے بعد کے برسوں میں، جب "جانشین ریاستیں" وجود میں آئیں تو اس عمل کو تیز کیا گیا۔ سلطنت بہت بڑی اور بوجھلی ہوگئی تھی۔ اورنگ زیب کے پاس اس کے حکم پر اتنے قابل اعتماد آدمی نہیں تھے کہ وہ سلطنت کے دور دراز علاقوں کا انتظام کرسکیں۔ ان کی بہت ساری سیاسی تقرریوں نے ڈھیل توڑ دی اور خود کو آزاد قرار دیا۔ اورنگ زیب کی دکن کے معاملات میں دخل اندازی نیا سے سلطنت کے کچھ حصوں سے پیدا ہونے والے سیاسی للکاروں سے نمٹنے سے روک دیا۔ اورنگ زیب کی موت کے فوراً بعد ہی، مغل سلطنت نے ہندوستان کی سیاسی زندگی میں ایک موثر طاقت بننا چھوڑ دیا۔

اورنگ زیب نے دوبارہ جزیہ نافذ کردیا۔ انہوں نے یہ احکامات بھی جاری کئے کہ نئے مندر تعمیر نہیں کئے جائیگے۔ لیکن پرانے ویران مندروں کی مرمت کی اجازت تھی۔ ان اقدامات کی جڑیں نہ صرف اس کے مذہبی عقیدے میں تھیں بلکہ سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے بھی ایک سچے پکے مسلمان کی حیثیت سے اورنگ زیب نے اصل کرایہ سے زیادہ اور اس سے زیادہ کی زمینوں پر عوض واجب الادا لگانے کا رواج بند کردیا تھا، جس کی شریعت میں اجازت نہیں تھی۔ اسی طرح، مندروں کا حکم بھی ایک پرانا تھا جو عملی طور پر ان جگہوں پر لاگو ہوتا تھا جہاں ان کے سیاسی مخالفین تھے۔ ان علاقوں میں جہاں کوئی سیاسی استحکام نہیں تھا، اورنگ زیب نے مندروں کی تعمیر کے لئے مختص رقم فراہم کی واضح رہے کہ اورنگ زیب کے دور حکومت میں شاہ جہاں کے دور کے مقابلے میں ہندو عہدیداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا تھا۔

14.8 مغل معاشرہ (Mughal Society)

ایک اندازے کے مطابق ہندوستان کی آبادی 16 ویں صدی میں 15 کروڑ اور 18 ویں صدی میں 20 کروڑ تھی۔ زمین کے بڑے حصے جنگلات کی زد میں تھے اور کاشتکاری کا رقبہ بہت کم تھا۔ چونکہ معاشرے کا بنیادی پیشہ زراعت تھا، گاؤں کی برادری معاشرتی تنظیم کا مرکزی ادارہ تھا۔ اگرچہ گاؤں کی نوعیت، تشکیل اور حکمرانی ایک جگہ سے دوسری جگہ مختلف تھی، لیکن گاؤں کے انتظامیہ میں کچھ مماثلت موجود تھیں۔ گاؤں کے مراعات یافتہ سربراہ، مقدم نے گاؤں کا ایک انتظامی حصہ پنچ (پنچایت) تشکیل دیا۔ گاؤں کی سطح پر حساب جمع کرنے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے پنچ ذمہ دار تھا۔ پنچ نے گاؤں کے غیر منقولہ زمین کاریگروں، نوکروں اور نوکروں کو گاؤں کی خدمت کے لئے طے کردی۔

متوسط طبقے میں چھوٹے منصب دار، حکیم (ڈاکٹر) چھوٹے دوکاندار، موسیقی، فنکار، مغل انتظامیہ کے چھوٹے عہدیدار شامل تھے۔ یہاں ایک تنخواہ دار طبقہ تھا، اور اسے مغل بادشاہ، مقامی حکمرانوں اور زمینداروں سے معاشی مدد نامی عطیہ جات وصول کرتے تھے۔ یہ حصہ اکثر دیہاتی امراء اور گاؤں اور قصبے کے مابین ایک ربط کا حصہ تھا۔ دہلی، آگرہ، فتح پور سیکری، لاہور، احمد آباد، ڈھاکہ اور ملتان سلطنت کے اہم شہر تھے جن کو لندن اور پیرس جیسے عصری یورپی شہروں کے ساتھ بھی درجہ دیا جاسکتا ہے۔

مراعات یافتہ طبقات اور پسماندہ طبقات میں معیار زندگی میں عدم مساوات واضح تھی۔ معاشرے کے نچلے طبقے میں، مرد صرف لنگوٹہ پہنتے اور خواتین ساڑھی پہنتی تھیں۔ جوتے عام طور پر نہیں تھے۔ غریب چکنی مٹی سے بنے ہوئے مکانوں میں رہتے تھے اور ان کی غذا میں دالیں اور سبزیوں والی گندم کی چپاتی ہوتی تھی۔ اس کے برعکس زمینداروں اور امراء پر مشتمل مغل مراعات یافتہ طبقے نے عیش وعشرت کی زندگی بسر کی۔ امراء منصب دار تھے جن کو اپنی حیثیت کے مطابق ادائیگی کے طور پر جاگیر یا زمین عطیہ کے طور پر ملتی تھی، جاگیردار

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:22 PM



توڈرمل



راجہ بیربل



راجہ مان سنگھ

طبیعتوں میں استحصال اور ظالمانہ کردار ہوتا تھا۔ امراء نے نوکروں کی ایک بڑی تعداد، گھوڑوں، ہاتھیوں وغیرہ کی رکھی تھی۔ وہ بہترین لباس پہنتے تھے۔

زمیندار مسلح افراد کے ساتھ غالب قبیلوں اور ذاتوں کے ممبر، کسانوں کی زمینوں پر استحقاق کے ساتھ ایک غالب طبقہ تھا۔ ابوالفضل نے اپنے آئینہ اکبری میں ایسی ذاتوں کی فہرست دی ہے جو زمیندار ہونے کے حقدار تھے۔ جب کہ زیادہ تر اعلیٰ ذات کے ہندو اور راجپوت زمیندار تھے، لیکن بعض علاقوں میں مسلم زمیندار بھی موجود تھے۔ زمینداروں کو کرائے کی ادائیگی کے عین مطابق، کسانوں کو بے دخل کرنے کا حق تھا۔

مغل سماجی ڈھانچے میں، امراء زیادہ تر وسط ایشیاء اور ایران سے آئے تھے۔ افغانی، ہندوستانی مسلمان (شیخ زادے)، راجپوت اور مراٹھوں نے بھی شرافت کا درجہ حاصل کیا۔ ایک اندازے کے مطابق اکبر کے دور میں 5% سے زیادہ شرفاء راجپوتوں پر مشتمل تھے۔ اکبر کے دور میں راجہ مان سنگھ، راجہ توڈرمل اور بیربل مشہور راجپوت اشرافیہ تھے۔ راجپوتوں نے سرکاری انتظامیہ میں مختلف عہدوں پر کایاستھس اور کھتریوں کو مقرر کیا۔ جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگ زیب نے مراٹھوں کو اپنی شرافت میں ملازمت دی۔ مثال کے طور پر، شیواجی کے والد شاہ جی نے کچھ عرصہ شاہ جہاں کی خدمت کی۔

وسطی ایشیاء سے مسلسل ہجرت ہو رہی تھی کیونکہ ہندوستان میں بہتر پیشے کے امکانات موجود تھے۔ ان ہجرتوں نے فرق کو ملحق کر کے ثقافت کو تقویت بخشی۔ اگرچہ شرافت کو نسلی خطوط پر تقسیم کیا گیا تھا، انہوں نے مصور موسیقاروں اور فارسی اور اصل دونوں گلوکاروں کی سرپرستی کر کے ہم آہنگی کی ثقافت کو فروغ دینے کے لئے ایک جامع طبقے کا قیام عمل میں لایا۔

ذات پات کا نظام معاشرے میں ایک غالب ادارہ تھا۔ نچلی سطح پر ذات پات بہت دباؤ کا شکار تھے۔ مشہور بھکتی تحریک نے امتیازی سلوک کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کرنے کے باوجود، محروم اور پسماندہ طبقات، جو بے زمین کسان تھے، جبری مشقت کا نشانہ بنے۔

ہندو خواتین وراثت کا صرف محدود حق حاصل تھا۔ اونچی ذات کے خواتین میں بیوہ کے ساتھ دوبارہ شادی کی اجازت نہیں تھی۔ گھریلو کام کاج کے ساتھ ساتھ خواتین سوتی کتائی میں بھی شامل ہوتی تھیں اور زرعی کاموں میں مدد کرتی تھیں۔ مغل انتظامیہ نے ستی کے اس عمل کی حوصلہ شکنی کی جو اعلیٰ ذات کے لوگوں میں پائی جاتی تھی۔ مسلمان دلہنوں کو شادی کے وقت مہر (اجرت کے طور پر دولہا کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم) وصول کرنے کا حق حاصل تھا، اور اسے جائیداد کے وارث ہونے کا بھی حق حاصل تھا حالانکہ یہ کنبہ کے مردوں کے حصے کے برابر نہیں تھا۔

14.9 معیشت Economy

مغل معیشت جنگل پر مبنی زرعی معیشت تھی۔ جنگلات نے کاریگروں کو خام مال مہیا کیا۔ لکڑی بڑھئی کے پاس گئی، لکڑی کے نقش ونگاری اور جہاز سازی، لاکھوں سامان بنانے والوں کے پاس گئی۔ سنہری روغن ساز جولاہا کو جنگلی ریشم سے دھاگہ بنانے والے لوہے کے کان اور لوہار کے لئے کوئلہ اس لئے صنعت کاری اور جنگل کے مابین بہت قریب تھا۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:23 PM

دیہاتی آبادی کے مختلف طبقات زراعت میں شامل تھے۔ زراعت معیشت میں سب سے بڑی سرگرمی تھی۔ جائیداد کے حق کے بغیر بے زمین زرعی مزدور آبادی کا ایک چوتھائی حصہ تشکیل دیتے تھے۔ زمینداروں اور گاؤں کے سرداروں کے پاس زمین کے بڑے حصے تھے جس میں وہ مزدوروں کو ملازمت دیتے تھے اور نقد رقم اور دوسری قسم میں ادا کرتے تھے۔ اچھی طرح سے آبپاشی کا غالب طریقہ تھا۔

آئینہ اکبری میں ربیع اور خریف موسموں میں کاشت کی جانے والی مختلف فصلوں کی فہرست دی گئی ہے۔ تمباکو اور مکئی سترہویں صدی میں متعارف کروائی گئی تھی۔ مرچ اور مونگ پھلی بعد میں آئی۔ اننانس سولہویں صدی میں متعارف کرایا گیا تھا۔ آم کی رنگین قسمیں پرتگالیوں نے تیار کیں۔ آلو، ٹماٹر اور امرود بعد میں آئے۔ مغلیہ دور میں نیلگوں ایک اور اہم تجارتی فصل تھی۔ بنگال میں زراعت کی ثقافت نے اس حد تک حیرت انگیز ترقی کی کہ وہ ریشم کا عالمی تجارتی بازار میں کا سب سے بڑا مہیا کرنے والا بن گیا۔

چونکہ کسانوں کو زبردستی اراضی ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا تاکہ انہیں مارکیٹ میں زائد رقم فروخت کرنا پڑے۔ زمینی ٹیکس اصل پیداوار کا حصہ تھا اور یہ مغل حکمران طبقے کے لئے محصول کا ایک بڑا ذریعہ تھا۔ انتظامیہ نے زمین کی پیداواری کا تعین کیا اور کل پیائش کی بنیاد پر ٹیکس کا اندازہ کیا۔ اکبر نے ضبط کا طریقہ نافذ کیا (جو توڈرمال کے ذریعہ متعارف کرایا گیا): اب کاشت کی گئی فصلوں کے حساب سے رقبے کے ہر یونٹ پر رقم کی آمدنی کی شرحیں طے کی گئیں۔ ہر سال مختلف علاقوں میں قابل اطلاق ان نرخوں کو دستور کہا جاتا تھا۔

شہری معیشت دستکاری کی صنعت پر مبنی تھی۔ سوتی کپڑے کی صنعت کاری نے بڑی تعداد میں لوگوں کو سوتی دھنیا، رنگ دینے والے، پرنٹرس اور دھوبی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ لوہے، تانبے ہیرے کی کان کنی اور بندوق سازی دیگر اہم پیشے تھے۔ کارخانے ایسے ورکشاپس تھے جہاں مہنگے دستکاری کے مصنوعات تیار کی گئیں۔ شاہی کارخانوں نے شاہی خاندان اور شرفاء کے استعمال کے لئے اشیاء تیار کئے۔ کاریگروں کی اضافی پیداوار کو مقامی دور دراز کی منڈیوں کے لئے سوداگروں اور تاجروں کی طرف موڑ دیا گیا۔

سوداگری اور تجارت Trade and Commerce

امن و امان کی موثر دیکھ بھال کے ساتھ ملک کے سیاسی اتحاد نے تیز تجارت اور سوداگری کو یقینی بنایا۔ یہ مزید دریاؤں اور بیلوں اور اونٹوں سے کھینچتی ہوئی گاڑیوں کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں تک پہنچایا جاتا تھا۔ بنجارے خصوصی تجارت کرنے والے تھے جنہوں نے طویل فاصلے پر ایک بڑی تعداد میں سامان لے رکھا تھا۔ صوبہ بنگال، چاول، چینی، ململ، ریشم اور اشیائے خورد و نوش کا سب سے بڑا برآمدی مرکز تھا۔ کورومنڈل ساحل کپڑے کی تیاری کے لئے مشہور تھا۔ لاہور سے کشمیری شالیں اور قالین تقسیم کئے گئے جو دستکاری کی تیاری کا ایک اہم مرکز تھا۔ سامان کی نقل و حرکت کو ہنڈی نامی خطوط کے ذریعہ سہولت فراہم کی گئی تھی۔ سرایوں کے نیٹ ورک نے تاجروں اور سوداگروں کو مختلف مقامات کا سفر کرنے کے قابل بنا دیا۔ یہ سوداگر تمام مذہبی طبقوں سے آئے ہوئے تھے: ہندو، مسلمان اور جین۔ گجرات کے بوہرہ مسلمان، راجستھان کے ماروا ڑیاں، کورمنڈل ساحل پر چٹیارس اور مالابار کے مسلمان نمایاں تجارتی جماعتیں تھیں۔

یورپی باشندوں نے مغربی ایشیاء اور یورپی ممالک کے ساتھ تجارت پر قابو پالیا، اور ہندوستانی تاجروں کی شمولیت کو محدود کر دیا۔ مزید یہ کہ مغل سلطنت کے پاس اپنے وسیع وسائل اور ایک بہت بڑی فوج کے باوجود بحری طاقت نہیں تھی۔ انہیں احساس نہیں تھا کہ وہ سمندری تجارت میں توسیع کے دور میں جی رہے ہیں۔

یورپی باشندے مصالحہ، نیلگوں، بنگال ریشم، ململ، سفید سوتی کپڑا، چھپائی والا کپڑا درآمد کرتے تھے۔ اس کے بدلے میں ہندوستان نے چاندی اور سونے کی بڑی مقدار حاصل کی۔ مغل چاندی کے سکوں نے چاندی کی مانگ کو ہوا دی۔

14.10 مذہب Religion

مغل عہد قدیم پرانوں کی روایات میں تمام بنیادی عناصر کے مستقل دعوی کا مشاہدہ کیا۔ اگرچہ ہندو مذہب کے نظریے کی ایک واحد جماعت کے طور پر بات کرنا مشکل تھا، ان گنت عقائد اور ان

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:24 PM

گنت رسومات اور رواجوں کے پیش نظر، جو باہمی تعامل میں ترقی پا چکے ہیں اور ایک ہی زبان سنسکرت کے ایک بڑے حصے میں اس کا اظہار کرتے ہیں ، ہندو مذہب کے مختلف فرقوں نے ابھی تک ایک ہی محاورہ اور ایک جیسے یا اسی طرح کے دیوتاؤں کا اشتراک کیا ہے ۔ سولھویں اور سترھویں صدیاں میں وشنومت صدیاں تھیں ۔تولسی داس (رام چریت مناس) اپنی مقبول عقیدت مندانہ قولوں میں رام مسلک کے ایک بہت بڑے حامی نے رام کو دیوتا اوتار کے طور پر پیش کیا ہے ۔ بھکتی کا اظہار گہرا جذباتی تھا کیونکہ بھکتی (عقیدت) کا مقصد وشنو کا اوتار کرشنا تھا۔

بھکتی تحریک نے اس عرصے میں زبردست پیش رفت کی ۔ ملک کے مختلف حصوں سے شاعر اور سنت ابھرے۔ وہ رسومات پر تنقید کرتے تھے ، اور ذات پات کے نظام پر تنقید کرتے تھے۔ سنسکرت زبان میں اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے بجائے عام لوگوں کی زبان پر کام کرنے لگے۔ بنیادی خیالات ، اور آسانی سے لیکن دلچسپ زبان کے ذریعہ اکثر موسیقی پر ان کی مقبولیت عوام کے درمیان کچھ اہم مذہبی شخصیات جیسے ولبھاچاریہ اور ان کے بیٹے وِٹھل ناتھ نے حسن و دلکشی کے مذہب کی تشہیر کی ۔ اور اس نے فرقے سے وابستہ سورداس نے مقامی زبان میں سورسراولی لکھی ۔ ایکانتھ اور تو کارم مہاراشٹرا کے بھکتی شاعر تھے ۔ ویسارایا کے ذریعہ کرناٹک کی ایک بھکتی تحریک ۔ داسکوٹا تحریک، ایک نچلی طبقاتی تحریک نکلی۔

بھکتی تحریک کی سب سے اہم شخصیت کبیر کی تھی ۔ کہا جاتا ہے کہ ایک جولاہے تھے ، کبیر نے مطلق توحید کی پیش کش کی ، بت پرستی اور رسومات اور ذات پات کے نظام کی مذمت کی ۔ سادہ زبان میں لکھی



کبیر

جانے والی ان کی مقبول شاعری شمالی ہندوستان کے بڑے حصوں میں زبانی طور پر پھیلی ہوئی تھی۔

بھکتی شاعروں کا ایک دلچسپ پہلو یہ تھا کہ وہ نچلی ذات سے آئے تھے جو دستکاری اور خدمات کے پیشوں پر عمل پیرا تھے۔ کبیر ایک جولاہے تھے ، روی داس ، کھالوں کا مزدور تھا ، سائیں ، نائی تھا ، اور دادو ، روئی دھننے والا ۔ ہریانہ میں ستنامی فرقے نے کبیر اور ان کی تعلیمات کو پھیلانے کا آغاز کیا ۔ اگرچہ سنسکرت اور فارسی انتظامیہ اور دانشورانہ سرگرمیوں کی زبانیں تھیں، لیکن مقامی زبانیں ان کی ادبی قوت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

سکھ مذہب Sikhism

سکھ مذہب توحید پسندی کی تحریک سے ہوئی اور یہ دنیا کے تسلیم شدہ مذاہب میں سے ایک ہے ۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرو گرنتھ صاحب میں، مسلم بزرگ شیخ فرید اور نام دیو، کبیر، سائین اور روی داس جیسے بھکتی شاعروں کے اقوال ہیں گرو نانک ایک ایسے خدا پر یقین رکھتے تھے جو بے شکل اور ہر جگہ موجود ہے ۔ انہوں نے بت پرستی اور مذہبی رسومات کی مذمت کی ۔ انہوں نے اخلاقی طرز عمل ، تمام انسانوں کے ساتھ مہربانی اور ذات پات کے نظام کی مذمت پر زور دیا۔

تصوف Sufism

ہندوستان تصوف یا مسلم تصوف کے پھیلاؤ کے لئے ایک زرخیز زمین تھی جس کی اصل ایران میں تھی۔ جب کہ اس کو شریعت کے ذمہ داروں نے قبول کیا، کٹر مذہبی ماہرین نے قبول کیا۔ مذہبی ہم آہنگی پیدا کرنے میں تصوف کا کلیدی کردار تھا۔

عیسائیت Christianity

یورپی تاجروں کے ساتھ رابرٹو ڈی نوبیلی، فرانسس زیویر جیسے مسیحی مشنری بھی آئے ۔ ابتدائی مشنری کیتھولک تھے ۔ ڈنمارک کی سرپرستی میں پہلے لوتھرن مشنریوں نے سن 1706 میں ٹرانکوبار پہنچے اور زیجنبلگ نے بائبل کے نئے عہد نامے کا تمل میں 1714 میں ترجمہ کیا، اور جلد ہی پرانے عہد نامے کا بھی ترجمہ کرایا۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:25 PM

مدرسوں کا تعلق مسلم مذہبیت اور اس کے وسیع ادب سے تھا۔ وارناسی میں، علم نجوم کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس طرح سیکھنے کے مراکز جیسے ہندوستان میں کوئی ادارہ نہیں تھا، جیسا کہ فرانسیسی مسافر برنیر نے یورپ میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے معیار کے مطابق نوٹ کیا ہے۔ اس سے سائنسی مضامین کی فراہمی تقریباً ناممکن ہوگئی۔ تاہم توجہ ریاضی اور فلکیات کی طرف دی گئی۔ اکبر کے دربار کے شاعر فیضی نے بھاسکراچاریہ کے ریاضی کے مشہور کام، لیلاوتی کا ترجمہ کیا۔ یوروپیوں کی موجودگی کے باوجود مغلیہ دور میں ہندوستانی سماج پر ان کا کوئی اثر ورسوخ نہیں تھا۔

بابر کے دور میں فارسی پہیے کے نام سے معروف پنڈرم گیئرنگ پر مبنی واٹر لفٹ کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا تھا۔ فتح پور سیکری میں گیئر پہیوں کے طریقہ کے ذریعہ واٹر لفٹ کی ایک پیچیدہ مشین لگائی گئی تھی۔ اکبر کو بھی ٹھنڈے پانی کے آلے کو شورہ کے استعمال کو مقبول بنانے کا سہرا دیا گیا تھا۔ وہ دنیا کا پہچانا شخص ہے جس نے جہاز کے اونٹ کی تشکیل کی ہے، ایک ایسا ناؤ جس پر جہاز بنایا گیا ہے تاکہ جہاز کو سمندر میں لے جانے میں آسانی ہو۔ ہیروں کو کاٹنے کے لئے کچھ میکانیکل آلات جیسے اسکرو، دستی طور پر چلنے والی بیلٹ ڈرل استعمال میں تھیں۔ زرعی اوزار ایک ہی ہوتے رہے جو پوری طرح سے لکڑی سے بنے ہوئے تھے۔ دھات کاری میں، سخت لوہا تیار کرنے میں عدم استحکام ایک واضح نقص تھا۔ جیسا کہ عرفان حبیب نے مشاہدہ کیا، جب ہندوستانی افواج میں توڑے دار بندوق سب سے عام ہتھیار رہا تو ٹکنالوجی میں بھارت کی پسماندگی واضح تھی۔ یورپ میں چقماقی گھوڑا طویل عرصے سے استعمال میں تھا۔ یورپ میں متروک ہوجانے کے کافی عرصہ بعد ہندوستانی، پیتل کی مہنگی توپ کا استعمال کرتے رہے۔ یہ سترھویں صدی میں بھی ہندوستان کو سخت لوہا بنانے میں ناکامی کی وجہ سے تھا۔

فن تعمیر Architecture



مغلوں کے دور حکومت میں فن تعمیری ترقی کے عالمی فن میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔ مغل عمارتوں کو بلبوں کی شکل کے گنبدوں سے سجے ہوئے بڑے پیمانے پر تعمیرات کے لئے مشہور کیا گیا تھا، عمدہ مینار، چاروں کونوں میں قبے، وسیع سجاوٹ اور پیٹرادورا (تصویری موسیاک کا کام)۔ بابر اور ہمایوں کے زمانے میں تعمیر ہونے والی مساجد زیادہ معماری کی اہمیت کی حامل نہیں تھیں۔ سوری خاندان نے دہلی میں پرانے قلعہ کی شکل میں چند شاندار نمونوں، اور بہار کے ساسارام میں شیر شاہ اور اسلام شاہ کے مقبروں کو چھوڑا ہے۔ پرانا قلعہ جس میں چاروں طرف بڑے بڑے ٹینکوں سے گھرا چھت والا پلیٹ فارم ہے۔ اکبر کے دور میں ہمایوں کی قبر باغات سے گھری تھی اور اسے پلیٹ فارم پر رکھا گیا تھا۔ ہندوستانی کاریگروں کے ذریعہ بنایا گیا اور فارسی معماروں کے ذریعہ سجاوٹ کیا گیا جس نے مستقبل میں اس کی پیروی کرنے کے لئے ایک نمونہ طے کیا۔ آگرہ قلعہ ایک سرخ نمونہ کے ساتھ بنایا گیا ایک نمونہ ہے

جہاں راجپوت کے تعمیراتی طرز بھی شامل تھے۔ اکبر کا بنایا ہوا فتح پور سیکری نیا دارالحکومت شہر اپنی دیواروں کے اندر متعدد متاثر کن عمارتوں سے منسلک ہے۔ فتح پور سیکری کا ایک عمدہ گیٹ وے، بلند دروازہ، اکبر نے سرخ رنگ کے پتھر اور سنگ مرمر سے تعمیر کیا تھا جو ایک عمدہ فن تعمیر کا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ آگرہ کے قریب سکندرا میں مقبرہ کی تعمیر اکبر نے شروع کی تھی اور جہانگیر نے اسے مکمل کیا تھا، اس میں بدھ مت کے کچھ فن تعمیراتی عناصر شامل ہیں۔ جہانگیر کے ذریعہ نور جہاں کے والد، عظمت الدولہ کا مقبرہ پہلی سنگل عمارت تھی جو سفید سنگ مرمر سے مکمل طور پر تعمیر کی گئی تھی۔

شاہ جہاں کے دور میں مغل فن تعمیر عروج پر پہنچا۔ تاج محل ایک بلند پلیٹ فارم پر سنگ مرمر کا ڈھانچہ ہے، جس کے وسط میں بلب کی شکل کا گنبد ایک طاق دار گیٹ وے پر طلوع ہوا ہے جس کے گنبد کے چاروں طرف چار قبے ہیں اور اسکے ہر کونے پر چار آزاد کھڑے ہوئے مینار آفاقی شہرت کی یادگار ہیں۔ دہلی کا لال قلعہ، دیوانِ عام، دیوانِ خاص، موتی محل اور ہیرا محل جیسی عمدہ عمارتوں سے گھرا ہوا ہے جہاں شاہ جہاں کے زمانے کی تعمیراتی صلاحیتوں کی عکاسی نظر آتی ہے۔ آگرہ قلعہ کے اندر موتی مسجد خصوصی طور پر سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے، دہلی میں جامع مسجد، جس کے بلند دروازے کے ساتھ، بلند و بالا گنبدوں کا سلسلہ اور لمبے اور پتلے مینار شاہ جہاں کی تعمیر کردہ خصوصیات ہیں اور

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:25 PM



لال قلعہ



فتح پور سیکری، پنچ محل



بلند دروازہ

یہ دو اہم مساجد ہیں۔ اس نے ایک نئی بستی بھی قائم کی، شاہ جہاں آباد (موجود دور کی پرانی دہلی) جہاں لال قلعہ اور جامع مسجد واقع ہے۔ اورنگ زیب کے دور میں، لاہور میں بادشاہی مسجد اور اورنگ آباد میں بی بی کا مقبرہ (لیڈی کی قبر) کے نام سے مشہور رابعہ الدورانی کا سنگ مرمر کا مقبرہ دیکھنے میں آتا ہے۔

جہانگیر اور شاہ جہاں کے شالیمار باغ ہندوستان کے باغبانی کی نمائش ہیں۔ بہت سارے بڑے ڈھانچوں کے علاوہ، مغلوں نے عوامی افادیت کے بہت سے سماجی کاموں میں حصہ لیا، ان میں سب سے بڑا جونپور میں گومتی ندی پر پل ہے۔ سب سے متاثر کن کارنامہ مغربی جمنا نہر ہے جس نے دہلی کو پانی فراہم کیا۔

مغل فن تعمیر نے ملک کے مختلف حصوں میں یہاں تک کہ مندروں کی تعمیر کو متاثر کیا۔ متھورا کے قریب ویرنداون میں گووند دیو کے مندر اور اور چھا (مدھیہ پردیش) کے چتر بھوج کے بیر سنگھ کے مندر میں مغل اثر دکھائی پڑتا ہے۔

نقاشی : Paintings

مغلوں نے نقاشی کے میدان میں بین الاقوامی سطح پر پہچان حاصل کی۔ مغلوں کی چھوٹی تصویریں دنیا کے میوزیم کا ایک حصہ ہیں۔ وسطی ایشیائی اثرات کے ساتھ ساتھ مالوا اور گجرات جیسے صوبوں میں بھی ہندوستانی نقاشی کی روایتی طریقوں نے پینٹنگ کی دنیا میں اثرات مرتب کئے۔ چھوٹی مصوری کے ماسٹر، عبدالصمد اور میر سید علی، جو ہمایوں کے ہمراہ وسطی ایشیاء سے ہندوستان آئے تھے، انہوں نے ہندوستانی مصوروں کو متاثر کیا۔ مصوری اور نقاشی کا بنیادی مقصد ادبی کاموں کی وضاحت کرنا تھا۔ مہا بھارت اور اکبر نامہ کے فارسی متن کو مختلف مصوروں نے پینٹنگز کے ساتھ پیش کیا تھا۔ دسونت اور بسوان اکبر کے دربار کے مشہور مصور تھے۔ یورپی پینٹنگس کو پرتگالی پادریوں نے اکبر کے دربار میں پیش کیا تھا۔ جہانگیر کے زمانے میں پورٹریٹ شبیوں کی نقاشی اور جانوروں کی نقاشی تیار ہوئی تھی۔ اس میدان میں منصور ایک بہت بڑا نام تھا۔ عظیم ڈچ مصور ریمبرینڈ مغل نقش نگاروں سے متاثر تھا۔ شاہ جہاں نے مصوری کی روایت کو جاری رکھا ہوا تھا جب کہ اورنگ زیب کی مصوری سے عدم توجہی نے مصوروں کو ملک کے مختلف حصوں میں منتشر کر دیا اور اس طرح دوسرے صوبوں میں مصوری کو فروغ ملا۔

موسیقی اور رقص Music and Dance

آئینہ اکبری کے مطابق، گوالیار کے تانسین، جسے بہت سے راگوں کی تحریر کرنے کا سہرا ملا، اکبر نے اس کی سرپرستی 35 دیگر موسیقاروں کے ساتھ کی۔ جہانگیر اور شاہ جہاں موسیقی کے سرپرست تھے اگرچہ یہ مشہور غلط فہمی موجود ہے کہ اورنگ زیب موسیقی کے خلاف تھے، لیکن ان کے دور حکومت میں ہندوستانی کلاسیکی موسیقی پر بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئیں۔ ان کی رانیوں، شہزادوں اور رئیسوں نے موسیقی کی سرپرستی جاری رکھی۔ بعد کے مغل بادشاہ محمد شاہ نے موسیقی کے میدان میں پیش رفتی کرتے ہوئے اہم کردار ادا کیا۔ بابر نامہ اور بادشاہ نامہ کی نقاشی میں عورت کو موسیقی کے آلات کے ساتھ رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

ادب Literature

مغلیہ دور میں فارسی، سنسکرت اور علاقائی زبانوں کی ترقی ہوئی۔ مغل سلطنت اور دکن ریاستوں میں فارسی انتظامیہ کی زبان تھی۔ اس نے یہاں تک کہ راجپوت ریاستوں کو متاثر کیا جہاں انتظامیہ میں فارسی الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ اکبر کے زیر سرپرستی ابوالفضل نے

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:26 PM



ابوالفضل اکبرنامہ پیش کرتے ہوئے

کبر نامہ میں اکبر کی تاریخ مرتب کی اور مغل انتظامیہ نے اپنے کام کوآئینہ اکبری میں بیان کیا۔ آئینہ اکبری سائنس، شماریات، جغرافیہ اور ثقافت میں اپنی دلچسپی کے لئے قابل ستائش ہے۔ اکبرنامہ کے شاہ عبد الحمید لاہوری اور محمد وارث نے شاہ جہاں کی سوانح عمری کی مشترکہ تخلیق بادشاہ نامہ میں ان کی تقلید کی۔ بعد میں محمد کاظم نے اپنے عالمگیر نامہ میں، اورنگ زیب کے پہلے عشرے کے عہد میں ایک کام، اس طرز پر کیا۔ چغتائی ترکی میں لکھی جانے والی بابر کی خودنوشت سوانح عبدالرحیم خانِ خانان نے فارسی میں ترجمہ کیا۔ دبستان مختلف مذاہب کے عقائد اور کاموں کا غیر جانبدارنہ محاسبہ ہے۔ فراسی ادب سنسکرت کے تصانیف کے ترجموں سے مالامال ہوا۔ مہابھارت کا ترجمہ ابوالفضل، ابوالفضل کے بھائی فیضی اور اکبر کے درباری شاعر کی نگرانی میں ہوا تھا۔ سرّ اکبر (عظیم راز) کے عنوان سے دارا شکوہ کے ترجمہ کردہ اپنیشاد ایک تاریخی نشان ہے۔ فیضی، عتبی، نظیری کے مثنویوں نے ہندوستان مین فارسی شاعری کو مالامال کیا۔



داراشکوہ

مغل حکمرانی کے دوران تیار کردہ سنسکرت کے کام متاثر کن ہیں۔ اس زمانے کا سنسکرت ادب کیویاس اور تاریخی اشعار کے لئے مشہور ہے۔ پرجنہ بھٹہ کے لکھے ہوئے ایک قویہ راجہ ولیپاتکا، جس نے کشمیر کی تاریخ کو مکمل کیا اس کا تعلق اکبر کے دور سے تھا۔ گریکو عربی زبان سیکھنے کو سنسکرت ترجموں کی شکل میں فارسی خطوط کے ذریعہ ہندوستان منتقل کیا گیا تھا۔ اکبر کے ماہرِ فلکیات نیلا کانتھا نے نجومی کلام تجیکا نیلا کانتھی لکھا۔ شاہ جہاں کے دربار کے شاعر جگناد ھا پنڈ تھا نے یادگار رسا گنگا دھرا لکھا ہے۔

مغل حکمرانی کے دوران ادب کے میدان میں سب سے بڑا حصہ اردو کو مختلف بولیاں بولنے والے لوگوں کے لئے رابطے کی مشترکہ زبان کی حیثیت سے ترقی دینا تھا۔ علاقائی زبانوں نے استحکام اور پختگی حاصل کی اور اس دور میں کچھ بہترین عمدہ شاعری تیار کی گئی۔ عبدالرحیم خانِ خانان نے ہندی زبان کی برج شکل میں زندگی اور انسانی تعلقات کے فارسی خیالات کے امتزاج کے ساتھ بھکتی شاعری کی۔ مشرقی اتر پردیش میں بولی جانے والی ہندی بولی اودھی میں تلسی داس نے لکھا تھا، جو اس کے عقیدت مند نظریات کے لئے بہت مشہور تھا۔ اس عرصے میں ایکناتھ، تکارم، رامداس اور مکتیشور کیا دبی شراکت کی وجہ سے مراٹھی ادب میں بدلاؤ آیا تھا۔ ایکناتھ نے دوسری زبانوں سے سنسکرت کی برتری پر سوال اٹھایا۔ توکرام کے اقوال نے توحید کو جلا دیا۔ مکتیشور نے ادبی مراٹھی میں رامائن اور مہابھارت کی تشکیل کی۔

کرشنا دیو رایا، وجئے نگر کے حکمران، نے اپنی اموکتامالیادا (ٹمل خاتون شاعر، آنڈال پر ایک مہاکوی نظم) کے ذریعہ اور اس کے درباری شاعر اللا سانی پدّانا کے ساتھ اس کے منو چریترا اس دور کے دوران تلگو ادب کے نمایاں رہنما تھے۔ اس زبان کے دوران ملیالم جو زبان کے طور پر ٹمل سے جدا ہوئی تھی۔ رامائن اور مہابھارت کو ملیالم میں لکھا گیا۔ آسامی زبان میں بھکتی شاعری کی روایت کا نقشہ شنکر دیو نے کیا جس نے نئی ادبی رعایت کا آغاز کیا۔ ہاتھیوں اور گھوڑوں، فلکیات، ریاضی اور ہاتھیوں کے علاج معالجے کے میدانوں میں آسامی کے ادبی فن پارے تیار کئے گئے تھے۔ رامائن اور مہابھارت کو بھی آسامی زبان میں دوبارہ لکھا گیا تھا۔ چیتانیا فرقے جس نے شاعرانہ فقرے میں کرشنا اور رادھا کی محبت کو پیش کیا، بنگالی ادب کو فروغ دیا گرو گرنتھ صاحب، سکھوں کی مقدس کتاب، گرو ارجن دیو کی مرتب کردہ ہے جس میں سکھ گروہوں کے ساتھ ساتھ شیخ فرید اور ایک دوسرے توحید پرست پنجابی زبان کے ارتقا میں ایک اہم مقام تھا۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:27 PM

اس عرصے کے دوران ٹمل ادب پر سیویٹ اور ویشنوی ادب کا تسلط تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کمارا گوروپرار، ایک عظیم سیوا شاعر، سترھویں صدی کے آخر میں وارناسی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اہم ادبی تصنیفات مثلاً میناکشی امّئی پلّئی ٹمل او نیدھیزی ویلاکم ہیں۔ تھایماناور نے پوری انسانیت کے لئے ہمدردی کے ساتھ انتہائی عقیدت مند اقوال لکھے اور اس نے ایک سنمارگہ تشکیل دیا جس نے مختلف سایوا فرقوں کے مابین اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ عیسائی مشنریوں جیسے روبرٹو ڈی نوبیلی اور کانسٹن ٹائن جوزف بیسچی (ویرامونیور) نے ٹمل زبان میں بہت تعاون کیا۔

مغلیہ سلطنت کی قومی سطح پر بنائی گئی سلطنت کا ہندوستان پر ہمیشہ کے لئے اثر پڑا جب انہوں نے اس ٹکڑے کو ایک واحد سیاسی اکائی میں بٹھایا، جس کی مدد ایک موثر مرکزی انتظامیہ کے ذریعہ تھی۔ اس عمل میں متعدد شناختوں کی ترکیب بھی ہوگئی جس کے نتیجے میں ایک ہندوستانی منفرد ثقافت کا ارتقا ہوا۔

Elsewhere in the World دنیا میں کہیں اور



عظیم عباس

اکبر کا دور، 1556 سے 1605 تک، عظیم حکمرانوں کا دور تھا۔ ان کے قریب ترین ہم عصر انگلینڈ کے ایلزبتھ تھیں۔ اس وقت شیکسپیر کی زندگی گزر رہی تھی۔ فرانس کے ہنری چہارم، بوربن خاندان کا پہلا حکمران، اور سفید خاندان کا سب سے مضبوط حکمران، فارس کا عظیم عباس، اس کے دور میں اپنی سلطنتوں پر حکومت کر رہے تھے۔ یورپ میں ہسپانوی حکمرانی کے خلاف نیدرلینڈ کی بغاوت جو اس عرصے کے دوران شروع ہوئی تھی اس کا آغاز تقریباً اسی سال تک جاری رہا اور 1648 میں ختم ہوا۔

SUMMARY خلاصہ

- بابر نے مغلیہ سلطنت کے قیام کے لئے چار جنگیں لڑی ہیں۔
- اپنے بھائیوں اور افغانیوں کی دشمنی کی وجہ سے ہمایون کی مشکلات میں اضافہ ہوا اور گجرات کے بہادر شاہ جو سوری خاندان کے عروج کا باعث بنے۔
- شیر شاہ کا عروج اور اس کے محصولات اور مالی اقدامات کو اجاگر کیا گیا ہے۔
- اکبر کے منصب داری نظام اور جامع مذہبی پالیسی نیز مغلوں کی حکمرانی کو فوجی فتوحات کے ذریعہ استحکام، خاص طور پر پانی پت کی دوسری جنگ سے نمٹا گیا۔
- جہانگیر کی حکمرانی میں عدم دلچسپی حقیقی حکمران کی حیثیت سے نور جہاں کے کام کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔
- شاہ جہاں کا تاج محل، مغل فن تعمیر کا مظہر، اور اس کے تینوں بیٹوں کے درمیان جانشینی کی لڑائی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔
- اورنگ زیب اور سیواجی کی سربراہی میں مرہٹوں اور مغلوں کے درمیان لڑائیوں سے اورنگ زیب کی راجپوت اور دکن کی پالیسیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- مغل سماج اور معاشرے کی نمایاں تفصیلی خصوصیات ہیں۔

EXERCISE مشق

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں

1. بابر نے پانی پت کی پہلی جنگ 1526 میں _____ کے موثر استعمال سے فتح حاصل کیا۔
   (a) پیادہ فوج (b) گھڑسوار
   (c) توپ خانہ (d) ہاتھیوں کا فوجی دستہ
2. گھاگرا کی لڑائی بابر کی طرف سے ..... کے خلاف لڑی جانے والی آخری لڑائی تھی
   (a) افغانی (b) راجپوت
   (c) ترکوں (d) مرہٹوں
3. _____ اپنی اعلیٰ سیاسی اور فوجی مہارت کی وجہ سے چوسا کی جنگ جیتے تھے۔
   (a) بابر (b) ہمایون
   (c) شیر خان (d) اکبر
4. _____ ایک زمینی مدت کا نظام ہے جس میں کسی جائیداد کے محصولات کی وصولی اور اس پر حکومت کرنے کا اختیار ریاست کے عہدیدار کو عطا کیا گیا تھا۔
   (a) جاگیرداری (b) محل واری
   (c) زمینداری (d) منصب داری
5. اکبر کی مالی انتظامیہ زیادہ تر _____ کے طریقوں پر مبنی تھی۔
   (a) بابر (b) ہمایون
   (c) شیر شاہ (d) ابراہیم لودھی

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:28 PM

6. شہزادہ خسرہ کو بغاوت پر اکسانے پر جہانگیر نے ..... پھانسی دی
(a) گروارجن دیو (b) گروہرگوبند
(c) گرو تیغ بہادر (d) گرو ہررائے

7. _____ نے اپنے اقتدار میں جزیہ کو شامل کیا۔
(a) اکبر (b) جہانگیر
(c) شاہ جہاں (d) اورنگ زیب

8. ____ دنیا کا پہلا معروف شخص ہے جس نے 'جہاز کا اونٹ' واضح کیا ہے، یہ ایک ناؤ جس پر جہاز بنایا گیا ہے۔
(a) اکبر (b) شاہ جہاں
(c) شیرشاہ (d) بابر

9. _____ کا تانسین اکبر کی سرپرستی میں تھا۔
(a) آگرہ (b) گوالیار
(c) دہلی (d) متھورا

10. بادشاہ نامہ _____ کی سوانح حیات تھی۔
(a) بابر (b) ہمایون
(c) شاہ جہاں (d) اکبر

11. _____ ایک نجومی عالم تھا۔
(a) تجیکنیلا کانتھی (b) رسا گنگا دھرا
(c) منوچریتا (d) راجہ ولی پٹا کا

12. میناکشی امّی پلّیی ٹمل کو _____ نے تشکیل دیا تھا۔
(a) تھایومنور (b) کمارا گروپرار
(c) رامالنگا اڈیگل (d) سیوا پیرا کاسر

13. غلط بیان تلاش کریں
(a) تاج محل مغلیہ فن تعمیر کا مظہر ہے جو ہندوستانی، فارسی اور اسلامی طرز کا مرکب ہے۔
(b) نیا دارالحکومت شہر آگرہ، اس کے دیوار کے اندر متعدد متاثر کن عمارتیں بند ہیں۔
(c) موتی مسجد مکمل سنگ مرمر سے بنی ہے۔
(d) پرانا قلعہ ایک مضبوط قلعہ ہے۔

14. غلط بیان تلاش کرو
(a) جاٹ نے 1 سے 10000 تک کے ہر منصب دار کو موصول ہونے والے فوجیوں کی تعداد کا تعین کیا۔
(b) شیرشاہ کے سکے کا نظام انگریزوں کے ماتحت سکے کی بنیاد بنی۔
(c) ہلدی گھاٹی کی جنگ (1576) مغل افواج اور رانا پرتاپ سنگھ کے درمیان آخری لڑائی تھی۔
(d) گروگرانتھ صاحب، سکھوں کی مقدس کتاب، گروارجن دیو نے مرتب کیا تھا۔

15. مندرجہ ذیل بیانات سے، صحیح جواب تلاش کریں۔
(i) رانا سنگھا کے زبردست مارچ نے ایک زبردست قوت کے ساتھ بابر کی فوج کا مقابلہ کیا۔
(ii) قنوج کی جنگ کے بعد اکبر بادشاہی کے بغیر ایک شہزادہ بن گیا۔
(a) (i) صحیح ہے (b) (i) صحیح ہے
(c)(i) اور (ii) غلط ہیں (d) (i) اور (ii) صحیح ہیں

16. مندرجہ ذیل بیانا تسے، صحیح جواب تلاش کریں۔
(i) شیرشاہ نے مغرب میں سندھ سے لیکر بنگال کے سونارگاؤں تک گرانٹ روڈ کی مرمت کی۔
(ii) اکبر نے اپنی فوجی فتوحات کے ذریعہ ایک عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی۔
(a) (i) صحیح ہے (b) (ii) صحیح ہے
(c) (i) اور (ii) صحیح ہے (d) (i) اور (ii) غلط ہیں

17. دعویٰ (A) : بابر نے پانی پت کی پہلی جنگ جیت لی۔
وجہ (R) : بابر نے جنگ میں توپ خانہ استعمال کیا۔
(a) A صحیح ہے ؛ A کی صحیح وضاحت R ہے۔
(b) A صحیح ہے؛ R غلط ہے۔
(c) A اور R غلط ہیں
(d) A صحیح ہے ؛ R کی صحیح وضاحت A نہیں ہے۔

18. دعویٰ (A) : اورنگ زیب کے دور حکومت کے خاتمہ تک مغل سلطنت ٹوٹنی شروع ہوگئی۔
وجہ (R) : اورنگ زیب دکن کے تمام حکمرانوں کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھا ہوا تھا۔
(a) A صحیح ہے ؛ R کی صحیح وضاحت A نہیں ہے۔
(b) A صحیح ہے ؛ A کی وضاحت R ہے۔
(c) A غلط ہے؛ R صحیح ہے۔

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:29 PM

(d) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

19. مندرجہ ذیل میں سے کونسا جوڑ غلط طور پر جوڑا گیا ہے۔

(a) بھاسکاراچاریہ ۔ نیدھی نری ویلکم

(b) اموکتاملیادہ ۔ کرشنادیورایا

(c) جگن نادھاپنڈیدھا ۔ رسا گنگادھرا

(d) اللاسنی پددھنا ۔ منوچریتا

20. جوڑ لگائیے

(A) ابوالفضل ۔1. اورنگ زیب

(B) جامع مسجد ۔2. اکبر

(C) بادشاہی مسجد ۔3. شیرشاہ

(D) پرانا قلعہ ۔4. شاہ جہان

(a) 3 , 1 , 4 , 2 (b) 4 , 1 , 2 , 3

(c) 2 , 4 , 1 , 3 (d) 4 , 2 , 3 , 1

II. مختصر ترین جوابات لکھیں

1. بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے پر کس بات نے اکسایا؟
2. اکبر نے بیرم خان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
3. ذیل میں سے کسی ایک پر مختصر نوٹ لکھیں

(الف) ولیم ہاکنس (ب) سر تھامس رو

4. جہانگیر کے دور میں تخت کے پیچھے نور جہاں کی طاقت تھی۔ وضاحت کریں۔
5. کس کو مغل فن تعمیر کا مظہر کہا جاتا ہے؟ اس کی ساخت کی وضاحت کریں۔
6. شمال میں اورنگ زیب کے خلاف تین بڑی بغاوتیں کون سی تھیں؟
7. کسی ایک پر نوٹ لکھیں (الف) سکھ مت (ب) تصوف
8. بھکتی سنت عوام میں کیسے مقبول ہوئے؟
9. مغل دور میں ٹمل زبان اور ادب کی ترقی کی وضاحت کریں۔
10. "مغلوں نے نقاشی کے میدان میں بین الاقوامی سطح پر پہچان حاصل کی"۔

III. مختصر جوابات لکھیں۔

1. "ہمایون اپنی زندگی سے ٹھوکر کھا گیا جب وہ اس سے لڑ کھڑا گیا"۔ وضاحت کریں۔
2. آپ دین الٰہی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟
3. اکبر کے ذریعہ چتور کا محاصرہ؟
4. اکبر کا منصب داری نظام۔
5. مغل دور میں یورپی فیکٹریاں قائم ہوئیں۔
6. داراشکوہ 7. خان خانان
8. کبیر 9. ابوالفضل
10. تصوف

IV. تفصیلی جوابات لکھیں۔

1. "شیرشاہ محصولی انتظامیہ میں اکبر کا پیش رو تھا"۔ وضاحت کریں۔
2. یہ بتائیں کہ اکبر کی مذہبی پالیسی اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی سے کس طرح مختلف تھی؟
3. اورنگ زیب کی دکن پالیسی نے مغل سلطنت کو کیسے برباد کیا؟
4. مغل معاشرے کا اپنی معیشت، تجارت اور سوداگری کے لحاظ سے تجزیہ کریں۔
5. مغل فن تعمیر کی شان و شوکت پر ایک مضمون لکھیں۔

سرگرمی Activity

1. ہندوستان کے نقشے میں، مندرجہ ذیل (a) اکبر کے سلطنت کی حدود تک نشان لگائیں (b) اورنگ زیب کی سلطنت کے حدود تک نشان لگائیں۔
2. مغل دور کا ایک اہم ٹائم لائن تیار کریں۔
3. "مغل سلطنت کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہندوستان میں یورپی طاقتوں کا قیام ہوا"۔

تفویضات Assignments

1. مغل فن تعمیر سے متعلق تصاویر جمع کر کے البم کی تیاری۔
2. تاج محل کا نمونہ بنانا ۔
3. ان کی حکومت کے دوران مغلوں کے ذریعہ لڑی جانے والی اہم لڑائیوں کا ایک مختصر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ انسٹاگرام کی تصاویر کے ساتھ۔

کتب حوالہ جات REFERNCE BOOKS

1. Abraham Eraly, *Emperors of the Peacock Throne: The Saga of The Great Mughals*, Penguin Books, New Delhi, 1997.
2. Irfan Habib, *Medieval India, The Story of a Civilization*, National Book Trust, New Delhi, 2007.
3. Stanely Lane-Poole, *Medieval India under Mohammedan Rule (AD 712-1764)*, Delhi, 1963.
4. Satish Chandra, *Medieval India*, NCERT, New Delhi,

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:29 PM

2. https://www.britannica.com/topic/Mughal-dynasty
3. www.historyworld.net/wrldhis/PlainTextHistories.asp?historyid=ab99
4. www.newworldencyclopedia.org/entry/Mughal_Empire
5. https://www.sscnet.ucla.edu/southasia/History/Mughals/mughals.html
6. www.ncert.nic.in/NCERTS/l/gess104.pdf
5. Satish Chandra, *History of Medieval India*, Orient BlackSwan, New Delhi, 2007
6. R. Sathianathaier, *A Political and Cultural History of India, Vol. II.* Madras, 1980.

INTERNET RESOURCES : انٹرنیٹ کے ذرائع

1. https://en.wikipedia.org/wiki/Mughal_Empire

GLOSSARY لغات

ingenuity	inventiveness, cleverness	قوتِ اختراع
forsaking	abandoning	ترک کرنا
intrigue	secret planning of something illicit, plotting	سازش
traitorous	disloyal, backstabbing	غداری
emanating	originate, derive, emerge	نکلنے والی
shipwright	ship builder	جہاز ساز
lacqueware	articles that have a decorative lacquer coating	لاکرویئر
reeler	one who winds something on a reel	پھرکی چلانے والا
flintlock	an old fashioned type of gun fired by a spark from a flint	چکمکلا
cupolas	a small dome, on the top of a larger dome, adorning a roof or ceiling	قبہ

Sources for the Study of Mughal Empire مغل سلطنت کے لئے مطالعہ کے لئے ذرائع

شمارہ	مصنف کا نام	کام	زبان	مواد
.1	بابر	تزک بابری	ترکی	بابر کی سوانح عمری
.2	مرزا محمد حیدر (شہنشاہ بابر کا چچازاد بھائی)	تاریخ رشیدی	فارسی	وسطی ایشیاء کی مغلوں کی تاریخ
.3	بابر کی بیٹی گلبدان بیگم	ہمایون نامہ	فارسی	ہمایون کی تاریخ
.4	عباس خان سروانی	تاریخ شیر شاہی	فارسی	ہمایوں اور شیر شاہ کے مابین مقابلے کی وضاحت
.5	رزاق اللہ مشتاقی	واقعات مشتاقی	فارسی	شیر شاہ اور اسلام شاہ کے بارے میں تفصیل
.6	فرشتہ (بیجاپور سلطان عادل شاہ دوم کی خدمت میں)	تاریخ فرشتہ	فارسی	تاریخ 1612 تک ہندوستان میں مسلمانوں کی طاقت
.7	ابوالفضل	اکبرنامہ	فارسی	اکبر کی خصوصی زور کے ساتھ مغلوں کی طاقت
.8	ابوالفضل	آئینہ اکبری	فارسی	اکبر کا انتظامیہ
.9	خواجہ نظام الدین احمد	طبقات اکبری	فارسی	اکبر تک مغلوں کے ساتھ معاملات
.10	عبدالقادر بدایونی (اکبر کی عدالت کا ممبر)	منتخب التواریخ	فارسی	مسلمانوں کی عام تاریخ
.11	جہانگیر	تزک جہانگیر	فارسی	سوانح عمری
.12	معتمد خان	اقبال نامہ	فارسی	مغلوں کی تفصیل
.13	عبدالحمید لاہوری	بادشاہ نامہ	فارسی	شاہ جہاں کے پہلے دس سال کی حکومت کی وضاحت

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:30 PM



ICT CORNER

The Mughal Empire

آیئے۔ہم مغلیہ سلطنت
کی ٹائم لائن بنوائیں۔



طریقہ کار :

: کاروائی کا صفحہ کھولنے کے لئے URL ٹائپ کریں یا QR کوڈ اکین کریں۔

: ٹائم لائن کو شروع کرنے کے لئے 'Time Date, Event' کلک کریں۔ پھر 'your name' اور 'Project Name' ٹائپ کریں۔اور start بٹن دبائیں۔

ٹائم لائن (درمیانی لائن) پر کلک کریں۔ایک ونڈو کھلے گا۔لیب، short description, Full description ٹائپ کریں۔ اور بادشاہوں کے تصویر کا انتخاب کریں۔، پھر ✓ کریں۔

: اسی طرح ایک اور لائن بنائیں۔اور Finish بٹن پر کلک کریں۔

مرحلہ 5 : جس مقام پر ضرورت ہوگی وہاں Final کرے محفوظ کردیں۔



Step1



Step2



Step3



Step4

URL:

http://www.readwritethink.org/files/resources/interactives/timeline_2/

Pictures are indicative only

* if browser requires allow Flash Player or Java Script.

11 his unit 14 Set
Monday, January 31, 2022 7:59:30 PM

اکائی 15

مرہٹے
The Marathas

V4M37

سیکھنے کے مقاصد :

خود کی واقفیت کے لئے

- اس سبق میں ان حالات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی روشنی میں یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مرہٹوں کو کیسے عروج نصیب ہوا۔
- مرہٹہ سلطنت کے قیام میں شیواجی کا حصہ
- شیواجی انتظامیہ کا طریقۂ کار
- پیشوا حکومت اور انتظامیہ
- سرفوجی دوم کے خصوصی حوالے سے ٹمل ناڈو میں مرہٹوں کا ذکر

تعارف : Introduction

مغل سلطنت کے زوال پذیر ہونے میں مرہٹوں ں کا اہم کردار رہا ہے۔شیواجی کی متحرک قیادت 1670 میں مغل اقتدار کے لئے ایک بڑا چیلنج ثابت ہوئی ۔اٹھارویں صدی کے درمیانی عرصہ میں انہوں نے مغل اقتدار کو وسطی ہندوستان کی طرف پھیر دیا اور 1674ء میں تنجاؤر میں نایک حکومت کا خاتمہ ہوا۔ بیجاپور فوج کے کمانڈر مرہٹہ جنرل وینکوجی (شیواجی کے سوتیلے بھائی) نے تنجاؤر پر حملہ کر کے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔اس طرح تنجاؤر میں مرہٹوں کا دور 1674ء سے شروع ہوتا ہے اور 1832ء میں سروجی دوم کے انتقال پر ختم ہو جاتا ہے۔

15.1 مرہٹوں کے عروج کے اسباب:
Casues of the rise of the Marthas

(a) مرہٹوں کا طبعی جغرافیہ اور عوام کے عادات واطوار فطرت
Physical Features and Nature of the People

مرہٹوں کا علاقہ کوکن نامی زمین کی ایک تنگ پٹی پر واقع تھا۔اس کے کھڑے پہاڑ، ناقابل رسائی وادیاں، نقل وحمل کے ناقابل تسخیر پہاڑی قلعے ،فوجی دفاع کے لئے سازگار تھے۔مرہٹوں نے اپنی فوجی طاقت و صلاحیت کی طویل روایات کو برقرار رکھا اور ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری اور جرأت و ہمت، نظم وضبط، عقل مندی اور قوت برداشت کا ثبوت دیا۔انہوں نے پہلے بہمنی سلطنت اور اس کے زوال کے بعد احمد نگر، بیجاپور، گول کنڈہ، بیدر اور بیرار حکومتوں میں کئی خدمات انجام دی ہیں۔

مرہٹے مغل فوج سے براہ راست جنگ نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ طاقتور، گھڑ سوار اور مہلک توپوں سے لیس تھے۔گوریلا جنگ ہی کو وہ اپنی طاقت سمجھتے تھے، رات کے وقت بجلی کی طرح منصوبہ بندی کرتے شب خون مارتے ،اس کے علاوہ فوجی کمانڈر کے احکامات کا انتظار کئے بغیر جنگ کی صورت حال کا جائزہ لے کر حربے بدلتے رہتے۔

b۔ بھکتی تحریک اور اس کے اثرات :
Bhakti Movement and its Impact

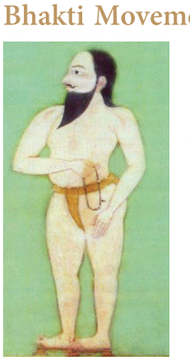

رام داس

بھکتی تحریک نے مرہٹوں میں اتفاق و اتحاد قائم کیا۔تو کرا، رام داس اور ایکناتھ اس تحریک کی اہم شخصیات تھیں ۔بھگتی سنت کے بھجن مراٹھی زبان میں گائے جاتے تھے اور راماداس نے وہاں کے سارے سماج کے لوگوں میں ایک اٹوٹ رشتہ قائم کیا۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:12 PM

مرہٹہ سلطنت میں مذہبی احیاء پسندی کا تصور نہیں تھا بلکہ ان میں تقاریب، ذات پات اور امتیازی سلوک کے جذبے کے تحت احتجاج کا مادہ پایا جاتا تھا۔ عام طور پر سماج میں سنتوں کے متعلق برہمنوں کے مقابلہ میں یہ خیال تھا کہ وہ نیچ ذات کے تھے۔
(جسٹس رانادے)

C) بیرونی اسباب : External Causes

بیجاپور اور گول کنڈہ کے زوال سے مرہٹوں کے آپس میں متحد ہونے اور انہیں مل کر لڑنے کا موقع مل گیا۔ گول کنڈہ اور احمد نگر کی ریاستوں سے لڑی گئی دکن جنگ سے مغلیہ سلطنت کا سارا خزانہ ختم ہوگیا۔ شیواجی نے دکن میں پھیلے ہوئے مرہٹوں کو اکٹھا کرنے کے لئے اپنی قیادت میں ایک ریلی نکالی۔ ایک مضبوط طاقت کی بنیاد رکھی جس کا دارالحکومت رائے گڑھ کو بنایا۔

15.2 شیواجی (1627-1680)
Shiavaji (1627-1680)


شیواجی

شیواجی، شیونر علاقہ کے قریب جیونر نامی قصبہ میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام شاہ جی بھونسلے تھا جس کی پہلی بیوی جیجا بائی سے یہ پیدا ہوا۔ شاہ جی اپنی ماں کی طرف سیادوا دیوگیری حکومت اور اپنے باپ کی طرف سے میواڑ کے شیو دیاس میوار حکمران کی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ شاہ جی بھونسلے نے ملک عنبر (1548-1626) کے سابق خادم اور احمد نگر کے احمد بادشاہ کے حبشہ وزیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ملک عنبر کے انتقال کے بعد شاہ جی نے سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔ مغلوں نے جب احمد نگر کا الحاق کرلیا تو یہ بیجاپور سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا۔

شیواجی اور اس کی ماں، دادا کونڈا دیو کی سرپرستی میں پرورش پا رہے تھے جس نے پونا میں شاہ جی بھونسلے کو ایک جاگیر (فوجی یا انتظامی خدمات کے اعتراف میں دی جانے والی زمین یا گرانٹ) کا انتظام کیا تھا۔ کسان، موالی اور قبائلی سردار اس کے نیک کاموں سے واقف تھے جو پونا کے آس پاس کے علاقوں کے فوجی باشندے تھے۔ اس طرح شیواجی نے پونا کے آس پاس کے علاقوں میں اپنی پہچان بڑھائی۔ مذہبی پیشوا، رام داس اور ٹکارام نے بھی اس کو متاثر کیا تھا۔ شیواجی رام داس کو اپنا سرپرست سمجھتا تھا۔

عسکری فتوحات : Military Conquests

1646ء میں شیواجی نے انیس برس کی عمر میں اپنے فوجی کیریر کا آغاز کیا۔ بیجاپور بادشاہ کے ٹورنہ قلعوں کو چھین کر اس نے اپنے قبضہ میں کرلیا اسی طرح رائے گڑھ قلعہ جو ٹورنہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر مشرق میں واقع ہے اسے بھی قبضہ کرکے دوبارہ مکمل طور پر تعمیر کیا۔ 1647ء میں دادا جی کے انتقال کے بعد شیواجی نے اپنے باپ کی جائیدادیں اور اس کے بعد بارامتی، انڈاپورہ، پورندر کے جنگلات کو براہ راست اپنے قابو میں کرلیا۔ مرہٹوں نے اس سے پہلے ہی اس علاقہ کے ایک اہم قصبہ کلیان کو اپنے قبضہ میں کرلیا تھا۔

بیجاپور سلطان نے شیواجی کے والد کو رسوا کرکے قید کردیا تھا۔ اس نے دکن کے مغل وائسرائے کے واسطہ سے شہزادہ مراد سے بات چیت کی اور مغل حکومت میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔ بیجاپور سلطان نے 1649ء میں چند شرائط پر شاہ جی کو رہا کردیا۔ چنانچہ شیواجی نے 1649 سے 1655 تک کوئی فوجی کارروائی نہیں کی اس عرصہ میں اس نے اپنی طاقت بڑھائی اور انتظامیہ کو مضبوط کیا۔

1656ء سے اس نے اپنی فوجی سرگرمیاں دوبارہ شروع کردیں اس نے ستارا ضلع کے جاولی شہر کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اس فتح سے مرہٹوں میں اسے کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ بہت سارے جوان اس کی فوج میں شامل ہوگئے، اس نے جاولی سے دو میل کے فاصلہ پر مغرب میں پرتاب گڑھ نامی ایک نیا قلعہ تعمیر کیا۔

بیجاپور کے خلاف محاذ آرائی :
Confrontation against Bijapur

نومبر 1656ء میں بیجاپور کے محمد عادل شاہ کے انتقال کے بعد اس کے اٹھارہ سالہ جوان بیٹے عادل شاہ دوم کو تخت پر بٹھادیا گیا۔ اورنگ زیب نے 1657ء میں بیدر، کلیان اور پورند پر قبضہ کرلیا تھا۔ شیواجی اور بیجاپور کے سلطان دونوں نے اورنگ زیب سے صلح کرلی۔ اس وقت شاہ جہاں بیمار تھا اور جانشینی کا مسئلہ الگ چل رہا تھا اور اورنگ زیب اس کی عیادت کے لئے دہلی چل پڑا۔ چنانچہ اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شیواجی نے شمالی کوکن پر حملہ کرکے کلیان، بھنڈی اور مہولی کے قلعوں پر قبضہ جمالیا۔

شیواجی اور افضل خان 1659

مغلوں سے انہیں کوئی خوف لاحق نہیں تھا اس لئے بیجاپور کے بادشاہ نے شیواجی پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور افضل خان کی قیادت میں

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:13 PM

ایک بڑی فوج روانہ کی اور اس پہاڑی چوہے کو زنجیروں میں جکڑ کر لانے کا عہد کیا، لیکن پہاڑی ملک کی یہ لڑائی بڑی کٹھن ثابت ہوئی، اس نے شیواجی کو چکمہ دینے کا منصوبہ بنایا لیکن اس نے اسے مات دے دیا۔ مرہٹہ فوج نے جنوب اور ضلع کولھاپور پر حملہ کر کے پنھالہ قلعہ کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ بیجاپور سلطان کی قیادت میں یہ جنگ لڑی گئی اور تقریباً ایک سال تک یہ جنگ جاری رہی لیکن خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ آخر کار انتقامی کارروائیوں کے بعد شیواجی کو ان مقبوضہ علاقوں کا حاکم تسلیم کر لیا گیا۔

شیواجی اور مغل: Shivaji and the Mugals

جولائی 1658ء میں اورنگ زیب بادشاہ نے حکومت سنبھالی۔ 1660ء میں شیواجی کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے شائستہ خان کو دکن کا گورنر مقرر کیا گیا۔ شیواجی نے بڑا جرأت مندانہ اقدام کر کے پونا میں ایک شادی کی تقریب کے بہانے 400 فوجیوں کو اپنے ساتھ لے آ کر شائستہ خان کے گھر پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ اورنگ زیب نے دسمبر 1663ء میں شائستہ خان کو دکن سے طلب کر لیا۔

شیواجی اور جے سنگھ : Shivaji and Jaisingh

1664ء میں شیواجی نے بحیرۂ عرب پر واقع سورت کے بڑے ساحلی بندرگاہ پر حملہ کر ڈالا اور اس کے فوجیوں نے اس شہر کو خوب لوٹا۔ اورنگ زیب نے راجپوت راجہ جئے سنگھ کی قیادت میں شیواجی اور بیجاپور کو شکست دینے کے لئے ایک بھاری فوج روانہ کی۔ اس وقت شہزادہ معظم (بہادر شاہ کے نام سے مشہور تھا) جو دکن کا گورنر تھا۔ وجے سنگھ نے شیواجی کو چاروں طرف سے گھیرنے کا وسیع منصوبہ بنایا جس سے رائے گڑھ کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا۔ چنانچہ جون 1665ء میں پورند کا محاصرہ کیا گیا اور یہاں شیواجی کی بہادری کام نہیں آئی اور جے سنگھ سے اس نے صلح کر لی۔ 11 جون 1665ء کے پورند کے معاہدے



شیواجی اور جئے سنگھ

کے مطابق شیواجی نے اپنے مقبوضہ قلعوں پر منصب دار کی حیثیت سے خدمات انجام دینے اور مغلوں کے ساتھ مل کر بیجاپور سے جنگ کرنے پر اتفاق کر لیا۔

آگرہ کا دورہ : Visit to Agra

جے سنگھ نے شیواجی کو مغل دربار میں جانے پر راضی کر لیا۔ اس غرض سے اس نے شیواجی کی خوب خاطر مدارات کی، بہتریں ضیافت کی اور دارالحکومت میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ شیواجی اور اس کا بیٹا سمبھاجی مئی 1660 میں آگرہ پہنچے لیکن یہاں ان کا خاطر خواہ استقبال نہیں ہوا۔ س نے اپنی توہین محسوس کی، اسے غصہ آیا اور بادشاہ کو برا بھلا کہا چنانچہ اس کے بعد شیواجی کو یہاں قید کر دیا گیا، لیکن وہ چند دنوں بعد پھلوں کی ٹوکری میں بیٹھ کر اپنے آپ کو چھپاتے ہوئے یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

1666ء میں شیواجی نے پھر دوبارہ جنگی کارروائی شروع کر دی اور مرہٹہ فوجیوں کو جنگ کرنے پر ابھارا۔ مغل سلطنت اس وقت شمالی مغربی حصوں میں افغان بغاوتوں کو کچلنے میں مصروف تھی اس لئے شیواجی سے کوئی معاہدہ نہ کر سکی۔ شیواجی نے داخلی انتظامیہ پر زور دیا، دکن کا وائسرائے شہزادہ معظم کمزور اور سست ہو چکا۔ راے جسونت سنگھ کی سیواجی کے ساتھ دوستی تھی اور سمبھاجی کو 5000 کا منصب بنایا گیا تھا۔

مغلوں کے ساتھ جنگ (1670) : Conflict with the Mughals (1670)



اورنگ زیب

اورنگ زیب نے بیرار کی جاگیرداری کو واپس لے لیا جو کسی وقت شیواجی کو دی گئی تھی چنانچہ اس کو غصہ آیا اور مغل سلطنت میں موجود اپنی فوج کو واپس بلا لیا اور وہ تمام قلعے جو مغلوں کو اورنگ زیب پورند کے معاہدے کے تحت سونپے گئے تھے انہیں بر آمد کر لیا۔

1670ء میں اس نے ایک بار پھر مغربی ساحل کی سورت میں واقع سب سے اہم بندرگاہ کو لوٹ لیا جس کے بعد 1672ء میں مرہٹوں نے سورت سے چوتھ یا محصول کا ایک چوتھائی حصہ بطور ٹیکس عائد کر دیا۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:14 PM

تاج پوشی : Coronation

6 جون 1674ء کو شیواجی کو رائے گڑھ کا بادشاہ بنایا گیا اور اس نے چھترا پتی (عظیم بادشاہ) کا خطاب اپنایا۔



رائے گڑھ قلعہ

دکن کی مہمیں : Deccan Campaigns

1676ء میں شیواجی نے جنوب میں اپنی فتوحات کا آغاز کیا، گول کنڈہ کے سلطان سے ایک خفیہ معاہدہ کیا اور اپنے کچھ علاقے واپس دینے کا وعدہ کیا۔اس نے سنجی اور ویلور پر قبضہ کر کے آس پاس کے علاقوں کو اپنے کنٹرول میں کرلیا جو اس کے والد شاہ جی کی ملکیت میں پہلے ہوا کرتے تھے۔ اس نے اپنے سوتیلے بھائی وٹکو جی یا اکو جی کو تنجاؤر بھیجا تا کہ وہ وہاں کا انتظام سنبھال سکے۔ نائک نے اسے مدورائی کا علاقہ بطور خراج (ہدیہ) پیش کیا۔ کرناٹک مہموں کے بعد اس کی شان میں مزید اضافہ ہوا اور اس کی عزت دوبالا ہوگئی۔ سنجی علاقے کی فتح سے اس کے جانشینوں کو ایک راہ ہموار ہوگئی۔

شیواجی کے آخری ایام : Last day of Shivaji

شیواجی کے آخری ایام بڑے کٹھن مراحل میں گذرے اس کا بڑا لڑکا سمبھاجی اسے چھوڑ کر مغل کیمپ میں شامل ہوگیا اور اورنگ زیب نے پنھالہ قلعہ میں اسے قید کردیا۔ متواتر مہمات سے شیواجی کی صحت پر بڑا برا اثر پڑا اور 53 سال کی عمر میں وہ جاں بحق ہوا۔

اس کے انتقال تک کلیان اور گوا کے مغربی گھاٹ اور کوکن کے علاقوں پر اس کی حکمرانی تھی، جنوبی علاقوں اور مغربی کرناٹک میں بلگام سے لے کر تنگا بھدرا ویلور تک اسی طرح سنجی اور دیگر اضلاع میں اس کی حکومت تھی۔

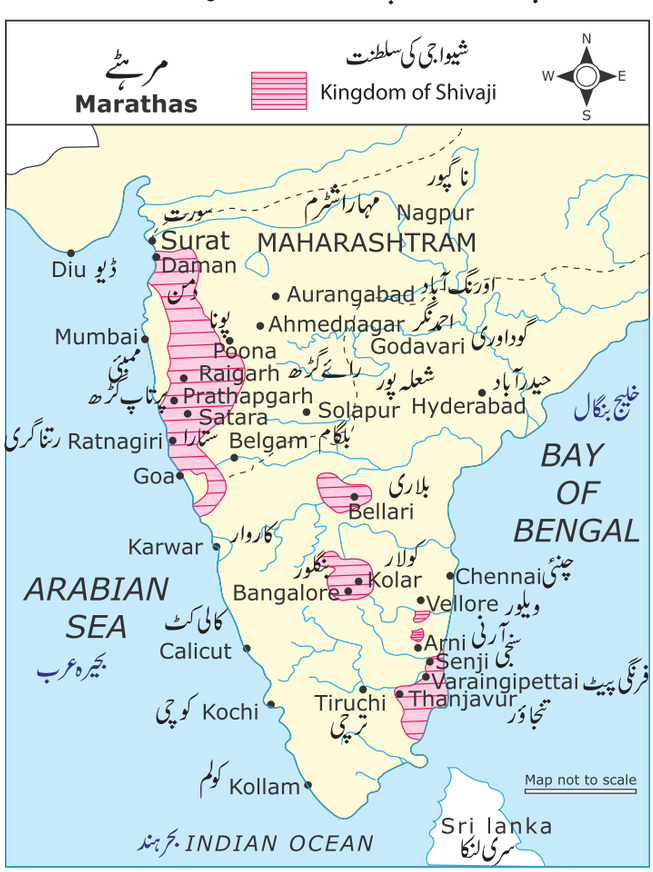

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:15 PM

15.3 شیواجی کے بعد مرہٹوں کا حال :
Marathas after Shivaji

شیواجی کے انتقال کے ایک سال بعد اس کے لڑکے اور اس کے جانشین سمبھاجی نے مرہٹا کی ایک بڑی فوج کو لے کر مغل کے ایک علاقہ بیرار کے بہادر پور پر قبضہ کرلیا اور اس کی دولت لوٹ لی۔ اس پسپائی پر اورنگ زیب نے راجپوتوں سے صلح کر لی اور ایک بڑی فوج لے کر دکن آیا۔ بیجاپور اور گول کنڈہ کو بالترتیب 1686 اور 1687 میں الحاق کرلیا۔ اورنگ زیب کا اگلا کام سمبھاجی کو اپنے باغی بیٹے شہزادہ اکبر اول کے لئے تحفظ فراہم کرنے پر سزا دینا تھا۔ 1689ء میں مغل نے سمبھاجی کو پکڑ لیا اور اسے قتل کر ڈالا۔

سمبھاجی کے قتل سے مرہٹوں کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ اس کے چھوٹے بھائی کا گارام نے ٹمل نادو میں واقع سنجی قلعہ پر پھر لڑائی کی جو کئی سال تک جاری رہی۔ 1700ء میں راجارام کے انتقال کے بعد اس کی بیوہ تاراہائی کی سربراہی میں یہ جنگ جاری رہی۔ اپنے نوزائیدہ بیٹے کو قائم مقام بنا کر اس نے 50000 گھوڑوں اور پیدل فوج کو حیدرآباد روانہ کیا جنہوں نے دارالحکومت پر اپنا قبضہ جمالیا اور اس کے نتیجہ میں خطے پر واقع بڑی بندرگاہ مسولی پٹنم میں تجارت کئی سالوں تک درہم برہم رہی۔ 1707ء میں اورنگ زیب کے انتقال کے وقت بھی مراہٹوں کے پاس کئی مضبوط قلعے ان کے زیر اقتدار تھے۔

اورنگ زیب کے انتقال کے بعد سمبھاجی کے بیٹے شاہو کو جیل سے رہائی ملی اور اس نے مراٹھا تخت کا دعوی کیا۔ تاراہائی ماننے کو تیار نہیں تھی جس کے سبب آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ آخر کار شاہو کو فتح نصیب ہوئی اور 1708ء میں اسے بادشاہ بنایا گیا۔ بالاجی وشوناتھ شاہو کا بڑا حامی تھا۔ 1708ء میں اسے بادشاہ بنانے میں اس کی خوب مدد کی تھی۔ اس احسان عظیم کا خیال کرتے ہوئے شاہو نے اسے پیشوا بنایا۔ حالات نے کروٹ بدلی اور یہ پیشوا حقیقی حاکم بن گیا جس نے پونا سے حکومت شروع کی، اور شاہو، ستارا واپس چلا گیا۔

تاراہائی نے کولاپو کو دارالحکومت بنا کر حریفانہ انداز میں اپنی حکومت تشکیل دی لیکن راجیارام بائی، راجارام کی دوسری بیوی اور اس کے بیٹے سمبھاجی دوم نے 1714ء میں تاراہائی اور اس کے بیٹے کو قید کردیا اور سمبھاجی دوم نے کولھاپور پر بھی حکمرانی شروع کردی پھر بھی اسے ساہو کی بالادستی کو قبول کرنا پڑا۔ 1749ء میں شاہو کی موت کے بعد راجہ اس جگہ تخت نشین ہوا اور اس نے پیشوا سے معاہدہ کرلیا جس کے تحت وہ ایک اعزازی چیف بن گیا۔



تاراہائی

تاراہائی مایوس ہوگئی، اس کا اور راماراجہ کا بالترتیب 1761 اور 1777 میں انتقال ہوگیا۔ شاہو دوم راما راجہ کے گود لئے ہوئے لڑکے نے اپنے انتقال کے وقت تک 1808ء تک ایک غیر مہذب حکومت کی، اس کے بیٹے پرتاب سنگھ کو تاراہائی کے علاقہ میں حکمرانی کے لئے منتخب کیا گیا جسے بعد میں برطانوی حکومت نے سازش کا الزام لگا کر معزول کردیا۔ پرتاب سنگھ 1847 میں ایک قیدی کی حیثیت سے فوت ہوا۔ اس کے چھوٹے بھائی شاجی اپا صاحب کو 1839 میں انگریزوں نے بادشاہ تسلیم کرلیا اور شاہ دوم کا کوئی جانشین نہیں تھا وہ 1849ء میں اس دنیا سے چل بسا۔

15.4 مرہٹوں کا انتظامیہ :
Maratha Administration

مرکزی حکومت : Central Government

شیواجی ایک عظیم جنگجو ہی نہیں بلکہ ایک اچھا منتظم بھی تھا۔ اس کے پاس انتظامیہ میں مدد بہم پہونچانے کے لئے آٹھ وزراء پر مشتمل ایک کونسل تھی جسے ''اشتا پرادھان'' کہا جاتا تھا جس کی تفصیل یہ ہے

- مکھیا پردھان یا پیشوا یا وزیر اعظم۔ اس کا کام ریاست کی فلاح و بہبودی اور مفادات کا خیال رکھنا ہوتا تھا۔ بادشاہ کا یہ قائم مقام ہوتا تھا۔
- اماتیہ یا وزیر مالیات: حکومت کے تمام کھاتوں کی جانچ پڑتال اور اس پر کاؤنٹر سائن کا یہ حق رکھتا تھا۔
- ساکیہ نواس یا ایسا وزیر جو بادشاہ کی سرگرمیوں اور عدالتی کارروائیوں کا ریکارڈ رکھتا ہو۔
- معتمد یا سکریٹری: ایسا خارجہ سکریٹری جو بادشاہ کو جنگ یا امن سے متعلق مشورہ دیتا ہو اور دوسرے ممالک کے سفیروں کے سارے امور انجام دیتا ہو۔
- ساچیو یا شورونویس: وزرات داخلہ کا سکریٹری جو مسودات پر نظر ثانی کرتا ہو یا بادشاہ کے خط و کتابت اور مراسلات کی نگرانی کے ساتھ ساتھ حکومتی کھاتوں کی جانچ بھی کرتا ہو۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:16 PM

- پنڈت راؤ یا ڈونر (Danadhyaksha) یا صدر یا محتسب یا مذہبی سربراہ، مذہبی تقاریب اور فلاحی انجمنوں کا انچارج ۔ وہ بنیادی اصولوں وقوانین کا جج اور ضابطۂ اخلاق کا محتسب۔
- نایادیش یا ملکی وفوجی عدالتی قاضی یا ذمہ دار
- سری نوبت یا آرمی کا کمانڈر انچیف: فوج میں بھرتی کرنے یا انتظامیہ اور فوج کے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کا انچارج۔

نایادیش اور پنڈت راؤ کے علاوہ باقی تمام وزراء فوج کی کمان سنبھالتے اور مہموں کی قیادت کرتے تھے اور ان کے ذمہ تمام شاہی خطوط چارٹر بادشاہ اور پیشوا کی مہر کی تصدیق، دانا دیکشا، تیادیشا اور سناپتی کے علاوہ دوسرے وزراء کی توثیق بھی یہ کرتے تھے۔ مختلف وزراء کی نگرانی میں اٹھارہ محکمے ہوا کرتے تھے۔

صوبائی حکومت : Provincial Government

انتظامی سہولت کی خاطر شیواجی وائسرائے کے ماتحت شیواجی نے ریاست کو چار صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور ان صوبوں کے متعدد حلقے تھے۔ جاگیریں دینے کا رواج ترک کر کے تمام افسران کو نقد رقم بطور تحفہ ادا کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ جب کسی خاص مقام کی آمدنی کسی خاص عہدیدار کو دی جاتی تب بھی وہ صرف اس کی آمدنی کا مستحق ہوتا تھا نہ کہ جاگیر کا۔ کوئی دفتر موروثی نہیں ہوتا تھا اور قلعہ بھی صوبائی سرگرمیوں کا انتظامی مرکز ہوا کرتا تھا۔ حکومت کا سب سے کم یونٹ والا گاؤں وہ ہوتا تھا جس میں انتظامیہ کا روایتی نظام رائج ہوتا۔

آمدنی وصولیات کا انتظامیہ : Revenue Administration

شیواجی کا محصول انتظامیہ کسانوں کے لئے انسان دوست اور بہت فائدہ مند تھا۔ زمینوں کا مکمل جائزہ (سروے) اور قدر پیمائی کے بعد مجموعی پیداوار کا 30 فی صد نقد یا کسی بھی طرح ادا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا پھر اس کے بعد ٹیکس 40% کر دیا گیا۔ قحط کے زمانے میں حکومت کسانوں کو رقم اور اناج فراہم کرتی تھی جسے بعد میں قسطوں میں ادا کرنا پڑتا تھا۔ مویشیوں کی بیج وغیرہ کی خریداری کے لئے بھی کسانوں کو آزاد قرض دیا جاتا تھا۔

محصول کا چوتھا حصہ (چوتھ) اور صوبہ دار : Chauth and Sardeshmukhi

جمع شدہ محصول (ٹیکس) ریاست کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتا تھا اس لئے شیواجی نے مغل صوبوں اور بیجاپور کی سلطنتوں سے دو ٹیکس، چوتھ (چوتھا حصہ) اور سردیش موکھی مقرر کیا تھا۔ چوتھ ان علاقوں سے لیا جاتا تھا جسے مرہٹوں نے فتح کیا تھا اور سردیش موکھی کی بنیاد پر اضافی 10% محصول لیا جاتا تھا۔ سردیش مکھ متعدد دیش مکھ کا سردار ہوا کرتا تھا جو اپنے ملک کا موروثی صوبہ دار ہوتا تھا۔

فوجی انتظامیہ : Military Organization

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ شیواجی نے ایک مستقل فوج تشکیل دی اور اس نے جاگیروں کو بطور عطیہ دینے اور موروثی طور پر خاندانی تقرروں کی حوصلہ شکنی کی۔ فوجیوں کو رہنے کے لئے کوارٹز اور ان کو باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ جو چار حصوں میں منقسم تھیں۔ پیادہ اور گھڑسوار فوج، ہاتھی فوجی دستہ اور توپ خانہ۔ یہ فوجی جنگ پر مشتمل گوریلا طریقہ نہایت عمدہ تھا اور انہیں روایتی جنگ کی ٹریننگ بھی دی جاتی تھی۔

پیادہ فوج کے سپاہی اور فوجی پیشہ بنائے گئے فوجیوں پر مشتمل سب سے چھوٹے یونٹ کا ایک نائک سربراہ ہوتا تھا اور ہر یونٹ میں 25 گھوڑ سوار اور ایک حوالدار (فوجی افسر کا ہم مرتبہ) ہوتا تھا۔ ایک جمعدار کے ماتحت پانچ سے زیادہ حوالدار اور ایک ہزاری کے ماتحت دس سے زیادہ جمعدار ہوتے تھے ساری نوبت گھوڑ سوار کا اعلیٰ کمانڈر ہوتا تھا اور گھوڑ سوار دو حصوں میں منقسم تھے ایک کا نام بارگیر (ایسے سپاہی جنہیں حکومت نے گھوڑے دئے تھے) دوسرا شیلڈرس (ایسے مادہ پرست گھوڑ سوار جن کے پاس اپنے گھوڑے ہوتے تھے) ان کے ہم راہ سقہ دار اور نعل بند (نعل نصب کرنے والے) بھی ہوتے تھے۔

انصاف : Justic

عدل وانصاف کا محکمۂ انتظامیہ ابتدائی نوعیت کا تھا جس میں منظّم عدالتیں اور اس کے طریقۂ کار کا وجود نہیں تھا۔ دیہاتوں میں پنچایتی

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:16 PM

نظام رائج تھا۔احکام واوامر کا نظام عام تھا۔پٹیل فوجی مقدمات نمٹاتے ۔ملک اورفوجی دونوں معاملات میں درخواستوں کی سماعت چیف جسٹس مذہبی عقائداور روایات کا خیال رکھتے ہوئے کرتے۔حاضر مجلیم ہی درخواست پیش کرنےAppeal کی آخری عدالت ہوتی تھی

15.5 پیشوا اصول (1713-1818) :
Rule of The Peshwas

شیواجی کے وزراء کی کونسل میں پیشوایاوزیراعظم ہی اشوا پردھان کے تحت سے پہلا وزیر ہوا کرتا تھا، اسے بہت بڑا مقام حاصل تھا ۔اٹھارویں صدی کا سب سے طاقتوراورمؤثر پیشوابالاجی وشوناتھ تھا۔

پیشوا "Peshwa" فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی زیادہ مشہور یا پہلا وزیر کے آتے ہیں۔

بالاجی وشواناتھ (1713-1720)
Balaji Viswanth (1713-1720)



بالاجی وشوناتھ

بالاجی وشوناتھ نے مرہٹہ بادشاہ کو اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے میں مدد فراہم کی جوخانہ جنگی سے دوچار تھا۔کنھوجی انگری مغربی ساحل کا سب سے مضبوط بحری کمانڈر تھا۔خانہ جنگی کے دوران کنھوجی نے ترانی کی مدد کی تھی۔پیشوانے اسے یوروپیوں کے مشترکہ خطرات سے ڈرایا اورشاہوکواپنے ساتھ کرلیا۔اس دور میں جاگیریں دینے کارواج بحال کیااورپیشوا کے دفتر کوموروثی بنایا۔

باجی راؤاول (1720- 1740) :
Baji Rao I (1720-1740)

بالاجی وشوناتھ کے انتقال کے بعد شاہو نے اس کے بیٹے باجی راؤاول کو1720ء میں پیشوامقرر کیا۔باجی راؤ نے حیدرآباد کے نظام، مالوا کے راجپوت گورنر اور گجرات کے گورنر کوشکست دے کر مرہٹہ سلطنت کے وقار کو بڑھایا۔اس نے بندیل گھنڈ علاقہ کومغلوں کے کنٹرول سے آزادکیا،اس طرح مرہٹوں کوایک تہائی زمین حاصل ہوئی ۔مسلح افواج کا کمانڈران چیف تریمبک راؤ پیشوابا جی راؤاول کو بہت پریشان کرتا تھااوروہ1731ء میں بڑودھ کے قریب دبھائی نامی جنگ میں شکست کھا کر ہلاک ہوگیا اور پیشوانے کمانڈرانچیف کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔لہذا1731ء میں اوٹ وارنا معاہدہ کرکے کولھاپور کے سمبھاجی شاہوکی خودمختاری قبول کرنے پرمجبورہوئے۔

پرتگالیوں نے1738ء میں تاتا،سالیٹ اورسبین کو اپنے قبضہ میں کرکے انہیں کوکن کا ہاتھ بڑھایااوراس نے دکن کے خطہ میں آزاد تجارت کا حق حاصل کیا۔



باجی راؤ اول

بالاجی باجی راؤ (1740-1761) :
Balaji Baji Rao 1 (1740-1761)

بالاجی باجی راؤ کو ناناصاحب بھی کہا جاتا تھااس کے باپ بالاجی راؤاول کے انتقال کے بعد اسے پیشوا بنایا گیا،وہ ایک بہترین مدبراور مالی معاملات کوسنبھالنے میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔



بالاجی باجی راؤ

کرناٹک مہم: Carnatic Expedition

آرکاٹ نواب کے داماد چنداصاحب نے تروچناپلی کواپنے قبضہ میں لینے کے بعد تنجاور پرمحاصرہ کرنے کی دھمکی دے ڈالی۔حکمرانوں

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:17 PM

نے 1739 میں شاہو سے مدد کرنے کی اپیل کی۔اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے پیشوا نے شاہو کے نسبتی برادر راگھوجی بھونسلے کو تنجاؤر روانہ کیا۔اس نے 1740 میں نواب آرکاٹ دوست علی کو شکست دے کر اسے قتل کردیا۔ چنداصاحب کو ترو چناپلی میں پکڑ کر قید کردیا۔ جب پیشوا بندیل کھنڈ اور بنگال کی فوجی مہم میں مصروف تھا تو محمد علی نے آسانی سے آرکاٹ اور ترو چراپلی پر دوبارہ قبضہ کرلیا تب پیشوا نے اپنے چچازاد بھائی "Cousin" سداسیواراؤ کو کرناٹک بھیجا گرچہ کہ یہاں مرہٹوں کا قتدار دوبارہ قائم ہوالیکن ترو چراپلی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔

ادی گیر جنگ 1760 : Battle of Udgir 1760

1748ء میں نظام آصف جاہ کے انتقال کے بعد پے در پے جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پیشوا نے نظام کے بڑے لڑکے کی مدد کرتے ہوئے سداسیووارا کی قیادت میں 1760ء میں ایک فوج روانہ کی ۔اس نے ادی گیر کی یہ جنگ جیت لی ۔اس کامیابی سے مرہٹہ کی فوجی طاقت کو چار چاند لگ گئے اس کے بعد پیشوا نے یکے بعد دیگرے بیجاپور، اورنگ آباد، دولت آباد، احمدنگر اور برہان پور پر قبضہ کرلیا۔

1741 سے 1748 تک کے عرصہ کے درمیان واقع چھ مہموں کے بعد مراٹھوں نے راجپوتانہ کو اپنے تسلط میں کرلیا ۔اس طرح 1751ء میں نواب بنگال نے اڑیسہ کو اپنے قابو میں کرکے مراٹھوں کو سالانہ ٹیکس ادا کرتا رہا۔مرہٹہ نے دہلی سے افغانوں اور روہیلوں کو بھگانا چاہا اس لئے وہ 1752 میں دہلی آئے ،عمادالملک جو مرہٹوں کی مدد سے وزیر بنا تھا وہ ان کا کٹھ پتلی بن گیا۔مرہٹوں نے پنجاب میں اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد افغانستان کے درائی سلطنت کے بانی احمد باشاہ ابدالی کے نمائندے کو ملک سے دربدر کردیا۔اور احمد شاہ ابدالی سے ایک بڑا تنازعہ مول لیا۔

مرہٹوں نے اپنی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے شمال مغرب میں اتحادیوں کو تلاش کرنا شروع کردیا۔ان کے ماضی کے کرتوتوں سے یہ سب ان کے مخالف تھے۔ جاٹ سرداروں اور مسلمانوں کو ان پر اعتماد نہیں تھا۔1757ء میں پلاسی جنگ میں مرہٹوں نے سراج الدولہ کی مدد نہیں کی ۔لہذا بنگال سے بھی انہیں کوئی مدد نہیں ملی ۔کرناٹک اور بنگال دونوں ممالک میں انگریزوں کے خلاف پیشوا کے اقدام سے شاید ان کا بھلا ہوا ہو لیکن دہلی میں پیشوا کے غیر ضروری مفادات کے حصول سے علاقائی طاقتوں نے ان سے دشمنی مول لی۔احمد شاہ ابدالی کا حملہ 1761ء میں پانی پت کی تباہی کا سبب بنا۔

پانی پت کی تیسری جنگ 1761ء : The Third Battle of Panipat

1761 کی پانی پت کی تیسری جنگ کا شمار تاریخ کی فیصلہ کن جنگوں میں ہوتا ہے۔اس جنگ میں مرہٹوں اور مغل سلطنتوں کی شکست سے بہت تکلیف پہنچی ۔جس سے ہندوستان میں برطانوی اقتدار کے عروج کی راہ ہموار ہوگئی۔

حالات : Circumstances

مغل سلطنت نے شمال مغربی سرحدی علاقوں پر لشکر کشی کرنے سے کنارہ کشی اختیار کی جس کی وجہ سے افغانستانی حکمران نادرشاہ نے ہندوستان پر حملہ کرنا شروع کردیا۔اس کے بار بار مطالبات کے باوجود مغل حکمران محمد شاہ نے افغان باغیوں کو اپنے ہاں پناہ دی۔ چنانچہ 1739 میں افغانی جنگ شروع ہوئی، دہلی کو لوٹا گیا، نادرشاہ نے شاہ جہاں کا کوہ نور (ہیرا) اور تخت طاؤس اپنے ساتھ لے گیا۔

1747ء میں نادرشاہ کو قتل کردیا گیا تو اسی کے ایک فوجی جنرل احمد شاہ ابدالی کو افغانستان کا حکمران بنایا گیا۔اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے کے بعد اس نے فوجی مہم کا آغاز کیا۔مغل بادشاہ نے ملتان اور پنجاب کو ان کے حوالے کرکے صلح کرلی۔مغل بادشاہ نے میرمنو کو پنجاب کا گورنر مقرر کیا جو احمد شاہ ابدالی کا ایک ایجنٹ تھا۔میرمنو کے انتقال کے بعد اس کی بیوہ بیوی نے دہلی کے وزیر عمادالملک کے تعاون سے میرمنعم کو ابدالی کی رضامندی حاصل کئے بغیر ہی پنجاب کا گورنر مقرر کردیا۔اس اقدام سے ابدالی مشتعل ہوکر ہندوستان پر حملہ کرتے ہوئے پنجاب کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔میرمنعم وہاں سے فرار ہوکر دہلی پہونچا۔اس کا تعاقب کرتے ہوئے ابدالی جنوری 1757ء میں دہلی کو لوٹ کر اس پر قبضہ جمالیا، متھورا اور براندون کی بے حرمتی کی گئی۔

دہلی چھوڑنے سے پہلے ابدالی نے میربخشی کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کیا اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور کا وائسرائے بنایا ابدالی کے چلے جانے کے بعد ملہار راؤ ہول کر اور رگوناتھ راؤ کی قیادت میں دہلی میں

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:18 PM

ایک مہم پہنچی، انہوں نے ابدالی کے ایجنٹ کو برطرف کر دیا اور وزیر داخلہ کے طور پر اپنے پسندیدہ شخص کو مقرر کر دیا جس نے 1758ء میں لاہور پر قبضہ جما کر افغان فوج کو شکست دے دی اور تیمور شاہ کو معزول کر دیا۔

چنانچہ ابدالی اکتوبر 1759ء میں ہندوستان آیا اور پنجاب کو پھر اپنے زیر کنٹرول کر لیا اور مرہٹوں کو لاہور، ملتان سرہند سے دست برداری پر مجبور کیا۔ اس خطے میں انتہائی پرتشدد انتشار پھیل گیا۔ پیشوا نے مہاڈھاجی سندھیا کے بھائی داتاجی سنڈیا کو معاملات کی اصلاح کے لئے پنجاب بھیجا لیکن ابدالی نے اسے شکست دے کر 1760 میں قتل کر دیا۔ سکندرا میں بھی ملہار راؤ ہول کر کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد پیشوا نے سداسو وا راؤ کی سربراہی میں ایک بہت بڑی فوج تیار کی۔

ابدالی نے روہیل کھنڈ کے نجیب الدولہ اور اودھ کے شجاع الدولہ سے اتحاد کر کے اس کا جواب دیا۔ مرہٹوں کو شمالی علاقوں سے اتحادی نہیں مل سکے کیونکہ اودھ کے نواب، سکھ اور جاٹ کے سردار پہلے ہی سے ان سے علاحدہ ہو گئے تھے اور راجپوتوں نے بھی ان سے عدم اعتماد کا اظہار کیا۔

مرہٹہ فوج کی کمانڈ پیشوا کے چھوٹے بیٹے وشواس راؤ کے ہاتھ میں برائے نام ہی رہی اصل قیادت سداسیو وا را کے ہاتھ میں تھی۔ ان میں ہول کر، سکندر یہ اور جا یکور شامل ہو گئے۔ اس دوران مغل بادشاہ عالم گیر دوم کو قتل کر دیا گیا اور اس کے سب سے بڑے بیٹے نے شاہ عالم دوم کے نام سے اپنے آپ کو بادشاہ بن گیا۔ لیکن وہ وزیر جس نے اس قتل کی تدبیر کی تھی اس نے شاہ جہاں سوم کو تخت پر بٹھایا۔ سداسیو وا راؤ نے مداخلت کرتے ہوئے شاہ جہاں سوم کو معزول کر کے شاہ عالم دوم کو شہنشاہ قرار دیا۔ مقدمات حل کرنے کے بعد سداسیو وا راؤ نے ابدالی فوج پر حملہ کرنے کے بجائے طویل عرصہ تک خاموشی اختیار کی، یہاں تک کہ غذائی قلت سخت ترین ہو گئی لیکن ابدالی نے اپنی فوج کو دو دریاؤں کے مابین زرخیز علاقہ میں رکھا جنہیں خوراک آسانی سے حاصل ہوتا تھا۔

پانی پت جنگ کے اثرات :
Effects of the Battle of Panipat

پانی پت کی تیسری جنگ 14 جنوری 1761 میں لڑی گئی۔ مرہٹہ فوج کا مکمل طور پر صفایا ہو گیا۔ پیشوا کا بیٹا وشواس راؤ م سداسیو وا راؤ اور متعدد مرہٹہ کمانڈر مارے گئے، ہول کر بھاگ گیا، اسکینڈ یا دستے نے اس کی تقلید کی۔ پیشوا یہ افسوسناک خبر سن کر دنگ رہ گیا۔ جون 1761 میں ہونے والے اس اقدام سے وہ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ فوت ہو گیا۔

پانی پت کی جنگ کے بعد ابدالی نے شاہ عالم دوم کو دہلی کا شہنشاہ تسلیم کر لیا اور ابدالی کو سالانہ ٹیکس ملتا رہا۔ مرہٹوں کو گرچہ ابتداء میں زبردست دھچکہ لگا لیکن مغل شہنشاہ عالم کی قیادت میں وہ دس سال کے اندر اپنی قوت کو دوبارہ بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

پیشوا مادھوراؤ اول (1761-1772) اور اس کے جانشین
Pashwa Madhav Rao -1 (1761-1772)

1761 میں بالاجی باجی راؤ کے بیٹے اور پیشوا کے چھوٹے بھائی مادھوراؤ کو راگھوبہ کے اقتدار میں پیشوا بنایا گیا۔ مادھو راؤ نے مرہٹہ اقتدار کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ 1763 میں حیدرآباد نظام کے ساتھ اس نے ایک زبردست جنگ کی اور میسور میں حیدر علی کے خلاف لڑ کر (67-1765) علاقہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور حیدر علی کو توہین آمیز معاہدہ پر دستخط کرنے پر مجبور کیا۔

پیشوا نے روہیلوں (پٹھانوں) کو شکست دے کر اور راجپوت ریاستوں اور جاٹ سربراہوں کو محکوم کر کے شمالی ہندوستان پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا۔ مغرور شہنشاہ شاہ عالم انگریزوں کی حفاظت میں الہ آباد میں تھا۔ 1771ء میں مراٹھوں نے اسے دہلی واپس لایا۔ اور شہنشاہ نے قواہ اور الہ آباد کو ان کے حوالے کر دیا۔ لیکن 1752ء میں پیشوا کے اچانک انتقال سے ان کے شاندار کیریئر کا خاتمہ ہو گیا۔

مادھوراؤ کا کوئی لڑکا نہیں تھا اس لئے اس کے چھوٹے بھائی نارائن راؤ کو 1772ء میں پیشوا بنایا گیا لیکن اگلے ہی سال اس کا قتل ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ساوائی مادھوراؤ دوم کو جو اس وقت 40 دن کا تھا اسے پیشوا بنایا گیا۔ مادھوراؤ دوم، باجی راؤ دوم کی وفات کے بعد، رگوناتھ راؤ کے بیٹے کو پیشوا بنایا گیا۔ یہ مرہٹوں کا آخری پیشوا تھا۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:19 PM

15.6 اینگلومرہٹہ جنگیں : The Anglo-Maratha wars

a) پہلی اینگلومرہٹہ جنگ (1775-1782) :
The First anglo Maratha war (1775-1782)

مادھوراؤ نارائن، نانافڈنیوس کے عہد نامے کے تحت ایک نوزائیدہ پیشوا تھا۔ سابقہ پیشوا مادھوراؤ کے چچا گوناتھ راؤ نے اقتدار کو غصب کرلیا۔ کمپنی انتظامیہ نے شورش زدہ دریاؤں میں مچھلیوں کے شکار پر پابندی ہٹادی اور بمبئی میں کمپنی انتظامیہ نے سالسیٹ اور باسین کے حصول کے بدلے میں رگوناتھ راؤ کی حمایت کی جیسے ہی مہاداجی سنڈیا اور ناگپور کے بھونسلے برطانوی کے دوست بن گئے تو مرہٹوں نے تھانہ اور سالسیٹ کو تسلیم کرلیا۔ 1782ء میں معاہدہ سلبائی کی روشنی میں رگھوناتھ راؤ کو اس کے عہدے سے برطرف کردیا گیا۔ اس طرح کمپنی اور مرہٹوں کے مابین قریب دو دہائیوں تک امن قائم رہا۔

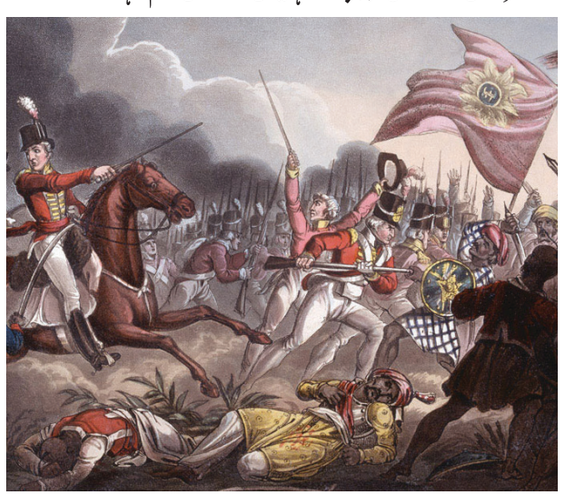

اینگلومرہٹہ جنگ

(b) دوسری اینگلومرہٹہ جنگ (1803-1806)
The Second Anglo Maratha war (1803-1806)

نانافڈنویس کے انتقال کے بعد اس کے جائیداد کی تقسیم کے مسئلہ پر آپس میں جھگڑے شروع ہوگئے۔ پیشوا باجی راؤ کو معزول کردیا گیا۔ انتہائی سنگین حالات کی وجہ سے انگریزوں کی مدد لینی پڑی۔ اس وقت کے گورنر جنرل ویلزلی نے پیشوا کے ساتھ ضمنی اتحاد کرلیا۔ 1802ء میں باسین معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ اس معاہدے کے مطابق جو زمینیں دی جائیں گی اس کے بدلے انہیں 26 لاکھ روپئے بطور آمدنی کے ادا کرنا ہوگا۔ مرہٹہ ریاستوں نے اس معاہدہ کو اپنی توہین سمجھا اور اسے رد کردیا۔ چنانچہ دوسری اینگلو مرہٹہ جنگ شروع ہوگئی۔ مرہٹوں کی زبردست مزاحمت کے باوجود وہ جنگ ہار گئے اور ان کی اطاعت قبول کرلی۔ اس طرح انگریزوں نے دوآب احمد نگر، بروج اور تمام پہاڑی علاقے حاصل کرلئے۔

a) تیسری اینگلومرہٹہ جنگ (1817-1818) :
The Third Anglo Marathas war (1817-1818)

پیشوا باجی راؤ دوم برطانوی مخالف ہوگیا کیونکہ بروڈا کے وزیر اعظم (حکمراں) گنگا دھرستری کو پیشوا کے پسندیدہ شخص نرم باجی نے قتل کیا تھا۔ پونہ میں مقیم ماؤسارٹ ایلفن اسٹون کی درخوست پر ٹرمباجی کو قید کردیا گیا لیکن وہ قاتل پیشوا کی مدد سے جیل سے فرار ہوگیا۔ پیشوا پر بھی مرہٹہ سازش میں مدد کرنے اور انگریزوں کے خلاف اسکندریا بھونسلے اور ہول کر کے ساتھ مل کر سازش رچانے کا الزام عائد کیا گیا اس لئے انگریزوں نے 1817 میں پیشوا سے پونا میں ایک نیا معاہدہ کروانے پر مجبور کیا جس کے مطابق،

- پیشوا کو مرہٹہ کی قیادت سے استعفیٰ دینا پڑا۔
- کوکن کو انگریزوں کے حوالے کیا گیا اور گائکواڑ کی آزادی کو تسلیم کیا گیا۔

باجی راؤ نے اس ذلت آمیز معاہدہ کو نہیں مانا جب انگریز پنڈاریوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف تھے تو باجی راؤ دوم نے پونا کے سرکاری محل کو نذر آتش کردیا، جنرل اسمتھ پونا پہنچ کر اسے اپنے کنٹرول میں کرلیا۔ شیوا بھاگتے بھاگتے ستارہ چلا گیا جسے جنرل اسمتھ نے اشٹا، کرکی اور کورگاؤں میں اس کی فوج کو شکست دے دی، آخر کار باجی راؤ نے 1818ء میں ایلفن اسٹون کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

تیسری اینگلومرہٹہ جنگ کا انجام:
Outcome of the Third Anglo-Maratha war

- انگریزوں نے پیشوائی (پیشوا کے عہدے) کو نیست و نابود کردیا اور تمام پیشوائی اختیارات کو اپنے قابو میں کرلیا۔ لیکن جاگیرداروں کو زمین داروں کے حوالہ کردیا۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:19 PM

- باجی راؤ دوم نے 1851ء میں انتقال تک ایک قیدی کی حیثیت سے زندگی گذاری لیکن اسے باقاعدہ سالانہ پنشن ملتی رہی۔
- شیواجی کا لڑکا پرتاب سنگھ ستارا کے قریب ایک سنگ تراش چھوٹی سے ریاست کا حکمران تھا۔
- باجی راؤ اول کے زیر اہتمام مرہٹہ نظام (جس میں بھونسلا ہول کر اور سنڈیا شامل تھے) کو تحلیل کر دیا گیا۔
- ماؤنٹ اسٹورٹ ایلفن اسٹون جو پونا کے ریاستی محل میں قیام پذیر تھا بمبئی کا گورنر بن گیا۔

15.7 پیشواؤں کی ماتحتی میں مرہٹہ انتظامیہ (1714-1818)
Marathas Administration under Peshwas (1714-1818)

پیشوا، شیواجی کے اشٹا پردھانوں میں سے ایک تھا۔ یہ عہدہ موروثی نہیں ہوا کرتا تھا۔ بادشاہ کا اقتدار کمزور پڑتا یا اس کی طاقت کم ہوتی تو پیشوا کی عزت ووقار اور اس کی شہرت میں اضافہ ہو جاتا۔ بالاجی وشوانا تھ (1713-1720) کی ذہانت اور ہوشیاری نے پیشوا کے منصب کو بہت اعلیٰ اور موروثی بنا دیا۔ پیشوا بادشاہ کے اختیارات کو حاصل کر کے انتظامیہ کو عملی طور پر مؤثر انداز میں کنٹرول میں رکھتا تھا اور ریاست کا مذہبی سربراہ بھی اس کو مانا جاتا تھا۔

مرکزی سکریٹریٹ: Central Secretariat

مرہٹہ انتظامیہ کا مرکزی پیشوائی سکریٹریٹ پونا میں تھا۔ اس میں تمام اضلاع کے محصولات، اخراجات، گاؤں اور ضلعی عہدیداروں کے جمع شدہ حسابات سے یہیں نمٹا جاتا تھا۔ ہر درجہ کے سرکاری افسران کی تنخواہیں، حقوق، سول، فوجی اور مذہبی سربراہان کا بجٹ وغیرہ کا انتظام یہیں سے ہوتا تھا۔ یومیہ رجسٹر میں تمام محصولات، گرانٹس، عطیہ جات اور بیرونی علاقوں سے موصولہ تمام مکافات کو درج کیا جاتا تھا۔

صوبے : Provincess

پیشوا کے ماتحت صوبے مختلف قسم کے ہوا کرتے تھے۔ بڑے بڑے صوبے صوبہ داروں/گورنروں کے زیر اہتمام ہوا کرتے تھے جنہیں سرصوبے دار Sarsubahdars کہا جاتا تھا۔ صوبوں کی تقسیم صوباہس Subahs اور علاقوں Pratnths کی بنیاد پر ہوتی تھی۔ مالات دار اور کاماوستر صوبوں میں پیشوا کے نمائندے ہوتے تھے جو ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔ دیش مکھ اور دیشپانڈس ضلعی افسران حساب و کتاب کے انچارج ہوتے تھے اور محصول جمع کرنے mamlatdars اور دیگر کاماوستر وسیع خدمات Kamavistars کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے تھے۔ یہ چیکس اور بقایا جات کا نظام تھا۔

عوامی سرمایہ کو ناجائز طریقہ سے استعمال کرنے کو روکنے کے لئے مرہٹہ حکومت نے ٹیکس افسر mamtatdars اور دیگر عہداداروں سے ایک بڑی رقم اکٹھا کی۔ ان کے ضلع میں کسی کی تقرری پر یہ لیا جاتا تھا۔ باجی راؤ دوم کے زمانے میں ان دفتروں کو نیلام کر دے گا۔ کلرک اور ملازمین کو سال میں دس یا گیارہ مہینہ ہی تنخواہ دی جاتی تھی۔

گاؤں انتظامیہ : Village Administaration

گاؤں انتظامیہ کے طور پر ایک بنیادی یونٹ ہے جو خود کفیل ہے۔ پٹیل گاؤں کا اعلیٰ عہدیدار ہوتا تھا۔ محصول جمع کرنا اور مرکز پہنچانا اس کے ذمہ ہوتا تھا۔ اس کے بدلہ اسے کوئی معاوضہ نہیں ملتا بلکہ اس کا یہ پوسٹ موروثی ہے۔ اس کی مدد اس کا خاندانی فرد، یا اکاؤنٹنٹ یا ریکارڈ رکھنے والا کرتا ہے۔ گاؤں میں کچھ ایسے خدمت گذار ہوتے ہیں جو سماج کی سیوا کرتے ہیں۔ بڑھئی، لوہار اور دیہات کے دوسرے کاریگر، فقیر او رمزدور طبقہ گاؤں میں ہوتے تھے۔

شہری انتظامیہ : Urban administaration

قصبوں اور شہروں میں کوتوال اعلیٰ عہدیدار (Chief officer) ہوتا تھا۔ امن وامان قائم کرنا، قیمتوں پر قابو پانا، شہری اختلافات کو حل کرنا، حکومتوں کو ماہانہ حساب روانہ کرنا، یہ سب اس کے بنیادی فرائض میں داخل تھے۔ یہ سٹی پولیس کا سربراہ، اور وہاں کا مجسٹریٹ ہوتا تھا۔

ذرائع آمدنی: Sources of Revenue

آمدنی کا اہم ذریعہ مال گذاری تھا۔ پیشوا شیواجی عہد حکومت میں زرعی اراضی کی پیداوری اشتراک کے نظام کو چھوڑ کر کاشتکاری ٹیکس نظام پر عمل درآمد کرتے تھے۔ حکومت کو زمیندار ایک مقررہ رقم بطور ٹیکس ادا کرتے تھے۔ زمین کی پیداواری کا خیال کرتے ہوئے ٹیکس مقرر کیا

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:20 PM

جاتا۔جنگلات سے بھی آمدنی وصول کی جاتی۔ چراگاہوں کا استعمال اور درختوں کو کاٹنے کی باقاعدہ فیس لے کر اجازت نامے دئے جاتے۔ گھاس، بانس، ایندھن کی لکڑی، شہد کی فروخت وغیرہ پر ٹیکس لگایا جاتا۔

محتاط انداز سے زمین کی پیائش کر کے ٹیکس عائد کیا جاتا۔ زمین کے تین حصے کئے جاتے، فصلوں کا خیال کر کے آب پاشی اور زمین کی پیداواری کے مطابق، دیہاتی ہی اصلی میں باشندے تھے جو جنگلات لیتے۔انہیں زمنیوں سے محروم نہیں کیا جاسکتا تھا۔لیکن پٹیل ہی ان کے حقوق کی اعلیٰ حکام کی نمائندگی کرتے۔

چوتھ اور سردیش موکھی ان کا شمار بھی ذرائع آمدنی میں ہوتا ہے

چوتھ کی تقسیم اس طرح ہوتی تھی

- بادشاہ کے لئے اس کا 25%
- مرہٹہ عہدیداروں اور فوجی دستہ کی بحالی کے لئے فوجی سرداروں کو 66%
- پینٹ سچو (چیف، پیدائشی برہمن) کے لئے 6%
- ٹیکس جمع کرنے والوں کو 3%

کسٹم، ایک سائز ڈیوٹی اور جنگلات کی پیداوار کی فروخت پر بھی کافی آمدنی حاصل ہوتی۔ سناروں کو سکوں میں ڈھالنے کے لئے اجازت نامے دئے جاتے اور وہ اس کا محصول حکومت کو ادا کرتے۔ان کے لئے اعلیٰ معیار کی شرط ہوا کرتی تھی جب پتہ چلتا کہ یہ معیار برقرار نہیں رکھ رہے ہیں تو عام نجی ٹکسال 1760ء میں بند کر دئے گئے۔ صرف ایک مرکزی ٹکسال قائم کیا گیا۔

اسی طرح مختلف طریقہ سے ٹیکس اکٹھا کیا جاتا۔جیسے 1۔دیش مکھ اور دیشی بنڈس کے زیر انتظام اراضی پر ٹیکس 2۔گاؤں میں رہنے والے (مہرس) کے اراضی پر ٹیکس 3۔کنوؤں سے سیراب ہونے والی زمینوں پر ٹیکس۔ 4۔ برہمن اور دیہاتی عہدیداروں کے علاوہ تمام پر ٹیکس 5۔ زمینی قدر و پیائش کی جانچ کے لئے سالانہ ٹیکس 6۔بیواؤں کی دوبارہ شادی پر ٹیکس۔ 7۔بھیڑوں اور بھینسوں پر ٹیکس 8۔ چراگاہوں پر فیس 9۔ دریائی گزرگاہوں میں تربوز کی کاشت پر ٹیکس 10۔ وراثت ٹیکس 11۔گھوڑے وغیرہ فروخت کرنے پر ٹیکس۔ مرہٹہ حکومت جب مالی اعتبار سے کمزور ہو چکی تھی تو اس نے تمام زمینداروں گرجا پٹہ یا تستی پٹی پر ٹیکس دہندگان کی آمدنی کے حساب سے سالانہ ٹیکس عائد کیا۔

محکمۂ عدل و انصاف سے بھی آمدنی حاصل کی گئی، رقم ضمانت Money Bonds پر بھی فیس عائد کی گئی، زنا کاری کے الزام میں ملوث افراد اور مشتبہ افراد پر بھی جرمانہ عائد کیا گیا۔

پولیس نظام : Police System

عام طور پر مہارس (تلگو نسل کے نچلی ذات والے افراد) ہی گاؤں کے چوکیدرا ہوتے تھے۔گاؤں میں جرائم میں اضافہ ہوتا تو حکومت جرائم پر قابو پانے کے لئے وقت ضرورت پیادہ فوج روانہ کرتی۔شورش زدہ علاقوں کے مکینوں کو اضافی ہاؤس ٹیکس ادا کرنا پڑتا تا کہ ان کی نگرانی کے لئے بھیجی ہوئی مسلح افواج کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

باجی راؤ دوّم نے مجرموں کا پتہ لگانے اور ان کو پکڑنے کے لئے اضافی پولیس افسران کی تقرری کی۔شہری علاقوں میں کوتوال کو عدالتی اور پولیس اختیارات دئے گئے۔اسی طرح انہیں اضافی فرائض سونپے گئے جیسے قیمتوں پر نظر رکھنا، مردم شماری کرنا، شہری مقدمات کی سماعت کرنا، حکومت کو مزدور فراہم کرنا۔محافظ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کا پیشہ ورانہ لوگوں سے معاوضہ لینا وغیرہ۔

عدالتی نظام : Judicial System

عدالتی نظام بہت ہی نامکمل ہوتا تھا، کوئی ضابطہ قانون نہیں اور نہ ہی کوئی اصولی طریقۂ کار تھا، ثالثی طریقہ رائج تھا اگر مسئلہ یہاں نہیں سلجھتا تو مسئلہ کو پیٹیلوں اا ور شہروں کے بڑے سوداگروں کے ذریعہ مقرر کردہ پنچایتوں کو فیصلہ کرنے کے لئے منتقل کر دیا جاتا۔پنچایت ایک طاقت ور ادارہ ہوتا تھا جہاں کئی بار بھی مقدمات کی سماعت کی جاسکتی تھی۔ٹیکس افسر کو بھی درخواست دی جاسکتی تھی۔

فوجی مقدمات میں عدالتی افسران کی درجہ بندی اس طرح کی ہوتی تھی۔سب سے اعلیٰ راجہ چترا پتی ہوتا، اس کے ماتحت پیشوا اور اس کے ماتحت نائب صوبہ دار پھر ٹیکس محصول کنندہ پھر پٹیل، اعتراف جرم کرنے پر اذیت و تکلیف دی جاتی اور کوڑے برسائے جاتے۔

فوج: Army

پیشواؤں کی نگرانی میں مغل فوجی طرز نظام کی طرح مرہٹہ فوجی نظام بنایا گیا۔بھرتی کرنے کا طریقہ تنخواہوں کی ادائیگی، فوجیوں کے

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:21 PM

اہل خاندان کوالاؤنسز گھوڑسواری اہمیت، ان سارے امور میں مغل فوجی نظام کی مشابہت پائی جاتی تھی۔

شیواجی کے فوجی نظام کی خوبیوں کو پیشواؤں نے اس کے بعد مسترد کردیا۔ شیواجی نے مرہٹہ علاقوں ہی سے فوج میں بھرتی کی تھی لیکن پیشواؤں نے ہندوستان کے تمام مقامی علاقوں سے فوج میں بھرتی کی تھی لیکن پیشواؤں نے ہندوستان کے تمام مقامی علاقوں اور سماجی گروپوں سے فوجی بھرتی کئے ان کی فوج میں عرب، حبشی، راجپوت او رسکھ سبھی شامل تھے۔ پیشوا فوج جاگیرداروں پر مشتمل تھی، ایک ہی علاقہ میں رہنے کے سبب ان میں عداوت ودشمنی پائی جاتی تھی اور اندرونی طور پر ان میں جھگڑے بھی ہوتے تھے لیکن انہیں مرہٹی عوام کی یکجہتی متاثر کرتی تھی۔

گھڑسوار : Cavalry

گھڑسوار قدرتی طور پر مرہٹہ فوج کی اصل طاقت تھی۔ جاگیردار ہر سال فوجی دستوں کو جمع کر کے ایک مخصوص تعداد میں گھوڑسواروں کو گھوڑوں کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تین طبقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

پیادہ فوج اور توپ خانہ : Infantry nd Artillery

مرہٹہ گھڑسوار فوج میں خدمت کرنے کو ترجیح دیتے تھے، لہذا ملک کے دوسرے علاقوں سے پیادہ فوج کو بھرتی کیا گیا۔ مرہٹہ پیادہ فوج میں شامل عرب، روہیل، سکھ اور سندھیوں کی تنخواہیں مرہٹہ فوجیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی تھیں۔ مرہٹہ پیادہ فوج کی نگرانی پرتگال اور ہندوستانی عیسائی عام طور پر کرتے تھے۔ پھر بعد میں انگریزوں کو بھی شامل کرلیا گیا۔

بحری فوج : Navy

مرہٹی فوج کو بندرگاہوں کی حفاظت، سمندری ڈاکہ زنی کی جانچ پڑتال، جہازوں کی آمدورفت پر کسٹم ڈیوٹی اکٹھا کرنے کے لئے تشکیل دیا گیا۔ بالاجی وشوانا تھ نے کوکن، کھاندرہ او روجیاڈورگ میں بحری اڈے قائم کئے جہاں جہاز سازی کی سہولتیں بھی میسر تھیں۔

15.8 ٹمل ناڈو میں مرہٹہ قانون
Maratha Rule in TamilNadu

ایسے حالات جو اس کے قیام کا سبب بنے
Circumstances leading to its establishment

کرشنا دیواریا نے اپنے دور حکومت میں (1509-1529) نائینکارا نظام تیار کیا۔ اس کے مطابق ٹمل ریاست کو تین بڑے نائینکارا نظام میں تقسیم کیا گیا۔ سنجی، تنجاؤر اور مدورائی، نئے نظام کے تحت قبائلی سرداروں کو پالیکارا اور ان کے زمینی خطوں کو پالیمیس کہا جاتا تھا۔ تنجاؤر پہلے چولہ علاقہ کا حصہ رہا اور اس کے بعد پانڈیا ریاست کا پھر وہ نائک کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ مدورائی اور تنجاؤر کے نائکوں مابین دشمنی کے نتیجہ میں تنجاؤر کی حکمرانی کا خاتمہ 1673ء میں ہوا۔ مرہٹہ جنرل وینکوجی کی قیادت میں بیجاپور کی فوجوں نے مدورائی نائک کو شکست دی اور تنجاؤر پر قبضہ کرلیا۔ وینکوجی خود بادشاہ بن بیٹھا، اس طرح 1676ء


سنجی قلعہ

راجہ ڈیسینگو : RajaDesinghu مغل افواج کی دھمکیوں کے سبب راجہ رام مرہٹہ بادشاہ نے رائے گڑھ سے فرار ہوکر سنجی میں پناہ لیا۔ اس کا تعاقب کرتے ہوئے مغل فوج کے جنرل ذوالفقار خان اور پھر داؤد خان نے سنجی پر قبضہ کرلیا۔ سنجی میں راجپوت سردار کے خلاف مغل مہم کے دوران روپ سنگھ کو 1700ء میں سنجی کا کلادار قلعہ کا کمانڈر مقرر کیا۔ اس مرحلہ میں خوش نصیب سنگھ نے پورے سنجی پر اپنا کنٹرول قائم کرلیا۔ 1714ء میں اس کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے تیج سنگھ (ڈیسینگو) نے سنجی کی گورنری سنبھالی۔ ڈی سینگو نے مغل بادشاہ کا اکرام نہیں کیا جس کی وجہ سے نواب سعادت اللہ خان بھڑک اٹھا۔ اس کے بعد کی جنگ میں راجہ ڈی سینگو جو صرف بیس برس کا تھا، مارا گیا اور اس کی جوان بیوی نے ستی کرلی۔ راجپوت نوجوانوں نے نواب کے خلاف جو بہادری دکھائی اسے ٹمل زبان میں بہت سے جذباتی گیتوں میں پیش کیا گیا ہے۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:22 PM

میں تنجاؤر میں مرہٹہ حکمرانی کا آغاز ہوگیا۔

1677ء میں شیواجی نے کرناٹک پر حملہ کیا تو اس نے وٹکوجی کو معزول کرکے اپنے سوتیلے بھائی سنتاجی کو تخت پر بٹھادیا لیکن وینکوجی نے تنجاؤر کو دوبارہ اپنے قبضہ میں کرلیا۔اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا شاہ جی تنجاؤر کا حکمران بن گیا۔شاہ جی کا اپنا لڑکا (وارث) نہیں تھا۔ اس لئے اس کے بھائی سرفوجی اول کو حکمران بنایا گیا جو (1712-1728) یعنی سولہ سال تک اقتدار سنبھالتا رہا۔اس کے بعد اس کا دوسرا بھائی توکوجی اس کے بعد پرتاب سنگھ (1739-1763) اقتدار پر قابض رہا۔پھر اس کے لڑکے تلجوجی نے 1787ء تک حکومت کی پھر اس کے بعد دس سالہ سرفوجی دوم کو بادشاہ بنایا گیا۔اس کے بعد تلوجی کے بھائی امرسنگھ نے عہدہ سنبھالا۔لیکن اس کی مخالفت کرتے ہوئے انگریزوں نے سرفوجی اول سے معاہدہ کیا کہ یہ ریاست ان کے حوالے کردیا جائے۔بہرحال سرفوجی دوم کے مرہٹہ بھونسلے خاندان کا تنجاور میں آخر حکمران تھا۔

سرفوجی دوم : Serfoji II



سرفوجی دوم ایک قابل ذکر حکمران تھا جس نے جرمن کرسچن مشنری فریڈرک شوارٹز سرفوجی سے تعلیم حاصل کی۔اس طرح سرفوجی دوم مغربی سائنس اور طب کا ایک مشہور پیشہ ور طبیب تھا۔اس کے باوجود وہ ہندوستانی روایات کا پاسدار تھا۔اس نے بہت ساری یوروپی زبانیں سیکھیں اور ہر زبان پر متعدد کتابیں اس کی لائبریری میں رکھیں۔ اس نے جدید کاری کے منصوبوں پر عمل کرتے ہوئے ایک پرنٹنگ پریس (مراٹھی اور سنسکرت پر پہلا پرنٹنگ پریس) قائم کیا۔اور سرسوتی محل لائبریری کی آرائش وتزئین کی۔اس کا سب سے جدید پروجیکٹ انگریزی اور مقامی زبانوں میں تعلیم دینے کے لئے ایک مفت سرکاری اسکول کا قیام ہے جو اس کے دربار کے زیر انتظام تھا۔

سرفوجی دوم کا ایک ہم عصر مشنری اسکالر ٹرانکوبار کا ساکن سی ایس جان تھا جس نے تعلیمی میدان میں نصاب تعلیم میں جدت طرازی لا یا اور طلباء کے لئے ہاسٹل کی سہولتیں فراہم کیں۔اور نئے نئے اصلاحات و تجربے کئے لیکن اس نے 1812ء میں انگریز نوآبادیاتی حکومت کو ایک



سرفوجی دوم

پروجیکٹ پیش کیا تھا وہ ایک اہم کام تھا،جس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ وہ ہندوستانی طلباء کے لئے مفت اسکول کا انتظام کریں جس میں ٹمل اور انگریزی زبانیں سکھائی جائیں۔ یہ تجویز اس نے ایک ایسے وقت پیش کی تھی جب کہ غیر مسیحی ہندوستانیوں کو انگریزی زبان کی تعلیم کہیں بھی میسر نہیں تھی۔

مدراس کے گورنر تھامس منرو نے 1820ء کی دہائی میں سرکاری پرائمری اسکولوں کی ایک تجویز پیش کی لیکن کمپنی حکومت نے 1841ء تک مدراس میں مقامی لوگوں کے لئے ایک جدید اسکول بھی قائم نہیں کیا۔اس کے برخلاف جرمن مشنریوں نے بہت ساری مقامی زبانوں میں اور 1707ء کے بعد سے جنوبی صوبوں میں انہوں نے انگریزی اسکول بھی قائم کئے۔

مشنری اور نوآبادیاتی ریاست میں سرفوجی دوم کی پہنچ بہت آگے کی تھی کیونکہ تنجاؤر میں 1803ء کے اوائل ہی میں اس نے غیر مسیحی

اس نے سرسوتی محل لائبریری قائم کی تھی جسے نائک حکمرانوں نے تعمیر کیا تھا اور سرفوجی دوم نے اس کی ترقی میں خوب حصہ لیا۔ اٹھارویں صدی کی فرانسیسی اور مرہٹہ خط و کتابت کے مطابق دستاویزات کے طور پر مرہٹہ کورٹ کی کارروائیوں کا ریکارڈ مراٹھی زبان میں تحریر کیا ہوا ہے۔اس طرح بہت ساری زبانوں میں سرسوتی محل لائبریری میں مسودات اور نادر کتابوں کا مجموعہ ہے۔



سرسوتی محل لائبریری

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:23 PM

شہریوں کے لئے سب سے پہلا جدید پبلک اسکول قائم کیا۔ ہندوستانی حکمران اکثر اعلیٰ تعلیمی اداروں کو وقف کرتے تھے۔اس لئے انہوں نے پرائمری اسکولوں کو قائم نہیں کیا اور نہ ہی کسی اسکول یا کالج کا انتظام سنبھالا۔

سرفوجی کا سب سے اہم اقدام یہ تھا کہ اس نے تنجاؤر اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں یتیم اور غریب بچوں کے لئے مفت پرائمری اسکولوں کو کھولا اور اس کا اچھے سے اچھا انتظام بھی کیا۔اعلیٰ سطح کے اسکولوں، کالجوں اور پاٹ شالوں میں سنسکرت کی تعلیم کو ضروری قرار دیا۔اسکولوں نے حکومتی ممتاز افراد ویدک، علماء، یتیموں اور غریبوں کی خوب خدمت کی اور سرکاری اسکولوں میں ناوا ویدیا (جدید تعلیم) میں جدت لائی گئی۔

1823ء کی مردم شماری رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنر منرو نے تنجاؤر کے وسیع ضلع میں 44 اسکولوں میں 21 مفت، اسکول اور 19 مشنری اسکول اور ایک مندر سرفوجی حکومت کی نگرانی میں قائم کئے۔ یہاں کے تین اسکولوں میں اساتذہ بلا معاوضہ پڑھاتے تھے اور سرکاری اسکولوں میں سرفوجی نے جدید تعلیمی نظام اپنایا۔

1822ء میں مکتمبل چیتارام کے مفت اسکولوں میں بادشاہ کا 1803ء میں قائم کردہ خیرات خانہ تھا۔صبح اور شام پندرہ اساتذہ دو کلاسوں میں مختلف ذات پر مشتمل 464 طلباء کو تعلیم دیتے رہے۔اسی طرح سرفوجی نے کنند نگوڈی گاؤں میں مشنری کے زیر اہتمام غریب عیسائی بچوں کے لئے ایک اسکول بنوایا۔

سرفوجی دوم نے دھنونتاری محل قائم کیا جو تحقیقی ادارہ تھا جس میں انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لئے جڑی بوٹیوں پر مشتمل دوا تیار کی جاتی تھی اور وہاں مریضوں کی کیس شیٹ کو محفوظ رکھا جاتا تھا۔ جدید طب کے ماہرین ایوراویدا، یونانی اور سدھا کالجوں کے اساتذہ نے طبی علاج پر مشتمل دواؤں اور جڑی بوٹیوں پر تحقیق کی اور تقریباً اٹھارہ جلدوں پر مبنی کتاب تصنیف کی اور سرفوجی دوم نے اہم جڑی بوٹیوں کی ایک فہرست بنائی جسے ہاتھ سے خوبصورت انداز میں نقش و نگاری کی طرح تحریر کیا گیا تھا۔

سرفوجی دوم کے جدید تعلیم کی حکمت عملی پر مبنی اقدامات نے تنجاؤر کے عمائدین کو نوآبادیاتی معاشرتی اور معاشی نظام سے مستفید ہونے کے قابل بنادیا۔عدالتی عہدیدار جو زیادہ تر برہمن تھے یوروپی علم، ٹکنالوجی اور فنون پر ان کی دسترس تھی۔وہ نوآبادیاتی جدیدیت کے اہم عہدیدار بن گئے۔انگریزی تعلیم یافتہ ہندو اور عیسائی دباس dubashes مصنفین اور مترجمین یوروپی اور ہندوستانی عدالتوں کے ترجمان (ثالث) بن گئے۔

سرفوجی پنڈتوں میں سے دو (ایک کوٹایور، اور دوسرا سوکولینڈو) کمپنی کے فورٹ سینٹ جارج کالج میں مترجم اور پرنٹ کلچر کے رہنما ہوگئے۔سرفوجی اور جون کے منصوبوں اور کیریئر نے جدت پسند افراد میں ایک اہم کردار ادا کیا جس سے چھوٹے چھوٹے مقامات جیسے ٹمل ماہی گیروں گاؤں، اور مراٹھا ٹمل (علاقوں) ٹمل ناڈو کی نوآبادیاتی ریاست میں ایک تاریخی تبدیلی لائی۔

سرفوجی دوم رقص موسیقی جیسے ہندوستانی روایتی فنون کا سرپرست بھی تھا۔اس نے کمار سمبھا واچمبو، دیوبندر کوران می اور مورده ریکشا چاپا نامی کتابیں تصنیف کیں۔اس نے کرناٹک کی موسیقی میں مغربی موسیقی آلات جیسے کلرینیٹ اور وایلین متعارف کروائے۔اس نے باغبانی پر مشتمل سکے جمع کرنے، مارشیل آرٹس اور رتھ ریسنگ کی سرپرستی کی۔ شکار اور بیل لڑائی کی تصویر کشی میں دلچسپی دکھائی۔اس نے ٹمل ناڈو ضلع تنجاؤر کے محل کے احاطہ میں پہلا حیاتیاتی باغ بنوایا۔

سرفوجی دوم کے چالیس سالہ اقتدار کے بعد 7 مارچ 1832 میں اس کا انتقال ہوگیا۔اس کی وفات پر پوری ریاست نے سوگ منایا اور 90 ہزار سے زیادہ افراد نے اس کے آخری رسومات میں شرکت کی اور ایوبشپ ہربر نے اس کا مشاہدہ کرکے کہا ''میں نے بہت سے تاج والے سر دیکھے ہیں لیکن ایسے بہترین کردار کا مالک بادشاہ نہیں دیکھا''۔

Summary : خلاصہ

- شیواجی کا عروج، اس کے فوجی فتوحات اور نگ زیب سے اس کا مقابلہ
- شیواجی انتظامی اصلاحات کی توضیح وتشریح
- شیواجی کے جانشین، پیشواؤں بالاجی وشوانا تھ، باجی راؤ اور بالاجی باجی راؤ کے زیر نگرانی فتوحات پر تبادلۂ خیال کیا گیا ہے۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:24 PM

- پانی پت کی تیسری جنگ، اس کے نتائج کی روشنی میں مرہٹوں اور مغلوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- برطانوی پالیسی ماتحتی نظام کی مخالفت میں مزاحمت اور اس کے نتیجہ میں تین اینگلو مرہٹوں جنگوں کا برپا ہونا۔
- تنجاؤر خطے کی ترقی اور اس کے عروج وارتقاء میں سرفوجی دوم حکمران کی نمایاں شرکت کا ذکر۔

مشق : Exercise

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ گوریلا جنگ.....فوج کی اصل طاقت تھی

(a) مرہٹہ (b) مغل

(c) برطانوی (d) نائک

2۔ شیواجی اور.....کے مابین پورندر معاہدہ طے ہوا

(a) افضل خان (b) شائستہ خان

(c) جے سنگھ (d) اورنگ زیب

3۔ شیواجی وزراء کی کونسل.....کے نام سے جانی جاتی تھی

(a) اشٹا پرادھان (b) اسٹاڈیگجس

(c) نورتن (d) پنجایاندواس

4۔ شیواجی کی فوجی تنظیم میں سب سے چھوٹی یونٹ کا سربراہ.....تھا

(a) نائک (b) حوالدار

(c) برگرس (d) شیلڈرز

5۔ وہ پیشوا جس نے مرہٹہ طاقت میں اضافہ کیا

(a) باجی راؤ اول (b) بالاجی وشوانا تھ

(c) بالاجی باجی راؤ (d) بالاجی راؤ دوم

6۔ کوہ نور ہیرا.....لے کر چلا گیا۔

(a) احمد شاہ ابدالی (b) نادر شاہ

(c) شجاع الدولہ (d) نجیب الدولہ

7۔ پہلی اینگلو مرہٹہ جنگ کا خاتمہ.....سے ہوگیا

(a) مدارس معاہدہ (b) پونا معاہدہ

(c) سالبائی معاہدہ (d) بسین معاہدہ

8۔ دوسری اینگلو مرہٹہ جنگ کے موقع پر برطانوی گورنر جنرل..... کی حیثیت سے تھا۔

(a) لارڈ کارن والس (b) لارڈ ویلسلی

(c) لارڈ ہسٹنگز (d) لارڈ ڈلہوسی

9۔ گاؤں کی سطح پر مرکز کا عائد کردہ ٹیکس کی ادائیگی کرنے والا

(a) دیش مکھس (b) کلکرنی

(c) کوتوال (d) پٹیل

10۔ سرفوجی دوم نے انسانوں اور جانوروں کے لئے جڑی بوٹیوں والی دوائی.....میں تیار کروائی

(a) سرسوتی محل (b) مکتمبل چترام

(c) نوویدیا (d) دھنوانتری محل

11۔ اس کتاب کا نام بتائیں جسے سرفوجی دوم نے تصنیف نہیں کی .....

(a) کمار سبھاوا چمپو (b) دیویندر کوران جی

(c) مداراک شاس سایا (d) کمار سمبھوم

12۔ صحیح بیان تلاش کیجئے۔

(a) افضل خان کو شیواجی کا خاتمہ کرنے کے لئے 1600 میں دکن کا گورنر مقرر کیا گیا

(b) سنجی نے شیواجی کے جانشینوں کا دفاع کرتے ہوئے پہلی لائن کی طرح کام کیا۔

(c) شیواجی کی محصول انتظامیہ کاشت کاروں کے لئے انسان دوست اور فائدہ مند ثابت ہوئی تھی

(d) سردیشمو جی نام سے شیواجی نے مزید 15% محصول عائد کیا۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:24 PM

13۔ صحیح بیان تلاش کیجئے۔

(a) انگریزوں مرہٹوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے اور انہیں دکن خطہ میں آزاد تجارت کا حق ملا۔

(b) شاہو نے آرکاٹ نواب دوست علی کو 1749 میں شکست دے کر قتل کروایا۔

(c) پیشوا کا عدلیہ نظام مکمل اور صحیح تھا۔

(d) تنجاؤر مرہٹہ سلطنت کے وینکوجی بھونسلے خاندان کے آخری حکمران تھے

14۔ درج ذیل سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیں۔

(i) شیواجی کے ماتحت والی عدلیہ انتظامیہ ابتدائی نوعیت کی تھی

(ii) عدالتیں اور اصول کار منظّم طریقہ سے تھے۔

(a) (i) درست ہے

(b) (ii) درست ہے

(c) (i) اور (ii) درست ہیں

(d) (i) اور (ii) غلط ہیں۔

15۔ درج ذیل سے صحیح جواب منتخب کیجئے

(i) مغل سلطنت کمزور ہونے پر شمال مشرقی سرحدی علاقوں کے دفاع کو نظر انداز کر دیا گیا۔

(ii) نادر شاہ کو اس وجہ سے ہندوستان پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا

(a) (i) درست ہے

(b) (ii) درست ہے

(c) (i) اور (ii) درست ہیں

(d) (i) اور (ii) غلط ہیں۔

16۔ دعوی: A۔ پانی پت کی تیسری جنگ سے ہندوستان میں برطانوی اقتدار کا عروج ہو گیا

سبب: R۔ مرہٹوں اور مغلوں کو اس جنگ میں شکست کھانے سے بڑا دھچکا لگا

(a) A صحیح ہیں اور R، A کی صحیح وضاحت ہے

(b) A صحیح ہے مگر R غلط ہے

(c) A اور R دونوں غلط ہیں

(d) A اور R دونوں صحیح ہے اور R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے

17۔ دعوی : A۔ مہاراشٹرا مرہٹہ مردوں کو پیدل فوج میں بھرتی کیا گیا۔

سبب:R: مرہٹوں نے گھوڑ سوار خدمت کرنے کو ترجیح دی

(a) A غلط ہے مگر R درست ہے

(b) A درست ہے اور R، A کی صحیح وضاحت ہے

(c) A اور R دونوں غلط ہیں

(d) A اور R دونوں صحیح ہیں

18۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا جوڑ غلط ہے

(a) شیواجی : پہاڑی چوہا

(b) باجی راؤ اول : اودی گیر جنگ

(c) تیمور شاہ : وائسرائے آف لاہور

(d) ڈیسنگو : سنجی

19۔ جوڑ لگائیے:

A۔ اماتیا	:	بادشاہوں کا ریکارڈ
B۔ سمنٹ	:	عوامی اخلاق
C۔ پنڈت راؤ	:	جنگ اور امن
D۔ واکیہ نویس	:	عوامی حسابات

(a) 4, 1, 2, 3 (b) 1, 2, 4, 3

(c) 4, 3, 2, 1 (d) 1, 4, 2, 3

20۔ تاریخی پہلوؤں سے شیواجی کے جانشینوں کو مرتب کریں

(a) سمبھاجی، شاہو، راجہ رام، سمبھاجی دوم

(b) سمبھاجی، راجہ رام، ساہو، سمبھاجی دوم

(c) راجہ رام، سمبھاجی، ساہو، سمبھاجی دوم

(d) سمبھاجی، سمبھاجی دوم، راجہ رام، ساہو

II۔ مختصر ترین جواب دیجئے۔

1۔ شیواجی اور افضل خان کی لڑائی پر ایک نوٹ لکھیں۔

2۔ پوراندرا کے معاہدے کے شرائط کیا تھے؟

3۔ تاراہائی کے متعلق لکھئے۔

4۔ مختصر نوٹ لکھئے۔ (a) چوتھ (b) سردیش موکھی

5۔ بیسلن معاہدہ پر نوٹ لکھئے۔

6۔ مرہٹہ فوج کے عروج پر ایک نوٹ لکھئے۔

7۔ انگریزوں اور پیشوا کے مابین 1817ء میں طے پانے والے معاہدے کی شرائط کا ذکر کیجئے۔

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:25 PM

8۔ سرسوتی محل لائبریری پر ایک نوٹ لکھئے۔
9۔ مشنریوں اور نوآبادیاتی ریاست سے متعلق سرفوجی دوم کا نقطہ نظر کیا تھا۔
10۔ کنھوجی انجیرہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

III۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ مرہٹوں کے عروج کے اسباب ذکر کریں۔
2۔ شیواجی کے ماتحت فوجی تنظیم کی وضاحت کریں۔
3۔ پانی پت کی تیسری جنگ کے نتائج کا ذکر کریں۔
4۔ 1775-1782 کے درمیان ہونے والی جنگ کا ایک خاکہ پیش کریں۔
5۔ تیسری اینگلو مرہٹہ جنگ کے نتائج کا ذکر کریں۔
6۔ نائیکار انظام کیا ہے؟
7۔ راجہ ڈیسنگھو کی بہادری کی وضاحت کریں۔
8۔ نوویدیا کی جدت پسندی کیسے رہی۔

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے

1۔ شیواجی کی فوجی فتوحات پر تبصرہ کریں۔
2۔ شیواجی اراضی محصول انتظامیہ اور پیشوا محصول انتظامیہ کا موازنہ کریں۔
3۔ باجی راؤ اول کے کیریئر اور کارناموں پر تبادلہ خیال کریں۔
4۔ پیشوا کے محصول ذرائع کو اجاگر کریں۔
5۔ جدید تعلیم میں سرفوجی دوم کا کیا حصہ ہے واضح کریں۔

کارروائی: Activity

1۔ ہندوستانی آؤٹ لائن نقشہ پر شیواجی کے زیر انتظام مرہٹہ سلطنت کی نشاندہی کریں۔
2۔ شیواجی کی سوانح حیات کا ایک مختصر خاکہ کھینچیں۔

اساتذہ کی رہنمائی میں تفویضات:

1۔ مرہٹہ حکمرانوں پر مبنی ٹائم لائن چارٹ تیار کریں۔
2۔ ان ٹیکسوں کی فہرست تیار کریں جنہیں ہم حکومت کو ادا کرتے ہیں۔
3۔ سرسوتی محل لائبریری کا معائنہ کر کے اپنی مقامی لائبریری کے ساتھ موازنہ کریں۔

Reference Books : حوالہ جات

1. V.D. Mahajan, *India Since 1526*, S. Chand & Company, New Delhi, 1991
2. Burton Stein, *A History of India*, OUP, 1998.
3. Jadunath Sarkar, *Shivaji and His Times*, Longmans, London, 1920.
4. Peterson, Indira Viswanathan, *Serfoji II: Scholar King of Thanjavur*, Oxford University Press, 2010

Internet Resourses: انٹرنٹ کے وسائل

1. M.G. Ranade, *Rise of the Maratha Power*, archive.org/details/in.ernet
2. Britanica.com -online encyclopaedia

Glossary : فرہنگ

impregnable	indestructible	ناقابل تقسیم۔ناقابل تسخیر
ravage	plunder	بربادی۔تباہی
belligerent policy	policy of intense war force	شدید جنگی پالیسی
relentless	unyielding	بے لگام۔سنگ دل
ecclesiastical head	head of the Roman Catholic church	کلیسائی سردار۔رومن کیتھولک کا سربراہ
endorsement	approval	توثیق۔منظوری
breach	violate	خلاف ورزی رمخالفت
solidarity	unity for causes	یکجہتی۔اتحاد
pedagogy	teaching method	درس وتدریس کا طریقہ۔تدریسی منہج

11 his unit 15 Set
Monday, January 31, 2022 10:27:25 PM

اکائی 16

یورپیوں کی آمد
The Coming of the Europeans

سیکھنے کے مقاصد

اپنے آپ کو واقف کرانے کے لئے

I

- 1600 سے 1750 تک ہندوستانی ریاستوں اور سماج کے ساتھ یورپی باہمی رابطہ
- ابتدائی جدید دور میں ہندوستان میں تجارتی نیٹ ورک اور ادارے
- ہندوستانی بندرگاہیں اور بحر ہند کی تجارت میں ان کی اہمیت
- ہندوستانی تاجروں، تجارت اور کاروبار پر یورپی تجارتی کمپنیوں کے داخلے کا اثر

II

- ہندوستان میں پرتگالی تجارتی مفادات
- پرتگالی اور ڈچ کی موجودگی کا ہندوستان میں اثر
- فرانسیسی اور ڈچ کے مابین دشمنی اور جنگیں
- ڈنمارک کی نوآبادیاتی بستیاں اور ان کی اہمیت
- کرناٹک خطے میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے مابین تجارتی اجارہ داری پر جھڑپیں
- تین کرناٹک جنگوں کے بعد ایک غیر متنازعہ طاقت کے طور پر انگلینڈ کا عروج

تعارف

ہندوستان میں برطانوی حکمرانی کا آغاز روایتی طور پر 1757 میں کیا گیا تھا، جب پلاسی کی جنگ کو انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگال کے نواب کے خلاف جیتا تھا۔ لیکن یورپی سولہویں صدی کے آغاز تک ہندوستان پہنچ چکے تھے۔ ان کا اصلی ارادہ یہ تھا کہ یورپی منڈیوں کے لئے کالی مرچ ، دارچینی، لونگ اور دیگر مصالحے خریدیں اور بحر ہند کی تجارت میں حصہ لیں۔

پرتگالی پہلے یورپی تھے جنہوں نے ہندوستان میں اپنا مقام بنایا تھا۔ واسکوڈا گاما نے پندرھویں صدی کے آخر میں آفریقہ کے راس امید کے کیپ کے اردگرد یورپ سے ہندوستان کا براہ راست سمندری راستہ دریافت کیا۔ اس کے بعد، پرتگالیوں نے 1510 میں مغربی ساحل کے گوا پر فتح حاصل کی۔ اس کے بعد گوا ہندوستان میں پرتگالیوں کا مرکز قرار پایا اور اس سے قبل مشرق میں ملاکا اور جاوا میں سیاسی مرکز بنا تھا۔ پرتگالیوں نے بحر ہند کی تجارت کو سیاسی جارحیت اور بحری برتری کے امتزاج کے ذریعہ کنٹرول کرنے کا ایک نمونہ مکمل کرلیا۔ دامن اور دیو کے ان کے قلعوں نے انہیں بحیرہ عرب میں بحری جہازوں پر قابو پانے کے قابل بنا دیا، اور اپنے مسلح بحری جہازوں کا استعمال کیا۔ دیگر یورپی اقوام جو تقریباً ایک صدی بعد ہندوستان آئیں، خاص طور پر ڈچ اور انگریزوں نے پرتگالی نقشوں پر اپنی سرگرمیاں شروع کردیں۔ اس طرح ہمیں ہندوستانی سیاسی حکام مقامی تاجروں اور معاشرے کے ساتھ جاری رہنے والے عمل کے طور پر یورپی تجارتی کمپنیوں کی آمد کو سمجھنے کی ضرورت ہے، جس کا اختتام انگریزوں نے 1757 میں فتح بنگال پر کیا۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:53 PM

اس سبق کے دو حصے ہیں۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ اور 1600 کے بعد سامنے آنے والے بدلتے ہوئے منظر نامے پر پہلے حصے میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ ہندوستان میں یورپی تجارتی کمپنیوں کی آمد اور ہر ایک کے ہندوستانی معاشرے پر پڑنے والے اثرات سے متعلق ہے۔

16.1 سیاسی امور

1650-1600 : مغل سلطنت

یہ وہ دور تھا جب مغل سلطنت اپنی طاقت کے عروج پر تھی۔ یورپی باشندے مغلون کی دولت اور طاقت سے بخوبی واقف تھے، اور یہاں تک کہ انگریزی شاعروں نے حیرت انگیز "دولت ہند" کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ سولہویں اور سترھویں صدی کے دوران یورپ کے تمام حصوں سے آنے والے مسافر باقاعدگی سے ہندوستان آتے تھے۔ ہندوستان میں سلطنت اور معاشرے کے بارے میں ایک تفصیلی ہم عصر بیان۔

1600 تک، اکبر نے اپنا شاہی خواب پورا کرلیا اور راجستھان اور گجرات میں اپنی فتوحات کے ذریعے مغل سلطنت کی حدود کو بڑھادیا۔ گجرات کو 1573 میں فتح کیا گیا، اور اس سے مغل سلطنت نے سورت بندرگاہ تک قیمتی رسائی حاصل کی، جو مغربی ایشیاء اور یورپ کا دروازہ تھا۔ تجارت کے علاوہ، مکہ جانے والے زائرین کو بحری جہاز سورت سے لے کر روانہ ہوتے تھے۔ مغلوں کی سورت کی اہمیت کو اس لحاظ سے بخوبی سراہا جاسکتا ہے کہ سورت کے دو گورنر تھے، ایک شہر کا گورنر، اور دوسرا، اس قلعے کا گورنر جو شہر کی حفاظت کے لئے دریائے تاپتی پر بنایا گیا تھا۔ شہر کے گورنر شہری امور اور کسٹم ڈیوٹی سے محصول وصول کرتے تھے۔

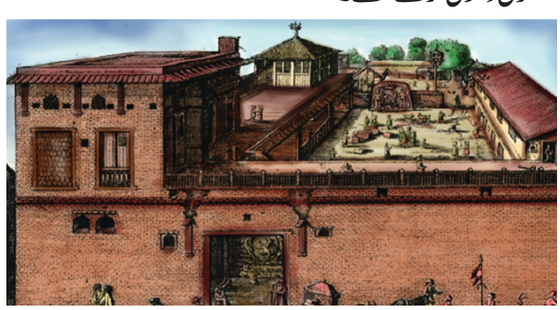

سورت میں برطانوی کمپنی

اکبر نے بنگال کو بھی فتح کر کے بہار سے آگے مشرق میں اپنی سلطنت بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن تقریباً تین دہائیوں کے بعد تک کہ وہ جہانگیر کے ماتحت صوبوں میں سے ایک صوبہ بن گیا تب تک بنگال واقعی سلطنت میں شامل نہیں ہوا تھا۔ اکبر کے تحت، سلطنت کے محصولات کے نظام کو ٹوڈرمال نے نئے سرے سے تشکیل دے دیا تھا تا کہ پوری سلطنت میں حکومت کا ایک متفقہ نظام اور محصول وصول کرنے کا عمل چل سکے۔ لہٰذا، اس کی موت کے بعد، اکبر نے ایک طاقتور، معاشی طور پر خوشحال اور اچھی طرح سے چلنے والی سلطنت چھوڑ دی۔

ڈچ انگریزوں کے بعد، اپنی تجارت کی سرگرمیاں شروع کرنے کے لئے 1600s کے ابتدائی سالوں میں سورت پہنچے مغلیہ گورنر نے انھیں تجارت کرنے، اور "فیکٹریاں" لگانے کی اجازت دی (کیوں کہ یورپی تاجروں کے تجارتی احاطوں کو جو کہ گوداموں کے نام سے بھی کام کرتے تھے) کر کے کہا جاتا ہے، لیکن انھیں شہر کے کسی بھی حصے پر کوئی علاقائی اختیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس سے پرتگالی ماڈل کی پیروی کرنے کے ان کے عزائم کو ناکامی ہوئی۔

انگریزوں نے سن 1668 میں بمبئی کے جزیروں کو حاصل کیا، اور انہوں نے سن 1687 میں بمبئی میں صدر دفتر قائم کیا۔ ان کا بنیادی مقصد بمبئی کو اپنے کاموں کے متبادل بنیاد کے طور پر ترقی دینا تھا۔ لیکن اس وقت تک مغل ریاست کے تحفظ میں سورت تاجروں کے لئے تجارتی سرگرمیوں کا ترجیحی مرکز بنی ہوئی تھی۔

1650-1600 : وجے نگر کے بعد جنوبی ہندوستان

1600-1650 : South India after Vijayanagar

جنوبی ہند، خاص طور پر ٹمل خطے نے ان دہائیوں میں مغل سلطنت کے مرکزی استحکام کے بالکل برعکس پیش کیا۔ سیاسی طور پر یہ خطہ بکھرا ہوا اور بے چین تھا۔ وجے نگر حکمرانی کے تحت، ٹمل خطے میں تین نائک مملکتیں قائم کی گئیں: مدورائی، تنجاؤر اور سینجی میں اس کا مقصد سلطنت کو مالی اور افرادی قوت کے وسائل مہیا کرنا تھا۔ احمد نگر، بیجاپور اور گولکنڈہ کی حکومتوں کی مشترکہ فوج کے ذریعہ تالی کوٹہ کی جنگ میں 1565 میں وجے نگر کی شکست کے بعد، ایک غالب ریاست کا مرکزی اقتدار بہت کمزور ہوگیا۔ نائک مملکتیں عملی طور پر خودمختار ہوگئیں، حالانکہ انہوں نے وجے نگر شہنشاہ کے اختیار و حکومت کا رسمی طور پر اعتراف کیا۔ بڑی نائک ریاستوں کے علاوہ، کئی مقامی سرداروں نے بھی اس خطے کے

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:54 PM

کچھ حصوں کو کنٹرول کیا ۔ شاید ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر رامانادا پورم کے سیدوپتی تھے ، جو اپنی آزادی پر زور دینے کے بھی خواہشمند تھے۔ 1590 اور 1649 کے درمیان ان بے چین کرنے والے سیاسی حالات سے پیدا ہونے والے متعدد فوجی تنازعات اس خطے میں دیکھے گئے ۔ مدورائی اور تنجاؤر نے اپنی برتری قائم کرنے کے لئے متعدد بار لڑائی لڑی۔ وجئے نگر شہنشاہ کے خلاف بھی سرکشی ہوئی۔ ان جاری تنازعات کے علاوہ، گولکنڈہ نے 1646 میں کورومنڈل پر حملہ کیا اور پُلیکیٹ اور سان تھوم کے درمیانی علاقے کو جوڑ لیا، جس نے خطے میں سیاسی منظرنامے کو بھی تبدیل کر دیا۔

ڈچ اور انگریز ان برسوں کے دوران مشرقی ساحل پر علاقائی حقوق حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ انڈونیشیا کے مصالے تیار کرنے والے جزیروں کے ساتھ تجارت کے لئے ضروری چھوٹے سامان تک رسائی کے لئے انہیں کورومنڈل ساحل پر ایک اڈے کی ضرورت ہے۔ ڈچوں نے کامیابی کے ساتھ سینجی کے نائک سے پُلیکیٹ (پژاورکاڈو) حاصل کرنے کے لئے بات چیت کی تھی اور وہاں ایک قلعہ تعمیر کیا تھا۔ انگریز کو مزید جنوب میں زمین کا ایک ٹکڑا مقامی سربراہ ، دمرلا وینکٹا ڈری نائک سے ملا جس پر انہوں نے 1639 میں فورٹ سینٹ جارج تعمیر کیا۔ اس طرح ایک انگریز آباد کاری سامنے آئی جو آخر مدراس پریسیڈنسی کا صدر مقام چینئی (مدراس) میں تبدیل ہو گیا۔

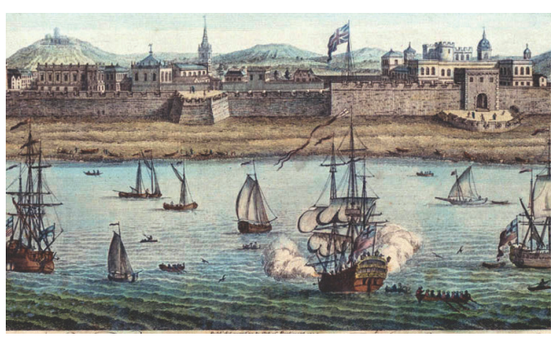

سینٹ جارج قلعہ

1650-1700 مغل سلطنت

1650-1700 : The Mughal Empire

شہنشاہ اورنگ زیب نے اپنی سلطنت جنوب کے دکن تک پھیلانے کا ایک حوصلہ مندانہ کام کیا اور 1680 کی دہائی میں احمد نگر، بیجاپور اور گولکنڈہ کی سلطنتوں کو فتح کر لیا گیا۔ لیکن مغل سلطنت نے جلد ہی اپنی فطری کمزوری کو ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ یہ سب سے زیادہ اس وقت ظاہر ہوا جب شیواجی کے ماتحت مراٹھوں نے اقتدار اور فوجی طاقت میں اضافہ شروع کیا۔ انہوں نے 1664 میں سورت پر کسی نقصان کے بغیر حملہ کیا ، اگرچہ جلد ہی اسے ترک کر دیا گیا۔ لیکن 1670 میں ان کے دوسرے چھاپے نے سورت کو تباہ کر دیا اور اس کی تجارت کو ٹھیک ہونے میں کئی سال لگے۔ اس نے مغل کے ناقابل تسخیر ہونے کے دعوے کو سنجیدگی سے چیلنج کیا اور اس نے مغل سلطنت کے بتدریج منتشر ہونے کا آغاز کیا۔

سورت پر حملے کے بعد، شیواجی نے اپنی توجہ جنوبی ہندوستان کی طرف موڑ دی، اور سینجی اور تنجاؤر کے نائکوں کو شکست دی۔ اگرچہ کچھ سال بعد سینجی کو مغلوں نے فتح کر لیا تھا، لیکن تنجاؤر مراٹھا کی حکمرانی والی ریاست کے طور پر زندہ رہا۔ مراٹھا بادشاہوں نے ٹمل دانشورانہ اور ثقافتی روایات کو ملانے کی اپنی جامع پالیسی کے ساتھ تنجاؤر کو ٹمل خطے کا ثقافتی دارالحکومت بنایا۔

1750-1700 : مغل سلطنت اور جانشین ریاستیں

1700-1750 : The Mughal Empire and the Successor states

اورنگ زیب، "عظیم مغلوں" میں سے آخری بادشاہ، 1707 میں انتقال کر گئے۔ ان کی موت کے بعد ایک بڑی پیشرفت اس ریاست کا قیام تھا جسے جانشین ریاست کہا جاتا ہے۔ ملک کو مختلف حصوں اودھ، بنگال، حیدرآباد اور کرناٹک میں مغل وائسرایوں نے خود کو آزاد حکمران کے طور پر کھڑا کیا۔ انگریز اور ڈچ مغل ریاست کی اس کمزوری کو سمجھ چکے تھے۔

بنگال اور کرناٹک میں، نوابوں نے انگریزوں سے بہت زیادہ قرض لیا تھا، اور ان کو زمین کے وسیع خطے تفویض کئے تھے تاکہ انگریز قرضوں کی ادائیگی کے طور پر زمین کے محصول کو جمع کر سکیں۔ یہ برطانوی حکمرانی کے آغاز کو بطور محصول اکٹھا کرنے والے تھے۔

اصل میں کرناٹک نام اس خطے کا حوالہ دیا ہے جس میں کنڑا بولنے والے لوگ شامل ہیں۔ اٹھارویں صدی میں اس میں مشرقی گھاٹ اور مغربی گھاٹ کے درمیان واقع ہندوستان کی جدید ریاستوں ٹمل ناڈو، کرناٹک، اور جنوبی آندھرا پردیش شامل تھے۔ آرکاٹ کے نواب نے اس خطے کو کنٹرول کیا۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:55 PM

اس وقت تک ڈچوں نے پُلیکیٹ ترک کر دیا تھا اور اپنا صدر مقام مزید جنوب میں ناگاپٹنم منتقل کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنی توجہ انڈونیشیا کے مسالے پیدا کرنے والے جزیروں کی طرف منتقل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور جکارتہ (باتاویہ) میں اپنا دارالحکومت قائم کیا تھا۔ چینئی، اس دوران، ایک خوشحال شہر بن گیا تھا۔ انگریز، کئی سالوں کی جدوجہد کے بعد، اس خطے میں ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت بن گیا۔ غیر یقینی سیاسی حالات کی وجہ سے سورت مشکلات کا شکار رہی، اور سن 1750 تک، مقامی تاجروں نے خود کو زیادہ محفوظ محسوس کرنے کے لئے ڈچ یا انگریزوں کی حفاظت میں ہونے کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔ لہٰذا بمبئی ایک تجارتی مرکز کے طور پر ایک قابل عمل متبادل بن گیا، جس نے سورت اور گجرات کے دوسرے حصوں سے آنے والے تاجروں کو اپنی طرف راغب کیا۔



ناگاپٹنم 1702

16.2 معیشت

زراعت

ہندوستان بنیادی طور پر ایک زرعی معیشت تھا۔ زیادہ تر آبادی دیہاتی علاقوں میں رہتی تھی اور وہ اپنی روزی روٹی کے لئے زراعت پر انحصار کرتے تھے۔ اناج کے علاوہ انہوں نے متعدد تجارتی فصلیں اگائیں۔ ان میں گنا، تیل کے بیج، روئی اور نیلگوں شامل تھے۔ مزید علاقوں سے لے کر ہندوستان کے اندر خسارے والے علاقوں تک کھانے پینے کے اشیاء کی اناج، گھی، چینی اور دیگر اشیائے خوردونوش میں بیز تجارت تھی۔ خاص طور پر، اناج کو ساحلی کشتیوں اور ٹمل خطے پر پہنچایا جاتا تھا، مثال کے طور پر، آندھرا کے خطے اور بنگال سے کھانے پینے کی درآمد کی گئی۔ مغربی ساحل پر، گجرات سے دال مرچ، دارچینی اور ادرک کے بدلے میں مالابار خطے کو برآمد کی جاتی تھی۔ سری لنکا اور باتاویہ (انڈونیشیا) میں ہالینڈ کے اداروں کو بھی اناج بھیجا جاتا تھا۔

کپاس کی صنعت Cotton Manufactures

ہندوستان کے پاس صنعت کاری کا ایک اڈہ بھی موجود تھا اور خاص طور پر ملک بھر میں مختلف مراکز میں تیار کی جانے والی روئی کے کپڑوں کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ کپڑے بننا ملک کی دوسری اہم معاشی سرگرمی تھی، جس کی مدد سے کتائی اور رنگنے جیسے ذیلی سرگرمیاں بھی ہوتی تھیں۔ صنعت کاری، یعنی، دستکاری کی پیداوار شہری اور دیہاتی علاقوں میں کی جاتی تھی۔ پرتعیش دستکاری، جیسے دھاتی کام شہری بنیاد پر تھے۔ جولاہی زیادہ تر دیہی علاقوں میں کی جاتی تھی۔ ہمارے ملک میں روئی کی پیداوار کا سب سے بڑا فائدہ ہندوستان کو ہوا۔ ہندوستانی دستکاری گروہ میں بھی رنگین سوت کے بارے میں خصوصی علم رکھتے ہیں کہ ایک مستقل رنگ پیدا کرنے کے لئے پھٹکڑی جیسے کیمیکل استعمال کرتے ہیں۔ کورومنڈل کا علاقہ اپنے رنگین (قلم کاری) کپڑوں کے لئے مشہور تھا جس کے کپڑوں پر ڈیزائن تیار کئے جاتے تھے اور پھر رنگے جاتے تھے۔ سولھویں صدی تک، یہ جنوب مشرقی ایشیاء خاص طور پر انڈونیشیا جزیروں کے صارفین کے لئے بنیادی مصنوعات بن چکے تھے۔ سوتی کپڑے ہندوستان کے تمام حصوں سے پوری دنیا میں کئے جانے والے سب سے اہم برآمدات تھے۔ یہ سلسلہ اٹھارویں صدی میں بھی جاری رہا۔

بازارکاری (Marketing)

بیرونی منڈی کے لئے پیداوار بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئی تھی، تاکہ پیداوار کی سوداگری کی سطح سے ہٹ کر اعلیٰ سطح پر تجارتکاری کی جاسکے۔ اس کے ایجنسیوں کے ذریعہ بازارکاری کی ضرورت تھی جو پیش کرنے والوں سے مختلف تھی، یعنی ایک طبقے کے تاجروں سے۔ تاجروں نے اس طرح کے پیش کرنے والوں کو جو دیہاتی علاقوں میں منتشر ہو کر ملک کے اندر شہری مرکزوں اور ملک سے باہر بیرونی منڈیوں سے منسلک کیا۔ ملک میں وسیع پیمانے پر تجارتی نیٹ ورک گاؤں کے بازاروں سے لیکر علاقائی منڈیوں اور بڑے بڑے تجارتی مراکز تک متعدد حلقوں میں کام کرتا تھا، جو بندرگاہوں پر اختتام پذیر ہوتا تھا جو ملک سے باہر کی منڈیوں کا راستہ تھا۔

تجار کے زمرے Merchant Groups

جس طرح کے بازار مختلف پیمانے پر کام کرتے ہیں، اسی طرح تجارت کے بھی یکساں زمرے نہیں ہوتے تھے۔ چھوٹے تاجروں میں منڈیوں کی خدمت کرنے والے تاجر اور خوردہ فروش تھے۔ اگر

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:56 PM

تجارتی سرگرمی کو ایک اہرام سمجھا جاسکتا ہے، تو یہ طبقہ تاجروں کے اڈوں پر ہوتا ہے۔ ان سب کے اوپر عظیم تاجر تھے، جو دارالحکومت کے بڑے ذخائر کے ساتھ بیرون ملک تجارت میں سب سے پہلے حرکت کرنے والے تھے، جنہوں نے بندرگاہوں کے اندرونی علاقوں میں پیش کرنے والوں کو کنٹرول کیا۔ انہوں نے عام طور پر بندرگاہی شہروں کے اندرونی علاقوں یا مشرقی علاقوں سے سامان حاصل کرنے کے لئے دلال اور ذیلی دلال کے نیٹ ورک کی خدمات حاصل کیں۔ ان کو سوداگری اہرام کے درمیانی ایجنٹوں کا درجہ دینے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔

بینکنگ اور سرمایہ داروں کا عروج

اس طرح کی وسیع تجارت کو فروغ دینے کے لئے تجارتی اداروں کو بھی ترقی یافتہ بنایا گیا تھا۔ چونکہ متعدد سکوں کی گردش جاری تھی، اس لئے ان کی پاکیزگی کے لئے سکوں کی جانچ کرنے اور موجودہ شرائط میں ان کی قیمت کا فیصلہ کرنے کے لئے پیسہ بدلنے والے یا ڈھالنے والے تھے۔ انہوں نے مقامی بینکر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ نقد رقم کے طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے بجائے، تاجروں نے تبادلے کے بل جاری کئے، جسے ہنڈیوں کے نام سے جانا جاتا ہے جو ایک مخصوص عایت کی شرح پر مختلف مقامات پر صرافی کے ذریعہ پیش کیا جائے گا۔

اس ترقی یافتہ بنیادی ڈھانچہ اور تجارت کی تنظیم نے مالدار تاجروں کو بڑی خوش قسمتی کا سامان کرنے میں کامیاب کردیا۔ اس طرح کے تاجر شہزادے یا سرمایہ دار ہندوستان کے سب ہی حصوں میں ہوتے تھے۔ سورت کے بنیوں اور پارسی بیوپاریوں، احمد آباد کے نگر سیٹھوں بنگال کے جگت سیٹھوں، اور کورومنڈل کے سوداگر طبقوں میں پائے گئے۔ ہم عصر یورپی مبصرین نے نوٹ کیا کہ ان بیوپاریوں نے تجارت سے تمام منافع اپنے لئے مختص کیا، جبکہ جولاہوں اور کسانوں کی آمدنی اور حالت انتہائی افسوسناک ہے۔ اس سے وہ خاص طور پر قحط جیسے قدرتی آفات کا شکار ہوگئے۔ مثال کے طور پر، مدراس خطے میں، کم سے کم دس بار 1678 سے 1750 کے دوران قحط پڑا۔ بعض اوقات بڑے پیمانے پر قحط پڑا جو کئی سالوں تک جاری رہا۔ اس نے دیہاتی غریبوں کو اپنی غلامی میں پھنسانے پر مجبور کردیا۔ کورومنڈل کے ڈچ ریکارڈ میں باٹاویہ (جکارتہ) بھیجے جانے والے جہاز میں باضابطہ مرد اور خواتین غلاموں کا ذکر ہے۔

بیرون ملک تجارت Overseas Trade

مشرقی اور مغربی ساحل دونوں سے بیرون ملک تجار کو بحر ہند کی تجارت میں شامل کیا گیا تھا جو سولھویں صدی تک مستحکم نمونہ بن گیا تھا۔ بحر ہند میں بحری جہاز مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چین اور مشرق بعید سے آنے والے جہاز مالاکا کے لئے روانہ ہوئے، جہاں ان کے سامان اتارے گئے تھے، اور اس کے بدلے میں، مغرب سے واپس سامان لے جایا گیا۔ مالاکا سے، جہاز ہندوستان کے مغربی ساحل، گجرات کے سورت، کالی کٹ یا کامبے گئے۔ اس طرح کی درمیانی بندرگاہوں کو "انٹراپٹس" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ان بندرگاہوں میں مشرق سے آنے والی اشیا کے لئے یورپ اور مغربی ایشیا سے سامان کا تبادلہ کیا گیا، اسی طرح مقامی پیداوار کالی مرچ، مسالے، رنگ، کپڑے اور اشیائے خوردونوش کا تبادلہ ہوا۔ سولھویں صدی میں، کالیکٹ آہستہ آہستہ گجرات کی بندرگاہوں کا مقابلہ کرنہیں سکا، جس کی خدمت بڑے پیمانے پر وسیع و عریض علاقوں نے کی جس میں وسیع پیمانے پر مصنوعات تیار کی گئیں۔ کورومنڈل ساحل کی بندرگاہیں، جیسے مسولی پٹنم، پُلیکیٹ اور مزید بندرگاہوں نے برما اور مالائی جزیرہ نما کے جہازوں کے لئے درمیانی بندرگاہ کا کام کیا تھا۔

16.3 یوروپیوں کی آمد Advent of Europeans

پرتگالیوں سے شروع ہونے والے یوروپیوں کی آمد، اس قائم شدہ اور منظّم نظام تجارت کے لئے پہلا بڑا جھٹکا تھا۔ یورپ والوں کی بنیادی دلچسپی براہ راست یورپ کے لئے مصالے کی فراہمی میں تھی۔ پرانے زمانے میں، یہ مسالے خلیج فارس کی بندرگاہوں اور پھر سمندر پار بحیرہ روم تک جاتے تھے۔ انہیں جلد ہی معلوم ہوگیا کہ ایشیا کے منڈیوں میں ایک آسان باہمی تبادلہ کارآمد نہیں تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ مقامی معیشتوں میں سونے یا چاندی کے علاوہ یورپ کی مصنوعات کی طلب نہیں تھی۔ دوسری طرف ہندوستانی کپڑے کی تجارت کے جنوب مشرقی ایشیائی منڈیوں میں عالمی سطح پر مانگ کی وجہ سے، ہندوستان سے کپڑوں کے تبادلے کے متبادل ذرائع کے طور پر کام کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کے جزیروں میں کورومنڈل ساحل کے رنگ برنگی کپڑوں کی مانگ نے بالخصوص مشرقی ساحل پر ڈچ اور انگریزوں کے لئے اپنے کپڑے کے کارخانے قائم کردیئے تاکہ اس کپڑوں کی خریداری کی جاسکے جو مسالے کے لئے منافع بخش تبادلہ ہوسکتے ہیں۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:57 PM

16.4 ہندوستانی تاجروں کے ساتھ تعاون

ہندوستان میں اپنے تجارتی منصوبے کے آغاز سے ہی یوروپیوں کو یہ احساس ہوگیا تھا کہ وہ ہندوستانی سرفہرست تاجروں کی مدد اور تعاون و اشتراک سے ہی کامیاب ہوسکتے ہیں ۔ ہندوستان تاجروں نے، اپنی طرف سے یوروپیوں میں تجارتی توسیع کا ایک نیا موقع دیکھا، اوران کے ساتھ کام کیا۔ سورت میں، سوداگر کسی بھی قسم کی پریشانی کی صورت میں مغل حکومت کی سلامتی کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ لیکن پُلیکیٹ میں، اور بعد میں انگریزوں کے ماتحت چینئی میں اور فرانسیسیوں کے ماتحت پانڈیچری میں، تاجروں نے بھی ابتدائی نو آبادیاتی محصور علاقوں میں حفاظت کی ایک ایسی جگہ دیکھی جہاں سے مُمل خطے میں جاری سیاسی ہنگاموں سے آزاد، ان کے کاروبار محفوظ طور پر چل سکتے تھے۔

تقریباً 1700 تک ہندوستانی تاجروں نے یوروپیوں کے ساتھ معاملات میں کوئی نقصان نہیں پایا۔ سورت میں، مراٹھا حملوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے خطرے اور مغل ریاست کی سلامتی فراہم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے صورتحال بدلی۔ چینئی میں انگریز مستحکم ہو چکے تھے اور وہ تاجروں پر دباؤ ڈال سکتے تھے کہ وہ ناقابل شرائط کو قبول کریں تاکہ یوروپ میں کپڑوں کی برآمد میں اضافہ ہوسکے۔ آہستہ آہستہ، انگریز اور مقامی تاجروں کے مابین اقتدار کے تعلقات بدلنے لگے۔ وہ عظیم تاجر شہزادے جو پچھلی صدی میں تجارتی منظرنامہ پر غالب کھلاڑی تھے عملی طور پر غائب ہوگئے تھے۔

ہندوستانی کپڑوں کی مانگ یورپ میں ہونے لگی اس کا اثر مقامی معیشت پر بھی پڑا۔ ابتدائی طور پر، یہ بڑھتی ہوئی طلب مقامی معیشت کے لئے فائدہ مند تھی۔ پیداواری وسائل (مزدوری، خام مال اور سرمایہ) مثبت جواب دے سکتے ہیں۔ تاہم، جیسے ہی یورپ سے مانگ میں اضافہ ہوتا رہا، پیداوار میں تیزی سے اضافے کا دباؤ پیداواری وسائل پر پڑنے لگا۔ جنوب میں متواتر قحط اور غذائی اجناس اور خام مال کی قلت، مثال کے طور پر، اضافی بوجھ تھے جو لاہوں کو اٹھانا پڑتے تھے۔ اس طرح، اگرچہ تجارتی مواقع میں اضافہ مختصر وقت میں فائدہ مند تھا، لیکن اس کے طویل مدتی اثرات لازمی طور پر مثبت نہیں تھے۔

ان ایک سو پچاس سالوں میں، ہندوستان میں انگریز آہستہ آہستہ تاجر ہونے سے ترقی کر کے تجارتی سلطنت کے معمار ہو رہے تھے اس طرح ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی، بالآخر انگریز ملک کے بڑے حصوں کے حکمران بن کر ابھرے۔

II

16.5 یوروپیوں کی آمد اور ان کے بعد

ہندوستان میں پرتگال



زمورین

اپنے پہلے سفر کے دوران واسکوڈا گاما تین جہازوں میں 170 افراد کے ساتھ آیا تھا۔ زمورین، (جو کالی کٹ کے حکمران تھے) کی ہمدردی نے انہیں راحت پہنچائی۔ وہ 29 اگست 1498 کو صرف پچپن زندہ بچ جانے والے مردوں کے ساتھ واپس چلا گیا اور تین جہازوں میں سے دو ہندوستانی سامان سے لدے ہوئے تھے۔ گاما کی کامیابی نے پرتگال کو پیڈرو الواریز کیبرال کے تحت 13 جہازوں کے ساتھ 1200 آدمی بھیجنے کی کوشش کی۔ 29 اکتوبر 1502 کو گاما نے دوسری بار 20 جہازوں کے بیڑے کے ساتھ کالی کٹ کا دورہ کیا۔ گاما کالی کٹ سے کوچین چلا گیا کیونکہ اس کی بندرگاہ بہتر تھی۔ اسے جلد ہی احساس ہوگیا کہ اگر یورپی تجارت میں ترقی کے منازل طے کرنا ہے تو عربوں کی اجارہ دارانہ تجارت کو توڑنے کی ضرورت ہے۔ اس نے اس مقصد کے لئے کوچین اور کالیکٹ کے دو ہندو حکمرانوں کے مابین دشمنی کو استعمال کیا ۔ پرتگال واپس جانے سے پہلے اس نے کوچین میں کارخانہ (گودام) اور کنّور میں ایک جیل قائم کی۔

پرتگالی تجارت کا استحکام

Consolidation of the poruguese Trade

پرتگالیوں نے سالانہ مہم روک دی اور اس کے بجائے وائسرائے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلا وائسرائے فرانسسکوڈی، المیڈا تھا جس نے اس کی پیروی کی جس کو 'بلو واٹر پالیسی' کہا جاتا ہے، اور اسی کے مطابق، اس نے مزید بحری جہاز کو مزید بستیوں کو بسانے کے بجائے

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:58 PM

بحریہ کو مضبوط بنانے کے لئے مزید جہازوں کو شامل کیا۔ اس نے زمورین کے بیڑے اور مصر کے سلطان کے بھیجے ہوئے ایک بیڑے کو تباہ کردیا۔ اسنے کوچین کے حکمران سے دوستی کی اور کوچین، کنّور اور ملبار ساحل پر دیگر مقامات پر قلعے بنائے۔



البوکیورک

البوکیورک (1509-1515)، المیڈا کا جانشین، 1510 میں بیجاپور کے حکمران یوسف عادل خان کو شکست دینے میں پرتگالی سلطنت کا اصل بانی تھا اور اس نے گوا پر قبضہ کرلیا۔ اس راستے پر تمام جہازوں کا راستہ بنا کر اس نے گوا کو ایک تجارت کے ایک مرکز کے طور پر تیار کیا۔ اس نے تمام عقائد کے لوگوں کو گوا میں آباد ہونے کی ترغیب دی۔ وہ یورپی باشندوں کے حق میں تھا کہ وہ ہندوستانی خواتین سے شادی کریں اور پرتگالی زیر قیادت علاقوں میں قیام پذیر رہیں۔ اس نے ملاکا (ملیشیاء) کو فتح کیا جہاں مسلمان رہتے تھے، جس نے ہندوستان اور چین اور مکہ اور قاہرہ کے مابین تجارتی راستہ طے کیا تھا۔ اس نے قاہرہ تک سلطنت کو بڑھایا۔ اس نے عربوں پر حملہ کیا اور عدن لینے میں کامیاب رہا۔ 1515 میں اس نے غرموز کا کنٹرول سنبھالا۔

کیا ہم جانتے ہو؟ البوکیورکیو نے ستی کے رسم کو روکنے کی کوشش کی۔

ہندوستان میں پرتگالی سلطنت کو مستحکم کرنے میں دو اور وائسرایوں نے اہم کردار ادا کیا۔ وہ نینو دا کونہا اور آنٹونیو ڈی نورنہا ہیں۔ ڈاکونہا نے بالترتیب 1534 اور 1537 میں باسن اور ڈیو پر قبضہ کیا۔ 1559 میں عمادالملک کے قبضہ سے دامان کی بندرگاہ کو لے لیا گیا۔ اسی اثنا میں سولھویں صدی کے وسط میں، کولمبو میں ایک قلعے کی تکمیل کے ساتھ ہی سری لنکا پر پرتگالی تسلط بڑھ گیا۔ یہ ڈی نورنہا

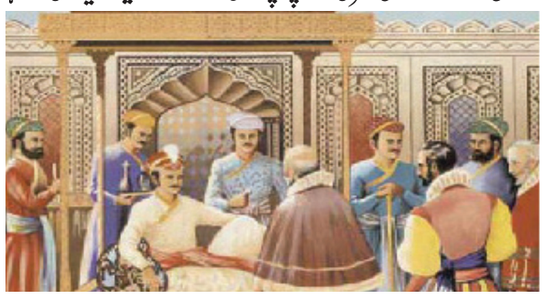

اکبر یوروپی تاجروں کے ساتھ

(1571) کے دور میں مغل حکمران اکبر نے گجرات میں کامبے کا دورہ کیا اور پرتگالیوں اور مغل بادشاہ کے مابین پہلے رابطے قائم ہوئے۔

1580 میں، اسپین کے بادشاہ، فلپ دوم نے پرتگال کو شکست دے کر اسے اپنے ملک سے منسلک کردیا۔ ہندوستان میں ڈچ نے سیلون میں پرتگالیوں کو شکست دی اور بعدازاں ملبار ساحل پر پرتگالی قلعے پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد پرتگالیوں نے ہندوستان میں اپنی بستیوں کی حفاظت کے بجائے برازیل میں زیادہ دلچسپی لینا شروع کردی۔

پرتگالوں کی موجودگی کے اثرات
The Impact of Portuguese Presence

- ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں پہلی مرتبہ یوروپیوں نے ہندوستانی حکمرانوں پر فتح حاصل کرکے ان پر قبضہ کیا۔
- ہندوستانی حکمران منقسم رہے اور یوروپیوں نے اس کا فائدہ اٹھایا۔
- یوروپیوں نے جنگ میں نئے طریقے اپنائے۔ گن پاؤڈر اور اعلیٰ توپ خانے نے ایک اہم کردار ادا کیا۔
- پرتگالیوں نے عربوں کی تجارت پر اجارہ داری کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن حقیقت میں ان کو اس سے فائدہ نہیں ہوا، اس کے بجائے، اس کا فائدہ برطانویوں کو ہوا جنہوں نے سمندری راستوں پر قزاقوں کو ہٹا کر بحری سفر کو محفوظ بنایا۔
- یوروپیوں اور ہندوستانیوں کے مابین شادیوں نے پرتگالیوں کی طرف سے ان کے زیر قبضہ علاقوں میں حوصلہ افزائی کی اور ایک نیا یوروشی نسلی گروہ تشکیل پایا۔ وہی لوگ تھے جنہیں بعد میں افریقہ اور ایشیاء مین پرتگالی کالونیوں میں لے جایا گیا۔
- چینئی کے سان تھوم میں پرتگالیوں کی موجودگی بہت زیادہ واضح ہے۔ مائیلاپور پرتگالی بلاک ٹاؤن تھا۔ (انگریزی دور کا بلاک ٹاؤن جارج ٹاؤن تھا)۔
- پرتگالی بستیوں کے قیام کے بعد جیسوٹ مشنریوں نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ ان مین قابل ذکر ہیں: 1. رابرٹو ڈی نوبیلی، جس کی لسانی قابلیت نے اسے ٹمل اور سنسکرت میں بڑے پیمانے پر تصنیف کرنے کا اہل بنایا۔ اسے ٹمل نثر کا باپ سمجھا جاتا ہے۔ 2. ہنریکس نے ٹمل میں طباعت کا تعارف کرایا اور اسے پرنٹنگ پریس کا باپ کہا جاتا ہے۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:56:59 PM



سانتھوم چرچ



رابرٹ وڈی بوبیل

ماہی گیری اور موتی کے لئے غوطہ لگانے کے حقوق پر قابو پانے کے بارے میں 1530 میں پرتگالیوں اور مسلم گروہوں کے درمیان موتی (Pearl) کے ماہی گیر ساحل پر ٹکراؤ ہوا اور پارواس کے ایک وفد نے پرتگالی حکام کو کوچین میں عرب بیڑے کے ذریعہ ہونے والے مظالم کے بارے میں شکایت کی اور تحفظ طلب کیا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، پرتگالیوں نے اپنے رومن کیتھولک پادریوں کو بھیجا جنہوں نے ہزاروں ماہی گیر لوگوں کو کیتھولک مذہب میں تبدیل کیا۔ اس کے بعد سینٹ فرانسس زایویر، سوسائٹی آف جیسس کے بانیوں میں سے ایک، 1542 میں گوا پہنچا اور مذہب تبدیل کرنے والوں کو بپتسمہ دینے کے لئے تو تو کڑی اور پونا کایل تک کا سفر کیا۔ زایویر نے جیسیوٹ مشن مراکز کا ایک نیٹ ورک قائم کیا۔ ان کا یہ دورہ سینٹ زایویر کے لئے وقف کردہ مزارات اور کورومنڈل ساحل پر ماہی گیری والے دیہات میں آنے والے اہم چرچوں سے ظاہر ہے۔

پرتگالیوں نے دھمکی دی تھی کہ تشدد کے ذریعہ تجارت میں رکاوٹ آئے جب تک کہ ان کا تحفظ نہیں ہوجاتا، کارٹاز نہیں خریدا جائے گا۔ کارٹاز نظام کے تحت، پرتگالیوں نے بحری قزاقی کے نام سے موسوم تجارت کے بدلے تاجروں سے قیمت وصول کی۔ لیکن اس کا زیادہ تر حصہ خود پرتگالی سمندری ڈاکوؤں کی وجہ سے ہوا تھا اور اسی طرح یہ سارا نظام توہین آمیز تحفظ سدینے والا ایک غیر قانونی کاروبار تھا۔

ڈچ The Dutch

جنوب مشرقی ایشیاء کے لئے پہلی ڈچ مہم 1595 میں اس تاجر (جان ہیوگین وین لنسکوٹن) کے ذریعہ ہوئی تھی، جو نیدرلینڈ کے ایک تاجر جولز بن میں مقیم تھا۔ تاجروں اور افراد کے ذریعہ مشرق کے ساتھ

سن 1623 میں انڈونیشیا کے ایمبون جزیرہ میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے دلالوں نے انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی، پرتگالیوں اور جاپان کے بیس ملازموں کو تشدد کا نشانہ بنا کر ہلاک کیا۔



ایمبون جزیرہ

تجارت کے لئے متعدد کمپنیاں تیار کی گئیں۔ ریاست نے مداخلت کی اور ان سب کو یکجا کر دیا اور 1602 میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی تشکیل دی۔ (جو یونائیٹڈ ایسٹ انڈیز کمپنی ڈچ کے نام سے جانی جاتی ہے (ڈچ میں: ویرینیگڈ ے اوسٹ۔انڈ ڈیشے کمپاگنی کا مختصراً VOC ہے)۔ نئی بننے والی کمپنی امبائنا قتل عام نے اسپائس جزیروں (انڈونیشیا) پر گرفت قائم کی۔ 1641 میں ڈچ نے مالاکا کو پرتگالیوں سے چھین لیا اور 1658 میں ڈچ نے پرتگالیوں کو سیلون سے علاحدگی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ ڈچ اسپائس جزیرہ میں کامیاب رہے لیکن انگریزوں کے ہاتھوں انہیں ہندوستان مین الٹا شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ٹملناڈو میں ڈچ Dutch in Tamil Nadu

پرتگالیوں نے جو 1502 سے پُلکیٹ پر تسلط قائم کیا تھا ڈچوں نے ان کا تختہ پلٹ دیا۔ چینئی سے 60 کلومیٹر شمال میں واقع پُلکیٹ میں، ڈچوں نے گیلڈریا قلعہ تعمیر کیا۔ 400 سال پرانے اس قلعے کی باقیات ابھی بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ یہ قلعہ کسی زمانے میں ڈچ طاقت کا گڑھ تھا۔ ڈچوں نے 1605 میں مسولیپٹنم پر تسلط قائم کیا اور انہوں نے 1610 میں پُلکیٹ میں اپنے نوآبادیاتی قلعوں اور اس کے مال میں ناگاپٹنم، پنا کایئل، پورٹونوو، کڈلور (تیروپتری پلیور) اور دیونم پٹنم شامل ہیں۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:00 PM



ڈچ قبرستان، پلی کیٹ

پلیکیٹ نے ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کورومنڈل صدر دفتر کی حیثیت سے خدمات انجام دئے ۔ ہیرا پُلیکیٹ سے مغربی ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ جائے پھل، لونگ اور عصا (گرز) بھی یہاں سے یورپ بھیجی گئی تھی۔ ڈچوں نے اپنی فوجی طاقت کو بڑھانے کے لئے گن پاؤڈر کا کارخانہ بھی قائم کیا تھا۔

ڈچوں کے بارے میں ایک کم معلوم حقیقت یہ ہے کہ وہ غلاموں کی تجارت میں شامل تھے۔ بنگال سے اور بستیوں جیسے تینگا پٹنم اور کاریکال سے لوگوں کو پُلیکیٹ لایا گیا۔ ڈچ غلاموں کو پکڑنے اور بھیجنے کے لئے مدراس میں دلالوں کو ملازمت دیتے تھے۔ قحط، خشک سالی اور جنگ کے نتیجے میں غذائی قلت کے نتیجہ میں غلاموں کی تجارت نے فروغ پایا۔

O Dik، پی ایچ ڈی لیڈن یونیورسٹی کے اسکالر نے اپنے تحقیقی مقالے میں 1621 سے نومبر 1665 تک نوٹ کیا ہے کہ جون کے دوران خلیج بنگال کے اندر اور VOC جہازوں میں منتقل کردہ غلام کی مسافروں کی فہرست مین مجموعی طور پر 26,885 مرد، خواتین اور بچے جن میں سے 1379 ہلاک ہوگئے تھے۔ اس نے مزید لکھا ہے کہ وجئے نگر سلطنت کے خاتمے کے بعد تنجاور، سینجی اور مدورائی کے نائک حکمرانوں کے ذریعہ قحط کے دوران کورومنڈل غلاموں کی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

اس کے بعد بیجاپور کی فوج پر حملے کے نتیجے میں تنجاؤر کی زرخیز رعی اراضی کی تباہی ہوئی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو غلامی میں ڈال دیا گیا۔(1646) اس بار 2118 کے لگ بھگ غلام، زیادہ تر ادیرامپٹنم، ٹنڈی اور کایل پٹنم جیسے ساحل کے ساتھ واقع مقامات سے تیار ہوئے۔

فرانسیسی The French

فرانسیسیوں نے 1527 کے ساتھ ہی ہندوستان کے ساتھ ہی تجارتی روابط قائم کرنے کی کوشش کی ۔ پرتگالیوں اور ڈچوں سے ایک اشارہ کرتے ہوئے ، فرانسیسیوں نے اپنی تجارتی کارروائی کا آغاز فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت کیا ، جو 1664 میں قائم ہوا تھا۔نجی تجارتی کمپنیوں، فرانسیسی تجاری انٹر پرائز کنگ لوئس XIV کا منصوبہ تھا۔ ان کے وزیر خزانہ کولبرٹ ، فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔

چونکہ فرانسیسی کوشش ایک حکومتی اقدام تھا لہذا اس نے فرانس کے عام عوام کو راغب نہیں کیا جو اسے لوگوں پر ٹیکس لگانے کا ایک اور طریقہ سمجھتے تھے۔

مڈغاسکر کے ذریعہ پانڈیچری Pondicherry through Madagascar

فرانسیسی تاجر 1602 میں مڈغاسکر (افریقہ میں) پہنچے۔ اگرچہ فرانسیسیوں نے مڈغاسکر کو نوآبادیاتی طور پر استعمال کرلیا تھا، تاہم، اس کو ساحلی تجارت کی ایک چھوٹی سی پوسٹ کو چھوڑ کر 1674 میں اسے ترک کرنا پڑا۔ ہندوستان میں ایک فرانسیسی دلال نے 4 ستمبر 1666 کو اورنگ زیب سے ایک فرمان (شاہی کمانڈ یا اجازت) حاصل کیا اور ڈچوں کی مخالفت کے خلاف، ڈسمبر 1668 میں سورت میں پہلا فرانسیسی کارخانہ قائم کیا تھا۔ ایک سال کے اندر فرانسیسیوں نے مسولی پٹنم میں ایک اور کارخانہ قائم کیا۔

اس وقت کے کارخانہ میں کوئی گودام یا کوئی ایسی جگہ کا حوالہ دیا گیا تھا جہاں عوامل ، یا تجارتی دلال بیرون ملک اپنے تاجروں کے لئے کاروبار کا معاملہ کرتے تھے۔

ہندوستان میں ایک مضبوط اقدام کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ، کولبرٹ نے ایک دستہ ہندوستان روانہ کیا ، جس کی سربراہی (جیکوب بلانکٹ ڈی لاہی) نے کی تھی۔ فرانسیسیوں نے 1672 میں مائیلاپور کے سانتھوم سے ڈچوں کو ہٹانے میں کامیاب ہوگئے۔ فرانسیسیوں نے ڈچ کے خلاف بیجاپور کے سلطان کی نمائندگی کرنے والے مقامی گورنر شیر خان لودھی کی حمایت حاصل کی ۔ ڈچوں نے گولکنڈہ کے اس بادشاہ سے دوستی کی جو بیجاپور کا روایتی دشمن تھا۔ یہ شیر خان لودھی ہی تھے جنہوں نے ان کے تصفیہ کے لئے پانڈیچری

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:01 PM

(پدوچیری) کی آسائش گاہ کا انتخاب کیا تھا۔سن 1673 میں پانڈیچری ایک ماہی گیری کا گاؤں تھا۔فرانسیس مارٹن، جو پانڈیچیری کا گورنر بنا تھا ،بعد میں اس نے سورت پہنچنے سے پہلے چار سال مڈغاسکر میں گزارے تھے۔ انہوں نے ہندوستان میں فرانسیسی بستیوں کی حکمت عملی کا مرکز پانڈیچیری کو بنایا۔

''ہم دیہاتی علاقوں سے گزرتے ہیں جس میں (پانڈیچیری کے مضافات میں) اچھی طرح سے کاشت کیا جاتا تھا۔ چاول کثرت سے ملتا تھا..... جہاں کپاس کی کاشت کے دوران پانی موجود تھا .....'' فرانسس مارٹن اپنی ڈائری میں پانڈیچیری کے زمین کی تزئین کے بارے میں

ڈچ کے ساتھ حرفی جنگیں

پانڈیچیری پر قبضہ کرنے کی فرانسیسی کوششیں آسان نہیں تھیں۔ انہیں اپنے اہم حریفوں، ڈچوں سے نمٹنا پڑا۔ 1672 سے فرانس اور ہالینڈ میں مسلسل جنگ جاری تھی۔ ہندوستان میں فرانسیسیوں کے پاس مردوں، پیسوں اور اسلحے کی کمی تھی، کیونکہ انہوں نے انہیں بنگال میں ایک اور فرانسیسی بستی، چندرنا گور کی طرف موڑ دیا تھا۔ لہذا ڈچ سن 1693 میں آسانی سے پانڈیچیری پر قبضہ کر سکے۔ یہ چھ سال تک ڈچ کے ساتھ رہا۔ 1697 میں، رِسوِک کے معاہدے کے مطابق، ایک بار پھر پانڈیچیری کو فرانسیسیوں میں بحال کر دیا گیا۔تاہم، اسے صرف 1699 میں فرانسیسیوں کے حوالے کر دیا گیا۔فرانس مارٹن 1706 میں اپنی موت تک اس کے گورنر رہے۔

فرانسیسیوں نے 1725 میں ماہے اور کارئیکل پر 1739 میں قبضہ کرلیا۔ فرانسیسی بھی بنگال کے علاقے میں قاسم بازار، چندرنگر اور بالاسور میں اپنی بستیوں کے قیام اور توسیع میں کامیاب رہے۔ پیری بینوئٹ ڈوماس (1668-1745) پانڈیچیری میں ایک اور قابل فرانسیسی گورنر تھے۔ تاہم فرانسیسیوں کو انگریزوں کے خطرے کا سامنا کرنا پڑا جو ان کے لئے بہت مضبوط خطرہ ثابت ہوا۔ آخر کار وہ انگریزوں کی اپنی کمائی والی خوش قسمتی سے ہار گئے۔

فرانسیسیوں کے اثر و رسوخ کو آج کے دور میں پانڈیچیری، ماہے، کارئیکل اور چندرانگر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ڈینس The Danes

ڈنمارک اور ناروے (ایک ساتھ 1813 تک) ہندوستان اور ٹملناڈو میں نو آبادیات رکھتے تھے۔ ترنگم باڑی یا ٹرانکیو بار ٹملناڈو میں، مغربی بنگال میں سیرم پور اور جزائر نکوبار ہندوستان میں ان کی ملکیت تھی۔ 17 مارچ 1616 کو ڈنمارک کے بادشاہ کرسچن چہارم نے ایک چارٹر جاری کیا اور ڈنمارک کی ایسٹ انڈیا کمپنی تشکیل دی۔ اس کمپنی کو ڈنمارک کے تاجروں کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ ایڈمیرل اویو جیڈے نے 1618 میں سیلون کے لئے پہلی مہم کی قیادت کی۔ ڈینس کو سیلون میں کوئی تجارتی معاہدہ نہیں مل سکا۔ جب وہ مایوسی کے عالم میں لوٹ رہے تھے تو پرتگال کے ذریعہ کارئیکل میں ان کا مرکزی جہاز ڈوب گیا۔ان کے تجارتی ڈائرکٹر رابرٹ کراپی کے ساتھ پھنسے ہوئے 13 ملاحوں کو تنجاؤر کے نائک حکمران کے پاس لے جایا گیا۔ رابرٹ کراپی نے تنجاؤر کے راجہ کے ساتھ بڑی حد تک بات چیت کی اور ایک معاہدہ کیا۔ 20 نومبر 1620 کو دستخط کئے گئے معاہدے کے مطابق، ڈینس کو ترنگم باڑی یا ٹرانکیو بار گاؤں ملا اور وہاں ایک قلعہ تعمیر کرنے کا حق ملا۔



ترنگم باڑی کا قلعہ

ترنگم باڑی میں ڈنمارک کے قلعہ کو تیز سمندری لہروں کا خطرہ رہتا تھا جس نے اکثر سڑکوں اور مکانات کو نقصان پہنچایا۔تیس سال کی جنگ میں ملوث ہونے اور ان کو مالی نقصان کا سامنا کرنے کے باوجود، ڈنمارک والے مسولی پٹنم میں ایک کارخانہ بنانے میں کامیاب ہوئے۔ پپلی (دریائے ہوگلی) اور بالاسور میں چھوٹی تجارتی پوسٹیں قائم کی گئیں۔ ڈنمارک میں سرمایہ کار ڈینس ایسٹ انڈیا کمپنی کو تحلیل کرنا چاہتے تھے، لیکن بادشاہ کرسچن چہارم نے اس کی مخالفت کی۔ آخر کار 1648 میں ان کی موت کے بعد ان کے بیٹے فریڈرک نے اسے ختم کر دیا۔

ایک دوسری ڈینس ایسٹ انڈیا کمپنی کا آغاز 1696 میں ہوا تھا۔ ڈنمارک اور ترنگم باڑی کے مابین تجارت دوبارہ شروع ہوئی اور بہت ساری نئی تجارتی چوکیاں بھی قائم ہوگئیں۔ تنجاؤر کے نائک بادشاہ نے ترنگم باڑی کے آس پاس کے مزید تین دیہات حصے میں دئے۔ دو ڈنمارک مشنری، پہلے مظاہرین مشنری، 9 جون 1706 کو پہنچے۔ ڈینس 1775 میں انڈومان اور نیکوبار میں آباد ہوئے، لیکن ملیریا کے

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:02 PM

خطرے کی وجہ سے انہوں نے 1848 میں اسے ترک کر دیا۔نپولین کی جنگوں کے دوران انگریزوں نے ان کے مال کو بھاری نقصان پہنچایا۔ سیرام پور 1839 میں انگریز کو ٹرانکیو بار اور دیگر بستیوں کو 1845 میں فروخت کیا گیا تھا۔

ٹمل ناڈو میں ڈینس The Danes in Tamil Nadu



برتھولومیس زیجن بلاگ

ترنگم باڑی میں میں بنایا ہوا ڈینس کا قلعہ ابھی بھی موجود ہے برتھولومیس زیگن بلاگ ہینرچ پلوشٹو کے ہمراہ ستمبر 1706 میں ہندوستان میں لتھوین کے پہلے مشنریوں کی حیثیت سے ٹرانکیو بار پہنچے۔انہوں نے تبلیغ شروع کی ، اور اپنے قیام کے دس مہینوں کے اندر اندر پہلے مذہب تبدیل کرلیا۔ان کے کام کی ہندوؤں اور مقامی ڈینس حکام دونوں نے مخالفت کی تھی ،اور 1708-1707 میں زیجن بلاگ کو چار ماہ جیل میں گزارنا پڑا، اس الزام کے تحت کہ وہ مقامی لوگوں کو تبدیل کر کے بغاوت کی ترغیب دے رہا تھا۔کوپن ہیگن مشنری سوسائٹی ایک دیسی کرسچن چرچ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی تھی ،اور اس کے مطابق اس کے مشنریوں کو صرف انجیل کے منادی کرنے کی ہدایت کی ، اور دوسرے معاملات کی پرواہ نہ کر کے تاہم، زیجن بلاگ نے یہ دعوی کیا کہ انجیل میں دوسروں کی جسمانی بہبود کے لئے تشویش لاحق ہے۔

زیجن بلاگ نے ایک پرنٹنگ پریس قائم کیا ، اور ٹمل زبان اور ہندوستانی مذہب اور ثقافت کے مطالعے شائع کئے۔ 1715 میں اس نے نئے عہد نامے کا ٹمل ترجمہ ہندوستانی زبانوں میں پہلے پہل کیا۔ چرچ کی عمارت جو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے 1718 بنائی تھی آج بھی استعمال میں ہے۔انہوں نے مقامی پادریوں کی تربیت کے لئے ایک مدرسہ قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔جب 23 فروری 1719 کو اس کی موت ہوگئی تو اس نے مکمل بائبل اور پیدائش سے روتھ (بائبل اسٹوری کی کتاب سیریز) کا ٹمل ترجمہ کر دیا تھا جو یہاں ٹمل ناڈو میں رہا، ٹمل میں بہت سی مختصر تحریریں، چرچ کی دو عمارتیں، مدرسے اور 250 بپتسمہ دینے والے عیسائی۔

انگریزوں کی آمد Advent of British

انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی The English East India Company

لندن میں لیڈن ہال اسٹریٹ کے مالدار بیوپاریوں کے ایک گروپ نے ملکہ الزبتھ اول سے شاہی چارٹر حاصل کر لیا تا کہ مشرق کے ساتھ ملنے والے مسالہ تجارت میں حصہ لیا جا سکے۔کمپنی کی سربراہی، ایک گورنر نے جس کا نظم، 24 ڈائرکٹرز کی عدالت نے کیا۔1611 میں، شاہ جیمس اول نے مغل شہنشاہ جہانگیر سے ولیم ہاکنس کے ذریعہ ، باقاعدہ تجارت کی اجازت حاصل کی۔ انگریزوں نے سورت میں کچھ تجارتی مراعات حاصل کئے ۔ وائسرائے گجرات ، شہزادہ خرم نے تجارتی مراعات انہیں دے دئے ، لیکن انگریز آزادانہ طور پر کام نہیں کر سکے کیونکہ پرتگالیوں نے اس خطے میں ایک طاقتور اثر و رسوخ استعمال کیا تھا۔

مدراس میں چندر گیری کے راجا نے 1639 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس ایک قلعے دار کارخانہ بنانے کی اجازت دیدی جس کا نام فورٹ سینٹ جارج تھا۔کمپنی کی طرف سے ہندوستان کی سرزمین پر یہ پہلی اراضی ریکارڈ کی گئی تھی۔ 1645 میں گولکنڈہ کے حکمران نے مدراس میں کمپنی کے زیر اقتدار علاقوں پر قبضہ کر لیا۔اورنگ زیب نے 1687 میں گولکنڈہ پر فتح حاصل کی اور کمپنی کے علاقوں کو مغل کے قبضہ میں لایا۔لیکن انگریزوں کو دی جانے والی مراعات کا سلسلہ جاری رہا۔ چند ہی دنوں میں مدراس نے کورومنڈل ساحل پر مسولی پٹنم کی جگہ انگریزوں کا صدر مقام مقرر کر دیا۔جزیرۂ بمبئی، جو چارلس دوم کو جہیز کے طور پر وراثت میں ملا تھا ، کمپنی کو 1668 میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ 1683 کے چارٹر نے کمپنی کو فوجی افواج کو بڑھانے اور امریکہ، افریقہ اور ایشیاء میں اختیارات کے ساتھ جنگ کا اعلان کرنے یا اس کے ساتھ صلح کرنے کا حق فراہم کیا تھا۔ 1652 میں مدراس پریسیڈنسی بن گیا۔ سال (1655) میں اس پریسیڈنسی کے منصب کو کالعدم کر دیا گیا۔مدراس کو 1684 میں دوبارہ پریسیڈنسی کے منصب دے دیا گیا۔ 1688 میں مدراس میں میئر کے ساتھ مونسپل حکومت تھی 1693 میں کمپنی نے مدراس کے آس پاس کے تین دیہاتوں کا ایک اور عطیہ حاصل کیا اور 1702 میں مزید پانچ دیہات دیئے گئے۔



چندی گڑھ قلعہ

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:03 PM



11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:03 PM

بنگال Bengal

بنگال میں انگریزوں کے لئے تجارتی حقوق کے حصول کے لئے ایک طویل جدوجہد جاری تھی۔ کمپنی نے شاہ جہاں کے دوسرے بیٹے اور بنگال کے گورنر شاہ شجاع سے تجارتی مراعات حاصل کیں، لیکن ایسی مراعات کی شاہی تصدیق نہیں ہوئی۔ بنگال میں انگریزوں کے لئے تجارتی حقوق صرف 1680 میں حاصل کئے گئے تھے۔ مقامی عہدیداروں نے انگریزوں کے تجارتی حقوق میں مداخلت کی اور اس کے نتیجے میں کمپنی نے مغل کی نمائندگی کرنے والے حکمران کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا۔ 1690 میں امن بحال ہوا اور کمپنی نے سوتانوتی میں نوآبادی کو قائم کردیا، یہ مقام مستقبل میں کلکتہ بن گیا۔ اس کارخانے کو 1696 میں مضبوط کیا گیا تھا اور 1698 میں کمپنی نے سالانہ 1200 روپئے کی ادائیگی کے بدلے تین دیہات سوتانوتی، کالی کاٹا اور گوبند پور پر زمینداری کے حقوق حاصل کئے۔ قلعہ بند کارخانہ کو فورٹ ولیم کہا جاتا تھا جو سن 1770 میں صوبے کا صدر مقام بنا۔

نورس مشن : انگریز شاہ ولیم سوم نے سن 1698 میں بھیجے گئے سر ولیم نورس کو اورنگ زیب سے ملاقات کے لئے بھیجا تاکہ انگریزی بستیوں پر مکمل انگریزی دائرہ اختیار بڑھایا جاسکے۔ یہ موجودہ مراعات کی تصدیق اور ان کے تجارتی حقوق میں مزید توسیع کرنا تھا۔ لیکن یہ درخواست صرف 1714-1717 کے دوران ہی قبول کی گئی، جب مغل بادشاہ فرخ سیر کے پاس سورمن کے تحت بھیجے گئے ایک مشن نے گجرات، حیدرآباد اور بنگال کے مقامی حکمرانوں سے گفتگو کی۔

کرناٹک جنگیں The Carnatic Wars



انگریزوں نے اپنی بالادستی قائم کرنے کے لئے فرانسیسیوں کے ساتھ تین جنگیں (1746-1763) کے دوران لڑی تھیں، جنہیں تاریخ میں کرناٹک جنگ کہا جاتا ہے۔

کرناٹک جنوبی ہند کا ایک خطہ ہے جو مشرقی گھاٹ اور کورومنڈل ساحل کے درمیان واقع ہے۔ یہ خطہ موجودہ تمل ناڈو، مشرقی کرناٹک، شمال مشرقی کیرلہ اور جنوبی آندھرا پردیش پر مشتمل ہے۔

پہلی کرناٹک جنگ : 1746-1748
First Carnatic War : 1746-1748

آسٹریا جانشینی کی جنگ اور سات سالوں کی جنگ جو یورپ میں لڑی گئی تھی، ہندوستان پر اس کا دباؤ رہا۔ آسٹریا حکمران چارلس ششم کا سن 1740 میں انتقال ہوگیا اور اس کے بعد اس کی بیٹی ماریہ ٹریسا نے ان کی جگہ حاصل کرلیا۔ فرانس نے اس کی جانشینی کی حمایت نہیں کی آسٹریا کے جرمن بولنے والے علاقوں جیسے باویریا، سیکسونی اور اسپین سے ہاتھ ملایا۔ فریڈریک دوم (جسے فریڈریک دی گریٹ آف پرشیا کے نام سے جانا جاتا ہے) نے ابھرتی ہوئی سیاسی صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرانس کی حمایت سے آسٹریا کے ایک صوبے، سیلیسیا پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کرلیا۔ یورپ میں برطانیہ اور فرانس کے مابین لڑی جانے والی جنگوں کے نتیجے میں ان دونوں ممالک کے مابین شمالی امریکہ اور ہندوستان میں نوآبادیاتی املاک کو لے کر ٹکراؤ بھی ہوئے۔



ڈوپلیکس

جب جنگ شروع ہوئی تو، پانڈیچری کے نئے گورنر، ڈوپلیکس نے مدراس کے گورنر، مورس سے غیر جانبدار رہنے کی اپیل کی۔ لیکن کمونڈور بارنیٹ کے ماتحت ایک برطانوی منظّم جماعت نے فرانسیسی جہازوں میں سے کچھ کو ہندوستانی سامان کے ساتھ پکڑلیا اور صورتحال کو خراب کردیا۔ اس واقعے سے حیران ہوئے ڈوپلیکس نے، انورالدین، کرناٹک کے نواب سے، انگریزوں سے جنگ سے بچنے میں مدد کرنے کی اپیل کی۔ کچھ دیر سکون رہا۔

دریں اثناء اسے آف فرانسیس گورنر ڈوپلیکس نے فرانسی بورڈونیس سے رابطہ کیا۔ جو جنگی جہازوں کے ساتھ ہندوستانی سمندر میں نمودار ہوا تھا۔ پیٹن، جس نے اپنے چار بحری جہازوں کے ساتھ انگریزی منظّم جماعت کی رہنمائی کی، اس نے فرانسیسی اسکواڈرن کو روکا اور 6 جولائی 1746 کو لڑائی میں پیٹن کو الٹ کا سامنا کرنا پڑا اور برطانیہ سے کچھ مزید جہازوں کی توقع کے مطابق کلکتہ کے ہوگلی سے پیچھے ہٹ گیا۔

مدراس کا زوال Fall of Madras

فرانسیسی اسکواڈرن 15 ستمبر 1746 کو ناقابل شکست مدراس پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ گورنر مارس سے ہتھیار ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن مدراس کے گورنر نے انورالدین کی مدد کی۔ ڈوپلیکس نواب کو راضی کرنے میں ہوشیار تھا کہ وہ مدراس کو انگریزوں سے لے کر

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:04 PM

اس کے حوالے کرنے کے لئے مدراس کی حفاظت کررہا ہے ۔ 21 ستمبر 1746 کوانگریزوں کو مدراس سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا لیکن جب کرناٹک کے نواب نے فرانسیسیوں سے کہا کہ وہ وعدے کے مطابق مدراس کو اس کے حوالے کردے تو فرانسیسی بات سے مکر گیا۔ اس کے بعد نواب نے اپنے بیٹے محفوظ خان کی کمان میں 10,000 جوانوں کی ایک فوج بھیجی۔

سانتھوم اور اڈیار کی جنگ
The Battle of San Thome and Adyar

نواب کی افواج نے فورٹ سینٹ جارج کی ناکہ بندی کی لیکن فرانسیسی فوج نے نواب کی افواج کو سانتھوم میں دھکیل دیا۔ فرانسیسیوں کو فوجی مدد ملی اور محفوظ خان نے دریائے اڈیار کے کنارے فرانسیسیوں کی پیشرفت روکنے کی کوشش کی ۔ فرانسیسی افواج پانی کے ذریعے کودنے میں کامیاب ہوگئیں اور نواب کی افواج پر شدید حملہ کیا جس کے نتیجے میں بھاری نقصان ہوا۔

اس کے بعد ڈوپلیکس نے کڈلور فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر نگاہ ڈالی جو برطانیہ کے قبضے میں تھا۔ انگریز آرکاٹ کے نواب کی مدد سے ہاتھ سے گئے مقامات کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کررہے تھے لیکن ڈوپلیکس نے ایک بار پھر یہ وعدہ کرکے سفارتی کھیل کھیلا کہ وہ ایک ہفتہ کے لئے فورٹ سینٹ جارج میں نواب کا جھنڈا لہرائے گا اور اس کے بعد اس نے نواب سے درخواست کی کہ وہ شہر کو انگریزوں کے حوالے کردیں۔ مزید یہ کہ فرانسیسیوں نے نواب کو تحفے میں 40000 روپئے کی مالیت کا تحفہ پیش کیا۔ تاکہ وہ انگریزوں کی اپنی مجوزہ مدد واپس لے سکے۔ دریں اثناء ریر ایڈمرل بوسکوین کے تحت انگریزوں کی پانڈیچیری لینے کی دو کوششیں بھی ناکام ہوگئیں۔ اس وقت تک، 1748 میں، فرانس اور انگریز نے ایکس لاچیپل کے معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ اس معاہدے کے تحت انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ہندوستان میں اپنی دشمنی ختم کردی ۔ اس پر اتفاق ہوا کہ فرانسیسی شمالی امریکہ میں لوئس برگ کے بدلے میں مدراس کو برطانیوں کے حوالے کردیں گے۔

کرناٹک کی دوسری جنگ : 1749-1754
The Second Carnatic War : 1749-1754

یورپ میں انگریز اور فرانسیسی امن سے رہتے تھے ۔ لیکن دونوں نوآبادیاتی طاقتیں ہندوستان میں امن سے نہیں رہ سکیں۔ انہوں نے ایک مقامی حکمران کو دوسرے کے خلاف لڑایا۔ ڈوپلیکس حیدرآباد اور آرکاٹ دونوں میں جانشینی کی جنگوں میں شامل ہوکر فرانسیسی اثر و رسوخ کو بڑھانا چاہتا تھا۔

ڈوپلیکس نے آصف جاہ کے پوتے مظفر جنگ کے دعووں کی تائید کی، جو حیدرآباد نظام کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، ان کا 1748 میں حیدرآباد میں انتقال ہوگیا۔ کرناٹک میں، انہوں نے چندا صاحب کے دعوے کی تائید کی ۔ فرانسیسیوں میں تہرا اتحاد تشکیل پایا، نظام اور کرناٹک کے نواب۔

آنندرنگم پلائی ڈائری

آنندرنگم (1709-1761) اس وقت کے ایک اہم تاجر کے ہاں سے پیدا ہوئے تھے، جن کا نام ترو وینگاڈم پلائی ہے۔ پانڈیچری میں اپنے والد کے مرنے کے بعد، فرانسیسی گورنر ڈوماس اور ڈوپلیکس کے طرف سے دی جانے والی حمایت کے پیش نظر ، پانڈیچیری میں وہ سب سے بڑا تاجر بن گیا۔ ڈوپلیکس نے اسے چیف دوبھاشی (جو دو زبانیں جانتا ہے) اور چیف کمرشل ایجنٹ (1746) مقرر کیا۔ اس وقت وہ پانڈیچری میں کافی سیاسی اثر ورسوخ کا آدمی بن کر ابھرا۔ لیکن اس کی اصل شہرت ٹمل زبان میں اس کی بڑی ڈائری ست ہے جو 1736 سے لے کے 1760 کے عرصے تک، خاص طور پر ڈوپلیکس کی گورنری کے لئے تاریخ کا ایک انتہائی قابل قدر وثیقہ ہے۔ یہ بھی عصر حاضر کے واقعات پر آنندرنگم کے خیالات اور تاثرات کا ایک عمدہ خلاصہ ہے۔

نظام اور نوابِ کرناٹک

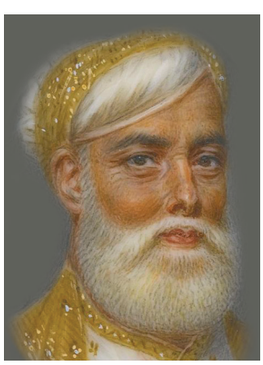

آرکاٹ نواب محمد علی

انگریزوں نے ، مدراس کے قیمتی قبضے کو کھونے کے بعد، ان کے پاس صرف فورٹ سینٹ ڈیوڈ ہی تھا۔ فرانسیسیوں کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کے لئے ، انگریزوں نے حیدرآباد کے نظام کے تخت کے لئے حریف امیدواروں ناصر جنگ اور 1749 میں انورالدین کی موت کے بعد، محمد علی کی حمایت کی۔

آمبور کی جنگ (1749)

حیدرآباد کی نظامی کے دعویدار مظفر جنگ اور کرناٹک کے نوابی کے دعویدار چندا صاحب نے، منظّم فرانسیسی پیادہ فوج کی مدد سے نظام اور انور الدین کی افواج پر زبردست حملے کئے۔ انور الدین مارے گئے۔ چندا صاحب نواب بن کر آرکاٹ میں داخل ہوئے۔ انورالدین کے بیٹے محمد علی، ترو چراپلی فرار ہوگئے۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:05 PM

دکن میں فاتح افواج کے داخلے کے بعد آمبور کی جنگ ہوئی۔نظیر جنگ کو فرانسیسی فوج نے مارڈالا اور مظفر جنگ کو ڈسمبر 1750 میں حیدرآباد کا نظام بنایا گیا۔ڈوپلیکس کا فرانسیسی سلطنت کے قیام کا خواب کچھ عرصے تک اچھا دکھائی دیا۔ڈوپلیکس کو نظام اور نواب آف آرکاٹ دونوں سے بھاری رقم اور علاقے ملے۔ جب مظفر جنگ کو فرانسیسی تحفظ کی ضرورت تھی تو ڈوپلیکس نے ایک بڑی فرانسیسی فوج کے ساتھ، فرانسیسی جنرل، بسی کو بھیج دیا۔مظفر جنگ زیادہ دن نہیں رہے اور انہی لوگوں نے ناصر جنگ کو بھی مارڈالا۔بسی نے فوری طور پر نظیر جنگ کے بھائی، صلابت جنگ کو تخت پر بٹھایا۔انگریزوں کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کے لئے اور یہ بھی کہ محمد علی (جو انور الدین کے قتل کے بعد ترو چراپلی فرار ہوگئے تھے) پر قبضہ کرنے کے ارادے سے، چنداصاحب نے ترو چراپلی لینے کا فیصلہ کیا۔



رابرٹ کلائیو 29 ستمبر، 1725 میں پیدا ہوا تھا۔اسے تعلیم حاصل کرنے کی کوئی دلچسپی نہیں تھی اور اسے علم سے عدم دلچسپی کی بنا پر تین اسکولوں سے نکال دیا گیا تھا۔ تاہم کلائیو لڑائی کے لئے بدنام ہوا تھا۔ اس کے برتاؤ سے ناراض اس کے والد نے اسے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ایک مصنف کا عہدہ دلا کر مدراس بھیج دیا۔ بعد میں کلائیو کو فورٹ سینٹ ڈیوڈ کے گورنر کی حیثیت سے ترقی دی گئی اور وہ کرناٹک کی جنگوں اور ترو چراپلی کے محاصرے میں شامل تھا۔ اس نے بنگال میں پلاسی کی جنگ جیت لی۔ جہاں سے ہندوستان میں برطانوی سلطنت تیار ہوئی۔کلائیو اپنی گورنری سنبھالے کے لئے ہندوستان واپس آیا اور 1765 میں شکست خوردہ مغل بادشاہ سے دیوانی حقوق حاصل کیا۔کلائیو نے بڑی دولت کمائی اور ہندوستان کا اس وقت کا ایک مالدار شخص بنا، جس کی ذاتی دولت مندی اس وقت 234,000 پاؤنڈ تھی۔ اس کے علاوہ بنگال میں اس کی جاگیر سے اسے سالانہ کرائے کی آمدنی 7,000 پاؤنڈ حاصل ہوئی۔ جب وہ انگلینڈ واپس آیا تو اسے بدعنوانی کے الزامات کے بارے میں پارلیمنٹ کی تفتیش کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ اسے معافی مل گئی لیکن کلائیو نے خودکشی کرلی۔

دوسری کرناٹک جنگ میں کلائیو

Clive in the Second Carnatic War :

ڈوپلیکس بھی چنداصاحب کی مدد سے ترو چراپلی پر قبضہ کرنے کا عزم رکھتا تھا۔ چنداصاحب کی فوج میں 900 فرانسیسی شامل تھے۔ محمد علی کے پاس اس کی مدد کے لئے صرف 5000 فوجی تھے اور 600 سے زیادہ انگریز نہیں تھے۔ رابرٹ کلائیو کے خیال نے تاریخ کا رخ بدلا۔ اس نے آرکاٹ پر حملہ کرنے کا خیال پیش کیا جب فرانسیسی اور نواب ترو چراپلی پر توجہ دینے میں مصروف تھے۔

کلائیو 26 اگست 1752 کو صرف 200 انگریزی اور 300 ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ فورٹ سینٹ ڈیوڈ سے منتقل ہوا جیسا کہ توقع کی گئی ہے کہ انگریزوں کو چھوٹے علاقوں کے بہت سارے حکمرانوں کی مدد ملی۔ میسور کے راجہ اور تنجاؤر کے حکمران نے محمد علی کی حمایت کے لئے ریلی نکالی۔ چنداصاحب نے اپنے بیٹے راجہ صاحب کے ماتحت 3000 کی ایک فوج آرکاٹ لینے کے لئے روانہ کی۔ کلائیو نے 31 آگست کو آرکاٹ پر قبضہ کیا اور پھر چنداصاحب کے بیٹے راجہ صاحب نے 53 دن محاصرے کرکے کامیابی سے مقابلہ کیا، جس کی فرانسیسی افواج نے مدد کی تھی۔ آرنی کی لڑائی میں انگریز اور مراٹھا حکمران مراری راؤ کو متعدد فرانسیسی اور آرکاٹ کے نواب کی افواج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد ہونے والی متعدد لڑائیوں میں، کاویری پاکم سمیت ایک میں، چنداصاحب کو پکڑ لیا گیا اور اسے پھانسی دے دی گئی۔ محمد علی کرناٹک کا غیر متنازعہ حکمران بن گیا۔

یورپ میں برطانیہ اور فرانس کسی بھی جنگ میں ملوث نہیں تھے اور اس لئے ان دونوں میں سے کسی نے بھی اپنی کمپنیوں کی ہندوستان میں لڑائی کی پالیسی کو منظور نہیں کیا۔فرانسیسی حکومت نے گورنر ڈوپلیکس کو واپس بلالیا۔ انگریزوں کے ساتھ سن 1755 میں پانڈیچری کے معاہدے پر دستخط ہوئے تھے دونوں ممالک ہندوستانی شہزادوں کے جھگڑوں میں مداخلت نہ کرنے پر متفق ہوگئے۔معاہدے نے ہندوستان میں ان کے باہمی علاقائی املاک کی بھی وضاحت کی، ایسی صورتحال جو ہندوستان کی آزادی تک قریب دو صدیوں تک برقرار رہی۔

تیسری کرناٹک جنگ 1756-1763

تیسری کرناٹک سات سالہ جنگ (1756-1763) کی بازگشت تھی جو یورپ میں 1756 میں شروع ہوئی۔ یہ ایک عالمی تنازعہ تھا اور دو مخالف حریف برطانیہ اور فرانس کے مابین لڑائی ہوئی تھی۔ جنگ شمالی امریکہ میں لڑی گئی (یہ جنگ امریکہ کی جنگ آزادی

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:06 PM

کی وجہ سے)، اور مغربی افریقہ (جو بعد میں فرانسیسی مغربی افریقہ بن گیا) کی وجہ سے ہوئی۔ ہندوستان میں اس نے تیسری جنگ میں خود کو ظاہر کیا۔ تیسری جنگ کی طرف اپنی توجہ پھیرنے سے پہلے، آیئے اس کے بعد بنگال میں کیا ہوا دیکھتے ہیں۔

پلاسی کی جنگ (1757): Battle of Plassey (1757)

ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل شہنشاہ کے ذریعہ بنگال کے نواب کو ٹیکس ادا نہ کرنے اور داخلی تجارت میں خود کو شامل کر کے تجارتی اجازت ناموں (دستاویزوں) کا غلط استعمال کیا۔ اس کے علاوہ اس کمپنی نے نواب سراج الدولہ کے دشمن خالہ کے بیٹے کو سیاسی پناہ دی تھی۔ چونکہ کمپنی نے نواب کے مطالبہ سے انکار کر دیا، جس نے اپنے بھتیجے کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا، فورٹ سینٹ ولیم پر قبضہ کر لیا گیا اور یوروپیوں کو قید کر دیا گیا۔ اس صورتحال کے جواب میں فورٹ سینٹ جارج میں کمپنی نے رابرٹ کلائیو اور واٹسن کے ماتحت ایک مضبوط دستہ روانہ کیا۔ اس لڑائی کو شروع کیا گیا جسے پلاسی کی جنگ کہا جاتا ہے۔


نواب سراج الدولہ

یہ الزام لگایا گیا تھا کہ 146 یورپی قیدیوں کو ایک کمرے میں رکھا گیا تھا جس کا رقبہ 15 سے 18 فٹ تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سوا 23 قیدیوں کے سب دم گھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ اس واقعہ کی حقیقت جسے برطانویت کے مطابق (" بلیک ہول ٹریجڈی آف کلکتہ " کہا جاتا ہے) پر مورخین کے مابین بحث و مباحثہ ہوا ہے۔

پلاسی (1757) کی لڑائی نے انگریزوں کی تجارتی طاقت ہونے کی پوزیشن کو ایک علاقائی طاقت کی حیثیت سے بدل دیا اس نے کمپنی کو حاصل کردہ مراعات کی تصدیق کی اور سراج الدولہ کو غدار میر جعفر کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ کلکتہ پر کمپنی کی خودمختاری کو تسلیم کیا گیا تھا اور اسے فوجی قوت برقرار رکھنے کے لئے کافی زمین دی گئی تھی۔ میر جعفر نے عدالت میں کمپنی کے رہائشی کے لئے بھی اتفاق کیا میر جعفر کی جگہ میر قاسم نے لے لی اور مؤخر الذکر نے اپنی آزادی پر زور دینے کی کوشش کی جو کمپنی کے عہدیداروں کی پسند نہیں تھی۔

بکسر کی جنگ (1764) Battle of Buxar (1764)

بنگال سے فرار ہونے کے بعد میر قاسم نے مغل بادشاہ شاہ عالم دوم اور اودھ کے نواب، شجاع الدولہ سے اتحاد کیا، جو کمپنی کے داخلی معاملات میں کمپنی کی مداخلت پر یکساں طور پر غمزدہ تھے۔ انہوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ بکسر کی جنگ (1764) میں لڑی گئی۔ اپنے اعلیٰ مسلح افواج ہونے کی وجہ سے کمپنی افواج نے جنگ جیت لی۔ انگریزوں کی فتح کے نتیجہ میں شاہ عالم دوم کے ساتھ رابرٹ کلائیو نے معاہدہ الہ آباد (1765) پر دستخط کئے۔ اس معاہدے کے ذریعہ کمپنی کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کی ریاستوں سے اراضی کے محصول وصول کرنے کا حق ملا۔ اس کے علاوہ کمپنی نے کلکتہ حاصل کیا۔ انگریز تقریباً تین اضلاع، بردوان، چٹاگانگ اور مدناپور بنگال میں اور بنگال پر خودمختاری کے ساتھ حاکم بن گئے۔

تیسری کرناٹک جنگ کا آغاز
Outbreak of Third Carnatic War

سات سالوں کی جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی کلائیو نے بنگال میں فرانسیسی نوآبادی چندرنا گور پر قبضہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی بنگال میں فرانسیسی اثر و رسوخ ختم ہو گیا۔ لیکن انہوں نے جنوب میں اپنی طاقت برقرار رکھی۔ فرانسیسی حکومت نے اکاؤنٹ ڈی لالی کو ہندوستان میں فرانسیسی افواج کے سپریم کمانڈر کے طور پر بھیجا۔ چونکہ انگریز بنگال میں سرگرم تھے، لالی نے مختصر محاصرے کے بعد فورٹ سینٹ ڈیوڈ کو فوری طور پر محفوظ کر لیا۔ لالی کا اگلا اقدام تھا تنجاؤر پر قبضہ تھا لیکن فرانسیسی راجہ کے پیسے کے بعد تھے جو وہ نہیں دے سکے۔ پیسوں کے نہ ہونے سے تنجاؤر کا محاصرہ ختم کر دیا گیا کیوں کہ اس میں پانڈیچری پر برطانوی حملے کا خطرہ تھا۔


لالّی


بسی

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:07 PM

لالّی چاہتا تھا کہ حملے کی صورت میں پانڈیچری کا دفاع کرنے میں اس کی مدد کے لئے بسّی حیدرآباد سے آئے۔ بسّی حیدرآباد چھوڑ کر لالی کی فوج میں میں شامل ہوگیا۔ دکن میں سیاسی صورتحال تیزی سے تبدیل ہوگئی اور فرانسیسیوں نے راجہ مندری (1758) اور مسولیپٹنم (1759) میں کھو دیا۔ حیدرآباد کے نظام صلابت جنگ نے جنگ لڑے بغیر انگریزوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ نظام نے مسولیپٹنم کو اور شمالی سرکلوں کو فرانسیسی سے لے کر انگریزوں کو دے دیا۔

بسّی اور لالی کی مشترکہ فوج نے کانچی پورم پر قبضہ کرلیا اور مدراس کو لینے کے لئے آگے بڑھے جب کہ انگریز بنگال میں مصروف تھے۔ مدراس میں صرف 800 ہی انگریز اور 2500 ہندوستانی فوجی تھے۔ مدراس کا محاصرہ 12 ڈسمبر 1758 کو شروع ہوا۔ فرانسیسی فروری 1759 تک آگے نہیں بڑھ سکے، لیکن دونوں فریقوں کو جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، فرانسیسی محاصرے کے ساتھ ٹھہر نہیں سکتے تھے کیونکہ اس کی فراہمی کم ہوتی جارہی تھی۔ ادھر جنرل پوکوک نے مدراس کی امداد کے لئے ایک بیڑا لیا۔ لالی کو محاصرہ اٹھانے پر مجبور کیا گیا اور وہ واپس کانچی پورم چلا گیا۔

وانڈی واش کی جنگ اور پانڈیچری کا زوال
The Battle of Wandiwash and the Fall of Pondicherry



سرایئر کوٹ

لالّی آرکاٹ میں فرانسیسی دستہ چھوڑ کر پانڈیچری سے سبکدوش ہوگیا۔ انگریز وانڈی واش کی طرف بڑھے لیکن اچانک کانچی پورم کا سقوط ہوگیا اور اس پر قبضہ کرلیا گیا۔ سرایئر کوٹ کی سربراہی میں برطانوی افواج کا ایک تازہ دستہ پہنچا۔ آخری جدائی کی لڑائی جنوری 1760 میں وندا واسی (ونڈی واش) میں آئیر کوٹ اور لالی کے مابین جنگ ہوئی۔ بسّی کو شکست دے کر قیدی بنالیا گیا۔ لالی پانڈیچری کی طرف واپس گیا لیکن فوری طور پر اس کا محاصرہ نہیں کیا گیا۔ اس دوران انگریزوں نے سنجی پر قبضہ کرلیا اور وہ پانڈیچری کی طرف روانہ ہوگئے اور اس کا محاصرہ کرلیا۔ لالی نے اپنے دفاع کو منظّم کیا تھا اور انگریزوں کے خلاف بہادری سے مقابلہ کیا تھا۔ پانڈیچری کا محاصرہ کئی مہینوں تک جاری رہا اور بالآخر 4 فروری 1761 کو پانڈیچری کا سقوط ہوگیا۔ اسی سال مغربی ساحل پر ایک اور فرانسیسی قبضہ کردہ، مقام پر انگریزوں نے قبضہ کرلیا۔ تمام فرانسیسی دولت اب ختم ہوگئی۔ آخر کار، سات سالوں کی جنگ کے اختتام پر پیرس کے معاہدے (1763) پر دستخط کرنے کے بعد یہ لڑائی ختم ہوگئی۔ پانڈیچری اور چندرنا گور کو فرانسیسیوں کے لئے بحال کردیا گیا۔ اس کے بعد فرانسیسیوں کو پانڈیچری، کاریکال اور یانون (یانام) (تمام پانڈیچری کے علاقے میں)، ماہے (کیرالہ میں ضلع کنور)، اور چندرنا گور (بنگال میں چندن نگر) پر راضی رہنا تھا۔ انگریز ہندوستان میں غیر متنازعہ نو آبادیاتی طاقت کے طور پر ابھرے، ایک تجارتی کمپنی سے تبدیل ہوکر ایک علاقائی طاقت بن گئے۔

Summary خلاصہ

I

- اکبر کے گجرات اور بنگال میں اس کی سلطنت میں توسیع سے یورپی تجارتی کمپنیوں کے ساتھ ان کے رابطے میں آسانی پیدا ہوگئی اور اکبر اور جہانگیر کی رضامندی سے ڈچ اور انگریزی بستیوں کے قیام کو بیان کیا گیا ہے۔
- اس دوران، جنوبی ہند میں نائک کی حکمرانی، خاص طور پر مدورائی، تنجاؤر اور سنجی میں نائک ریاستوں کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ سنجی میں نائک بادشاہ کی اجازت سے پلیکیٹ میں ڈچ آبادی کی نشاندہی کی گئی ہے۔
- شیواجی نے جنوبی ہندوستان میں اثر ورسوخ بڑھانے کے لئے اورنگ زیب کے پرجوش منصوبوں کو روکنے اور سنجی اور تنجاؤر کے نائک حکمرانوں پر تنجاؤر میں مراٹھا حکمرانی کی سہولت فراہم کرنے اور ان کی فتح پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- اورنگ زیب کی موت کے بعد جانشین ریاستوں کے قیام، پلیکیٹ سے ناگاپٹنم میں ڈچوں کی نقل مکانی اور سورت سے بمبئی منتقل ہونے والے انگریزوں سے نمٹا گیا۔
- زراعت کے شعبے میں روئی کی کاشت، صنعت کاری کے شعبے میں جولاہی اور بیرون ملک تجارت میں شامل سوداگری زمروں کی توجہ کے ساتھ، سیاسی پیشرفت (1600-1750) کے سروے کی مدت کے دوران ہندوستان کی معاشی حالت کی وضاحت کی گئی ہے۔

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:08 PM

II

- یوروپیوں کی آمد اور ہندوستانی تاجروں کے ساتھ ان کے اشتراک عمل، انگریزوں کے ذریعہ تجارتی سلطنت کی بنیاد رکھنے کا سراغ مل گیا۔
- گوا کے ساتھ صدر دفتر کے طور پر پرتگالی تصفیہ اور ہندوستان میں خاص طور پر ٹملناڈو میں پرتگالی موجودگی کے اثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔
- غلاموں کی تجارت پر توجہ دینے والی ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔
- پانڈیچیری فرانسیسی آبادکاری بننے اور فرانسیسیوں اور ڈچ کے مابین دشمنی کے نتیجے میں جنوب میں ڈچ کی موجودگی کو ختم کرنے کے مترادف ہیں۔
- ڈینز نے ٹرانکیوبار میں اپنا لوتھران مشن قائم کیا اور زیجن بلاگ کے ایک مشنری کی حیثیت سے اور اس خطے میں ان کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔
- انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فرانسیسیوں کے ساتھ دشمنی اور اس کے نتیجے میں تین کرناٹک جنگیں جس میں رابرٹ کلائیو نے انگریزوں کی طرف سے اور فرانس کے اطراف میں ڈوپلیکس کے اہم کرداروں پر توجہ دی ہے۔
- پلاسی اور بکسر کی لڑائیاں جنہوں نے فیصلہ کن طور پر ہندوستان میں انگریزوں کو ایک علاقائی طاقت بنایا۔



EXERCISE مشق

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں

1. ہندوستان میں پرتگالیوں کا سیاسی صدر مقام _____ بن گیا۔
   (a) گوا (b) ڈیو
   (c) ڈامن (d) سورت
2. مغربی ایشیاء اور یورپ کا داخلی دروازہ _____ تھا۔
   (a) ڈیو (b) کلکتہ
   (c) بمبئی (d) سورت
3. مقامی سربراہ سے انگریزوں کو زمین کا ایک ٹکڑا ملا جس پر انہوں نے 1639 میں _____ بنایا تھا۔
   (a) سینٹ جارج قلعہ (b) سینٹ ولیم کا قلعہ
   (c) ویلور قلعہ (d) گولکنڈہ قلعہ
4. _____ کا تعلق " بلیوواٹر پالیسی " سے ہے۔
   (a) فرانسیکو ڈی المیڈا (b) البوکیورکیو
   (c) نینو ڈاکنہا (d) انٹونیوڈی نرونہا
5. _____ کو " پرنٹنگ پریس کا باپ " کہا جاتا ہے۔
   (a) رابرٹو ڈی نوبیل (b) البوکیورکیو
   (c) ہنری کیوس (d) فرانسیکو ڈی المیڈا
6. _____ " امبیانا قتل عام " کے ذمہ دار تھے۔
   (a) انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی (b) ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی
   (c) پرتگالی ایسٹ انڈیا کمپنی (d) فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی
7. فرانسس مارٹن نے ہندوستان کے _____ کو فرانسیسی بستیوں کو حکمت عملی کا مرکز بنایا۔
   (a) موسولی پٹنم (b) ناگاپٹنم
   (c) گوا (d) پانڈیچیری
8. _____ چارلس دوم کو جہیز کے طور پر وراثت میں ملا تھا، جسے اس نے انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی میں منتقل کر دیا تھا۔
   (a) مدراس (b) کلکتہ
   (c) بمبئی (d) دہلی
9. پہلی کارناٹک جنگ کے دوران پانڈیچری کے گورنر _____ تھے۔
   (a) پیٹن (b) لا بورڈونا
   (c) ڈوپلیکس (d) مورس
10. رابرٹ کلائیو نے _____ کو فتح کر کے بنگال میں برطانوی حکمرانی کو مستحکم کیا۔
    (a) کرناٹک جنگوں (b) سات سال کی جنگوں
    (c) بکسر کی جنگ (d) پلاسی کی جنگ
11. وانڈی واش کی لڑائی _____ کے درمیان لڑی گئی تھی۔
    (a) آئیرکوٹ اور لالی
    (b) رابرٹ کلائیو اور لالی ہیں
    (c) آئیرکوٹ اور بسی
    (d) رابرٹ کلائیو اور بسی

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:08 PM

12. _____ نے سات سال کی جنگ کو ختم کیا۔

(a) پانڈیچیری کے معاہدہ (b) الہ آباد کے معاہدہ

(c) پیرس کے معاہدہ (d) سری رنگا پٹنم کے معاہدہ

13. صحیح بیان تلاش کریں

(a) یوروپی مغلوں کی دولت اور طاقت سے بخوبی واقف تھے۔

(b) انگریزوں کے بعد ڈچ بمبئی پہنچے۔

(c) تنجاور مغل حکومت والی ریاست کے طور پر باقی رہا۔

(d) بمبئی، ایک اہم تجارتی مرکز کی حیثیت سے، سورت اور اڑیسہ کے دیگر حصوں سے آنے والے تاجروں کو راغب کرتے تھے۔

14. غلط بیان تلاش کریں۔

(a) ہندوستانی حکمرانوں نے غیر ملکیوں کی حوصلہ افزائی کی اور یوروپیوں نے اس کا فائدہ اٹھایا۔

(b) ڈچ مسالہ والے جزیروں میں کامیاب رہے۔

(c) کولبرٹ فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام میں معاون تھے۔

(d) پانڈیچیری میں فرانسیسیوں کے اثر و رسوخ کو اب بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

15. مندرجہ ذیل بیانات سے صحیح جواب تلاش کریں۔

i. پلاسی کی جنگ نے انگریزوں کو تجارتی طاقت سے بدل کر ایک علاقائی طاقت بنا دیا۔

ii. وانڈی واش کی جنگ کے بعد، انگریز نو آبادیاتی طاقت سے تجارتی طاقت کے طور پر ابھرے۔

(a) (i) درست ہے

(b) (ii) درست ہے

(c) (i) اور (ii) درست ہیں

(d) (i) اور (ii) غلط ہیں

16. مندرجہ ذیل بیانات سے صحیح جواب تلاش کریں۔

(i) ہندوستان میں پرتگالی سلطنت کا اصل بانی البوکیورکیو تھا۔

(ii) البوکیورکیو نے ستی کے رسم کو روکنے کی کوشش کی۔

(a) (i) درست ہے

(b) (ii) غلط ہے

(c) (i) اور (ii) دونوں درست ہیں

(d) (i) اور (ii) دونوں غلط ہیں

17. دعوی (A) : یوروپی 16ویں صدی میں ہندوستان آئے تھے

وجہ (R) : ان کو ارادہ یوروپی منڈیوں کے لئے کالی مرچ، دارچینی کے لونگ اور دیگر مصالحے خریدنا تھا۔

(a) A درست ہے؛ A کی صحیح وضاحت R ہے۔

(b) A درست ہے؛ R غلط ہے۔

(c) A غلط ہے؛ R درست ہے۔

(d) A درست ہے؛ A کی صحیح وضاحت R نہیں ہے۔

18. دعوی (A) : ہندوستان میں صنعت کاری کا ایک مضبوط جال تھا اور خاص طور پر سوتی کپڑے کی مختلف اقسام کے لئے مشہور تھا۔

وجہ (R) : زراعت ملک میں سب سے اہم معاشی سرگرمی تھی۔

(a) A اور R درست ہیں۔

(b) A درست ہے؛ A کی صحیح وضاحت R نہیں ہے۔

(c) A درست ہے؛ A کی صحیح وضاحت R ہے۔

(d) A اور R غلط ہیں۔

19. مندرجہ ذیل میں سے کون سا جوڑا غلط طور پر جوڑا گیا ہے۔

(a) ترنگم باڑی - دانش

(b) سرتھامس رو - فرانسیسی

(c) انورالدین - کرناٹک کے نواب

(d) البوکیورکیو - پرتگال

20. جوڑ لگائیں۔

(A) زامورین	-	1. پرنٹنگ پریس
(B) Fr . ہنریکس	-	2. حیدرآباد نظام
(C) مظفر جنگ	-	3. چندا صاحب
(D) آرکاٹ نواب	-	4. کالی کٹ کا حکمران

(a) 3 , 2 , 1 , 4 (b) 1 , 2 , 3 , 4

(c) 4 , 1 , 2 , 3 (d) 3 , 4 , 1 , 2

II. مختصر ترین جوابات لکھیں

1. نائک مملکتیں کیوں قائم کی گئیں؟ وہ کیا تھیں؟

2. انگریزوں نے مدراس میں اپنی بستی کیسے قائم کی؟

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:09 PM

3. دستکاری کی تیاری پر ایک نوٹ لکھیں۔
4. آپ صراف اور ہنڈی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟
5. ہندوستان میں پہلے پرتگالی وائسرائے کا نام بتائیں۔اس پالیسی کی وضاحت کریں جو اس نے متعارف کروائی تھی۔
6. کارٹاز نظام سے کیا مراد ہے؟
7. ہندوستان میں ڈچ نوآبادیاتی قلعوں اور ان کے نام بتائیں۔
8. کارخانہ کیا ہے؟ سولہویں صدی میں قائم ہونے والے یورپی کارخانوں کی فہرست بنائیں۔
9. پہلی کرناٹک جنگ کے پھوٹ پڑنے کی وجوہات کیا تھیں؟
10. 1765 میں دستخط کئے گئے معاہدے کا نام لکھیں۔اس کی شرائط کیا تھیں؟

III. مختصر جوابات لکھیں

1. سن 1565 کے بعد جنوبی ہندوستان میں سیاسی حالت۔
2. تاجر ایک یکساں زمرے میں نہیں تھے۔وضاحت کریں۔
3. مشرقی ساحل پر یوروپیوں کو اپنے ادارے قائم کرنے کے لئے کس چیز نے مجبور کیا؟
4. " یوروپ سے ہندوستانی کپڑے کی صنعت کی طلب میں توسیع کا دیسی معیشت پر کیا اثر پڑا " کیسے؟
5. پلیکیٹ۔
6. ترنگم باڑی۔
7. آمبور کی جنگ۔
8. آنندرنگم پلائی ڈائری۔

IV. تفصیلی جوابات لکھیں

1. ہندوستان میں پرتگالی موجودگی کے اثرات کی وضاحت کریں۔
2. انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے مدراس، بمبئی اور کلکتہ میں اپنے تجارتی حقوق کو کس طرح قائم کیا۔
3. کرناٹک خطے میں اینگلو فرانسیسی دشمنی کی وجوہات کو اجاگر کریں۔
4. " انگریز عملی طور پر بنگال کے حکمران بن گئے"۔ کب اور کیسے؟
5. ہندوستان میں ڈوپلیکس کے کیریئر اور کارناموں کی فہرست بنائیں۔

سرگرمی Activity

1. ہندوستان کے خاکہ نقشے پر، یورپی تجارتی مراکز کی نشاندہی کریں۔
2. قلعہ سینٹ جارج کے میوزیم کو دیکھیں اور اپنے دورے کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کریں۔
3. یوم چینئی اور اس سے وابستہ سرگرمیاں۔

تفویضات Assignment

1. ایک البم تیار کریں، پرتگالی اور فرانسیسی بستیوں سے متعلق تصاویر اکٹھا کریں۔
2. رابرٹ کلائیو کی سوانح حیات لکھیں۔

کتب حوالہ جات : Reference Books

1. Sinnappa Arasaratnam,*Merchants, Companies and Commerce on the Coromandel Coast, 1650-1740*, Oxford University Press, New Delhi, 1986.
2. Om Prakash,*The New Cambridge History of India European Commercial Enterprise in Precolonial India*, Cambridge University Press, 1998.
3. Sanjay Subrahmanyam, *Improvising Empire: Portuguese Trade and Settlement in the Bay of Bengal, 1500–1700*, New Delhi, Oxford University Press, 1990.
4. M. Manickam, *Trade and Commerce in Pondicherry (A.D.1701-1793)*, Unpublished Ph.D. Thesis, Pondicherry University, 1995.
5. Bipan Chandra,*History of Modern India*,Orient Blackswan, New Delhi, 2009.
6. Danna Agmon,*Traders, Missionaries and Tamil Intermediaries in the Eighteenth century French India.* Ph.d thesis submitted in the department of Anthropology and History in the University of Michigan (US) 2011.

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:10 PM

GLOSSARY : فرہنگ

revamped	changed something again	نئے سرے سے تیار کیا گیا
devastated	destroyed	تباہی ہوئی
political turmoil	a state of confusion	سیاسی ہنگامہ الجھن کی حالت
incursion	a sudden attack	اچانک حملہ
metamorphosis	a complete change	ایک مکمل تبدیلی
stranded	struck by a difficult situation	ایک مشکل صورتحال سے دوچار
invincibility	impossible to defeat	شکست دینا ناممکن

ICT CORNER ICT کارنر

The Coming of the Europeans یورپیوں کی آمد

چلئے، یوروپیوں کی آمد کے جانیں۔



طریقہ کار :

مرحلہ 1 کاروائی کے صفحہ کو کھولنے کے لئے URL ٹائپ کریں یا QR کوڈ اسکین کریں۔

مرحلہ 2 برطانوی دور کے متعلق جاننے کے لئے نیچے دیئے گئے ٹائم لائن پر کلک کریں۔

مرحلہ 3 یوروپیوں کے متعلق جاننے کے لئے نیچے کی جانب اسکرول کریں۔

مرحلہ 4 دوسرے طریقہ سے دائیں جانب موجود 'برٹش انڈیا' کو منتخب کریں۔

URL:

https://www.timemaps.com/history/south-asia-1837ad/

https://is.muni.cz/do/law/kat/kupp/hrim/index.html

Pictures are indicative only

* if browser requires allow Flash Player or Java Script.

11 his unit 16 Set
Monday, January 31, 2022 10:57:10 PM

اکائی
17

برطانوی حکومت کے اثرات
Effects of British Rule

1P592

سیکھنے کے مقاصد:

خود کی واقفیت کے لئے

- برطانیہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا علاقائی طور پر برتری حاصل کرنا۔
- رابرٹ کلائیو کی قائم کردہ دوہری حکومت کی ناکامی اور 1773ء کے ریگولیٹنگ ایکٹ کے تحت کمپنی پر عائد کردہ بلاواسطہ کی ذمہ داریاں
- بنگال میں کارن والیس کی منتقل کالونیوں کا بنانا اور مدراس احاطہ میں تھامسن منروس ریواٹری نظام۔
- ویلزلی کے ذیلی اداروں کا معاہدہ اور ڈلہوزی لاپس نظریہ جنگ کے بغیر ہی ہندوستانی علاقوں کو آپس میں جوڑنے کا سبب۔
- ہندوستانی حکمرانوں اور کمپنی حکومت کے دوستانہ روابط
- شہری اور عدالتی انتظامیہ میں کارن والیس اور ویلزلی اصلاحات
- سماجی اور تعلیمی اصلاحات، ریل اور مواصلاتی نٹ ورک کی تعمیر میں بینٹنک اور ڈلہوزی کا حصہ
- نوآبادیاتی ریاست میں جنگلاتی وسائل کی آب پاشی اور ان کے استحصال کے سبب بار بار قحط کا آنا، کسانوں اور کاریگروں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ باقاعدہ مزدوروں کی حیثیت سے کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔
- دادا بھائی نورجی کا صحت مندانہ نظریاتی عمل

تعارف: Introduction

مغلوں کے زوال اور مرکزی اقتدار کے فقدان سے انگریزی تجارتی کمپنی نے ہندوستان میں اپنا رول ادا کرنا شروع کر دیا۔ شروع شروع میں انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کی توجہ انتظامیہ پر نہیں بلکہ تجارت پر تھی۔ 1770ء کے بنگال کے بھیانک قحط کے بعد انگریزوں نے ذمہ داری کے ساتھ عملی طور پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ ان کی معاشی پالیسی کے استحصال کے علاوہ ان کے ماتحت رہنے والی عوام کی حفاظت اور ان میں عدل وانصاف کا قیام ان کا مقصد تھا اور ان کی پالیسی ہی یہی تھی کہ مقامی حکمرانوں کے ظلم وستم کو ختم کیا جائے اور ملک میں موجود چوروں اور ڈاکوؤں کو ہراساں کیا جائے۔ ریلوے اور ٹیلی گراف کے مواصلاتی نظام کا انہوں نے تعارف کروایا۔ باہمی جنگوں اور مقامی آبادی پر کنٹرول کیا لیکن ان کی زرعی اور تجارتی پالیسیوں سے ملک کی معیشت پر تباہ کن اثر پڑا۔ ہندوستان کی دولت کو کئی طریقوں سے انہوں نے لوٹا، 1830 کی دہائی میں بڑی تعداد میں کسانوں اور جولاہوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا اور غلاموں کی بڑی تعداد کو برطانوی حکومت والے ممالک میں شجر کاری پر لگایا گیا۔

17.1 برطانوی راج : Establishment of British Raj

بکسر کی جنگ کے بعد ہی ہندوستان میں برطانوی سلطنت کا عروج شروع ہو گیا۔ نہ صرف بنگال اور اودھ کے نواب بلکہ مغل بادشاہ

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:14 PM

شاہ عالم دوم اور اس کے وزیر اعظم بھی برطانیوں کے مخالف تھے۔ بکسر کی لڑائی کے بعد کمپنی کی تجارتی منڈی ایک مضبوط سیاسی قوت بن گئی۔ بنگال انتظامیہ میں بدعنوانی کا بہانہ بنا کر کلائیو کو فورٹ ولیم کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اس نے اپنے پیش رو وانسی اسٹارٹ اور شاہ عالم کے درمیان اودھ پر مبنی قرارداد کو مسترد کر دیا اور شجاع الدولہ سے از سر نو مذاکرات کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں الہ آباد کے دیوان (محصولات کا انتظامیہ) عطا کیا۔ شہنشاہ عالم دوم کو الہ آباد اور کورہ اضلاع کے علاوہ بنگال، بہار اور اڑیسہ سے 26 ہزار روپئے سالانہ ٹیکس وصول ہوتے تھے۔ جنگلاتی معاوضہ ادا کر کے اودھ علاقہ کو شجاع الدولہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ بنگال نواب کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کے معاہدوں کا ذمہ دار بنایا گیا۔

اس سے پہلے کہ شہنشاہ نے کلائیو کو دیوان عطا کیا، بنگال کے نواب میر جعفر کی جانشینی نے عملی طور پر نظام (سول انتظامیہ) کو کمپنی کے حوالہ کر دیا تھا۔ لہذا کمپنی نے دیوان اور نظام دونوں کام سنبھالے۔ دیوانی اعتبار سے ٹیکس کی وصولی اور شہریوں کو انصاف دلانا ہوا۔ سول نظام کا فرض منصبی فوجی طاقت کا استعمال اور عدل و انصاف کا قیام تھا۔ اس طرح کمپنی کو حقیقی معنی میں تسلط حاصل ہو گیا جب کہ نواب انتظامیہ کی ذمہ داری برائے نام سنبھالتے تھے۔ اس انتظام کو دوہرا نظام دوہری حکومت یا (Darchy) کہا جاتا ہے۔

لیکن جلد ہی دوہری نظام میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ تسلط بغیر مسئولیت کے ہونے کی وجہ سے 1170ء میں بنگال میں ایک بھیانک قحط رونما ہوا جس سے بنگال کی ایک تہائی آبادی تباہ ہو گئی، کمپنی نے پریشانیوں میں اور اضافہ کر دیا کیونکہ چاول کی فروخت پر ان ہی کی اجارہ داری تھی اور اس سے یہ خوب نفع کمانا چاہتے تھے۔ آخر کار کمپنی کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا اور اس نے 1773ء میں ریگولیٹری ایکٹ نافذ کیا اور وارین ہسٹنگ کو بنگال کا گورنر جنرل مقرر کیا۔


وارن ہیسٹنگ

ایسٹ انڈیا کمپنی کا انتظامی سربراہ 1172ء تک (فورٹ ولیم کا یا فورٹ سینٹ جارج کا) بھی سربراہ ہوتا تھا۔ وارن ہیسٹنگ جو فورٹ ولیم کا گورنر تھا اسے بنگال کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا۔ ریگولیٹنگ ایکٹ 1773ء کے مطابق یہ عہدہ ہندوستان کے گورنر جنرل کے نام سے منسوب کیا گیا اور 1883ء کے ایکٹ کے مطابق ولیم بینٹنگ متحدہ برطانوی ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل مقرر ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو 1857ء کی زبردست بغاوت کے بعد جب ہندوستان کی حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی سے ولی عہد کو منتقل کر دی گئی تو سب سے پہلے 1858ء میں ملکہ نے وائسرائے اور گورنر جنرل کے لقب کا استعمال کیا۔ کیننگ پہلا وائسرائے اور گورنر جنرل تھا جو ہندوستان کی برطانوی پارلیمنٹ کا بھی ذمہ دار تھا۔

17.2 زمینی ملکیت، مستقل نوآبادیاتی اور رعیت داری نظام
Land Tenures : Permanent Settlement and Ryotwar Settlement

ریگولیٹنگ ایکٹ 1773 کے مطابق عدالتی انتظامیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ کمپنی کے تمام محصولات کے حسابات کو برطانوی مخزن میں قانونی طور پر رپورٹ کیا جائے۔ بورڈ آف محصولات میں سپہ سالار اور دو مشیر گورنر اور کونسل ہوا کرتے تھے جو وصولات کے امور پر تبادلہ خیال کرتے تھے۔ 1784 کے انڈیا ہاؤز ایکٹ کے ہندوستان میں سول اور فوجی اداروں کو الگ الگ کر دیا۔

گورنر جنرل کارن والیس جو خود بھی ایک بڑا زمیندار تھا، ہندوستان میں برطانوی ماڈل پر جاگیر بنانا چاہتا تھا۔ کارن والیس محصول ادا کرنے والے کسانوں کے لئے ایک نظام بنانا چاہتا تھا اور اس نے کسانوں کو زمیندار کا نام دیا اور کاشتکاروں کو کرایہ دار کہنے کے بجائے نئی قسم کا میڈل مین کہا۔ ڈائرکٹر کی


کارن والیس

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:15 PM

ہدایات کے مطابق یہ بستی جوکارن والیس نے 1793ء میں بنگال، بہار اوراڑیسہ کے زمینداروں کے ساتھ بنائی تھی اسے مستقل آبادی کا درجہ دیا گیا۔نوآبادیات (کالونی) ایک زمین دار بنگال، بہار، اڑیسہ کے لئے حکومت کو دی جانے والی اراضی کی آمدنی کا ذریعہ اور مقدار طے کرتا ہے۔اسی طرح وہ زمیندار جو ٹیکس جمع کرتا تھا انہوں نے حکومت کی طرف سے تفویض کردہ زمین پر موروثی حقوق حاصل کئے ۔ زمین داروں نے اپنی ساری جمع کی ہوئی پونجی کو بستی پر نچھاور کردیا۔

انیسویں صدی کا پہلا ربع والا حصہ تاریخی اعتبار سے صوبۂ مدراس میں محصول جمع کرنے کا ایک ابتدائی دور تھا۔سب سے پہلے غور وفکر کرنے کے بعد کالونیوں کو مستقل حیثیت دی گئی ۔چینگلا پٹو، سیلم اور دنڈی گل کے اضلاع کو متعدد مٹھے داروں میں تقسیم کیا گیا اور سب سے زیادہ بولی لگانے والوں کو بیچا گیا۔ بیشتر خریداروں نے کسانوں کو دھوکہ دینا شروع کردیا۔ایک یا دو سال کے اندر اس رواج کو ختم کردیا گیا پھر بورڈ آف ریوینیو نے گاؤں کرایہ کا نظام اپنایا۔

1833 میں محل واری طریقہ ولیم بینٹنگ کے دور میں متعارف ہوا۔ اس نظام کے تحت صوبائی زمینداروں سے محصول وصول کیا گیا اور کسانوں سے جائیدادی ٹیکس وصول کیا گیا۔

گاؤں کرایہ کے نظام "Village Lease system" کے تحت ہر گاؤں کو تین سال میں ایک مرتبہ کرایہ گذشتہ سالوں کے انتخابات کی بنیاد پر مقرر کیا جاتا تھا،جن علاقوں میں میراثی حقوق موجود تھے وہاں وارث کو کرایہ وصول کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ۔ یہ نظام مختلف وجوہات سے جیسے موسم برسات کے نقصانات، اناج کے کم دام اور کرایہ کی مختصر مدت کی وجہ سے ناکام رہا۔ جب فصلیں ٹھیک طور سے نہیں اگتیں تو دیہات والے مجبور ہو کر محصول ادا کئے بغیر بھاگ جاتے، کسانوں کو واپس لانے کے لئے حکومت کو ضلعی کلکٹر کی مدد لینی پڑتی۔

1814ء میں کورٹ آف دائرکٹر نے رعیت داری نظام " Ryotwari system" کو متعارف کروانے کا فیصلہ کیا۔یہ وہ نظم تھا جسے گورنر تھامس منرو نے مرتب کیا تھا۔اس نظام کے تحت ہندوستان میں انگریزی میں عربی لفظ ''رعیۃ'' کا استعمال کیا جس کے معنی کاشت کار یا کسان کے ہیں زمین کا مالک اور ٹیکس دہندہ۔حکومت نے کسی بھی واسطے کے بغیر براہ راست ان سے معاملہ کیا تھا۔کسان اس وقت تک زمین پر اپنا حق جتا سکتا تھا جب تک کہ وہ ٹیکس ادا کرتا رہے۔قانونی طور پر ادا نہ کرنے کی صورت میں گھریلو مویشیوں اور ذاتی املاک پر بھی حکومت قبضہ کرنے کا حق رکھتی تھی۔حکومت ہر کھیت کی کاشتکاری پر ہونے والے منافع کا اندازہ لگاتی ۔ اناج کی قیمتیں، مارکٹنگ کے مواقع، آب پاشی کی سہولیات، دیگر چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محصول کا تخمینہ ہر بیس سال میں ایک مرتبہ لگا کر محصول متعین کیا جاتا۔

تھامس منرو:



تھامس منرو:

منرو 1780ء میں مدراس آیا ۔وہ شروع کے بارہ سال تک میسور جنگ میں بطور سپاہی کام کرتا رہا۔ اس نے 99-1792 تک بارہ محل (ضلع سیلم) اور 1799ء سے 1800ء تک کنارا میں کام کرتا رہا۔ وہ کنٹرول کردہ اضلاع، کرنول، کڈپہ، چتوراور انت پور کا کلکٹر رہا۔اسی عرصہ میں اس نے رعیت داری، آبادکاری کا خیال پیش کیا۔1820ء میں اس نے مدراس گورنر کی حیثیت سے سات سال تک خدمت انجام دیا۔1822ء میں اس نے مدراس میں سرکاری طور پر رعیت داری نظام نافذ کیا۔ اپنے گورنری کے د وران اس نے تعلیم پر توجہ دی اور اس پر ہونے والے خراجات کو ایک سرمایہ کاری سے تعبیر کیا۔ اس نے ہندوستان کی خدمت کرنے پر زور دیا۔جولائی 1820ء میں پٹی کنڈا (ضلع کرنول) میں ہیضہ سے اس کا انتقال ہوگیا۔وہ ایک بہت ہی مقبول لیڈر تھا جس کی یاد میں لوگوں نے مزار بنایا اور اپنے بچوں کے نام اس کے نام پر رکھے۔1839ء میں مدراس میں عوام نے اس کا مجسمہ نصب کیا۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:15 PM

رعیت داری نظام نے زمین میں نجی ملکیت کا تصور پیش کیا اور زمینیں انفرادی طور پر اپنے اپنے نام رجسٹر کی گئیں اور پٹے جاری کئے گئے ۔ انہیں بغیر کسی واسطے کے بیچنے ، کرایہ، رہن رکھنے اور ہبہ کرنے کی مکمل اجازت دی گئی۔

17.3 ماتحتی کا اتحاد اور مسئلۂ الحاق
Subsidiary Alliance and Doctrine



ویلزلی

گورنر جنرل ویلزلی نے (1798 - 1805) میں ہندوستان میں برطانوی خودمختاری قائم کرنے کے لئے ایک جدید پالیسی اختیار کی۔اس نے جنگ فتح کر کے علاقوں کو اپنے قبضہ میں نہیں لیا بلکہ ہندوستانی ریاستوں پر اس کا انتظامیہ مکمل طور پر حاوی تھا۔اس طرح کہ مقامی حکمران ان بادشاہت کے القاب کے ساتھ ہوتے تھے اور وہ متعین الاؤنس ان سے لیتا تھا۔

ویلزلی سے پہلے کمپنی نے ہندوستانی بادشاہوں سے معاہدے کئے تھے ۔نظام اور نواب اودھ کو برطانوی دستہ کی دیکھ بھال کے لئے مالی اعانت ملتی تھی ۔ایسی فوجیں عام طور پر متعلقہ ملک سے باہر تعینات ہوتی تھیں ۔رقم نقدی کی شکل میں ادا کی جاتی تھی ۔جب وقت پر ادائیگی نہ ہوتی تو مشکلات پیش آتیں ۔ ویلزلی نے اپنے انتظامی دائرہ کار کو وسعت دی۔حیدرآباد، میسور، لکھنو مراٹھا پیشوا اور بھونسلے (کولاپور) اور سندیا (گوالیار) سے اس نظام پر پابندی سے عمل کرنے کا یقین دلایا۔

اس معاہدے کے دفعات یہ ہیں :

(a) اس معاہدہ کی روشنی میں ہندوستانی حکمرانوں کو برطانویوں کے ساتھ اتحاد کرنے کی صورت میں فوج کو تحلیل کر کے اپنے علاقے برطانوی فوج اور برطانوی باشندوں کو دینا پڑے گا۔(b) برطانوی فوج کی دیکھ بھال کے لئے اسے قیمت ادا کرنا ہوگا، اگر وہ حفاظت نہ کر سکیں تو علاقہ کے اس حصے کو برطانویوں کے حوالہ کیا جانا ہوگا۔ (c) محافظ شہزادہ کو برطانیہ کے علاوہ یوروپی طاقتوروں بالخصوص فرانسیسیوں سے تمام تعلقات منقطع کرنے ہوں گے۔ (d) کسی بھی یوروپی کو برطانویوں کی اجازت کے بغیر ملازمت نہیں دی جائے گی۔ (e) کمپنی کی اجازت کے بغیر کسی بھی ہندوستانی اقتدار کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ (f) ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی کسی بھی ہندوستانی اتھارٹی کو اجازت نہیں ہوگی۔ اس معاہدے کے تحت ریاستوں کو اپنی خودمختاری اور بالادستی کی قربانی دیتے ہوئے اپنے سیاسی اور فوجی معاملات میں کمپنی پر انحصار کرنا ہوگا۔

اس نظام سے کمپنی حکومت کے فوجی وسائل اور اس کے طریقہ کار میں اضافہ ہوا۔اس نظام سے ہزاروں پیشہ ور فوجیوں کو سیاسی حکام نکالنے پر یا انہیں منتقل کرنے پر مجبور ہوگئے ۔ نکالے گئے کئی فوجی آزادانہ سرگرمیوں جیسے لوٹ مار، وغیرہ میں ملوث ہوگئے ۔چور اچکے سبسیڈی سسٹم کے تحت پھلنے پھولنے لگ گئے ۔کمپنی کو شہزادوں کی ضمانتی حفاظت کے پیش نظر ریاستوں کے انتظامیہ کی صورت ابتر ہوتی چلی گئی اور ان سے منسلک ہونے کی راہ ہموار ہوگئی۔

> ایوان صدر اور صوبوں کے مابین فرق : انگریزوں کے نزدیک ایوان صدر سے مراد وہ جگہ تھی جہاں انتظامی امور کا مرکزی دفتر ہو جیسے مدراس، بمبئی، کلکتہ۔ یہ تینوں ایوان صدر تھے، بعد میں جب یہ ایوان صدر حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہوگئے تو انہوں نے ان کے نام مرکزی اور متحدہ صوبے کر کے رکھ دئے۔

مسئلہ الحاق (Doctrine of Labse) :



ڈلہوزی

عام طور پر ہندو رسم و رواج کے مطابق مرد وارث کی عدم موجودگی میں لڑکے کو گود لینے کی اجازت حاصل تھی ۔ گود لئے بچے کو وارث ہونے کا حق حاصل تھا۔اس تناظر میں سوال یہ تھا کہ کیا اعلیٰ اقتدار (انگلینڈ) کی ریاست ے ماتحت اس طرح کا منہ بولا شہزادہ منظوری کے بغیر جانشین ہوسکتا ہے؟ ڈلہوزی کی آمد سے قبل یہ رواج تھا کہ گود لینے سے قبل یا اس کے بعد کمپنی حکومت سے منظوری لینی پڑتی تھی ۔گورنر جنرل ڈلہوزی نے کہا کہ انگریز اقتدار قانونی طور پر گود لینے کی منظوری دینے سے انکار کر سکتی ہے ۔اس کا مطلب یہ تھا کہ منحصر ریاستوں کے لے پالک بیٹے کی جانشینی کو انگریز حکومت رد کر کے اپنی حکومت میں الحاق کر سکتی تھی۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:16 PM

اس پالیسی کو لاگو کرتے ہوئے پہلی ریاست ستارہ تھی جس کا الحاق کیا گیا۔1843ء میں ستارہ کے شاہ جی فوت ہوگئے اور اس کے گود لئے ہوئے بیٹے کو ڈلہوزی نے بادشاہ تسلیم نہیں کیا۔ جھانسی کا راجہ گنگادھر راؤ نومبر 1853 میں فوت ہوگیا اور ڈلہوزی نے اس ریاست کو اپنے قابو میں فوری طور پر کرلیا۔اس کی بیوہ رانی لکشمی بائی نے 1857ء کی بغاوت میں اہم رول ادا کیا تھا۔رگھو جی بھونسلے سوم کا 1853 میں بغیر وارث (بچے) کے انتقال ہوگیا۔ناگپور کو فوری طور پر اس نے اپنے ماتحت کرلیا۔1851ء میں آخری پیشوا کا انتقال ہوگیا اور وہ تینتیس سال سے کمپنی کا وظیفہ یاب تھا لیکن ڈلہوزی نے اس کے بیٹے نانا صاحب کی پنشن کی ادائیگی جاری رکھنے سے انکار کردیا۔اس طرح نظریہ الحاق کے وسیع پالیسی کے حصول نے ایک آلۂ کار کی حیثیت سے کام کیا۔ جب ولی عہد نے 1858ء میں ہندوستان کا اقتدار سنبھالا تو اس نے پھر الحاق کے نظریہ کو واپس لے آیا۔

17.4 مقامی ریاستیں اور برطانوی عروج
Native States and British Paramountcy

1757 کی پلاسی کی جنگ کے بعد جب کمپنی نے اپنے کیریئر کو وسیع کرنا چاہا تو اس نے دوہری حکومت کا نظام قائم کیا۔اس نظام کے تحت کمپنی کے بعض ملازمین نے شہزادے کے نام کا غلط استعمال کرکے من مانی شروع کردی۔کمپنی کا کام ٹیکس وصول کرنا تھا لیکن عام طور پر وہ مالک ومختار بن گئے۔کمپنی نے سالانہ ٹیکس دینے سے انکار کردیا جس کا وعدہ کلائیو نے شاہ عالم دوم سے کیا تھا۔یہاں تک کہ کارن والیس نے شہنشاہ کے نام خطوط میں حکم برداری کی توثیق کرنا بھی چھوڑ دیا۔ویلزلی نے معاہدہ کی روشنی میں برطانوی اقتدار حاصل کرنے کے لئے ساری کوششیں شروع کردیں۔ویلزلی نے ہندوستان کی تین بڑی ریاستیں حیدرآباد، پونا اور میسور کے ذیلی اداروں سے اتحاد کرلیا۔

1813ء میں گورنر جنرل ہسٹنگز (موریا) نے اپنے مہر "Seal" سے شاہی بالادستی کرنے والے فقرے کو ہٹادیا اور اس نے شہنشاہ اکبر دوم سے اس وقت تک ملنے سے انکار کردیا جب تک کہ وہ کمپنی کے تمام املاک پر قبضہ نہ کرلے لیکن ہیسٹنگز نے ایک پالیسی اپنائی کہ کمپنی ہندوستانی ریاستوں کے انتظامیہ کی کسی بھی طرح کی ذمہ داری نہیں لے گی۔اس طرح اس نظام کی روشنی میں شہزادہ اپنی عوام اور غیرت مند پڑوسیوں کے عدم اطمینان کے باوجود اپنے تخت پر جما رہا۔ کاٹھیوار اور وسطی ہندوستان جیسے خطوں میں بڑی تعداد میں چھوٹے چھوٹے سرداروں کی نگرانی میں دے دیا گیا تھا کمپنی نے فوری طور سے ان پر کارروائی کرنا ضروری سمجھا۔

کمپنی فوج نے اس نظام کے تحت ہندوستانی حکمرانوں کا ساتھ دیا تاکہ ریاست میں کسی قسم کی بدگمانی یا بغاوت واقع نہ ہو۔حیدرآباد میں نظام کا کنٹرول نہ تھا کیونکہ عرب فوجیں آزادانہ طور پر بغیر کسی کے قابو کے رہا کرتی تھیں لیکن برطانوی فوجوں نے عربوں کو قابو میں کیا۔ریاست میسور میں راجہ کی مالی انتظامیہ نے 1830ء میں بغاوت کردی اور ویلزلی کے معاہدے کے تحت کمپنی کو مداخلت کرنے کا حق حاصل ہوگیا۔ ولیم بینٹنگ نے بہ حیثیت گورنر جنرل راجہ کے تمام حقوق چھین کر اس کی جگہ مارک کبن کے حوالہ میسور کا انتظام کردیا۔گوالیار میں اقلیت کی وجہ سے دوبار موضوع پر فریقین آپس میں جھگڑے کرنے لگ گئے۔ریاستی فوج ان کو قابو میں نہیں لاسکی۔ایلنبرو ایک طاقتور فوج کے ساتھ وہاں پہنچا لیکن ریاستی فوج نے مزاحمت کی، مہاراج پور کی اس جنگ میں ریاستی فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔1843 میں ریاستی فوج کو شکست ہوئی اور اس کی طرف سے برقرار فوجی دستوں کی حد بندی سمیت نئی شرائط نافذ کی گئیں۔

ڈلہوزی کے علاقوں کو ضم کرنے کا نیا طریقہ، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، برطانوی ڈومین کے تحت علاقوں کو بڑھایا۔اور اس کے زیر انتظام فوجی دستوں کو الحاق کرنے کا نیا طریقہ لاپس معاہدہ کی روشنی میں ہم نے دیکھا ہے۔اس علاقہ میں برطانوی تسلط برپا ہوا اور اس الحاق سے ہندوستانی شہزادوں کی بہ نسبت کمپنی کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہوگیا۔

17.5 شہری اور عدالتی انتظامیہ میں اصلاحات :
Reforms in civil and Judicial Administration

کارنوالس نے کمپنی انتظامیہ کی ذمہ داری ولیم جونز کے حوالہ کی جو ایک جج اور مستشرق (ماہر علوم مشرق) تھا، اس نے مجرم کا سراغ لگانے اور اسے سزا دینے کے لئے ایک مشنری قائم کی اس طرح سے کلائیو کا بنایا ہوا دوہرے نظام حکومت کا خاتمہ ہوا۔محصولی شعبہ کو

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:17 PM

انتظامیہ اور عدلیہ سے الگ کیا گیا۔ اور اسے صرف ٹیکس کا وصولی محکمہ بنا دیا گیا۔شہری اور فوجی عدالتوں کی از سر نو ترتیب کی گئی۔عدالتی نظام کے تحت عدالتی دیوانی صدر اور صدر نظامت عدالت ہوا کرتے تھے۔ کلکتہ میں یہ پہل کیا گیا کہ یہ دو شہری اور فوجداری عدالتوں کی سربراہی گورنر جنرل اور اس کی کونسل کو دیا گیا اور اس کے ماتحت میں کلکتہ، دکن مرشد آباد، اور پٹنہ میں چار علاقائی عدالتیں قائم کی گئیں ۔ ہندوستانی شہریوں کی مدد سے ہر جگہ تین یوروپی ججوں کی نگرانی میں کام کیا جاتا تھا ۔اس کے بعد ضلعی اور شہری عدالتیں بنائی جائیں اور یہاں بھی یوروپی جج اور ہندوستانی معاون ہوں ۔ ہر ضلع اور بڑے شہر میں مقدمات کی سنوائی ہو اور شہری مقدمات کا فیصلہ اسلامی قوانین کی روشنی میں کیا جائے۔ فوجداری مقدمات کا فیصلہ ہندو اور اسلامی مذہب کے قوانین کی روشنی میں کیا جائے۔

کارن والس نے ملکی خدمات کی اصلاحات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس نے اس شعبہ میں قابل اور دیانتدار سرکاری ملازمین کا انتخاب کیا۔اس نے شہری خدمات کے لئے پرانی پالیسی اپنائی اور کمپنی کے ملازمین کو کم تنخواہوں پر مقرر کیا لیکن انہیں تجارت کرنے کی اجازت دی۔اس نے قابلیت کی بنیاد پر ملازمتیں فراہم کیں لیکن اس نے کمپنی کی خدمات سے ہندوستانیوں کو دور ہی رکھا۔

ہر ضلع میں تھانے (پولیس حلقے) بنائے گئے ۔ ہر تھانہ دار وغہ اور ایک ہندوستانی افسر کے کنٹرول میں دیا گیا۔کارن والیس نظام وارن ہاسٹنس کی نگرانی میں مزید بہتر بنایا گیا، کلکٹر نے بطور مجسٹریٹ کام کرنا شروع کیا۔کارن والس نے شہری اور فوجی انتظامیہ کی حمایت کی تاہم اس نے کمپنی ملازمین کی تعلیم پر خاص توجہ نہیں دی۔ یہ ویلزلی ہی تھا جس نے ان کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔اس کا ماننا تھا کہ عام شہریوں کو زبان کی جانکاری، قوانین، رسم و رواج، عقائد اور ہندوستانی تاریخ کا علم ہونا چاہئے۔انگلینڈ میں لبرل تعلیم کے ساتھ ساتھ، اس مقصد کے حصول کے لئے کلکتہ میں 1800 میں فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔کمپنی کے ملازمین کے لئے تین سالہ کورس مقرر کیا گیا۔اس کالج میں یوروپی پروفیسرز اور 80 پنڈتوں کا تعین کیا گیا۔گویا یہ بنگال شہریوں کے لئے اورنٹیل اسکول تھا۔1806ء میں انگلینڈ میں ایسٹ انڈین کالج قائم کیا گیا۔مدراس میں سینٹ جارج قلعہ کالج 1812ء میں E.S ایلیس نے فورٹ ولیم کالج کے خطوط پر قائم کیا۔یہاں کے لوگوں نے سمجھا کہ جنوبی ہندوستان کی مختلف زبانیں ایک الگ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جو سنسکرت سے آزاد ہیں۔

17.6 کمپنی حکومت کے تحت تعلیم اور ترقی :
Educational and Development under company Rule

تعلیم

وارن ہیسٹنگز نے ایک اسکالر مولوی کا تعاون لیتے ہوئے مسلمانوں کی تعلیمی بیداری کے لئے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس سے ہمیں برطانوی حکومت کے اقدامات کا پتہ چلتا ہے ہے۔مدرسہ کا آغاز چالیس طلباء سے ہوا جنہیں وظیفہ بھی دیا گیا۔اس نے مسلمانوں کے ساتھ جس طرح کے اقدامات کئے اسی طرح کے اقدامات ہندوؤں کے ساتھ بھی کئے اور ان کے لئے بنارس میں اس نے سنسکرت کالج 1791 میں قائم کیا۔ اگلے بیس سال تک آنے والے گورنروں نے اس پر توجہ نہیں دی کیونکہ ان کے نزدیک ہندوستان میں تعلیم پر توجہ دینا ان کے مفادات کے خلاف تھا۔1813 میں جب جب کمپنی نے چارٹر کی تجدید کی اس میں ایک شق یہ رکھی گئی کہ کمپنی کو باقاعدہ تعلیمی پالیسی کے لئے پہل کرنی ہوگی۔ہیسٹنگز نے مشنریوں کی وساطت سے مقامی لوگوں کے لئے اسکولوں کا بندوبست کیا۔انگریزی اور مغربی علوم کی تعلیم دلوانے کے لئے ہندوستانی عوام کے تعاون سے 1817 میں اس نے اپنی سرپرستی میں ایک ہندو کالج قائم کیا۔الکسنڈر ڈف جیسی مشنریوں نے تعلیم کو فروغ دیا۔ ہیسٹنگز کے آزاد خیالی کی بدولت 1799 میں قائم کردہ پریس کی سنسد شپ کو ختم کر دیا گیا۔اس وقت کی فضا میں بنگالی ہفتہ واری سماچار درپن 1818 میں شروع کیا گیا تھا۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:18 PM

1833ء کے چارٹر نے بنیادی طور پر اپنے باشندوں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک کی ترقی پر زور دیا۔ ولیم بنٹنگ متحدہ ہندوستان کا یہ پہلا گورنر تھا جس نے غنڈہ گردی (ڈکیتی اور قتل) پر کنٹرول کیا۔ستی رسم کو ختم کیا، اسکولوں اور کالجوں میں انگریزی ذریعۂ تعلیم کو فروغ دے کر معاشرے کی اصلاح کی۔ خیال کیا جاتا تھا کہ اس کی ان خدمات سے ہندوستانیوں کا فائدہ ہوگا۔اس نے 1835ء میں کلکتہ میں ایک میڈیکل کالج قائم کیا۔اس کالج کے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے 1844 میں لندن روانہ کیا گیا۔کلکتہ میڈیکل کالج کے قیام کے دس سال بعد بمبئی میں گرانٹ میڈیکل کالج کی بنیاد 1845 میں رکھی گئی۔1847 میں روڑکی میں تھامسن انجینئرنگ کالج (موجودہ آئی آئی ٹی) کی بنیاد رکھی اور 1849 میں کلکتہ میں لڑکیوں کے لئے ایک اسکول قائم کیا۔

میکالے 1835 میں بہ حیثیت قانونی وکیل ہندوستان آیا، اسے بورڈ آف ایجوکیشن کا صدر مقرر کیا گیا۔وہ ملکی زبان کے سیکھنے کا زیادہ قائل نہیں تھا، میکالے نے انگریزی زبان کو ہندوستان کی ادبی اور سرکاری زبان بنانے کی سفارش کی تو حکومت نے اسے منظوری دے دی۔

ڈلہوزی نے تعلیمی میدان میں کافی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔اس نے شمال مغربی صوبوں میں (1843-1853) کے نائب گورنر جیمس تھامسن کے تیار کردہ خاکہ کی روشنی میں مقامی زبان میں تعلیمی نظام کو منظوری دی۔چارلس ووڈ کے تعلیمی مراسلے (1854) میں ابتدائی، ثانوی اور کالج کی تعلیم پر مبنی ایک جامع اسکیم کا خاکہ پیش کیا گیا۔عوامی تعلیمی شعبے اور تین بڑے مرکزی دفتروں میں ہر ایک کے لئے علاحدہ ایک ایک یونیورسٹی قائم کی ۔بمبئی، کلکتہ کے علاوہ اس منصوبہ کے تحت 1857ء میں مدراس یونیورسٹی بھی قائم کی گئی۔ ڈلہوزی نے مقامی زبانوں میں تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کر کے میکالے کی پالیسی میں ردوبدل کی۔اس نے نجی اداروں کو بھی امدادی بنانے کا اعلان کیا۔

چارٹر خود مختار ریاست کا ایک تحفہ ہے جسے کمپنی، یونیورسٹی یا شہری حقوق کے مراعات کے ساتھ واضح کیا جاتا ہے۔ایسٹ انڈیا کمپنی کی شروعات ملکہ الزبتھ نے 1600 میں ایک چارٹر سے کی۔ 1773ء میں اسی سال کے بعد وارن ہیسٹنگز نے بطور گورنر جنرل اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد اس کی تجدید کی۔1853 کا چارٹر تھا جو کمپنی حکومت نے شہنشاہ کے حکومت کا انتظام سنبھالنے سے پہلے ترتیب دیا تھا۔

17.7 امن وسلامتی اور ترقیاتی اقدامات پر تگ ودو کرنا
Efforts at safety and Development Measures

پنڈاری جنگ : Pindari war

پنڈاری ہندو اور مسلم دونوں گروہوں پر مشتمل سمندری ڈاکو تھے کمپنی کے ذیلی اتحاد سے ہزاروں فوجیوں کو نکال دیا گیا جن میں سے کئی پنڈاریوں کے ساتھ مل گئے جس کی وجہ سے وسطی ہندوستان میں ان کی تعداد بڑھ گئی۔ انگریزوں نے پنڈاریوں سے جنگ کا اعلان کیا لیکن

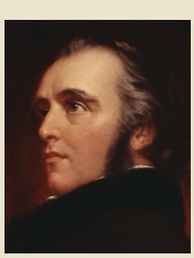
میکالے

میکالے (Macaulay) میکالے کو ہندوستانی ادب، فلسفہ اور طب میں کوئی خاص نئی چیز حاصل نہیں ہوئی۔اس نے 1835 کے اپنے مختصر روئیداد "minute" میں لکھا ہے کہ مجھے سنسکرت، عربی کا علم تو نہیں ہے لیکن سنسکرت اور عربی کتابوں کے ترجمے میں نے پڑھے ہیں۔میں نے یہاں اور اپنے ملک میں مشرقی زبانوں کے ماہرین سے بات چیت کی ہے۔ان میں سے کسی نے بھی یوروپی لائبریری کے ایک بھی شیلف کی اہمیت کا انکار نہیں کیا بلکہ ہر ایک نے اسے قابل قدر نگاہوں سے دیکھا ہے۔یہ تو ہندوستان اور جزیرہ عرب کا بھی ادبی سرمایہ ہے۔

فی الحال ہمیں ایک ایسے طبقے کی تشکیل کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے جس کی ترجمانی ہمارے اور ان لاکھوں افراد کے درمیان کی جاسکے جن پر ہم حکمرانی کرتے ہیں۔وہ ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو لیکن ذوق، آراء، اخلاق اور عقل کے اعتبار سے انگریزی ہو۔اس طبقے کے لئے ہم ہندوستان کی مختلف زبانوں میں مغربی سائنسی اصطلاحات کو بھر دیں اور وسیع پیمانہ پر انہیں علم کی دولت سے مالا مال کر دیں۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:19 PM



ولیم بینٹنک



پنڈاریوں سے بچنے کے لئے دیہاتیوں نے خود کو جلایا

اصل میں دیکھا جائے تو یہ جنگ مراٹھوں سے کی گئی تھی ۔اس طویل جنگ سے(1811-1818) میں پورے وسطی ہند پر برطانیوں کا راج قائم ہوگیا۔

غنڈہ گردی پر پابندی : Suppression of Thuggee

غنڈے چودھویں صدی سے دہلی اور آگرہ کے مابین علاقوں میں چوری اور ڈکیتی کیا کرتے تھے۔وہ قسم، رسم وروج، اور کالی دیوا کے نام پر مسافروں کا قتل کیا کرتے تھے ۔ بینٹنگ نے ولیم سلیمن کو ان غنڈوں کا خاتمہ کرنے کے لئے انچارج مقرر کیا۔1831 سے 1837 کے درمیانی عرصہ میں تین ہزار سے زیادہ چوروں کو سزا دی گئی ۔ پانچ سو چور سرکاری گواہ بن گئے ۔اس طرح 1860 تک ان غنڈوں کا مسئلہ ختم ہوگیا۔



غنڈہ گردی

ستی رسم کا خاتمہ: Abolition of Sati

بینٹنگ نے ستی رسم کو ختم کر کے بڑی ہمت اور انسانیت کا ثبوت دیا۔ عام طور پر اس سے پہلے کے گورنر بیواؤں کو اپنے شوہر کے ساتھ زندہ جلا دینے کے اس عمل پر پابندی لگانے سے گریزاں تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ ہندو مذہب میں مداخلت ہوگی لیکن بیٹنگ نے اس عمل کو ختم کرنے کے لئے ستی ابولیشن ایکٹ نامی قانون 1829 میں نافذ کیا۔اس غیر انسانی عمل کو ختم کرنے میں راجہ رام موہن رائے کی مہموں اور کوششوں نے بہترین کردار ادا کیا۔

ریلوے ڈاک اور ٹیلی گراف نظام:

Railways. Posal & Telegraph Systems

یوروپی تاجروں نے سب سے پہلے ریلوے لائن تعمیر کرنے کا مشورہ دیا، ڈائرکٹروں کو شک تھا کہ ہندوستان میں ریلوے منصوبہ کے قیام سے کیا ان کے مقصد میں کامیابی ممکن ہوگی؟ گورنر جنرل نے انہیں سمجھایا کہ ریلوے سے معاشی فائدہ ضرور حاصل ہوگا۔اسی کشمکش میں سب سے پہلے تین سو میل پر مشتمل ایک ٹریک لائن بچھائی گئی۔

اگرچہ ہندوستان اور لندن کے مابین ٹیلی گراف مواصلات کے لئے بہت ساری تجویزیں پیش کی گئیں۔ بہرحال اس سروس کا افتتاح 1854ء میں ہوا۔ 1857ء کی عظیم بغاوت کے بعد اس کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی۔لندن ور کلکتہ کے درمیان رابطہ کرنے کے لئے کئی دن لگتے تھے اور اب صرف اٹھائیس منٹ پر رابطہ ہونے لگا۔ 1869ء میں نہر سوئز کے کھلنے سے یوروپ اور ہندوستان کے درمیان 4000 کلومیل کا فاصلہ کم ہوگیا۔1870ء تک برطانوی ہند کی حکومت سکریٹری خارجہ، ہندوستانی آفس، لندن سے منظّم طور پر رابطہ میں رہی ہے۔اس کے بعد کرزن کو چھوڑ کر سارے گورنر جنرل اسیٹ انڈیا کمپنی کے صدر دفتر وائٹ ہال کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرتے تھے۔

1853ء میں بمبئی سے تھانہ تک ریلوے لائن کا افتتاح کیا گیا۔1844-55 میں ہو7ہ سے رانی گنج، جنوبی ہندوستان میں 1856 میں مدراس سے ارکونم تک پہلی ریلوے لائن قائم کی گئی اور اسی سال رایا پورم میں ریلوے اسٹیشن کا قیام عمل میں آیا۔



پہلی ریل : بمبئی (ممبئی) سے تھانہ

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:20 PM

آب پاشی : Irrigation


آرتھر کاٹن

انگریزوں نے آب پاشی کو نظر انداز کردیا اور ہندوستانی حکمرانوں نے آب پاشی کے لئے جو نہریں اور تالاب بنوائے تھے وہ ناکارہ ہوتے چلے گئے ۔ کمپنی نے اسے مرمت کرنے یا اس کی تزئین وآرائش پر کوئی توجہ نہیں دی ۔ ایک انجینئر افسر آرتھر کاٹن نے اپنے جذبہ اور لگن سے چند آب پاشی کے کام کئے، اس نے بہت ساری مخالفت کے باوجود کاٹن نے 1836 میں دریائے کولڈیم (کولرون) کے پار ایک ڈیم تعمیر کرایا۔ اسی طرح 1853ء میں شمالی دریائے کرشنا کے پار ایک ڈیم تعمیر کیا ۔ ہندوستان پر ولی عہد کے قبضہ سے قبل 1830 میں جمنا نہر اور 1857ء میں گنگا نہر کی کھدائی تقریباً 400 میل تک کا عمل کیا گیا۔ پنجاب کے علاقہ میں دوآب نہر کی کھدائی 1856 میں کی گئی ۔ لیکن نہر کا کھارا پانی ماحولیاتی پریشانی کا باعث بنا۔

جنگلات : Forests

برطانوی ہندوستانی حکومت کے مالیاتی نظام کا ایک اہم مرکز زمین کی آمدنی کا تھا۔ لہذا انہوں نے زمین کو کاشتکاری کے قابل بنانے کے لئے جنگلات کاٹے ۔ جنگل محل جنگلات کی صفائی کرنے کو زمین بنایا گیا اور کاشتکاری کے لئے نیلام کیا گیا۔ اس خطے کے مقامی باشندوں، سنتھالوں کو یہاں سے دربدر کردیا گیا۔ یہی وہ سنتھال تھے جو ہندوستان میں برطانوی حکومت کے خاتمہ کے لئے مزاحمت کرنے والے پہلے گروہی قبائل تھے ۔ ہندوستانی ریلوے پٹریوں کو بچھانے کے لئے ہندوستانی درخت خاص طور پر سال ۔ دیودار اور ساگوان جیسی مضبوط لکڑیوں کا استعمال کیا گیا۔ مغربی بنگال اور بہار کے جنگل محل سے بہت کچھ کاٹا گیا ۔ ریلوے تعمیر کے لئے ٹمبر انگلینڈ لے جایا گیا تھا جو ہندوستانی جنگلات ناقابل استعمال تھے انہیں کاٹ کر جلا دیا گیا۔ اسی پس منظر میں نوآبادیاتی ریاست نے جنگل کے وسائل کا انتظام اور اس پر قابو پانے کے لئے محکمۂ جنگلات کو قائم کیا اور ہندوستانی جنگلات ایکٹ 1865 میں نافذ کیا گیا۔ یہ ایک ظالمانہ عمل تھا اور مقامی لوگوں کو جنگل سے استفادہ کرنے پر پابندی عائد کردی گئی جس کی وجہ سے وہ ناراض ہوگئے ۔ احتجاجات اور مظاہرات کو کنٹرول رکھنے کے لئے انہوں نے ایک بھیانک فوج داری قبائلی ایکٹ 1871ء میں نافذ کیا۔ چنانچہ اس دور میں قبائلی افراد نے نوآبادیاتی ریاست کے خلاف بغاوتیں شروع کردیں ۔ عصر حاضر کے بھی جنگلات میں اس طرح کی کارروائیاں مایوسی کا شکار بنادیتی ہیں۔

17.8 صنعتی انہدام کاری اور مال ودولت کا ضیاع : Deindusrialization and Drain of wealth

یوروپ ہمیشہ مشرقی ممالک سے کہیں زیادہ ہندوستان سے چیزیں برآمد کیا کرتا تھا۔ مشرقی ممالک مصالحہ جات، ریشم، سوتی کپڑا، زیورات کے بدلے دوسری اشیاء مغرب سے منگویا کرتے تھے۔ انگلینڈ میں ٹیکسٹائل کی پیداوار سے صنعتی انقلاب میں پہلی بار بگاڑ پیدا ہوا۔ ہندوستان کو منظم طریقہ سے غیر صنعتی بنانے کی سازش کی گئی ۔ ہندوستان کپڑے اور ٹکسائل میں دنیا کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہونے کے باوجود لنکا شائر کے کاٹن کپڑوں کا بازار بن گیا۔ سستی چیزوں سے تیار کردہ برطانوی سامان ہندوستان کی مارکیٹوں میں سیلاب کی طرح امنڈ پڑا۔ ہندوستانی روئی سے بننے والا سامان آہستہ آہستہ ختم ہوگیا کیونکہ مشین سے تیار کردہ سامان زیادہ پائیدار اور کم قیمت والا ہوتا تھا۔

کمپنی حکومت نے پچھلے تین دہائیوں سے برطانوی سامان کی درآمدات کو ہندوستان میں بلا روک ٹوک کرنے کے لئے ایک پالیسی پر عمل کرتی رہی، بغیر کسی روک تھام کے انگریزی سامان کی درآمدات گھریلو مصنوعات سے کہیں زیادہ سستی ہوتی جارہی تھیں، اسی وقت ہندوستانی صنعت کاروں کو برطانوی بازاروں سے نکال دیا گیا جس کی وجہ سے ہندوستان جولاہوں اور تاجروں کا بہت نقصان ہوا اور انہیں

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:20 PM

زراعت کے کاموں میں لگنے پر مجبور کیا گیا جس سے مصروف زمینوں پر پہلے سے زیادہ بھیڑ کا بوجھ بڑھ گیا۔

چارلس ٹراویلین نے 1840ء میں ہاؤز آف کامن نامی ایک کمیٹی مندرجۂ ذیل چیزوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے بنائی۔اس سے پہلے بنگال میں ایک عجیب قسم کی ریشمی روئی کی کاشت کی جاتی تھی جس سے ڈھاکہ کا ململ بنایا جاتا تھا اب شاید ہی یہ دیکھنے کو ملے۔ ڈھاکہ نامی قصبہ کی آبادی 1,50000 کے قریب تھی، وہ آزادی گھٹ کر چالیس یا پچاس ہزار کے قریب رہ گئی۔جنگل اور ملیریا نے شہر میں بنا لیا تھا۔ڈھاکہ جو ہندوستان کا مانچسٹر تھا ایک بہت ہی ترقی یافتہ شہر سے انتہائی غریب اور چھوٹا شہر بن گیا ہے۔ واقعی وہاں کی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔



آبے ڈوبوس

ایک فرانسیسی کیتھولک مشنری آبے ڈوبوس نے 1823 میں یوروپ جانے سے پہلے لکھا تھا کہ ہر جگہ بدحالی اور ویرانی پھیلی ہوئی ہے اور ہزاروں جولاہے مدراس کے مختلف علاقوں میں فقر و فاقہ کا سامنا کر رہے ہیں۔گورنر جنرل ولیم بینٹنگ نے کہا کہ سوتی جولاہوں کی ہڈیاں ہندوستان کے گنگا کے میدانی علاقوں میں پڑی ہوئی ہیں۔شاید ہی اس قسم کی تکلیفیں تجارت کی تاریخ میں اس سے پہلے آئی ہوں۔

ولیم بینٹنگ نے برطانوی حکمرانوں کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی حکمرانوں کی سابقہ فلاحی کارناموں کو تسلیم کیا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ محمدی (مسلمان) معاملات کی درستگی میں ہم سے بھی آگے تھے، انہوں نے اپنے زیر قبضہ علاقوں میں آباد ہوئے، مقامی لوگوں سے شادیاں رچائیں اور انہیں تمام رعایتیں عطا کیں۔حملہ آوروں اور فاتحین کی ہمدردیاں حاصل کیں، اس کے برعکس ہماری پالیسیاں، سرد، خودغرض اور بے حس تھیں۔

برطانوی ہندوستان میں فوجی اور شہری انتظامات کے لئے بجٹ کا تقریباً 80% حصہ مختص کیا گیا۔مختلف محکموں کے لئے 20% فیصد حصہ تقسیم کیا گیا اور زرعی شعبہ کو خستہ حالت میں چھوڑ دیا گیا۔آب پاشی کو نظر انداز کیا گیا۔آرتھر کاٹن چاہتا تھا کہ ریاست میں ریلوے نیٹ ورک کی تعمیر کے بجائے آب پاشی پر زور دیا جائے لیکن اس مشورہ کو انگلینڈ کے شاہی گورنر نے مسترد کر دیا۔انیسویں صدی کے آخری ربع میں تباہ کن قحط پھیلنے سے ولی عہد کی نگرانی میں ڈیموں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔

زمینی ٹیکس نظام Ryotwari System کا مقصد آزاد کسانوں کی ایک جماعت تیار کرنا تھا جو بدعنوانی اور بے وفائیوں سے پاک ہو، لیکن اس سے بڑے بڑے زمین داروں کے مقام و مرتبہ پر کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔زمینی ٹیکس علاقوں میں کرایہ داروں نے حکومت کے مفادات پر توجہ نہیں دی حالانکہ یہ زمینی آمدنی حکومت کا ایک بنیاد تھا تو حکومت نے زبردستی حاصل کرنے کی پالیسی اپنائی۔کمپنی حکومت نے مدراس میں 1855ء میں ایک ٹارچر کمیشن قائم کی جس نے اپنی رپورٹ میں کاشتکاروں سے زمینی ٹیکس وصول کرنے کے عمل میں عہدیداروں اور پولیس مظالم کو بے نقاب کیا۔اس کے بعد اس ایکٹ کو 1858 میں منسوخ کر دیا گیا۔

17.9 قحط اور جبری مشقت : Famines and Indentured Labour

ہندوستان میں قحط کا آنا کوئی نئی بات نہیں تھی لیکن برطانوی نوآبادیاتی حکومت کے فوری بعد ارتعاش اور ہلاکتوں میں اضافہ ہوتے چلے گئے. 1825 - 1800 کے درمیان میں چار قحط رونما ہوئے لیکن اس صدی کے آخری ربع حصہ میں 22 قحط آئے۔ایک اندازے کے مطابق 1901 تک 50 لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔رومیش چندر ڈٹ سابق آئی سی ایس اور ایک سخت گیر قوم پرست کی رپورٹ کے مطابق 1860 کے بعد سے اب تک دس بڑے پیمانے کے قحط آئے جس میں تقریباً 15 ملین افراد ہلاک ہوئے۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:21 PM

لائسز فیر اصول (حکومت تجارتی امور میں مداخلت نہیں کرے گی) جسے نوآبادیاتی ریاست نے 1833 میں لاگو کیا تھا اس کا اثر قحط پر بھی پڑا۔ مغربی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا کہنا تھا کہ برطانوی حکومت ہندوستان کو بے حد غریب بنانا چاہتی ہے۔ اڑیسہ قحط جس میں آبادی کا ایک تہائی حصہ غذائی قلت اور بیماری سے تباہ ہوگیا۔ یہ سب ایک بین اور واضح ثبوت تھا، اسی لئے وطن پرست دادا بھائی نوروجی نے ہندوستانی غربت پر تحقیقات کرنے کے لئے اپنی ساری زندگی صرف کردی۔

ایک چشم دید گواہ انگریز نے 1833 کے مدراس کے گنٹور ضلع کے بھیانک قحط کی تصویر کشی اس طرح کی ہے کہ یہ دیکھ کر بڑا ڈر لگتا ہے کہ کس طرح انسان کو حرام چیزیں کھانے پر مجبور کیا گیا۔ مرے ہوئے کتے اور گھوڑوں کے بچت حصہ کو حریصانہ انداز میں انسان کھانے پر مجبور ہوگئے۔ ایک دن ایک گدھا قلعہ سے بھاگ نکلا تو لوگ بھیڑوں کے جھنڈ کی طرح سے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اس کے ہر عضو کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اسے کھا گئے۔

مدراس کا قحط 78-1876 :

Madras Famine of 1876 -78

یکے بعد دیگرے دو مرتبہ مدراس میں موسم برسات کی کمی سے 78-1876 میں شدید قحط پڑا۔ وائسرائے لٹن نے اڑیسہ کی طرح یہاں بھی لیزر فیر کا طریقہ اپنایا جس کی وجہ سے یہاں بھی ساڑھے تین لاکھ افراد ہلاک ہوگئے۔

سیلون، مورشین، فجی، ملایا، کیرین جزیروں، ناٹل اور جنوبی افریقہ میں زرعی فصلوں اور ڈھلوانوں کی کاشت کو متعارف کروانے کے لئے بہت زیادہ مزدوروں کی ضرورت تھی۔ شروع شروع میں اس مقصد کے حصول کے لئے غلام مزدوروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں غلامی کے نظام کے خاتمہ کے بعد (1843) میں نظام عدل کو انہوں نے اپنایا۔ اس نظام کے تحت مزدوروں کو پانچ سال معاہدہ پر رکھا جاتا تھا۔ مدت ختم ہونے کے بعد وہ اپنے وطن واپس جاسکتے تھے۔ بہت سے غریب کسان اور جولاہے پیسے کمانے کی غرض سے یہاں روانہ ہوگئے کیونکہ ان کی حالت میں بہت خستہ تھی۔ نوآبادیاتی ریاست نے ایجنٹوں کو اجازت دی کہ وہ کسی طرح کی بھی مکر و چال اختیار کرکے یا اغوا کرکے مزدوروں کو لائے۔ غلامی کے اس نئے نظام کے تحت برطانوی کافی کے باغات میں مزدوروں کو مزدوری کرنے کے لئے لایا گیا۔ لہذا بھرتیوں کے ساتھ ساتھ 1830 کی دہائی میں صحراء میں جرم کو روکنے کے لئے قوانین کی تشکیل کی گئی۔ لوگوں نے غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس غلامی کی نئی شکل کو اختیار کیا۔

1815ء میں سری لنکا گورنر نے مدراس کے گورنر سے رابطہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے یہاں کے باغات میں کام کرنے کے لئے مزدور چاہئے۔ مدراس نے اس خط کو تنجاؤر کے کلکٹر کے پاس روانہ لیا، اس نے لکھ بھیجا کہ یہاں کے لوگ اپنی زمین کی مٹی سے بہت محبت کرتے ہیں اس لئے جب تک انہیں کچھ رعایتوں کا اعلان نہ کیا جائے اپنی بستی چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ لیکن 1833 اور 1843 کے ان قحطوں کے آنے سے لوگوں نے حکومت سے کسی بھی قسم کا مطالبہ کئے بغیر ہی سیلون میں کافی اور چائے کے باغات میں کام کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ 1868 - 1843 کے دوران تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد 1,444,407 افراد مدراس سے سیلون مزدور کی حیثیت سے نکل پڑے۔



گروی رکھنے والے مزدور



اڑیسہ کا قحط



مدراس کا قحط

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:22 PM

مزدور نظام معاہدہ : Indentured labour system

یہ ایک تعزیری معاہدہ نظام تھا جو موجودہ دور کے مزدوری نظام سے بالکل مختلف ہے۔ یہ طویل مدتی معاہدہ لیبر نظام کے تحت اس کارکن (مزدور) کو سزا ملنے پر بھی جیل میں کام کرنا پڑے گا۔ (a) ڈیوٹی میں غفلت یا کام کرنے سے انکار کی صورت میں (b) احکامات کی نافرمانی یا بد انتظامی کی صورت میں (c) سروس چھوڑ دینے کی صورت میں معاہدہ کی مدت ختم ہونے سے قبل۔ اگر ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت واقع ہوجائے تو میں اسے یا تو اجرت نہیں دی جائے گی۔ یا اسے سلاخوں کے پیچھے جیل میں ڈھکیل دیا جائے گا۔ اس معاہدہ کے تحت تنخواہ میں نہ تو اضافہ کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اگریمنٹ کی مدت میں کمی کی درخواست پیش کی جاسکتی ہے۔ کھیتوں میں خواتین کی حالت زار کا ذکر مشہور ہندوستانی گانے کار سبھوتھوٹا تھائل میں ذکر کیا گیا ہے۔

دولت کی نکاسی یا اس کا ضیاع : Drain of wealth



دادا بھائی نوروجی

دادا بھائی نوروجی نے ہندوستان میں غربت اور برطانوی حکومت سے قبل کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ انگریز کی حکمرانی سے قبل کے حملہ آور کیسے مختلف ہوا کرتے تھے لیکن ہندوستانی صنعت نے اس درد دل کا علاج کیا اور اس میں دوبارہ جان ڈالی۔ جب حملہ آور ملک کے حکمران بنے تو وہ یہیں آباد ہوگئے، انہوں نے کسی بھی طریقہ سے حکمرانی کی ہو ملک میں مادی یا اخلاقی کھوکھلا پن نہیں تھا لیکن انگریزوں کا معاملہ الگ ہی تھا۔ شروع شروع کی جنگوں سے عوام قرضوں کے بوجھ تلے دب گئے اور یہ زخم زندگی کا مسلسل دھارہ بن کر خون کو بہاتا چلا گیا۔ ساتھ ہی حکمران قصابوں کی طرح تھے۔ ادھر ادھر رہا کرتے تھے لیکن انگریز ان کے دلوں کو سائنٹفک طریقہ سے کاٹ چکے تھے اور ابھی تک کوئی بھی زخم بھرتا ہوا نظر نہیں آرہا تھا اور جلد ہی تہذیب، ترقی اور حقیقی روح کے زخم کو وہ چھپا نہ سکے۔

نوروجی نے کہا کہ انگلینڈ میں مکانات کی قیمتوں کی شکل میں دولت کا ایک بڑا سودا کیا گیا۔ مندرجۂ ذیل مکانات پر چارجس مقرر کی گئیں۔

- کمپنی کے حصص یافتگان کے زائد معاوضہ پر
- یوروپی شہریوں، یوروپی تاجروں اور کاشتکاروں کی تنخواہوں اور بچت پر
- شہری اور فوجی خدمات سے سبکدوش ہونے پر پنشن کے ملنے کی صورت میں
- لنڈن میں انڈین آفس کے عملہ اور سکریٹری برائے ہوم کی تنخواہوں پر
- ہندوستان میں لڑی جانے والی جنگوں کے اخراجات، ریلوے کی تعمیر کے لئے بینکوں سے حاصل کردہ قرضوں پر

1837ء میں انگلینڈ کو دیا گیا ہندوستان کا قرضہ 130 ملین پاؤنڈ واجب الاداء تھا پھر یہ بڑھ کر 220 ملین ہوگیا۔ اس میں سے 18 فی صد افغانستان اور برما جنگ کے لئے استعمال کیا گیا۔ 1908 کی ایک سرکاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ریلوے کی وجہ سے بھارت پر 177.5 ملین پاؤنڈ کا قرض باقی تھا۔ سرسبز و شاداب سرمایہ کے حصول کے لئے برطانویوں نے انگلینڈ کے دارالحکومت میں نجی کارروائی کر کے کمپنی قائم کی۔ 5% ضمانتی سود کی شکل میں نوآبادیاتی ملک نے اسٹرلنگ پاؤنڈ کی شکل میں سودا ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کو 220 ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔

دادا بھائی نوروجی نے دولت کے ضیاع پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انگلینڈ میں خرچ کی ہوئی رقم اگر ہندوستان کے ہاتھوں میں ہوتی تو ہندوستان معاشی طور پر بہت زیادہ ترقی کرسکتا تھا۔ یہاں تک کہ اٹھارویں بار میں محمود غزنوی کی لوٹ مار ختم ہوگئی لیکن برطانوی لوٹ مار ختم نہیں ہو پائی۔ آر سی دت نے کہا کہ ملکہ وکٹوریہ (1890.1901) کے دور کے آخری دس سال کے دوران 647 ملین پاؤنڈ میں سے 159 ملین پاؤنڈ کو انگلینڈ بھیج دیا گیا جو اس ملک کی کل آمدنی کا 44% فی صد تھا۔

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:23 PM

خلاصہ : Summary

- کمپنی کا ''ذمہ داری کے بغیر اقتدار پر قبضہ'' کے نتائج کو اجاگر کیا گیا ہے۔
- ذیلی ادارہ اور نظریہ الحاق کے ذریعہ برطانوی دائرہ اقتدار میں مزید ہندوستانی علاقوں کو لانے کی وضاحت کی گئی ہے۔
- جائیدادی ٹیکس کی مدت بنگال میں مستقل آبادکاری اور مدراس میں رعیت واری نظام پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔
- شہری اور عدالتی انتظامیہ میں ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سماجی ثقافتی اور تعلیمی اصلاحات اور یکے بعد دیگرے گورنر جنرلوں کے ترقیاتی پروگراموں پر بھی بحث کی گئی ہے۔
- ریلوے اور ٹیلی گراف کو ایجاد کر کے انگریزوں نے ان لوگوں پر اپنا کنٹرول کیسے برقرار رکھا جن پر انہوں نے حکمرانی کی تھی ۔ا سے واضح کیا گیا ہے۔
- دادابھائی نوروجی نے دولت کے ضیاع کو کیسے پیش کیا گیا ہے۔
- کمپنی حکومت کی استحصالی پالیسیوں سے قحط کا آنا، کاریگروں اور جولاہوں کو دوسری جگہوں پر نوآبادیاتی ممالک میں مزدوروں کی حیثیت سے بھیجے جانے کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔

مشق : EXERCISE

BCJFZ

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ ..... ہندوستان میں پہلی برطانوی تسلط کی اصل بنیادی جنگ ثابت ہوئی۔

(a) پلاسی کی جنگ (b) پہلی کرناٹک جنگ

(c) بکسر (d) ونداواسی

2۔ شاہ عالم دوم نے معاہدہ کے مطابق، بنگال، بہار اور اڑیسہ کے (دیوانی محصولات وصولی کے فرائض) کمپنی کے حوالے کر دئے تھے

(a) الہ آباد (b) مدراس

(c) پونا (d) پانڈیچیری

3۔.....نے بنگال میں دوہرا نظام متعارف کروایا

(a) وارن ہسٹنگ (b) ڈوپلیکس

(c) کارن والیس (d) رابرٹ کلائیو

4۔.....ہندوستان میں کمپنی کے معاملات کو منظّم کرنے کے لئے منظور کیا گیا

(a) ریگولیٹنگ ایکٹ (1773)

(b) پٹ انڈیا ایکٹ (1784)

(c) چارٹر ایکٹ (1813)

(d) چارٹر ایکٹ (1833)

5۔ ..... ہندوستان کا پہلا وائسرائے اور گورنر جنرل جو برطانوی پارلیمنٹ کا جواب دہ تھا۔

(a) کارن والس (b) کیننگ

(c) ویلزلی (d) ہیسٹنگ

6۔ کارنوالس نے.....کے زمینداروں کی مستقل آبادکاری کی

(a) میسور (b) بمبئی

(c) بنگال (d) مدراس

7۔ .....نے رعیت داری نظام متعارف کروایا

(a) کارنوالس (b) تھامس منرو

(c) رابرٹ کلائیو (d) وارن ہیسٹنگ

8۔ وہ برطانوی افسر جس نے غنڈوں اور ڈکیٹوں کا خاتمہ کیا

(a) ولیم آدم (b) ولیمس سلیمن

(c) جیمس ہولینڈ (d) جان نکلسن

9۔ نظریہ الحاق کے تحت بچہ گود لینے والی پالیسی کے تحت پہلی ریاست .....تھی جو گری تھی

(a) ناگپور (b) اودھ

(c) جھانسی (d) ستارہ

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:23 PM

10۔ .....نے زمینی محصولات کو جائز طریقہ سے زبردستی جمع کیا

(a) رعیت داری ایکٹ

(b) پٹ انڈیا ایکٹ

(c) مستقل آبادکاری ایکٹ

(d) Torture Act

11۔ .....نے انگریزی کو ادبی اور سرکاری زبان کی حیثیت سے متعارف کروایا

(a) کارن والس (b) ولیم بینٹنگ

(c) میکالے (d) تھامس منرو

12۔ .....میں مدراس یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا

(a) 1837 (b) 1861 (c) 1844

(d) 1857

13۔ ستی رسم کو ختم کرنے میں.....نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

(a) وارن ہیسٹنگ (b) ولیم جونز (c) راجہ رام موہن رائے (d) دیانند سرسوتی

14۔ جنوبی ہندوستان میں پہلی ریلوے لائن رایاپورم سے ..... تک 1856 میں چلائی گئی تھی

(a) وانمباڈی (b) کاٹپاڈی (c) ولوپورم

(d) ارکونم

15۔ صحیح بیان تلاش کیجئے

(a) گورنر جنرل کا انتخاب ایسٹ انڈیا کمپنی کے عدالتی ڈائریکٹر کے ذریعہ ہوتا تھا

(b) ذیلی نظام نے کمپنی کے فوجی وسائل اور طریقہ کار کو کم کر دیا

(c) لارڈ ولزی نے تعلیم کو فروغ دینے کے لئے مدرسہ قائم کیا۔

(d) لارڈ ڈلہوزی نے مارچ 1835 میں کلکتہ میڈیکل کالج کی بنیاد رکھی۔

16۔ دعوی:A۔ برطانوی حکومت نے ڈیموں کی تعمیر شروع کی سبب:R۔ انیسویں صدی کے آخری ربع کے حصہ میں یکے بعد دیگرے قحط واقع ہوئے

(a) A صحیح ہے مگر R غلط ہے (b) A صحیح ہے مگر R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

(c) A صحیح ہے مگر R، A کی صحیح وضاحت ہے (d) A غلط ہے، مگر R صحیح ہے۔

(17) مندرجۂ ذیل میں سے غلط جوڑ کی نشاندہی کیجئے

(a) گنگا دھر راؤ جھانسی

(b) رگھوجی بھونسلے ناگپور

(c) شاہ جی ستارہ

(d) اسکنڈیا کولاپور

(a) 4,1,2,3 (b) 2,3,4,3

(c) 3,2,1,4 (c) 2,1,4,3

18۔ جوڑ لگائیے

A۔	آرتھو کاٹن	1۔	سنسکرت کالج
B۔	ولیم سلیمن	2۔	کولی ڈام
C۔	ولیم بنٹنگ	3۔	ٹھگی منیز
D۔	کارن والیس	4۔	ستی کے خاتمہ کا ایکٹ

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے

(1) ریگولیٹنگ ایکٹ 1773

(2) گورنر تھامس منرو

(3) صدر مقام اور صوبوں کے درمیان فرق

(4) کارن والیس نے شہری سروسز کے شعبہ میں زیادہ نمایاں رول ادا کیا۔ واضح کریں

(5) انگریزوں نے آب پاشی کی ترقیات کے لئے جو کام کیا اس پر ایک نوٹ لکھئے۔

(6) ڈاکملہل پر ایک نوٹ لکھئے۔

(7) ''دولت کے بہاؤ نے ہندوستان کو کنگال کر دیا''۔ کیسے؟

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:24 PM

III۔ مختصر جوابات لکھئے:

(1) دوہرا نظام

(2) زمین داروں نے حکومت کے تفویض کردہ اراضی پر موروثی حقوق کیسے حاصل کئے۔

(3) الحاق نظریہ

(4) عدلیہ انتظامیہ میں کارون والیس کی اصلاحات

(5) چارلس ووڈ کا مراسلہ

(6) پنڈارس اور چوراچکے (ٹھگی)

(7) ہندوستانی ہینڈلوم دستکاروں پر صنعتی انقلاب کے اثرات

(8) مزدور نظام معاہدہ

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ لارڈ ویلزلی کے متعارف کردہ سبسیڈری الائنس کی وضاحت کیجئے۔

2۔ کمپنی کے اصول کے تحت تعلیمی ترقی کی نوعیت لکھئے۔

3۔ ہندوستانی حکومت کے منظور شدہ جنگل ایکٹ (1865) کے حالات بیان کریں اور اس کے اثرات کی نشاندہی کریں۔

سرگرمی :

1۔ برٹش نظام کے تحت قائم کردہ ریلوے، اور ٹیلی گراف کا موازنہ کیجئے۔

2۔ ہندوستان میں برطانوی استعمار کے فوائد و نقصانات پر تبادلہ خیال کیجئے۔

تفویضات : Assignment

1۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت کے ذریعہ دولت کی نکاسی (ضیاع) سے متعلق ایک جامع رپورٹ تیار کریں۔

2۔ ہندوستانی ریلوے کا نیٹ ورک ہندوستان میں برطانوی ماخذ اس شعبہ کو جدید بنانے کی حالیہ کوششوں کو بیان کرتا ہے۔

REFERENCE BOOKS : حوالہ جات

1. Michael Edwardes, *British India 1772-1947*, Rupa & Co, 1993.
2. Dharma Kumar, *Land and Caste in South India*, Cambridge University Press, 1965.
3. Dharma Kumar and Tapan Raychaudhuri (eds), *The Cambridge Economic History of India*, Cambridge University Press, 2008.
4. L.S.S. O'Malley, *Modern India and the West*, OUP, 1968.
5. Sarada Raju, *The Agrarian Structure of the Madras Presidency: Impact of British Administration*, University of Madras.
6. William Digby, *Prosperous British India*, New Delhi: Sagar Publications, 1969.
7. Geoghegan, *Report on Coolie Emigration from India*, 1874.
8. Madhav Gadgil and Ramachandra Guha, *This Fissured Land*, OUP, 1992.
9. Naoroji, *Poverty and Un-British Rule in India*, Publication Division, Govt. of India.

GLOSSARY : فرہنگ الفاظ

in pursuance	کسی کا تعارف کرنا، پیروی / اتباع
scalpel	عمل جراحی، جراحی کی چھری
contingent	دستہ، فوجی قوت کا ایک شعبہ
ceded	دے دینا، مال عطا کرنا
paramount	سب سے اعلیٰ، برتر / اہم
farrier	نعل بند / بیطار۔ وہ شخص جو گھوڑوں کے پاؤں کے لئے دھات کی پلیٹیں تیار کرتا ہے۔
draconian	سفاکانہ و ظالمانہ عمل۔ سخت دل
insurrection	بغاوت۔ سرکشی
devoured	ہڑپ کر لینا۔ بے تابی سے کھانا، یا نگل لینا
pillage	لوٹا ہوا سامان۔ جنگ میں لوٹا ہوا مال

11 his unit 17 Set
Monday, January 31, 2022 11:04:24 PM

اکائی
18

برطانوی دورِحکومت کی ابتدائی مزاحمتیں
Early Resistance to British Rule

سیکھنے کے مقاصد :

خودکی واقفیت کے لئے

- برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف ابتدائی دورِحکومت میں میسور بادشاہوں کی طرف سے جنگوں کے سلسلہ کا جاری ہونا۔
- جنوبی ہندوستان میں پالائیکار نظام اور جنوبی پالیکاروں کی بغاوت۔
- کانگوخطہ میں تیران چنناملائی اور ویلور میں معزول شدہ حکمرانوں کی بغاوت۔
- کمپنی، مہاجن اور زمینداروں کے خلاف کسانوں اور قبائلی لوگوں کی بغاوت۔
- 1857 کی شدید بغاوت کے بعد کمپنی حکومت کا برطانوی بادشاہت کی طرف سے برطرف کرنا۔

تعارف : Introduction

علاقوں کی مسلسل فتح اور برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی توسیع پسندانہ پالیسی کے نتیجہ میں معزول شدہ بادشاہوں، ان کے بچوں، نکالے گئے زمین داروں اور پالیکاروں نے بغاوتیں شروع کردیں۔ مؤرخین نے اسے اولین بغاوت قرار دیا ہے۔ اسے بے دخل کسانوں اور قبائیلوں کی بغاوت بھی کہہ سکتے ہیں زراعت کے تعلق سے زمینی محصولاتی نظام اور عدالتی انتظامیہ میں انگریزوں کی جانب سے کی گئی تیز رفتار تبدیلیوں کی بدولت زرعی معیشت بہت متاثر ہوئی اور اس سے معاشرے کے مختلف طبقات میں بد امنی پھیلی۔ جب سابقہ مظلوم حکمراں طبقہ نے بغاوت کے سلسلہ کو شروع کیا تو کسانوں اور کاریگروں نے بھی ان کی حمایت کی۔ اس سبق میں جنوبی ہندوستان کے واقعات کے ساتھ ساتھ 1857 کی عظیم بغاوت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

18.1 میسور سلاطین اور ان کی بغاوتیں: Mysore Sultans and their Reistance

حیدر علی کا عروج

وجے نگر سلطنت کے زیر اقتدار میسور ایک چھوٹی سی جاگیر دار مملکت ہوا کرتی تھی۔ 1565 میں وجیانگر کے خاتمہ کے بعد وڈیروں کے حکمران خاندان نے یہاں اپنی آزادی کا دعوٰی مطالبہ کیا اور 1578 میں راجہ وڈیار کو بادشاہ بنایا گیا اور 1610 میں اس نے اپنا دار الحکومت میسور کو ترک کر کے سری رنگا پٹنم بنایا۔

وڈیار خاندان 1760 تک یہاں حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد اصل اقتدار حیدر علی ہاتھوں چلا گیا، حیدر علی کے والد فتح محمد کولار کے فوج دار (قلعہ کے فوجی کمانڈر) تھے، ان کے انتقال کے بعد حیدر علی نے جب اقتدر سنبھالا تو ان کی فوجی صلاحیت نے انہیں فوجیوں کے سپہ سالار کی صف میں لا کھڑا کر دیا۔ 1755 تک انہوں نے ایک مؤثر مقام و مرتبہ حاصل کرلیا۔ 100 گھوڑسوار اور 2000 فوج کی کمانڈری

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:38 PM

کی، حیدر علی نے میسور کی فوجی بغاوت کو کچل دیا اور زمینوں کو واپس کر دیا اور مراٹھیوں کے قبضہ کردہ میسور سلطنت کے مقامات کو بھی بحال کر دیا اور انہیں ''فاتح حیدر بہادر'' یا مظفر جنگ اور شیر ببر'' کا لقب دیا گیا۔ حیدر علی نے برطانیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے فرانسیسیوں سے اتحاد کرلیا اور


حیدر علی

انہیں مرہٹوں کے منصوبوں سے خطرہ لاحق ہوگیا لیکن حیدر علی اس صورت حال سے نمٹنے میں کامیاب ہوگئے۔ وہ نہ صرف دلووائی بلکہ میسور کے حقیقی حکمران بن گئے۔ 1770ء میں میسورر کے بادشاہ ننجا راجہ گورنر کوز ہر دے کر مار دیا گیا اس کے مارنے میں حیدر علی پر شبہ کیا گیا، اس کے بعد وڈیر بادشاہ برائے نام حکمرانی کیا کرتا تھا حیدر علی ہی اصلی بادشاہ تھے۔

حیدر علی اور انگریز : Hyder Ali and the British

دیوانی کا حق (بنگال، بہار اور اڑیسہ سے مغل بادشاہ کی طرف سے ٹیکس جمع کرنے) کا اختیار پانے کے بعد کمپنی کو اپنے علاقوں کی حفاظت خود کرنی پڑی۔ چونکہ کمپنی بہت زیادہ مضبوط نہیں تھی اس لئے اس نے ہندوستانی ریاستوں کے معاملات میں مداخلت کرنے سے گریز کیا۔ وارن ہیسٹنگ نے بقیہ ریاستوں کو ''چاروں طرف مکمل باڑ'' کے ماتحت برقرار رکھا۔ تاہم کمپنی اپنی نوابی کے لئے لگاتار حملوں کی وجہ سے کرناٹک امور کی طرف راغب ہوئی، انگریز تاجروں نے ہندوستان میں براہ راست مداخلت کرنا چاہا لیکن انہیں دو مضبوط طاقتوں سے خطرہ لاحق تھا، ایک حیدر علی اور دوسرے حیدرابادی نظام تھے۔

میسور کی پہلی جنگ (1767-69) : First Mysore war (1767-69)

تیسری کرناٹک جنگ میں کرنل فورڈ نے 1759 میں بنگالی فوجیوں کی سرپرستی کرتے ہوئے مسولی پٹنم کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور یہ صلابت جنگ کے ساتھ معاہدہ کا سبب بنا جس کی نتیجہ میں شمالی حکومتوں گنجام، ویزاکپٹنم، گوداوری، کرشنا اور گنٹور کے اضلاع) کو انگریزوں کے حوالہ کر دیا۔ مغل سلطنت نے انگریزوں کے شمالی علاقوں کو 1765ء کے الہ آباد معاہدے کے تحت قانونی شکل دے دی۔ 1766 میں جب انگریزوں نے ان علاقوں پر قبضہ کرلیا تو کئی مسائل پیدا ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نظام علی کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا جس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ دشمنوں کے کسی بھی قسم کے خطرات کے رونما ہونے کی صورت میں انگریز ان کی مدد کریں گے۔ اس وعدے کا مطلب یہ تھا کہ حیدر علی کے حملہ کرنے کی صورت میں انگریز حیدر آباد نظام کا ساتھ دیں گے۔ یہاں سے امدادی نظام (subsidiary system) شروع ہوا۔ اس معاہدے کے باوجود نظام نے 1767 میں حیدر علی سے بھی معاہدہ کرلیا۔ اس وجہ سے انگریزوں نے حیدر کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا، اسے پہلی اینگلو میسور جنگ یا پہلی میسور جنگ کہا جاتا ہے۔

بمبئی سے آنے والی ایک انگریزی فوج نے مغربی ساحل پر واقع منگلور اور اس کے آس پاس کے علاقوں پر قبضہ کرلیا لیکن حیدر علی نے ان علاقوں کو بہت جلد اپنے قابو میں کرلیا۔ انگریزوں نے بنگلور کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہا لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی۔ 1768 میں حیدر علی نے بارہ محل (سیلم ضلع) پر حملہ کر کے کرور اور ایروڈ پر حملہ کرتے ہوئے کیپٹین نکسن کو شکست دے کر دونوں علاقوں کا اقتدار سنبھال لیا۔ اسی اثناء میں اس کے ایک جنرل فضل اللہ خان نے مدورائی اور ترنل ویلی پر حملہ کیا، حیدر تنجاؤر اور یہاں سے کڈلور روانہ ہوا۔ اگرچہ حیدر انگریزوں سے مسلسل جنگ کرنے کا خواہاں تھا لیکن مراٹھا یلغار کی دھمکی نے انہیں انگریزوں سے مذاکرات کرنے پر مجبور کر دیا۔ معاہدہ مدراس کے شرائط یہ تھے۔

کرور کے علاوہ فتح شدہ علاقوں کو واپس کر دیا جائے گا، دفاعی جنگوں میں باہمی امداد کی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مرہٹوں کے خلاف انگریز حیدر علی کی مدد کریں گے۔ لیکن جب انگریزوں نے مدد نہیں کی تو حیدر علی پھر انگریزوں کے خلاف ہوگئے۔

حیدر کی دوسری میسور جنگ (1780- 84)

امریکی جنگ آزادی کے بعد فرانس نے امریکہ کے ساتھ 1778 میں ایک دوستانہ معاہدہ کیا، اس لئے برطانیہ نے فرانس سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس اثناء میں اسپین نے امریکہ کے ساتھ معاہدہ کرلیا اور 1779 میں انگلینڈ سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان میں انگلینڈ کا

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:39 PM

کسی نے ساتھ نہیں دیا۔ نظام اور مراٹھوں کی فرانسیسی حمایت سے صورت حال مزید ابتر ہوگئی ۔ حیدر علی نے انگلینڈ کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کرناٹک پر حملہ کردیا۔

کولینل بیلی جو ہیکٹر منرو کی فوج میں شامل تھا، حیدر کے اچانک حملہ سے بری طرح زخمی ہوگیا۔اس نے منرو کو مدراس لوٹنے پر مجبور کردیا ۔اس طرح حیدر علی نے آرکاٹ پر (1780) میں قبضہ کرلیا۔ مدراس حکومت کی درخواست پر وندااواسی کے فاتح سرائیکوٹ کو کلکتہ سے سمندری راستہ کے ذریعہ مدراس کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا جس نے حیدر علی سے فتح حاصل کرکے پانڈیچیری کا رخ کیا۔ اس دوران حیدر نے تنجاؤر سلطنت کو تہس نہس کرڈالا، کوٹے، پورٹونووو پہنچا اور فیصلہ کن جنگ کرکے حیدر کو شکست دے دی لیکن وہ گرفتاری سے بچ نکلے ۔ ٹیپو نے کرنل بریتھویٹ کو کمپونم کے قریب بری طرح شکست دے کر اسے قیدی بنالیا۔ میسور سلطان کی توجہ ہٹانے کے لئے جنرل میتھوز نے منگلور پر قبضہ کرنے کے لئے ایک مہم چلائی، توقع کے مطابق ٹیپو کرناٹک چھوڑ کر مغربی ساحل روانہ ہوگئے ۔

1782ء میں کینسر سے حیدر کا انتقال ہوگیا۔ امریکی جنگ آزادی کے اختتام کے بعد پیرس معاہدہ (1783) پر دستخط کئے گئے اور منگلور کے طویل محاصرے نے انگریزوں کو ٹیپو کے خلاف جارحانہ مقابلہ کرنے پر مجبور کردیا۔ کلونل لینگ نے کرور اور ڈنڈی گل پر قبضہ کرلیا اور کرنل فارٹن نے پالی گھاٹ اور کوئمبتور پر قبضہ کرلیا لیکن سری رنگا پٹنم کی طرف پیش قدمی کرتی ہوئی انگریز فوج کو ٹیپو نے روک دیا اور امن کے ذریعہ اسے حاصل کرلیا۔ معاہدہ منگلور پر مارچ 1784ء میں دستخط ہوئے جس کی رو سے دونوں فریقوں نے اپنے اپنے فتح کئے ہوئے علاقوں کو واپس کرکے قیدیوں کو رہا کروادیا۔

تیسری میسور جنگ (1790-92) :

Third Mysore war (1790-92)

اس وقت لارڈ کارن والس گورنر جنرل بن چکا تھا، اس نے ٹیپو سے انتقامی کاروائی لینی چاہی۔ بڑی بڑی جنوبی طاقتیں حیدرآباد نظام اور مراٹھا نے برطانیوں کی حمایت کی۔ یہاں تک کہ حیدرآبادی نظام نے جنگ کرنے کے لئے وسائل اور فوج بھی فراہم کی ۔ مرہٹے جو انگریزوں کے ساتھ 1782 میں اپنی اینگلو مراٹھا جنگ کے بعد صلبائی معاہدے پر دستخط کرچکے تھے، انہوں نے بھی برطانویوں کا ساتھ دیا۔ اس طرح برطانوی طاقت بہت مضبوط ہوگئی۔



ٹیپو سلطان

ٹیپو نے قسطنطنیہ کو اپنا ایک سفیر اور پیرس میں 1787 میں ایک سفیر بھیجا تاکہ انگریزوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کیا جاسکے ۔فرانسیسی بادشاہ لوئیس XVI مہمان نواز تو تھا لیکن اس نے سلطان سے صرف مبہم وعدے کئے۔

ٹریوونکور پر ٹیپو کے حملے اور کرینگلور (کوڈونگلور) پر قبضہ کرنا گویا کمپنی حکومت کے خلاف اعلان جنگ سمجھا گیا کیونکہ یہ برطانیوں کا حلیف تھا۔ جو تیسری اینگلو میسور جنگ کا سبب بنی۔



سری رنگا پٹنم کا قلعہ

کولینل ہارٹلی نے کالی کٹ میں ٹیپو جنرل حسین علی کو شکست دے دی، اس کا بدلہ لیتے ہوئے ٹیپو نے ترونامئی کے علاقوں کو اپنے قابو میں کرلیا۔ وہ فرانسیسی پانڈیچیری کے گورنر کی مدد کے خواہاں تھے لیکن اس نے مدد نہیں کی، کارن والیس خود ویلور سے بنگلور جاتے ہوئے اس نے ٹیپو کا سامنا کیا اور شکست دے دی۔ لیکن دفعات (شرائط) عائد نہ کرنے پر کارن والیس کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا گیا۔ اس موقع پر مراٹھوں نے مطلوبہ دفعات کی فراہمی میں برطانیوں کی مدد کی، انگریزوں کی زبردست فوج نے سری رنگا پٹنم پر دوبارہ حملہ کرکے اس کا محاصرہ کرلیا لیکن ٹیپو نے مقابلہ کرنے کے بجائے صلح کرلی اور ان کی عائد کردہ شرائط کو قبول کرلیا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:40 PM

سری رنگا پٹنم کے معاہدے کے مطابق ٹیپو نے اپنی آدھی سلطنت چھوڑ دی۔ تین کروڑ روپئے بطور معاوضہ ادا کئے اور اپنے دو بیٹوں کو بطور یرغمال رکھنے کا عہد کیا۔ اتحادیوں، مرہٹوں اور برطانیوں میں معاوضے اور علاقوں کے حصص برابر تقسیم کئے گئے۔ انگریزوں کو ملابار، ڈنڈیگل اور بارہ محل مل گئے۔ ٹیپو سے کورگ (کوڈگل) کا علاقہ چلے گیا۔ جسے کمپنی کے راجہ نے بطور جاگیر حاصل کرلیا۔ ٹیپو کا رعب و دبدبہ کم ہوتا چلا گیا اور مدراس میں قیام کے بعد یرغمال بنائے گئے لڑکوں کو 29 مئی 1794ء کو سری رنگا پٹنم لے آئے جب کہ ان کے والد نے انگریزوں کو تمام واجبات ادا کردئے تھے، ٹیپو کو علاقائی اور مالی طور پر بہت نقصان ہوا لیکن انہوں نے اپنی اس رسوائی کو بھلا دیا۔

میسور کے بادشاہ چامراج IX کا 1796 میں انتقال ہوگیا۔ ٹیپو نے بغیر کسی رسم کے بادشاہ کی تقرری کی۔ موروشیس کے فرانسیسی نوآبادیاتی گورنر جنرل میلارٹک نے یہ اعلان کیا کہ فرانسیسی مدد حاصل کرکے وہ انگریزوں کے خلاف جنگ کا اعلان کردے گا، جولائی 1798 میں ٹیپو کی فرانسیسی گائیڈ کے ساتھ پھر نپولین کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی وجہ سے ٹیپو کے خلاف ویلزلی کی طرف سے جنگ کا اعلان کیا گیا۔

میسور کی چوتھی جنگ (1799)
Fourth Mysore War (1799)

ٹیپو نے اپنے فوجی اور مالی وسائل کو مستحکم کرنے کی بڑی کوشش کی۔ 1796 میں ٹیپو نے ایک بار پھر اپنا سفیر فرانس بھیجا۔ 1797 میں ماریشش کی طرف سے فرانسیسی حمایت کی تصدیق کرتے ہوئے ایک ایلچی آیا اور سری رنگا پٹنم میں جیکو بن کلب کا آغاز کیا گیا تھا، فرانسیسی اور میسور کے سلطان کے مابین اس دوستی کو ظاہر کرنے کے لئے جمہوریہ فرانسیسی پرچم بلند کیا۔

فرانسیسی ٹیپو کے اتحاد سے پریشان نئے گورنر جنرل ویلزلینے میسور میں ماتحتی کے تحت پیادہ فوج پر زور دیا، ٹیپو نے ویلزلی کی تجویز کو مسترد کردیا تو برطانیوں نے 1799 میں چوتھی اینگلو میسور جنگ کا اعلان کردیا۔ جنرل ڈیوڈ بیرڈ نے سری رنگا پٹنم پر حملہ آور ہوا، ٹیپو کی امن پیش کش کو مسترد کردیا گیا اور اس جنگ میں ٹیپو زخمی ہوگئے اور اس کے فوراً بعد ہی ایک یوروپی فوجی نے انہیں گولی مار کر ہلاک کردیا۔

ٹیپو کی موت اور میسور سلطنت میں قدیم وڈیار خاندان کے وجود سے جنوبی ہندوستان میں کمپنی حکومت کا آغاز ہوگیا۔ شہید ٹیپو کے بیٹوں کو پہلے ویلور میں نظر بند کیا گیا اور پھر 1806 میں ویلور بغاوت کے بعد کلکتہ منتقل کردیا گیا۔ اس طرح برطانیوں کے خلاف میسور سلطانوں کی شجاعت و بہادری والی جنگ ختم ہوگئی۔

18.2 برطانیوں کے خلاف جنوبی پالیکاروں کی ابتدائی مزاحمتیں:
Origin of Palayams and Palayakkaras

پالیمس اور پالیکارس کا آغاز

وجیانگر سلطنت کے زوال کے بعد ناگما نائک وائسرائے کی حیثیت سے مدورائی پہنچا۔ اس کے لڑکے وشوناتھ نے اپنے آپ کو مدورائی اور ترنلویلی کے آزاد حکمران کے طور پر پیش کیا۔ وزیر اعظم آریہ ناتھ مدلیار کی سرپرستی میں سابقہ پانڈین سلطنت تمام چھوٹی ریاستوں کی حد بندی کی گئی اور اسے 72 پالیموں Palayams میں تقسیم کیا گیا۔ وشوناتھ نائک نے مدورائی شہر کے اطراف واکناف میں ایک مضبوط قلعہ تعمیر کروایا جو بہتر (72) برجوں پر مشتمل تھا، ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک سردار کی نگرانی میں دیا گیا۔

پالیکرار (پولیگاری) نظام کی ابتداء 1530 سے شروع کی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نظام کو ورنگل کی کاکاٹیا حکومت نے سب سے پہلے شروع کیا تھا۔ پالیکرار کے لغوی معنی کیمپ کی ملکیت کے ساتھ ساتھ فوجی دور حکومت میں جاگیرداری ملکیت کا بھی حصول ہے۔ اس نظام کے نفاذ سے قبل سروارٹکار طلاواریس پولیس کے کام کے لئے معاوضہ وصول کرتے تھے۔ پالیمس کی آمد کے بعد سرواٹکار نے پالیکاروں کو تبدیل کرکے طلاریوں کو اپنے ماتحت کردیا۔

ایک پالیکرار بادشاہ سالانہ ٹیکس دینے فوجیوں کو فراہم کرنے اور کسی خاص علاقہ میں امن وسلامتی برقرار رکھنے کا پابند ہوتا تھا تاکہ وہ ان فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دوسری خدمات بھی انجام دے سکیں۔ بہت سارے دیہاتوں کا ٹیکس جمع کرنے کا انہیں موقع بھی دیا

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:41 PM

گیا۔اس کے علاوہ انہیں بہت سارے عہدے اور حقوق دئے گئے۔ پالیکارکروں کے پاس عدالتی اختیارات ہوا کرتے تھے اور وہ سول اور فوج داری مقدمات میں انصاف کیا کرتے تھے۔

جغرافیائی بنیاد پر انہیں مغربی اور مشرقی پالیمس کی حیثیت سے درجہ بندی کی گئی۔ ماراور سرداروں کے ماتحت والے پالیمس زیادہ تر مغربی علاقوں کے تھے۔ترنل ویلی کے مشرقی حصے کے کالی مٹی کے علاقوں میں واقع تلگوتاریکن وطن کی آبادکاری نے ان علاقوں کو نائک پالیکاکروں کی ماتحتی میں دے رکھا تھا۔

پالیکرار کی بغاوت: Revolt of palyakkarars

آرکاٹ نواب (جنہوں نے ٹمل ناڈو کے بہت سارے دیہاتی علاقوں کو گروی رکھ کر قرض لیا تھا) نے کمپنی انتظامیہ کو زمینی محصولات کے بقایا جات وصول کرنے کا کام سونپا۔ یوسف خان جنہیں خان صاحب کے نام سے بھی جانا جاتا تھا، کمپنی کے ہندوستانی ریاستوں کی سربراہی کیا کرتے تھے، انہیں نہ صرف فوج کی کمان سنبھالنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی بلکہ محصول وصول کرنے کا کام بھی دیا گیا تھا، نوابوں کی درخواست پر انہوں نے 500 یوروپیوں اور 200 سپاہیوں کے ایک دستہ کو مدورائی اور ترنلویلی ملک میں مدد کرنے کی غرض سے جانے کا حکم دیا۔ایسٹ انڈیا کمپنی انتظامیہ کے پالیکار کے حد سے زیادہ اختیارات نے سخت مزاحمت پیدا کر دیا۔

محفوظ خان (آرکاٹ نواب کے بڑے بھائی) کو نواب نے ان علاقوں میں اپنا نمائندہ مقرر کیا۔محفوظ خان نے کرنل ہیرون کے ساتھ ترنل ویلی کا رخ کیا۔انہوں نے آسانی سے مدورائی کو حاصل کر لیا۔ پنچالمکورچی کے پالیکا کرار کٹبومن کی طاقت کو کم کرنے کے لئے ایک مہم روانہ کی لیکن اسے واپس بلانا پڑا۔واپسی پر کرنل ہیرون کو نیل کٹم سیوال کے قلعہ پر حملہ کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ پالیا کر پلی تھیور کا مغربی پالیکارس پر بہت گہرا اثر تھا، سپاہیوں کے لئے بندوقیں، سامان اور فوجیوں کو رقم ادائیگی کے عوض کرنل ہیرون نے جنگ نہیں کی اور فوج مدورائی واپس چلی گئی۔

یوسف خان کا اصلی نام مروتھا نائکم تھا جو راماناتھ پورم ضلع میں پیدا ہوئے۔انہوں نے پانڈیچیری میں اسلام قبول کیا۔1752ء میں کلائیو کے ماتحت والی سپاہیو کی کمپنی میں شمولیت اختیار کی اور 1752-1754 کے دوران ترچراپلی کے محاصرے میں حصہ لیا۔ 1756 سے 1761 تک مدراس حکومت کے تحت مدورائی اور ترنل ویلی اضلاع میں بہ حیثیت انچارج گورنر رہے حالانکہ وہ آرکاٹ نواب سے متعلق تھے، انہوں نے حیدر علی کو شکست دے دی اور سولونڈن پر قبضہ کر لیا۔ جب للّی نے (1758-59) میں مدراس کا محاصرہ کیا تو انہوں نے انگریزوں کی شاندار خدمات انجام دیں، مدورائی اور ترنلویلی کے علاقوں میں انتظامیہ انچارج کی حیثیت سے مدورائی میں ٹیکسائل صنعت کی حوصلہ افزائی کی، انہوں نے مدورائی کے مندروں کو ایک خطیر رقم دے کر مندر کی زمینیں واپس لے لیں۔ یوسف خان نے اس وقت انگریزوں سے سرکشی کی جب کہ انہیں نواب کی نوکری کرنے کا حکم دیا۔

میانہ، مدیمیہ اور نبی خان نامی تین پٹھان افسروں نے نواب چندا صاحب کی نمائندگی کرتے ہوئے مدورائی اور ترنل ویلی کے علاقوں کی کمان سنبھالی۔ انہوں نے آرکاٹ نواب محمد علی کی مخالفت میں ٹمل پالیکیروں کی مدد کی۔ پلی دیور نے ان سے دوستانہ روابط استوار کئے، اتھالی، سورینڈئی، تھیلیونکوٹائی، نڈووا کوریچی، سنگم پٹی، اروکڈ سیٹھور، کولمکونڈن اور وڈاکارائی کے پالی کرار نے پلی دیوار کی سازشسے اتحاد کر لیا۔کالاکڈو کو واپس لینے کا وعدہ کر کے پولی دیور نے پہلے ہی ٹراونکور حکمرانوں کو شکست دے دی۔

نواب نے اپنی طرف سے سپاہیوں کا ایک اضافی دستہ دے کر محفوظ خان کو ترنل ویلی روانہ کیا۔کمپنی کے 1000 سپاہیوں کے علاوہ نواب کے بھیجے ہوئے 600 سپاہی اب وہاں موجود تھے۔اس طرح کرناٹک سے آنے والے گھڑسوار اور پیادہ فوج کی بھی انہیں حمایت

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:42 PM

حاصل تھی۔اس سے پہلے کہ محفوظ خان اپنے فوجوں کی پوزیشن سنبھالتا ٹراونکور کے 2,000 فوجی پلی دیور کی فوج میں شامل ہوگئے، کالا کڈو کی اس لڑائی میں محفوظ خان کی فوجیں شکست کھا گئیں۔

پلی دیور کے ماتحت پالیکارکاروں کی منظّم جنگ نے برطانویوں کو ترنل ویلی کے معاملات میں براہ راست مداخلت کرنے کا موقع فراہم کردیا۔ 1756 سے 1763 تک ٹراونکور کی مدد سے ترنل ویلی کے پالیکار پلی دیور کی سربراہی میں نواب کے خلاف مستقل بغاوت کرتے رہے۔ یوسف خان کو جس کمپنی نے پلی دیور سے لڑنے کے لئے بھیجا۔ اس نے ترچراپلی سے بندوقیں اور گولہ بارود کے آنے تک حملہ کرنے کی ہمت نہیں کی۔ چونکہ انگریز فرانسیسیوں، حیدر علی اور مرہٹوں سے جنگ میں مصروف تھے اس لئے بڑی بڑی بندوقیں انہیں ستمبر 1760 میں حاصل نہیں ہوئیں۔ یوسف خان نے نیر کٹوم سیول قلعہ پر حملہ کرنا شروع کردیا اور یہ حملہ تقریباً دو ماہ تک جاری رہا۔ 16 مئی 1761 کو پلی دیور کے تین اہم قلعوں نیر کٹوم سیول، واسودیوانالور اور پنیور پر یوسف خان نے قبضہ جمالیا۔ پانڈیچیری کو اپنے قبضہ میں لینے کے بعد فرانسیسیوں کو نقشہ سے ہی ہٹادیا گیا۔ اس طرح پالیکار تتر بتر ہوگئے کیونکہ اب انہیں فرانسیسی مدد آنے سے رہی۔ ٹراونکور، سیٹھور، اتومالائی اور سوراندئی نے اپنی وفاداریاں تبدیل کردیں۔ یوسف خان کمپنی انتظامیہ کی اجازت لئے بغیر پالیکاروں سے بات چیت کررہا تھا۔ اس پر غداری کا الزام لگوا کر 1764 میں اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

پلی دیور جو یوسف خان کے قبضہ کے بعد کہیں سے سیاسی پناہ لے لیا تھا واپس آیا اور انگریزوں کے خلاف منظّم شکل اختیار کرتا چلا گیا، کیپٹین کمبل جو اس بار برطانیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آیا تھا اس نے محاصرہ کیا اور 1767ء میں نیر کٹوم سیول پر قبضہ کرلیا۔ پلی دیور کے آخری دنوں سے متعلق تاریخ میں کسی قسم کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔

ویلوناچیار : Velu Nachiyar

سیتھو پتھیوں نے موجودہ دور کے راماناتھ پورم، سیواگنگئی کے علاقوں پر حکمرانی کی، ویلو نچیار، راماناتھ پورم کے راجہ چیلما وتھو سیتھتی کی بیٹی تھی اس نے میتھوڈو گرپیری ویدیویار، راجہ سیوگنگئی سے شادی کی اور اس کی بیٹی کا نام ویلچی تھا، جب اس کا شوہر نواب فوج کے ہاتھوں مارا گیا، اس وقت ویلو ناچیار اپنی بیٹی کے ساتھ وہاں سے بھاگ نکلی اور اسی دوران ڈنڈیگل کے



ویلورناچیار

قریب ویروپاچی میں حیدر علی کی حفاظت میں رہی۔ اس عرصہ میں اس نے ایک فوج ترتیب دی، گوپالا نیکر اور حیدر علی کے ساتھ اس نے اتحاد کیا۔ 1780 میں رانی ویلو ناچیار نے گوپالا نائیکر اور حیدر علی کی مدد سے انگریزوں کا مقابلہ کیا اور جنگ جیت لی۔

> ویلورناچیار نے انٹلی جنس ایجنٹوں کو یہ دریافت کرنے کے لئے متعین کیا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ برطانوی اپنا گولہ بارود کہاں محفوظ کرکے رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے ایک وفادار کوئیلی نے اپنے آپ پر تیل ڈالا اور اسٹور ہاؤس جا کر آگ لگالی۔ اس کی ایک اور نمائندہ یعنی اس کی گود لی ہوئی بیٹی ادیال برطانوی اسلحہ خانہ میں جا گھسی اور اپنے آپ کو اسلحہ سے اڑالیا۔ ویلو ناچیار نے خواتین کی ایک اور فوج بھی تشکیل دی۔

آرکاٹ نواب نے رانیوں کی فوج کی ترقی میں بہت ساری رکاوٹیں کھڑی کیں لیکن اس نے تمام رکاوٹوں کو دور کیا اور سیواگنگئی میں داخل ہوگئیں۔ آرکاٹ نواب کو شکست دے کر قید کردیا گیا، ویلورناچیار نے سیواگنگئی پر دوبارہ قبضہ کرلیا اور ماروڈو بھائیوں کی مدد سے ایک بار پھر اسے ملکہ کا تاج پہنایا گیا۔

تخت نشینی کے بعد اس نے چننا مرودو کو اپنا مشیر اور پیریا مرودو کو کمانڈر مقرر کیا۔ 1783 میں انگریزی فوج نے سیواگنگئی پر دوبارہ حملہ کیا لیکن سفارتی کوششوں سے مروڈو پانڈیان نے اس جگہ کو بچا کر اپنے ہی قبضہ میں رکھا۔ 1790ء میں ویلو نچیار کی لڑکی ویلاچی نچیار کی شادی وینگن پیریا اڈیار دیور سے کردی گئی جو سیواگنگئی ریاست کا بادشاہ تھا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:42 PM

انگریزوں سے سمجھوتہ کرنے والا یہ شخص پراسرار حالت میں جان د ے بیٹھا۔ ویلور نچیار بیمار پڑگئی اور تین سال بعد 1796 میں اس کا انتقال ہوگیا۔

ویرا پانڈیا کٹابومن :



ویرا پانڈیا کٹابومن

ویلور ناچیار برطانوی فوجوں سے جب جنگ لڑ رہی تھی تو وہ اپنی ساری توجہ راماناتھ پورم اور سیوا گنگائی پر مرکوز کئے ہوئی تھی اور ویرا پانڈیا کٹبومن بھی برطانیہ سے جنگ لڑ رہا تھا ۔ کٹبومن نائک ویرا پانڈیا کٹابومن پنچالمکوراچی کا پالی کار رتھا۔ کٹابومن نائک ایک خاندانی لقب تھا کرنل ہیروئن کے زمانے کا سردار جگو یرا کٹابومن تھا جو ویریا پانڈیا کا دادا تھا۔ ویرا پانڈیا کٹابومن 1760 میں پیدا ہوا، اپنے باپ کی وفات کے بعد یہ پالیکرار بن گیا۔ ٹیکس وصول کرنا ،اس وقت ایک بڑا مسئلہ تھا کیونکہ کمپنی اور جنوبی پالیکراروں کے مابین مستقل جنگ ہورہی تھی ۔ستمبر 1798 میں جب پنجلمکوری جی نے ٹیکس ادا کرنے میں تاخیر کی تو کلکٹر جیکسن نے متکبرانہ انداز میں ویرا پانڈیا کو خط لکھا۔

ملک کو شدید قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تھا جس کے سبب پالیکاروں کو ٹیکس جمع کرنا مشکل ہوگیا۔کلکٹر جیکسن ویرا پانڈیا کو سزا دینے کے لئے ایک مہم بھیجنا چاہتا تھا لیکن مدراس انتظامیہ اس پر رضامند نہیں ہوئی ۔کمپنی نے پہلے ہی میسور کے ٹیپو سلطان کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کے لئے ترونل ویلی سے اپنی فوجیں بلائی تھیں اور اس موقع پر جنوب میں وہ کسی قسم کی جنگ کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتے تھے ۔اس نے کلکٹر کو ہدایت کی کہ راماناتھ پورم میں موجود پالیکار سے مباحثہ کریں ۔اسی مناسبت سے 18 اگسٹ 1798 کو جیکسن نے ویرا پانڈیا دو ہفتوں کے اندر آکر ملنے کا حکم نامہ جاری کیا۔ ہدایت نامہ/سمن بھیجنے کے بعد کلکٹر نے ترونل ویلی کا

> یوروپی تاجروں کے آمد کے وقت یہاں کی پگوڈا نامی کرنسی بڑی مستحکم تھی ۔ یہ وجے نگر ضلع کا ایک سونے کا سکہ تھا جسے ٹمل میں ورگن کہا جاتا تھا۔ ٹیپو سلطان کے دور حکومت میں میسور میں یہ سکہ ساڑھے تین روپے کے برابر کا تھا۔ انگلینڈ میں ’’ پگوڈا کے د رخت کو حرکت دینا‘‘ یہ محاورہ برطانیہ میں ہندوستان کی خوش قسمتی کے امکانات کو واضح کرنے کے لئے بولا جاتا تھا۔

دورہ کیا۔ جب جیکسن نے پالیکاروں سے ٹیکس وصول کرنے کے لئے چوکمیٹی، سیوا گری، ستور اور سری ولا پتور کے راستہ کوروکا تو ویرا پانڈیا نے بات چیت کرنے کی درخواست کی تو اسے بتایا گیا کہ وہ راماناتھ پورم کے کلکٹر سے بات کرے۔

اس تذلیل سے غصہ ہوتے ہوئے کیٹبومن نے چار سو میل کا فاصلہ 23 دنوں میں طے کرتے ہوئے 19 ستمبر کو راماناتھ پورم جا پہنچا۔ اسی دن تبادلہ خیال کیا گیا اور کلکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا کہ پالیکرار صحیح طریقہ پر گامزن ہیں، اسی طرح خود کو اس نے برباد ہونے سے بچالیا۔ حساب و کتاب کی جانچ پڑتال کے بعد جیکسن کو یقین ہوگیا کہ انہوں نے بقایا جات کے زیادہ حصہ کو ادا کردیا ہے ۔صرف 1080 پگوڈوں کی ادائیگی باقی ہے۔ پالیکار اور اس کے وزیر سیوا سبرامنیا پلائی کو مغرور کلکٹر کے سامنے کھڑا ہونا پڑا۔ آخر میں اس نے انہیں ر اماناتھ پورم قلعہ میں رہنے کا حکم دیا۔ کچھ پولیس اہل کار کیٹبومن کو گرفتار کرنے کے لئے حاضر ہوئے لیکن یہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے ۔ قلعہ کے پھاٹک پر ایک جھڑپ ہوئی جس میں لیفٹننٹ کلرک سمیت کچھ افراد ہلاک ہوگئے ۔سیوا سبرامنیا پلائی کو قیدی بنالیا گیا اور کیٹا بومن فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

اس کی پنچالمکور یچی واپسی کے بعد کٹبومن نے مدراس کونسل کو خط لکھا کہ اس مصیبت کا ذمہ دار جیکسن ہے ۔اسی اثناء میں گورنر ایڈورڈ کلائیو نے ایک اعلان کیا جس میں پار لیکارار کو کمپنی کی طرف سے اختیارات دینے کی پیش کش کی گئی تھی اور ہتھیار ڈالنے کی صورت میں اس نے راماناتھ پورم واقعہ کی منصفانہ تحقیقات کی یقین دہائی بھی کرائی۔ اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کردیا تو کٹبومن کو شدید جنگ کی دھمکی

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:43 PM

دی۔ کٹبومن خود کمیٹی کے روبرو حاضر ہوگیا اور اسے بغاوت کے الزام سے بری کر دیا گیا اور کلکٹر کے طرز عمل کی مذمت کی۔ ایس۔ آر جیکسن کی جگہ (اشنگ ٹان کو کلکٹر مقرر کیا گیا۔ آخر کار اسے ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

تاہم کٹبومن کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ اس وقت، سیوا گنگا کے مروڈو پانڈیا، ڈنڈی گل کے گوپال نائک اور انا ملائی کے یادول نائک کے ساتھ انگریزوں کے خلاف گٹھ جوڑ تشکیل دینے میں مصروف تھے۔ کٹبومن اور ماروڈو پانڈیان مفادات کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے قریب ہو گئے۔

کٹبومن نے سیوا گری پالیا کرار سے بھی رابطہ قائم کیا۔ اگر چہ کہ پنچلمکو ریچی ایک کھلے میدان میں پڑا تھا اور وہ خطرے سے دوچار تھا۔ مغربی گھاٹ کے دامن میں واقع قلعہ سیوا گیری کا اسٹریٹجک مقام اور اس کے آس پاس کے زبردست رکاوٹوں نے اس کو جارحانہ اور دفاعی کارروائیوں کے لئے انتہائی موزوں بنا دیا۔

اس طرح اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی جرأت مندانہ کوشش میں ایک مسلح فوجی قطار ویریا پانڈیان کے پیروکاروں پر مشتمل تھا جو سیوا گیری کے پالیکرار کے بیٹے اور دوسرے اتحادی سرداروں کے ساتھ مل کر کمار سوامی نائک کی سربراہی میں مغرب کی طرف آگے بڑھے، چونکہ سیوا گیری کا پالیا کرار کمپنی کا مددگار تھا اس لئے مدراس گورنر کونسل نے اس کی اتھارٹی کو چیلنج سمجھا اور فوج کو مارچ کرنے کا حکم دیا۔

مئی 1799ء میں لارڈ ویلزلی نے ترچراپلی، تنجاؤر اور مدورائی سے ترنل ویلی جانے کے لے لئے پیشگی اطلاعی احکامات جاری کئے، ٹراونکور فوجیں برطانیوں کے ساتھ مل گئیں۔ وسیع پیمانے پر مسلح فوج کی میجر بینز مین نے بہترین قیادت کی۔

یکم جون 1799ء کو کٹابومن 500 افراد کو ساتھ لیتے ہوئے سوا گنگائی روانہ ہوا۔ پالینا نور میں کٹبومن نے مرودو سے بات چیت کی، اس کے 500 فوجی بھی سیوا گنگا کے ساتھ شامل ہو گئے پھر کٹبومن، پیچلمکو ریچی واپس چلا آیا۔

ناگل پورم، مینار کوٹنی، پوولی، کولار پٹی اور چندل گڈی کے پالیکار رر مرودو بھائیوں کی کوششوں سے پہلے ہی کمپنی سے معاہدہ کر چکے تھے، انہوں نے کمپنی کے چند دیہاتی علاقوں سے ٹیکس وصول کرنے کے اپنے حق پر زور دیا۔ کٹبومن نے اثر ورسوخ اور وسائل کی بناء پر اس کی قیادت سنبھالنے کے لئے اس لیگ میں شامل ہو گیا۔ اس لیگ کو مضبوط بنانے کی غرض سے اس نے ستور، پزیرامپائی، کدالگری اور کولتھر کے سربراہوں کو بھی اس میں شامل ہونے پر راضی کر لیا۔

یکم ستمبر 1799ء کو میجر بینز رمین نے متنبہ کرتے ہوئے کٹبومن کو ہدایت کی کہ وہ اس سیپالیم کوٹائی میں ملے، کٹبومن نے چکمہ دیا تو بینز من نے فوجی کارروائی کا فیصلہ کیا۔ کمپنی فوج 5 ستمبر کو پنچلمکو ریچی پہنچی۔

500 فٹ لمبا اور 300 فٹ چوڑا کٹابومن کا قلعہ گارا سے بنایا گیا، کمپنی کی فوج نے قلعے کے سارے مواصلات منقطع کر دئے۔ کٹبومن نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے حملوں کو پسپا کر دیا۔ کرنل ویلس نے اپنی آپ بیتی میں کٹبومن فوجیوں کی بہادری کا ذکر کیا ہے۔ پھر انگریزوں نے مزید فوج طلب کی۔ 16 ستمبر کو کمک دستے پالیم کوٹئی سے آئے، جب ٹوٹی ہوئی دیواریں کمزور لگ رہی تھیں تو گیریژن کو باہر کا راستہ دکھایا گیا اور وہ کدلگوڈی چلے گیا۔ کالار پٹی کی ایک جھڑپ میں کٹبومن کے وزیر سبرامنیا کو قیدی بنایا گیا۔ برطانوی فوج نے ناگل پورم اور دیگر مضبوط گڑھوں کو اپنے قابو میں کرتے ہوئے فتح کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ فوج کی پیش کش پر مغربی پالیکاروں نے بھی ہتھیار ڈال دئے۔

پدوکوٹی کے راجہ وجیارا گنتا نے کٹابومن کو کالار پور جنگلوں میں گرفتار کر کے اسے دشمن کے حوالے کر دیا۔ پالیکار ار دشمن کے ہاتھوں پہنچنے کے بعد اس کے پیروکار مرودو پانڈیا اور گوپالا نائک کا ساتھ دینے سے سیوا گنگائی اور وہاں سے ڈنڈیگل پہاڑیوں پر بھاگ نکلا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:44 PM

بینیر من نے قیدیوں کو پالیکا کراس کی ایک اسمبلی میں لایا، اس کے بعد انہیں سزائے موت سنائی گئی۔ 16 اکٹوبر کو ویرا پانڈیا کٹبومن کو کیاتر امیں پالیکرارس کی ایک اسمبلی میں مقدمہ پیش کیا۔ کٹبومن نے تمام الزامات کا اعتراف کرلیا اور اس نے کہا کہ اسی نے مسلح فوج کو سیواگری سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا اور اس نے ہی پنچالمکورچی جنگ میں برطانوی فوج سے مقابلہ کیا۔ 16 اکٹوبر کو کٹبومن کو کیاتر کے پرانے قلعے کے قریب والی ایک مشہور جگہ پر پھانسی دے دی ،لوک گانوں میں اس کے کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے جس کی وجہ سے لوگ اسے یاد کرتے رہیں گے۔

1801 میں مرودو بھائیوں اور جنوبی ہندوستانی بغاوت:

Marudu Brothers and one South Indian Rebellion of 1801

1772ء کے معاہدے کے تحت آرکاٹ نواب نے کمپنی کو صرف اسٹالم Stalam Kaval اور دیسکاول جمع کرنے کی اجازت دی ۔اس کا اثر پلویکار مرودو برادران اور غیر پلویکار علاقوں میں موجود کیوال سرداروں پر پڑا۔ نواب اور کمپنی کی مخالفت میں متاثرہ کارول کارس پالیکاکروں میں شامل ہوگئے ۔سیواگنگئی میں ویلا مرودو اور چند مرودو جو بیریا ادیدیور حکومت کررہے تھے نواب کی فوج سے لڑتے ہوئے مارے گئے تھے۔اب یہاں ان کے لوگوں نے نواب فوج کو بے دخل کردیا۔ پیریہ ادیدیور اور ویلور نچیار کی بیٹی ویلاچی کو ملکہ اور مورودوز کو وزراء بنایا گیا۔سیواگنگائی جنگل کے وسط میں واقع کلیار کوئل مندر باغیوں کا اڈہ بن گیا۔ کٹابومن کو پھانسی دینے کے بعد اس کا بھائی ویرا پانڈیا کمودی پہنچے تو چنہ مرودو انہیں اپنے دارالحکومت سرویوال لے گیا۔



مرودو برادران

اب نواب محمد علی نے متھر ملنگا دیور کو جیل سے رہا کردیا اور رامانادا پورم میں واقع سیٹوپٹی علاقہ کا گورنر بنایا ،لیکن باغیوں نے میتھور کرو پاتھیور کو اپنا گورنر منتخب کیا۔انہوں نے جنوبی اور شمالی علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ سپاہی مدورائی میں بھی داخل ہوگئے ۔ جولائی میں اومادورائی اپنے پیروکاروں کو ساتھ لے کر مدورائی کے ایک علاقے پالیاناڈ پر قبضہ کرلیا اور 1801 میں سیواگنگئی اور رامانا تھ پورم کی فوجیں مرودو کے بیٹے شیوا تاتھمی کی سربراہی میں تنجاؤر کے ساحلی علاقہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔تنجاؤر کے پریشان کسانوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔تنجاؤر کے ایک کپتان ولیم بلیک برن نے ایک فوج اکٹھا کی اور منگوڑی کے قریب شیوا تاتھمی کو شکست دے دی ۔سرفوجی اور تنجاؤر راجہ نے انگریزوں کا پورا ساتھ دیا لیکن ان جنگجوؤں نے برطانوی فوج کا تعاقب کیا اور سارے خطے کو نیست و نابود کردیا۔

18.3 1801 کی جنوبی ہندوستانی بغاوت
South Indian Rebellion 1801



ٹیپو اور کٹبومن پر فتح حاصل کرنے سے برطانوی افواج کو رامانا تھ اور سیواگنگئی میں لڑنے والی فوج کو نشانہ بنانے کے لئے کئی محاذوں سے آزاد کرالیا گیا ۔ پدوکوٹائی والے تھونڈیمان پہلے ہی کمپنی میں شامل ہوگئے تھے۔اس کمپنی نے سیوا گنگئی کے سابقہ حکمران پدماتور ویوہ تھیور کی اولاد سے بھی حمایت حاصل کی تھی اس لئے ویویا تھیور کو کمپنی نے سیواگنگئی کا جائز حکمران تسلیم کرلیا تھا۔اس طرح کی حکمت عملی نے شاہی گروہ کو تقسیم کردیا۔آخر کار انگریزوں کے خلاف لڑنے والی طاقتوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

مئی 1801 میں پی اے اگنو کی قیادت میں ایک مضبوط فوج نے اپنی کارروائیاں شروع کیں۔ مناماڈورانی اور پارٹینبور کی کمپنی فوج نے پیراماڈی کے باغ گڑھوں پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد کی ہونے والی جھڑپوں میں دونوں فریقوں کا بھاری نقصان ہوا۔لیکن جنگجوؤں کی سخت مزاحمت اور مرودو برادران کی بہادرانہ لڑائی سے انگریزوں کے لئے یہ مہم خوف ناک ہوگئی ۔آخر کار اعلیٰ فوجی طاقت اور برطانوی قابل کمانڈروں نے یہ جنگ جیت لی ۔ اور دورائی سوامی کی گرفتاری کے بعد ماروڈو بھائی سنگم پوناری پہاڑیوں سے اور شیوتھیا کو بیٹلا گنڈو اور

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:45 PM

دورائی سوامی (ولائی مروڈو کے لڑکے کو) مدورائی کے ایک گاؤں سے پکڑا گیا۔ چننا ماروڈو اور اس کے بھائی ایلائی ماروڈو کو 24/اکٹوبر 1801 کو ترو پتور کے قلعہ میں پھانسی دی گئی۔ اومادورائی اور شیو تیاہ کو اپنے متعدد پیروکاروں کے ساتھ پنچالمکورچی لے جایا گیا اور 16/ نومبر 1801 کو ان کا سر قلم کردیا گیا۔ اپریل 1802 میں ملایا کے تہتر (73) باغیوں کو شہر بدر کردیا گیا۔

دھیرن چناملائی : (Theeran Chinnamalai)


دھیرن چناملائی

کنگو ملک سلیم کی ریاست کوئمبتور، کرور اور ڈنڈی گل پر مشتمل تھی جو مدورائی کی نائک مملکت کا ایک حصہ تھی لیکن اس کو میسور کے ووڈیارس نے اپنے قبضہ میں کرلیا تھا۔ ووڈیارس کے زوال کے بعد دھیرن چناملائی میسور نے اس علاقہ کو میسور سلطنت کے حوالہ کردیا، تیسری اور چوتھی میسورر جنگ کے بعد پورا کانگو علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔

دھیرن چناملائی کانگو ریاست کا ایک پالیکار تھا جس نے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی سے جنگ مول لی تھی اصل میں یہ فرانسیسی اور ٹیپو کا تربیت یافتہ تھا۔ کوئمبتور (1800) میں کمپنی کے علاقہ پر حملہ کرنے کی کوشش میں اس نے سیوا گنگئی کے مرودو بھائیوں سے مدد حاصل کی اور اس نے ویروپاچی کے گوپال نائک سے بھی اتحاد کرلیا۔ ویلور کا اپاچیکونڈر، اینتھر سیلم کے جنوبی جون کہان اور ایروڈ کے وارانا سی سے بھی اتحاد کرلیا۔

لیکن چنا ملائی کا یہ منصوبہ ناکام ہوگیا کیونکہ کمپنی نے مرودو بھائیوں کو کمک بھیجنے سے روک دیا تو چناملائی نے اپنا منصوبہ تبدیل کردیا اور ایک دن قبل ہی قلعہ پر حملہ کرڈالا جس کے نتیجہ میں کمپنی کی فوج نے 49 افراد کو پھانسی پر لٹکا دیا، چناملائی فرار ہوگیا۔ 1800 سے 31 جولائی 1805 کے درمیانی عرصہ میں اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ یہ آخر تک کمپنی سے لڑتا رہا۔ اس کی تین لڑائیاں قابل ذکر ہیں 1801(1) میں کاویری کے پاس کی جنگ (2) 1802 کی اوڈن لائی (3) اور ارا چلور کی 1805 کی جنگ۔ 1805 میں اس کی آخری جنگ کے دوران چناملائی کو اس کے باورچی نے دھوکہ دے کر پھنسایا اور اسے سنگاگری قلعہ میں پھانسی دے دی گئی۔

ویلور انقلاب (1806)

برطانوی حکمرانی کو روکنے کے لئے جنوبی ہندوستان کے معزول بادشاہوں اور سرداروں کی اولاد کی کوششوں سے ویلور کا انقلاب (1806) رونما ہوا، انہوں نے ماروڈ بھائیوں کی بغاوت کو کچلے جانے کے بعد ویلور کو اپنی کارروائیوں کا مرکز بنایا۔ برطانوی مخالف اتحادیوں نے اپنی خفیہ چالوں کو جاری رکھا جس کے نتیجہ میں کم سے کم تین ہزار میسور کے سلاطین کے وفادار ویلور شہر یا اس کے آس پاس کے علاقوں میں آباد ہوگئے خود ویلور چوکی میں بہت سارے مشتعل افراد جمع ہوگئے تھے جنہیں عہدے سے ہٹایا گیا تھا یا ان کی جائیدادیں ضبط کرلی گئی تھیں یا ان کے رشتہ داروں کو انگریزوں نے قتل کردیا تھا۔ اس طرح ویلور قلعہ جنوبی ہندوستان کا ایک اجتماع گاہ بن گیا تھا۔ سپاہیوں او رویلور کی طرف ہجرت کرنے والے تارکین وطن کے درمیان یہاں کئی بار بات چیت ہوتی رہی جس میں ٹیپو کے فرزندوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

فوری وجہ: (Immediate cause)

اس دوران انگریزوں نے فوجی اداروں کی انتظامیہ میں نئی نئی چیزیں نافذ کیں۔ انہوں نے پیشانیوں پر نشانیاں لگانے پر پابندی عائد کردی جس سے ذات و مذہب کی نشاندہی ہوتی ہو اور فوجیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی مونچھیں ایک خاص انداز میں کتروائیں۔ اس کے علاوہ نائب کمانڈر اگنو نے اپنے زیر نگرانی سپاہیوں کے لئے پگڑی کا ایک نیا نمونہ بنوا کر پیش کیا۔

اس نئی پگڑی میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز چمڑے کا مصنوعی نشان (پھول) تھا جو جانوروں کی کھال سے تیار گیا تھا جو کہ خنزیر کی جلد کا تھا۔ وہ مسلمانوں کے لئے حرام شئے تھی۔ لیکن اونچی ذات کے

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:46 PM

ہندوؤں نے گائے بچاؤ کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ معاملات کو مزید خراب کرنے کے لئے یونیفارم کے سامنے کے حصہ میں صلیب نشان لگوایا گیا۔ مونچھیں، ذات پات کے نشانات اور کان کی بالیوں کے تعلق سے احکامات ہندو مسلم دونوں فوجیوں کے مذہبی رسومات سے متضاد تھے۔ اعتراضات پر کہا جاتا تھا کہ حکومت نے اس سلسلہ میں سرکاری حکم کے ذریعہ کبھی روکا نہیں۔ باقاعدہ اس پر عمل نہیں ہوسکا، صرف مردوں کو پریڈ میں حاضری کے وقت ایسا کرنا پڑتا تھا۔

مئی 1806 میں اس سلسلہ کا پہلا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ ویلور کی دوسری جنگ میں چوتھے فوجی دستہ نے اس نئی پگڑی کو پہننے سے انکار کردیا۔ جب قلعہ فوج کے کمانڈر کرنل وانکورٹ نے اس کی اطلاع گورنر کو دی تو اس نے انیسویں گھڑسوار کے دستے کو حکم دیا کہ باغیوں کو جن پر فرد جرم عائد کیا گیا تھا مقدمہ کی سماعت کے لئے ایوان صدر میں روانہ کیا جائے۔ فوجی عدالت نے 21 فوجی (فوجی عہدے کے سپاہیوں) 10 مسلمان اور 11 ہندوؤں پر مقدمہ چلایا گیا اور فوجی عدالت کے مطابق دو فوجیوں (ایک مسلمان اور ایک ہندو) ہر ایک کو 900 کوڑے لگائے گئے اور انہیں ملازمت سے برخواست کردیا گیا۔

احتجاجات کے ذریعہ کی گئی ہندوستانی فوجیوں کی شکایتوں کو حکومت نے مسترد کیا اور اس نئی تبدیلی پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھنے کو کہا، گورنر ولیم بینٹینگ کا یہ بھی ماننا تھا کہ پگڑی پہننے کا رواج دن بدن کمزور ہوتا جارہا ہے۔

شروع شروع میں یہ کہا گیا کہ 9/جولائی کی رات ڈیوٹی پر موجود افسران کو کسی بھی طرح کا غیر معمولی واقعہ دیکھنے میں نہیں ملا لیکن بعد میں یہ معلوم ہوا کہ ڈیوٹی پر موجود انگریزی افسر رات میں چکر لگانے نہیں گیا بلکہ ایک بھارتی افسر کو بھیج دیا اور بعد میں جمعدار (قلعہ کمانڈر) شیخ قاسم پر الزام لگایا گیا کہ 10 جولائی کی صبح معمول کے مطابق تفریح کے لئے نکلا، 9 جولائی کی رات محل میں سونے کا بہانہ اختیار کرتے ہوئے ایک مسلمان باشندے نے اپنے بہت سے پیروکاروں کو قلعے میں محافظین کی حیثیت سے روانہ کردیا۔

جمال الدین، ٹیپو خاندان کے بارہ شہزادوں میں سے ایک تھا جس پر یہ شبہ کیا گیا کہ اس نے اس بغاوت میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اس نے انہیں چھپے طور پر بتایا کہ شہزادہ نے آٹھ دن تک قلعہ کہ حفاظت کی ذمہ داری اسے سونپی ہے، اس مدت میں اس کی مدد کرنے کے لئے دس ہزار فوجی چاہئے چنانچہ ملک سے دربدر کئے ہوئے پالیکاروں کو ان کی مدد کے لئے خط لکھا گیا چنانچہ انہوں نے اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے یہ یقین دلایا کہ پورنیا (ٹیپو کے سابق وزیر) کے ساتھ پہلے کئی افسر ہوا کرتے تھے جو پہلے سلطانوں کی خدمت کیا کرتے تھے، بلاشبہ وہ سب چلے آئیں گے۔

بغاوت کا پھیلنا : Out break of Revolt



ویلور کا قلعہ

10/جولائی کی رات 2 بجے پر مرکزی محافظ دستہ نے فوج نائک کو بتایا کہ انگریزوں کے مکانوں کے قریب ایک یا دو گولی چلنے کی آواز سنائی دی گئی۔ نائک کے جواب دینے سے قبل ہی سپاہیوں نے قلعہ میں برطانوی محافظوں، برطانوی گھروں اور آفیسرز کے کوارٹرز پر بیک وقت حملہ کردیا۔ یوروپیوں نے گرمی سے بچنے اور تازہ ہوا لینے کے لئے اپنے گھروں کے دروازوں کو کھلا رکھا تھا۔ باغی آسانی سے کھڑکیوں سے فائرنگ کرتے چلے گئے جب کہ یہ لوگ اپنے بستروں پر پڑے ہوئے تھے۔ یوروپی کوارٹرز میں آگ لگادی گئی، یوروپی آفسروں کی رہائش گاہوں کی نگرانی کے لئے غیر متعلق سپاہیوں کو تعینات کردیا گیا، جو بھی باہر آتا، اسے گولی ماردی جاتی تھی۔ اول دستہ کے ایک حصہ نے سامان جنگ پر قبضہ کرلیا۔ پہلے دستہ کا ایک منتخب گروپ یوروپی افسران کو مارنے کے لئے چکر لگایا کرتا تھا۔

یوروپ کے بہت سارے رہنماؤں کے علاوہ اسلحہ بردار کے تیرہ افسر ہلاک ہوگئے۔ فوجیوں کے کالونوں میں 82 نجی افراد مارے گئے اور 91 زخمی ہوگئے۔

16 مقامی پیادہ فوج میں سے میجر آرمسٹرونگ قلعہ کے باہر سے گزر رہا تھا جب اس نے فائرنگ کی آواز سنی وہ گیلیسی کی طرف بڑھا اور

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:47 PM

فائرنگ کی وجہ پوچھی، جواب میں دفاعی مورچہ نے بندوق چلائی جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔ بغاوت کی خبر سنتے ہی انگریزی دستہ کا ایک افسر میجر کوٹس جو ڈیوٹی پر تھا قلعہ میں داخل ہونے کی اس نے کوشش کی لیکن وہ ایسا کرنہ سکا، البتہ اس نے 23ویں کمپٹن اسٹوکنسن کے ذریعہ ایک خط کرنل گیلیسی کو روانہ کیا جو وہاں کے گھڑسوار فوج کا قائد تھا۔ اسی طرح یہ خط صبح 6 بجے 25 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے آرکاٹ پہنچا۔ کرنل گیلسی نے فوراً ایک دستہ روانہ کیا انیسویں پیادہ فوج کا دستہ کپٹن بنگ کی سربراہی میں روانہ کیا۔ اس کے ساتھ اس کی مدد کے لئے لیفٹینگ ووڈ ہاؤز کے زیر اہتمام ساتویں گھڑسوار فوج کے ایک دستہ کو کوچ کرنے کا حکم دیا، اس نے کرنل کینڈی کو بقیہ گھڑسوار فوجیوں کے ساتھ چلنے کی ہدایت کی اور چھاؤنی کی حفاظت اور رابطہ قائم کرنے کے لئے یہاں ایک دستہ باقی رکھا۔

جب صبح 9 بجے کرنل گیلسی ویلور قلعہ پہنچا تو اس نے مناسب سمجھا کہ توپوں کے آنے کا انتظار کیا جائے کیونکہ وہاں مسلسل فائرنگ ہورہی تھی، کینڈی کے ماتحت گھڑسوار فوج آرکاٹ سے جلد ہی یہاں پہنچ گئی صبح دس بجے لیفٹنینٹ بلاکسٹن کی ہدایت پر 19 گھڑسواروں کے گنوں (رائفل) سے گیٹ کو توڑا گیا۔ کپٹن اسکیلٹن کی سربراہی میں فوجی دستہ منظم طریقہ سے اندر داخل ہوگیا۔

گیلیسی کے جوانوں پر شدید فائرنگ کی گئی جس کے نتیجہ میں کرنل گیلسی پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا گیا۔ سینکڑوں لوگ قلعے کی دیوار پار کرتے ہوئے بھاگ گئے یا انہوں نے ہتھیار ڈال کر رحم کا مطالبہ کیا۔ تب گھڑ سوار فوج پریڈ گراؤنڈ میں جمع ہوگئی اور فرار ہونے والوں کا تعاقب کیا۔ سپاہی سیلی پورٹ پار کر کے ایک تنگ راستہ سے بھاگ رہے تھے، انہیں روکنے کے لئے گھڑسوار کے کچھ دستے مقامی فوج کے ساتھ مل کر روانہ ہوئے۔ قلعہ کی تمام عمارتوں کی تلاشی لی گئی اور ان میں موجود باغیوں کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا گیا، گیلیسی کے افراد عمارت میں گھس کر شہزادوں اور اشتعال انگیز افراد سے بدلہ لینا چاہتے تھے لیکن لیفٹینٹ کرنل میریوٹ نے ٹیپو کے شہزادوں کو مارنے نہیں دیا۔

کہا جاتا ہے کہ کرنل گیلیسی صرف پندرہ منٹ میں قلعہ کو انگریزوں کے قبضہ میں لے آیا تھا۔ 11 جولائی کو کرنل ہارکورٹ (والا جاہ بادکا کمانڈر) کو عارضی طور پر ویلور کا فوجی سپہ سالار بنایا گیا۔ ہارٹ کورٹ نے 13/جولائی 1806 کو قلعہ فوج کی کمان سنبھالی اور مارشل لاء (ایمرجنسی) نافذ کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ گیلیسی کے فوری فیصلہ کن اقدام سے سنگین کشمکش کا خاتمہ ہوگیا لیکن قلعہ باغیوں ہی کے قبضہ میں رہا۔ انہیں یقین تھا کہ چند دن بعد میسور سے پچاس ہزار افراد ان کے ساتھ آکر شامل ہوجائیں گے۔

لیکن فوجیوں نے جن ناقص قواعد وضوابط پر اعتراض کیا تھا اسے واپس لے لیا گیا۔ میسور کے شہزادوں کو کلکتہ بھیجنے کا حکم صادر کیا گیا کیونکہ کمیشن آف انکوائری کے مطابق وہ اس میں ملوث نہیں تھے۔ وزارت داخلہ کی اعلیٰ عدالتوں نے مدراس کے اعلیٰ حکام یعنی گورنر، فوجی سپہ سالار اور ڈپٹی سپہ سالار کو شدید غلطیاں کرنے کا ذمہ ڈار ٹھہرایا اور انہیں برطرف کرنے کا حکم دیا۔

ویلور کی بازگشت حیدرآباد، نینڈیورگ، والا جاہ آباد، بنگلور، پالیم کوٹائیم بلاری اور سنکری درگ میں گونجتی تھی۔ ویلور انقلاب نے 1857 کی شدید بغاوت کا اندیشہ ظاہر کیا تھا، صرف لفظ کارتوس کی جگہ کا تمغہ کہا جاتا تو بہادر شاہ اور نانا صاحب میسور کے بادشاہ ہوتے۔

گلیسی مظالم کے چشم دید گواہ جے بلاکستان نے کہا کہ 800 سے زائد لاشیں قلعے سے نکالی گئیں۔ ڈبلیو ولسن کے اندازہ کے مطابق اس انقلاب میں ملوث ہونے کی وجہ سے 378 افراد کو قید کیا گیا۔ 516 افراد تفتیش کے مرحلہ میں تھے جنہیں قید نہیں کیا گیا تھا۔ شہادتوں کی بنیاد پر فوجی عدالت نے کئی افراد کو موت اور جلاء وطنی کی سزا سنائی جسے 23 ستمبر 1806 کو ویلور کے سپہ سالار نے انجام دیا تھا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:48 PM

18.4 کسان اور قبائلی بغاوتیں
Peasant and Tribal Revolts

اٹھارویں اور انیسویں صدی کے اواخر میں کمپنی حکومت کے زمینی ٹیکس اور آبادکاری ٹیکس نے ہندوستانی دیہاتی معاشرہ اور کسانوں کو خاص طور سے متاثر کر کے رکھ دیا۔ شروع شروع میں محصولات کے ٹھیکیداروں اور کمپنی کے عہدیداروں نے کسانوں پر ٹیکس کے سلسلہ میں ظلم ڈھایا جنہوں نے آمدنی سے زیادہ زبردستی ان پر ٹیکس عائد کیا۔ پہلے تو ان کسانوں نے کمپنی حکومت کو ایک درخواست بھیجی کی کہ ٹیکس ختم کیا جائے، جب انہوں نے نہیں مانا تو کسانوں نے منظّم طور سے کارروائی کرنا شروع کیا، انہوں نے مقامی عدالت (محصول آمدنی) پر حملہ کیا، گین اسٹوروں (gain stores) کو لوٹ لیا اور ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

1840 اور 1850 کی کسانوں کی تحریک موجودہ ملیبار (کیرلا) کی بغاوت کہلاتی ہے۔ ماپلاس میں عرب تاجروں کی اولاد تھی جو اس خطے میں آ کر آباد ہو گئے تھے اور انہوں نے ملیباری خواتین سے شادیاں رچائیں اور یہ کاشتکاری کرنے لگے۔ کسان کرایہ داروں، بغیر زمین والے مزدور، چھوٹے تاجروں اور ماہی گیروں میں تبدیل ہو گئے، جب انگریزوں نے 1792 میں ملیبار پر قبضہ کیا تو یہ خود زمین کے مالک بن بیٹھے۔ روایتی نظام کے مطابق زمین کی خالص پیداوار میں جینمی (جنمام مدت) کنامدار (کنام مدت) اور کاشت کار (کسان) کے ذریعہ برابر کا حصہ فراہم کرنا تھا۔ برطانوی حکومت نے کرایہ داروں کو بے دخل کر دیا اور جنامی کو مطلق مالک کے طور پر تسلیم کیا جس کی وجہ سے انتظامیہ کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ ضرورت سے زیادہ قیمتیں، غیر قانونی طور پر ٹیکس کا بوجھ، عدلیہ اور پولیس کے اختیارات کی زیادتی نے کسانوں کو انتہائی غربت والی زندگی گذارنے پر مجبور کر دیا۔

ملیبار میں 19 صدی میں حادثات کا ایک سلسلہ چل پڑا۔ اگست 1849 میں منجری میں تین سنگین واقعات پیش آئے۔ اگست 1851 میں کولارتور میں جنوبی ملیبار جنوری 1852 میں جنوبی ملیبار میں تین سنگین وقعات پیش آئے۔ برطانوی فوج نے اس بغاوت کو کچلنے کی کوشش کی۔ اس ظالمانہ اقدامات سے بیس سال تک امن بحال رہا لیکن پھر 1870 میں میپلیس دوبارہ اٹھ کھڑے ہوئے اور واقعات نے اسی طرح کا ملتا جلتا راستہ دکھایا۔

ہندوستان میں 1857 سے پہلے چند قبیلوں نے بغاوتیں کیں کیونکہ انہیں ان کی خودمختاری اور مقامی وسائل پر برطانوی حکومت سے خطرہ لاحق تھا۔ انیسویں صدی کے دوران ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں پھیلے ہوئے قبائلی باشندے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان بغاوتوں کی وجہ سے ان کی جرأت اور ان کے حکمرانوں کا وحشیانہ دباؤ نمایاں ہو گیا۔

کول بغاوت (1831-32) :
The Kol Uprising (1831-32)

کولس، بہار اور اڑیسہ کے چھوٹا ناگپور سنگم علاقوں میں بہ حیثیت قبائلی آباد تھے، ان کی بغاوت کی اصل وجہ یہ تھی کہ غیر قبائلیوں کو چھوٹا ناگپور کے راجہ نے ان کے ان گنت دیہاتوں کو کرایہ پر دیا تھا۔ سب سے پہلے سونپور اور تمور کے کولس نے ٹھیکیدار (ٹیکس وصول کرنے والوں) کے خلاف بغاوت کی۔ بیرونی لوگوں کے املاک کے تعلق سے وہ جھڑپیں کیا کرتے تھے۔ لوٹ مار، آتش زدگی، کسانوں کے احتجاجات وغیرہ سب ان کی شکلیں تھیں۔ 20/ڈسمبر 1831 کو چھوٹا ناگپور کے سون پور پرگنہ پر چھاپہ مارا گیا، سات سو باغیوں کی لاشوں کو جلایا گیا۔ 28/جنوری 1832 کو کول نے مکمل طور پر چھوٹا ناگپور پر قبضہ حاصل کر لیا۔ کول بغاوت کا قائد بھگت جنگ میں مارا گیا، افسروں اور سربراہوں میں انعام کے طور پر ایک ایک ہزار روپئے بانٹے گئے۔ بھنڈرائی مانکی جس نے بغاوت پر ابھارا تھا۔ 19/مئی 1832 کو اس نے ہتھیار ڈال دئے۔ اس طرح یہ اندوہناک بغاوت ختم ہو گئی۔

سنتھل ہول بغاوت (1855-56)
Santhal Hool rebellion

سنتھل جنہیں مانجی بھی کہا جاتا ہے، وہ بنگال، بہار اور اڑیسہ کے مختلف جنگل کے علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے، وہ اپنے وطن سے بے دخل ہونے کے بعد راج محل پہاڑیوں کے آس پاس علاقوں میں رہنے لگے اور ان کا نام دامن کوہ (سنتھالیوں کی سرزمین) رکھا۔ وہ برطانوی

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:48 PM

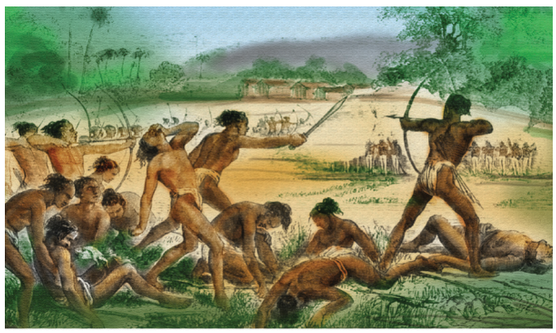

سنتھل ہول بغاوت

حکومت سے مایوس ہوکر ان سے لڑنے پر مجبور ہوگئے کیونکہ برطانویوں نے ان کی زمینوں کو غیر سنتھالی زمینداروں اور ساہوکاروں کے حوالہ کردیا تھا، اسی طرح ان پر مقامی پولیس اور ریلوے تعمیر میں مصروف یوروپی عہدیداروں نے بھی ظلم وستم روا رکھا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے علاقوں پر قبضہ کرنے کے لیے بغاوت کی راہ اختیار کی۔

جولائی 1855ء میں انہوں نے زمین داروں اور حکومت کو کھلا چیلنج دیا اور یہ کمانوں اور تیروں سے لیس کئی ہزار سنتھلوں نے ظالموں، زمینداروں، مہاجنوں اور حکومت کے خلاف بغاوت شروع کردی۔ مہیش پور کی لڑائی میں بہت سارے مانجی سرخ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے، بعد میں یہ لباس ان کی طاقت کا مظہر بن گیا۔ بغاوت کی ابتداء کے پہلے ہفتہ میں دس افراد پر مشتمل ایک گروہ نے مونکیارہ گاؤں کو جلا دیا، انقلابیوں میں بہت ساری خواتین بھی شامل تھیں۔

شروع شروع میں سیدو نے اس کی سربراہی کی، اس کی گرفتاری کے بعد کینو نے کمان سنبھالی۔ بغاوت کے آخری مرحلہ میں کسانوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ چارلیس میک کی نیلگوں فیکٹری پر کئی ہزار کسانوں نے چھاپہ مارا اور پتھراؤ کیا۔ اس نے مزاحمت روکنے کے لئے کئی ظالمانہ اقدامات کئے، فوج کو متحرک کرکے انتقامی کارروائی کے تحت سنتھال دیہاتوں کو یکے بعد دیگرے جلایا گیا۔ اعداد وشمار کے مطابق تیس سے پچاس ہزار موجود انقلابیوں میں سے پندرہ سے بیس ہزار انقلابیوں کو بغاوت کے ختم سے پہلے ہی ہلاک کردیا گیا۔

منڈا بغاوت: Munda Rebellion

برسا منڈا کی سربراہی میں منڈا قبائلیوں نے 1899 تا 1900 میں بغاوت (الغولان) شروع کی۔ بہاری علاقہ میں منڈا اس نامی ایک مشہور قبیلہ رہتا تھا، جن کے زمینی نظام کو برطانویوں نے تباہ کرکے رکھ



منڈا بغاوت

دیا۔ جاگیرداروں، ٹھیکیداروں اور ساہوکاروں نے ان کی زمینوں پر قبضہ کرلیا۔ برسا 1874 میں ایک پٹہ دار کسان گھر میں پیدا ہوا، انگریزوں کو ملک سے بھگانے اور خطے میں منڈا نی حکمرانی قائم کرنے کے لئے اس نے اپنے آپ کو خدائی قاصد کا دعوی کیا۔ اس کے ماتحت والے منڈوں نے دوسرے قبائلی گروہ کے قبضہ پر سخت مخالفت کی اور منڈا کسانوں کو ابھارا کہ وہ زمین داروں کو کرایہ نہ دیں۔

برسا نے چھوٹا ناگپور ضلع کے انقلاب کی قیادت کی۔ سیل رکاب میں منڈا خواتین کا اندھا دھند قتل عام فارس کے پیروکاروں نے کیا۔ برطانوی حکام نے میرسا کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا اور اس کی گرفتاری پر انعام مقرر کیا۔ برسا 9 جون 1900 کو رانچی جیل میں قتل کیا گیا، اسے آج بھی قبائلی خطے میں یاد کیا جاتا ہے۔

18.5 1857 کی ایک شدید بغاوت: Great Rebellion 1857

تعارف: Introduction

برطانوی اور ہندوستانی مؤرخین کے درمیان 1857 کی بغاوت پر طویل بحث ومباحثہ دیکھنے کو ملا ہے۔ برطانوی مؤرخین نے اسے فوجی بغاوت ماننے سے انکار کردیا ہے۔ ہندوستانی مؤرخین نے اسے ایک فوجی ہنگامہ سے تعبیر کیا ہے اور اس پر دو سوالات کھڑے کئے ہیں، جن کا جواب شاہی مؤرخین کے پاس نہیں ہے۔ اگر یہ صرف فوجی ہنگامہ ہے تو سپاہیوں نے اسٹیشن پر جو بغاوت رچائی اسے کیا نام دیا جائے اور اس کی وضاحت کیسے کی جائے؟ بغاوت میں ملوث ہوئے لوگوں کو سزا اور پھانسی دینے کی کیا ضرورت تھی؟ بنگالی فوج کے سپہ سالار ملسن نے بنگالی فوج ملاحظات کے نام سے بتایا کہ یہ ہنگامہ بہت جلد قومی بغاوت میں تبدیل ہوگیا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:49 PM

مؤرخ کینے نے اس ہنگامہ (بغاوت) کے مختلف اسباب بیان کئے ہیں۔وسیع پیمانہ پرڈلہوزی کا الحاق اوراس کی اصلاحات پرشہزادوں ،فوجیوں اور عام لوگوں کی شکایات ہیں ۔اس طریقہ سے کارتوس والا معاملہ کوبھڑکایا گیا جو پہلے ہی سے چل رہا تھا۔ایڈورڈ جان تھامسن نے ا س واقعہ کو''آزادی پرمشتمل ایک جنگ'' قرار دیا ہے۔وی ساورکر نے اپنی کتاب''ہندوستانی جنگ آزادی ''(جو1909میں شائع ہوئی اس میں)لکھا ہے کہ وہ محض ایک بغاوت تھی لیکن حقیقت میں یہ آزادی والی جنگ امریکی جنگ آزادی کی طرح تھی ،اس کے باوجود انگریزی تعلیم یافتہ متوسط طبقہ نے اس بغاوت میں حصہ نہیں لیا۔وطن پرست مؤرخین نے اسے ہندوستانی آزادی کی پہلی جنگ قرار دیا ہے۔

بغاوت کے اسباب: (Causes of the Rebellion)



1857 کی ایک بڑی بغاوت

علاقائی ترقی :

اودھ اور جھانسی کے الحاق کے سبب ڈلہوزی نے نظریہ الحاق نافذ کیا اور نانا صاحب نے بھی اسی طریقہ کو اختیار کیا۔آخری پیشوا کے لے پالک لڑکے نے اس پر عدم اطمینان کا ظہار کیا۔انام کمیشن (1852) کو بمبئی گورنمنٹ نے تشکیل دیا تا کہ وہ ان زمینوں کی چھان بین کرے جن کا کرایہ ا دا نہیں کیا جارہا تھا جس کے نتیجہ میں 21,000 سے زیادہ جائیدادیں ضبط کی گئیں۔زمینی جمع بندی سے خاص طور پر اودھ میں زمینوں کو ضبط کرنے سے برطانوی تحصیلدار کے مفادات پر منفی اثر پڑا۔مزید یہ کہ اودھ میں ہزاروں باشندے شاہی سرپرستی وراس کے تاجروں پر منحصر ہوا کرتے تھے لیکن انہوں نے عمدہ لباس،بہترین جوتے اور مہنگے زیورات سے حاصل کردہ روزگار کو کھودیا ۔اس طرح ڈلہوزی نے اپنی توسیع پسندانہ پالیسی سے متعدد لوگوں کو مشکلات میں پھنسادیا۔

جائیدادی ٹیکس کا ظالمانہ نظام :

سابقہ نوآبادیاتی حکومت کے مقابلہ میں زمین کی پیداوار پر ٹیکس بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔انگریزوں سے پہلے بھی ہندوستانی حکمران کاشت والی زمینداروں سے ٹیکس وصول کرتے تھے ۔انگریزوں نے اسے ٹیکس کے بجائے کرایہ کا نام دیا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ زمین میں کاشت ہو یا نہ ہو،محصول برابر ادا کیا جائے۔انیسویں صدی کے پہلے نصف حصہ میں زرعی اجناس کی قیمتوں میں گراوٹ آئی تو نوآبادیاتی ریاست نے نہ تو ٹیکس معاف کیا اور نہ ہی اس میں تخفیف کی جس کے سبب کسانوں اور کرایہ داروں کو بہت ساری مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔

مسلم عمائدین اور دانشوران سے بیگانگی :

Alienation of Muslim Aristocracy and intelligentsia

مسلمان زیادہ تر سرکاری نوکریاں کیا کرتے تھے ۔کمپنی حکومت سے قبل یہ سابقہ حکومتوں میں انتہائی معزز عہدوں پر فائز تھے۔گھڑسوار فوجی افسر کی حیثیت سے ان کی تنخواہیں زیادہ ہوتی تھیں ،لیکن کمپنی انتظامیہ نے ان پر زیادہ توجہ نہیں دی۔انگریزی زبان اور مغربی تعلیم نے مسلم دانشوروں کی اہمیت کو گھٹا دیا ،قانونی عدالتوں میں فارسی زبان کا خاتمہ کردیا گیا اور حکومت میں سرکاری ملازمت کے امکانات موہوم ہوگئے۔

مذہبی جذبات: (Religious Sentiments)

1856ء ایکٹ کے مطابق بنگال کی فوج میں بہ حیثیت سپاہی اندراج کرنے کے لئے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں پر یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ فوجی عہدوں اور ذات پات کی تفریق سے دست بردار ہوجائیں،اس کے علاوہ ستی کا خاتمہ، ہندو بیوہ کی شادی کی قانونی حیثیت اور طفل کشی کی ممانعت جیسی کارروائیوں کو مذہبی عقائد میں مداخلت سمجھا گیا۔ 1850 میں کٹر ہندوؤں کو بدنام کرنے کے لیےلیکس لوکی ایکٹ پاس کیا گیا تا کہ وہ عیسائی مذہب قبول کر کے اپنے بچوں کو وارث بنائیں۔ (والدین یا آباءواجداد سے جائیداد کے وارث ہونے کا حق)

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:50 PM

اس کے علاوہ یہ پتہ چلا کہ کارتوسوں میں گائے اور خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے تو ہندو اور مسلمان فوجیوں کے مذہبی جذبات مشتعل ہوگئے۔ نئی انفلیڈ رائفل کو لوڈ کرنے سے پہلے ہندوستانی فوجی انہیں کاٹ کر نکالتے تھے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ ان سب کے پیچھے ایک ہی راز ہے وہ یہ کہ انہیں عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اس لحاظ سے 1857 ایک موسمی سال ثابت ہوا۔ کارتوس کا معاملہ بغاوت کا سبب بنا۔ بے دخل، بے قابو راج، زمیندار اور کرایہ دار، کاریگر اور مزدور، مسلمان دانشور، پجاری اور ہندو پنڈت ان سب نے اپنے مسائل کو دور کرنے کے لئے یہ وقت بڑا مناسب سمجھا۔

انقلاب کا راستہ: (Course of the Revolt)

بیرک پور علاقہ (کلکتہ کے قریب) میں انقلاب کا آغاز ہوا۔ منگل پانڈے نے جنوری 1857ء میں اپنے ہی ایک افسر کو قتل کر دیا گیا جس کے نتیجہ میں وہاں بغاوت پھوٹ پڑی۔ اگلے مہینہ میرٹھ میں 90 سپاہی جنہیں کارتوس وصول کرنا تھا صرف پانچ نے وصول کئے۔ 10 رمئی کو تین سپاہی دستوں نے ہلہ بول دیا، ان کے افسروں کو ہلاک کیا اور قیدیوں کو رہا کر دیا، اگلے دن وہ دہلی پہنچے اور یوروپیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور اس شہر پر قبضہ کر کے انقلابیوں نے بہادر شاہ دوم کو تخت پر بٹھا دیا۔



بہادر شاہ دوّم



منگل پانڈے

یہ انقلاب روہیل کھنڈ تک پھیلتا چلا گیا جہاں کا سارا دیہی علاقہ اس کی زد میں آ گیا۔ خان بہادر خان نے خود کو شہنشاہ کا وائسرائے قرار دیا۔ تقریباً سارا بندیل کھنڈ اور دوآب خطہ میں انگریزوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا گیا۔ جھانسی میں یوروپیوں کا قتل عام کیا گیا اور لکشمی بائی جس کی عمر 22 سال کی تھی اسے تخت پر بٹھایا گیا۔ کانپور میں ناناصاحب نے انقلابیوں کی قیادت کی اور انگریز افسروں کے ساتھ ساتھ 125 انگریز خواتین اور ان کے بچوں کو ہلاک کیا گیا اور ان کی لاشوں کو کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔ کانپور کے قتل عام سے موسوم اس واقعہ سے برطانوی مشتعل ہوگئے اور اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے جنرل ہنری ہیویلاک کو بھیجا گیا جس نے اگلے ہی دن ناناصاحب کو شکست دے دی۔ نیل جو پہلے ہی وہاں موجود تھا اس نے شدید انتقام لیا اور جس کو وہ قصوروار سمجھتا تھا اسے پھانسی پر لٹکا دیتا۔ نومبر کے آخر تک تانتیا توپے نے کان پور پر قبضہ کر لیا لیکن جلد ہی کیمبل نے اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔



جھانسی کی رانی لکشمی بائی



ناناصاحب

لکھنو سرکاری اقامت گاہ میں جس کا دفاع ہنری لانس نے کیا تھا، انقلابیوں کے ہاتھ آ گیا۔ ناناصاحب کو شکست دینے کے بعد جنرل ہنری نے لکھنو کا رخ کیا لیکن وہ منصب سے سبکدوش (ریٹائرڈ) ہوگیا۔ جولائی کے آخر میں جان نجلسن نے جان لارنس کو دہلی قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور وہ کامیاب ہوگیا۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ دوم کو قیدی بنا لیا گیا اور ان کے ہتھیار ڈالنے کے بعد ان کے دونوں بیٹوں اور پوتوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

زمین داروں اور کسانوں کی شمولیت سے اودھ میں مزاحمت طول پکڑتی چلی گئی، ان میں بہت سارے زمیندار نواب اودھ کے وفادار تھے اور وہ انگریزوں سے لڑنے کے لئے لکھنو میں بیگم حضرت محل (نواب واجد علی شاہ کی اہلیہ) کے ساتھ شامل ہوئے۔ چونکہ سپاہی زیادہ تر دیہات کے کسان خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اس لئے وہ کسانوں کی شکایتوں سے متاثر ہوئے۔ اس طرح اودھ کا علاقہ بنگالی فوج کا ایک طویل مدت سے گڑھ رہا ہے۔ اودھ سے آئے ہوئے فوجیوں نے تنخواہوں کی کمی کی شکایتیں کیں اور زیادہ چھٹی کا مطالبہ کیا اور سب حضرت بیگم محل کی قیادت میں ایک جگہ جمع ہوگئے۔ راجہ جیلال سنگھ کی سربراہی میں انہوں نے برطانوی فوج سے مقابلہ کیا اور لکھنو کو حاصل کر لیا اور اس نے اپنے بیٹے برجیس قدر کو اودھ کا حکمران (ولی عہد) قرار دے دیا۔ کانپور میں بھیانک طریقہ سے انتقام لینے والے نیل کو لکھنو کی سڑک پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا، اس طرح مارچ 1858 میں لکھنو کو فتح کر لیا گیا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:51 PM

ہیگ روز نے اپریل کے اوائل میں جھانسی کا محاصرہ کیا اور تانیا ٹوپی کو شکست دے دی۔ پھر بھی لکشمی بائی نے بہادری سے لڑ کر گوالیار پر قبضہ کرلیا۔ برطانوی نواز سنڈیا کو فرار ہونے پر مجبور کیا گیا۔روز (Rox) نے اپنی فوج کے ساتھ مل کر براہ راست لکشمی بائی کا مقابلہ کیا۔اس لڑائی میں لکشمی بائی مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان کھو بیٹھی۔ ہیگ روز نے ''لکشمی بائی کو باغیوں کا بہترین اور بہادر فوجی کمانڈر'' قرار دیا۔

ماؤنٹ روڈ پر نصب کردہ نیل کے مجسمہ نے مدراس کے وطن پرستوں کو مشتعل کردیا، کانگریس کے وزیر راجی جی نے (1937-39) میں اسے ہٹا کر مدراس میوزیم میں رکھ دیا۔

گوالیار پر جلد ہی قبضہ کرلیا گیا۔ جولائی 1858ء میں کیننگ نے بغاوت کو کچل کر امن کی بحالی کا اعلان کردیا۔تانتیا توپے کو اپریل 1859 میں گرفتار کرلیا گیا اور اسے پھانسی دے دی گئی۔

بہادر شاہ دوم جنہیں ستمبر 1857 میں گرفتار کیا گیا، ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انہیں مجرم قرار دے کر جلاوطن کردیا گیا جہاں وہ نومبر 1862 میں 87 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ان کے انتقال کے ساتھ ہی مغل خاندان کا خاتمہ ہوگیا۔

شدید بغاوت کے اثرات : (Effects of the Great Rebellion)

ملکہ کا اعلان 1858 (Queen's Proclamation 1858)



ملکہ وکٹوریہ

یکم نومبر 1858 میں الہ آباد میں ایک شاہی دربار منعقد کیا گیا، ملکہ وکٹوریہ نے اپنے جاری کردہ اعلان کو لارڈ کیننگ کے دربار میں پڑھا جو وکٹوریہ گورنر جنرل کی آخری ملکہ اور ہندوستان کی پہلی وائسرائے تھی۔

- اب سے وہ ہندوستان پر برطانوی ملکہ کی حیثیت سے سکریٹری خارجہ کے ذریعہ حکومت کریں گی۔سکریٹری خارجہ ہندوستان کی پندرہ رکنی کونسل پر مبنی ہوگی۔اس کے قیام کی وجہ سے عدالتی انتظامیہ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے بورڈ آف کنٹرول کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ولی عہد اور پارلیمنٹ آئینی طور پر ہندوستان پر حکومت کرنے کے ذمہ دار ہوں گے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج کو ولی عہد کمپنی کی فوج میں ضم کردیا جائے گا۔
- اعلامیہ میں ان معاہدوں کی توثیق کی گئی جو کمپنی نے ہندوستانی شہزادوں کے ساتھ کی تھی۔ان کے حقوق، وقار اور عزت واحترام کا وعدہ کیا گیا اور ہندوستان میں موجود برطانوی املاک کو وسعت دینے کے کسی بھی عزائم پر روک لگادی گئی۔
- 1861 کی نئی کونسل کو ہندوستانی نامزدگی حاصل کرنی تھی کیونکہ پارلیمنٹ کا خیال تھا کہ قانون ساز کونسل میں صرف ایسے ہی یوروپی باشندے شامل تھے جنہوں نے کبھی بھی ہندوستانی دانشوروں سے مشورہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی جس کے نتیجہ میں یہ بحران پیدا ہوگیا
- الحاق پالیسی Doctrine of Lapse اور وابستگی پالیسی ترک کردی گئی۔باغیوں کو عام معافی دے دی گئی سوائے ان افراد کے جنہوں نے برطانوی رعایا کو قتل کرنے میں براہ راست حصہ لیا۔
- تعلیمی اور عوامی کام کے پروگرام (جیسے سڑکیں، ریلوے، ٹیلی گراف اور آب پاشی) کے ہنگامی صورت حال میں فوجیوں کی نقل وحرکت کی اجازت دی جائے گی۔
- گذرے ہوئے زمانہ کی واپسی کا خیال دلوں سے نکل گیا، ہندوستانی معاشرے کا روایتی ڈھانچہ ختم ہوگیا، مغربی انگریزی تعلیم یافتہ ایک متوسط طبقہ ابھر کر سامنے آگیا۔

خلاصہ : Summary

- حیدر اور ٹیپو کی کمپنی کے خلاف مزاحمت سے چار اینگلو میسور جنگیں واقع ہوئیں۔
- پلی دیور، ویرا پانڈیا کٹابومن، ویلو نچیار بارو ٹو برادران، جنوبی پالیگارسار اور کانگو کے خطی کے دھیرن چنا ملئی وغیرہ پر بحث کیا گیا ہے۔
- ویلور قلعہ میں ٹیپو کے زندہ بچ جانے والے بیٹوں کے زیر اہتمام جنوبی ہندوستان کے معزول بادشاہوں اور حکمرانوں کے ساتھ مل کر پالیگاروں کی جنگ کو نمایاں کیا گیا ہے۔
- 1857ء میں بے گھر ہوئے جاگیرداروں، زمینداروں اور کسانوں نے برطانوی سلطنت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا، اس کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔
- ملکہ کے 1858 کے اعلان سے برطانوی اقتدار کا ہندوستان میں منتقل ہونا اور اس کی نمایاں خصوصیت کا ذکر کیا گیا ہے۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:52 PM

مشق EXERCISE

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ مرہٹوں سے نمٹنے کے بعد وڈیر بادشاہوں کی مخالفت کرتے ہوئے میسور کے حقیقی بادشاہ (حقیقی حکمران).....بن گئے۔

(a) حیدرعلی (b) نجاراجہ

(c) ناگمانائک (d) ٹیپوسلطان

2۔ ٹیپوسلطان کی.....فتح تیسری اینگلو جنگ کا سبب بنی

(a) کالی کٹ (b) کورگ

(c) کرینگورور (d) ڈنڈی گل

3۔ پالیکارکارنظام اصل میں.....حکومت میں رائج تھا

(a) وجیانگر (b) بہمنی

(c) کاکاتیہ (d) ہوئیسلہ

4۔ ..... نے پلی تھیور کے تین بڑے قلعوں نرکٹوم سیول، وسودنیالور، اڈپانیور کو اپنے کنٹرول میں کرلیا۔

(a) محفوظ خان (b) یوسف خان

(c) کرنل ہیرون (d) نبی خان کٹک

5۔ ویلونچیار.....راجہ کی بیٹی تھی

(a) سیواگنگائی (b) پدوکوٹائی

(c) راماناتھ پورم (d) پلوانا تھم

6۔ .....وہ کلکٹر تھا جسے ویراپانڈیا کٹابومن کے معاملہ میں برا رویہ اختیار کرنے پر ملازمت سے برخواست کردیا گیا۔

(a) ڈبلیو۔سی جیکسن (b) اے بنرمین

(c) ایس۔آر۔لشنگٹن (d) پی۔اے اگنو

7۔ ویلورانقلاب کا اولین سبب .....کا تعارف تھا

(a) انفلیڈ رائفل (b) نئی پگڑی

(c) نیوٹوربن (d) چربی سے بھرے کارتوس

8۔ ..... نے کول بغاوت کی تحریک شروع کی

(a) بنڈاری مانکی (b) سیدو

(c) بدھا بھگت (d) کانو

9۔ ... جب ہندوستان کا گورنر جنرل تھا تو 1857 کی بڑی بغاوت شروع ہوئی۔

(a) ڈلہوزی (b) کیننگ

(c) منٹو (d) جیمس اینڈریورامسے

10۔ 1857 کی بغاوت کے دوران نانا صاحب کی فوج کو.... نے شکست دی

(a) ہنری لارنس (b) میجر جنرل ہیولاک

(c) سرہنگ وھیلر (d) جنرل نیل

11۔ صحیح جواب تلاش کیجئے۔

(a) وارن ہیسٹنگز ٹیپوسلطان سے انتقامی کارروائی کرنا چاہتا تھا

(b) ٹیپو کے خاتمہ اور میسور حکومت میں قدیم وڈیار خاندان کی بحالی سے جنوب میں کمپنی حکومت کا آغاز ہوا۔

(c) آرکاٹ نواب نے ویلونچیار کی حمایت کی۔

(d) کلیار ریکونیل کا مندرتروَل ویلی جنگلات کے بیچ میں تھا۔

12۔ دعویٰ A: سیواگری کا قلعہ اقدامی اور دفاعی کارروائیوں کے لئے نمایاں طور پر موزوں تھا

سبب R: یہ مغربی گھاٹ کے دامن میں واقع ہے جس کے آس پاس زبردست حصاریں ہیں

a) A صحیح ہے مگر A،R کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

(b) A اور R دونوں غلط ہیں

(c) A صحیح ہے مگر A،R کی صحیح وضاحت ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

13۔ جوڑ لگایئے

(A) گیلیسی	سری رنگا پٹنم
(B) مانجی	بارک پور
(C) جاکوبن کلب	ویلورانقلاب
(D) منگل پانڈے	سنتھالس

(a) 1,2,3,4 (b) 3,4,1,2

(c) 3,2,1,4 (d) 2,3,4,1

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:53 PM

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1۔ ٹیپو سلطان پر عائد کئے گئے سری رنگا پٹنم معاہدہ (1792) کے توہین آمیز شرائط پر ایک نوٹ لکھئے۔

2۔ ''پگوڈا'' کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3۔ تیران چنہ ملائی کے کانگو علاقہ کی بغاوت کیا ہے؟

4۔ سیل رکاب کی وضاحت کیجئے۔

5۔ کانپور۔قتل عام

III۔ مختصر جوابات لکھئے۔

1۔ ان حالات کی نشان دہی کیجئے جن کے سبب انگریز اور حیدر علی کے درمیان معاہدۂ مدراس پر دستخط کئے گئے۔

2۔ 1801 کی بغاوت

3۔ 1806 کی ویلور بغاوت

4۔ کول بغاوت پر تبادلہ خیال کریں۔

5۔ 1857 کی عظیم بغاوت کے اثرات

IV۔ ذیل کے سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھئے۔

1۔ جنوبی ٹمل ناڈو میں پالیکار تنظیم کے متعلق تفصیل سے لکھئے۔

2۔ 1806 کے ویلور بغاوت کے اسباب اور نتائج پر تبادلہ خیال کیجئے۔

3۔ 1857 کی عظیم بغاوت کے اسباب اور نتائج پر تبادلہ خیال کیجئے۔

سرگرمی: Activity

1۔ یوسف خان کی سوانح عمری پر ایک خاکہ کھینچے۔

2۔ 1857 کی عظیم بغاوت میں نانا فڈنویس کے اہم کردار کی وضاحت کریں۔

اساتذہ کی رہنمائی میں تفویضات

1۔ ویرا پانڈیا کٹابومن پر ایک ڈرامہ ترتیب دیں۔

2۔ ویلور قلعہ کا مشاہدہ کریں اور اس کی ساخت پر معلومات اکٹھا کریں

کتب حوالہ جات: RENCE BOOKS

1. Bipan Chandra, *India's Struggle for Independence 1857-1947,* New Delhi: Penguin Books, 1989.
2. S. Kadhirvel, *History of Maravas,* Madurai, 1977
3. Manikumar, K.A., *Vellore Revolt, 1806*, Allied Publishers, 2007
4. Gopalakrishnan,S., Dr., ed., *The South Indian Rebellions – Before and After 1800*, Chennai: Palaniappa Brothers, 2007.
5. Sekhar Bandyopadhyay, *From Plassey to Partition and After – A History of Modern India,* Orient BlackSwan, 2004.
6. Framod K. Nayar, *The Great Uprising – India 1857,* New Delhi: Penguin Books, 2007.

فرہنگ الفاظ : Glossary

Protracted	lasting for a long time	طویل وقت، دیرپا
Pre-empt	take action in order to prevent	کسی چیز کی روک تھام پر کارروائی کرنا
evasiveness	avoidable	قابل گریز
Irked	irritated	چڑچڑاپن
Scuffle	Fight	ناراض۔ لڑائی
Elude	Escape	جھگڑا۔ فرار ہونا
Obnoxious	Offensive	ناگوار۔
Cockade	a small ribbon on a hat	کسی کیپ پر چھوٹا سا نشان
Anathema	Detestable	نفرت انگیز۔ گھناؤنی
Volley	the discharge of a number fire – arms together	بندوق یا توپ۔ ایک ساتھ بارود کا اخراج
Shun	avoid	اجتناب، احتراز۔ الگ رہنا۔ پرہیز کرنا
Parleys	holding discussion	تبادلہ خیال کرنا یا مباحثہ کرنا۔

11 his unit 18 Set
Monday, January 31, 2022 11:24:53 PM

اکائی 19

جدیدیت کی طرف
Towards Modernity

سیکھنے کے مقاصد: Learning objectives

خود کی واقفیت کے لئے

- سماجی و مذہبی و اصلاحی تحریکات جیسے برہمو سماج، پراتھنا سماج اور آریہ سماج کے متعلق معلومات حاصل کرنا
- رام کرشنا تحریک (Mission) اور سوامی ویویکانندا کی تعلیمات کو جاننا
- تھیوسیوفیکل سماج، ستیہ شودک سماج، سری نارائن گرو، دھرم پری پلانا یوگم وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- اسلامی اور اصلاحی تحریکات اور ٹمل ناڈو میں اسلامی تحریکات کو جاننا۔
- عیسائی مشنریوں کی خدمات

تعارف :

انیسویں صدی کی پہلی ربع صدی میں ہندوستان میں ایک مختصر انگریزی تعلیم یافتہ دانشوروں کا جنم ہوا جس کا تعلق برطانوی انتظامیہ یا ان کی تجارت سے بہت قریب کا سا تھا۔ یہاں پر مسیحی مشنریوں اور ان کی خدمات کا اثر شروع ہو چکا تھا۔ بنگال ہی وہ پہلا صوبہ تھا جہاں پر ان کے اثرات نمایاں طور پر واضح ہو رہے تھے اس لئے مختلف پہلوؤں سے متعدد نظریات پر حامل تحریکوں کا آغاز وہیں سے شروع ہوا۔ انگریزی تعلیم اور یوروپی ادب نے ہندوستان میں افکار کی نئی لہر پیدا کی جس نے روایتی تعلیم کو چیلنج کی نگاہ سے دیکھا۔ اخلاقی سوچ کی بنیاد، انسانی نشوونما اور ارتقاء کا نظریہ۔ روشن خیالی سے وابستہ قدرتی حقوق کا بنیادی تصور، عقلیت پسندی (معقولیت) کے وہ نئے اصول تھے جنہیں ہندوستانی نشأۃ ثانیہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ٹکنالوجی کی وسعت کاری ر پھیلاؤ نے نظریات کو عام کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔

19.1 اصلاحی تحریکوں کا آغاز: Emergency of Reform Movement

انیسویں صدی میں انگریزوں نے ہندوستانی سماج کو توہمات اور ظلم و تاریکی جیسی لعنت کے دلدل میں پھنسا رکھا تھا۔ ان کے خیال میں بت پرستی اور شرک نے لوگوں کو آنکھیں بند کر کے ان کے احکام بجالانے پر مجبور کر رکھا تھا اور ہر جگہ کے سماجی حالات ایسے ہی تھے۔ خواتین کی حالت دیکھی نہیں جاسکتی تھی۔ خصوصی طور پر ستی عمل کو برا بھلا کہا جاتا۔ ابتدائی دور ہی سے ذات پات پر مبنی سماجی تقسیم پر تنقید کی گئی مزید اہم بات یہ کہ انگریزوں کا موقف تھا کہ ان کی مداخلت کے بغیر ان سے بچے رہنے کا کوئی امکان نہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ خود خدمتی (اپنے آپ میں دلچسپی لینا) یہ ایسی دلیل تھی جسے مشنریوں اور افادیت پسندوں نے برطانوی حکمرانی جواز کو واضح طور پر بیان کیا تھا۔

> افادیت پسندی: سب سے بڑی تعداد کی سب سے بڑی خوشی کے نظریہ کو تسلیم کرتی ہے۔

انیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان بہت زیادہ پیچیدہ اور متنوع ملک بن گیا تھا اس کے حالات بڑے عجیب تھے۔ ہندوستانی مصلحین نے زندگی بھر سماجی اور تہذیبی برائیوں کے خلاف جنگ کی ہے لیکن ان کے روشن خیال نظریات سے انگریزوں کو بلاشبہ ایک نئے چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس باب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح ملک کے بیشتر حصوں میں سماجی اصلاحات کی تحریکیں رونما ہوئیں۔

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:49 PM

مغربی ثقافت اورنظریہ کے ارتقاء نے روایتی اداروں کوخود بخود دوبارہ زندہ کرنے پر مجبور کردیا۔انیسویں صدی کے آخری نصف حصہ میں اصلاحات کی مختلف تحریکوں کے ذریعہ مظاہرے اورتبدیلی کا عمل لایا گیا۔ان تحریکوں کا مقصد سماجی اداروں اور ہندوستانی عوام کے مذہبی رجحانات کی اصلاح اور ملک کو جمہوری بنانا تھا۔وطن پرست جذبات کا آغاز، جدید مغربی نظریات ،مختلف ثقافتوں کا ظہور اور یوروپ میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی وغیرہ نے اصلاحی عمل کو تقویت پہنچائی ہے۔

عقلیت پسندی، مذہبی آفاقیت اورانسانیت نے اصلاحی تحریکوں کے نظریات کو اتحادی شکل دی ۔اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر معقولیت اور افادیت پسندی کی حیثیت سے معاشرتی اور مذہبی طریقوں کو جائزہ لینے کے قابل بنایا۔ مثال کے طور پر راجہ رام موہن رائے نے ویدوں کے استحکام سے انکار کیا۔علی گڑھ تحریک کے دوران سرسید احمد خان نے اس بات کی تصدیق کی کہ مذہبی عقائد نا قابل تغیر نہیں ہیں اور جیسا کہ کیشب چندر سین نے کہا کہ ہمارا موقف یہ نہیں ہے کہ تمام مذاہب حقائق اور سچائیوں پر مبنی ہیں بلکہ یہ کہ دنیا کے تمام قائم شدہ مذاہب سچے ہیں۔

ان تحریکوں نے ہندوستانی سماج کے پورے تہذیبی سرچشموں کو سمیٹتے ہوئے زبان، مذہب ،فن اور تبلیغ کے شعبوں میں اہم طریق کار کو اختیار کیا۔ان اصلاحی تحریکات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ اصلاحی تحریکیں

2۔ احیاء پسند تحریکیں

مذہب کی سچی تصویر پیش کرنے کے لئے دونوں قسم کی تحریکوں نے مختلف طریقہ سے کام کیا۔ان کے مابین بنیادی فرق ،عقائد ورواج، وجوہات و استدلال اور ایمان وعمل میں ہے ۔سماجی اصلاحی تحریکیں ،مذہبی اصلاحات کا لازمی جزء ہیں کیونکہ ذات پات اور صنف پر مبنی عدم مساوات کا استدلال وہ مذہبی اصول سے اخذ کرتے ہیں ۔ابتداء میں سماجی اصلاحی تحریکات کا تعلق صرف سماج سے تھا پھر انہوں نے سماج کے اعلیٰ اور متوسط طبقہ میں اپنے جدید نظریات کو موجودہ سماجی حقیقت سے مطابقت پیدا کرنے کی کوششیں کیں ۔ پھر آہستہ آہستہ معاشرتی تعمیر نو کے لئے سماج کے ادنیٰ طبقات تک بھی ان کی رسائی ہوئی۔اس موضوع پر دانشوروں نے بھی پرجوش مباحثے کئے جس کی وضاحت عوامی مباحثوں ،رسائل اور جرائد میں کی گئی ۔عوام میں ان نئے نظریات کا پرچار کیا گیا اور پرانے خیالات کو ترمیم کرکے ایک نئی شکل دی گئی۔

شروع شروع میں سماجی کانفرنسیں ہندوستانی ملازمین اور مسیحی مشنریوں جیسی تنظیمیں بہت سارے روشن خیال افراد کے ساتھ ساتھ سماجی اصلاحات کی تحریکوں کو متحرک بنانے میں اہم کردار ادا کرتی رہیں۔جس کے متعلق ہم اگلے صفحات میں بحث کریں گے ۔پھر اس کے بعد کے سالوں اور خاص طور پر بیسویں صدی تک قومی تحریک نے سماجی اصلاح کے لئے ایک منظّم اور قائدانہ رول ادا کیا۔

برہموسماج (1828) Brahmo Samaj (1828)



راجہ رام موہن رائے

راجہ رام موہن رائے صاحب کمال اور باصلاحیت شخص تھے۔انہوں نے آگسٹ 1828 میں برہموسماج کی بنیاد رکھی۔ برہمو سماج سے وابستہ راجہ رام موہن رائے، ہمیشہ رہنے والا، ناقابل تلاش اور ناقابل تغیر ہستی جو اس کائنات کا بنانے والا اور اس کا محافظ ہے،اس کی پرستش اور بندگی کے معاملہ میں مخلص تھے۔اس کا طویل مدتی ایجنڈا پاکیزہ ہندومت اور توحید پرستی کی وکالت کا ہے جس کے لئے انہوں نے ویدوں سے ثبوت حاصل کیا تھا۔انہوں نے انسانی وقار پر زور دیا اور مشرکانہ اور معاشرتی برائیوں کی مخالفت کی۔وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ریٹائرڈ ملازم فارسی اور سنسکرت سمیت بہت سی زبانوں کا علم رکھتے تھے۔ان کی سیاسی پیش رفت اور معاشرتی سرگرمیوں کا مقصد سماج کی اصلاح تھی ۔ وہ ستی کے وحشیانہ عمل کے مخالف تھے۔ایک کانفرنس میں وکلاء کے لئے اور عملی طور پر بیوہ کو زندہ جلانے کی مخالفت کرتے ہوئے 1818ء میں اس کی کتاب کا حوالہ دیا گیا تا کہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ کسی بھی مذہب میں بیوہ عورتوں

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:50 PM

کو جلانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ان کی کوششوں سے کمپنی نے 1829 میں ایک قانون پاس کیا جس میں ستی کے عمل کو جرم قرار دیا۔

برہموسماج کی تحریک کا خلاصہ اس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔

1۔ اس نے شرک، بت پرستی اور خدائی اوتاروں پر اعتقاد رکھنے کی سخت مذمت کی۔

2۔ اس نے ذات پات کے نظام ان کے غلط رسم ورواج اور توہم پرستی کی برائی بیان کی۔

3۔ اس نے بچپن کی شادی، پردہ نظام اور ستی کے عمل کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

4۔ اس نے دوبارہ بیواؤں کی شادی پر زور دیا۔

فرانسیسی انقلاب سے متاثر یوروپی شخص رام موہن رائے یوروپ گئے اور برسٹل میں انتقال ہوا۔ان کی موت کے بعد یہ تحریک زوال کے قریب پہنچ چکی تھی لیکن دیویندر راناتھ ٹیگور (رابندر ناتھ ٹیگور کے والد) نے اسے زندگی کی ایک نئی لہر عطا کی جسے 1857ء میں اس تنظیم کو کیشب چندر نے آگے بڑھایا۔ تنظیم کی مضبوطی کا اندازہ اس کی شاخوں سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ 1865ء میں اس کی کل 54 شاخیں تھیں (بنگال میں پچاس، شمالی مغربی صوبے میں دو، پنجاب اور مدراس میں ایک ایک) ایک مدت کے بعد اس کے دو ٹکڑے ہوگئے (i) دیویندر ناتھ ٹیگور کا برہموسماج آف انڈیا (2) کیشب چندر سین کا سدھارن برہموسماج۔

ٹمل ناڈو کے کاسی ویسوا ناتھ مدلیار اس برہموسماج کے پیروکار تھے۔اس نے سماجی نظریات کو واضح کرنے کے لئے برہموسماجا نائگم نامی ایک ڈرامہ لکھا جس میں اس نے بیوہ کی دوبارہ شادی کی حمایت کی۔ 1864ء میں برہموسماج کے مقصد کے حصول کے لئے تاتھوابودھینی نامی ایک ٹمل جریدہ شائع کیا۔

برہموسماج کو بنگالی سماج میں قدامت پسند عناصر کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔تاہم یہاں ایشور چندر ودیا ساگر جیسے اصلاح پسند بھی موجود تھے جو ان کے خیالات کی حمایت کرتے تھے لیکن یہ ہندو صحیفوں کی بالادستی کو قبول کرتے ہوئے ان ہی کی باتوں پر منحصر تھے۔

اگر چہ کہ برہموسماج بہت سارے دلوں کو نہیں جیت پایا لیکن اس کا اثر دانشوروں پر ضرور ہوا۔ ابتدائی مرحلے میں بہت سارے نوجوانوں نے بنیاد پرستی کو مان کر اس کا پرچار کیا۔ ٹیگور کا تعلق بھی ایک برہمو خاندان سے تھا اس کا اثر اس کی کتابوں اور نظریات میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔

پراتھنا سماج (1867) : The Prarthana Samaj (1867)

پرارتھنا سماج، برہموسماج ہی کی ایک شاخ تھی جسے 1867 میں بمبئی کے اتمارم پانڈورنگ (1823-98) نے قائم کیا۔ پرارتھنا سماج ایک تنظیم کی حیثیت سے اس کا بہت بڑا اثر نہیں ہوا لیکن اس کے ممبران جیسے یم جی رانڈے (1852-1901)، آر جی نندر کار اور کے ٹی تلنگ انیسویں صدی کے مہاراشٹرا کے عظیم قائدین میں شمار کئے جاتے تھے جو بعد میں سماجی اصلاحی تحریک کے بانی بنے۔

پرارتھنا سماج برہموسماج کے مانند ہی تھا اس کا تعلق شعوری طور پر سنتوں کی بھکتی روایت سے تھا۔اس نے عام طور پر سماج کے ادنیٰ طبقے کے کارکنوں اور خواتین کو ساتھ لے کر اپنے کام کو جاری رکھا۔اس نے سماجی اصلاحات جیسے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا، مشترکہ شادی کے رواج، دوبارہ شادی، خواتین اور نفسیاتی دباؤ والے گروپوں کی رپورٹ پر توجہ مرکوز کی۔

ایم جی رانیڈ انڈین نیشنل کانگریس (1885) کے سالانہ اجلاس کے فوری بعد ہر سال نیشنل سوشیل کانفرنس کا اجلاس منعقد کرتے تھے۔ جسٹس رناڈی انتہائی ذہین اور تعلیم یافتہ اسکالر تھے۔ان کی بہترین قیادت میں مغربی ہندوستان میں پرارتھانا سماج اصلاح کا ایک فعال مرکز بن گیا۔ وہ بیوہ میریج اسوسی ایشن کا بانی تھا اور وہ مشہور دکن ایجوکیشنل سوسائٹی کا ایک زبردست وکیل تھا۔اس کا مقصد نوجوانوں کو تعلیم دینا تھا تاکہ وہ ملک کی بھرپور خدمت کرسکیں۔اس کا انتقال 1901 میں ہوا۔اس کے بعد چندا ورکر نے اس کی کرسی سنبھالی۔

آریہ سماج (1875) Arya Samaj (1875)

دیانند سرسوتی (1824-83) آریہ سماج کا بانی تھا جو گجرات کا باشندہ تھا جس نے گھر بار چھوڑ کر سنیاسی کی زندگی اختیار کرلی تھی۔ سترہ سال تک وہ ہندوستان کے اطراف واکناف علاقوں میں گھومتا رہا۔

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:51 PM



راجہ رام موہن رائے

1863 میں گھومتے پھرتے اس نے اپنے نظریات کا پرچار شروع کیا پھر پانچ سال کے بعد اس نے اپنی سرگرمیوں کو بھی شامل کرلیا ۔1872 میں اس کی ملاقات کلکتہ میں برہموس سے ہوئی ۔1875ء میں اس نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی اور دیانند سرسوتی ستیارتھ پرکارش نامی ایک کتابچہ شائع کیا۔اس کا خیال تھا کہ ہندو مذہب تنزل کا شکار ہوتے جارہا ہے اس لئے اس نے پرانے خیالات Puranas شرک، بت پرستی، برہمن پجاریوں کے طور طریقے، تیرتھ یاترا، رسم ورواج اور بیوہ کی شادی پر پابندی کو مسترد کردیا۔ایک بہترین سنسکرت اسکالر کی طرح اس نے ویدوں کی طرف لوٹنے کا مطالبہ کیا، وہ سماج کی تشکیل ویدوں کی بنیاد پر رکھنا چاہتا تھا اس نے پرانے عقائد کو رد کرتے ہوئے دوسرے سماجی مصلحین کی طرح خواتین کی تعلیم اور بیوہ کے دوبارہ نکاح کی حوصلہ افزائی کی۔

پنجاب کے علاقے میں اس کا دائرہ اثر وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ جہاں کے نوآبادیاتی زمانے میں کھڑلیس کی تجارتی برادری اس تحریک کا حصہ بن رہی تھی۔لیکن پنجاب کے بعض علاقوں میں ہندو، مسلمان اور سکھوں کے مابین فرقہ وارانہ تنازعہ اس تحریک سے بڑھتا چلا گیا۔یعنی غیر ہندوؤں کا ہندو مذہب قبول کرنا بالخصوص احمدیہ تحریک کے ساتھ تنازعات کھڑے ہوگئے۔

بہرحال آریہ سماج ایک زندہ تحریک سمجھی جاتی تھی اور دیانند اس کا اثر بیسویں صدی میں دیانند اینگلو ویدک اسکولس اور کالج کے قیام کے ذریعہ جاری رہا۔

رام کرشنا تحریک (1897)
Ramakrishna Mission (1897)

جیسا کہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ شروع شروع میں اصلاحی تحریکیں بے حد انتہاء پسند ثابت ہوئیں، ان پر سوالات کی بوچھاڑ اور ان کی روایات پر تنقیدیں ہونی لگیں۔ان تمام چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے رام کرشنا تحریک ایک اہم مذہبی طور پر ابھر کر سامنے آئی، کلکتہ کے قریب دیکنیشور قصبہ میں واقع ایک مندر میں ایک غریب پجاری، رام کرشنن پراماہمسا (1836-1886) غیر تعلیم یافتہ لیکن شدید روحانی پیشوا سمجھا جاتا تھا جو تمام مذاہب کے حقائق کو سمجھ کر ان پر اعتماد بھی رکھتا تھا۔اس کا خیال تھا کہ تمام مذاہب کا مقصد ایک ہے لیکن ان کے طریقے الگ الگ ہیں۔لہذا مغربی تعلیم یافتہ دانشوروں کے ایک گروہ نے رام کرشنا کی وسیع النظری، عارفانہ باتوں اور روحانی گرم جوشی کو تسلیم کرنا شروع کردیا۔اس نے مختصر کہانیوں اور حیرت انگیز تمثیلوں سے اپنے نظریات کا پرچار کیا جسے اسی کے ایک مداح نے رام کرشنا کتھامریتا (سری رام کرشنا کی مقدس کتاب) کے نام سے مرتب کیا۔



رام کرشنا پرمہمسا



سوامی ویویکانندا

رام کرشنا پرمہمسا کے شاگردوں میں سوامی ویویکانندا نریندرا ناتھ دتہ نامی کلکتہ یونیورسٹی کا ایک نوجوان گریجویٹ تھا۔ وہ بعد میں سوامی ویویکانندا (1863-1902) کے نام سے مشہور ہوا۔ اپنے فلسفیانہ خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے ایک جدید ادارے کی تشکیل کی اور اس نے سارے ہندوستان بلکہ دنیا میں اپنا پیغام پہونچایا۔اس کی تعلیم، رواں بیانی، روحانی جوش اور کردار سازی سے ملک بھر میں اس کے پیروکاروں کا ایک گروہ اکٹھا ہوگیا اور بہت سارے لوگ اس کی قومی تحریک میں شامل ہوگئے۔اس نے 1893ء میں شکاگو مذہبی امور پارلیمنٹ میں شرکت کی اور مجمع پر اپنے گہرے نقوش مرتب کئے، اس کی تحریک کی سرپرستی میں اس نے کئی اسکولوں، دواخانوں اور یتیم خانوں کو بنوایا اور پریشانیوں کے وقت عوام کی مدد کی۔

> سوامی وویکانندا جوان ہمتی و شجاعت سے مالا مال تھا، اسے جدید ہندوستان کے صبح کا ستارہ کہا جاتا تھا۔ویلینٹن چیرول کے الفاظ میں: یہ پہلا کردار ساز ہندو تھا جس نے ہندوستان کی قدیم تہذیب کے تحت اپنے نظریات کا پرچار کرکے بیرون ملک اپنی شناخت بنائی۔

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:52 PM

صوفیانہ (وجدانی معرفت والی) سماجی تحریک :
Theosophical Society

ہندوستانی دانشوروں نے مغربی روشن خیالی اور عقلیت پسند تحریکوں کے چیلنج کو محسوس کیا۔انہوں نے مغربی سوچ کو بدلنے اور ان میں روحانی جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس مقصد کے تحت تھیوسیوفیکل سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی بنیاد مسز ایچ پی بلیو اٹسکی اور کرنل ہچ لیس ن اولکاٹ نے ریاست ہائے متحدہ میں 1875ء کو رکھی۔ وہ دونوں 1879 میں ہندوستان آئے اور 1882 میں اڈیار میں اپنا مرکزی دفتر قائم کیا۔انی بسنت جو 1893 میں ہندوستان آئی تھی کی سربراہی میں، تھیوسیوفیکل سوسائٹی نے اپنی قوت کے بل بوتے پر بہت سارے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا۔ اس نے سارے ہندوستان میں اپنی شاخیں قائم کیں اگرچہ کہ بہت سارے تنازعات میں وہ گھرا ہوا تھا لیکن پھر بھی ہندوستان میں بدھ مت کے احیاء میں اس نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ایک شدت پسند دلت مفکر آئیوتھیھوس پنڈتھر کرنل اولکٹ سے مباحثہ کر کے جدید بدھ مت کی طرف مائل کیا اور اس کے ہمراہ سری لنکا پہنچ کر بہت سارے بدھ راہبوں سے ملاقات کی جن میں مشہور کارکن اناگریکا دھرم بالا اور آچاریہ سمنگالا شامل ہیں۔

19.2 ستیہ شودھک سماج (1873)
Satya Shodhak Samaj (1873)



جیوتیبا پھولے ساوتری پھولے

اوپر ذکر کی گئی بہت ساری تحریکوں نے تقریباً سماج کے اعلیٰ طبقہ پر اپنی محنت صرف کی لیکن ان میں کچھ ایسی بھی تحریکیں ہیں جنہوں نے نچلے طبقہ کو بھی متحرک کے انہیں اپنے نقطہ نظر سے واضح کیا ۔ان میں سے جوتیبا پھولے بھی ہے جو مالی (باغبان) قبیلہ سے اس کا تعلق تھا۔ 1827ء میں پیدا ہوا۔ابتدائی تعلیم ایک مشن اسکول میں حاصل کی اور 1833ء کو اس نے مجبوری میں تعلیم کردی۔ جیوتیبا پھولے نے ذات پات کی تفریق کو مٹانے میں اپنی زندگی صرف کردی۔ سچ کی تلاش میں پھولے نے قرون وسطیٰ کے ووانان منوسمھیتا، پورن، بدھا، مہاویر اور بھکتی سنتوں کا بڑے پیمانے پر مطالعہ کیا۔اس نے مغربی افکار، عیسائیت اور اسلامی مذہب کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ پھولے نے عقیدت اور مساوات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر فرقے کے ساتھ مساویانہ سلوک اختیار کیا اگرچہ کہ مساواتی اصول میں ذات پات کا نظام، استبدادی ڈھانچہ اور خواتین کے مردوں کے ماتحت ہونے کو مکمل طور پر مسترد کردینے کا مطالبہ کیا ہے لیکن عقلی اصول نے توہم پرستی اور بے جا رسوم کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

سماجی، مذہبی، سیاسی اور اقتصادی امور پر پھولے کے بڑے سخت اصول تھے۔ مذہبی ذات پات کے نظام کو انسانی مساوات کے مخالف گردانتا تھا۔اس نے صدیوں سے عدم مساوات اور معاشرہ کے انحطاط کے خلاف حوصلہ بلند کر کے انہیں متحد کرنے کی کوشش کی۔اس مقصد کے حصول کے لئے پھولے نے 1873 میں ستیہ شودھک سماج Society for Seeking Truth کی بنیاد رکھی اور اس کی سب سے اہم کتاب غلام گری (غلامی) ہے۔

پھولے نے تعلیم کو ایک آزاد اور انقلابی عنصر کے نقطہ نظر سے دیکھا ہے۔

چونکہ خواتین معاشرے میں پسماندگی اور مظلومیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ متاثر ہیں اس لئے اس نے بتایا کہ خواتین کی آزادی سماج میں دیگر طبقے کی آزادی سے منسلک ہے۔اس نے طبقاتی حیثیت سے مرد و عورت کے مابین مساوات پر بھی زور دیا اور شادیاں ہونے کے دوران بھی دولھے سے اپنی دلہن کو تعلیم دلوانے کا وعدہ کروایا۔

اپنے نظریات کی حقیقی معنوں میں ترجمانی کی۔ اس نے برطانوی حکومت سے کہا کہ وہ کسان ذات والے اساتذہ کو مقرر کر کے عوام کو بنیادی تعلیم فراہم کرے۔اس نے اپنی بیوی ساوتری کی مدد سے پونا میں خواتین اور پچھڑے ہوئے طبقات کے لئے الگ الگ اسکول قائم کئے اور اچھوتوں کے لئے بھی اسکول قائم کیا اور یتیم بچوں کے لئے ایک یتیم خانہ بنوایا۔

ان کے ان کارناموں کی وجہ سے مہاراشٹرا میں غیر برہمن تحریک کی شروعات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:53 PM

پنڈتا راماباائی 1922 -1852 :
Pandita Ramabai (1858-1922)



پنڈتا راماباائی

ہندوستانی رہنماؤں میں پنڈتا راماباائی نے خواتین کی آزادی کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے، وہ ایک تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں اور سنسکرت کی عظیم اسکالر تھیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں انہوں نے تعلیم یافتہ گروپوں سے خطاب کیا، سنسکرت پر گہرا مطالعہ رکھنے کے سبب اسے پنڈتا اور سرسوتی کا لقب دیا گیا۔ والدین کی وفات کے بعد وہ اور ان کے بھائی نے ملک کے مختلف حصوں کا سفر کیا اور 1878 میں وہ دونوں کلکتہ پہونچے۔ بس دو سال کا عرصہ گزرا تھا کہ اس کے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ 1880 میں انہوں نے سماجی حیثیت سے پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والے ایک بنگالی مرد سے شادی کی۔ یہ ان کی بہادری اور شجاعت پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے الگ ذات اور الگ زبان والے مرد سے شادی رچائی لیکن دو سال کے عرصہ ہی میں ان کے شوہر کا بھی انتقال ہوگیا اور وہ پونا لوٹ آئیں۔ رانا ڈے اور بھنڈاکر جیسے لیڈروں کی مدد سے انہوں نے 1882ء میں تین سو تعلیم یافتہ خواتین پر مشتمل آریہ مہیلا سماج کی بنیاد ڈالی۔

راما بائی نے رانڈے اور بنڈاکر کا تعاون حاصل کر کے شاردا سدن (بے گھر لوگوں کے لئے پناہ گاہ) کا انتظام کیا لیکن اس پر فوراً یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے ہندو عورتوں کو عیسائی مذہب میں تبدیل کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی سرگرمیاں پونا سے قریب کھیٹ گوان میں منتقل کر دیا۔ انہوں نے وہاں مکتی سدن (آزاد گھر) قائم کیا جہاں 2000 بچے اور خواتین کو پیشہ ورانہ تربیت دی گئی تا کہ وہ کسی کے محتاج نہ بن سکیں۔

سری نارائنا گرو: Sri Narayana Guru

یہ تحریک کیرلا میں ظہور پذیر ہوئی اور پسماندہ اور اعلیٰ طبقہ کے مابین تنازعہ کے دوران اس کا ظہور ہوا۔ سری نارائن گرو (1854-1928) نے اسے شروع کیا جو توڈی ٹیپرس کی جماعت کیرلا کے ایزھاوس کی ایک سماجی تحریک کے قائد تھے۔ ایشنرھاوس کیرلا کا سب سے بڑا قبیلہ تھا جس کی آبادی 26% تھی۔ ملیالم، ٹمل، سنسکرت کے ایک بڑے اسکالر سری نارائن گرو نے 1902 میں سری نارایانا گرودھرما پری پالانا (SNDP) کی بنیاد رکھی۔ ایس این ڈی پی (SNDP) یوگام نے مندرجۂ ذیل امور پر کافی توجہ دی۔ (i) سرکاری اسکولوں میں داخلے کا حق (ii) سرکاری اداروں میں ملازمت (iii) سڑکوں تک قابل رسائی اور مندروں میں عام داخلہ (iv) سیاسی نمائندگی۔ اس تحریک نے مجموعی طور پر کئی عبوری تبدیلیاں لائیں جیسے اوپر ذکر کردہ سماجی حرکت پذیری، اقتدار کی روایتی تقسیم میں تبدیلی، پسماندہ طبقات میں اتحاد و اتفاق کرانا، ایژاوا اس پر مندروں میں داخلہ کی ممانعت پر ان کے لئے دوسرے مندروں کا بنوانا وغیرہ۔ شاعر کمرن آسن ڈاکٹر پلیو اور ساہودرن ایاپن جیسی عظیم شخصیت نے اس تحریک میں حصہ لیا جس سے کیرلا سماج کو جمہوری بنانے میں دیرپا اثرات مرتب ہوئے اگر چہ گرو خود اس تحریک میں براہ راست شامل نہیں تھا لیکن ویکوم ستیہ گرہ کے زیر انتظام احتجاج میں اس نے حصہ لیا جو از واہاس کو سڑکوں میں داخلہ پر پابندی کے متعلق کیا گیا تھا۔ جس نے مندروں میں داخلہ کے لئے گہرا اثر مرتب کیا۔

19.3 اسلامی اصلاحی تحریکیں :
Islamic Reform Movement

1857ء کی بغاوت اور برطانوی وحشیانہ دباؤ سے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں پر بڑے اثرات مرتب ہوئے۔ انگریزوں کی نگاہ میں اس بغاوت نے مسلمانوں کو مشکوک قرار دے دیا اور انہوں نے نو آبادیاتی جدیدیت کے پیش کردہ مواقع سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ لہذا وہ تعلیم اور ملازمت کے مواقع سے پیچھے رہ گئے۔ اس تناظر کے کچھ عشروں کے بعد مسلمانوں میں بھی اصلاحی تحریکیں رونما ہوئیں۔

علی گڑھ تحریک (1875) : Aligarh Movement

علی گڑھ تحریک کا آغاز سرسید احمد خان نے 1875ء میں کیا تھا وہ مغربی سائنسی تعلیم کو قرآن کی تعلیمات سے جوڑ کر پیش کرنا چاہتے تھے۔ علی گڑھ تحریک کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کو (i) اسلامی تعلیمات کے ساتھ جدید تعلیم سے آراستہ کرنا اور (ii) پردہ کی پابندی

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:54 PM

کرتے ہوئے تعدد ازواج اور طلاق سے متعلق مسلمانوں میں سماجی اصلاحات لانا تھا۔



سرسید احمد خان

انہوں نے اپنے رسالہ تہذیب الاخلاق میں آداب و اخلاق اور ترقی پسند سماجی نظریات کو شائع کیا۔ اور انہوں نے اپنی تعلیمی بیداری پروگرام میں انگریزی کے استعمال کے فوائد کو اجاگر کیا اور 1864ء میں مغربی نظریات کو عام کرنے کے لئے طبعی علوم کے ترجمے اردو میں کرتے ہوئے علی گڑھ سوسائٹی کو قائم کیا اور اسی طرح 1868 میں انہوں نے غازی پور میں ایک جدید اسکول بھی قائم کیا۔ اسی طرح 1868 میں انہوں نے جدید تعلیم کے حصول کے لئے متعدد اضلاع میں تعلیمی کمیٹیوں کے تشکیل دینے کی ترغیب دی۔

1869-70 میں اپنے یوروپی دورے میں اپنی زندگی کا منصوبہ بناتے ہوئے مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ کا قیام چاہا۔ اسی طریقہ سے 1875ء میں مسلمانوں کو انگریزی تعلیم سے واقف کروانے کے لئے ایک جدید اسکول قائم کیا جو بعد میں محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج (1877) میں تبدیل ہوگیا۔ یہ کالج ان کی وفات کے بعد مسلم یونیورسٹی کی شکل اختیار کرلی اور یہ مسلم سیاسی اور دانشوران رہنماؤں کی آماجگاہ بن گئی۔

1886ء میں سرسید احمد خان نے ہندوستانی مسلمانوں میں آزاد خیالات عام کرنے کے لئے عوامی فورم کے طور پر محمڈن اینگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس قائم کیا۔ انہوں نے مذہبی اصولوں کی اندھی تقلید کو مسترد کرتے ہوئے دور حاضر کے نئے رجحانات کے مطابق عقل وفہم کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر کا مطالعہ کیا اور انہوں نے ہندوستان میں اسلام کو آزاد اور اسے نئے نظریات اور نئی تشریحات میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ اس مشن میں انہیں راسخ العقیدہ مذہبی ماہرین کے شدید حملوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

احمدیہ تحریک (1889) (قادیانیت) : Ahmadiya Movement(1889)

1889ء میں مرزا غلام احمد (1835-1908) کی قائم کردہ احمدیہ تحریک نے قرآن میں ذکر کردہ اصولوں پر عمل کرنے پر زور دیتے ہوئے ایک غلط نظریہ قائم کیا۔ غلام احمد کی شخصیت اس وقت متنازع بن گئی جب اس نے مسیح ہونے کا دعوٰی کیا اور اسلام کے مرکزی دھارے سے ہٹ کر اپنا ایک الگ نظریہ پیش کیا۔ اس نے بہت ساروں کو اپنے جال میں پھانس لیا۔ اس کا بنیادی مقصد آریہ سماج اور عیسائی مشنریوں کے علمبرداروں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلام کا دفاع تھا۔ احمدیہ تحریک سماجی اخلاقی طور پر قدامت پسند تھی جو تعدد ازواج، پردہ اور طلاق کے روایتی اصولوں کی پاس داری کرتی تھی۔

دیوبند تحریک 1866 :(The Deoband Movement)

مسلم علماء کے راسخ العقیدہ طبقہ نے ایک انقلابی تحریک کے طور پر دیوبند تحریک تشکیل دی جس کا مقصد مسلمانوں میں قرآن وحدیث کی خالص تعلیمات کو عام کرنا تھا۔ علی گڑھ تحریک کے برعکس مسلم سماج کے مذہبی رہنماؤں کی تربیت کے لئے سہارنپور ضلع کے ایک شہر دیوبند میں مولانا محمد قاسم نانوتوی (1833-1877) اور مولانا رشید احمد گنگوہی (1828-1905) نے اس کو قائم کیا۔ جس کا مقصد علی گڑھ تحریک کے برخلاف تھا جو مغربی تعلیم اور برطانوی حکومت کے تعاون سے مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کو عام کرنا چاہتی تھی اور خالص قرآن وحدیث کی تعلیمات مستند اور اسلامی روایات کی پاسداری تھی۔

دیوبند مدرسہ کو 1867 میں ولی اللہی مکتب فکر کے مذہبی ماہرین نے قائم کیا، عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج پسندوں کی مخالفت کرتے ہوئے بطور حجت محمد قاسم نانوتویؒ نے اس میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دیوبند مدرسہ کا بنیادی مقصد علماء دین اور مسلم متوسط طبقہ کے مابین رابطہ کو مضبوط کرنا اور اسلامی مذہبی و تعلیمی علوم کا احیاء تھا۔ ایک دینی یونیورسٹی کی حیثیت سے یہ نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک معزز ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ندوۃ العلماء: Nadwat al - Ulama

یہ مدرسہ قدامت پسندی کے اعتبار سے دیوبند سے کم اور جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنے میں اپنی ذمہ داریاں مکمل طور سے نبھاتا

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:55 PM

ہے جس کی بنیاد 1894 میں مؤرخ مولانا شبلی نعمانی اور دیگر علماء کرام نے رکھی جس کا مقصد مذہبی روشن خیالی کو عام کرنا تھا تا کہ جدید مغربی تعلیم کے ظہور سے جدیدیت پسندی اور الحاد پسند رجحانات کا مقابلہ کیا جا سکے۔

فرنگی محل : Farangi Mahal

تیسرا مشہور اور قدیم روایتی مدرسہ لکھنو میں واقع فرنگی محل کا ہے۔اس نے تصوف کو حقائق سے بھرپور پختہ اور درس و تدریس کا ایک مستند میدان تسلیم کیا ہے۔اسی طرح ایک اور روایت پسند تحریک اہل حدیث (یا) رسول اللہؐ کے فرامین کے پیروکاروں کی ہے۔

19.4 پارسی اصلاحی تحریکیں : Parssi Reform Movement

پارسی اپنے مادر وطن میں ظلم وستم کا نشانہ بننے والے زرتشت دسویں صدی میں بڑی تعداد میں نقل مکانی کرتے ہوئے ہندوستان کے مغربی ساحل آئے۔ایک تجارتی برادری کی حیثیت سے وہ کئی صدیوں سے یہاں پھل پھول رہے تھے۔انیسویں صدی کی اصلاحی تحریکوں کے بھی لپیٹ میں یہ گروہ بھی آ گیا۔

رہنمائی مدے سنن اسوی ایشن (مذہبی اصلاحی سوسائٹی) کی بنیاد انگریزی تعلیم یافتہ پارسیوں کے ایک گروپ نے 1851ء میں پارسی سماجی عادات واطوار کی تجدید اور زرتشت مذہب کی بحالی کے لئے رکھی۔اس تحریک میں نوروجی فروڈونجی، دادا بھائی نوروجی۔ کے آر کاما اور ایس ایس بنگالی نے بہ حیثیت قائدین حصہ لیا اور اس اصلاحی پیغام کو راست اخبار (Truth Teller) نے عام کیا۔پارسی کی مذہبی رسومات اور روایات میں اصلاحات کی گئیں۔ پارسی مذہب کی نئی شناخت قائم کی گئی۔سماجی شعبوں میں خواتین کے لئے تعلیم، پردہ کا ہٹایا جانا، شادی کی عمر وغیرہ سے ان کے مقام و مرتبہ کو واضح کرنے کی کوششیں کی گئی۔آہستہ آہستہ پارسی ہندوستان سماج کا مغربی طبقہ بن کر ابھرا۔اس نے قوم پرست تحریک اور ہندوستانی صنعت سازی میں اہم کردار ادا کیا۔

19.5 سکھ اصلاحی تحریکیں: Sikh Reform Movement

انیسویں صدی کے عقلیت پسندوں اور بڑھتے ہوئے ترقی پسند نظریات سے سکھ برادری بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔اور اس نے سنگھ سبھا مومنٹ کی تشکیل 1873 میں رکھی جس کے دو مقصد تھے (i) سکھوں کو جدید مغربی تعلیم مہیا کرنا (ii) مسیحی مشنریوں کے ساتھ ساتھ ہندو مذہب پسند کی سرگرمیوں کا موازنہ کرنا۔

پورے پنجاب میں خلصہ اسکولوں کا جال بچھا ہوا تھا، اکالی تحریک سنگھ سبھا تحریک ہی کی ایک شاخ تھی جس کا مقصد سکھ گرودوارہ کو "اداسی مہنتوں (پجاریوں) سے آزاد کروانا تھا۔حکومت نے 1922 میں سکھ گرودوارا ایکٹ کو پاس کیا جس کی ترمیم 1925 میں ہوئی جس نے مرکزی تنظیم کی حیثیت سے شریمن گرودواری کو پربندک کمیٹی (SGPC) کو کنٹرول دے دیا۔

19.6 ٹمل ناڈو کی اصلاحی تحریکیں : Reform movements in Tamil Nadu

ہم نے یہ محسوس کیا کہ شمالی ہند کی اصلاحی تحریکوں کا اثر ٹمل ناڈو پر بھی پڑا۔ برہمو سماج اور آریہ سماج کی اپنی اپنی شناختیں تھیں۔ کیشب چندر سین نے مدراس کا دورہ کیا اور یہاں ایک لیکچر بھی دیا۔ان تمام کے علاوہ ٹمل ناڈو نے بھی اپنی اصلاحی تحریکوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

رامل نگا سوامیگل (ولالار) 1823- 1874 (Ramalinga Swamigal Vallalar) 1823-1874



رام لنگا اڈیگل

رام لنگا سوامیگل چدمبرم کے قریب واقع ایک شائستہ و سیدھے سادے خاندان میں پیدا ہوئے۔ اپنی عمر کا ابتدائی حصہ مدراس میں گذارا۔ انہوں نے منظّم طریقہ سے تعلیم حاصل نہیں کی لیکن اس نے ایک عظیم تعلیمی قابلیت کو نمایاں کر کے دکھایا۔سائیوا تھیوا ارام اڈیگل اور تروواسا گام سے متاثر ہو کر خود اس نے نظمیں لکھنا شروع کیں۔اس کے زمانے میں سایو مذہب ترودوتورائی، درھاما پورم اور ترپندل استھل (خانقاہ) کے کنٹرول میں تھا۔رام لنگا سوامیگل کی نظموں میں انتہائی سخت خیالات کا اظہار کیا گیا اور تعصب و غیر معقولیت کی مذمت کی گئی۔اس نے چند

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:56 PM

صوفیانہ تجربات کئے جس کا اظہار اس نے اپنی نظموں میں کیا ہے۔سائیوا مذہب نے ان کے عزم تقلید پسند عناصر کو ناپسند کیا۔اس نے وڈالور میں ستیھیا دھرم سالائی قائم کی جہاں انہوں نے خاص طور پر 1860 کے قحط اور وبا سے متاثر غریب ذات پات اور نسل کی تفریق کئے بغیر لوگوں کو کھانا کھلایا۔اور انہوں نے اپنے پیروکاروں کو منظّم کرنے کے لئے ستیا گھانا سبھائی کی بنیاد رکھی۔ان کے خیالات ساؤین اوامر و احکامات سے ٹکراؤ رکھتے تھے (مخالف تھے) حالات مزید اس وقت بگڑ گئے جب کہ ان کے پیروکاروں نے 1867 میں تروورتپا (گریس نظمیں) کے عنوان سے اس کی نظموں کو شائع کیا۔سری لنکا کے اصلاح پسند اور موگا نوالر کی سربراہی میں راسخ العقیدہ ساؤیوں نے اس کو گستاخانہ قرار دے کر اس پر تنقید کی اور زمینی جنگ شروع کی۔لیکن چند دنوں بعد رامنلنگا کی شراکت داری کو تسلیم کرلیا گیا۔اس طرح ان کی تحریروں نے آفاقی نظریات کو متاثر کیا جس سے سائیوا مذہب میں فرقہ واریت پر پابندی عائد کردی گئی۔

بدھ مت کا احیاء اور آئیوتھیھوس پنڈی تھر (1845-1914)

Buddhist Revivalism and Iyotheethoss Pandithar (1845-1914)



آئیوتھیھوس پنڈی تھر

پچھلے اسباق میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ دوسری صدی کے شروع ہی سے ٹمل ملکوں میں بدھ مت کا عملی طور پر صفایا ہوگیا تھا لیکن انیسویں صدی کے آخر میں پھر بدھ مت کی بحالی ہوئی۔جیوا کا چنتمانی (1887) اور مینیکالائی (1898) کے مکمل ایڈیشن کی اشاعت روایتی عقیدے کو اختیار کرنے کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوئی۔

لیکن آئیوتھی تھوس پنڈتھر (1845-1914) کی شخصیت کو بڑا مقام حاصل تھا جو پیشہ کے لحاظ سے ایک مقامی ڈاکٹر اور عالم وفاضل تھا۔وہ بھی تھیوسوفیکل سوسائٹی کے کرنل اولکاٹ کے ماتحت تھے اور انہوں نے آدی دراوڑوں میں ایک تحریک شروع کی جس میں بتایا گیا کہ وہ اصل بدھسٹ تھے جنہیں اچھوت کہا گیا۔دراوڑوں کا کہنا ہے کہ وہ اصل میں بدھ مت کے پیروکار ہیں لیکن انہیں اچھوت سمجھا جانے لگا کیونکہ انہوں نے ویدک برہمن ازم کی مخالفت کی تھی۔انہوں نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کلاسیکی ٹمل اور دیگر کئی چیزوں کی دوبارہ تعلیم حاصل کی اس نے بدھ مت کے نصوص کو بدلنے کی ترغیب دی۔شمالی ٹمل ناڈو اور کولار گولڈ فیلڈ کے محنت کش طبقہ نے اس کی باتوں پر عمل کیا۔اس تحریک میں ایم سنگاویلو اور پروفیسر P لک نرسو نے بھی اہم کردار ادا کیا۔پنڈت نے 1908 سے اپنی موت تک اورو پیسہ ٹمل (بعد میں ٹمیلین) کے نام سے ہفتہ وار جریدہ شائع کیا۔

19.7 کرسچن مشنری : Christian Missionaries

ایسٹ انڈیا کمپنی کی سرکاری مذہبی پالیسی دوسرے مذاہب کے تعلق سے غیر جانب دار ہی رہی۔اس پالیسی کو جاری رکھنے کی وجہ سے پرتگالی حکومت کا خاتمہ ہوگیا کیونکہ اس نے زبردستی عیسائی مذہب میں لوگوں کو تبدیل کیا۔اس تشویش کے سبب کمپنی حکومت نے ان کے کنٹرول والے علاقوں میں مشنریوں کو آنے پر پابندی عائد کردی۔

1793ء میں دو انگلش مشنری ولیم کیری اور جان تھامس جو دونوں بپتسمہ دینے والے (عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق یہ دونوں لوگوں کے گناہوں کو پاک کرتے تھے) اپنا مشن شروع کرنے کے ارادے سے ہندوستان آئے۔مشنری سرگرمیوں پر پابندی کے پیش نظر وہ کلکتہ کے شمال میں سیرام پور کی ڈینشن کالونی میں رہنے لگے۔کیری نے دو الگ مشنریوں جوشوا مارشمن اور ولیم وارڈ کے ساتھ مل کر 1799 میں سیرام پور مشن قائم کیا۔

سیرام پور مشنری ہندوستان کی سب سے پہلی بپتسمہ دینے والی مشنری تھی،اس کے بعد دوسرے مشنری گروپس تھے جو مختلف پروٹسٹنٹ فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔اس مشنری کے قائم ہونے سے صدیوں پہلے پرتگالی علاقے میں گوا میں اور مالابار ساحل اور کورمنڈل ساحل پر عیسائی مشنریاں ہوا کرتی تھیں۔شروع شروع میں ان جغرافیائی حدود تک ہی یہ لوگوں کو عیسائیت میں تبدیل کرتے تھے۔اس طرح انہوں نے انیسویں صدی میں مذہب سازی کی کوششیں کیں۔

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:57 PM

مشنریوں نے سماجی اور اقتصادی طور سے محروم افراد کے لئے اسکولوں کا انتظام کروایا اور ریاست میں انہیں نوکریاں دلوا کر معاشی بہتری میں اضافہ کیا۔ انھوں نے اپنے 'شہری حقوق' کے لیے بھی جدوجہد کی جس میں عوامی سڑکوں تک رسائی، اور خواتین کو اوپری لباس پہننے کی اجازت شامل تھی۔

مشینری نے اپنے مشن میں یتیم بچوں اور دیگر بے سہارا بیواؤں کو پناہ دی اور ان کے لیے بورڈنگ اسکولوں میں تعلیم فراہم کی۔ خاص طور پر انیسویں صدی کے دوران عام قحط کے بعد ان کی مدد کی انہیں پناہ دینے اور مصیبت میں ان کا تعاون کرنے سے بہت سارے لوگوں کو مسیحی بنانے کا انہیں موقع ملا۔ انیسویں صدی کے آخری ربع حصہ میں عام قحط کے دوران ترونل ویلی ضلع کے بہت سارے دیہات عیسائی بن گئے، اس طرح آندھرا پردیش کے مالا اور مادیگس میں بھی وسیع پیمانے پر لوگوں نے عیسائیت قبول کرلیا۔

کمپنی حکومت نے مقامی آبادی کے لئے جدید تعلیم کا بہت کم انتظام کیا۔ ایک طویل عرصہ کے بعد مقامی آبادی کے لئے ابتدائی اسکولوں کی فراہمی، خاص طور پر مستحق اور غریب بچوں کے لئے اندرونی علاقوں میں یہ ذمہ داری عیسائی مشنریوں نے اپنے مرضی سے لے لی۔ اسی طرح مسیحی مشنریوں نے اسپتالوں اور دواخانوں کو قائم کیا۔

19.8 اصلاحی تحریکوں کی اہمیت : Significance of the Reform Movements

سماج کے راسخ العقیدہ طبقہ نے سماجی اور مذہبی مصلحین کے سائنسی اور نظریاتی اصولوں کو قبول نہیں کیا، اس لئے انہوں نے اصلاح پسندوں کے ساتھ بدسلوکی کی، ان پر ظلم وستم، ان کے خلاف فتوی جاری کرنا اور حتیٰ کہ رجعت پسندوں کے ذریعہ ان پر قاتلانہ حملہ کی کوششیں کی گئیں۔ تاہم مخالفت کے باوجود بھی ان تحریکوں نے ان کے افراد کو خوف کے ماحول سے باہر نکالا۔ مذہبی نصوص کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنا۔ مقدس کتابوں کی تشریح کرنے کا فرد کو حق دلوانا، رسومات کو آسان بنانے نے سب کی بندگی و پرستش کے عمل کو پختہ بنادیا۔ اس تحریک نے انسانی ذہانت اور سوچنے کی صلاحیت پر زور دیا۔ مذہبی طریقوں میں بدعنوان عناصر کے متبعین کو سرکاری طاقت کے ذریعہ مقابلہ کرنے کے قابل بنادیا کہ ان کے مذاہب اور سماج گھٹیا تھے اور زوال کے قریب تھے۔ اس نے ابھرتے ہوئے متوسط طبقہ کو ضرورت سے زیادہ ثقافتی علوم کو مضبوطی سے برقرار رکھنے کا موقع فراہم کیا۔

Summary: خلاصہ

- برہمو سماج کے رام موہن اور کیشب چندر سین کے کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔
- دیانند سرسوتی کے قائم کردہ آریہ سماج اور سوامی ویویکانندا کے قائم کردہ رام کرشنن مشن کے متعلق اس میں بحث کیا گیا ہے۔
- اصلاحی اسلامی تحریکیں جیسے علی گڑھ دیوبند اور احمدیہ (قادیانیت) کا ذکر کیا گیا ہے۔
- سکھوں اور پارسی اصلاحات کی تحریکوں کے ساتھ ساتھ تھیوسیوفیکل سوسائٹی کی خدمات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔
- مسیحی مشنری خدمات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- جیوتیبا پھولے، پنڈتا رامابائی م نارائن گورو اور ٹمل ناڈو میں رام لنگا اڈیگل اور ایوتھی تھوس، پنڈتھر کے ماتحت سماجی، انتقامی تحریکوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

KG21Y

Exercises : مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ..... پہلا صوبہ تھا جہاں اصلاحات کے متعدد نظریات وجود میں آئے۔

(a) پنجاب (b) بنگال
(c) بمبئی (d) مدراس

2۔ ہندوستانی نشأۃ ثانیہ کا باپ.....تھا

(a) سوامی ویویکانندا (b) دیانند سرسوتی
(c) راجہ رام موہن رائے (d) اتمرم پانڈورنگ

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:57 PM

3۔ قومی سماجی کانفرنس کا اہتمام کرنے والے.....تھے

(a) یم جی رانڈے (b) دیویندرناتھ ٹیگور

(c) کیشب چندسین (d) رام کرشنا پرمہسا

4۔ ویدوں کی طرف رجوع ہونا.....کا مقصد تھا

(a) راجہ رام موہن رائے (b) دیانند سرسوتی

(c) ویویکانندا (d) رام کرشنا پرمہسا

5۔ مختصر کہانیوں اور قابل ستائش تمثیلوں کے ذریعہ سے .... نے اپنے خیالات کو پیش کیا۔

(a) رام کرشنا پرمہسا (b) دیویندرناتھ ٹیگور

(c) ویویکانند (d) جیوتیبا پھولے

6۔ ہفتہ وار جریدہ اوروپیسہ تمیلن ..... چلاتے تھے۔

(a) سوامی ویویکانندا (b) دیانند سرسوتی

(c) راملنگا اڈیگل (d) ائیوتھی تھوس پنڈتھر

7۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد.....میں رکھی گئی

(a) ہندوستان

(b) ریاست ہائے متحدہ امریکہ

(c) فرانس (d) انگلینڈ

8۔ ٹمل ناڈو میں برہموسماج کا پیروکار.....تھا

(a) رام لنگا اڈیگل

(b) کاسی ویسوانا تھ مدلیار

(c) لیتھوس پنڈتھر (d) پنڈتا راما بائی

9۔ مغربی علوم کے تعارف کے لئے سرسید احمد خان نے ..... کی بنیاد رکھی۔

(a) ستاشودک سماج

(b) سنگھ سبھا تحریک

(c) سائنٹفک سوسائٹی

(d) تھیوسیوفیکل سوسائٹی

10۔ .....کے قیام کا مقصد مسلم سماج کے لئے مذہبی تشکیل نو تھا

(a) دیوبند تحریک

(b) احمدیہ تحریک

(c) علی گڑھ تحریک

(d) وہابی تحریک

11۔ صحیح بیان تلاش کریں

(a) ڈاکٹر اتمرام پانڈورنگ نے شودھی تحریک کی بنیاد رکھی

(b) رام لنگا اڈیل نے ستھیادھرم سالائی کو قائم کیا تھا۔

(c) رام کرشنن مشن کا بانی رام رکشنا پرمہسا تھا۔

(d) احمدیوں کی مساجد عبادت کے لئے مشترکہ ہوتی ہیں۔۔

12۔ دعویٰ : (A) سرسید احمد خان نے علی گڑھ میں ایک جدید اسکول کی بنیاد رکھی جسے بعد میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کہا گیا۔

سبب:(R) وہ مسلمانوں میں انگریزی تعلیم کو فروغ دینا چاہتے تھے

(a) A صحیح ہے اور A،R کی صحیح وضاحت ہے

(b) A غلط ہے، R صحیح ہے

(c) A اور R دونوں غلط ہیں

(d) A صحیح ہے مگر A،R کی صحیح وضاحت نہیں ہے

13۔ صحیح جوڑ لگائیے

(a)	انگریزی مشنریاں	1۔	صبح کا ستارہ
(b)	پارسی اخبار	2۔	ولیم کاروی اور جان تھامس
(c)	دیوبند تحریک	3۔	راست گفتار
(d)	ویویکانندا	4۔	محمد قاسم نانوتوی

(a) 3,2,1,4 (b) 1,2,3,4

(c) 2,3,4,1 (d) 2,1,4,3

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:58 PM

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے:

1۔ سماجی اصلاحات کے سلسلہ میں راجہ رام موہن رائے کا کیا رول تھا؟

2۔ سماجی انصاف کے تعلق سے جوتیبا پھولے کا کردار کیا تھا؟

3۔ شودھی تحریک کو کیوں ایک احیاء پسند تحریک سمجھا جاتا تھا؟

4۔ SNDP یوگام کی شراکت کی وضاحت کیجئے؟

5۔ رامالنگا ڈیگل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

III۔ مختصر نوٹ لکھئے:

1۔ M.G. راناڈے

2۔ سوامی وویکانندا

3۔ احمدیہ تحریک (قادیانیت)

4۔ سنگھ سبھا تحریک

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے :

1۔ ہندوستانی مسیحی مشنریوں کے کردار کی وضاحت کیجئے۔

2۔ ٹمل ناڈو کے سماجی اصلاحی تحریکات کو نمایاں کیجئے۔

کارروائی: Activity

1۔ اڈیار میں واقع تھیوسوفیکل کی حالیہ سرگرمیوں کے متعلق معلومات اکٹھا کیجئے۔

2۔ سوامی ویویکانندا کے شکاگو لکچر کا خلاصہ تیار کریں۔

تفویض: Assignments

1۔ رام کرشنا مشن کے قائم کردہ اداروں کا مشاہدہ کرکے ان کی خدمات پر ایک رپورٹ لکھئے۔

2۔ مختلف سماجی مصلحین کی تصاویر اکٹھا کرکے ایک البم تیار کریں اور ان کے قائم کردہ اداروں کی شناخت کریں۔

حوالہ جات : References Books

1. Anthony Giddens, *The Consequences of Modernity*, Stanford University Press, 1990
2. D.P. Chattopadhyaya, *History of Science, Philosophy and Culture in Indian Civilization,* Vol.III, Pearson Longman, 2008.
3. A.L. Basham, *A Cultural History of India,* OUP, 1975.
4. C.B. Firth, *Church History in India,* 1960.
5. Meghnad Desai, *The Rediscovery of India,* Allen Lane (Penguin), 2009.
6. Sumit Sarkar and Tanika Sarkar, *Women and Social Reform in Modern India: A Reader*, Indiana University Press, 2008.

فرہنگ الفاظ: Glossary

vicious circle	continuing unpleasant situation	ناخوشگوار صورت حال کا تسلسل
erudite	scholarly	دانشمند۔ ادیب
decry	denounce openly	کھلے عام مذمت بیان کرنا
iconoclast	a critic of image worship	پوجا پاٹ پر تنقید کرنا
skepticism	disbelief	عدم یقین۔ بے اعتباری
agnosticism	one who is indifferent to religion or existence of god	ایسا شخص جو مذہب یا خدا کے وجود سے لاتعلق ہو۔
polemics	a strong verbal or written attack on someone or something	ایسا شخص جو کسی پر سخت زبانی کرتا ہو یا سخت تحریریں لکھتا ہو۔
fatwa	a ruling by a recognized authority according to Islamic law	اسلامی قانون کے مطابق کسی تسلیم شدہ اتھارٹی کا حکم

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:58 PM

TIME LINE ٹائم لائن (دَوری خط)

1 unit = 10 years 1 اکائی = 10 سال

Important Events of Indian History (1500-1900) ہندوستانی تاریخ کے اہم واقعات (1500-1900)

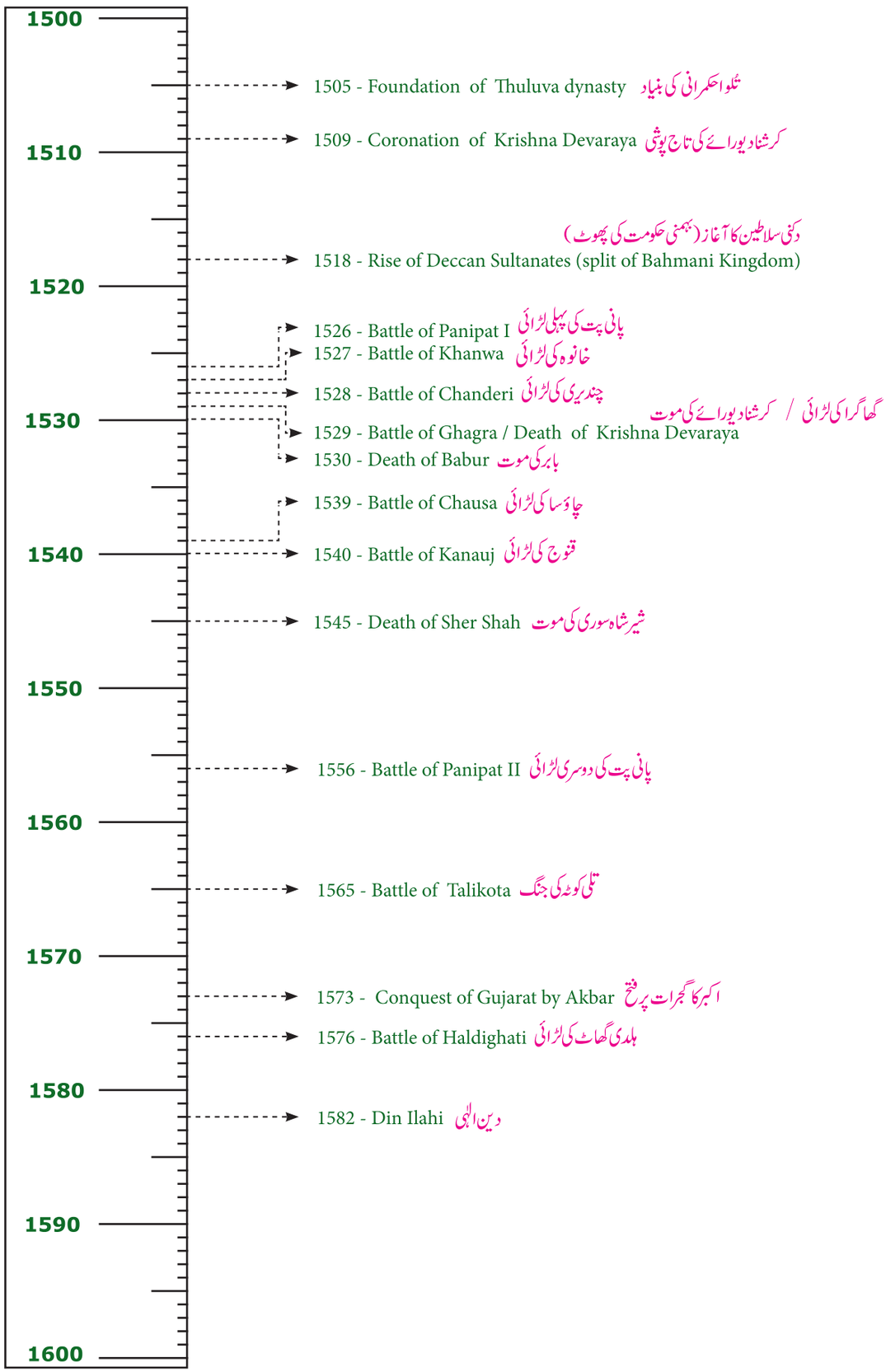

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:59 PM

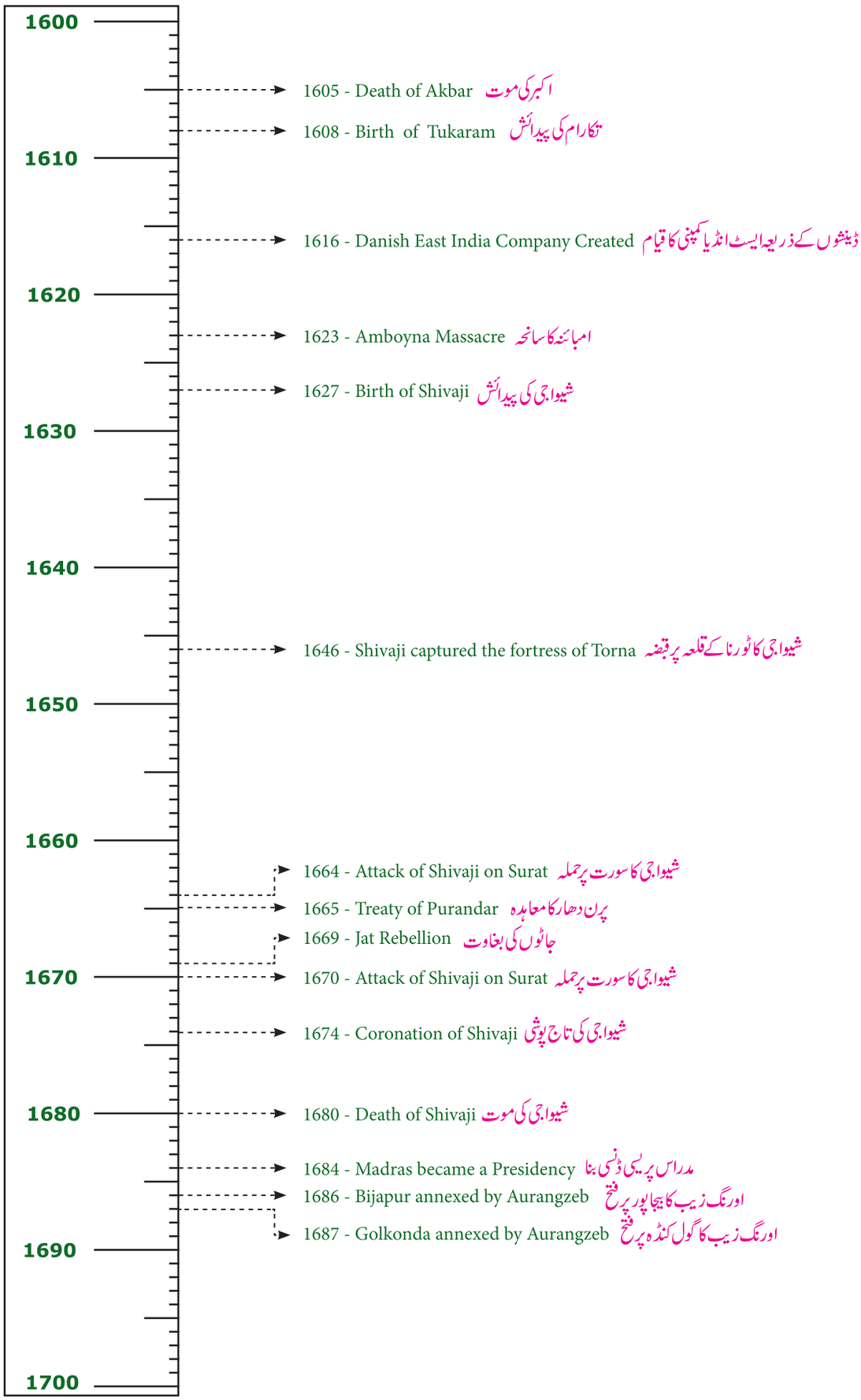

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:59 PM

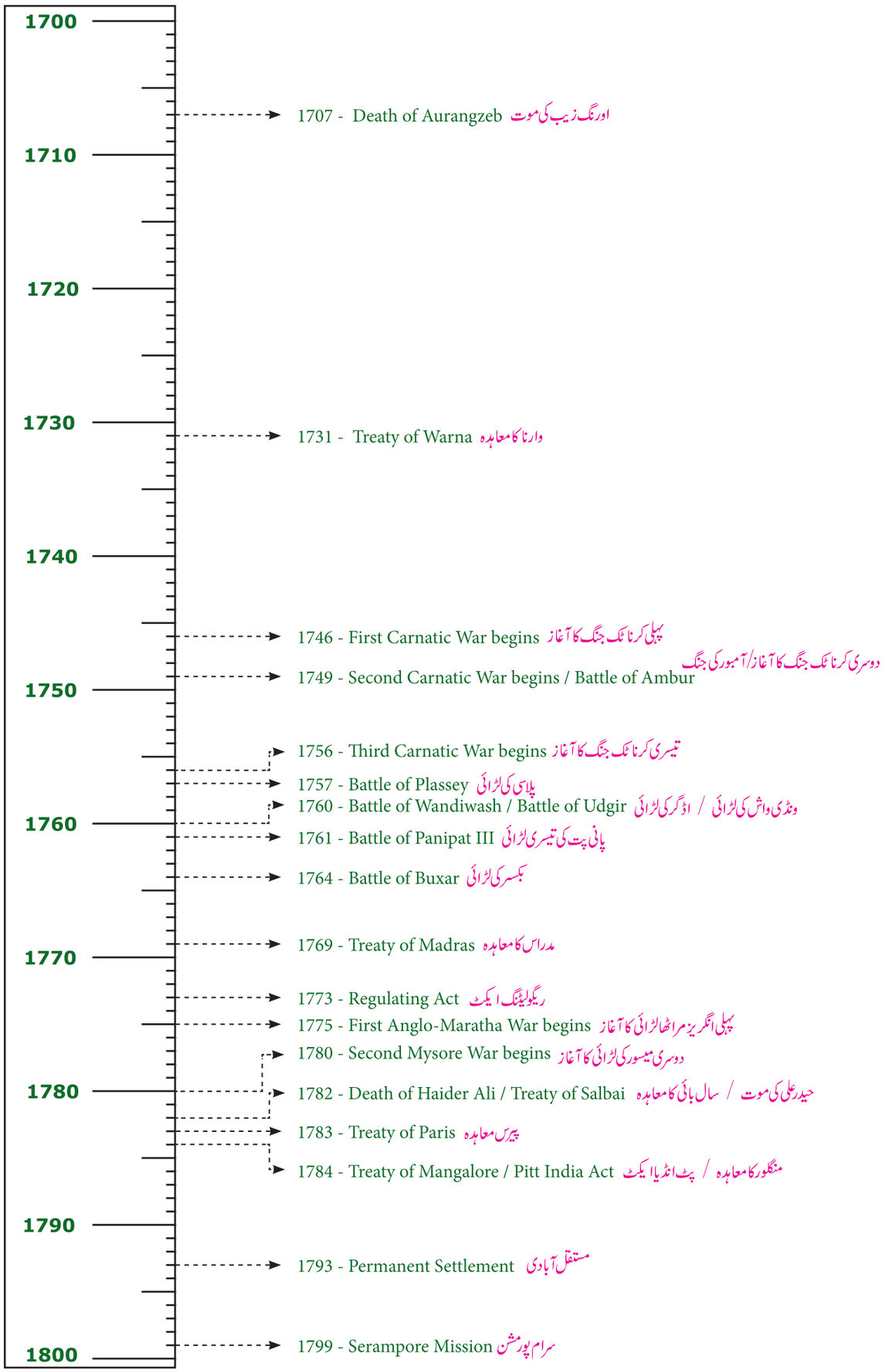

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:59 PM

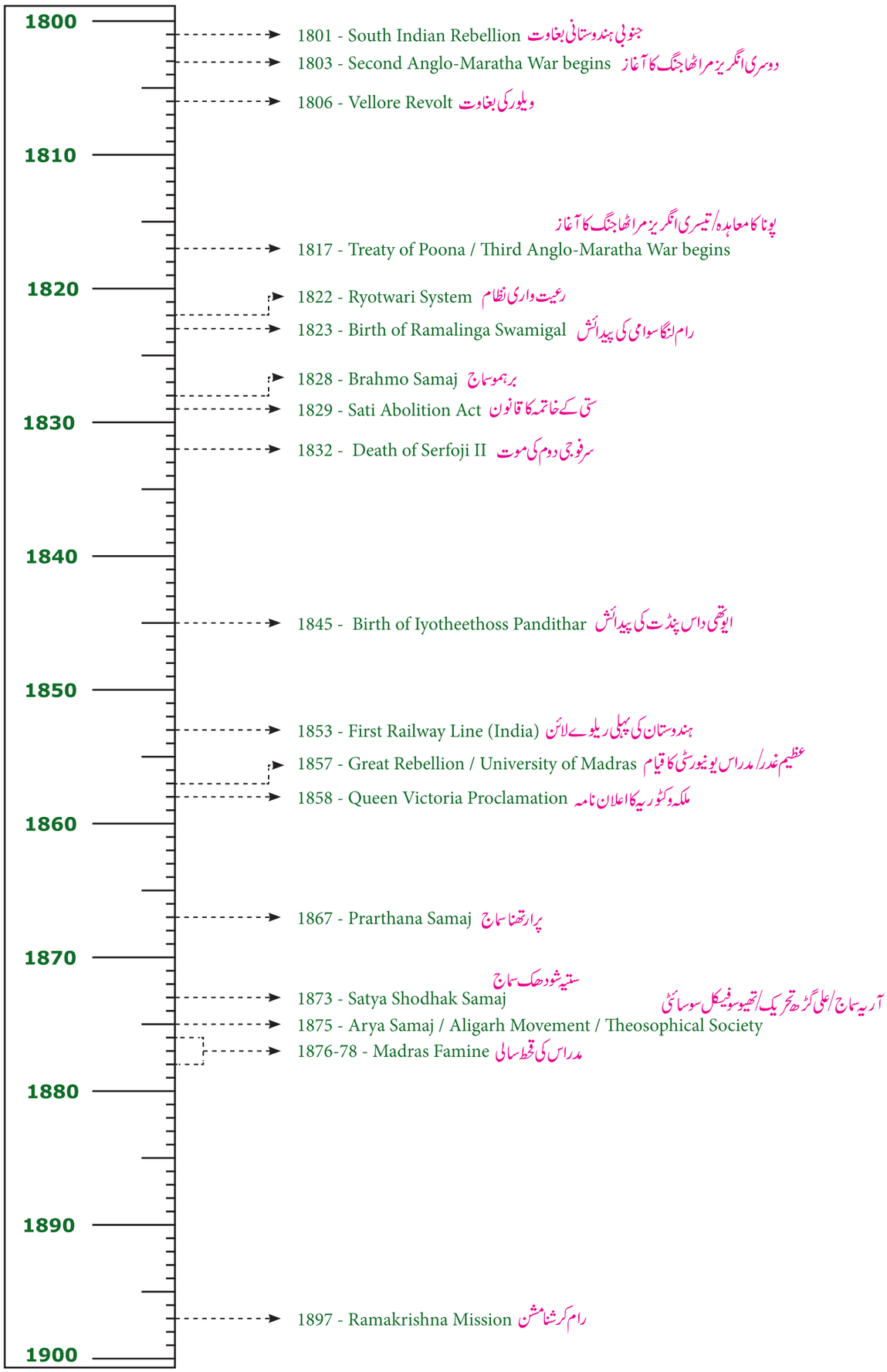

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:43:59 PM

Glossary فرہنگ الفاظ: A-Z

accountable	جواب دہ
acculturation	دوسری تہذیب کو اپنانا
accumulated	جمع ہونا ذخیرہ ہونا
acrimonious	تندمزاج والا
adduced	نقل کرنا، پیش کرنا
adversary	مخالف، مقابل
adzes	کلہاڑی یا پچرنما آلہ
agate	سنگ یمانی
agnosticism	غیرارادی ، خدائی علم
allegiance	اطاعت، وفاداری
amalgamate	دھاتوں کو ملانا یا تعمیری کام کرنا
anathema	نفرت کے قابل، مردود
anointment	منصب پر بٹھانا، مسح کرنا
antithetical	کھلے طور پر اختلاف کرنا
ascribed	ملکیت قرار دینا، منسوب کرنا
bard	موسیقار
elittle	قدر و قیمت کو گھٹانا
belligerent policy	جھگڑالو، شریک جنگ
bhikshu	بھکشو ، مرید
booty	لوٹا گیا مال
breach	قانون شکنی، معاہدہ کو توڑنا
bustling	رعب جمانا، جلد بازی
carnelian	ایک قسم کا پتھر
ceded	حوالہ کرنا، دست بردار ہونا
chauvinism	شدید قوم پرستی
circa	تقریباً (سالوں میں)
cockade	ٹوپی پر لگائی جانے والی نشانی
coercion	جابرانہ حکومت، زبردستی
coffer	تجوری
collision	تصادم، ٹکراؤ
commemoration	تاج پوشی
conciliatory	تسلی دینا، تشفی دینا
conglomerated	چٹانی شکل کا،
connotation	اجتماعی رائے
consensus	سیاسی سازش
conspiracy	گہری نظر سے جائزہ لینا
contemplating	گستاخی، ذلت، رسوائی
contemptible	گستاخی، ذلت، رسوائی
contingent	ہنگامی، اتفاقی
corroborate	تصدیق، توثیق یا تائید
cupolas	قبہ یا گنبد
daunting	رعب ڈالنا، حوصلہ شکنی کرنا
decry	ردکرنا decry
devastated	اجاڑنا، تباہ کرنا
devoured	توجہ کرنا، کھینچنا
dissension	اختلاف، جھگڑے تک پہنچنا
doab	دوآب، دودریاؤں کا کنارا
draconian	سخت گیر
ecclesiastical head	کلیسا کا صدر
ecstatic	پرجوش، ولولہ انگیز
edifice	بڑا اور شاندار ایوان
elude	قانون کی تعمیل، بچ کر نکلنا
emanating	جاری ہونا، قانون چلنا

embellished	مزین کرنا، سجانا
empathetic	ذہنی ہمدردی، موافقت
endorsement	تصدیق، توثیق
ensued	نتیجہ کے طور پر ظاہر ہونا
epithet	توضیحی
eponymous	کسی کے نام سے منسوب کرنا
esoteric	خاص لوگوں کو معلوم شدہ بات
espousing	کسی خاص مسلک کو اختیار کرنا
evasiveness	براہ راست جواب دینے والا
exalted	مرتبہ یا اقتدار میں بڑھانا
exorbitant	مہنگا، بہت زیادہ
extoll	تعریف کرنا، مدح خوانی کرنا
exuberance	افراط، کثیر
erudite	وسیع مطالعہ والا، عالم
facade	عمارت کی ہیئت ، سامنے کا حصہ
farrier	نعل بند، گھوڑوں کی نعل
fatwa	اسلامی شریعت کی رو سے حکم
feudatories	جاگیردار کے تابع شخص
flintlock	بندوق کا توڑا
forsaking	ترک کردینا، چھوڑ دینا
frugality	کفایت پسندی
garrison	فوجی پڑاؤ
gazelle	غزال، ہرن کی ایک قسم
genealogy	سلسلہ نسب
goblet	جام، پیالہ
hagiographical	نیک لوگوں کی تاریخ
hegemony	برتری، بالادستی
heretics	ملحد، عقیدہ نہ رکھنے والے
heterodox	آزاد خیالی
hewn	تراشیدہ
homogeneity	ہم نژاد
iconoclast	بت شکن
immolate	آگ میں گر کر جلا ڈالنا
impregnable	مستحکم، مضبوط
incessant	مسلسل، لگاتار
inciting	اکسانا، بھڑکانا
incursion	اچانک ہونے والا حملہ
ingenuity	اختراع کی قدرت
ingots	دھاتوں کی خام سلاخیں
inpursuance	تعاقب، پیچھا کرنا
insignia	عہدہ کا نشان لگا ہوا
insurrection	سرکش، بغاوت
interregnum	حکمرانوں کے فائز ہونے کا درمیانی وقفہ
intrigue	خفیہ سازش
intuitive	الہامی
investiture	عہدہ دلانے کی کارروائی
invincibility	محکمی، عہدہ دلانا
irked	غصہ دلانا، بھڑکانا
Jasper	سنگ مردار
lacqueware	لکڑی کے زیبائش کی اشیاء
legume	پھلی دار پودے
lentil	ٹوٹی ہوئی دالوں کی ایک قسم
evant	مشرقی مرکزی ساحلی علاقہ
lexicographer	لغت نویسی
lineage	سلسلہ نسب
metamorphosis	تقلب
magnum opus	عظیم ادبی کارنامہ
manoeuvring	سازش
mercantile	تجارتی، کاروباری

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:44:00 PM

moat	خندق، کھائی
mundane issue	مانوس، زندگی کا معاملہ
munificence	نہایت فیاض، سخی
negate	۔ ہمنسوخ کرنا
Nilgai	نیل گائے
nomenclature	نام رکھنا
numismatic	سکوں کا علم
oblation	نذر یا چڑھاوا
obnoxious	قابل اعتراض
paramount	اعلیٰ ترین، افضل
parleys	تصفیہ، بات چیت
patronise	سرپرستی، کفالت
pedagogy	فن تدریس، تعلیم وفنون
perpetual	ابدی، مسلسل
pervade	سرایت کرنا، پھیلنا
pervasiveness	جاری وساری
pillage	مال لوٹنا،
polemics	سیاسی تنازع
political turmoil	سیاسی ہلچل، افراتفری
preceptor	استاد، اتالیق
preeminent	مشہور، نام ور
pre-empt	واقع ہونے سے پہلے روکنا
primogeniture	وراثت، پہلی اولاد کو وراثت کا حق
proliferated	افزائش نسل کرنا
proselytizing	تبدیلی مذہب کرنا
protagonist	کسی مہم کا سرگرم حامی
protracted	دور ہٹانا
punitive	تعذیری، سزا دینا
quartz	سنگ مردہ، کوارٹز
quinquennial	پانچ سال کی مدت والا
ravage	تاراج کرنا، لوٹ مار کرنا

ransack	لوٹ مار کرنا
ravage	تاراج کرنا، لوٹ مار کرنا
reckon	محسوب کرنا، شمار کرنا
refrain	بچنا، احتراز کرنا
reeler	دھاگہ گھمانے والا
relentless	متشدد، سخت گیر
revamped	نیا کرنا، سنوارنا، سدھارنا
scalpel	جراحی میں کاٹنے والا آلہ
scepticism	مذہب پر شک کرنے والا
schism	کلیساؤں کے درمیان فرق
scuffle	لڑائی جھگڑا کرنا
shipwright	جہاز کا ڈھانچہ بنانے والا
shun	بچنا،
skepticism	مذہب پر شک کرنے والا
slain	قتل
smother	۔سانس گھونٹنا
solidarity	باہمی تعاون، اتحاد
spouted vessel	۔لمبے منہ والا برتن
squabble	۔جھگڑالو، تکرار کرنے والا
stranded	۔مشکل میں گرفتار، ساتھ چھوڑ دینا
stratified	مختلف مرحلوں میں
sublimate	۔سماجی کام کی طرف لگنا
syncretism	۔توفیق، تطبیق
traitorous	۔غدار، قوم فروش
treacherous	۔غدار
truncated	۔تراشنا، قطع کرنا، تعداد میں کم کرنا
vanquished	۔مغلوب کرنا، نیچا دکھانا
venerated	۔مقدس، تعظیم وتکریم والا
vicious circle	مسلسل پریشانی
volley	۔توپ کو مسلسل چلانا
vouch	توثیق کرنا، ضمانت کرنا

Illustration Credits

حوالہ جات :

State Department of Archaeology, Tamilnadu	www.paleophilatelie.eu/description/stamps/nepal_2015.html	https://wikitech.wikimedia.org
Chennai Museum	https://www.thehistoryhub.com/mehrgarh-facts-pictures.htm	Google Art Project
Archaeology Survey of India	pinterest.com	metmuseum
Tamil Virtual Academy	www.tes.com	Prince_of_Wales_museum
Tamil University, Thanjavur	http: heidicon.ub.uni-heidelberg.de	www. himalayanacademy.com
Kerala Council for Historical Research	http://paadunar.blogspot.in	www.historydiscussion.net
British Museum	padmad.org	Rod Hudson UK
British Library	www.talkativeman.com	Prof. y.subbarayalu
Ulaga Tamil Sangam, Conference Magazines	www.cngcoins.com	Prof. R.G. Bednarik
http://www.tamilnadutourism.org	www.thefamouspeople.com	V.N. Misra
en.wikipedia.org	www.quora.com	Dorian Fuller
commons.wikimedia.org	www.numisbids.com	Dr.K.Rajan, Prof & head Department of Archaelogy, Pondichery University
www.wikiwand.com	Coinindia.com	K.T.Gandhirajan
harappa.com	www.numismall.com	K.Sasikala
whc.unesco.org	http.historicalleys.blogspot.in	R.K Lakshimi
www.frontline.in	immersedimmersed.blogspot.in	Dr.P.J.Cherian and Kerala Council for Historical Research
https://colnect.com/en	Department of State Archaeology, Tamilnadu	M. Kenoyeret al. (1983), ‹An Upper PalaeolithicShrine in India›, Antiquity
breedingback.blogspot.in	www.wikipedia.org	
https://www.flickr.com	https://commons.wikimedia.org	

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:44:01 PM

Higher Secondary - Class XI - History Urdu Medium تاریخ برائے ہائرسکنڈری سالِ اوّل

List of Translators and Reviewers

Academic Head and Co-ordinator:

Dr. Mrs. S. Shameem,
Deputy Director, SCERT, Chennai.

تعلیمی سربراہ اور معاون

ڈاکٹر مسز یس۔شمیم
ڈپٹی ڈائرکٹر، یس.سی.ای.آر.ٹی، چنئی۔

Translators :

S. Mohammed Jabir
B.T. Asst., Govt. Girls' Hr. Sec. School,
Denkanikottai, Krishnagiri District.

R. Gulnaz Begum
B.T. Asst., Govt. Urdu Hr. Sec. School, Hosur,
Krishnagiri District.

Sayeera Jabeen
B.T. Asst., Govt. Urdu Hr. Sec. School, Hosur,
Krishnagiri District.

Fahmeeda Tabassum .V
B.T. Asst., Municipal Muslim Girls' Middle School,
Khaderpet, Vaniyambadi.

مترجمین

یس۔محمد۔جابر
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ گرلس ہائرسکنڈری اسکول، دکنی کوٹہ، ضلع کرشن گری

آر۔گلناز بیگم
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ اردو ہائرسکنڈری اسکول، ہسور، ضلع کرشن گری

سائرہ جبین
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ اردو ہائرسکنڈری اسکول، ہسور، ضلع کرشن گری

فہمیدہ تبسم ۔وی
بی۔ٹی۔اسسٹنٹ، منسپل مسلم گرلس مڈل اسکول، قادر پیٹ، وانم باڑی۔

Reviewer

Abrarul Haq .H
B.T. Asst., Islamiah Boys' Hr. Sec. School, Vaniyambadi,
Tirupattur Dt.

نظر ثانی

ابرارالحق۔ایچ
بی۔ٹی۔اسسٹنٹ، اسلامیہ بائس ہائرسکنڈری اسکول، وانم باڑی، ضلع تر پاتور۔

Co-ordinators :

Dr. R. Anbazhagan
Principal, DIET, Ranipet District.

M. Suresh Kumar
Lecturer, DIET Ranipet

A. Sivakumar
Lecturer, DIET Ranipet

Mohamed Jaweed Akram
P.G. Asst. , Islamiah Boys' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Tirupattur District.

معاونین

ڈاکٹر آر. انبو گن
پرنسپال، DIET، رانی پیٹ

یم.سریش کمار
اسسٹنٹ پروفیسر، DIET، رانی پیٹ

اے۔ سواکمار
اسسٹنٹ پروفیسر، DIET، رانی پیٹ

محمد جاوید اکرم،
پی.جی.اسسٹنٹ، اسلامیہ بائز ہائرسکنڈری اسکول، وانم باڑی، ضلع تر پاتور

Co-ordination
Ramesh Munisamy

Urdu DTP and Layout
TAJ Printers, Vaniyambadi.

ترتیب وتزئین

تاج پرنٹرس ، وانم باڑی۔

Ths book has been printed on 80 GSM
Elegant Maplitho paper

Printed by Offset at :

11 his unit 19 Set
Tuesday, February 01, 2022 3:44:01 PM